سِلسلة مطبوعات جامعة أبي هريرة الإسلامية 2

www.KitaboSunnat.com

سُنن نسائی

اِمام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

(215-303ھ)

(عربی متن، اُردو ترجمہ، تخریج وتحشیہ)

تیار کردہ

مجلس علمی دار الدعوۃ

إشراف، مراجعة و تقديم

ڈاکٹر عبد الرحمٰن بن عبد الجبار الفریوائی

استاذ حدیث جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية (ریاض)

تقدیم

فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مکتبہ بیت السلام

ریاض لاہور

حدیث انسائیکلوپیڈیا اُردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

حدیث انسائیکلوپیڈیا اردو

سنن نسائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2[illegible]603

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلة مطبوعات جامعة أبي هريرة الإسلامية 2

حدیث انسائیکلو پیڈیا اردو

سُنن نسائی

امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی

(215-303ھ)

(عربی متن، اردو ترجمہ، تخریج و تحشیہ)

تیار کردہ

مجلس علمی دار الدعوۃ

1

اشراف، مراجعۃ و تقدیم

ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالجبار الفریوائی

استاذ حدیث جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ (ریاض)

تقدیم

فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مکتبہ بیت السلام لاہور ریاض

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

Tel: 042-37361371 , 37320422

Cell: 0321-9350001

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت اول .... جون 2016
مطبع .... RR پریس
اہتمام .... ابومیمون حافظ عابد الٰہی شیخ (ایم۔اے)

2441 ف
ن سی ا ۔ ل

کتاب کی جلد بندی یا چھپائی میں کسی بھی قسم کے نقص کی صورت میں آپ ہماری کسی بھی برانچ یا نیچے دیے گئے ہمارے تقسیم کنندگان سے کتاب تبدیل کروا سکتے ہیں (ادارہ)

مکتبہ بیت السلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا معیاری ادارہ

ہیڈ آفس سعودی عرب:
Mob: +966 542 6666 46, +966 5 6666 123 6, +966 532 6666 40
Tel: +966 1143 811 55 - +966 1143 811 22
Fax: +966 1143 8599 1
مخرج ۲۱ طریق الهاير، الرياض، سعودی عرب

برانچز:
مکہ : 05 440 652 59
مدینہ : 05 513 365 68

پاکستان میں ملنے کے پتے

لاہور
مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار 042 3723 0585
مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار 042 3724 4973
کتاب سرائے، اردو بازار 042 3732 0318
نعمانی کتب خانہ، اردو بازار 042 3732 1865
دار الکتب السلفیہ، اردو بازار 042 3736 1505

راولپنڈی
مکتبہ عائشہ صدیقہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ 051 555 1014

فیصل آباد
مکتبہ اسلامیہ، امین پور بازار 041 263 1204
اسلامک بک کمپنی، امین پور بازار 041 264 7308
مکتبہ اہلحدیث، امین پور بازار 041 262 4007

گوجرانوالہ
مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار 055 423 5072

پشاور
النور بک شاپ، صدر 091 526 2821

مکتبہ بیت السلام
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Email: bait.us.salam1@gmail.com
Facebook: Baitussalam Book Store
Tel:042-37361371,37320422
Mob: 0321-9350001
(ریاض) (لاہور)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مقدمہ (فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ) ----- 51
مقدمہ (ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی حفظہ اللہ) 61
اسلامی علوم ومعارف کی اردو اور دوسری زبانوں میں اشاعت کا عظیم علمی ودعوتی منصوبہ ---------- 63
تفسیر میں ---------- 63
حدیث میں ---------- 64
سیرت نبویہ وتاریخ اسلام میں ---------- 64
معارف شیخ الاسلام ابن تیمیۃ وعلامہ ابن القیم وامام محمد بن عبدالوہاب (رحمہم اللہ) ---------- 64
اردو زبان میں علمی وتحقیقی کتابوں کی اشاعت کی اہمیت 65
احادیث کی تصحیح وتضعیف کا فائدہ اور مقصد ------ 66
طریقۂ کار ---------- 68
اراکین مجلس علمی ---------- 68
کمپیوٹر کمپوزنگ ---------- 69
شعبۂ انتظام وانصرام ---------- 69
قارئین سے گذارش ---------- 69
تشکر وامتنان ---------- 69
کلمۂ تشکر وامتنان ---------- 72
تقدیم ---------- 74
تقدیم ---------- 76
سنت شریفہ اور علوم سلف کی خدمت کا ایک مفید منصوبہ 79
مطالعہ حدیث ---------- 79
علم حدیث کی تعریف ---------- 80
علم حدیث کی فضیلت وشرف: ---------- 81
حدیث پر امت کی توجہ: ---------- 82
معاشرہ کی ضرورت: ---------- 82
حدیث کا تمدنی پہلو: ---------- 82
شاہ ولی اللہ اور علم حدیث: ---------- 83
حدیث وفقہ کے مابین نسبت: ---------- 84
محدثین واہل الرائے کا باہمی فرق: ---------- 84
شرار بولہبی: ---------- 86
حدیث کا ترجمہ وتشریح: ---------- 88
جماعت اہل حدیث کے ذریعہ حدیث کی اشاعت: ------- 88
عصر حاضر میں علم حدیث کے تئیں ہماری ذمہ داری: ------- 89
دار الدعوۃ کا عظیم منصوبہ: ---------- 90
کلمۃ فضیلۃ الدکتور إسماعیل بن غصاب العدوی ---------- 92
تاثرات ---------- 93
سوانح حیات ---------- 94
امام المسلمین اور امام الحدیث: ---------- 100
امام نسائی کا عقیدہ ---------- 102
مسئلہ خلق قرآن ---------- 103
فضائل صحابہ اور مشاجرات صحابہ میں زبان بندی ---------- 103
مسائل ایمان اور ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے کا اعتقاد ----- 104
سکر اور نبیذ کا مسئلہ: ---------- 106
فضائل صحابہ اور تشیع کے بارے میں امام نسائی کے موقف کا بیان 107
اہل بدعت رواۃ پر جرح ---------- 110

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نسائی کا فقہی مسلک ---- 110
ورع وتقویٰ ---- 115
تصانیف ---- 117
سب سے پہلے مطبوع کتابوں کا تذکرہ ---- 117
سنن صغریٰ (مجتبیٰ) اور سنن کبریٰ کا تعارف ---- 123
سنن کبریٰ اور سنن صغریٰ میں موجود کتابوں کا تذکرہ 125
سنن نسائی کی اہمیت اور اس کا مقام ومرتبہ ---- 129
سنن نسائی کے امتیازات وخصائص ---- 131
سنن صغریٰ موضوع احادیث سے خالی کتاب ہے 133
امام مسلم اور امام نسائی کا تقابل ---- 134
علم جرح وتعدیل اور امام نسائی ---- 134
ضعیف رواۃ کے بارے میں امام نسائی کا مذہب 137
نسائی کی اصطلاح "لیس بقوی" اور "لیس بالقوی" کا مطلب 138
کیا نسائی کی روایت راوی کی توثیق ہے؟ ---- 138
سنن نسائی کی شروح وتعلیقات ---- 144
سنن نسائی سے متعلق مزید متنوع مؤلفات ---- 146
سنن النسائی سے متعلق جدید کتب ودراسات ---- 147
وفات ---- 150
اصطلاحاتِ حدیث ---- 154
متواتر اور آحاد ---- 155
صحیح کی قسمیں ---- 156
صحیح حدیث کے مراتب ---- 156
حسن کی قسمیں ---- 156
ضعیف ---- 157
تدلیس اور اس کی اقسام ---- 158
سنن نسائی کے حواشی میں استعمال ہونے والے رموز وعلامات 163

1۔ كِتَابُ الطَّهَارَةِ
ا۔کتاب: طہارت کے احکام ومسائل

1۔ تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾
ا۔باب: اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾ [المائدۃ:6] کی تفسیر ---- 164

2۔ بَابُ السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
۲۔باب: رات کو سو کر اٹھنے کے بعد مسواک کرنے کا بیان 165

3۔ بَابٌ كَيْفَ يُسْتَاكُ ؟
۳۔باب: مسواک کس طرح کی جائے؟ ---- 165

4۔ بَابٌ هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ ؟
۴۔باب: کیا حاکم اپنی رعیت کے سامنے مسواک کرسکتا ہے؟ 166

5- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي السِّوَاكِ
۵۔باب: مسواک کی ترغیب کا بیان ---- 167

6- الْإِكْثَارُ فِي السِّوَاكِ
۶۔باب: مسواک کثرت سے کرنے کا بیان ---- 167

7- الرُّخْصَةُ فِي السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ
۷۔باب: صائم کے لیے شام کے وقت مسواک کی رخصت کا بیان ---- 167

8۔ السِّوَاكُ فِي كُلِّ حِينٍ
۸۔باب: کسی بھی وقت مسواک کرنے کا بیان ---- 168

9۔ ذِكْرُ الْفِطْرَةِ الاخْتِتَانُ
۹۔باب: فطری (پیدائشی) سنتوں کا بیان ---- 168

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10- تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ	۱۰- باب: ناخن کاٹنے کا بیان ---- 169
11- نَتْفُ الْإِبْطِ	۱۱- باب: بغل کے بال اکھیڑنے کا بیان ---- 169
12- حَلْقُ الْعَانَةِ	۱۲- باب: زیر ناف کے بال مونڈنا ---- 170
13- قَصُّ الشَّارِبِ	۱۳- باب: مونچھ کترنا ---- 170
14- التَّوْقِيتُ فِي ذَلِكَ	۱۴- باب: ان چیزوں کو چھوڑے رکھنے کی مدت کی تحدید - 170
15- إِحْفَاءُ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحَى	۱۵- باب: مونچھ کو خوب کترنے اور ڈاڑھیوں کو چھوڑ دینے کا بیان ---- 171
16- الْإِبْعَادُ عِنْدَ إِرَادَةِ الْحَاجَةِ	۱۶- باب: قضائے حاجت کے لیے دور جانے کا بیان --- 171
17- الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذَلِكَ	۱۷- باب: قضائے حاجت کے لیے دور نہ جانے کی رخصت کا بیان ---- 172
18- الْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ	۱۸- باب: پاخانے کی جگہ میں داخل ہونے کے وقت کون سی دعا پڑھے ---- 173
19- النَّهْيُ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ	۱۹- باب: قضائے حاجت کے وقت قبلے کی طرف منہ کرنے کی ممانعت ---- 173
20- النَّهْيُ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ	۲۰- باب: قضائے حاجت کے وقت قبلے کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت ---- 174
21- الْأَمْرُ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ	۲۱- باب: قضائے حاجت کے وقت پورب یا پچھم کی طرف منہ کرنے کا حکم ---- 174
22- الرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ فِي الْبُيُوتِ	۲۲- باب: قضائے حاجت کے وقت گھروں میں قبلے کی جانب منہ یا پیٹھ کرنے کی رخصت ---- 174
23- النَّهْيُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْحَاجَةِ	۲۳- باب: قضائے حاجت کے وقت داہنے ہاتھ سے ذکر (عضو تناسل) چھونے کی ممانعت ---- 175
24- الرُّخْصَةُ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَاءِ قَائِمًا	۲۴- باب: صحرا (میدان) میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت ---- 175
25- الْبَوْلُ فِي الْبَيْتِ جَالِسًا	۲۵- باب: گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنے کا بیان ---- 176

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

26- الْبَوْلُ إِلَى السُّتْرَةِ يَسْتَتِرُ بِهَا	۲۶۔باب: کسی چیز کو سامنے رکھ کر اس کی آڑ میں پیشاب کرنے کا بیان	177
27- التَّنَزُّهُ عَنِ الْبَوْلِ	۲۷۔باب: پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا بیان	177
28- بَابُ الْبَوْلِ فِي الْإِنَاءِ	۲۸۔باب: برتن میں پیشاب کرنے کا بیان	178
29- الْبَوْلُ فِي الطَّسْتِ	۲۹۔باب: طشت میں پیشاب کرنے کا بیان	179
30- كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ	۳۰۔باب: سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت	179
31- النَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ	۳۱۔باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت	179
32- كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ	۳۲۔باب: غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان	180
33- السَّلَامُ عَلَى مَنْ يَبُولُ	۳۳۔باب: پیشاب کرنے والے کو سلام کرنے کا بیان	180
34- رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ	۳۴۔باب: وضو کر کے سلام کا جواب دینے کا بیان	181
35- النَّهْيُ عَنِ الاسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ	۳۵۔باب: ہڈی سے استنجا کی ممانعت کا بیان	181
36- النَّهْيُ عَنِ الاسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ	۳۶۔باب: گوبر سے استنجا کرنے کی ممانعت کا بیان	181
37- النَّهْيُ عَنِ الاكْتِفَاءِ فِي الاسْتِطَابَةِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ	۳۷۔باب: استنجا میں تین پتھروں سے کم کے ناکافی ہونے کا بیان	182
38- الرُّخْصَةُ فِي الاسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ	۳۸۔باب: دو پتھر سے استنجا کرنے کی اجازت کا بیان	182
39- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الاسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ	۳۹۔باب: ایک پتھر سے استنجا کرنے کی اجازت کا بیان	183
40- الاجْتِزَاءُ فِي الاسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُونَ غَيْرِهَا	۴۰۔باب: صرف ڈھیلوں سے استنجا کے کافی ہونے اور پانی کے ضروری نہ ہونے کا بیان	184
41- الاسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ	۴۱۔باب: پانی سے استنجا کرنے کا بیان	184
42- النَّهْيُ عَنِ الاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ	۴۲۔باب: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت کا بیان	184
43- بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الاسْتِنْجَاءِ	۴۳۔باب: استنجا کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنے کا بیان	186
44- بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ	۴۴۔باب: گندگی پڑنے سے نجس نہ ہونے والے پانی کی تحدید	187

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

45- تَرْكُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ	۴۵۔باب: پانی کی عدم تحدید کا بیان	187
46- بَابُ الْمَاءِ الدَّائِمِ	۴۶۔باب: ٹھہرے ہوئے پانی کا بیان	189
47- بَابُ مَاءِ الْبَحْرِ	۴۷۔باب: سمندر کے پانی کا بیان	190
48- بَابُ الْوُضُوءِ بِالثَّلْجِ	۴۸۔باب: برف سے وضو کرنے کا بیان	190
49- الْوُضُوءُ بِمَاءِ الثَّلْجِ	۴۹۔باب: برف کے پانی سے وضو کرنے کا بیان	191
50- بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَرَدِ	۵۰۔باب: اولے کے پانی سے وضو کرنے کا بیان	192
51- سُؤْرُ الْكَلْبِ	۵۱۔باب: کتے کے جھوٹے کا بیان	192
52- الْأَمْرُ بِإِرَاقَةِ مَا فِي الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ	۵۲۔باب: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس میں موجود چیز کے بہانے کا حکم	193
53- بَابُ تَعْفِيرِ الْإِنَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ	۵۳۔باب: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے اسے مٹی سے مانجھنے کا بیان	193
54- سُؤْرُ الْهِرَّةِ	۵۴۔باب: بلی کے جھوٹے کا حکم	194
55- بَابُ سُؤْرِ الْحِمَارِ	۵۵۔باب: گدھے کے جوٹھے کا بیان	195
56- بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ	۵۶۔باب: حائضہ کے جوٹھے کا بیان	195
57- بَابُ وُضُوءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا	۵۷۔باب: مردوں اور عورتوں کے ایک ساتھ وضو کرنے کا بیان	196
58- بَابُ فَضْلِ الْجُنُبِ	۵۸۔باب: جنبی کے (غسل سے) بچے ہوئے پانی کا حکم	196
59- بَابُ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ	۵۹۔باب: پانی کی مقدار جو آدمی کے وضو کے لیے کافی ہے	196
60- بَابُ النِّيَّةِ فِي الْوُضُوءِ	۶۰۔باب: وضو میں نیت کا بیان	197
61- الْوُضُوءُ مِنَ الْإِنَاءِ	۶۱۔باب: برتن سے وضو کرنے کا بیان	198
62- بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ	۶۲۔باب: وضو کے وقت بسم اللہ کہنے کا بیان	199
63- صَبُّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوءِ	۶۳۔باب: وضو کے لیے خادم کے پانی ڈالنے کا بیان	199
64- الْوُضُوءُ مَرَّةً مَرَّةً	۶۴۔باب: اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونے کا بیان	200
65- بَابٌ اَلْوُضُوءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا	۶۵۔باب: اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کا بیان	200

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صِفَةُ الْوُضُوءِ	وضو کا طریقہ	201
66- غَسْلُ الْكَفَّيْنِ	۶۶۔باب: دونوں پہنچوں کے دھونے کا بیان	201
67- كَمْ تُغْسَلَانِ؟	۶۷۔باب: دونوں پہنچے کتنی بار دھوئے جائیں؟	202
68- اَلْمَضْمَضَةُ وَالاسْتِنْشَاقُ	۶۸۔باب: کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان	202
69- بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ؟	۶۹۔باب: کس ہاتھ سے کلی کرے؟	203
70- اِتِّخَاذُ الاسْتِنْشَاقِ	۷۰۔ناک میں پانی سُر کنے کا بیان	203
71- اَلْمُبَالَغَةُ فِي الاسْتِنْشَاقِ	۷۱۔باب: ناک میں پانی سُر کنے میں مبالغہ کرنے کا بیان	204
72- اَلأَمْرُ بِالاسْتِنْثَارِ	۷۲۔باب: ناک جھاڑنے کا حکم	204
73- بَابُ الأَمْرِ بِالاسْتِنْثَارِ عِنْدَ الاسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ	۷۳۔باب: نیند سے بیدار ہوتے وقت ناک جھاڑنے کا حکم	205
74- بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَسْتَنْثِرُ؟	۷۴۔باب: کس ہاتھ سے ناک جھاڑے؟	205
75- بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ	۷۵۔باب: چہرہ دھونے کا بیان	206
76- عَدَدُ غَسْلِ الْوَجْهِ	۷۶۔باب: چہرہ کتنی بار دھوئے؟	206
77- غَسْلُ الْيَدَيْنِ	۷۷۔باب: دونوں ہاتھوں کے دھونے کا بیان	207
78- بَابُ صِفَةِ الْوُضُوءِ	۷۸۔باب: وضو کے طریقے کا بیان	207
79- عَدَدُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ	۷۹۔باب: دونوں ہاتھ کو کتنی بار دھوئے؟	208
80- بَابُ حَدِّ الْغَسْلِ	۸۰۔باب: اعضائے وضو دھونے کی حد کا بیان	209
81- بَابُ صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ	۸۱۔باب: سر کے مسح کا طریقہ	210
82- عَدَدُ مَسْحِ الرَّأْسِ	۸۲۔باب: سر کا مسح کتنی بار کیا جائے؟	210
83- بَابُ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا	۸۳۔باب: عورت کے اپنے سر کا مسح کرنے کا بیان	211
84- مَسْحُ الأُذُنَيْنِ	۸۴۔باب: دونوں کانوں کے مسح کا بیان	212
85- بَابُ مَسْحِ الأُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ	۸۵۔باب: سر کے ساتھ کان کے مسح کا بیان اور ان کے سر کا حصہ ہونے کا بیان	212
86- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ	۸۶۔باب: عمامہ پر مسح کرنے کا بیان	214
87- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ	۸۷۔باب: پیشانی کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنے کا بیان	214

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

88- بَابٌ كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ؟	۸۸۔باب: عمامہ پر مسح کے طریقے کا بیان	215
89- بَابُ إِيجَابِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ	۸۹۔باب: دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے	216
90- بَابٌ بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَبْدَأُ بِالْغَسْلِ؟	۹۰۔باب: کس پاؤں کو پہلے دھوئے؟	217
91- غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ	۹۱۔باب: دونوں ہاتھ سے دونوں پیر دھونے کا بیان	218
92- اَلْأَمْرُ بِتَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ	۹۲۔باب: انگلیوں میں خلال کرنے کا حکم	218
93- عَدَدُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ	۹۳۔باب: کتنی بار پاؤں دھویا جائے؟	219
94- بَابٌ حَدِّ الْغَسْلِ	۹۴۔باب: دھونے کی حد، یعنی ہاتھ اور پاؤں کہاں تک دھوئے؟	219
95- بَابُ الْوُضُوءِ فِي النَّعْلِ	۹۵۔باب: جوتے میں وضو کرنے کا بیان	220
96- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ	۹۶۔باب: موزوں پر مسح کرنے کا بیان	220
97- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ	۹۷۔باب: سفر میں موزوں پر مسح کرنے کا بیان	223
97/ م- اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ	۹۷/م۔باب: موزوں اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان	224
98- بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ	۹۸۔باب: مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کے وقت کی تحدید کا بیان	224
99- اَلتَّوْقِيتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ	۹۹۔باب: مقیم کے لیے موزوں پر مسح کے بارے میں وقت کی تحدید کا بیان	225
100- صِفَةُ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ	۱۰۰۔باب: وضو ٹوٹے بغیر تازہ وضو کس طرح کرے؟	226
101- اَلْوُضُوءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ	۱۰۱۔باب: ہر صلاۃ کے لیے تازہ وضو کرنے کا بیان	226
102- بَابُ النَّضْحِ	۱۰۲۔باب: پانی چھڑکنے کا بیان	228
103- بَابُ الِانْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوءِ	۱۰۳۔باب: وضو کے بچے ہوئے پانی کو کام میں لانے کا بیان	229
104- بَابُ فَرْضِ الْوُضُوءِ	۱۰۴۔باب: وضو کی فرضیت کا بیان	230
105- اَلِاعْتِدَاءُ فِي الْوُضُوءِ	۱۰۵۔باب: وضو میں حد سے بڑھنے کی ممانعت	230
106- اَلْأَمْرُ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ	۱۰۶۔باب: کامل وضو کرنے کا حکم	231
107- بَابُ الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ	۱۰۷۔باب: کامل وضو کی فضیلت کا بیان	231

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

108- ثَوَابُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ
۱۰۸۔باب: مسنون وضو کرنے والے کا ثواب --------- 232

109- اَلْقَوْلُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوءِ
۱۰۹۔باب: وضو سے فراغت کے بعد کی دعا کا بیان ----- 234

110- حِلْيَةُ الْوُضُوءِ
۱۱۰۔باب: وضو کے زیور کا بیان ------------------- 235

111- بَابُ ثَوَابِ مَنْ أَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ
۱۱۱۔باب: اچھی طرح وضو کرنے پھر دو رکعت صلاۃ پڑھنے کے ثواب کا بیان --------------------------- 236

112- بَابُ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ مِنَ الْمَذْيِ
۱۱۲۔باب: وضو کو توڑ دینے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان، مذی سے وضو ٹوٹ جانے کا بیان ------------------- 237

113- بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ
۱۱۳۔باب: پاخانہ اور پیشاب سے وضو کا بیان --------- 239

114- الْوُضُوءُ مِنَ الْغَائِطِ
۱۱۴۔باب: پاخانہ سے وضو ٹوٹنے کا بیان ------------ 239

115- الْوُضُوءُ مِنَ الرِّيحِ
۱۱۵۔باب: ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جانے کا بیان 240

116- الْوُضُوءُ مِنَ النَّوْمِ
۱۱۶۔باب: نیند سے وضو کے ٹوٹ جانے کا بیان -------- 240

117- بَابُ النُّعَاسِ
۱۱۷۔باب: اونگھ کا بیان --------------------------- 241

118- الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ
۱۱۸۔باب: عضو تناسل چھونے سے وضو کا بیان -------- 241

119- بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ ذَلِكَ
۱۱۹۔باب: عضو تناسل چھونے سے وضو نہ کرنے کا بیان - 242

120- تَرْكُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ
۱۲۰۔باب: بغیر شہوت بیوی کو چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان -- 243

121- تَرْكُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ
۱۲۱۔باب: بوسہ سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان ------------ 245

122- بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ
۱۲۲۔باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنے کا بیان -- 246

123- بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ
۱۲۳۔باب: آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہ کرنے کا بیان -- 248

124- الْمَضْمَضَةُ مِنَ السَّوِيقِ
۱۲۴۔باب: ستو کھا کر کلی کرنے کا بیان -------------- 250

125- الْمَضْمَضَةُ مِنَ اللَّبَنِ
۱۲۵۔باب: دودھ پی کر کلی کرنے کا بیان ------------ 250

ذِكْرُ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوجِبُهُ
جن چیزوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور جن سے نہیں ہوتا -- 251

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

126- غُسْلُ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ	۱۲۶- باب: کافر جب اسلام لائے تو اس کے غسل کرنے کا بیان ---------- 251
127- تَقْدِيمُ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسْلِمَ	۱۲۷- باب: کافر جب اسلام لانے کا ارادہ کرے تو پہلے غسل کرے ---------- 251
128- الْغُسْلُ مِنْ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ	۱۲۸- باب: مشرک کو دفنانے کے بعد غسل کرنے کا بیان - 252
129- بَابُ وُجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ	۱۲۹- باب: مرد و عورت کے ختنے مل جانے پر غسل کے واجب ہونے کا بیان ---------- 252
130- الْغُسْلُ مِنَ الْمَنِيِّ	۱۳۰- باب: منی نکلنے پر غسل کا بیان ---------- 253
131- غُسْلُ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ	۱۳۱- باب: احتلام ہونے پر عورت کے غسل کا بیان ----- 254
132- بَابُ الَّذِي يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى الْمَاءَ	۱۳۲- باب: اس شخص کا بیان جو خواب دیکھے اور منی نہ دیکھے ---------- 256
133- بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْأَةِ	۱۳۳- باب: مرد اور عورت کی منی میں فرق کا بیان ------ 256
134- ذِكْرُ الِاغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ	۱۳۴- باب: حیض سے غسل کرنے کا بیان ---------- 256
135- ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ	۱۳۵- باب: قرء کا بیان ---------- 260
136- ذِكْرُ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ	۱۳۶- باب: مستحاضہ کے غسل کا بیان ---------- 262
137- بَابُ الِاغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ	۱۳۷- باب: نفاس سے غسل کرنے کا بیان ---------- 262
138- بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ	۱۳۸- باب: حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق کا بیان -- 263
139- بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ	۱۳۹- باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی کے غسل کرنے کی ممانعت کا بیان ---------- 265
140- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالِاغْتِسَالِ مِنْهُ	۱۴۰- باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور اس سے غسل کرنے کی ممانعت کا بیان ---------- 266
141- بَابُ ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ	۱۴۱- باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا بیان 266
142- الِاغْتِسَالُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهُ	۱۴۲- باب: رات کے ابتدائی اور آخری حصے میں غسل کرنے کا بیان ---------- 267
143- بَابُ ذِكْرِ الِاسْتِتَارِ عِنْدَ الِاغْتِسَالِ	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

144- بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ
۱۴۳۔باب: غسل کرتے وقت پردہ کرنے کا بیان ------ 267
۱۴۴۔باب: کتنا پانی آدمی کے غسل کے لیے کافی ہوگا؟-- 268

145- بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّهُ لَا وَقْتَ فِي ذَلِكَ
۱۴۵۔باب: غسل کے لیے پانی کی تحدید نہ ہونے کا ذکر - 269

146- بَابُ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ
۱۴۶۔باب: شوہر اور بیوی کے ایک برتن سے غسل کرنے کا بیان ---------------------------------- 270

147- بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ
۱۴۷۔باب: جنبی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت کا بیان ---------------------------------- 271

148- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ
۱۴۸۔باب: جنبی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی رخصت کا بیان ---------------------------------- 272

149- بَابُ ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ الَّتِي يُعْجَنُ فِيهَا
۱۴۹۔باب: آٹا گوندھنے کے برتن سے غسل کرنے کا بیان 273

150- بَابُ ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَأْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ
۱۵۰۔باب: غسلِ جنابت کے وقت عورت کا اپنی چوٹیاں نہ کھولنے کا بیان ---------------------------------- 273

151- بَابُ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِذَلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الِاغْتِسَالِ لِلْإِحْرَامِ
۱۵۱۔باب: حائضہ کو احرام کے غسل کے وقت چوٹی کھولنے کا حکم ---------------------------------- 273

152- ذِكْرُ غَسْلِ الْجُنُبِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ
۱۵۲۔باب: برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے جنبی کے اپنے دونوں ہاتھ دھونے کا بیان ---------------------------------- 274

153- بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ
۱۵۳۔باب: دونوں ہاتھ برتن میں ڈالنے سے پہلے انہیں کتنی بار دھویا جائے؟ ---------------------------------- 275

154- إِزَالَةُ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْ جَسَدِهِ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ
۱۵۴۔باب: دونوں ہاتھ دھونے کے بعد جنبی کا اپنے جسم سے نجاست دور کرنے کا بیان ---------------------------------- 275

155- بَابُ إِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنْ جَسَدِهِ
۱۵۵۔باب: جنبی کا اپنے جسم کی نجاست دور کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو پھر سے دھونے کا بیان ------------- 276

156- ذِكْرُ وُضُوءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ
۱۵۶۔باب: غسل سے پہلے جنبی کے وضو کرنے کا بیان--- 276

157- بَابُ تَخْلِيلِ الْجُنُبِ رَأْسَهُ
۱۵۷۔باب: جنبی کے اپنے سر کا خلال کرنے کا بیان ---- 277

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

158- بَابُ ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ
۱۵۸۔باب: سر پر کتنا پانی بہانا جنبی کے لیے کافی ہوگا؟ -- 277

159- بَابُ ذِكْرِ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ
۱۵۹۔باب: حیض کا غسل کیسے کیا جائے؟ ------------ 278

160- بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ
۱۶۰۔باب: غسل کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان --------- 278

161- بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِي يُغْتَسَلُ فِيهِ
۱۶۱۔باب: غسل کی جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھونے کا بیان ------------ 279

162- بَابُ تَرْكِ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْغُسْلِ
۱۶۲۔باب: غسل کے بعد (بدن پوچھنے کے لیے) تولیہ نہ لینے کا بیان ------------ 280

163- بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ
۱۶۳۔باب: جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے تو اس کے وضو کرنے کا بیان ------------ 280

164- بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ
۱۶۴۔باب: جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے تو اس کے صرف دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفا کرنے کا بیان ------------ 281

165- بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَشْرَبَ
۱۶۵۔باب: جنبی جب پینے کا ارادہ کرے تو اس کے اپنے دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفا کرنے کا بیان ------------ 281

166- بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ
۱۶۶۔باب: سونے کا ارادہ کرنے پر جنبی کے وضو کرنے کا بیان ------------ 281

167- بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ
۱۶۷۔باب: جنبی کے سونے کا ارادہ کرنے پر اپنا عضوِ مخصوص دھونے اور وضو کرنے کا بیان ------------ 282

168- بَابٌ فِي الْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأْ
۱۶۸۔باب: جنبی جب وضو نہ کرے ------------ 282

169- بَابٌ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ
۱۶۹۔باب: دوبارہ جماع کے لیے جنبی کے وضو کا بیان -- 283

170- بَابُ إِتْيَانِ النِّسَاءِ قَبْلَ إِحْدَاثِ الْغُسْلِ
۱۷۰۔باب: غسل کرنے سے پہلے عورتوں سے جماع کرنے کا بیان ------------ 283

171- بَابُ حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
۱۷۱۔باب: جنبی کو قرآن پڑھنے سے روکنے کا بیان ----- 284

172- بَابُ مُمَاسَّةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهِ
۱۷۲۔باب: جنبی کو چھونے اور اس کے ساتھ بیٹھنے کا بیان 285

173- بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ
۱۷۳۔باب: حائضہ سے کام لینے کا بیان ------------ 286

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

174- بَابُ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

۱۷۴۔باب: مسجد میں حائضہ کے چٹائی بچھانے کا بیان -- 287

175- بَابٌ فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

۱۷۵۔باب: حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھنے کا بیان ---------- 287

176- بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

۱۷۶۔باب: حائضہ کے اپنے شوہر کا سر دھونے کا بیان -- 288

177- بَابُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

۱۷۷۔باب: حائضہ کے ساتھ کھانے اور اس کا جھوٹا پینے کا بیان ---------- 289

178- بَابُ الانْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

۱۷۸۔باب: حائضہ کا جھوٹا پینے کا بیان ---------- 290

179- بَابُ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

۱۷۹۔باب: حائضہ کے ساتھ لیٹنے کا بیان ---------- 290

180- بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

۱۸۰۔باب: حائضہ کے ساتھ چمٹنے کا بیان ---------- 291

181- بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ((وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ))

۱۸۱۔باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ" کی تفسیر ---------- 292

182- بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا

۱۸۲۔باب: حالتِ حیض میں جماع سے اللہ عزوجل کی ممانعت جان لینے کے بعد جو شخص اپنی بیوی سے حالتِ حیض میں جماع کرے تو اس کے کفارے کا بیان ---------- 293

183- بَابُ مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَاضَتْ؟

۱۸۳۔باب: محرم عورت جب حائضہ ہوجائے تو کیا کرے؟ ---------- 294

184- بَابُ مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الإِحْرَامِ؟

۱۸۴۔باب: احرام باندھنے کے وقت نفاس والی عورتیں کیا کریں؟ ---------- 295

185- بَابُ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۱۸۵۔باب: حیض کا خون کپڑے میں لگ جانے کا بیان - 295

186- بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۱۸۶۔باب: کپڑے میں منی لگ جانے کا بیان ---------- 296

187- بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

۱۸۷۔باب: کپڑے سے منی دھونے کا بیان ---------- 296

188- بَابُ فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

۱۸۸۔باب: کپڑے سے منی مل کر صاف کرنے کا بیان -- 297

189- بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ

۱۸۹۔باب: دودھ پینے والے بچے کے پیشاب کا حکم --- 298

190- بَابُ بَوْلِ الْجَارِيَةِ

۱۹۰۔باب: بچی کے پیشاب کا بیان ---------- 299

191- بَابُ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

۱۹۱۔باب: حلال جانوروں کے پیشاب کا بیان ---------- 299

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

192- بَابُ فَرْثِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ	۱۹۲۔باب: حلال جانوروں کی لید، گوبر کپڑوں میں لگ جانے کا بیان	301
193- بَابُ الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ	۱۹۳۔باب: کپڑے میں تھوک لگ جانے کا بیان	302
194- بَابُ بَدْءِ التَّيَمُّمِ	۱۹۴۔باب: تیمّم کی ابتدا کا بیان	303
195- بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ	۱۹۵۔باب: حضر میں (دورانِ اقامت میں) مقیم کے لیے تیمم کا بیان	304
196- بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ	۱۹۶۔باب: حضر میں (دوران اقامت میں) تیمّم کا بیان 1	305
197- بَابُ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ	۱۹۷۔باب: سفر میں تیمّم کا بیان	306
198- بَابُ الِاخْتِلَافِ فِي كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ	۱۹۸۔باب: تیمّم کی کیفیت میں اختلاف کا بیان	307
199- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ	۱۹۹۔باب: تیمّم کے ایک دوسرے طریقے کا اور دونوں ہاتھوں پر پھونک مارنے کا بیان	307
200- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ	۲۰۰۔باب: تیمّم کا ایک اور طریقہ	308
201- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ	۲۰۱۔باب: تیمّم کا ایک اور طریقہ	308
202- نَوْعٌ آخَرُ	۲۰۲۔باب: تیمّم کی ایک اور قسم	309
203- بَابُ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ	۲۰۳۔باب: جنبی کے تیمّم کا بیان	310
204- بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ	۲۰۴۔باب: مٹی سے تیمّم کرنے کا بیان	311
205- بَابُ الصَّلَوَاتِ بِتَيَمُّمٍ وَاحِدٍ	۲۰۵۔باب: ایک ہی تیمّم سے کئی صلاتیں پڑھنے کا بیان	311
206- بَابٌ فِيمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَلَا الصَّعِيدَ	۲۰۶۔باب: پانی اور مٹی دونوں نہ ملے تو آدمی کیا کرے؟	312
2- كِتَابُ الْمِيَاهِ	**۲۔کتاب: پانی کے احکام ومسائل**	
1- بَابُ ذِكْرِ بِئْرِ بُضَاعَةَ	۱۔باب: بئر بضاعہ کا بیان	314
2- بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ	۲۔باب: پانی (جونجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا) کی تحدید کا بیان	315
3- النَّهْيُ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ	۳۔باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی کے غسل کرنے کی ممانعت کا بیان	316
4- الْوُضُوءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ	۴۔باب: سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان	317

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5- بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ	۵۔باب: برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنے کا بیان	317
6- بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ	۶۔باب: کتے کے جھوٹے کا بیان	318
7- بَابُ تَعْفِيرِ الْإِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ	۷۔باب: کتے کے منہ ڈالنے سے برتن کو مٹی سے مانجھنے کا بیان	318
8- بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ	۸۔باب: بلی کے جھوٹے کا بیان	320
9- بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ	۹۔باب: حائضہ کے جھوٹے کا بیان	320
10- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي فَضْلِ الْمَرْأَةِ	۱۰۔باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی رخصت کا بیان	320
11- بَابُ النَّهْيِ عَنْ فَضْلِ وُضُوءِ الْمَرْأَةِ	۱۱۔باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی ممانعت کا بیان	321
12- الرُّخْصَةُ فِي فَضْلِ الْجُنُبِ	۱۲۔باب: جنبی کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی رخصت کا بیان	321
13- بَابُ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الْإِنْسَانُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ	۱۳۔باب: وضو اور غسل میں انسان کے لیے کتنا کتنا پانی کافی ہے؟	321
3- كِتَابُ الْحَيْضِ وَالاسْتِحَاضَةِ	**۳۔کتاب: حیض اور استحاضہ کے احکام و مسائل**	
1- بَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نِفَاسًا	۱۔باب: حیض کی شروعات کا بیان اور کیا حیض کو نفاس کہہ سکتے ہیں؟	323
2- ذِكْرُ الاسْتِحَاضَةِ وَإِقْبَالُ الدَّمِ وَإِدْبَارُهُ	۲۔باب: استحاضہ اور خون شروع ہونے اور بند ہونے کا بیان	323
3- الْمَرْأَةُ يَكُونُ لَهَا أَيَّامٌ مَعْلُومَةٌ تَحِيضُهَا كُلَّ شَهْرٍ	۳۔باب: جس عورت کے حیض کے ایام معلوم ہوں جس میں اسے ہر ماہ حیض آتا ہو	324
4- ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ	۴۔باب: قرء کا بیان	325
5- جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَغُسْلُهَا إِذَا جَمَعَتْ	۵۔باب: مستحاضہ کے ایک غسل سے دو صلاۃ کو جمع کرنے کا بیان	327
6- بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالاسْتِحَاضَةِ	۶۔باب: حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق کا بیان	328

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7-بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ
۷۔باب: زرد اور مٹیالے رنگ کے حیض میں داخل نہ ہونے کا بیان ---------------------------------- 330

8-بَـابُ مَـا يُـنَـالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾ الآيَةَ
۸۔باب: حائضہ سے استفادے کا بیان اور اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿وَيَسْـأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ (البقرۃ:۲۲۲) کی تفسیر ---------------------------------- 330

9-ذِكْرُ لِمَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللّٰهِ تَعَالَى
۹۔باب: شرعی ممانعت کا علم رکھنے کے باوجود حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنے کے کفارے کا بیان ------------ 331

10- مُضَاجَعَةُ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا
۱۰۔باب: حائضہ کو حیض کے کپڑے میں ساتھ لٹانے کا بیان ---------------------------------- 332

11-بَـابُ نَـوْمِ الـرَّجُـلِ مَـعَ حَـلِيلَتِهِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ
۱۱۔باب: حائضہ عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں سونے کا بیان ---------------------------------- 332

12-مُبَاشَرَةُ الْحَائِضِ
۱۲۔حائضہ کو چمٹانے کا بیان ---------------------- 333

13-ذِكْرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُهُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ
۱۳۔باب: نبی اکرم ﷺ کی کسی بیوی کو جب حیض آتا تو آپ اس کے ساتھ جو کرتے اس کا بیان ---------------- 333

14-بَابُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا
۱۴۔باب: حائضہ کو اپنے ساتھ کھلانے اور اس کا جھوٹا پینے کا بیان ---------------------------------- 334

15-الانْتِفَاعُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ
۱۵۔باب: حائضہ کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کا بیان 335

16-بَـابُ الـرَّجُـلِ يَـقْـرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ
۱۶۔باب: آدمی کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھنے کا بیان ---------------------------------- 336

17-بَابُ سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ
۱۷۔باب: حائضہ سے صلاۃ ساقط ہونے کا بیان ------- 336

18-بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ
۱۸۔باب: حائضہ سے کام لینے کا بیان --------------- 336

19- بَسْطُ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ
۱۹۔باب: حائضہ کے مسجد میں چٹائی بچھانے کا بیان----- 337

20-بَـابُ تَـرْجِيـلِ الْـحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ
۲۰۔باب: حائضہ کے مسجد میں معتکف اپنے شوہر کے سر میں کنگھا کرنے کا بیان ---------------------------------- 337

21-غَسْلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا
۲۱۔باب: حائضہ کے شوہر کا سر دھونے کا بیان ------- 338

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22-بَابُ شُهُودِ الْحُيَّضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ	۲۲۔باب: عیدین اور مسلمانوں کی دعا میں حائضہ عورتوں کی حاضری کا بیان	339
23- اَلْمَرْأَةُ تَحِيضُ بَعْدَ الإِفَاضَةِ	۲۳۔باب: طواف افاضہ کے بعد عورت کے حائضہ ہونے کا بیان	339
24-مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الإِحْرَامِ؟	۲۴۔باب: نفاس والی عورتیں احرام کے وقت کیا کریں؟	340
25- بَابُ الصَّلاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ	۲۵۔باب: نفاس والی عورتوں کی صلاۃِ جنازہ کا بیان	340
26-بَابُ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ	۲۶۔باب: حیض کا خون کپڑے میں لگ جانے کا بیان	341
4- كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ	**۴۔کتاب: غسل اور تیمم کے احکام و مسائل**	
1-بَابُ ذِكْرِ نَهْيِ الْجُنُبِ عَنِ الاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ	ا۔باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی کے غسل کرنے کی ممانعت کا بیان	342
2-بَابُ الرُّخْصَةِ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ	۲۔باب: حمام میں داخل ہونے کی رخصت کا بیان	343
3-بَابُ الاغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ	۳۔باب: برف اور اولوں سے غسل کرنے کا بیان	343
4-بَابُ الاغْتِسَالِ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ	۴۔باب: ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کا بیان	344
5-بَابُ الاغْتِسَالِ قَبْلَ النَّوْمِ	۵۔باب: سونے سے پہلے غسل کرنے کا بیان	344
6-بَابُ الاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ	۶۔باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا بیان	345
7-بَابُ الاسْتِتَارِ عِنْدَ الاغْتِسَالِ	۷۔باب: غسل کے وقت پردہ کرنے کا بیان	345
8- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنْ لا تَوْقِيتَ فِي الْمَاءِ الَّذِي يُغْتَسَلُ فِيهِ	۸۔باب: جس پانی سے غسل کیا جائے اس کے عدمِ تحدید کی دلیل	346
9- بَابُ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ	۹۔ باب: شوہر اور بیوی کے ایک برتن سے غسل کرنے کا بیان	347
10-بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ	۱۰۔باب: شوہر اور بیوی کے ایک ساتھ غسل کرنے کی رخصت کا بیان	347
11-بَابُ الاغْتِسَالِ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ	۱۱۔آٹا لگے ہوئے برتن میں پانی بھر کر غسل کرنے کا بیان	348
12-بَابُ تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الاغْتِسَالِ	۱۲۔باب: غسل کے وقت عورت کے سر کے بال نہ کھولنے کا بیان	348

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13-بَابُ إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ	۱۳-باب: خوشبو لگا کر (احرام کے لیے) غسل کرنے اور خوشبو کا اثر باقی رہنے کا بیان 349
14-بَابُ إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ	۱۴-باب: پانی بہانے سے پہلے جنبی کا اپنے اوپر لگی ہوئی گندگی دور کرنے کا بیان 349
15-بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ	۱۵-باب: شرم گاہ دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ ملنے کا بیان 350
16-بَابُ الِابْتِدَاءِ بِالْوُضُوءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ	۱۶-باب: غسلِ جنابت میں پہلے وضو کرنے کا بیان 350
17-بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ	۱۷-باب: طہارت میں داہنے سے شروع کرنے کا بیان 351
18-بَابُ تَرْكِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ	۱۸-باب: غسلِ جنابت کے وضو میں سر کا مسح نہ کرنے کا بیان 351
19-بَابُ اسْتِبْرَاءِ الْبَشَرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ	۱۹-باب: غسلِ جنابت میں سر کی پوری جلد تک پانی پہنچانے کا بیان 352
20-بَابُ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ	۲۰-باب: جنبی کے لیے سر پر کتنا پانی بہانا کافی ہے؟ 353
21-بَابُ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ	۲۱-باب: حیض کے غسل کے طریقہ کا بیان 353
22-بَابُ الْغُسْلُ مَرَّةً وَاحِدَةً	۲۲-باب: غسل میں اعضا کو ایک ایک بار دھونے کا بیان 354
23-بَابُ اغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ	۲۳-باب: احرام باندھنے کے وقت نفاس والی عورتوں کے غسل کا بیان 354
24-بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ	۲۴-باب: غسل کرنے کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان 355
25-بَابُ الطَّوَافِ عَلَى النِّسَاءِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ	۲۵-باب: ایک ہی غسل میں ساری عورتوں کے پاس جانے کا بیان 355
26-بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ	۲۶-باب: مٹی سے تیمم کرنے کا بیان 355
27-بَابُ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلَاةِ	۲۷-باب: تیمم سے صلاۃ پڑھنے کے بعد اگر پانی مل جائے تو کیا حکم ہے؟ 356
28-بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ	۲۸-باب: مذی نکلنے سے وضو کرنے کا بیان 357
(28م1)الاخْتِلَافُ عَلَى سُلَيْمَانَ	(۲۸م ۱) سلیمان الاعمش سے روایت میں ان کے تلامذہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	اختلاف کا بیان	358
(28م2)الاخْتِلافُ عَلَى بُكَيْرٍ	(۲۸ م۲) بکیر سے روایت میں ان کے تلامذہ کے اختلاف کا بیان	358
29-بَابُ الأَمْرِ بِالْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ	۲۹-باب: نیند کی وجہ سے وضو کا حکم	360
30-بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ	۳۰-باب: عضوِ تناسل چھونے سے وضو کا بیان	361

5- كِتَابُ الصَّلاةِ
۵-کتاب: صلاۃ کے احکام ومسائل

1- فَرْضُ الصَّلاةِ، وَذِكْرُ اخْتِلافِ النَّاقِلِينَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاخْتِلافُ أَلْفَاظِهِمْ فِيهِ	۱-باب: صلاۃ کی فرضیت اور اس سلسلے میں انس بن مالک کی حدیث کی سند اور الفاظ میں راویوں کے اختلاف کا بیان	363
2-بَابٌ أَيْنَ فُرِضَتِ الصَّلاةُ؟	۲-باب: صلاۃ کہاں فرض ہوئی؟	370
3-بَابٌ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلاةُ؟	۳-باب: صلاۃ کیسے فرض ہوئی؟	370
4-بَابٌ كَمْ فُرِضَتْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟	۴-باب: دن اور رات میں کتنی صلاتیں فرض کی گئیں؟	372
5-بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ	۵-باب: پانچوں صلاتوں پر بیعت کرنے کا بیان	373
6-بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ	۶-باب: پانچوں صلاتوں کی محافظت کا بیان	374
7- فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ	۷-باب: پنجوقتہ صلاتوں کی فضیلت کا بیان	375
8-بَابُ الْحُكْمِ فِي تَارِكِ الصَّلاةِ	۸-باب: تارکِ صلاۃ کا حکم	375
9-بَابُ الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلاةِ	۹-باب: صلاۃ پر محاسبہ ہونے کا بیان	376
10-بَابُ ثَوَابِ مَنْ أَقَامَ الصَّلاةَ	۱۰-باب: صلاۃ قائم کرنے والے کے ثواب کا بیان	377
11-بَابُ عَدَدِ صَلاةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ	۱۱-باب: حضر میں ظہر کی صلاۃ کی تعداد کا بیان	378
12-بَابُ صَلاةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ	۱۲-باب: سفر میں ظہر کی صلاۃ کا بیان	378
13-بَابُ فَضْلِ صَلاةِ الْعَصْرِ	۱۳-باب: صلاۃِ عصر کی فضیلت کا بیان	379
14-بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلاةِ الْعَصْرِ	۱۴-باب: صلاۃِ عصر کی محافظت کا بیان	379
15-بَابُ مَنْ تَرَكَ صَلاةَ الْعَصْرِ	۱۵-باب: عصر کی صلاۃ چھوڑ دینے والے شخص کا بیان	380
16-بَابُ عَدَدِ صَلاةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ	۱۶-باب: حضر میں عصر کی صلاۃ کی رکعتوں کی تعداد کا بیان	381
17-بَابُ صَلاةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ	۱۷-باب: سفر میں عصر کی صلاۃ کا بیان	382

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18-بَابُ صَلاةِ الْمَغْرِبِ	۱۸-باب: مغرب کی صلاۃ کا بیان	384
19-بَابُ فَضْلِ صَلاةِ الْعِشَاءِ	۱۹-باب: صلاۃِ عشا کی فضیلت کا بیان	384
20-بَابُ صَلاةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ	۲۰-باب: سفر میں عشا کی صلاۃ کا بیان	385
21-بَابُ فَضْلِ صَلاةِ الْجَمَاعَةِ	۲۱-باب: صلاۃ باجماعت کی فضیلت کا بیان	385
22-بَابُ فَرْضِ الْقِبْلَةِ	۲۲-باب: قبلہ کی فرضیت کا بیان	387
23-بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ	۲۳-باب: قبلے کے علاوہ کی طرف رخ کرنے کی صورت کا بیان	388
24-بَابُ اسْتِبَانَةِ الْخَطَإِ بَعْدَ الاجْتِهَادِ	۲۴-باب: اجتہاد کرکے قبلہ متعین کرنے کے بعد اس کی غلطی واضح ہوجانے کا بیان	389
6- كِتَابُ الْمَوَاقِيتِ	**۶-کتاب: صلاۃ کے اوقات کے متعلق احکام ومسائل**	
1-بَابُ إِمَامَةِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلامِ	۱-باب: جبریل علیہ السلام کی امامت کا بیان	390
2-أَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ	۲-باب: ظہر کے اول وقت کا بیان	391
3-بَابُ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ	۳-باب: سفر میں ظہر جلدی پڑھنے کا بیان	392
4-تَعْجِيلُ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ	۴-باب: جاڑے میں ظہر جلدی پڑھنے کا بیان	392
5-الإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ	۵-باب: سخت گرمی میں ظہر ٹھنڈی کرکے پڑھنے کا بیان	393
6-آخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ	۶-باب: ظہر کے اخیر وقت کا بیان	394
7-أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ	۷-باب: عصر کے اول وقت کا بیان	395
8-تَعْجِيلُ الْعَصْرِ	۸-باب: عصر جلدی پڑھنے کا بیان	395
9-بَابُ التَّشْدِيدِ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ	۹-باب: عصر تاخیر سے پڑھنے کی وعید کا بیان	397
10-آخِرُ وَقْتِ الْعَصْرِ	۱۰-باب: عصر کے اخیر وقت کا بیان	398
11-مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ	۱۱-باب: (سورج ڈوبنے سے پہلے) عصر کی دو رکعت پا لینے کا بیان	399
12-أَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ	۱۲-باب: مغرب کے اول وقت کا بیان	401
13-تَعْجِيلُ الْمَغْرِبِ	۱۳-باب: مغرب جلدی پڑھنے کا بیان	402

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14-تَأْخِيرُ الْمَغْرِبِ	۱۴۔باب: مغرب دیر سے پڑھنے کا بیان	402
15-آخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ	۱۵۔باب: مغرب کے اخیر وقت کا بیان	403
16- كَرَاهِيَةُ النَّوْمِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ	۱۶۔باب: مغرب کے بعد سونا مکروہ ہے	405
17-أَوَّلُ وَقْتِ الْعِشَاءِ	۱۷۔باب: عشا کے اول وقت کا بیان	406
18- تَعْجِيلُ الْعِشَاءِ	۱۸۔باب: عشا جلدی پڑھنے کا بیان	407
19-الشَّفَقُ	۱۹۔باب: شفق کا بیان	407
20-مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ	۲۰۔باب: عشا کو تاخیر سے پڑھنے کے استحباب کا بیان	408
21-آخِرُ وَقْتِ الْعِشَاءِ	۲۱۔باب: عشا کے اخیر وقت کا بیان	410
22-الرُّخْصَةُ فِي أَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ: الْعَتَمَةُ	۲۲۔باب: صلاۃ عشا کو عتمہ کہنے کے جواز کا بیان	413
23-الْكَرَاهِيَةُ فِي ذَلِكَ	۲۳۔باب: عشا کو عتمہ کہنے کی کراہت	413
24-أَوَّلُ وَقْتِ الصُّبْحِ	۲۴۔باب: فجر کے اوّل وقت کا بیان	414
25-التَّغْلِيسُ فِي الْحَضَرِ	۲۵۔باب: حضر (حالتِ اقامت) میں فجر اندھیرے میں پڑھنے کا بیان	415
26-التَّغْلِيسُ فِي السَّفَرِ	۲۶۔باب: سفر میں غلس میں صلاۃ پڑھنے کا بیان	415
27- الإِسْفَارُ	۲۷۔باب: صلاۃ فجر اسفار میں پڑھنے کا بیان	416
28-بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ	۲۸۔باب: جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صلاۃِ فجر کی ایک رکعت پالی	417
29-آخِرُ وَقْتِ الصُّبْحِ	۲۹۔باب: فجر کے آخری وقت کا بیان	417
30- مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ	۳۰۔باب: جس نے صلاۃ کی ایک رکعت پالی	418
31-السَّاعَاتُ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا	۳۱۔باب: صلاۃ کے ممنوع اوقات کا بیان	419
32- النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ	۳۲۔باب: فجر کے بعد صلاۃ سے ممانعت کا بیان	420
33-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ	۳۳۔باب: سورج نکلتے وقت صلاۃ پڑھنے کی ممانعت کا بیان	421
34-النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ	۳۴۔باب: ٹھیک دوپہر کے وقت صلاۃ پڑھنے کی ممانعت کا بیان	422

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

35- النَّهْيُ عَنِ الصَّلاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ	۳۵۔باب: عصر کے بعد صلاۃ کی ممانعت کا بیان ------- 422
36- الرُّخْصَةُ فِي الصَّلاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ	۳۶۔باب: عصر کے بعد صلاۃ کی اجازت کا بیان------- 425
37- الرُّخْصَةُ فِي الصَّلاةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ	۳۷۔باب: سورج ڈوبنے سے پہلے صلاۃ کی رخصت کا بیان------------------------------------- 427
38- الرُّخْصَةُ فِي الصَّلاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ	۳۸۔باب: مغرب سے پہلے صلاۃ کی رخصت کا بیان --- 428
39- الصَّلاةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ	۳۹۔باب: طلوع فجر کے بعد صلاۃ پڑھنے کا بیان------- 428
40- إِبَاحَةُ الصَّلاةِ إِلَى أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ	۴۰۔باب: فجر پڑھنے تک (نفل) صلاۃ کے جائز ہونے کا بیان------------------------------------- 429
41- إِبَاحَةُ الصَّلاةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ	۴۱۔باب: مکہ مکرمہ میں ہر وقت صلاۃ پڑھنے کے جواز کا بیان------------------------------------- 430
42- الْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ	۴۲۔باب: مسافر کس وقت ظہر اور عصر کو جمع کرے؟ ---- 430
43- بَيَانُ ذَلِكَ	۴۳۔باب: جمع بین الصلاتین کا بیان--------------- 431
44- اَلْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُقِيمُ	۴۴۔باب: مقیم کے جمع بین الصلاتین کرنے کے وقت کا بیان------------------------------------- 432
45- اَلْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ	۴۵۔باب: مسافر کے مغرب اور عشا کی صلاتوں کو جمع کرنے کا بیان------------------------------------- 433
46- اَلْحَالُ الَّتِي يُجْمَعُ فِيهَا بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ	۴۶۔باب: جمع بین الصلاتین کے احوال وظروف کا بیان 437
47- اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ	۴۷۔باب: دوران اقامت (حضر میں) جمع بین الصلاتین کا بیان---------------------------------- 437
48- اَلْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ	۴۸۔باب: عرفے میں ظہر وعصر جمع کر کے پڑھنے کا بیان- 439
49- اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ	۴۹۔باب: مزدلفے میں مغرب وعشا کو جمع کرنے کا بیان- 439
50- كَيْفَ الْجَمْعُ؟	۵۰۔باب: جمع بین الصلاتین کیسے کی جائے؟ --------- 440
51- فَضْلُ الصَّلاةِ لِمَوَاقِيتِهَا	۵۱۔باب: وقت پر صلاۃ پڑھنے کی فضیلت کا بیان------- 441
52- فِيمَنْ نَسِيَ صَلاةً	۵۲۔باب: جو شخص صلاۃ بھول جائے تو کیا کرے؟ ---- 442

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

53-فِيمَنْ نَامَ عَنِ الصَّلاةِ	۵۳۔باب: جو شخص صلاۃ سے سو جائے تو کیا کرے؟	443
54-إِعَادَةُ مَا نَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلاةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ	۵۴۔باب: جس صلاۃ سے آدمی سو جائے تو اسے دوسرے روز اس کے وقت پر دوبارہ پڑھنے کا بیان	444
55-كَيْفَ يُقْضَى الْفَائِتُ مِنَ الصَّلاةِ؟	۵۵۔باب: فوت شدہ صلاۃ کی قضاء کیسے کی جائے؟	445

7۔ كِتَابُ الْأَذَانِ

۷۔کتاب: اذان کے احکام و مسائل

1-بَدْءُ الأَذَانِ	۱۔باب: اذان کی شروعات	448
2-تَثْنِيَةُ الأَذَانِ	۲۔باب: اذان دہری کہنے کا بیان	448
3-خَفْضُ الصَّوْتِ فِي التَّرْجِيعِ فِي الأَذَانِ	۳۔باب: اذان میں ترجیع 1 دھیمی آواز سے کرنے کا بیان	449
4-كَمِ الأَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ ؟	۴۔باب: اذان میں کتنے کلمے ہیں؟	450
5-كَيْفَ الأَذَانُ	۵۔باب: اذان کیسے دیں؟	450
6- الأَذَانُ فِي السَّفَرِ	۶۔باب: سفر میں اذان دینے کا بیان	453
7- أَذَانُ الْمُنْفَرِدَيْنِ فِي السَّفَرِ	۷۔باب: سفر میں دو شخص ہوں تو ان کی اذان کا بیان	454
8- اِجْتِزَاءُ الْمَرْءِ بِأَذَانِ غَيْرِهِ فِي الْحَضَرِ	۸۔باب: حضر میں دوسرے کی اذان پر آدمی کے اکتفا کرنے کا بیان	455
9-الْمُؤَذِّنَانِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ	۹۔باب: ایک مسجد میں دو مؤذن ہونے کا بیان	456
10-هَلْ يُؤَذِّنَانِ جَمِيعًا أَوْ فُرَادَى ؟	۱۰۔باب: کیا دونوں مؤذن ایک ساتھ اذان دیتے تھے یا یکے بعد دیگرے؟	457
11- اَلأَذَانُ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلاةِ	۱۱۔باب: صلاۃ کا وقت ہوئے بغیر اذان دینے کا بیان	458
12-وَقْتُ أَذَانِ الصُّبْحِ	۱۲۔باب: صبح کی اذان کا وقت	458
13-كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ ؟	۱۳۔باب: اذان دیتے وقت مؤذن کیا کرے؟	458
14-رَفْعُ الصَّوْتِ بِالأَذَانِ	۱۴۔باب: اذان میں آواز بلند کرنے کا بیان	459
15- التَّثْوِيبُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ	۱۵۔باب: فجر کی اذان میں تثویب، یعنی "الصلاۃ خیر من النوم" کے کہنے کا بیان	460
16- آخِرُ الأَذَانِ	۱۶۔باب: اذان کے آخری الفاظ	461
17-الأَذَانُ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُودِ الْجَمَاعَةِ فِي	۱۷۔باب: بارش کی رات میں جماعت میں نہ آنے کے لیے	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ	اذان کے طریقے کا بیان	461
18- الأَذَانُ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ فِي وَقْتِ الأُولَى مِنْهُمَا	۱۸۔ باب: صلاۃ میں جمع تقدیم کے لیے پہلی صلاۃ کے وقت اذان کا بیان	462
19- الأَذَانُ لِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِ الأُولَى مِنْهُمَا	۱۹۔ باب: صلاۃ میں جمع تاخیر کے لیے پہلی صلاۃ کے ختم ہو جانے کے بعد کی اذان کا بیان	463
20- الإِقَامَةُ لِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ	۲۰۔ جو شخص جمع بین الصلاتین کرے وہ اقامت ایک بار کہے یا دو بار کہے؟	463
21- الأَذَانُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلَوَاتِ	۲۱۔ باب: فوت شدہ صلاتوں کے لیے اذان کہنے کا بیان -	464
22- الاجْتِزَاءُ لِذَلِكَ كُلِّهِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ، وَالإِقَامَةُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا	۲۲۔ باب: ساری فوت شدہ صلاتوں کے لیے ایک اذان کے کافی ہونے اور ہر ایک کے لیے الگ الگ اقامت کہنے کا بیان	465
23- الاكْتِفَاءُ بِالإِقَامَةِ لِكُلِّ صَلاةٍ	۲۳۔ باب: ہر صلاۃ کے لیے صرف اقامت پر اکتفا کرنے کا بیان	466
24- الإِقَامَةُ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً مِنْ صَلاةٍ	۲۴۔ باب: ایک رکعت بھول جانے کے بعد اسے پڑھنے کے لیے اقامت کہنے کا بیان	466
25- أَذَانُ الرَّاعِي	۲۵۔ باب: چرواہے کی اذان کا بیان	467
26- الأَذَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ	۲۶۔ باب: اکیلے صلاۃ پڑھنے والے کے لیے اذان کا بیان	467
27- الإِقَامَةُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ	۲۷۔ باب: اکیلے صلاۃ پڑھنے والے کے لیے اقامت کا بیان	467
28- كَيْفَ الإِقَامَةُ؟	۲۸۔ باب: اقامت کیسے کہے؟	468
29- إِقَامَةُ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهِ	۲۹۔ باب: ہر ایک کا اپنے لیے الگ الگ اقامت کہنے کا بیان	468
30- فَضْلُ التَّأْذِينِ	۳۰۔ باب: اذان دینے کی فضیلت کا بیان	469
31- الاسْتِهَامُ عَلَى التَّأْذِينِ	۳۱۔ باب: اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کا بیان	469
32- اتِّخَاذُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِي لا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا	۳۲۔ باب: اجرت نہ لینے والے آدمی کو موذن مقرر کرنے کا بیان	470

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33- اَلْقَوْلُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ
۳۳- باب: جس طرح مؤذن کہے اسی طرح اذان سننے والا بھی کہے ---------- 470

34- ثَوَابُ ذٰلِكَ
۳۴- باب: اذان کا جواب دینے کے ثواب کا بیان ----- 471

35- اَلْقَوْلُ مِثْلَ مَا يَتَشَهَّدُ الْمُؤَذِّنُ
۳۵- باب: مؤذن کے تشہد کی طرح سننے والا بھی تشہد کہے 471

36- اَلْقَوْلُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
۳۶- باب: جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو سننے والا کیا کہے؟ ---------- 472

37- اَلصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْأَذَانِ
۳۷- باب: اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود (صلاۃ) بھیجنے کا بیان ---------- 472

38- الدُّعَاءُ عِنْدَ الْأَذَانِ
۳۸- باب: اذان سننے کے بعد کی دعا کا بیان ---------- 473

39- اَلصَّلَاةُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
۳۹- باب: اذان اور اقامت کے درمیان سنت (نفل صلاۃ) پڑھنے کا بیان ---------- 474

40- اَلتَّشْدِيدُ فِي الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ
۴۰- باب: اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنے کی برائی کا بیان ---------- 475

41- إِيذَانُ الْمُؤَذِّنِينَ الْأَئِمَّةَ بِالصَّلَاةِ
۴۱- باب: مؤذن کا امام کو صلاۃ کی خبر دینے کا بیان ------ 476

42- إِقَامَةُ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ
۴۲- باب: امام کے نکلنے کے وقت مؤذن کے اقامت کہنے کا بیان ---------- 477

8- كِتَابُ الْمَسَاجِدِ

۸- کتاب: مسجد کے فضائل ومسائل

1- اَلْفَضْلُ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ
۱- باب: مسجد بنانے کی فضیلت کا بیان ---------- 478

2- الْمُبَاهَاةُ فِي الْمَسَاجِدِ
۲- باب: مساجد کی تعمیر میں فخر ومباہات کا بیان -------- 478

3- ذِكْرُ أَيِّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلًا؟
۳- باب: سب پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ ---------- 478

4- فَضْلُ الصَّلَاةِ فِي الْمَسَاجِدِ
۴- باب: مساجد میں صلاۃ پڑھنے کی فضیلت ---------- 479

5- الصَّلَاةُ فِي الْكَعْبَةِ
۵- باب: خانہ کعبہ کے اندر صلاۃ پڑھنے کا بیان ------- 480

6- فَضْلُ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَالصَّلَاةِ فِيهِ
۶- باب: مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور اس میں صلاۃ پڑھنے کی فضیلت کا بیان ---------- 480

7- فَضْلُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالصَّلَاةِ فِيهِ
۷- باب: مسجد نبوی اور اس میں صلاۃ کی فضیلت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	بیان	481
8-ذِكْرُ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى	۸۔باب: تقویٰ اوراخلاص کی بنیاد پر بنائی جانے والی مسجد کا بیان	483
9-فَضْلُ مَسْجِدِ قُبَاءَ وَالصَّلَاةِ فِيهِ	۹۔باب: مسجد قبا اور اس میں صلاۃ کی فضیلت کا بیان	483
10- مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ	۱۰۔باب: وہ مساجد جن کے لیے سفر کرنا جائز ہے	484
11-اتِّخَاذُ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ	۱۱۔باب: گرجا گھروں کو مساجد بنانے کا بیان	484
12-نَبْشُ الْقُبُورِ وَاتِّخَاذُ أَرْضِهَا مَسْجِدًا	۱۲۔باب: قبروں کو اکھیڑنے اور ان کی جگہ مسجد بنانے کا بیان	485
13-النَّهْيُ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ	۱۳۔باب: قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت کا بیان	486
14- اَلْفَضْلُ فِي إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ	۱۴۔باب: مسجد میں آنے کی فضیلت کا بیان	487
15-النَّهْيُ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ مِنْ إِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ	۱۵۔باب: عورتوں کو مسجد میں آنے سے روکنے کی ممانعت کا بیان	487
16-مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ ؟	۱۶۔باب: کن لوگوں کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا؟	488
17-مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ ؟	۱۷۔باب: کن لوگوں کو مسجد سے باہر نکالا جائے؟	488
18-ضَرْبُ الْخِبَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ	۱۸۔باب: مسجد میں خیمہ لگانے کا بیان	489
19- إِدْخَالُ الصِّبْيَانِ الْمَسَاجِدَ	۱۹۔باب: بچوں کو مسجد میں لے جانے کا بیان	490
20-رَبْطُ الأَسِيرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ	۲۰۔باب: قیدی کو مسجد کے کھمبے سے باندھنے کا بیان	490
21-إِدْخَالُ الْبَعِيرِ الْمَسْجِدَ	۲۱۔باب: اونٹ کو مسجد میں داخل کرنے کا بیان	491
22-اَلنَّهْيُ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ	۲۲۔باب: مسجد میں خرید وفروخت کرنا اور جمعے سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنا منع ہے	491
23-اَلنَّهْيُ عَنْ تَنَاشُدِ الأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ	۲۳۔باب: مسجد میں اشعار پڑھنے کی ممانعت کا بیان	492
24-اَلرُّخْصَةُ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِي الْمَسْجِدِ	۲۴۔باب: مسجد میں اچھے اشعار پڑھنے کی رخصت کا بیان	492
25- اَلنَّهْيُ عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ	۲۵۔باب: مسجد میں گمشدہ چیز کے ڈھونڈنے سے ممانعت کا بیان	492

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

26- إِظْهَارُ السِّلاحِ فِي الْمَسْجِدِ
27-تَشْبِيكُ الأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ
28-الاِسْتِلْقَاءُ فِي الْمَسْجِدِ
29-اَلنَّوْمُ فِي الْمَسْجِدِ
30- اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ
31-اَلنَّهْيُ عَنْ أَنْ يَتَنَخَّمَ الرَّجُلُ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ
32-ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ فِي صَلاتِهِ
33- اَلرُّخْصَةُ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهِ
34-بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهُ ؟
35-تَخْلِيقُ الْمَسَاجِدِ
36-اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْهُ
37-اَلأَمْرُ بِالصَّلاةِ قَبْلَ الْجُلُوسِ فِيهِ
38-اَلرُّخْصَةُ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلاةٍ
39- صَلاةُ الَّذِي يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ
40-اَلتَّرْغِيبُ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلاةِ
41-ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الصَّلاةِ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ
42-اَلرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ

۲۶-باب: مسجد میں ہتھیار نکالنے کا بیان ---------- 493
۲۷-باب: مسجد میں انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنے کا بیان ---------- 493
۲۸-باب: مسجد میں چت لیٹنے کا بیان ---------- 494
۲۹-باب: مسجد میں سونے کا بیان ---------- 495
۳۰-باب: مسجد میں تھوکنے کا بیان ---------- 495
۳۱-باب: مسجد میں قبلے کی طرف تھوکنا منع ہے ---------- 495
۳۲-باب: صلاۃ میں سامنے یا داہنی طرف تھوکنا منع ہے - 496
۳۳-باب: مصلی کو اپنے پیچھے یا بائیں جانب تھوکنے کی رخصت کا بیان ---------- 496
۳۴-باب: کس پاؤں سے اپنا تھوک رگڑے؟ ---------- 497
۳۵-باب: مساجد کو خوشبو میں بسانے کا بیان ---------- 497
۳۶-باب: مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت پڑھی جانے والی دعا کا بیان ---------- 497
۳۷-باب: مسجد میں بیٹھنے سے پہلے صلاۃ پڑھنے کے حکم کا بیان ---------- 498
۳۸-باب: بغیر صلاۃ پڑھے مسجد میں بیٹھنے اور اس سے نکلنے کی رخصت کا بیان ---------- 498
۳۹-باب: مسجد سے گزرنے پر صلاۃ پڑھنے کا بیان ---------- 499
۴۰-باب: مسجد میں بیٹھنے اور صلاۃ کا انتظار کرنے کی ترغیب کا بیان ---------- 500
۴۱-باب: اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ پڑھنے کی ممانعت کا بیان ---------- 500
۴۲-باب: اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ پڑھنے کی رخصت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان ---------- 501

43-اَلصَّلاةُ عَلَى الْحَصِيرِ
۴۳-باب: چٹائی پر صلاۃ پڑھنے کا بیان ---------- 501

44-اَلصَّلاةُ عَلَى الْخُمْرَةِ
۴۴-باب: کھجور کی چٹائی پہ صلاۃ پڑھنے کا بیان ---------- 502

45-اَلصَّلاةُ عَلَى الْمِنْبَرِ
۴۵-باب: منبر پر صلاۃ پڑھنے کا بیان ---------- 502

46-اَلصَّلاةُ عَلَى الْحِمَارِ
۴۶-باب: گدھے پر صلاۃ پڑھنے کا بیان ---------- 503

9-كِتَابُ الْقِبْلَةِ
۹-کتاب: قبلہ کے احکام ومسائل

1- بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ
۱-باب: قبلہ رخ ہونے کا بیان ---------- 505

2-بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ
۲-باب: ایسی حالت کا بیان جس میں قبلے کے علاوہ کی طرف رخ کرنا جائز ہے ---------- 505

3-بَابُ اسْتِبَانَةِ الْخَطَإِ بَعْدَ الاجْتِهَادِ
۳-باب: کوشش اور اجتہاد کے بعد قبلے کے غلط ہو جانے کا بیان ---------- 506

4- سُتْرَةُ الْمُصَلِّي
۴-باب: مصلی کے سترے کا بیان ---------- 506

5- اَلأَمْرُ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ
۵-باب: سترے سے قریب رہنے کا حکم ---------- 507

6-مِقْدَارُ ذٰلِكَ
۶-باب: سترے سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہو؟ ---------- 507

7- ذِكْرُ مَا يَقْطَعُ الصَّلاةَ وَمَا لا يَقْطَعُ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ
۷-باب: مصلی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کون سی چیز ---------- 508
صلاۃ توڑ دیتی ہے اور کون سی نہیں توڑتی؟ ---------- 508

8- اَلتَّشْدِيدُ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ
۸-باب: مصلی اور سترے کے درمیان گزرنے کی شناعت کا بیان ---------- 511

9- اَلرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ
۹-باب: مصلی اور سترے کے درمیان گزرنے کی رخصت کا بیان ---------- 512

10-اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلاةِ خَلْفَ النَّائِمِ
۱۰-باب: سونے والے کے پیچھے صلاۃ پڑھنے کی رخصت کا بیان ---------- 512

11-اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلاةِ إِلَى الْقَبْرِ
۱۱-باب: قبر کی جانب (رخ کرکے) صلاۃ پڑھنے سے ممانعت کا بیان ---------- 513

12-اَلصَّلاةُ إِلَى ثَوْبٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ
۱۲-باب: تصویر والے کپڑے کی جانب (رخ کرکے) صلاۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کا بیان ---------------------------------- 513

13۔ اَلْمُصَلِّي يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ
۱۳۔ باب: مصلی اور امام کے درمیان پردہ حائل ہونے کا بیان ---------------------------------- 513

14۔ اَلصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
۱۴۔ باب: ایک کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کا بیان -------- 514

15۔ اَلصَّلَاةُ فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ
۱۵۔ باب: ایک قمیص میں صلاۃ پڑھنے کا بیان --------- 515

16۔ اَلصَّلَاةُ فِي الْإِزَارِ
۱۶۔ باب: تہبند میں صلاۃ پڑھنے کا بیان ------------- 515

17۔ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَى امْرَأَتِهِ
۱۷۔ باب: مرد کا ایسے کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کا بیان جس کا کچھ حصہ اس کی بیوی پر ہو -------------------------- 516

18۔ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ
۱۸۔ باب: مرد کا ایک کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کا بیان جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو ---------------------- 516

19۔ اَلصَّلَاةُ فِي الْحَرِيرِ
۱۹۔ باب: ریشمی کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کا بیان -------- 516

20۔ اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ
۲۰۔ باب: نقش ونگار والی چادر میں صلاۃ پڑھنے کی رخصت کا بیان ---------------------------------- 517

21۔ اَلصَّلَاةُ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ
۲۱۔ باب: سرخ کپڑوں میں صلاۃ پڑھنے کا بیان ------- 517

22۔ اَلصَّلَاةُ فِي الشِّعَارِ
۲۲۔ باب: جسم سے لگے کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کا بیان - 518

23۔ اَلصَّلَاةُ فِي الْخُفَّيْنِ
۲۳۔ باب: موزوں میں صلاۃ پڑھنے کا بیان --------- 518

24۔ اَلصَّلَاةُ فِي النَّعْلَيْنِ
۲۴۔ باب: جوتوں میں صلاۃ پڑھنے کا بیان ----------- 518

25۔ أَيْنَ يَضَعُ الْإِمَامُ نَعْلَيْهِ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ؟
۲۵۔ باب: جب امام لوگوں کو صلاۃ پڑھائے تو اپنے جوتے کہاں رکھے؟ ---------------------------------- 519

10۔ كِتَابُ الْإِمَامَةِ

۱۰۔ کتاب: امامت کے احکام و مسائل

1۔ ذِكْرُ الْإِمَامَةِ وَالْجَمَاعَةِ: إِمَامَةُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ
۱۔ باب: امامت وجماعت کا ذکر اور اہلِ علم وفضل کی امامت کا بیان ---------------------------------- 520

2۔ اَلصَّلَاةُ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ
۲۔ باب: ظالم حکمرانوں کے پیچھے صلاۃ پڑھنے کا بیان --- 520

3۔ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ؟
۳۔ باب: امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟ ----------- 522

4۔ تَقْدِيمُ ذَوِي السِّنِّ
۴۔ باب: امامت کے لیے عمر دراز شخص کو آگے بڑھانے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	بیان	522
5-اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ فِي مَوْضِعٍ هُمْ فِيهِ سَوَاءٌ	۵-باب: لوگ کسی جگہ اکٹھا ہوں اور سب برابر ہوں تو کون امامت کرے؟	523
6-اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ وَفِيهِمُ الْوَالِي	۶-باب: کئی لوگ ایک ساتھ ہوں اور ان میں حاکم بھی موجود ہو تو کون امامت کرے؟	523
7-إِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِي هَلْ يَتَأَخَّرُ؟	۷-باب: امامت کے لیے رعایا میں سے کوئی آگے بڑھ جائے، پھر حاکم آ جائے تو کیا وہ پیچھے ہٹ جائے؟	524
8-صَلاةُ الإِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ رَعِيَّتِهِ	۸-باب: امام کا رعیت میں سے کسی شخص کے پیچھے صلاۃ پڑھنے کا بیان	525
9- إِمَامَةُ الزَّائِرِ	۹-باب: زائر کی امامت کا بیان	526
10- إِمَامَةُ الأَعْمَى	۱۰-باب: نابینا (اندھے) کی امامت کا بیان	526
11-إِمَامَةُ الْغُلامِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ	۱۱-باب: نابالغ بچے کی امامت کا بیان	527
12-قِيَامُ النَّاسِ إِذَا رَأَوُا الإِمَامَ	۱۲-باب: (صلاۃ کے لیے) لوگوں کے کھڑے ہونے کا بیان	528
13-اَلإِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الإِقَامَةِ	۱۳-باب: اقامت کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آ جائے جس سے وہ صلاۃ مؤخر کر دے	528
14- اَلإِمَامُ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِي مُصَلاَّهُ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ	۱۴-باب: مصلّی پر کھڑے ہو جانے کے بعد امام کو یاد آئے کہ وہ پاک نہیں ہے تو کیا کرے؟	528
15-اِسْتِخْلافُ الإِمَامِ إِذَا غَابَ	۱۵-باب: امام کا اپنی عدم موجودگی میں کسی کو اپنا نائب بنانے کا بیان	529
16-الائْتِمَامُ بِالإِمَامِ	۱۶-باب: امام کی اقتدا (پیروی) کرنے کا بیان	530
17-الائْتِمَامُ بِمَنْ يَأْتَمُّ بِالإِمَامِ	۱۷-باب: امام کی اقتدا کرنے والے کی اقتدا کرنے کا بیان	531
18-مَوْقِفُ الإِمَامِ إِذَا كَانُوا ثَلاثَةً وَالاخْتِلافُ فِي ذَلِكَ	۱۸-باب: جب تین آدمی ہوں تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس میں اختلاف کا بیان	532

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19-إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً وَامْرَأَةً
۱۹۔باب: جب تین مرد اور ایک عورت ہو تو کیسے صف بندی کی جائے؟ ---------- 533

20-إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ
۲۰۔باب: دو مرد اور دو عورتیں ہوں تو کیسے صف بندی کرے؟ ---------- 534

21-مَوْقِفُ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ
۲۱۔باب: امام کے ساتھ ایک بچہ اور ایک عورت ہو تو وہ کہاں کھڑا ہو؟ ---------- 534

22-مَوْقِفُ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومُ صَبِيٌّ
۲۲۔باب: مقتدی بچہ ہو تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان ---------- 535

23-مَنْ يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ ؟
۲۳۔باب: امام کے قریب کون لوگ ہوں پھر ان سے قریب کون ہوں؟ ---------- 535

24-إِقَامَةُ الصُّفُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ
۲۴۔باب: امام کے نکلنے سے پہلے صفوں کی درستی کا بیان - 536

25-كَيْفَ يُقَوِّمُ الْإِمَامُ الصُّفُوفَ ؟
۲۵۔باب: امام صفیں کیسے درست کرے؟---------- 537

26-مَا يَقُولُ الْإِمَامُ إِذَا تَقَدَّمَ فِي تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ؟
۲۶۔باب: جب امام آگے بڑھے تو صفیں برابر کرنے کے لیے کیا کہے؟ ---------- 538

27-كَمْ مَرَّةً يَقُولُ: اسْتَوُوا ؟
۲۷۔باب: "سیدھے کھڑے ہو جاؤ" کتنی بار کہے؟ ---- 538

28-حَثُّ الْإِمَامِ عَلَى رَصِّ الصُّفُوفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا
۲۸۔باب: امام کا صفیں درست کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کی ترغیب دلانا ---------- 539

29-فَضْلُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ عَلَى الثَّانِي
۲۹۔باب: پہلی صف کی دوسری صف پر فضیلت کا بیان -- 540

30- الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ
۳۰۔باب: پچھلی صف کا بیان ---------- 540

31- مَنْ وَصَلَ صَفًّا
۳۱۔باب: جو صف کو جوڑے ---------- 541

32-ذِكْرُ خَيْرِ صُفُوفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوفِ الرِّجَالِ
۳۲۔باب: عورتوں کی سب سے بہتر اور مردوں کی سب سے بدتر صفوں کا بیان ---------- 541

33-اَلصَّفُّ بَيْنَ السَّوَارِي
۳۳۔باب: ستونوں کے بیچ صف بندی کا بیان ---------- 542

34-اَلْمَكَانُ الَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ
۳۴۔باب: صف کی مستحب جگہ کا بیان ---------- 542

35- مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ التَّخْفِيفِ ؟
۳۵۔باب: امام صلاۃ کتنی ہلکی پڑھے؟ ---------- 543

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

36-اَلرُّخْصَةُ لِلإِمَامِ فِي التَّطْوِيلِ
۳۶۔باب: کبھی کبھی امام کوصلاۃ لمبی کرنے کی رخصت کا بیان -- 544

37- مَا يَجُوزُ لِلإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلاةِ
۳۷۔باب: صلاۃ میں امام کے لیے کتنا عمل جائز ہے؟ --- 544

38-مُبَادَرَةُ الإِمَامِ
۳۸۔باب: رکوع، سجود وغیرہ میں امام سے سبقت کرنے کا بیان -- 544

39- خُـرُوجُ الرَّجُلِ مِنْ صَلاةِ الإِمَامِ وَفَرَاغُهُ مِنْ صَلاتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ
۳۹۔باب: مقتدی کا امام کی صلاۃ سے نکل جانے اور جا کر مسجد کے ایک گوشے میں اپنی صلاۃ پڑھ لینے کا بیان --------- 546

40-الائْتِمَامُ بِالإِمَامِ يُصَلِّي قَاعِدًا
۴۰۔باب: امام بیٹھ کر صلاۃ پڑھتا ہو تو مقتدی بھی بیٹھ کر صلاۃ پڑھیں ---------------------------------- 547

41-اِخْتِلافُ نِيَّةِ الإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ
۴۱۔باب: امام اور مقتدی کی نیت کے اختلاف کا بیان --- 550

42-فَضْلُ الْجَمَاعَةِ
۴۲۔باب: صلاۃ با جماعت کی فضیلت کا بیان --------- 551

43- اَلْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا ثَلاثَةً
۴۳۔باب: جب تین آدمی ہوں تو با جماعت صلاۃ پڑھنے کا بیان -- 552

44-اَلْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا ثَلاثَةً؛ رَجُلٌ وَصَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ
۴۴۔باب: جب تین افراد ہوں: ایک مرد، ایک بچہ اور ایک عورت تو با جماعت صلاۃ پڑھنے کا بیان --------------- 553

45-اَلْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا اثْنَيْنِ
۴۵۔باب: جب دو آدمی ہوں تو با جماعت صلاۃ کا بیان - 553

46-اَلْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ
۴۶۔باب: نفل صلاۃ کی جماعت کا بیان -------------- 554

47- اَلْجَمَاعَةُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلاةِ
۴۷۔باب: فوت شدہ صلاۃ کی جماعت کا بیان -------- 555

48-اَلتَّشْدِيدُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ
۴۸۔باب: جماعت چھوڑنے کی شناعت کا بیان ------- 556

49-اَلتَّشْدِيدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ
۴۹۔باب: جماعت سے پیچھے رہنے کی شناعت کا بیان -- 556

50-اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ
۵۰۔باب: جہاں پر اذان دی جاتی ہو وہاں صلاتوں کی محافظت کا بیان -- 557

51-اَلْعُذْرُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ
۵۱۔باب: جماعت چھوڑنے کے عذر کا بیان ----------- 559

52-حَدُّ إِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ
۵۲۔باب: (بغیر جماعت) جماعت کا ثواب پانے کی حد کا بیان -- 560

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

53-إِعَادَةُ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ صَلَاةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهِ
۵۳-باب: تنہا صلاۃ پڑھنے کے بعد جماعت کے ساتھ صلاۃ دہرانے کا بیان ---------- 560

54-إِعَادَةُ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلَّى وَحْدَهُ
۵۴-باب: تنہا صلاۃ پڑھنے والے کا فجر کی صلاۃ جماعت کے ساتھ دہرانے کا بیان ---------- 561

55-إِعَادَةُ الصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ
۵۵-باب: صلاۃ کا وقت نکل جانے کے بعد جماعت کے ساتھ صلاۃ دہرانے کا بیان ---------- 562

56-سُقُوطُ الصَّلَاةِ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً
۵۶-باب: جو آدمی مسجد میں امام کے ساتھ باجماعت صلاۃ پڑھ چکا ہو اس سے فریضۂ صلاۃ کے ساقط ہونے کا بیان ----- 562

57-اَلسَّعْيُ إِلَى الصَّلَاةِ
۵۷-باب: صلاۃ کے لیے دوڑ کر جانے کا بیان -------- 563

58-الْإِسْرَاعُ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ
۵۸-باب: صلاۃ کے لیے بغیر دوڑے تیز آنے کا بیان -- 563

59-اَلتَّهْجِيرُ إِلَى الصَّلَاةِ
۵۹-باب: صلاۃ کے لیے اول وقت میں جانے کا بیان -- 564

60-مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ
۶۰-باب: اقامت کے بعد نفل یا سنت پڑھنے کی کراہت کا بیان ---------- 564

61-فِيمَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ
۶۱-باب: امام (فرض) صلاۃ میں ہو تو سنتیں پڑھنے والے کے حکم کا بیان ---------- 565

62-اَلْمُنْفَرِدُ خَلْفَ الصَّفِّ
۶۲-باب: صف کے پیچھے تنہا صلاۃ پڑھنے کا بیان ------ 566

63-اَلرُّكُوعُ دُونَ الصَّفِّ
۶۳-باب: صف میں ملے بغیر رکوع کرنے کا بیان ----- 567

64-اَلصَّلَاةُ بَعْدَ الظُّهْرِ
۶۴-باب: ظہر کے بعد سنت پڑھنے کا بیان ---------- 567

65-اَلصَّلَاةُ قَبْلَ الْعَصْرِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ فِي ذَلِكَ
۶۵-باب: عصر کے پہلے سنت پڑھنے کا بیان اور اس سلسلے میں ابو اسحاق سبیعی سے رواۃِ حدیث کے اختلاف کا ذکر ----- 568

11- كِتَابُ الْافْتِتَاحِ
۱۱-کتاب: صلاۃ شروع کرنے کے مسائل واحکام

1-بَابُ الْعَمَلِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
۱-باب: صلاۃ شروع کرنے کے طریقے کا بیان ------ 570

2-بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ
۲-باب: اللہ أکبر کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان ---------- 571

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3-رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

۳-باب: دونوں ہاتھ مونڈھوں کے بالمقابل اٹھانے کا بیان ---------- 571

4-بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الأُذُنَيْنِ

۴-باب: دونوں ہاتھ کانوں کے بالمقابل اٹھانے کا بیان ---------- 571

5-بَابُ مَوْضِعِ الإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

۵-باب: ہاتھ اٹھاتے وقت دونوں انگوٹھوں کو کہاں تک اٹھائے؟ ---------- 573

6-رَفْعُ الْيَدَيْنِ مَدًّا

۶-باب: دونوں ہاتھوں کو بڑھا کر اٹھانے کا بیان ------ 573

7-فَرْضُ التَّكْبِيرَةِ الأُولَى

۷-باب: تکبیر تحریمہ کی فرضیت کا بیان ---------- 574

8-الْقَوْلُ الَّذِي يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلاَةُ

۸-باب: وہ کلمہ جس کے ذریعے صلاۃ شروع کی جاتی ہے 575

9-وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلاَةِ

۹-باب: صلاۃ میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان ---------- 576

10-فِي الإِمَامِ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ

۱۰-باب: امام جب کسی شخص کو اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ پہ رکھے ہوئے دیکھے تو کیا کرے؟ ---------- 576

11-بَابُ مَوْضِعِ الْيَمِينِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلاَةِ

۱۱-باب: صلاۃ میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر کہاں رکھے؟ ---------- 576

12-بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلاَةِ

۱۲-باب: صلاۃ میں کوکھ (کمر) پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا بیان ---------- 578

13- اَلصَّفُّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلاَةِ

۱۳-باب: صلاۃ میں دونوں قدموں کے ملانے کا بیان -- 578

14- سُكُوتُ الإِمَامِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلاَةَ

۱۴-باب: صلاۃ شروع کرنے کے بعد امام کے (تھوڑی دیر) خاموش رہنے کا بیان ---------- 579

15- بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرَةِ وَالْقِرَاءَةِ

۱۵-باب: تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان کی دعا کا بیان ---------- 579

16-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

۱۶-باب: تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان ایک اور دعا کا بیان ---------- 580

17-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ

۱۷-باب: تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان ایک اور دعا کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْقِرَاءَةِ

18-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

19-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

20-بَابُ الْبَدَاءَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّورَةِ

21-قِرَاءَةُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

22-تَرْكُ الْجَهْرِ بِـــــ: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾

23-تَرْكُ قِرَاءَةِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمن الرَّحِيمِ﴾ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

24-إِيجَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ

25-فَضْلُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

26-تَأْوِيلُ قَوْلِ اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾

27-تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ

28-تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ

29-قِرَاءَةُ أُمِّ الْقُرْآنِ خَلْفَ الإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ الإِمَامُ

30-تَأْوِيلُ قَوْلِهِ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

بیان ---------- 581

۱۸-باب: صلاۃ شروع کرنے اور قراءت کرنے کے بیچ کی ایک اور دعا کا بیان ---------- 583

۱۹-باب: تکبیر تحریمہ کے بعد کی ایک اور دعا کا بیان ---------- 584

۲۰-باب: سورت سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا بیان ---------- 584

۲۱-باب: (صلاۃ میں) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھنے کا بیان ---------- 585

۲۲-باب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ زور سے نہ پڑھنے کا بیان ---------- 586

۲۳-باب: سورۂ فاتحہ میں ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمن الرَّحِيمِ﴾ کی قراءت چھوڑ دینے کا بیان ---------- 587

۲۴-باب: صلاۃ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے وجوب وفرضیت کا بیان ---------- 589

۲۵-باب: سورۂ فاتحہ کی فضیلت کا بیان ---------- 590

۲۶-باب: تفسیر آیت کریمہ: ”یقیناً ہم نے آپ کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہے اور عظیم قرآن بھی دے رکھا ہے۔“ ---------- 590

۲۷-باب: سری صلاتوں میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کا بیان ---------- 592

۲۸-باب: جہری صلاۃ میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کا بیان ---------- 593

۲۹-باب: جہری صلاتوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا بیان ---------- 594

۳۰-باب: آیت کریمہ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ کی تفسیر ---------- 594

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

31-اِكْتِفَاءُ الْمَأْمُومِ بِقِرَاءَةِ الْإِمَامِ	۳۱۔باب: امام کی قراءت کے مقتدی کے لیے کافی ہونے کا بیان	595
32-مَا يُجْزِءُ مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ ؟	۳۲۔باب: جو قرآن اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو اُسے کیا پڑھنا کافی ہوگا؟	596
33-جَهْرُ الْإِمَامِ بِآمِينَ	۳۳۔باب:امام کے زور سے آمین کہنے کا بیان	596
34-بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّأْمِينِ خَلْفَ الْإِمَامِ	۳۴۔باب:امام کے پیچھے آمین کہنے کا حکم	598
35-فَضْلُ التَّأْمِينِ	۳۵۔باب: آمین کہنے کی فضیلت کا بیان	598
36-قَوْلُ الْمَأْمُومِ إِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْإِمَامِ	۳۶۔باب: جب مقتدی کو امام کے پیچھے چھینک آئے تو کیا کہے؟	598
37-جَامِعُ مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ	۳۷۔باب:قرآن سے متعلق جامع باب	600
38-اَلْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ	۳۸۔باب: فجر کی دونوں رکعتوں میں قراءت کا بیان	608
39-بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: بـ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾	۳۹۔باب: فجر کی دونوں رکعتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھنے کا بیان	608
40-تَخْفِيفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ	۴۰۔باب: فجر کی دونوں رکعتیں ہلکی پڑھنے کا بیان	609
41-اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّومِ	۴۱۔باب: فجر کی صلاۃ میں سورۂ روم پڑھنے کا بیان	609
42-اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ	۴۲۔باب: فجر کی صلاۃ میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھنے کا بیان	609
43-اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِـ ﴿ق﴾	۴۳۔باب: فجر کی صلاۃ میں سورۂ ق پڑھنے کا بیان	610
44-اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِـ ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾	۴۴۔باب: فجر کی صلاۃ میں ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ پڑھنے کا بیان	610
45-اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ	۴۵۔باب: فجر کی صلاۃ میں معوذتین پڑھنے کا بیان	611
46-بَابُ الْفَضْلِ فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ	۴۶۔باب:معوذتین پڑھنے کی فضیلت کا بیان	611
47-اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	۴۷۔باب: جمعے کے دن فجر کی صلاۃ میں قراءت کا بیان	612
بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ	قرآن میں سجدوں کا بیان	613
48- السُّجُودُ فِي ﴿ص﴾	۴۸۔باب: سورۂ (ص) میں سجدے کا بیان	613

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

49- السُّجُودُ فِي ﴿ وَالنَّجْمِ ﴾	۴۹-باب: سورۂ نجم میں سجدہ کرنے کا بیان	613
50-تَرْكُ السُّجُودِ فِي النَّجْمِ	۵۰-باب: سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنے کا بیان	614
51-بَابُ السُّجُودِ فِي ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾	۵۱-باب: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کرنے کا بیان	615
52-اَلسُّجُودُ فِي ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾	۵۲-باب: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کرنے کا بیان	616
53-بَابُ السُّجُودِ فِي الْفَرِيضَةِ	۵۳-باب: فرض صلاتوں میں تلاوت کے سجدوں کا بیان	616
54-بَابُ قِرَاءَةِ النَّهَارِ	۵۴-باب: دن کی صلاتوں میں قراءت کا بیان	617
55-اَلْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ	۵۵-باب: ظہر میں قراءت کا بیان	617
56-تَطْوِيلُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ صَلاةِ الظُّهْرِ	۵۶-باب: ظہر کی پہلی رکعت میں لمبا قیام کرنے کا بیان	618
57-بَابُ إِسْمَاعِ الإِمَامِ الآيَةَ فِي الظُّهْرِ	۵۷-باب: ظہر کی صلاۃ میں امام کا ایک آدھ آیت بلند آواز سے پڑھ کر سنا دینے کا بیان	619
58-تَقْصِيرُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ	۵۸-باب: ظہر کی دوسری رکعت میں (پہلی رکعت کی بہ نسبت) قیام مختصر کرنے کا بیان	619
59-اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاةِ الظُّهْرِ	۵۹-باب: صلاۃِ ظہر کی پہلی دونوں رکعتوں کی قراءت کا بیان	620
60-اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاةِ الْعَصْرِ	۶۰-باب: عصر کی پہلی دونوں رکعتوں کی قراءت کا بیان	620
61-تَخْفِيفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ	۶۱-باب: قیام اور قراءت کی تخفیف کا بیان	621
62-بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ	۶۲-باب: مغرب میں قصار مفصل پڑھنے کا بیان	622
63-اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى ﴾	۶۳-باب: مغرب میں ﴿سبح اسم ربك الاعلى﴾ پڑھنے کا بیان	623
64-اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلاتِ	۶۴-باب: مغرب میں سورۂ مرسلات پڑھنے کا بیان	623
65-اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ	۶۵-باب: مغرب کی صلاۃ میں سورۂ طور پڑھنے کا بیان	624

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

66-اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿ حم ﴾ الدُّخَان	٦٦-باب: مغرب کی صلاۃ میں سورۂ دخان پڑھنے کا بیان	624
67-اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿ الم ص ﴾	٦٧-باب: مغرب کی صلاۃ میں سورۂ ﴿ المص ﴾ پڑھنے کا بیان	625
68-اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ	٦٨-باب: مغرب کے بعد کی دونوں رکعتوں میں قراءت کا بیان	626
69-اَلْفَضْلُ فِي قِرَاءَةِ ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾	٦٩-باب: ﴿ قل هو الله أحد ﴾ پڑھنے کی فضیلت کا بیان	626
70-اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الآخِرَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى ﴾	٧٠-باب: عشا کی صلاۃ میں ﴿ سبح اسم ربك الأعلىٰ ﴾ پڑھنے کا بیان	628
71-اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الآخِرَةِ بِـ ﴿الشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾	٧١-باب: عشا کی صلاۃ میں ﴿ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ پڑھنے کا بیان	628
72-اَلْقِرَاءَةُ فِيهَا بِـ ﴿التِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾	٧٢-باب: عشا کی صلاۃ میں ﴿ والتين والزيتون﴾ پڑھنے کا بیان	629
73-اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ صَلاةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ	٧٣-باب: عشا کی پہلی رکعت میں قراءت کا بیان	629
74- اَلرُّكُودُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ	٧٤-باب: پہلی دونوں رکعتوں میں قراءت لمبی کرنے کا بیان	629
75-قِرَاءَةُ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ	٧٥-باب: ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کا بیان	630
76-قِرَاءَةُ بَعْضِ السُّورَةِ	٧٦-باب: سورت کا کچھ حصہ پڑھنے کا بیان	632
77-تَعَوُّذُ الْقَارِءِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ	٧٧-باب: عذاب سے متعلق آیت سے گزرنے پر اللہ کی پناہ مانگنے کا بیان	632
78-مَسْأَلَةُ الْقَارِءِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ	٧٨-باب: رحمت کی آیت سے گزرنے پر اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرنے کا بیان	633
79-تَرْدِيدُ الآيَةِ	٧٩-باب: کسی خاص آیت کو بار بار دہرانے کا بیان	633
80-قَوْلُهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ	٨٠-باب: آیت کریمہ: ﴿وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا تُخَافِتْ	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾	بِهَا﴾ کی تفسیر	634
81-بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ	۸۱۔باب: قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنے کا بیان	635
82-بَابُ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ	۸۲۔باب: قراءت میں آواز کھینچنے کا بیان	635
83-تَزْيِينُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ	۸۳۔باب: قرآن کوخوش الحانی سے پڑھنے کا بیان	635
84-بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ	۸۴۔باب: رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنے کا بیان	637
85-رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ فُرُوعِ الأُذُنَيْنِ	۸۵۔باب: رکوع کے لیے دونوں ہاتھ کانوں کی لو کے بالمقابل اٹھانے کا بیان	638
86-بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ	۸۶۔باب: رکوع کے لیے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے بالمقابل اٹھانے کا بیان	638
87- تَرْكُ ذَلِكَ	۸۷۔باب: رفع الدین نہ کرنے کا بیان	639
88 - إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ	۸۸۔باب: رکوع میں پیٹھ برابر رکھنے کا بیان	639
89-الاعْتِدَالُ فِي الرُّكُوعِ	۸۹۔باب: رکوع میں اعتدال کا بیان	640
12- كِتَابُ التَّطْبِيقِ	**۱۲۔کتاب: تطبیق کے احکام ومسائل**	
1- بَابُ التَّطْبِيقِ	ا۔باب: تطبیق یعنی رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملاکر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھنے کا بیان	641
1/ م-نَسْخُ ذَلِكَ	ا/م۔باب: تطبیق کی منسوخی کا بیان	642
2- الإِمْسَاكُ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ	۲۔باب: رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنے کا بیان	643
3- بَابُ مَوَاضِعِ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ	۳۔باب: رکوع میں دونوں ہتھیلیوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان	643
4-بَابُ مَوَاضِعِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ	۴۔باب: رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان	644
5-بَابُ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ	۵۔باب: رکوع میں دونوں ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھنے کا بیان	645
6-بَابُ الاعْتِدَالِ فِي الرُّكُوعِ	۶۔باب: رکوع میں پیٹھ اور سر کے برابر ہونے کا بیان	645
7- اَلنَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ	۷۔باب: رکوع میں قرآن پڑھنے سے ممانعت کا بیان	645

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8-تَعْظِيمُ الرَّبِّ فِي الرُّكُوعِ
۸-باب: رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرنے کا بیان ---------- 647

9- بَابُ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ
۹-باب: رکوع کی دعا (ذکر) کا بیان ---------- 648

10- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ
۱۰-باب: رکوع کی ایک اور دعا (ذکر) کا بیان ---------- 648

11- نَوْعٌ آخَرُ مِنْهُ
۱۱-باب: رکوع کی ایک اور دعا (ذکر) کا بیان ---------- 648

12- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ
۱۲-باب: رکوع کی ایک اور دعا (ذکر) کا بیان ---------- 649

13- نَوْعٌ آخَرُ مِنْهُ
۱۳-باب: رکوع کی ایک اور دعا (ذکر) کا بیان ---------- 649

14-نَوْعٌ آخَرُ
۱۴-باب: رکوع کی ایک اور دعا کا بیان ---------- 650

15- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ
۱۵-باب: رکوع میں دعا نہ پڑھنے کی رخصت کا بیان ---------- 651

16- بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْمَامِ الرُّكُوعِ
۱۶-باب: رکوع اچھی طرح کرنے کے حکم کا بیان ---------- 652

17 -بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ
۱۷-باب: رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان 652

18 - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ فُرُوعِ الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ
۱۸-باب: رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر اٹھانے کا بیان ---------- 652

19-بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ
۱۹-باب: رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو کندھوں کے بالمقابل اٹھانے کا بیان ---------- 653

20-اَلرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذَلِكَ
۲۰-باب: رفع یدین نہ کرنے کی رخصت کا بیان ---------- 653

21- بَابُ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ؟
۲۱-باب: جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے؟ ---------- 653

22-بَابُ مَا يَقُولُ الْمَأْمُومُ
۲۲-باب: مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے؟ - 654

23- بَابُ قَوْلِهِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
۲۳-باب: ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان ---------- 655

24-قَدْرُ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
۲۴-باب: رکوع سے اٹھنے اور سجدہ کرنے کے درمیان قیام کی مقدار کا بیان ---------- 657

25-بَابُ مَا يَقُولُ فِي قِيَامِهِ ذَلِكَ ؟
۲۵-باب: رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد قیام میں کیا کہے؟ ---------- 657

26-بَابُ الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ
۲۶-باب: رکوع کے بعد قنوت پڑھنے کا بیان ---------- 659

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

27- بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ ۔ ۲۷- باب: صبح کی صلاۃ میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان - 660

28- بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلاةِ الظُّهْرِ ۔ ۲۸- باب: ظہر کی صلاۃ میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان - 661

29- بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلاةِ الْمَغْرِبِ ۔ ۲۹- باب: مغرب کی صلاۃ میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان ---------- 662

30- بَابُ اللَّعْنِ فِي الْقُنُوتِ ۔ ۳۰- باب: دعائے قنوت میں لعنت بھیجنے کا بیان -------- 662

31- بَابُ لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقُنُوتِ ۔ ۳۱- باب: دعائے قنوت میں منافقین پر لعنت بھیجنے کا بیان 663

32- تَرْكُ الْقُنُوتِ ۔ ۳۲- باب: قنوتِ (نازلہ) چھوڑ دینے کا بیان -------- 663

33- بَابُ تَبْرِيدِ الْحَصَى لِلسُّجُودِ عَلَيْهِ ۔ ۳۳- باب: کنکریوں پر سجدہ کرنے کے لیے انہیں ٹھنڈا کرنے کا بیان ---------- 664

34- بَابُ التَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ ۔ ۳۴- باب: سجدہ کرنے کے لیے اللہ أکبر کہنے کا بیان - 664

35- بَابُ كَيْفَ يَخِرُّ لِلسُّجُودِ ؟ ۔ ۳۵- باب: سجدے کے لیے (زمین پر) کیسے جھکے؟ ---- 665

36- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُودِ ۔ ۳۶- باب: سجدہ کرتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان --- 666

37- تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ ۔ ۳۷- باب: سجدہ کرتے وقت رفع یدین نہ کرنے کا بیان - 667

38- بَابُ أَوَّلِ مَا يَصِلُ إِلَى الأَرْضِ مِنَ الإِنْسَانِ فِي سُجُودِهِ ۔ ۳۸- باب: سجدے میں سب سے پہلے زمین پر پہنچنے والے انسانی عضو کا بیان ---------- 667

39- بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِي السُّجُودِ ۔ ۳۹- باب: سجدے میں ہاتھوں کو چہرے کے ساتھ زمین پر رکھنے کا بیان ---------- 668

40- بَابٌ عَلَى كَمِ السُّجُودُ ؟ ۔ ۴۰- باب: کتنے اعضا پر سجدہ کرے؟ ---------- 668

41- تَفْسِيرُ ذَلِكَ ۔ ۴۱- باب: اعضا سجود کی تفصیل کا بیان ---------- 669

42- اَلسُّجُودُ عَلَى الْجَبِينِ ۔ ۴۲- باب: پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان ---------- 669

43- اَلسُّجُودُ عَلَى الأَنْفِ ۔ ۴۳- باب: ناک پر سجدہ کرنے کا بیان ---------- 670

44- اَلسُّجُودُ عَلَى الْيَدَيْنِ ۔ ۴۴- باب: دونوں ہاتھ پر سجدہ کرنے کا بیان ---------- 670

45- بَابُ السُّجُودِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ ۔ ۴۵- باب: دونوں گھٹنے پر سجدہ کرنے کا بیان ---------- 671

46- بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ۔ ۴۶- باب: دونوں پیر پر سجدہ کرنے کا بیان ---------- 671

47- بَابُ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ ۔ ۴۷- باب: سجدے میں دونوں پیر کھڑا رکھنے کا بیان ----- 671

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

48- بَابُ فَتْخِ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُودِ
۴۸- باب: سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کو کھلا رکھنے کا بیان - 672

49- بَابُ مَكَانِ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُودِ
۴۹- باب: سجدہ میں دونوں ہاتھ رکھنے کی جگہ کا بیان ---- 672

50- بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُودِ
۵۰- باب: سجدے میں بازوؤں کو زمین پر نہ بچھانے کا بیان ---- 673

51- بَابُ صِفَةِ السُّجُودِ
۵۱- باب: سجدہ کرنے کے طریقے کا بیان ---- 673

52- بَابُ التَّجَافِي فِي السُّجُودِ
۵۲- باب: سجدے میں بازو کو پہلو سے الگ رکھنے کا بیان 674

53- بَابُ الاعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ
۵۳- باب: سجدے میں اپنی ہیئت درمیانی رکھنے کا بیان - 675

54- بَابُ إِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي السُّجُودِ
۵۴- باب: سجدے میں پیٹھ سیدھی رکھنے کا بیان ---- 675

55- بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ
۵۵- باب: کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے ممانعت کا بیان ---- 675

56- بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ فِي السُّجُودِ
۵۶- باب: سجدے میں بال سمیٹنے کی ممانعت کا بیان ---- 676

57- بَابُ مَثَلِ الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ
۵۷- باب: سر میں جوڑا بندھے ہوئے مصلی کی مثال کا بیان ---- 676

58- النَّهْيُ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي السُّجُودِ
۵۸- باب: سجدے میں کپڑا نہ سمیٹنے کا بیان ---- 677

59- بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثِّيَابِ
۵۹- باب: کپڑوں پر سجدہ کرنے کا بیان ---- 677

60- بَابُ الأَمْرِ بِإِتْمَامِ السُّجُودِ
۶۰- باب: اچھی طرح سجدہ کرنے کے حکم کا بیان ---- 677

61- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّجُودِ
۶۱- باب: سجدے میں قرآن پڑھنے سے ممانعت کا بیان - 678

62- بَابُ الأَمْرِ بِالاجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ
۶۲- باب: سجدے میں دعا میں کوشش کرنے کے حکم کا بیان ---- 678

63- بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ
۶۳- باب: سجدے میں دعا کا بیان ---- 679

64- نَوْعٌ آخَرُ
۶۴- باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان ---- 680

65- نَوْعٌ آخَرُ
۶۵- باب: (مذکورہ دعا کی) ایک اور سند کا بیان ---- 680

66- نَوْعٌ آخَرُ
۶۶- باب: سجدہ کی ایک اور دعا کا بیان ---- 681

67- نَوْعٌ آخَرُ
۶۷- باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان ---- 681

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

68- نَوْعٌ آخَر	۶۸۔باب: مذکورہ دعا کی ایک اور سند کا بیان	682
69-نَوْعٌ آخَرُ	۶۹۔باب: مذکورہ دعا کی ایک اور سند کا بیان	682
70-نَوْعٌ آخَرُ	۷۰۔باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان	683
71-نَوْعٌ آخَرُ	۷۱۔باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان	683
72-نَوْعٌ آخَرُ	۷۲۔باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان	684
73-نَوْعٌ آخَرُ	۷۳۔باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان	684
74-نَوْعٌ آخَرُ	۷۴۔باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان	685
75-نَوْعٌ آخَرُ	۷۵۔باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان	686
76- عَدَدُ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُودِ	۷۶۔باب: سجدے میں تسبیح پڑھنے کی تعداد کا بیان	686
77- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُودِ	۷۷۔باب: سجدے میں دعا نہ پڑھنے کی رخصت کا بیان	687
78- أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ -	۷۸۔باب: سجدے میں بندے کا اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہونے کا بیان	688
79- فَضْلُ السُّجُودِ	۷۹۔باب: سجدے کی فضیلت کا بیان	689
80- بَابُ ثَوَابِ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - سَجْدَةً	۸۰۔باب: خالص اللہ کے لیے سجدے کرنے والے کے ثواب کا بیان	689
81- بَابُ مَوْضِعِ السُّجُودِ	۸۱۔باب: سجدے میں اعضا کا وہ حصہ جو زمین پر لگتا ہے	690
82- بَابٌ هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةٌ أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ ؟	۸۲۔باب: کیا جائز ہے کہ ایک سجدہ دوسرے سجدے سے لمبا ہو؟	691
83- بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ	۸۳۔باب: سجدہ سے اٹھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان	691
84- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولَى	۸۴۔باب: پہلے سجدہ سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان	692
85- تَرْكُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ	۸۵۔باب: دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنے کا بیان	692
86- بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ	۸۶۔باب: دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا کا بیان	692

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

87- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ تِلْقَاءَ الْوَجْهِ
۸۷۔باب: دونوں سجدوں کے درمیان چہرے کے سامنے رفع یدین کرنے کا بیان ---------- 693

88- بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ؟
۸۸۔باب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت کا بیان؟ ---------- 694

89- قَدْرُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
۸۹۔باب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار کا بیان ---------- 694

90- بَابُ التَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ
۹۰۔باب: سجدے کے لیے اللہ اکبر کہنے کا بیان ---------- 694

91- بَابُ الاسْتِوَاءِ لِلْجُلُوسِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ
۹۱۔دونوں سجدوں سے اٹھتے وقت بیٹھنے کے لیے سیدھا ہونے کا بیان ---------- 695

92- بَابُ الاعْتِمَادِ عَلَى الأَرْضِ عِنْدَ النُّهُوضِ
۹۲۔باب: اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ ٹیکنے کا بیان ---------- 696

93- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَنِ الأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ
۹۳۔باب: زمین سے ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھانے کا بیان ---------- 696

94- بَابُ التَّكْبِيرِ لِلنُّهُوضِ
۹۴۔باب: اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنے کا بیان ---------- 697

95- بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ لِلتَّشَهُّدِ الأَوَّلِ؟
۹۵۔باب: پہلے تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان؟ ---------- 698

96- بَابُ الاسْتِقْبَالِ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُودِ لِلتَّشَهُّدِ
۹۶۔باب: تشہد میں بیٹھتے وقت پیر کی انگلیوں کے سروں کو قبلہ رخ کرنے کا بیان ---------- 698

97- بَابُ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ الأَوَّلِ
۹۷۔باب: پہلے تشہد کے لیے بیٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان ---------- 698

98- بَابُ مَوْضِعِ الْبَصَرِ فِي التَّشَهُّدِ
۹۸۔باب: تشہد میں نگاہ رکھنے کی جگہ کا بیان ---------- 699

99- بَابُ الإِشَارَةِ بِالأُصْبُعِ فِي التَّشَهُّدِ الأَوَّلِ
۹۹۔باب: پہلے تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان ---------- 700

100- كَيْفَ التَّشَهُّدُ الأَوَّلُ؟
۱۰۰۔باب: پہلے تشہد کی کیفیت کا بیان؟ ---------- 700

101- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ
۱۰۱۔باب: تشہد کی ایک اور قسم کا بیان ---------- 705

102- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ
۱۰۲۔باب: تشہد کی ایک اور قسم کا بیان ---------- 706

103- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ
۱۰۳۔باب: ایک اور تشہد کا بیان ---------- 706

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

104 - نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ
۱۰۴۔باب: ایک اور طرح کے تشہد کا بیان ------------ 707

105۔ بَابُ التَّخْفِيفِ فِي التَّشَهُّدِ الأَوَّلِ
۱۰۵۔باب: پہلے قعدے کو ہلکا کرنے کا بیان ----------- 708

106۔ بَابُ تَرْكِ التَّشَهُّدِ الأَوَّلِ
۱۰۶۔باب: پہلا تشہد بھول کر چھوڑ دینے کا بیان -------- 708

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قارئینِ کرام کی خدمت میں کتبِ احادیث میں سے ایک اہم ترین کتاب سنن نسائی اردو ترجمہ وتخریج اور فوائد کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔قبل ازیں ہم اسی سلسلے کی ایک کڑی سنن ترمذی مع ترجمہ وفوائد شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ آنے والے دِنوں میں احادیث کی دیگر امہات الکتب کی بھی اردو میں اشاعت جلد متوقع ہے۔نسأل اللّٰہ التوفیق والسداد.

سنن نسائی احادیث کے بنیادی مصادر میں سے ایک اہم ترین کتاب ہے،جس کو امتِ مسلمہ میں بڑی قبولیت حاصل ہے اور عامۂ مسلمین میں یہ کتاب متداول ہے،اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب احادیث کی اُن چھے معروف کتب میں شامل ہے،جن کو عموماً ہمارے ہاں صحاحِ ستہ کہا جاتا ہے۔

اس مبارک سلسلے کی ایک کڑی امام نسائی ؒ کی زیرِ نظر یہ کتاب سنن نسائی ہے،جس میں انتہائی آسان اور خوبصورت پیرائے میں احادیثِ نبویہ کی جمع وتدوین کا اہتمام کیا گیا ہے،چناں چہ امام نسائی ؒ نے اس تالیف میں عقائد،عبادات اور معاملات سے متعلق احادیثِ نبویہ کا عظیم الشان ذخیرہ جمع کیا اور اسے فقہی ترتیب سے مدون کیا ہے، تاکہ دینِ اسلام کی تعلیمات اور مسائل پر عمل کرنا بہ آسانی ممکن ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس عمل کو اپنی رضا کے لیے خالص بنائے اور اس سلسلے میں کسی بھی طرح سے حصہ لینے والے تمام معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کے لیے اسے ذخیرۂ اخروی اور نجات کا سبب بنائے۔

آمین یارب العالمین

والسلام

ابو میمون حافظ عابد الٰہی

مدیر مکتبہ بیت السلام

لاہور۔الریاض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلاة والسلام علی سید الرسل و خاتم النبیین، وعلیٰ آله وصحبه ومن تبعهم باحسان اِلی یوم الدین. أما بعد!

ذخیرۂ کتبِ احادیث میں ایک بنیادی اور نہایت اہم کتاب ''شیخ الاسلام، الامام الحافظ الثبت، ناقد الحدیث ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی سنان بن بحر الخراسانی النسائی رحمہ اللہ '' کی ''السنن'' ہے۔ جس کا شمار حدیث کی امہات الکتب میں ہوتا ہے۔

❁ حافظ ابوعبداللہ محمد بن عمر بن محمد بن عمر بن رُشید الفہری المالکی (المتوفی ۷۲۱ھ) نے فرمایا ہے:

''کتاب النسائي أبدع الکتب المصنفة في السنن تصنیفًا، و أحسنها ترصیفًا، وکان کتابه جامعًا بین طریقي البخاري و مسلم مع حظ کثیر من بیان العلل''[1]

''امام نسائی کی کتاب، السنن میں جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں، ان سب میں تصنیف کے اعتبار سے سب سے اچھی اور ترتیب کے لحاظ سے بہترین ہے۔ ان کی کتاب بخاری اور مسلم، دونوں کے طریقوں کی جامع ہے، اس کے علاوہ عللِ حدیث کا بھی بہت سا حصہ اس میں بیان ہوا ہے۔''

❁ بلکہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ابوبکر محمد بن معاویۃ ابن الاحمر الاندلسی رحمہ اللہ کے بعض مکی شیوخ سے نقل کیا ہے: ''إنه أشرف المصنفات کلها، وما وضع في الإسلام مثله''[2] یعنی ''یہ تمام کتابوں سے زیادہ شرف وفضل کی حامل ہے اور اسلام میں اس جیسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔'' شیخ ابن الاحمر کے یہ مکی شیخ غالباً شیخ عبدالرحیم المکی ہیں، جیسا کہ فہرست ابن خیر (ص:۹۷) سے معلوم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم

اس سے امام نسائی کی السنن کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

❁ امام نسائی کی ''السنن'' پر خطیب بغدادی، ابو طاہر سلفی، ابوعلی النیسابوری، ابواحمد ابن عدی، ابوالحسن الدارقطنی، ابن مندہ، عبدالغنی بن سعید، ابویعلی الخلیلی، ابوعبداللہ الحاکم وغیرہ نے ''الصحیح'' کا اطلاق کیا ہے۔[3]

❁ امام دارقطنی سے علی بن الحسین القاضی کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: ''حدث عنه أبوعبدالرحمن

[1] النکت لابن حجر (۱/ ۴۸۴) مقدمة زهر الربیٰ علی المجتبیٰ للسیوطي (ص: ۱۰۱)
[2] فتح المغیث (۱/ ۱۰۱) [3] النکت (۱/ ۴۸۱) مقدمة زهر الربیٰ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النسائي في الصحيح" کہ اس سے امام نسائی نے "الصحیح" میں روایت لی ہے۔ ❶

❀ اسی طرح جعفر بن سلیمان الضبعی کی سند سے ایک روایت: ((ما تريدون من علي، علي مني و أنا منه)) ذکر کر کے امام ابن عدی فرماتے ہیں: "قد أدخله أبو عبد الرحمن النسائي في صحاحه" کہ اسے امام نسائی نے اپنی "الصحیح" میں داخل کیا ہے۔ ❷ یہ روایت امام نسائی کی "السنن الکبریٰ" (۵/ ۱۳۲) میں خصائص علی رضی اللہ عنہ کے تحت ہے۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات اسی "السنن الکبریٰ" پر "الصحیح" کا اطلاق کرتے ہیں۔

❀ بلکہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ یحییٰ بن ابی کثیر کے ترجمے میں لکھتے ہیں: "روايته عن أنس في صحيح النسائي" کہ ان کی حضرت انس سے روایت "صحيح النسائي" میں ہے۔ ❸ حضرت انس سے ان کی یہ روایت "السنن الکبریٰ" میں ہے اور صرف یہی ایک روایت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے "تحفة الأشراف مع النكت الظراف" (۱/ ۴۳۱) ملاحظہ ہو۔

❀ حافظ ابو یعلی الخلیلی کے الفاظ ہیں: "أبا بكر السني وسمع منه صحيح أبي عبد الرحمن النسائي" کہ عبداللہ بن عمر بن زاذان نے دینور میں ابوبکر السنی سے صحیح النسائی کا سماع کیا۔ ❹

❀ حتی کہ بعض مغاربہ نے تو امام نسائی کی "السنن" کو صحیح بخاری پر فضیلت دی ہے۔ چنانچہ حافظ سخاوی نے لکھا ہے: "صرح بعض المغاربة بتفضيل كتاب النسائي على صحيح البخاري" ❺

مگر سنن نسائی کی یہ ترجیح صحت کے اعتبار سے قطعاً نہیں، بلکہ صحیحین پر ایک اعتراض کے تناظر میں ہے، جیسا کہ فتح المغیث میں پوری بحث سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ اور اسی قسم کے دیگر اقوال کے برعکس خود امام نسائی کا تبصرہ یہ ہے: "ما في هذه الكتب كلها أجود من كتاب محمد بن إسماعيل" ❻ کہ "ان تمام کتابوں میں کوئی کتاب امام محمد بن اسماعیل بخاری کی کتاب سے بہتر نہیں ہے۔"

امام نسائی کی "السنن" دراصل "السنن الکبریٰ" ہے، جو (۱۱۹۴۹) احادیث پر مشتمل ہے۔ جبکہ "السنن الصغریٰ"، جو "المجتبیٰ" کے نام سے بھی معروف ہے، اس میں کل (۵۷۶۱) احادیث پائی جاتی ہیں۔

❀ یہ "المجتبیٰ" یعنی اختصار و انتخاب کس کا ہے؟ اس بارے میں دو آرا ہیں:

① ایک یہ کہ یہ خود امام نسائی کا اختصار ہے۔ جیسا کہ ابن خیر الاشبیلی نے فہرست (ص: ۹۷) میں امام ابو علی الغسانی (المتوفی ۴۹۸ھ) سے نقل کیا ہے کہ امام نسائی نے اس کا اختصار بعض امراء کے کہنے پر کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں: "اختصره من كتابه الكبير المصنف، وذلك أن بعض الأمراء سأله عن كتابه في السنن:

---

❶ تاريخ بغداد (۷/ ۳۰۳، ۱۱/ ۳۹۷) ❷ الكامل (۳/ ۹۸) ميزان الاعتدال (۱/ ۴۱۰)
❸ التذكرة (۱/ ۱۲۸) ❹ الإرشاد (۲/ ۷۶۸) الثقات لقاسم بن قطلوبغا (۶/ ۷۷)
❺ فتح المغيث (۱/ ۳۴) ❻ مقدمة فتح الباري (ص: ۱۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أكله صحيح؟ فقال: لا. قال: فاكتب لنا الصحيح منه مجوداً. فصنع المجتبىٰ، فهو المجتبىٰ من السنن، ترك كل حديث أورده في السنن مما تكلم في إسناده بالتعليل" ❶

بالکل یہی بات شیخ فاروق حمادہ نے "عمل اليوم والليلة" کے مقدمے میں "المجتبىٰ" کے ایک خطی نسخے کے حوالے سے لکھی ہے، جس میں ۵۳۰، ۵۶۱ھ کے سماعات کا ذکر ہے اور وہ حافظ ابو اسحاق ابراہیم بن سعید تجیبی (التوفی ۴۸۲ھ) سے منقول ہے۔

بلاشبہ "المجتبىٰ" کے بارے میں عمومی تاثر یہی ہے کہ یہ امام نسائی کا اختصار ہے۔ کتبِ مشیخات میں بھی عموماً اس کا انتساب امام نسائی کی طرف ہے۔ یہی رائے امام ابویعلی الخلیلی کی اور جامع الاصول میں امام ابن اثیر کی ہے۔ حافظ ابن کثیر، علامہ العراقی، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔ مگر جو بات حافظ ابوعلی الغسانی نے فرمائی ہے کہ المجتبیٰ میں امام نسائی نے "ان روایات کو نظر انداز کر دیا ہے جن کی اسانید معلول ہیں۔" بالکل درست نہیں، کیونکہ اس میں معلول روایات بھی موجود ہیں اور خود امام نسائی نے ان کی اسانید پر کلام کیا ہے۔ ان کے علاوہ اس میں مجہول، ضعیف حتیٰ کہ متروک راویوں سے بھی روایات مروی ہیں۔

چنانچہ عبدالرحمٰن بن یزید الدمشقی سے انھوں نے روایت لی ہے اور اسے خود انھوں نے "متروك الحديث" بھی کہا ہے۔ حافظ ذہبی فرماتے ہیں: "هذا عجيب، إذ يروي له، ويقول: متروك" ❷

حارث بن عمیر کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں: "أنا أتعجب كيف خرج له النسائي!" ❸ اسی طرح کتاب میں سلیمان بن ارقم، عبدالکریم بن ابی المخارق، اسماعیل بن ابی ادریس، اشعث بن سوار، نضر بن کثیر بصری، بریدة بن سفیان، ربیعہ بن سیف، مصعب بن شیبہ وغیرہ جیسے ضعیف، متروک اور مجہول راویوں سے بھی روایت پائی جاتی ہے۔

اسی بنا پر حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"فإن فيه رجالاً مجهولين إما عيناً أو حالا، و فيهم المجروح، وفيه أحاديث ضعيفة معللة و منكرة" ❹

"اس میں مجہول العین، مجہول الحال، مجروح راوی ہیں اور اس میں ضعیف، معلول اور منکر احادیث بھی ہیں۔"

بلکہ حافظ ابوعلی الغسانی رحمہ اللہ نے اس کے علاوہ یہ جو فرمایا ہے: "كتاب الإيمان والصلح ليسا من المصنف، إنما هما من المجتبىٰ" (فہرست ابن خیر) کہ کتاب الایمان اور کتاب الصلح یہ المصنف، یعنی السنن الکبریٰ میں نہیں، یہ دونوں المجتبیٰ کا حصہ ہیں، یہ بھی عجیب ہے۔ بلاشبہ "كتاب الإيمان" کا ذکر "السنن الكبرىٰ" میں نہیں صرف "السنن الصغرىٰ" یعنی "المجتبىٰ" میں ہے، مگر "كتاب الصلح" کا کہیں ذکر "المجتبىٰ"

❶ فهرست (ص: ٩٧)
❷ ميزان الاعتدال (٢/ ٥٩٨)
❸ المغني (١/ ١٤٣)
❹ اختصار علوم الحديث (ص: ٤١)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں ملتا اور نہ علامہ المزی ہی نے "تحفة الأشراف" میں کہیں اس کا ذکر کیا ہے۔ و اللہ أعلم

تاہم "المجتبیٰ" کی ترتیب اور اس کا اسلوب اس بات کا مشعر ہے کہ یہ اختصار امام نسائی کا ہے۔ "السنن الکبریٰ" کا آغاز "کتاب الطهارة، باب وضوء النائم إذا قام إلى الصلاة" سے ہوتا ہے، جبکہ "المجتبیٰ" میں کتاب اور باب کا عنوان نہیں، بلکہ اس کا عنوان: "تأويل قوله عزوجل: إذا قمتم إلى الصلاة فاغسلوا وجوهكم و أيديكم إلى المرافق" ہے۔ بلکہ "المجتبیٰ" کی سند و متن میں بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جو "السنن الکبریٰ" میں نہیں۔ چنانچہ "المجتبیٰ" (رقم: ٣٦٣) میں "عروة عن عائشة" کی حدیث: "أن فاطمة بنت أبي حبيش كانت تستحاض... الخ" کے بعد امام نسائی کا کلام ہے:

"قال أبو عبد الرحمن: قد روى هذا الحديث غير واحد، ولم يذكر أحد منهم ما ذكر ابن أبي عدي. و اللہ أعلم"

یہی روایت "السنن الکبریٰ" (رقم: ٢١٦) میں موجود ہے، مگر امام نسائی کا کلام اس میں نہیں ہے، بلکہ اسی روایت کا اشارہ علامہ المزی نے "تحفة الأشراف" (١٦٦٢٦) میں کیا ہے، مگر وہاں بھی امام نسائی کا کلام نہیں ہے۔

"السنن الصغرى" کے باب "ذكر الأقراء" کے تحت چار احادیث ہیں، جبکہ "السنن الکبریٰ" میں اسی عنوان کے تحت صرف دو احادیث ہیں۔ "السنن الصغرى" میں پہلی حدیث "الربیع بن سلیمان" سے، دوسری موسیٰ سے، تیسری عیسیٰ بن حماد سے اور چوتھی اسحاق بن ابراہیم سے ہے، جبکہ "السنن الکبریٰ" میں (۲۱۳، ۲۱۴) صرف محمد بن المثنی اور عیسیٰ بن حماد سے ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ "المجتبیٰ" (رقم: ٣٥٧) کے اکثر نسخوں میں یہاں اسی طرح "أخبرنا موسیٰ" ہے، لیکن صحیح "أبو موسیٰ" ہے۔ بعض ہندی نسخوں میں بھی "أبو موسیٰ" ہے، لیکن نسخے کی علامت ذکر کر کے "موسیٰ" بھی حاشیے میں لکھا گیا ہے۔ ابوموسیٰ، یہ محمد بن مثنی کی کنیت ہے۔

اسی طرح "المجتبیٰ" (رقم: ٢٠) میں "النهي عن استقبال القبلة" کے تحت ہے:

"أخبرنا محمد بن سلمة و الحارث بن مسكين قراء ة عليه و أنا أسمع، واللفظ له، عن ابن القاسم... الخ"

مگر یہ روایت بھی "السنن الکبریٰ" میں نہیں ہے۔ یہ اور اسی نوعیت کی "المجتبیٰ" میں دیگر روایات و زیادات اس بات کی مشعر ہیں کہ یہ امام نسائی ہی کا اختصار ہے۔ مولانا عبدالصمد شرف الدین مرحوم، جن کی تصحیح و تعلیق سے "تحفة الأشراف" پہلی بار زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی، انھوں نے بھی فرمایا ہے:

"بل نجد في الصغرىٰ ما ليس في الكبرىٰ، كما صرح بذلك النسائي في عدة تراجم الصغرىٰ، كما بوب بقوله: ما جاء في كتاب القصاص من المجتبىٰ مما ليس في

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السنن" ❶

یعنی مولانا شمس الحق عظیم آبادی کا یہ فرمانا کہ جو روایت "السنن الصغریٰ" میں ہے، وہ لا محالہ "السنن الکبریٰ" میں بھی ہے، یہ علی الاطلاق صحیح نہیں، بلکہ ہم "السنن الصغریٰ" میں ایسی روایات پاتے ہیں جو "السنن الکبریٰ" میں نہیں ہیں، جیسا کہ خود امام نسائی نے "السنن الصغریٰ" کے متعدد تراجم میں فرمایا ہے۔ چنانچہ "السنن الصغریٰ" میں یہ باب ہے: "كتاب القصاص من المجتبى مما ليس في السنن" یعنی یہ کتاب القصاص، المجتبیٰ میں ہے، لیکن السنن الکبریٰ میں نہیں۔ یہ عنوان کتاب القسامہ کے آخر میں ہے اور اس کے تحت سات (۷) احادیث ذکر ہوئی ہیں۔

بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ "كتاب الزينة من السنن" پھر اس کے بعد ہے: "كتاب الزينة من المجتبى" اور ان میں تکرار بھی پایا جاتا ہے۔ اسی طرح "البيعة من المجتبىٰ" "كتاب المياه من المجتبىٰ"، "كتاب الغسل والتيمم من المجتبى" کے عناوین سے پتا چلتا ہے کہ "المجتبیٰ" میں "السنن الکبریٰ" سے زائد روایات ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ اضافے امام نسائی ہی کے ہو سکتے ہیں۔

② اس کے برعکس دوسری رائے علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی ہے، جو فرماتے ہیں کہ "المجتبیٰ" امام نسائی کے تلمیذ امام ابن السنی کا اختصار ہے اور وہ اس کے راوی بھی ہیں، اور امام ابن اثیر وغیرہ نے جو فرمایا ہے کہ ایک حاکم وقت کی تمنا پر انھوں نے "المجتبیٰ" کے نام سے صحیح احادیث کا انتخاب کیا ہے، اس کے متعلق حافظ ذہبی فرماتے ہیں: "هذا لم يصح، بل المجتبىٰ اختيار ابن السني" ❷ کہ یہ صحیح نہیں، بلکہ "المجتبیٰ" ابن السنی کا انتخاب ہے۔
یہی رائے ابن ناصر الدین الدمشقی اور تاج الدین السبکی کی ہے۔ لیکن حافظ ابن حجر نے امام نسائی کے شاگرد محمد بن معاویہ ابن الاحمر راوی السنن الکبریٰ سے نقل کیا ہے کہ امام نسائی نے فرمایا:

"كتاب السنن كله صحيح، و بعضه معلول إلّا أنه لم يبين علته، والمنتخب منه المسمى بالمجتبىٰ صحيح كله" ❸

"کتاب السنن تمام تر صحیح ہے اور بعض اس کی روایات معلول ہیں، مگر اس کی علت بیان نہیں کی، البتہ اس کا انتخاب، جس کا نام "المجتبیٰ" ہے، سب صحیح ہے۔"

کیا "المجتبیٰ" میں تمام احادیث صحیح ہیں اور اُن کی پوزیشن کیسی ہے؟ اس سے قطع نظر ابن الاحمر کے اس بیان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ "المجتبیٰ" امام نسائی کا انتخاب ہے۔ صحت کے اس دعوے کو اکثر و بیشتر روایات پر محمول کیا جائے اور ان روایات کو بھی اس سے خارج سمجھا جائے جن پر خود امام نسائی نے کلام کیا یا انہیں معلول قرار دیا ہے، تب یہ

❶ مقدمة تحفة الأشراف (۱/ ۱۸) ❷ سير أعلام النبلاء (۱٤/ ۱۳۱) ❸ النكت (۱/ ٤٨٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات درست ہو سکتی ہے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے:

"وفي الجملة فكتاب النسائي أقل الكتب بعد الصحيحين حديثا ضعيفا و رجلاً مجروحًا" ❶

خلاصہ کلام یہ کہ تمام کتابوں میں امام نسائی کی کتاب صحیحین کے بعد سب سے کم ضعیف احادیث اور مجروح راویوں پر مشتمل ہے۔

اور یہی صحیح ہے کہ "المجتبیٰ" امام نسائی ہی کا انتخاب ہے۔ "المجتبیٰ" اور "السنن الکبریٰ" میں بعض مقامات پر جو فرق محسوس ہوتا ہے، اسے دونوں کے نسخوں کا اختلاف کہا جا سکتا ہے، مگر "المجتبیٰ" میں "السنن الکبریٰ" سے اضافہ اس بات کا قرینہ قویہ ہے کہ یہ امام نسائی ہی کی طرف سے ہے۔ "المجتبیٰ" میں امام ابن السنی سے جو بعض وضاحتوں کا ذکر ہے، جیسے حدیث (رقم: ۱۳۵، ۱۵۴۲، ۵۵۴۲) میں ہے تو یہ راویٔ کتاب کی وضاحت ہے، جیسے دیگر کتب میں بھی راویٔ کتاب کی طرف سے بعض وضاحتی اُمور منقول ہیں۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ اختصار ہی امام ابن السنی کا ہے۔

"المجتبیٰ" کی "كتاب الطلاق، باب ما جاء في الخلع" میں حدیث (۳۴۹۱) کے تحت منقول ہے:

"قال الحسن: لم أسمعه من غير أبي هريرة. قال أبو عبد الرحمن: الحسن لم يسمع من أبي هريرة شيئا"

"السنن الکبریٰ" کے "باب الخلع" میں اسی روایت (۵۶۲۶) کے تحت یہ کلام صرف اس قدر ہے:

"قال الحسن: لم أسمعه من أحد غير أبي هريرة"

ملاحظہ فرمائیے! امام نسائی کا تبصرہ حضرت حسن بصری کے قول کے بالکل منافی ہے۔ مگر امر واقع اس کے بالکل برعکس ہے۔ علامہ المزی نے یہی حدیث نقل کرنے کے بعد امام نسائی کا قول یوں نقل کیا ہے:

"قال النسائي: الحسن لم يسمع من أبي هريرة شيئًا، ومع هذا أنّي لم أسمع هذا إلا من حديث أبي هريرة" ❷

اس سے دونوں اقوال میں کوئی مخالفت نہیں رہتی اور حضرت حسن کے حضرت ابوہریرہ سے سماع کی جو بات اسی حوالے سے حافظ ابن حجر نے "تہذیب" (۲/ ۲۶۹، ۲۷۰) اور "فتح الباری" (۹/ ۳۵۴) میں اور شیخ احمد شاکر نے حاشیہ مسند احمد (۱۲/ ۱۰۷ تا ۱۲۲) میں فرمائی ہے، محلِ نظر قرار پاتی ہے۔

اسی طرح "السنن الصغریٰ" کے اکثر نسخوں میں حدیث (۳۹۵۳) کی سند یوں ہے:

"أخبرنا عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن قال: ثنا ابن المسور قال: ثنا سفيان بن عيينة"

---

❶ النكت (۱/ ٤٨٤)
❷ تحفة الأشراف (۹/ ۳۱۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی روایت "السنن الکبریٰ" (رقم: ٤٦٣٦) میں ہے، مگر اس میں "قال: ثنا ابن المسور" نہیں ہے اور "المجتبیٰ" میں جو اضافہ ہے، وہ بہر حال غلط ہے۔ یہ دراصل "عبد اللّٰه بن محمد بن عبد الرحمن بن المسور" ہے۔ ممکن ہے امام نسائی نے عبداللہ بن محمد کی تعیین "هو ابن المسور" سے کی ہو، مگر ناسخ نے اس کے بجائے "قال: ثنا ابن المسور" کردیا ہو۔[1] نیز تہذیب ابن حجر (٦/ ١١) سے بھی اس کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ امام ابن عیینہ سے "ابن المسور" نہیں، بلکہ "عبد اللّٰه بن محمد بن عبد الرحمن بن المسور" روایت کرتے ہیں۔

"المجتبیٰ" میں مذکورۃ الصدر روایت سے پہلے حدیث (٣٩٥٢) کی سند یوں ہے:

"محمد بن عامر قال: ثنا شريح قال: ثنا محمد بن سليم"

یہی روایت "السنن الکبریٰ" (رقم: ٤٦٣٥) میں ہے، وہاں بھی اصل نسخے میں تو اسی طرح "قال: حدثنا سريح" ہے، مگر محقق نے "تحفة الأشراف" کے حوالے سے اس کی تصحیح "سريج" سے کردی ہے، بلکہ "تحفة الأشراف" (٢/ ٢٦٢) میں علامہ المزی نے وضاحت کردی ہے کہ وہ "سريج بن نعمان" ہے۔

"المجتبیٰ" ہی کی ایک اور روایت دیکھیے۔ "كتاب الزينة" میں "باب لبس خاتم صفر" کی حدیث (٥٢٠٩) کی سند اکثر نسخوں میں یوں ہے:

"أخبرنا علي بن محمد بن علي المصيصي قال: ثنا داود بن منصور من أهل الثغر ثقة قال: ثنا ليث بن سعد عن عمرو بن الحارث عن بكر بن سوادة عن أبي البختري عن أبي سعيد"

لیکن یہاں "عن أبي البختري" بالکل درست نہیں۔ یہی روایت "السنن الکبریٰ" (رقم: ٩٤٦١) میں اسی باب کے تحت ہے، لیکن وہاں اس کے بجائے "عن أبي النجيب" ہے، بلکہ "تحفة الأشراف" (٣/ ٥١٠) میں محقق نے اشارہ فرمایا ہے: "ووقع في المتون المطبوعة: أبا البختري، بدل: أبي النجيب" بلکہ ابوالبختری سعید بن فیروز کا تو ابوسعید سے سماع بھی نہیں ہے، جیسا کہ امام ابوداود اور امام ابوحاتم نے کہا ہے۔[2] یہ روایت مسند احمد (٣/ ١٤) اور "الأدب المفرد" میں بھی "ابوالنجیب" ہی سے مروی ہے۔

"المجتبیٰ" کا ایک مقام اور ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ "ثواب من قام رمضان" کے تحت حدیث (٢١٩٤) "محمد بن جبلة قال: حدثنا المعافیٰ" کی سند سے منقول ہے۔ یہی روایت اسی سند سے "السنن الکبریٰ" میں دو مقامات (رقم: ٢٥١٣، ٣٤١٢) پر ہے اور دوسرے مقام پر امام نسائی نے فرمایا ہے:

"قال أبو عبد الرحمن: إسحاق بن راشد ليس بالقوي في الزهري، و موسىٰ بن أعين ثقة"

علامہ المزی نے یہی روایت "تحفة الأشراف" (١٢/ ٢٨) میں ذکر کی ہے، مگر اس میں امام نسائی کا کلام

---

[1] التهذيب للمزي (١٠/ ٥٠٣) [2] تهذيب (٤/ ٧٣)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں درج ہے:

"و كلها عندي خطأ، و ينبغي أن يكون: "وكان يرغبهم" من كلام الزهري، ليس عن عروة عن عائشة، و إسحاق بن راشد ليس في الزهري بذاك القوي، وموسىٰ بن أعين ثقة" ❶

یہ اختلاف "السنن الكبرىٰ" کے نسخوں میں اختلاف کے باعث ہوسکتا ہے، مگر "المجتبىٰ" میں یہ کلام مطلقاً نہیں ہے۔

یہ اور اسی نوعیت کا "المجتبىٰ" اور "السنن الكبرىٰ" میں اختلاف اس بات کا مشعر ہے کہ یہ تصرفات امام نسائی ہی کے ہیں۔ ضمناً بعض جگہ "المجتبىٰ" میں جو تصحیفات واقع ہوئی ہیں، ان کا اشارہ بھی ہم نے استفادے کے طور پر کر دیا ہے اور اس قسم کی اور بھی تصحیفات "المجتبىٰ" میں پائی جاتی ہیں، مگر مقصد یہاں استیعاب نہیں۔ تاہم اسی حوالے سے یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ "المجتبىٰ" کے "كتاب النكاح" کے "الحث على النكاح" کے تحت حدیث (رقم: ۳۲۰۸) ہے، جو "يونس عن أبي معشر عن إبراهيم" کی سند سے مروی ہے۔ اس کے الفاظ ہیں:

"فقال عثمان: خرج رسول اللهﷺ على يعني فتية. قال أبو عبد الرحمن: فلم أفهم: فتية، كما أردت... الخ"

یہ روایت اسی سند سے "السنن الكبرىٰ" میں دو مقامات (رقم: ۲۵۶۳، ۵۲۹۶) پر ہے، مگر دونوں مقامات پر وہ الفاظ نہیں، جو "المجتبىٰ" میں امام نسائی نے فرمائے ہیں۔ البتہ حدیث (رقم: ۲۵۶۳) کے تحت "أبو معشر" راوی کی وضاحت ہے کہ اس کا نام زیاد بن کلیب ہے، جو ابراہیم کا شاگرد ہے اور ثقہ ہے۔ دوسرا ابو معشر المدنی نجیح ہے اور وہ ضعیف ہے اور مختلط بھی ہے، نیز وہ مناکیر روایت کرتا ہے، پھر اس کی دو منکر روایات ذکر کی ہیں۔ ❷

غور فرمائیے! "المجتبىٰ" میں جو الفاظ امام نسائی کے ہیں، وہ "السنن الكبرىٰ" میں نہیں اور جو کچھ "السنن الكبرىٰ" میں ہے، وہ "المجتبىٰ" میں نہیں۔ علامہ المزی نے "تحفة الأشراف" (۷/ ۲٦۵، رقم: ۹۸۳۲) میں یہ روایت ذکر کی ہے، مگر امام نسائی کا مطلقاً کوئی کلام ذکر نہیں کیا۔

امام صاحب نے "المجتبىٰ" میں فرمایا ہے: "فتية" کا لفظ حسبِ منشا میں سمجھ نہیں سکا۔ شارح النسائی مولانا عطاء اللہ حنیف محدث بھوجیانی رحمہ اللہ نے اس کی وضاحت کر دی ہے، تاہم اس سے امام نسائی کی تمام تر عظمتوں کے باوجود اُن کے دیانت، تواضع وانکساری اور تقویٰ کا پتا چلتا ہے۔

✿ امام نسائی ایک بلند پایہ محدث ہی نہیں بہت بڑے فقیہ بھی تھے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے:

"فأما كلام أبي عبد الرحمن على فقه الحديث فأكثر من أن يذكر في هذا الموضع، ومن نظر في كتاب السنن له، تحير في حسن كلامه" ❸

❶ تحفة الأشراف (رقم: ۱٦٤۱۱) ❷ السنن الكبرىٰ (۳/ ۱٤۰)
❸ معرفة علوم الحديث (ص: ۸۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ امام نسائی حدیث کے ایک ایک جزو پر عنوان قائم کر کے مسئلے کی وضاحت کرتے ہیں اور ایک ترتیب کے ساتھ مسائل کی وضاحت کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ مسائل طہارت، نماز اور دیگر عبادات کے ہوں یا بیع وشرا اور معاملات کے ہوں، بلکہ بعض دفعہ مسئلے کی وضاحت کے لیے جچا تُلا تبصرہ بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ شربِ خمر کے حوالے سے "تحریم کل شراب أسکر کثیرہ" کے عنوان کے تحت احادیث ذکر کر کے فرماتے ہیں:

"قال أبو عبد الرحمن: و في هذا دليل على تحريم المسكر، قليله و كثيره، و ليس كما يقول المخادعون لأنفسهم بتحريمهم آخر الشربة، و تحليلهم ما تقدمها الذي يشرب في الفرَق قبلها، و لا خلاف بين أهل العلم أن السكر بكليته لا يحدث على الشربة الآخرة دون الأولىٰ، و الثانية بعدها، و بالله التوفيق" ❶

یعنی امام ابوعبدالرحمٰن نسائی فرماتے ہیں: اس میں دلیل ہے کہ نشہ آور چیز کا قلیل وکثیر حرام ہے، یوں نہیں جیسے اپنے آپ کو دھوکا دینے والے کہتے ہیں کہ آخری گھونٹ حرام ہے جس سے نشہ ہو اور اس سے پہلے جو اس حصے سے اس نے پیا ہے، وہ حلال ہے۔ اہلِ علم کے مابین کوئی اختلاف نہیں کہ تمام تر نشہ صرف آخری گھونٹ سے نہیں ہوتا، پہلے اور دوسرے یا اس کے بعد گھونٹ سے بھی ہوتا ہے۔

اسی طرح نبیذ جس میں سکر پیدا ہو جائے، اس کے بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے آثار نقل کرنے کے بعد امام عبداللہ بن مبارک سے ذکر کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: "ما وجدت الرخصة في المسكر عن أحد صحيحًا إلّا عن إبراهيم" ❷ کہ "نشہ آور کی رخصت ابراہیم نخعی کے علاوہ میں نے کسی سے نہیں پائی۔" اس کے ساتھ ہی انھوں نے ابواسامہ سے امام عبداللہ بن مبارک کے بارے میں یہ نقل کیا ہے:

"ما رأيت رجلاً أطلب للعلم من عبد الله بن المبارك، الشامات و مصر و اليمن و الحجاز"

"میں نے طلبِ علم میں بلادِ شام، مصر، یمن، حجاز میں عبداللہ بن مبارک سے بڑا کوئی نہیں دیکھا۔"

اس سے انھوں نے اشارہ کیا ہے کہ امام ابن مبارک نے جو پہلی بات فرمائی ہے کہ کوفہ میں سب سے پہلے ابراہیم نخعی نے یہ فتویٰ دیا ہے، یہ حقیقت پر مبنی ہے۔ بلادِ اسلامیہ میں کہیں بھی کوئی ان کا ہم نوا نہیں۔ امام ابراہیم نخعی کا یہ فتویٰ امام محمد بن حسن شیبانی نے ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

"ما أسكره كثير فقليله حرام، خطأ من الناس، إنما أراد: و السكر حرام من كل شراب. قال محمد: هو قال أبي حنيفة رحمه الله" ❸

امام نسائی بسا اوقات ایک ایسی حدیث پر بھی عنوان قائم کرتے ہیں جو اُن کے نزدیک ضعیف ہوتی ہے۔ جس سے غالباً ان کا مقصد اس حدیث سے استدلال کرنے والوں کے موقف کی کمزوری کا اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً چور کا ہاتھ کاٹ کے

---

❶ بعد رقم (٥٦١٣) ❷ رقم (٥٧٥٤) ❸ كتاب الآثار (رقم: ٨٤٣)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے گلے میں لٹکانے کے بارے میں حدیث نقل کرکے فرماتے ہیں: "قال أبو عبد الرحمن: الحجاج بن أرطاة ضعيف، و لا يحتج بحديثه"❶ کہ "حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے، اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔" اس قسم کی ان کی تصریحات سے ان کی فقہی آرا کا اندازہ بھی ہوسکتا ہے۔

اسی عظیم القدر کتاب کا سلیس رواں اُردو ترجمہ اور اس کے مختصر فوائد و تخریج کی اشاعت کا سہرا علم دوست گھرانے کے سپوت محترم جناب حافظ عابد الٰہی حفظہ اللہ (مدیر: مکتبہ بیت السلام لاہور و الریاض) کے سر ہے۔ قبل ازیں وہ اسی سلسلے میں جامع ترمذی کا ترجمہ مع تخریج و فوائد بھی شائع کر چکے ہیں اور دیگر اُمہات کتبِ احادیث کے تراجم بھی شائع کرنے کا ارادہ کیے ہوئے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کی ان خدماتِ جلیلہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور انھیں خدام حدیث کی صف میں شامل فرمائے اور جویندگانِ راہِ حق کو اس سلسلے سے مستفید ہونے اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق بخشے۔

ناسپاسی ہوگی اگر ہم یہاں عالم اسلام کی عظیم علمی شخصیت فضیلۃ الدکتور الشیخ عبدالرحمٰن بن عبدالجبار فریوائی (استاذ حدیث جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض) کا شکریہ ادا نہ کریں، جنھوں نے اپنے رفقاء کے ساتھ نئی دہلی ہند میں "دارالدعوۃ" کے نام سے ۱۹۹۷ء میں ایک ادارے کی بنیاد رکھی اور اس کے تحت قرآنِ مجید کی تفسیر و تفہیم کے ساتھ ساتھ "حدیث انسائیکلو پیڈیا اُردو" کی تدوین و اشاعت کا پروگرام بنایا۔ قبل ازیں سنن ابی داود اور سنن ترمذی ان کی زیرِ نگرانی اور انھی کے تفصیلی مقدمے سے زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔

یہاں پاکستان میں انھی کی ترجمانی میں اس مشن کو متعارف کرانے اور عامۃ الناس کے ہاتھوں اس علمی ورثے کو منتقل کرنے کی کوشش ہمارے بھائی مولانا حافظ عابد الٰہی حفظہ اللہ فرما رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کی خدماتِ جلیلہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اُن کے اور اُن کے پورے گھرانے بلکہ خاندان کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

خادم العلم والعلماء

ارشاد الحق اثری

۱۹/رجب المرجب ۱۴۳۷ھ = ۲۰۱۶/۴/۲۷ء

---

❶ رقم (٤٩٨٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالجبار الفریوائی

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على رسوله الكريم ، أما بعد!

فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم ، بسم الله الرحمن الرحيم: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ، خَلَقَ الإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ ، الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ، عَلَّمَ الإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ [سورة العلق: 1-5]، وقال تعالى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لايَعْلَمُونَ﴾ [سورة الزمر: 9]۔

اللہ رب العزت کی بے پایاں حمد وثنا ہے کہ اس نے ہمیں دینی اور دنیوی نعمتوں کے ساتھ ایک عظیم نعمت عطا فرمائی، جو آپ کے سامنے ہے۔ یہ ہمارے ''تعارفِ اسلام'' کے عظیم منصوبے کی پہلی کتاب ہے، جو ہم اُردو داں طبقے کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب اور اس سلسلے کی دوسری کتابوں کو قبول عام بخشے، اس کا فیض عام ہو اور اسلام کا صحیح تعارف ہم سب کے لیے آخرت میں کامیابی و کامرانی کی دلیل بن جائے۔ آمین

اسلام کے فہم وتعارف کے بنیادی مراجع و مآخذ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کتاب اللہ العزیز اور اس کی وہ تفاسیر جو قرآن مجید، احادیثِ صحیحہ اور آثارِ سلف کو سامنے رکھ کر مرتب کی گئی ہیں۔

۲۔ احادیثِ صحیحہ اور آثارِ صحابہ وتابعین وسلف صالحین

۳۔ سیرتِ نبویہ شریفہ

۴۔ ائمۂ دین اور فقہائے اسلام کی مؤلفات

برصغیر میں اردو زبان میں دو سو سال سے اسلام کے تعارف کا کام ہو رہا ہے۔ دعوت وتبلیغ اور اسلامی تعلیمات کے فروغ سے متعلق مساعی کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ ادارے اور افراد اپنی بساط، اپنے منہج ومطمحِ نظر اور اہداف ومقاصد کے مطابق حسب توفیق اس خدمت کو انجام دے رہے ہیں (شكر الله سعيهم وأجزل لهم المثوبة)، لیکن برصغیر میں ہونے والی اِن مساعی کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ بات بلا خوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ اسلام کے صحیح تعارف کے سلسلے میں ہمیں بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ ہماری مساجد، ہمارے مدارس وجامعات، ہمارے دعوتی وتبلیغی مراکز اور ہماری صحافت گروہ بندی، تحزب، تقلید اور تصوف کے اثراتِ بد سے اسلام کے تعارف کی ذمے داری سے حقیقی معنوں میں عہدہ برآ ہونے سے قاصر نظر آتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک کا حکمراں اور اکثریتی طبقہ اور اس کے رجحانات، خیالات، منصوبوں اور ان سے پیدا ہونے والے خطرات سے ملت اسلامیہ اس وقت تک نبرد آزما نہیں ہوسکتی جب تک وہ اپنی صحیح صف بندی اور صحیح بنیاد پر اصلاح وتربیت کے عمل سے نہ گزرے۔ دعوتی و تعلیمی کاموں کے تجزیے کے بعد جو بات بلاخوفِ تردید کہی جاسکتی ہے، وہ یہ ہے کہ صرف اس ملک ہی میں نہیں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی ان میدانوں میں ہونے والے تجربات کو نقد ونظر کی کسوٹی پر پرکھنا بے حد ضروری ہوگیا ہے۔

ہماری اساسِ دین کتاب اللہ اور سنتِ صحیحہ ہے، جس کی تبلیغ ودعوت ہم پر فرض ہے، اور فہمِ اسلام میں سلف کے فہم وتعامل کی پابندی کلیدی اہمیت کی حامل شرط ہے۔

ہندوستان میں شاہ ولی اللہ دہلوی (رحمہ اللہ) (م ۱۱۷۶ھ) نے فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ اور موطا امام مالک کی شرح اور فنِ اصول تفسیر میں ایک مختصر جامع ''الفوز الکبیر'' نامی رسالہ تحریر فرما کر عام مسلمانوں کی ان کی مادری زبان میں راہنمائی کا کام شروع کیا، اس کام کو آپ کے علم کی وارث اولاد نے آگے بڑھایا۔ شاہ عبدالعزیز (رحمہ اللہ) کی تصنیفات بالخصوص تفسیرِ قرآن، اور شاہ عبدالقادر (رحمہ اللہ) کا اردو ترجمۂ قرآن پھر شاہ ولی اللہ (رحمہ اللہ) کے نامور پوتے امامِ عصر ومجددِ دین شاہ اسماعیل (رحمہ اللہ) کی مصلحانہ اور مجاہدانہ کوششوں نے دعوت وتبلیغ کے کام کو گھر گھر پہنچا دیا، اور عملاً اردو زبان مسلمانوں کی دینی زبان قرار پائی۔

علامہ نواب صدیق حسن قنوجی بھوپالی (رحمہ اللہ) (م ۱۳۰۷ھ) نے عربی اردو اور فارسی زبانوں میں خود سیکڑوں کتابیں تصنیف فرمائیں اور کتاب وسنت اور منہجِ سلف صالحین کی اشاعت فرمائی، نیز ائمہ حدیث وفقہ کی کتابوں کی اشاعت فرما کر انھیں سارے عالم میں پھیلایا اور علمائے حق کی جماعت کی ہمت افزائی فرمائی، چنانچہ آپ کی راہنمائی سے علامہ نواب وحید الزمان حیدرآبادی اور علامہ بدیع الزمان حیدرآبادی (رحمہما اللہ) نے صحاحِ ستہ اور موطا کو اردو کا جامہ پہنایا۔

میاں نذیر حسین محدث دہلوی (رحمہ اللہ) (م ۱۳۲۰ھ) اور ان کے باکمال مشاہیر تلامذہ نے کتاب وسنت کی اشاعت اور منہجِ سلف کی ترویج، احیائے سنت اور ردِّ بدعات وشرکیات کا کام مختلف انداز سے کیا، جن میں کتابوں کی تصنیف وتالیف اور ان کی اشاعت کا کام دین کی مؤثر اور مفید خدمت ہے۔

اگر ہم اسلام کے تعارف میں ہونے والی خدمات کا جائزہ مذکورہ بالا معروضات کے حوالے سے لیں تو اسلام کے صحیح تعارف کا حجم اور وزن واضح ہوجائے گا۔

اس وقت ہمارا دینی، تعلیمی اور دعوتی ڈھانچہ تقلید وتحزب پر قائم ہے، نیز عربی زبان سے ناآشنائی اور دعوت کے کام میں نااہل لوگوں کی شرکت بھی ایک بڑا مرض ہے۔ دعوت، تعلیم اور صحافت سے متعلق لوگوں کی ایک بڑی تعداد اسلام کے مآخذ ومصادر سے استفادے میں کوتاہی کا شکار ہے۔ مشہور مراجع اور مستند مآخذ میں اس کے یہاں فرق وتمیز نہیں۔ صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضعیف احادیث وآثار کا اس کو پتا نہیں۔ فقہی مسالک کی پابندی سے مزید بُعد پیدا ہورہا ہے، معاشرتی پابندیوں کا خوف اور بائیکاٹ کا ڈر بھی صحیح اسلام پر عمل کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد حق کی تلاش میں ہے، لیکن اسے یا تو حق مل ہی نہیں رہا یا حقیقت وخرافات کے گڈ مڈ ہونے سے صحیح اسلام تک پہنچنا ایک بڑا مسئلہ ہوگیا ہے۔ صحیح مراجع بھی لوگوں کو دستیاب نہیں ہیں۔ علمائے حق کے تعاون کے بغیر اسلامی مراجع و مآخذ سے استفادہ بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ایسی حالت میں عربی مراجع سے استفادہ کرنے میں بھی بڑے اشکالات ہیں، چہ جائیکہ عربی زبان اور اسلامیات سے نابلد افراد اردو یا ہندی کتابوں سے اسلام سیکھیں۔

اگر اردو مؤلفین کی ایک فہرست تیار کی جائے اور ان کی مؤلفات سے ان کی صلاحیت وقابلیت کا چارٹ تیار کیا جائے تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اس شعبے میں قابل اعتماد افراد کی بڑی کمی ہے۔ بازار میں حدیث کی کتابوں کے تراجم موجود ہیں، جن میں اسلام کے صحیح تعارف میں صحیح بخاری وصحیح مسلم صحت و جامعیت کے اعتبار سے سب سے بہتر کتابیں ہیں۔

سنن اربعہ (سنن ابوداود، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ) کی بیشتر احادیث میں صحیح وضعیف کی نشاندہی نہیں ہے، اس لیے ان سے استفادہ کرنے میں محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ تفسیری مواد میں تراجم کی حد تک زیادہ تحریف وتاویل کی گنجائش نہیں، لیکن تفاسیر وحواشی میں قرآن کی تعلیمات کو اپنے مذہب وعقیدہ کے مطابق بنانے کی کوششوں کا حال پڑھے لکھے لوگوں پر مخفی نہیں۔

اسلامی علوم ومعارف کی اردو اور دوسری زبانوں میں اشاعت کا عظیم علمی ودعوتی منصوبہ

اگست ۱۹۹۷ء میں دارالدعوۃ (نئی دہلی) کے قیام اور اس کے مقاصد پر دہلی ہی میں ایک سیمینار کے ذریعے اس کا تعارف کرایا جاچکا ہے۔ سیمینار کا عنوان تھا: ''عصر حاضر میں اسلام کا صحیح تعارف''، فاضل شرکاء نے اپنے مقالات اور تجاویز کے ذریعے سے اس منصوبے کی تصویب وتائید فرمائی، جس سے ہمارے عزائم کو تقویت ملی اور عملی طور پر اس کام کے لیے جد وجہد کا آغاز ہوا، فالحمد للہ۔

دارالدعوۃ نے صحیح اسلام کے تعارف کے عنوان سے جو پروگرام مرتب کیا ہے، وہ مختصراً اس طرح ہے:

تفسیر میں:

۱۔ علامہ شیخ عبدالرحمٰن سعدی کی تفسیر ''تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان'' کا اردو اور ہندی ترجمہ، (الحمد للہ اُردو ایڈیشن زیر طباعت ہے)

۲۔ تفسیر وحیدی، تالیف: علامہ وحید الزمان حیدرآبادی۔ (زیر طباعت)

۳۔ تفسیر شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور تفسیر امام ابن القیم کی اشاعت (زیر تالیف وترجمہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں:

''حدیث انسائیکلو پیڈیا اُردو'' کی تدوین واشاعت ،اس منصوبے میں مندرجہ ذیل آٹھ کتابیں شامل ہیں:

(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن نسائی (۴) سنن ابی داود

(۵) سنن ترمذی (۶) سنن ابن ماجہ (۷) موطا امام مالک (۸) سنن دارمی

سنن ابوداود، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے تراجم وحواشی کے ساتھ اشاعت کا کام مکمل ہو چکا ہے اور جلد ہی بقیہ کتابیں بھی قارئین تک پہنچنے کی توقع ہے۔ان شاء اللہ

سیرت نبویہ اور تاریخ اسلام میں:

محدثین کے اصول جرح وتعدیل اور تنقیدی اصول کی بنیاد پر ہونے والے قدیم وجدید علمی کام سے استفادہ کر کے ایسی کتابوں کی تیاری واشاعت کا کام جس سے اس میدان میں اردو میں ایک مفید اضافہ ہوگا۔ان شاء اللہ

معارف شیخ الاسلام ابن تیمیہ وعلامہ ابن القیم وامام محمد بن عبدالوہاب (رحمہم اللہ):

اسلام کی شرح وتفسیر اور صحیح ترجمانی کے باب میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم، اور مجدد دین شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب۔رحمہم اللہ۔ کے علوم ومعارف کی اہمیت وافادیت کسی تعارف کی محتاج نہیں اور ان کی تاثیر اور افادیت میں بھی کسی کو کلام نہیں۔آج عالم اسلام میں حقیقی دینی بیداری کی بنیاد یہی کتابیں ہیں، اس لیے اردو داں طبقے کے لیے ان افادات کی اہمیت پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔

مسلمانوں کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں مولانا ابو الکلام آزاد (رحمہ اللہ) کی جدوجہد اور سوچ کا ذکر بے جا نہ ہو گا۔موصوف کے نزدیک اسلامیان ہند کے لیے معارف ابن تیمیہ وابن قیم کو اردو میں منتقل کرنے کی بڑی اہمیت تھی، چنانچہ آپ کی ہمت افزائی پر مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی نے بعض رسائل کو اردو کا جامہ پہنا کر شائع کیا۔جب مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڈھی (رحمہ اللہ) نے تفسیر ابن کثیر اور إعلام الموقعین لابن القیم کو اردو کا جامہ پہنایا اور اس کی اشاعت کر کے اردو لٹریچر میں مفید اضافہ فرمایا تو مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ نے دو خط لکھ کر انھیں ہدیۂ تبریک پیش کیا، جن میں اس کام کی اہمیت کو واضح کیا اور اپنے تعاون کی بھی پیشکش کی۔

برصغیر کی متنوع دعوتی ودینی اور تعلیمی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے موجودہ اسلامی لیٹریچر میں بوجوہ چند وہ صلاحیت نہیں نظر آتی جو اس وقت امت کی ضرورت کو پوری کر سکے۔ اردو، ہندی اور علاقائی زبانوں میں دار الدعوۃ کے اس علمی ودعوتی منصوبے کو دعوت اسلامی کی حقیقی ضروریات کی تکمیل میں اہم سنگ میل کی حیثیت حاصل ہوگی۔ان شاء اللہ

مذکورہ بالا سیمینار کے سال ڈیڑھ سال کے بعد ابتدائی طور پر ''حدیث انسائیکلوپیڈیا اردو'' پر کام شروع ہوا، چونکہ صحیحین (بخاری، مسلم) کی احادیث اور موطا امام مالک کی اکثر احادیث صحیح اور ثابت شدہ ہیں اور امت کے ہر طبقے میں مقبول ومستند، اس لیے ان کے تراجم اور تعلیق وحواشی کا کام مؤخر کر دیا گیا اور سنن اربعہ پر کام شروع کیا گیا۔یہ چاروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتابیں اب تک شائع ہو چکی ہیں، بقیہ کتابیں بھی اشاعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔

چونکہ ابتدا ہی سے یہ بات طے کر لی گئی تھی کہ اس نئی اشاعت میں ہر حدیث کی مختصر تخریج بھی شامل رہے گی یعنی اس بات کی نشاندہی کی جائے گی کہ یہ حدیث دوسری حدیث کے مستند مآخذ و مراجع میں اور کہاں کہاں پائی جاتی ہے، نیز اس حدیث کا صحت اور ضعف کے اعتبار سے کیا رتبہ اور درجہ ہے۔ اردو ترجمے میں عصر حاضر کے ہندوستانی مسلمانوں کی اردو فہمی کے معیار کو بھی مدنظر رکھنا ہے اور دورِ جدید کی ٹیکنالوجی (کمپیوٹر اور انٹرنٹ) کے ذریعے سے اس کی اشاعت کا کام بھی ہونا ہے، اس لیے بظاہر کام کی تکمیل میں کافی وقت لگا، لیکن الحمدللہ اب تک ادارے کی پالیسی یہ رہی ہے کہ جب تک موجودہ امکانات و وسائل کے مطابق مطلوبہ ہدف پورا نہ کر لیا جائے، کام کو فائنل نہ کیا جائے، اور اب تک ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ اب ہم اس مقام پر کھڑے ہیں کہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے ایک ایک کتاب قارئین تک پہنچاتے جائیں۔ (بحمد الله).

اردو زبان میں علمی و تحقیقی کتابوں کی اشاعت کی اہمیت:

تحقیق و تخریج اور علمی مباحث کے لیے عربی زبان کو اولیت حاصل ہے اور سارا کام اسی زبان میں صدیوں سے ہو رہا ہے۔ خود ہندستانی علماء کی اہمیت کی حامل تصنیفات عربی زبان ہی میں ملک و بیرون ملک پڑھی جاتی ہیں اور آج بھی زوروں پر یہ سلسلہ جاری ہے، راقم الحروف کا سارا کام خود عربی زبان ہی میں ہے، لیکن تہذیب و تمدن اور ثقافت و علم کے میدان میں بے انتہا ترقی کے اس دور میں جب کہ مختلف زبانوں میں اسلامی علوم و ثقافت کی منتقلی کا کام جاری ہے اور یہ دینی معلومات مختلف اور تیز وسائلِ ابلاغ کے ذریعے ہر طرح کی استعداد و صلاحیت والوں تک پہنچ رہی ہیں، اس لیے اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اسلام کے مستند مآخذ و مراجع اور پختہ کار ائمۂ اہلِ سنت کی تالیفات کو اُردو اور علاقائی زبانوں میں اس انداز سے منتقل کیا جائے کہ اختصار و ایجاز کے ساتھ علمی مباحث کا خلاصہ بھی قارئین کے سامنے آجائے، بالخصوص عام انسانوں کو رسول اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ کے سلسلے میں مطلوبہ صحیح اور مفید معلومات اس انداز سے فراہم کر دی جائیں، جس سے علمی طور پر ذہن اور قلب کو اطمینان حاصل ہو جائے، اس لیے کہ کتاب و سنت میں کتاب اللہ کے ثبوت کے سلسلے میں کسی بھی طرح کی کوئی اختلاف کی بات مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی، جبکہ قرآن کی شرح و تفسیر کی حامل احادیث نبویہ کے بارے میں ہمیشہ سے صحت و ضعف کے مسائل میں اختلاف رہا ہے۔

ہم نے اپنے اس منصوبے میں مذکورہ بالا بات کی اہمیت کے پیش نظر ہر حدیث پر صحت و ضعف کا حکم لگا کر اور حسب ضرورت اس کی توجیہ و تعلیل کر کے اِن احادیث پر ائمۂ محدثین کے اقوال کا خلاصہ عام قارئین کے سامنے رکھ دیا ہے، جبکہ سو سال سے زیادہ کے عرصے سے حدیث کی متعدد کتابیں پبلک میں رائج ہیں اور ان میں صحیح و ضعیف کی نشاندہی نہیں ہوئی ہے، جس سے عوام ہی نہیں بلکہ خواص بھی استفادہ نہیں کر سکتے۔

اس کے ساتھ ساتھ متن حدیث کی صحت اور حدیث کے دوسرے مآخذ و مراجع میں اس حدیث کے موجود ہونے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کتاب کی افادیت دوچند ہو جاتی ہے، ضروری مقامات پر مفید حواشی کے اضافے سے قارئین کرام کے دینی فہم میں اضافہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

احادیث کی تصحیح وتضعیف کا فائدہ اور مقصد:

علمائے حدیث نے اصول حدیث کی کتابوں میں صاف لفظوں میں یہ تحریر فرمادیا ہے کہ محدثین نے علم حدیث کے قواعد وضوابط اور جرح وتعدیل کے مسائل کو مرتب ہی صرف اس واسطے کیا ہے کہ اس کا سب سے بڑا مقصد اور فائدہ حدیث کی صحت وضعف کی تشخیص ہے، تاکہ ثابت شدہ احادیث پر عمل کیا جائے اور غیر ثابت شدہ ضعیف، منکر اور موضوع احادیث سے اعراض واجتناب کیا جائے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"بيان صحته أو حسنه أو ضعفه، فإن ذلك هو المقصود الأعظم عند أبناء الآخرة، بل وعند كثير من المحدثين" (مقدمة كتاب المغني عن حمل الأسفار: 1/ 2).

'' آخرت کے طلبگاروں کے نزدیک بلکہ اکثر محدثین کے یہاں حدیث کا صحیح یا حسن یا ضعیف ہونا ہی اصولِ حدیث کے علم کا سب سے بڑا مقصد ہے۔''

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے "الفية الحديث" کے مقدمہ میں فرمایا ہے:

علم الحديث ذو قوانين تحد يدرى بها أحوال متن وسند
فذانك الموضوع والمقصود أن يعرف المقبول والمردود

''علم حدیث جس کے قوانین اور اصول محدّد ہیں، ان کے ذریعے سے متن حدیث اور سند حدیث کے احوال کا پتا چلایا جاتا ہے۔ ان قوانین کا موضوع اور مقصد بس یہی ہوتا ہے کہ اس سے حدیث کے قبول اور ردّ کا علم حاصل ہو جائے۔''

حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''علم حدیث کی غرض وغایت اور اس کا اصلی مقصود یہ ہے کہ احادیث کے قبول یا ردّ ہونے کا علم حاصل ہو جائے، تاکہ صحیح اور ثابت احادیث پر عمل کیا جائے اور ضعیف اور ساقط احادیث کو چھوڑ دیا جائے'' (تدريب الراوي: ١/ ٢٦)

ائمہ حدیث نے انتہائی بالغ نظری سے ان اصول وضوابط کو بنایا اور ان کے ذریعے سے متن احادیث اور رجالِ احادیث کی تحقیق کا کام کیا۔ شروع زمانہ سے آج تک یہ کام برابر جاری ہے، اور ان عظیم کوششوں سے نہ یہ کہ علم حدیث زندہ ہے، بلکہ اسلام کی حقانیت پر یہ ایک واضح اور مسلسل دلیل ہے ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾

ہم نے انتہائی اختصار سے ایک یا دو لفظوں میں ہر ہر حدیث کی صحت اور ضعف کی نشاندہی کی ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ ایک ایک حدیث پر ایک ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ ہم نے تو نئے اور پرانے ناقدین حدیث اور حاذقین فن کے علوم کا خلاصہ پیش کر دیا ہے، جس سے ہر سطح اور صلاحیت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور اہل علم تخریج میں مذکور مآخذ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی طرف رجوع کر کے اس کی تفصیل بھی معلوم کر سکتے ہیں۔

حدیث کی تصحیح وتضعیف کی نشاندہی درحقیقت اتمام حجت کی ایک اہم کڑی ہے۔ اب یہ ناظرین کا کام ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے فرمودات کو حرز جان بناتے ہیں یا اپنی پرانی روش ہی پر قائم رہتے ہیں وما علینا إلا البلاغ .

کیمیائے سعادت:

اللہ رب العزت نے دنیا و آخرت میں کامیابی کو ایمان اور عمل صالح سے مشروط کر دیا ہے۔ سورۃ العصر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْعَصْرِ. إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾

''زمانے کی قسم! بے شک انسان سراسر نقصان اور گھاٹے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور جنھوں نے آپس میں حق کی وصیت وتلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔''

فلاح ونجات کے لیے کتاب وسنت کی اتباع اور اللہ و رسول کی اطاعت واجب ہے، اس موضوع کو کتاب وسنت میں طرح طرح سے واضح کیا گیا ہے۔ کہیں اطاعت واتباع کا حکم دے کر، کہیں اتباع اور اطاعت کی مخالفت کے عواقب بتا کر، کہیں دوسری قوموں کے انحراف اور اس کے نتیجے میں ان کے قعر مذلت میں چلے جانے کی بات بتا کر، کہیں صراط مستقیم پر چلنے والوں کے لیے سعادت دارین کی خوش خبری دے کر۔ خلاصہ یہ کہ دین اسلام کا اصل ماخذ کتاب اور سنت صحیحہ ہے، نیز کتاب وسنت کو جس نہج پر سلف صالحین نے سمجھا اور جس طرح ان تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزاری، ہم اسی طریقے پر چل کر اپنے آپ کو کامیاب وکامران کر سکتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾

(سورة الكهف: ١١٠)

''تو جسے بھی اپنے رب سے ملنے کی آرزو ہو، اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔''

تابعی جلیل فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد اخلاص وللّٰہیت اور اتباع سنت ہے۔ یعنی کسی بھی عمل کی عند اللہ قبولیت کی دو شرطیں ہیں: پہلی یہ کہ وہ کام اللہ کی رضا جوئی کے لیے کیا جائے۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ وہ سنتِ محمدیہ کے مطابق ہو۔ اسی کو موصوف نے ''أخلصه وأصوبه'' کی تعبیر سے واضح کیا۔

رسول اکرم ﷺ نے کتاب وسنت پر چلنے کو ہمارے لیے نسخۂ کیمیا بتایا:

((تركتُ فيكم أمرين لن تضلوا ما إن تمسكتم بهما: كتاب الله وسنتي))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اے مسلمانو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر ان دونوں کو پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت اور میرا طریقہ۔“

ایک مسلمان کے لیے سب سے بڑا تحفہ یہی ہے کہ عقیدۂ توحید کے ساتھ اس کی راہنمائی سنت صحیحہ کی طرف کر دی جائے۔ ہماری اِن کتابوں کے ذریعے سے ان شاء اللہ توحید اور سنت کی شاہراہ پر چلنا عام مسلمانوں کے لیے آسان ہو جائے گا۔ صرف سچی طلب، صالح نیت اور عزم و حوصلے کی ضرورت ہے۔

طریقۂ کار:

مجلس علمی نے مذکورہ بالا کتبِ حدیث پر کام کی ترتیب اس انداز سے بنائی کہ سب سے پہلے ایک رکن نے حدیث کے ترجمہ کا کام کیا، پھر اس کی مراجعت و تدقیق کا کام ہوا، ساتھ ہی حدیث کی تخریج اور اس کی صحت و ضعف کی نشاندہی کا کام ہوتا رہا، اور اس کام کو مرحلہ وار کمپیوٹر میں داخل کیا گیا اور کئی مراحل میں فائنل پروف تیار ہوا۔

اراکین مجلس علمی:

دارالدعوۃ کی مجلس علمی کے محترم اراکین کی فہرست جنھوں نے سنن نسائی کے اردو ترجمہ کی تیاری میں حصہ لیا، درج ذیل ہے:

(۱) مولانا احمد مجتبیٰ سلفی (۲) مولانا رفیق احمد سلفی (۳) مولانا محمد ایوب عمری
(۴) مولانا ابوالبرکات اصلاحی (۵) مولانا عبدالمجید سلفی (۶) ڈاکٹر محمد خالد عمری
(۷) مولانا محمد مستقیم سلفی (۸) مولانا بشیرالدین تیمی

ان حضرات کے کاموں کی تفصیل مجلس علمی کے کلمہ تشکر و امتنان میں موجود ہے۔

راقم الحروف نے زیر نظر کتاب کے اردو ترجمہ، نیز تخریج و تحقیق اور حواشی کا بالاستیعاب مراجعہ کیا اور ضروری اضافے بھی کیے۔ خود اپنے ان اضافات اور تصحیحات کو دوسروں کے سامنے پیش کیا، تاکہ مزید اطمینان حاصل ہو جائے۔ اس کام کے لیے پہلے میں نے مولانا ابو اسعد قطب محمد اثری کو مکلف کیا، جنھوں نے کتاب کے پروف کی تصحیح کے ساتھ ساتھ تحفۃ الاشراف کے حوالوں کا تخریج حدیث میں اضافہ کیا، اس کے بعد میں نے مولانا ابویحییٰ محمد زکریا زاہد لاہوری کو منتخب کیا، جنھوں نے بڑی محنت سے کتاب کی مراجعت اور پروف کی تصحیح میں میرا ہاتھ بٹایا۔ فجزاهم الله خيرًا۔

کمپیوٹر کمپوزنگ:

مسودہ کی طباعت اور فائنل پروف کا سارا کام دارالدعوۃ کے شعبۂ کمپیوٹر کے ارکان میں سے مولانا شکیل احمد سلفی اور مولانا ہلال الدین ریاضی نے انجام دیا۔

ریاض میں دوبارہ مسودے کی تصحیح کا کام مولانا ہلال الدین ریاضی نے کیا۔ یہ کام عزیزم عبدالمحسن فریوائی (سلمہ اللہ) کی مکمل نگرانی اور خود ان کی ذاتی دلچسپی اور لگن سے مکمل ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعبۂ انتظام وانصرام:

دارالدعوۃ کے دعوتی اور علمی منصوبے کے انتظام وانصرام کا کام مندرجہ اراکین انجام دے رہے ہیں:

مولانا احمد مجتبیٰ سلفی (نائب صدر)، مولانا محمد ایوب عمری (جنرل سکریٹری)، ڈاکٹر تابش مہدی، ڈاکٹر عبدالظاہر خان۔

قارئین سے گزارش:

کمپیوٹر کی طباعت نے جہاں بہت ساری آسانیاں پیدا کردی ہیں، وہیں فائنل پروف کی تیاری تک اس بات کا خدشہ رہتا ہے کہ بعض غیر مصحح فائلیں تصحیح شدہ فائلوں سے خلط ملط ہوجائیں اور طباعت میں کچھ اغلاط باقی رہ جائیں، بالخصوص جب کہ لوگوں کی ایک جماعت نے یہ کام مختلف مراحل اور اوقات میں انجام دیا ہو، اس لیے کسی بھی علمی اور عام تصحیح وطباعت کی غلطی کے پائے جانے کی صورت میں قارئین کرام ہمیں ضرور اس سے مطلع کریں۔

تشکر وامتنان:

سنن نسائی (اُردو) کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت کے اس موقع پر ہم رفقائے دارالدعوۃ کے صمیم قلب سے شکر گزار ہیں کہ ان کی شب وروز کی جدوجہد کے نتیجے میں اللہ رب العزت نے ہمیں اس مقام تک پہنچایا، نیز اس مناسبت سے ہم اپنے تمام محسنین کا شکریہ ادا کرتے ہیں جن کے پرخلوص اور مفید مشوروں اور نیک دعاؤں وتمناؤں کے نتیجے میں ہم اس قابل ہوئے کہ قارئین تک اس مفید سلسلے کو پہنچا سکیں۔

ان میں سرفہرست شخصیت اس عصر کے بے مثال محدث اور مجددٌ دین امام العصر شیخ محمد ناصرالدین البانی (رحمہ اللہ) کی ہے، جن کی مجالس کی صحبت اور مؤلفات کی مصاحبت نے ناچیز اور اس کے رفقاء میں ۔بحمد اللہ۔ یہ جذبہ اور حوصلہ پیدا کیا کہ بے سروسامانی کے عالم میں ہم سلف صالحین کے افادات کو اُردو اور دیگر ہندستانی زبانوں میں منتقل کرنے کی منصوبہ بندی میں لگ جائیں۔ موصوف سے ٹیلیفون پر جب میں نے اپنے اس پروگرام کا ذکر کیا تو آپ نے اس کو بہت پسند کیا اور اپنی کتابوں سے استفادہ اور اس کو عام کرنے کی تلقین ونصیحت کی، نیز اپنی مجالس میں منہج سلف پر چلنے اور اس کی دعوت وتبلیغ اور اشاعت کی نصیحت برابر فرماتے تھے۔ رحمة الله عليه رحمة واسعة.

اس کے بعد عصر حاضر کی دعوتی وتبلیغی جدوجہد کے امام علامہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (رحمہ اللہ) ہیں، جن کی دعوتی واصلاحی جدوجہد سے سارا عالم فیض یاب ہورہا ہے۔ موصوف کی خدمات سے برصغیر پاک وہند میں دعوت، تبلیغ، تدریس، تصنیف اور تالیف کے میدانوں میں نمایاں اور مفید اضافہ ہوا ہے، میری اور میرے ساتھیوں کی تمام تر تعلیم وتربیت جامعہ سلفیہ (بنارس) میں اور اس کے بعد جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) میں ہوئی۔ موصوف میرے ہندستان کی طالب علمی کے زمانے میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے چانسلر تھے اور جامعہ سلفیہ (بنارس) خصوصی طور پر آپ کے الطاف وعنایات سے مستفید ہورہا تھا۔ آپ کے عہد مسعود میں ناچیز کا مدینہ یونیورسٹی کے کلیۃ الشریعہ میں داخلہ ہوا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات پر بڑی خوشی و مسرت ہے کہ آپ کے عہد میں ۱۳۹۴ھ میں مدینہ منورہ پہنچا اور ایک تحریری انعامی مقابلے میں تفسیر ابن کثیر کا انعام آپ کے ہاتھوں سے وصول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ موصوف میرے علمی، تصنیفی اور دعوتی کاموں سے خوش ہوتے اور آپ کے مفید مشوروں سے میرے کاموں کو جلا ملی۔ دار الدعوۃ کے مقاصد اور پروگرام کی تائید بھی حضرت الشیخ سے حاصل تھی۔ رحمة الله عليه رحمة واسعة.

تیسری شخصیت عزت مآب شیخ صالح بن عبدالرحمٰن الحصین (رئيس شؤون المسجد الحرام والمسجد النبوی) حفظہ اللہ کی ہے، جن کی خصوصی عنایتیں مجھ پر رہی ہیں، اسی تعلق اور حسن ظن کی بنا پر موصوف کے ساتھ میرا علمی تعاون بھی ہے اور موصوف نے انھیں تعلقات کو سامنے رکھتے ہوئے ناچیز کے غریب خانہ دہلی میں قیام پسند فرمایا، رفقائے دارالدعوۃ کے کاموں کا جائزہ لیا اور ان کی ہمت افزائی کی، فجزاه الله خيرًا.

اس سلسلے کی چوتھی اہم شخصیت رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سکریٹری عزت مآب ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی حفظہ اللہ سابق چانسلر امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی (ریاض) وسابق وزیر اوقاف سعودی عرب کی ہے۔ موصوف جب جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ کے چانسلر تھے تو ۱۴۰۸ھ میں جامعہ میں بحیثیت پروفیسر میرا تقرر ہوا، لیکن جامعہ سلفیہ (بنارس) میں تدریسی فرائض کی انجام دہی کی وجہ سے وہاں رہ نہ سکا، لیکن آپ کے اصرار پر دوبارہ ۱۴۱۲ھ میں ریاض منتقل ہوا اور اس وقت سے جامعۃ الامام کے کلیۃ اصول الدین (ریاض) میں بحیثیت پروفیسر تدریسی خدمت انجام دے رہا ہوں۔ یہاں کے قیام اور جامعہ کے علمی ماحول اور موصوف کی مسلسل ہمت افزائی سے الحمد للہ تحقیق وتصنیف اور ترجمہ کے ذاتی مشاغل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حوصلہ بخشا کہ ہم اس اہم منصوبے پر کام جاری رکھ سکیں، جزاه الله خيراً۔

انہیں محسن شخصیات میں شیخ ابن باز (رحمہ اللہ) کے شاگرد رشید اور دست راست علامہ الشیخ عبدالمحسن العباد (حفظہ اللہ) کی شخصیت ہے، جو میرے کالج کی طالب علمی کے زمانے میں جامعہ اسلامیہ کے وائس چانسلر تھے۔ موصوف سے بی۔اے کے آخری سال میں فقہ کی تعلیم حاصل کی، نیز مجھے ایم۔اے اور پی۔ایچ۔ڈی میں بحیثیت سپروائزر آپ سے آٹھ سال استفادہ کا موقع ملا اور مسلک اہل سنت وحدیث اور منہج محدثین سے شغف میں اضافہ ہوا۔ فجزاه الله خيراً.

دار الدعوۃ کے علمی پروگرام شروع ہونے کے بعد جن اداروں اور شخصیات نے ہماری ہمت افزائی کی، ان کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا، سبھی حضرات ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔

اس موقع پر جامعہ سلفیہ (بنارس) کے اساتذۂ کرام کا تذکرہ خصوصی طور پر اس لیے ضروری ہے کہ دار الدعوۃ کا یہ پروگرام دراصل ان کی تدریسی وتعلیمی جدوجہد کا ایک ثمرہ اور نتیجہ ہے، ان اساتذۂ کرام میں جنھوں نے کتاب وسنت کی اشاعت وترویج کا کام بڑے جذبہ اور ولولہ سے کیا، مولانا محمد ادریس آزاد رحمانی، مولانا شمس الحق بہاری، مولانا عبدالوحید رحمانی (رحمہم اللہ) اور مولانا محمد رئیس سلفی حفظہ اللہ ہیں، اور ان سب میں سب سے ممتاز استاذ محترم ڈاکٹر مقتدی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن ازہری (وکیل الجامعہ السلفیہ) ہیں، جنھوں نے جامعہ سلفیہ کے اسٹیج سے ہندوستان میں بامقصد تصنیف وتالیف کے کام کو بڑی کامیابی سے آگے بڑھایا اور اساتذۂ جامعہ سلفیہ کی سرپرستی میں دار الدعوۃ کے کارکنان نے بھی اپنے کام کو آگے بڑھایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی شفقت اور رہنمائی ادارہ کے لیے باعث شرف واطمینان ہے۔

اس موقع پر جامعہ سلفیہ کے ناظم اعلی مولانا عبدالوحید سلفی (رحمہ اللہ) کا ذکر زبانِ قلم پر آرہا ہے، موصوف اس طرح کے مفید منصوبوں کو دیکھ کر ہم سب کی ہمت افزائی کرتے تھے، اور غیر مشروط تعاون بھی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

یہاں پر استاذ محترم مولانا ابوالخیر فاروقی رحمانی رحمہ اللہ کا ذکر ضروری محسوس ہوتا ہے، جن سے میں نے ۱۹۶۴ء میں گاؤں کے مدرسہ مدینۃ العلوم میں عربی تعلیم کی ابتدا کی اور آخر میں والدین۔ رحمهما الله وغفر لهما۔ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جن کی زیر تربیت بچپن ہی سے ہمیں ایک ایسا سازگار ماحول ملا، جس سے اصل دین کتاب وسنت سے شغف وتعلق اور تمسک کی راہوں پر چلنا آسان ہوگیا۔

والد صاحب (رحمہ اللہ) کے دعوتی ذوق اور کتاب وسنت سے شغف کی مثال کے لیے یہ واقعہ کافی ہے کہ مجھے بچپن ہی میں یہ شعر زبان زد ہوگیا:

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیثِ مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

اللهم اغفر لهم، وارحمهم رحمة واسعة.

عبدالرحمٰن بن عبدالجبار الفریوائی

استاذِ حدیث جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض

وصدر دار الدعوۃ نئی دہلی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ تشکر و امتنان

مجلس علمی دار الدعوة دہلی

الحمد للہ رب العالمین، والصلاة والسلام علی خیر خلقه محمد وآله وصحبه أجمعین، ومن تبعهم بإحسان إلی یوم الدین أما بعد:

احادیث نبویہ ۔زادها الله شرفا وکرامة۔ سے متعلق زیر نظر سنن نسائی کا اردو ترجمہ مجلس دار الدعوة دہلی کی چوتھی پیش کش ہے، جسے ہم قارئین کے سامنے پیش کرتے ہوئے اللہ رب العزت کے بے پایاں شکر گزار ہیں کہ اسی نے ہمیں اس اہم کام کی تکمیل کی توفیق وسعادت بخشی۔

یہ دراصل "حدیث انسائیکلو پیڈیا اردو" کی اشاعت کے اس عظیم منصوبے کا ایک حصہ ہے، جو مجلس علمی دار الدعوة دہلی کے پیش نظر ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد سنن اربعہ کا یہ سلسلہ مکمل ہو جاتا ہے، اس کے بعد صحیحین (بخاری، مسلم)، موطأ امام مالک اور سنن دارمی کے تراجم کی اشاعت کا مرحلہ باقی رہ جاتا ہے۔ اللہ کی ذات سے ہمیں امید ہے کہ وہ ان کتابوں کی اشاعت کی راہ کی دشواریاں بھی آسان فرمائے گا اور ہم جلد اس لائق ہو سکیں گے کہ ان کتابوں کو بھی منظر عام پر لا سکیں۔ إنه ولي التوفیق.

سنن نسائی کے مؤلف تیسری صدی ہجری کے نامور اور بلند پایہ محدث امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (۲۱۵۔۳۰۳ھ) ہیں۔ امام نسائی کو اللہ نے فہم حدیث میں مہارت ورسوخ اور دقت نظری کے ساتھ فقہی بصیرت اور قوت استنتاج کا بھی حصۂ وافر عطا کیا تھا۔ ان کے کمال تفقہ کی بہترین دلیل اس کتاب کے تراجم ابواب ہیں۔ احادیث کے علل کی معرفت میں وہ بلند مقام پر فائز تھے اور رواۃ کی جانچ وپڑتال میں کمال احتیاط سے کام لیتے تھے۔ اس باب میں ان کا شمار متشدد ناقدین حدیث میں ہوتا ہے۔ ان کی شروط اس معاملے میں امام ابو داود اور امام ترمذی سے سخت ہیں، اسی وجہ سے ان کی اس کتاب میں سنن اربعہ میں سب سے کم ضعیف احادیث ہیں۔ اس کتاب کی عظمت وشرف کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ بعض محدثین نے اسے سنن ابی داود اور سنن ترمذی پر فوقیت دی ہے اور صحاح ستہ کے نام سے مشہور دواوین حدیث میں صحیحین کے بعد اسے تیسرے درجے پر رکھا ہے۔

زیر نظر مجموعہ عربی متن کے ساتھ آسان اور سلیس اردو ترجمہ، تخریج، صحت وضعف کے حکم، اس کی تعلیل وتوجیہ اور مفید، جامع اور مختصر تعلیقات وحواشی پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کی تخریج مولانا احمد مجتبیٰ مدنی اور مولانا عبد المجید مدنی نے کی ہے اور جلد اول (از کتاب الطہارۃ تا کتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجہاد) کا ترجمہ راقم نے اور جلد ثانی (از کتاب النکاح تا اخیر کتاب) کے ترجمے مولانا محمد مستقیم سلفی، مولانا خالد عمری، مولانا محمد بشیر تیمی اور مولانا ابوالبرکات اصلاحی نے کیے ہیں۔ پہلی جلد کے تمام حواشی راقم نے اور بقیہ کے حواشی مولانا احمد مجتبیٰ مدنی اور مولانا محمد مستقیم سلفی کے قلم سے ہیں، جن پر نظر ثانی اور بہت سے حواشی کا اضافہ راقم نے کیا ہے اور اخیر میں پورے مسودے کا مراجعہ اور بہت سی خامیوں کی اصلاح اور مناسب حذف واضافہ برادر گرامی ڈاکٹر عبدالرحمٰن عبدالجبار الفریوائی (استاذ حدیث جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض اور رئیس مؤسسہ دارالدعوۃ دہلی) نے کیا ہے۔ موصوف نے گراں قدر اور جامع مقدمہ لکھ کر اس مجموعہ کو وقار اور اعتماد بھی بخشا ہے، جس پر ہم اراکین مجلس علمی انکے بے حد ممنون ہیں۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر ہم مولانا محمد ایوب عمری ناظم اعلیٰ مؤسسہ دارالدعوۃ دہلی کا شکریہ ادا نہ کریں، جنھوں نے اس اہم کام کی تکمیل کے جملہ انتظامات کیے اور ہم کارکنان مجلس علمی کے لیے ہر طرح کی آسانیاں اور سہولتیں فراہم کیں۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مجموعہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسے امت کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رفیق احمد سلفی

رکن مجلس علمی، دارالدعوۃ، دہلی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقديم

لترجمة سنن الإمام النسائى إلى اللغة الأردية

معالى الشيخ الدكتورعبدالله بن عبدالمحسن التركى

الحمد لله الذى أنزل علينا خير كتبه، وأرسل إلينا أفضل رسله، والصلاة والسلام على إمام الأنبياء والمرسلين نبينا وحبيبنا محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه ومن تبعهم إلى يوم الدين. أما بعد:

فإن من مفاخر هذه الأمة أنها أمة الإسناد، وليس فى التاريخ أمة حفظت أقوال نبيها وأفعاله وتقريراته وأحداث سيرته وأيامه كأمة محمد ﷺ؛ فقد خُصت بهذه الميزة التى حفظ الله بها السنة النبوية المطهرة.

والحديث عن السنة حديث عن الإسلام كله، فحجية السنة من ثوابت الملة. قال الله تعالى: ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا﴾ (النساء:65) وقال سبحانه: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:7).

وأمر رسول الله ﷺ ونهيه شرعٌ يجب الانقياد له فى كل زمان ومكان، لا يُقبل من مسلم غير ذلك، ولا خيرة لأحد بعد قول الله وقول رسوله ﷺ. قال تعالى: ﴿قُلْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ فإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ (آل عمران: 32)، وقال سبحانه: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً﴾ (النساء:59).

هذا هو دين الله الذى بلغه رسوله محمد ﷺ وبه آمن الصحابة رضى الله عنهم، ونهضوا بواجب البلاغ؛ فعلّموا السنة ورووها، ووقفوا عند أمرها ونهيها، وهذا طريق أهل التوحيد، لا يشك فى صحته إلا منافق معلوم النفاق.

وفى طريق خدمة السنة سار رجال أعلام قيَّضهم الله لحفظها والمحافظة عليها، أحبوا سنة رسول الله ﷺ حق المحبة، وفى سبيل حفظها تغرَّبوا عن الأوطان، وفارقوا الأهل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والـولـدان حتـى نـحلت أجسادهم، واصفرّت ألوانهم، ووجدوا من المشقة والعناء والضيق والبـلاء مـا لا يعلم قدره إلا الله سبحانه وتعالى، وكان لهم عظيم البلاء في حفظ السُّنة فبلَّغها كلُّ جيلٍ إلى مَنْ بعدَه، فحُفِظت سُنَّة رسول الله ﷺ على أكمل وأجمل ما يكون عليه الحفظ، حُـفـظـت أسـمـاء الـرواة الذين نقلوا حديث رسول الله ﷺ وأنسـابهـم وديارهم، وعُرفت أحوالهم، مع دقةٍ في تمييز من اشتبه مع غيره في اسمه أو نسبه.

وكـلُّ مَـنْ نـظـر فـي عـلـم الرجال والجرح والتعديل أدرك عظيم بلائهم، وَعَلِمَ جليل ما قدَّموا لهذه الأمة من العلم النافع مِمَّا نفع اللهُ به القرون من بعدِهم.

وبـجهـودهـم وصـلتنا هذه المنصنفات الخالدة، وما تزال هذه الأمة محفوظة من الهوى والردى ما حفظت حديث رسول الله ﷺ، وما حفظت من هديه الكريم ﷺ. فرحم الله أئمتنا أئمة الهدى وأجزل لهم الثواب على ما قدموا.

ومـن أولـئك الأعـلام الحافظ الناقد أبو عبد الرحمن بن شعيب بن علي النسائي المتوفى سنة 303هـ، صاحب كتاب المجتبى الذي اشتهر بسنن النسائي.

والـكتاب سِفرٌ عظيم حوى ما يُقارب 5757 حديث، وهو من السنن الأربعة، وواحد من الـكتب الستة، وترجمته إلى اللغة الأردية ـ والتي أقدم لها ـ عملٌ مباركٌ حظيت بشرفه مؤسسة دار الدعوة في نيو دلهي بالهند، وسبق لها في هذا المضمار ترجمة سنن أبي داود وسنن ابن ماجه، وهي اليوم تواصل عطائها في ترجمة سنن النسائي مع جامع الترمذي.

وأدعـو الـلـه ـ عزوجل ـ للقائمين عليها بمزيد التوفيق والرشاد، شاكراً جميعاً ما يبذلون، وفـي مـقـدمتهـم الأخ الـفاضل الدكتور/ عبدالرحمن بن عبدالجبار الفريوائي. وأسأل الله أن يجعله في ميزان حسناتهم، والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات.

أ.د/عبدالله بن عبدالمحسن التركي

الأمين العام لرابطة العالم الإسلامي

مكة المكرمة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

از:......عزت مآب ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی حفظہ اللہ
جنرل سکریٹری رابطہ عالم اسلامی، مکہ مکرمہ......ممبر سربرآوردہ علماء بورڈ، سعودی عرب

الحمد لله الذی أنزل علینا خیر کتبه، وأرسل إلینا أفضل رسله، والصلاة والسلام علی إمام الأنبیاء والمرسلین نبینا وحبیبنا محمد صلی الله علیه وعلی آله وصحبه ومن تبعهم إلی یوم الدین. أما بعد:

ہر طرح کی تعریف وتوصیف اور حمد وثنا اللہ رب العزت کے لیے ہے، جس نے ہم پر سب سے بہترین کتاب نازل فرمائی اور ہمارے پاس سب سے افضل رسول بھیجا۔ صلاۃ (درود) وسلام ہو انبیاء ورسل کے امام وسردار ہمارے نبی اور حبیب محمد بن عبداللہ اور آپ کے آل واصحاب پر اور ان لوگوں پر جو تا قیامت صحابہ اور آل رسول کے طریقے پر ہوں۔

امابعد؛ امت محمدیہ کے لیے یہ بات قابل فخر ہے کہ یہ اسناد والی امت ہے۔ تاریخ میں کوئی دوسری قوم اور امت ایسی نہیں پائی جاتی جس نے اپنے نبی کے اقوال وافعال اور تقریرات، نیز اس کی زندگی سے متعلق واقعات کو اس طرح محفوظ رکھا ہو، جیسا کہ امت محمدیہ نے اپنے نبی کے اقوال وافعال اور تقریرات اور سیرت مبارکہ کو محفوظ رکھا۔ یہ امت اسناد کے امتیاز کی حامل امت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے سنت مطہرہ کی حفاظت فرمائی۔

سنت نبویہ کے بارے میں گفتگو سارے اسلام کے بارے میں گفتگو ہے اور سنت کی حجیت ملت اسلامیہ کا مسلمہ اصول ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء: 65)

”پس قسم ہے تیرے رب کی یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام لوگ آپس کے اختلاف میں آپ کو حکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں، ان سے اپنے دل میں وہ کسی طرح کی تنگی اور ناراضی نہ پائیں، اور فرماں برداری کے ساتھ قبول کر لیں۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر: 7)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور تمہیں جو کچھ رسول دیں لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کے اوامر واحکام اور نواہی وممنوعات شریعت ہیں، ہر زمانے اور جگہ میں جن کی پابندی واجب ہے، مسلمان سے اس کے علاوہ اور کوئی چیز مقبول نہیں ہوگی، اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کے بعد کسی کو کوئی اختیار نہیں رہ جاتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ فإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ (آل عمران: 32)

''کہہ دیجئے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیرلیں تو بیشک اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً﴾ (النساء: 59)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرماں برداری کرو، اور رسول کی اور تم میں سے جو اختیار والے ہیں ان کی اطاعت کرو، پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ کی طرف اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان ہے، یہ بہت بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔''

یہ ہے وہ اللہ کا دین جس کی تبلیغ اس کے رسول محمد ﷺ نے کی اور جس کی تصدیق صحابہ کرام نے کی، اور تبلیغ کی ذمہ داری کو ادا کیا اور سنت کو سیکھا اور اس کی روایت کی اور سنت میں موجود احکام واوامر اور ممنوعات ومنہیات کے آگے سر تسلیم خم کیا۔ یہی اہل توحید کا نہج اور طریقہ ہے، اس کی صحت میں صرف پکا منافق ہی شک کرسکتا ہے۔

سنت نبویہ کی خدمت کے راستے میں مشاہیر علماء نے قدم رکھا۔ اللہ رب العزت نے انھیں سنت کی حفاظت اور اس پر پابند رہنے کے لیے منتخب کیا، جنھوں نے محبت کے جذبے سے سنت رسول کو زندہ کیا اور اس کی حفاظت کے راستے میں اپنے وطن کو خیر باد کہا، اہل وعیال سے جدائی اختیار کی، حتی کہ اس راہ میں ان کے جسم کمزور اور دبلے ہوگئے، ان کے رنگ پیلے پڑ گئے، اس راہ میں جس تکلیف ومشقت اور تنگی اور آزمائش کا ان لوگوں نے سامنا کیا، اس کا اندازہ صرف اللہ رب العزت ہی کو ہے، ان حضرات نے سنت کی حفاظت میں بڑی قربانیاں دیں اور اپنے بعد کی نسلوں تک اس کو منتقل کیا، اس طرح سے مکمل اور خوبصورت انداز سے سنت رسول کی حفاظت ہوئی، رواۃ حدیث کے اسماء محفوظ ہوئے، ان کے حسب ونسب اور شہروں سے متعلق معلومات کی تدوین عمل میں آئی اور ان کے احوال سے معرفت حاصل ہوئی۔ رواۃ حدیث کے نام ونسب میں جو اشتباہ تھا، اس کو بھی بڑی باریک بینی سے مدون کیا گیا، جس نے بھی فن رجال حدیث اور فن جرح وتعدیل پر غور کیا، اس کو محدثین کرام کی عظیم جدوجہد کا اندازہ ہے اور اس امت کے لیے انھوں نے جو مفید علم محفوظ کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا نفع بعد کی صدیوں میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پہنچایا، اس عظیم خدمت کا ادراک ہے۔

محدثین کی انہی کوششوں کے نتیجے میں ہم تک یہ زندہ وتابندہ تصنیفات پہنچیں، جب تک امت حدیث رسول اور ہدایت رسول کی حفاظت کرے گی۔ اس وقت تک وہ بدعت اور ہلاکت سے محفوظ رہے گی، اللہ رب العزت ہمارے ان امامانِ ہدیٰ پر اپنا رحم فرمائے اور ان کی ان خدمات پر ان کو بہترین اجر عطا کرے۔

انہی مشاہیر محدثین میں سنن صغریٰ کے نام سے مشہور کتاب ''المجتبیٰ'' کے مؤلف حافظ حدیث ناقد امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی نسائی (ت:۳۰۳ھ) ہیں۔

یہ کتاب ایک عظیم مجموعہ حدیث ہے جس میں تقریباً ۵۷۷۵ احادیث ہیں۔ یہ سنن اربعہ اور صحاح ستہ کی ایک کتاب ہے۔ زیرنظر کتاب کا اردو ترجمہ جس کے لیے یہ مقدمہ لکھا جارہا ہے، ایک مبارک کام ہے، جس کی تکمیل کا شرف دارالدعوۃ، نئی دہلی کو حاصل ہوا ہے، اس ادارے نے اس سے پہلے اس سلسلے کی کتابوں میں سے سنن ابی داود اور سنن ابن ماجہ کے تراجم شائع کیے ہیں، سنن نسائی اور سنن ترمذی کے اردو تراجم بھی اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دارالدعوۃ کے ذمے داران کے لیے دعا گو ہوں کہ وہ انھیں مزید اپنی توفیق وہدایت سے نوازے۔ میں ان تمام حضرات کا ان کی اس جدوجہد پر شکریہ ادا کرتا ہوں جن میں سرفہرست برادرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالجبار الفریوائی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اس عمل کو ان کے میزان حسنات میں جگہ دے۔ والحمد للہ الذی بنعمته تتم الصالحات.

ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی

جنرل سکریٹری رابطہ عالم اسلامی، مکہ مکرمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت شریفہ اور علوم سلف کی خدمت کا ایک مفید منصوبہ

ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری (وکیل جامعہ سلفیہ۔ بنارس)

علیک بأصحاب الحدیث فإنهم
خیار عباد الله فی کل محفل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ، أَمَّا بَعْدُ!

''دارالدعوۃ'' کی سرپرستی وتعاون سے کتبِ حدیث کے اردو ترجمہ اور مسائل کی توضیح وتنقیح کا جو مثبت، عظیم اور ان شاء اللہ مبارک عمل شروع ہوا ہے، اس کے تعارف اور توضیح کا فریضہ مجھ سے بہتر طور پر خود ادارے کے بانی صدر عزیز مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن فریوائی صاحب حفظہ اللہ ادا کر سکتے تھے،لیکن شاید تواضع وکسرِنفسی کی بنا پر انھوں نے اس خدمت کے لیے خاکسار کا انتخاب کیا۔ تلامذہ سے مجھے تعلق بہت زیادہ ہے،لیکن فنِ حدیث میں بے مایہ ہوں، اس لیے ایسے علمی منصوبے پر، جو بیشتر کتبِ حدیث کو محیط ہے، کچھ لکھنے میں غیر معمولی تامل ہے۔ ڈاکٹر فریوائی صاحب نے شاید احترام وعقیدت کی وجہ سے یہ کام میرے حوالے کیا ہے،لیکن میں نے انکار کیوں نہ کیا، اس کی وجہ خود مجھے بھی معلوم نہیں! اب قلم ہاتھ میں اس کام کے تعارف کے لیے اٹھا رہا ہوں، جس کی تکمیل میں اہلِ علم کی ایسی جماعت نے حصہ لیا ہے، جس کے افراد بعض حیثیتوں سے مجھ سے بہتر ہیں، امید ہے اس نسبت سے مجھے بھی اجر ملے گا:

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا

خدمتِ حدیث کے مذکورہ منصوبے کی بات سن کر فطری طور پر سوال پیدا ہوگا کہ ایسے عظیم کام کے محرکات وفوائد کیا ہیں؟

اس سوال کا جواب مفید سہی لیکن طویل ہے، اس تحریر میں اس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا، پھر بھی بعض اہم نقاط کی جانب توجہ مبذول کرانے کی کوشش کروں گا۔

مطالعہ حدیث

علم حدیث کو اگر بحر ناپیدا کنار سے تشبیہ دی جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ محدثینِ کرام نے اس علم پر توجہ کے اسباب اور اس کے مطالعہ کے جو طریقے اور مقاصد بتائے ہیں، وہ فن کی بڑی بڑی تصانیف میں دیکھے جا سکتے ہیں،لیکن اجمالی طور پر ہم مطالعہ حدیث کے درج ذیل دو مقصد متعین کر سکتے ہیں:

۱۔ اسلامی شریعت کے دو بنیادی مآخذ میں ایک ماخذ حدیث ہے، اس سے شرعی احکام مستنبط کیے جاتے ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندوں کو حلال وحرام سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

احکام کی تشریح وتوضیح کے ذریعے جو اولین اسلامی نسل تیار ہوئی، اس کے کارناموں پر نظر ڈالیے تو اندازہ ہوگا کہ یہ نسل جس طرح تقویٰ اور عبادت میں ممتاز تھی، اس طرح اس نے تہذیب وتمدن کے معاملے میں بھی بے نظیر کامیابی حاصل کی۔ دنیا میں اس نسل کا کوئی جواب پیدا نہ ہوگا۔ یہ لوگ صحرائے عرب کے غیر متمدن حصے سے اٹھے تھے، لیکن وقت کی دو عظیم تہذیبی طاقتوں یعنی قیصر وکسریٰ کو زیر کر دیا اور ان کے سامنے ایسی تہذیب پیش کی جو دونوں تہذیبوں کی خرابیوں سے محفوظ اور اعلیٰ دینی واخلاقی اقدار کی حامل تھی، اس نے انسانیت کو خیر وسعادت کا راستہ دکھایا۔

۲۔ فنی لحاظ سے حدیثِ نبوی کا مقام بلند ہے۔ عام انسانی کلام اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا، اس کے معانی اللہ کی طرف سے وحی کیے گئے ہیں اور الفاظ رسول اکرم ﷺ کے اپنے ہیں، اس کلام میں فصاحت وبلاغت کے انمول جواہر ہیں۔ سامعین کی ہدایت کے ساتھ ساتھ اس میں تعبیر کی خوبی اور تاثیر کی قوت کا ایسا جوہر ہے جسے عام انسانی کلام میں ہم پا نہیں سکتے اور جس سے انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔

احکامِ شریعت کی توضیح وبیان کے علاوہ علمائے اسلام نے حدیث پر جو کام کیے ہیں، ان پر اجمالی نگاہ ڈالنے سے اس علم کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ جوامع، سنن، مسانید، معاجم، مستدرکات، اجزا اور اطراف وغیرہ اس فن کی تصنیفات کے اصطلاحی نام ہیں۔ الفاظ حدیث کی تشریح میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان کا اصل فائدہ علما کو حاصل ہے۔ احکام کی تشریح سے متعلق کتابوں سے علما اور عوام دونوں مستفید ہوتے ہیں۔ معانی وبیان سے متعلق مباحث خواص کی چیز ہیں، ان پہلوؤں کے علاوہ تمدن ومعاشرت اور اقتصاد وسیاست سے متعلق گراں بہا اصول وقواعد حدیث شریف میں موجود ہیں، انھیں سرسری طور پر ہر پڑھا لکھا انسان سمجھ سکتا ہے، لیکن کلامِ نبوت کے اعجاز کا ادراک کرنے کے لیے مذکورہ علوم کے اہلِ اختصاص کی ضرورت ہے، وہی حدیث کی اہمیت وعظمت کے مذکورہ پہلوؤں کو واضح کر سکیں گے۔ علمائے اسلام نے شرحِ حدیث کی جو خدمت انجام دی ہے، وہ اس سلسلے میں بے حد وقیع ہے۔ حدیث میں جہاں جہاں مذکورہ علوم سے متعلق کوئی مسئلہ آیا ہے، اس کی انھوں نے عمدہ توضیح وتشریح کی ہے اور اس طرح حدیث کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کیا ہے۔

ذیل میں علمِ حدیث کی تعریف پر ایک نظر ڈالنا مناسب معلوم ہوتا ہے، تاکہ اس علم کی عظمت وجامعیت کا اندازہ ہو سکے۔

علمِ حدیث کی تعریف

علمِ حدیث ایسا علم ہے جس کے ذریعے نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور احوال کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

اس علم کا موضوع نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی بحیثیتِ رسول ہے اور غایت ومقصد یہ ہے کہ انسان دنیا وآخرت کی سعادت وکامیابی سے بہرہ ور ہو۔

علمِ حدیث کی تعریف کے یہ الفاظ بے حد مختصر ہیں، لیکن اپنے اندر ایک جہانِ معنی سمیٹے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سیرت طیبہ، آپ کا اسوۂ حسنہ، قرآنِ کریم کی تفسیر و بیان اور اس کے اجمال کی تفصیل، سب کچھ اسی حدیثِ نبوی میں ہے۔ شریعت کے جملہ احکام وقوانین کا بنیادی ماخذ صرف قرآن وحدیث ہیں۔ حدیثِ نبوی بلاشبہ بشری کلام ہے، لیکن اس کے معانی وحی الٰہی ہیں، اس لیے علما نے وضاحت کی ہے کہ احکام کی تشریع (قانون سازی) میں حدیث نبوی قرآن کریم کے مثل ہے، یعنی ایسا نہیں کہ جو حکم حدیث سے ثابت ہو، اس کا درجہ اس حکم سے کمتر ہو جو قرآن سے ثابت ہے۔

علمِ حدیث کی فضیلت وشرف

علم حدیث کی فضیلت سے متعلق آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور ائمۂ دین کے اقوال کی کثرت ہے۔ صاحبِ تحفۃ الاحوذی نے تحفہ کے مقدمہ میں بہت سی احادیث واقوال کو اس طرح جمع کر دیا ہے کہ اس علم کی عظمت واہمیت ذہن پر مرتسم ہو جاتی ہے۔ ذیل میں اسی ماخذ سے چند باتیں درج کی جا رہی ہیں:

- نبی اکرم ﷺ تمام مخلوقات میں سب سے اشرف ہیں۔ آپ کو قرآن جیسی معجزانہ کتاب عطا کی گئی ہے، اس لیے آپ کے کلام کا ہر کلام سے اشرف ہونا عقل ودانش کا تقاضا ہے۔
- علومِ قرآن سے لے کر شریعتِ مطہرہ کے تمام احکام وعقائد، طریقہ حقہ کے قواعد، تمام کشفیات وعقلیات نبی اکرم ﷺ کے بیان پر موقوف ہیں۔ اگر ان تمام کو حدیث کی میزانِ عدل پر تولا اور معیار قویم پر پرکھا نہ جائے تو ان کا وزن واعتبار قائم نہ ہوگا۔ صرّاف جس طرح کھرے کھوٹے میں تمیز کرتا ہے، اسی طرح یہ علم صحیح وغلط اور حق وباطل کے مابین امتیاز پیدا کرتا ہے۔ یہ تاریکی میں چراغ اور راہِ حیات میں نشانِ منزل ہے۔
- اتباعِ رسول اکرم ﷺ قرآن کریم کا واضح اور تاکیدی حکم ہے۔ اگر انسان حدیثِ نبوی سے واقف نہ ہو تو پھر اتباعِ رسول ﷺ کا امکان نہیں اور اتباع کے بغیر دنیا وآخرت کی کامیابی ممکن نہیں۔
- علم درحقیقت کتاب وسنت کا علم ہے اور ان دونوں پر عمل ہی اصل عمل ہے، جسے یہ حق کہیں وہی حق اور جسے باطل ٹھہرائیں وہ باطل ہے۔
- حدیث میں "جوامع الکلم" کو بیان وبلاغت کے لحاظ سے جو درجہ حاصل ہے، اس سے علما واقف ہیں۔
- علمِ حدیث ہی شرعی علوم کی کلید، اسلامی شریعت کی بنیاد، تمام فقہی روایتوں کا استناد، دینی فنون کا ماخذ، عقائد کی اصل اور عبادات ومعاملات کا مرکز ومحور ہے۔
- سفیان ثوری کا قول ہے کہ: "لَا أَعْلَمُ عِلْمًا أَفْضَلَ مِنْ عِلْمِ الْحَدِيْثِ لِمَنْ أَرَادَ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى." یعنی علم حدیث سے اگر اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اس سے بہتر کوئی دوسرا علم نہیں۔
- علمِ حدیث کے خدام محدثین کرام کو 'خلفائے رسول' کا لقب دیا گیا ہے، ان کی خدمات کی اہمیت واضح کرتے ہوئے امام حاکم کہتے ہیں: "لَوْلَا كَثْرَةُ طائفة المحدثين على حفظ الأسانيد لدرس منار الإسلام، ولتمكن أهل الإلحاد والمبتدعة من وضع الأحاديث وقلب الأسانيد."

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی محدثین کی اکثریت اگر اسانید کے حفظ پر متوجہ نہ ہوتی تو اسلام کی روشنی مدہم پڑ جاتی اور ملحدین ومبتدعین حدیث وضع کرنے اور اسانید کو الٹ پلٹ کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔

حدیث پر امت کی توجہ

علم حدیث کی تعریف اور شریعت میں اس کی اہمیت وفضیلت سے واقفیت کے بعد بہ آسانی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس علم کا کیا مقام ہے اور اس پر کس طرح کی توجہ مطلوب ہے۔ قرونِ خیر کے مسلمانوں کی حدیث شریف سے دلچسپی اور اس پر توجہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ''سیرۃ البخاری'' کے مصنف علاّمہ مولانا عبدالسلام مبارکپوری۔ رحمہ اللہ۔ لکھتے ہیں:

''اصحابِ رسول اللہ ﷺ اور ان کے بعد تابعین، تبع تابعین میں جس قدر اس کا ذوق اور اس کا شغل تھا، اس کے بیان کے لیے تو ہمارے الفاظ کسی طرح کافی نہیں ہو سکتے، تیسری صدی تک (جس میں حدیث اور آثار صحابہ مدون کر دیے گئے) یہ ذوق اس طرح عام تھا کہ مسلمانوں کا ہر فردِ بشر اس میں ڈوبا ہوا تھا، ہر شخص اس کا فدائی نظر آتا تھا، خدامِ حدیث (محدثین) کی سلطنت عام طور پر تمام مسلمانوں کے قلوب پر اس طرح حاوی تھی کہ یہ ظاہری سلطنت اس کے آگے ہیچ میرز تھی۔'' (سیرۃ البخاری، ص: ۲۵۵)

معاشرے کی ضرورت

علمِ حدیث کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ یہ علم زندگی سے الگ تھلگ کوئی روایتی علم نہیں کہ کسی کا اس سے سابقہ نہ ہو، بلکہ یہ زندگی کے ساتھ ساتھ چلنے والا علم ہے، جس کی راہنمائی سے انسان صحیح راہ پا لیتا ہے، لہٰذا حدیث کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ انسانی معاشرے کی متنوع ضرورتوں کو سمجھیں اور حدیث کا مطالعہ کرنے کے بعد اندازہ لگائیں کہ انسانی معاشرے کی جو متنوع ضرورتیں ہیں، ان کی تکمیل کا کیسا عمدہ سامان اس میں موجود ہے۔ یہ اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی حقانیت وصداقت کا ثبوت ہے کہ نبی امی ﷺ نے احادیث شریفہ کے ذریعے انسانیت کی ہدایت اور امت کی تربیت کا بے نظیر نظام قائم فرما دیا ہے۔ ملک کا امن وامان اور معاشرے کا سکون ہر ایک کا مقصود ومطلوب ہے اور حدیث نبوی میں اس کے اصول وضوابط وضاحت کے ساتھ پیش کر دیے گئے ہیں۔ مخالفینِ اسلام میں سے جو لوگ حدیث کو نشانہ بناتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اس طرح اسلام کی بیخ کنی آسانی کے ساتھ کر سکیں گے۔

حدیث کا تمدنی پہلو

حدیث کی عظمت کو اجاگر کرنے کے لیے تہذیب وتمدن کے پہلو سے بھی حدیث کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ یہ تصور غلط ہے کہ اس علم میں تمدن کی رعایت نہیں۔ سیرۃ البخاری کے مصنف عالی تبار لکھتے ہیں:

''صحیح بخاری کے وہ حصے جن میں معاملات کا بیان ہے، کتاب السِّیَر تک غور سے پڑھو اور باریک نگاہ سے دیکھو۔ حقیقتِ امر یہ ہے کہ جو نکات اور اعلیٰ ترین قوانینِ شرعیہ امام المحدثین نے صحیح حدیثوں سے استخراج اور استنباط کر کے صحیح بخاری میں ذکر کیے ہیں، تمدن کی جان اور سلطنت کی روح رواں ہے اور حق یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام المحدثین ہی کی خداداد فقاہت کا یہ حصہ تھا۔'' (سیرۃ البخاری، ص: ۸۵)

شاہ ولی اللہ اور علم حدیث

برصغیر کے مسلمانوں کی اکثریت شاہ ولی اللہ سے اپنا علمی رشتہ جوڑتی ہے اور انھیں موجودہ دینی بیداری کا نقیب مانتی ہے، اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند سطروں میں ان کی شخصیت اور منہج و مقصد کا ذکر کر دیا جائے، تاکہ اندازہ ہو سکے کہ اہلِ الحدیث اور اہلِ الرائے کے دونوں طبقوں کے تئیں ان کا رویہ کیسا ہے اور وہ خود کیا چاہتے ہیں؟

شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک جامع شخصیت اور غیر معمولی صلاحیت سے نوازا تھا۔ اپنے عہد تک کے علمی ذخیرے پر انھوں نے محققانہ نظر ڈالی، تقریباً ہر علم کی ممکن حد تک خدمت کی، مگر بنیادی طور پر ان کی توجہ علوم پر مرکوز رہی جو امت کے مستقبل کی تعمیر میں موثر تھے۔ دسویں صدی ہجری اور اس کے بعد کی دنیائے اسلام پر نظر ڈالیے تو محسوس ہوگا کہ فقہ میں جمود اور تصوف میں الحادی نظریات کا غلبہ تھا تشریعِ احکام (قانون سازی) میں بنیادی حیثیت کی حامل حدیثِ نبوی علما و عوام کی بے اعتنائی کا شکار تھی، اسے فقہ کے تابع بنا دیا گیا تھا، اس فن کا بنیادی مسئلہ تنقیح و تنقید نظروں سے اوجھل تھا۔ فقہی مسلک کی تائید یا محافل میں رنگینی کے لیے اگر حدیث پیش کی جاتی تو اس کے درجے کا کوئی لحاظ نہ ہوتا۔

شاہ صاحب کا اصل کارنامہ متعین کرنے میں مصنفین مختلف ہیں، لیکن یہ سچ ہے کہ شاہ صاحب کا تجدیدی کمال ان کی خدمتِ حدیث میں نمایاں ہے اور اس خدمت میں انھوں نے اہلِ حدیث کا طریقہ عموماً اختیار کر کے حریتِ فکر اور وسعتِ نظر کی طرح ڈالی ہے۔ تاکہ امتِ مسلمہ سلف کے منہاج پر گامزن ہو کر اختلافِ فکر و نظر کے باوجود متحد رہ سکے۔

شاہ صاحب چونکہ منہج محدثین کے داعی و موید اور تقلید و جمود کے مخالف تھے، نیز حریتِ فکر اور وسعتِ نظر ان کا امتیاز تھا، اس لیے ہندوستانی مسلمانوں میں اکثریت کا دعوے رکھنے والے حضرات شاہ صاحب سے انشراح نہیں رکھتے، انھیں احساس ہے کہ شاہ صاحب کی دعوت میں فکر و عمل کے انحراف کی تردید کا جو عنصر موجود ہے، اس سے ہم آہنگی مشکل ہے۔

شاہ صاحب کی تصانیف اور بالخصوص ''حجۃ اللہ البالغۃ''، ''المسوی''، ''مصفی'' اور ''التفہیمات الالہیۃ'' وغیرہ کا مطالعہ کرنے سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ وہ محدثین کے مسلک و منہج کو ترجیح دیتے ہیں اور اس رویے پر نکیر کرتے ہیں کہ محض تعصب کی بنا پر کسی حدیث کو نظر انداز کیا جائے اور کسی مخصوص فقہی مسلکے کے خلاف ہونے کی وجہ سے اس کی تاویل کی جائے یا اسے ترک کر دیا جائے، ان کتابوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے فقہی اعتبار سے عہد محدثین کو زندہ کرنے کی تحریک شروع کی، جس کی آبیاری شاہ اسماعیل شہید نے کی، پھر یہ سلسلہ آگے بڑھا۔

شاہ صاحب کے تجدیدی کارناموں کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''شاہ صاحب کے طریق کو اگر کبھی علما اپنا لیتے تو ہمارے ہاں کی مذہبی حالت موجودہ حالت سے مختلف ہوتی۔''

یہ محض دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت ہے، اس کو سمجھنے کے لیے فقہا محدثین کے منہج پر غور کرنا ضروری ہے، اس کی خصوصیت نظر کی وسعت اور فن کی اہمیت ہے، کوئی شخصیت یا فرقہ ان کے سامنے نہیں، یہ صحیح ہے کہ مسلمان فرقوں میں وحدت فکر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعمل کے لیے فقہا محدثین کی روش کو اصلاح کی بنیاد بنانا ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی دوسرا راستہ نہیں۔

حدیث وفقہ کے مابین نسبت

گروہ بندی اسلام میں ممنوع اور واقعۃً مضر ہے، مگر افسوس کہ اسے مسلمانوں نے دین کے نام پر رواج دیا، فقہی بنیاد پر گروہ بندی کو فروغ دیا گیا، پھر محدثین وفقہاء کے مابین لکیر کھینچنے کی کوشش کی گئی، گروہی وفقہی عصبیت کی وجہ سے حدیث پر اعتراضات کیے گئے، محدثین نے حدیث کی خدمت کی تھی، لیکن ان کی تنقیص کی گئی اور یہ نہ سوچا گیا کہ جس علم کے یہ خادم ہیں وہ احکام شریعت کا ایک بنیادی مأخذ ہے، قرآن اور حدیث ہی سے فقہ کے تمام احکام اخذ کیے جاتے ہیں، پھر دونوں علوم اور ان کے خادموں کے درمیان فاصلہ کی لکیر کیسی؟ محدثین اور فقہا کے گروہ اسلام کے نام لیوا ہیں، لہٰذا ان کے بیچ خلیج ثابت کرنا بے معنی ہے، علم کے مزاج، اصول، منہج اور مقصد کی بنا پر جو امتیاز قائم ہے وہ علیحدہ شے ہے، فقہ پر توجہ دینے کی وجہ سے اگر حدیث سے صرف نظر کیا جا رہا ہے تو یہ نادانی ہے، فقہ کا علم بھی اسلام کی علمی میراث کا حصہ ہے، ذہنی کاوش کے نتیجہ کے طور پر اس کا وزن ہے، البتہ کوئی مسئلہ کتاب وسنت سے ہم آہنگ نہ ہو تو اس کی تائید غلط ہے، حدیث اصل اور فقہ فرع ہے، دونوں کو ان کے مقام پر رکھنا اور ان کے خادموں کا احترام کرنا ایمان وضمیر کا تقاضا ہے، افسوس ہوتا ہے کہ تعصب کی وجہ سے علمی مباحث میں کتب تفسیر وحدیث کی جگہ صرف کتب فقہ کے حوالہ پر اکتفا کیا جاتا ہے اور دین کی خدمت کے باب میں محدثین کو نظر انداز کر کے صرف فقہا کا نام لیا جاتا ہے! اسلامی اصول اس امتیاز وتفریق کی تائید نہیں کرتے، اگر ہم اپنی ترجیح اور اپنے پندار کی بنا پر ایسا کرتے ہیں تو اس کو کہیں بھی مقبولیت حاصل نہ ہوگی۔

اسلام کے مذکورہ دونوں طبقات کو قرون خیر کی روح سے سمجھنا چاہیے اور تحزب وطائفیت میں پڑ کر حدیث اور محدثین کے خلاف زبان نہ کھولنا چاہیے، علما ومحققین نے اس نقطہ پر بحث کر کے اسے منقح کر دیا ہے، ہم کو اس پر غور کرنا چاہیے۔

محدثین واہل الرائے کا باہمی فرق

صاحب سیرۃ البخاری نے فقہائے محدثین اور فقہائے اہلِ الرائے کے طرز اجتہاد واصول فقاہت کا مفصل ذکر کیا ہے اور علامہ ابن خلدون وشاہ ولی اللہ کے بیانات نقل کر کے ان کا خلاصہ پیش کیا ہے، ہم اسی خلاصہ کے بعض حصے نقل کرنا چاہتے ہیں:

❀ جامع ترمذی میں ہے، ابو السائب کہتے ہیں کہ ہم لوگ وکیع کے پاس بیٹھے تھے، انھوں نے ایک شخص سے (جو رائے اور قیاس کا خوگر تھا) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے إشعار کیا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ إشعار مُثلہ ہے۔ شخص مذکور نے کہا کہ ابو حنیفہ ابراہیم نخعی سے ناقل ہیں کہ وہ اس کو مثلہ کہتے تھے۔ ابو السائب کہتے ہیں کہ اس قدر وکیع کو میں نے غصہ ہوتے کبھی نہ دیکھا تھا۔ وکیع نے کہا کہ میں ”قال رسول اللہ ﷺ“ کہتا ہوں اور تو اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں ابراہیم نخعی کا قول پیش کرتا ہے!! تو اس قابل ہے کہ قید کر دیا جائے اور جب تک اس قول سے باز نہ آئے، تجھے رہائی نہ دی جائے۔

❀ فقہ کی دو قسمیں ہیں: حجازیوں (مکے مدینے والوں) کی فقہ، عراقیوں (اہلِ کوفہ) کی فقہ۔

❀ عراقیوں میں احادیثِ رسول اللہ ﷺ و آثارِ صحابہ و تابعین کی بالکل کمی تھی اور اس کا ذوق بھی ان میں کم تھا، اس وجہ سے ان کے مسائل کی بنا زیادہ تر رائے و قیاس ہی پر رہی۔ وہ حدیث و آثار کا تتبع چھوڑ کر رائے و قیاس کی طرف متوجہ رہے اور اسی لیے ''اہل الرائے'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

اہلِ حجاز میں احادیثِ رسول اللہ ﷺ و آثارِ صحابہ و تابعین کا بے حد ذوق تھا۔ وہ ہر مسئلے کے لیے احادیث و آثار تلاش کرتے، اسی لیے وہ لوگ اصحابِ حدیث، اہلِ الحدیث اور محدثین کے ممتاز لقب سے ملقب ہوئے۔

❀ عراقیوں میں دستور یہ تھا کہ یہ لوگ اپنے اساتذہ کے تنقیح کیے ہوئے قواعد یا ان کے اقوال کو یاد کر لیتے اور جو مسئلہ پیش آتا انھیں قواعد سے ان کے جوابات طلب کرتے۔ دوسرا فریق (اہلِ مکہ و مدینہ) کسی کے قواعد یا رائے کے پابند نہ تھے، وہ براہِ راست اصل مآخذ (قرآن و حدیث) سے مسائل کے جواب طلب کرتے، ہاں مجبوری کی بنا پر صحابہ کے اتفاق رائے، فتاوی یا قیاس کا استعمال کرتے تھے۔

❀ اہلِ عراق کے دلوں کا میلان ان کے اساتذہ کی طرف بے طرح تھا، اس میں وہ متہم ہو گئے۔ وہ اپنے ائمہ کو انتہا درجہ کا محقق جانتے تھے، بلکہ اپنے ائمہ کو اس غلو کی وجہ سے صحابی (وہ بھی جلیل القدر صحابی جن کا شمار فقہائے صحابہ میں ہے) پر ترجیح دینے کو تیار تھے۔

❀ شاہ ولی اللہ کے بیان سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ اہلِ حدیث کا طریقہ اجتہاد نہایت مشکل تھا، وہیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہی طریقہ اجتہاد اصحابِ رسول اللہ ﷺ و اکابرِ تابعین کا تھا اور امام المحدثین (بخاری) نے اسی کو اختیار کیا۔

❀ یہ دعوی کہ محدثین اور ان کے اَتباع اصولِ فقاہت نہیں جانتے تھے یا اس سے کام نہیں لیتے تھے، نہایت بَیّن غلطی ہے۔

❀ یہ کہنا صحیح نہیں کہ اہلِ کوفہ کو فقاہت اور قیاس و اجتہاد سے کام لینے کی وجہ سے اہل الرائے کہا جاتا تھا۔ ایسا ہوتا تو مذکورہ لقب مذموم نہ مانا جاتا، حالانکہ یہ لقب زمانہ صحابہ سے برابر موقعہ ذم میں استعمال کیا گیا ہے۔

❀ چونکہ عراقیوں کے اصولِ فقاہت و طرزِ اجتہاد صحابہ و تابعین کے طرزِ اجتہاد و اصولِ فقاہت سے بعید تھا، اس وجہ سے فقہائے محدثین اور امام بخاری نے اس سے کنارہ کشی اختیار کی۔

❀ امام حماد کے زمانے سے عراق میں تخریجی فقہ کا دور شروع ہوا اور اس میں ترقی ہوتی گئی، یہی معراجِ ترقی ٹھہرا، دوسرے علوم اسلامیہ سے بے پروائی اور بے توجہی ہوتی گئی۔ چند دنوں کے بعد خود اہلِ کوفہ کو دوسرے علومِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامیہ میں اپنے ائمہ کے اقوال وتحقیقات پر اعتماد نہ رہا اور تخریجی مسائل پر اس قدر وثوق اور اعتماد بڑھا کہ اس کے مقابل میں کہیں صحیح حدیثیں ناقابلِ عمل ٹھہریں اور کہیں اکابر صحابہ غیر فقیہ اور ناسمجھ قرار دیے گئے!!

لیکن اگر کوئی شخص تخریجی اشتغال کا نمونہ دیکھنا چاہے تو عراقِ عجم میں اب بھی چلا جائے اور کابل، قندھار، غزنی، ہرات وغیرہ کی درس گاہوں کو ملاحظہ کرے اور وہاں کے بڑے بڑے فقیہ ملاؤں کو دیکھے، آرا الرجال کا درس جاری ہے، انھیں پر تفریع وتخریج ہو رہی ہے اور یہی ان کی معراجِ ترقی اور یہی ان کی جولان گاہ ہے۔ وہ علوم قرآنیہ سے ناواقف اور علوم حدیثیہ سے بے پروا، قدوری سے لے کر تمام کتبِ فقہ کا درس دیں گے اور کتبِ فقہ عمر بھر پڑھیں گے، لیکن قرآن اور حدیث کو ایک روز بھی بنظرِ تحقیقِ مسائل نہیں دیکھیں گے، ان کے کان تحقیق سے ناآشنا ہیں، ان کے دل ودماغ میں آرا الرجال سے بڑھ کر کوئی باوقعت چیز نہیں، وہ فقہائے کوفہ کی آرا کو آسمانی وحی سے بھی زیادہ باوقعت جانتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی لائق سے لائق ہوا تو اسی قدر کہ مختلف اقوالِ فقہا کو راجح ومرجوح کر سکے اور بس۔

اہل الرائے کی وجہ تسمیہ میں جناب شاہ صاحب فرماتے ہیں:

"المراد من أهل الرأي قوم توجهوا بعد المسائل المجمع عليها بين المسلمين وبين جمهورهم إلى التخريج على أصل رجل من المتقدمين، فكان أكثر أمرهم حمل النظير على النظير، والرد إلى أصل من الأصول دون تتبع الأحاديث والآثار."

"یعنی اہلِ الرائے وہ لوگ ہیں جنھوں نے مسلمانوں کے مسائل متفق علیہا کے بعد کسی متقدم شخص کے قاعدے پر تخریجِ مسائل کی طرف توجہ کی، ان کا اکثر دستور یہی تھا کہ مسئلے میں اس کے مشابہ مسئلے کا حکم لگاتے اور مسئلے کو انھی قواعد کی طرف پھیر پھار کر لے جاتے جو ان کے اساتذہ کے نکالے ہوئے تھے اور احادیث نبویہ واقوالِ صحابہ کی تلاش نہ کرتے۔"

شرارِ بولہبی

اس عنوان کے تحت ان مساعی غیر محمودہ بلکہ خبیثہ کی طرف اشارہ مقصود ہے جو مختلف اوقات میں حدیث شریف کے خلاف عمل میں لائی جاتی رہی ہیں۔ یہ سلسلہ جس قدر طویل ہے، اسی قدر حق وانصاف سے دور ہے، لیکن بوالعجبی کا کیا کہنا کہ اس طرح کے مزاعم خبیثہ کے لیے قرآن وحدیث سے استدلال کی کوشش کی جاتی ہے!

قدیم عہد میں حدیثِ نبوی کے خلاف جو محاذ قائم کیا گیا تھا، جدید دور میں اسی کی تجدید کی گئی اور وہیں سے موجودہ دور کی ہفوات کے لیے مواد حاصل کیے گئے۔ باطل فرقوں کے وجود اور ان کی سرگرمیوں سے متعلق صاحب "سیرۃ البخاری" رقم طراز ہیں:

"امام بخاری کا زمانہ نہایت پر آشوب زمانہ ہے۔ صحیح حدیثوں کی تدوین تو شروع ہو چکی ہے اور بہت کچھ تدوین ہو بھی چکی ہے، لیکن اس کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے۔ کوئی کتاب صحیح حدیثوں کی مکمل تیار نہیں ہے۔ عقائد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطلہ کی چنگاریوں نے مشتعل ہو کر عالم میں ایک آفت مچا رکھی ہے۔ ہر جگہ بحث ومباحثہ کے بازار گرم ہیں۔ منکرینِ تقدیر، منکرینِ صفاتِ الٰہی، منکرینِ عذابِ قبر، منکرین رویتِ باری، منکرینِ ملائکہ وجن، مجسمہ، مرجیہ، جبریہ، معتزلہ، جہمیہ، خارجیہ، رافضیہ، امامیہ، ان میں بھی زیدیہ، اسماعیلیہ وغیرہ بیسیوں فرقے پیدا ہو چکے ہیں، غرض ملک کے ہر گوشے میں ایک نئی صدا بلند ہے اور ہر فرقہ اپنی جگہ اپنی پوری کوشش اور کامل قوت کے ساتھ اپنے خیالات پھیلانے میں سرگرم ہے۔ ادھر کوفہ سے اہلِ الرائے کے قیاسی مسائل نہایت زور وشور سے اٹھ کر تمام عراق پر چھا گئے ہیں۔ امام ابو یوسف کے قاضی القضاۃ ہونے کی وجہ سے جو قاضی مقرر کیے جاتے ہیں، وہ اسی خیال کے مقرر کیے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ عرصہ تک قائم رہ کر نہایت مستحکم طریقے پر اس کی بنیاد اور جڑ تمام عراق میں مضبوط ہو گئی ہے۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ اپنی خیر منانی مشکل ہے، امام بخاری کے قلم ولسان ودرس نے وہ کام کیا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ جس سادگی اور بیباکی سے صحیح بخاری میں ان فرق باطلہ کا رد کیا ہے، وہ امام صاحب ہی کا حصہ تھا، اس پر لطف یہ کہ جن کی غلطیاں اور اوہام بیان کیے ہیں کہیں ان کے نام نہیں لیے اور یہ وہ عالی ہمتی ہے جو بہت ہی کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ صحیح بخاری کی کتاب الایمان، کتاب الاعتصام بالسنہ اور کتاب التوحید کو کسی کامل الفن شیخ سے پڑھو اور ساتھ اس کے کتاب الملل والنحل کو سامنے رکھ لو تو اس کی خوبی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

''علاوہ صحیح بخاری کے فرق باطلہ کی تردید کے لیے مستقل تصنیفیں لکھیں، کتاب خلق افعال العباد و کتاب الرد علی المعطلہ امام صاحب کی مشہور تالیف ہے اور اب طبع ہو کر شائع ہے۔ جہمیہ معطلہ وغیرہ کا رد اس میں نہایت پر زور طریقے سے کیا ہے۔'' (سیرۃ البخاری، ص: ۲۳۶۔۲۳۷)

جدید دور میں حدیث پر اعتراضات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے صاحب سیرۃ البخاری لکھتے ہیں:

''ہم دیکھتے کہ آج یہ فن کئی حریفوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے اور اس پر کئی طرف سے حملے ہو رہے ہیں، گو زمانہ قدیم میں بھی اس پر بہت کچھ حملے ہوئے، تاہم آج جس طرح آزادی اور بیباکی کے ساتھ اس پر حملے ہو رہے ہیں، اس کی نظیر زمانہ سلف میں کم ملتی ہے اور لطف یہ کہ حملہ آور قوم اپنے کو مسلمان کہتی ہے!''

(ماخذ مذکور، ص۲۵۲)

اس مقام پر مجھے بعض معاصر عرب علما کا یہ قول یاد آ رہا ہے کہ کسی مسلمان کی طرف سے سنت کی حجیت کا انکار مستبعد ہے! معلوم نہیں اس قول کی دلیل کیا ہے، لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ مسلکی تعصب کے دباؤ اور خواہشاتِ نفس کی پیروی کی وجہ سے متعدد لوگوں نے سنت کا انکار کیا اور ہندوستان میں تو ''اہلِ قرآن'' نام کی ایک جماعت تشکیل دی گئی، جس نے اپنے وسائل کے مطابق انکارِ سنت کو فروغ دیا۔ صاحب سیرۃ البخاری کا اشارہ اسی طرف ہے، اس جماعت نامسعود کے افراد اور ان سے متاثر لوگ اکا دکا آج بھی نظر آتے ہیں، مگر آج حدیث کا انکار یا اس پر حملہ کرنے والے اکثر لوگ وہ ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کے انفرادی یا اجتماعی مفادات پر حدیث کی وجہ سے ضرب لگتی ہے، وہ نہیں چاہتے کہ ہماری اختیار کردہ راہ میں حدیث کی وجہ سے (یا شریعت کے کسی بھی اصول کی وجہ سے) رکاوٹ پیدا ہو۔ سنت شریفہ سے اعراض کی حدیث نبوی میں جو تصویر پیش کی گئی ہے، وہ ایسے لوگوں پر پوری طرح منطبق ہے۔ نسأل الله العافية.

حدیث کا ترجمہ وتشریح

اسلامی شریعت کے احکام کا اصل مآخذ کتاب وسنت ہیں اور مسلمانوں کے تمام فرقے قرآن وسنت ہی کی پیروی کا دعوی کرتے ہیں، لیکن اس سلسلے میں اس اہم بات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ سلف کا منہجِ فہم اور معیارِ حق وصداقت ہی معتبر ہے۔ قرون مشہود لہا بالخیر (اسلام کی تین ابتدائی ادوار) میں جو واقعات پیش آئے اور ائمہ دین نے ان کی تئیں جو موقف اختیار کیا، اس سے صاف واضح ہے کہ کتاب وسنت کو سمجھنے میں مسلمان آزاد نہیں۔ یہ معاملہ دین کا ہے۔ مذکورہ تینوں ادوار کی علمی ومذہبی میراث کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

موجودہ دور میں مسلمانوں کی فکری واعتقادی حالت کا مطالعہ کیا جائے تو صاف محسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے متلاشیانِ حق اور بالخصوص پڑھا لکھا طبقہ مطمئن نہیں۔ کتاب وسنت پر عمل کی ضرورت کا انھیں احساس ہے، وہ جمود وتقلید سے ہٹ کر ہر مسئلے کو کتاب وسنت کی روشنی میں سمجھنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کے سامنے کوئی دوسری دلیل پیش کی جاتی ہے تو وہ مطمئن نہیں ہوتے۔

دوسری طرف ذرائع ابلاغ نے غیر معمولی ترقی کر لی ہے۔ دنیا بھر کے انسانوں کے ساتھ چند لمحات میں رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دنیا کے سامنے اسلام کے نام پر وہی چیز پیش کرنا صحیح ہو گا، جس کی قرآن وحدیث سے تائید ہوتی ہو، لہٰذا ہمیں اپنے علمی ودعوتی فریضے کو انجام دینے کے لیے کتاب وسنت سے اپنا ربط مضبوط کرنا ہو گا اور تعصب وتنگ نظری سے اوپر اٹھ کر حق کے تقاضے کے مطابق اِقدام کرنا ہو گا۔ جدید ذرائع ابلاغ میں ہم جو کچھ تخزین کریں یا تحریر کے ذریعے جو کچھ بھی پیش کریں۔ اس کی تائید قرآن وحدیث سے ہو تو بہتر ہے، ورنہ مسخ شدہ اسلام کی دعوت پیش کرنے والے (خصوصاً جدید ذرائع ابلاغ میں) بہت زیادہ ہیں۔ ہم وقت کے تقاضے کو اسی وقت پورا کر سکیں گے جب دنیا کے سامنے صحیح دعوت کو مناسب وموثر انداز سے پیش کریں۔

جماعتِ اہلِ حدیث کے ذریعے حدیث کی اشاعت

جاہلانہ انداز کی گفتگو مسلم معاشرے کا ایک سنگین مرض ہے۔ تعصب سے نفرت کا جنم ہوتا ہے اور نفرت پیدا کرنا ہی شیطان کا مقصد ہے۔ برصغیر میں جب سے مسلمان موجود ہیں، اپنے دین اور علومِ دین کی اشاعت کا کام کر رہے ہیں۔ کسی فرقے یا جماعت سے دینی وعلمی کام کی نفی نا معقول انداز ہے۔ ہر جماعت نے اپنے وجود کے وقت سے اس ملک میں کام کیا ہے اور آج بھی کر رہی ہے، البتہ اس کام کا معیار اور اس کی اِفادیت کا مسئلہ زیر غور ہے۔ قرآن نے انسانی نفسیات کا ذکر ﴿كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ [المؤمنون: ٥٣] کے ذریعے کر دیا ہے۔ یہاں معیار پر پرکھنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بات آئے گی تو پھر ابتدائی تین صدیوں کے معیار و منہج کو تسلیم کرنا ہوگا۔

جماعتی لحاظ سے جائزہ لیا جائے گا تو ماننا ہوگا کہ برصغیر میں جماعتِ اہلِ حدیث نے حدیث کی خدمت ایک اہم علم کی حیثیت سے کی ہے، اس کی نظر میں کسی مسلک یا شخصیت کی بات نہ تھی، نہ کسی کی جانبداری کا سوال تھا۔ قرون اولی میں محدثین کرام کا منہج اس کے سامنے تھا، اسی کے تقاضے کو اس نے پورا کیا۔ جماعت کے اسی موقف کا اثر تھا کہ متحدہ ہندوستان میں حدیث کی اشاعت ہوئی، حدیث کی کتابوں سے لوگ روشناس ہوئے اور جب اللہ تعالی نے ہدایت دی تو حدیث کا مطالعہ کرنے اور حوالہ دینے لگے، پھر ایک وقت آیا کہ حدیث کی چھے اہم کتابوں (اصول ستہ) کی تدریس کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ تدریس کی نوعیت جو بھی ہو، لیکن یہ محسوس کیا گیا کہ تنہا فقہ کی کتابوں پر توجہ مرکوز کرنا صحیح نہیں ہے، اس کے ساتھ ساتھ کتبِ حدیث کی تدریس بھی ضروری ہے۔ ہم نے ''تدریس کی نوعیت'' کا جو لفظ استعمال کیا ہے۔ اس سے اس بات کی جانب اشارہ مقصود ہے کہ حدیث سے جو مسئلہ ثابت ہو رہا ہے، اسے ثابت کرنے کے بجائے اس کے ذریعے کسی مخصوص فقہی مسلک کی تایید کی جائے اور سند و متن کے دیگر امور کو نظر انداز کر دیا جائے یا پھر مذکورہ روح کے مطابق ہی تدریس کی خدمت انجام دی جائے۔

اس مقام پر ان کوششوں کی جانب اشارہ بھی مناسب ہے جو مستند، معروف اور متداول تصنیفاتِ حدیث کے بالمقابل مسلکی خدمت اور گروہی عصبیت کی تحریک پر لکھی گئی ہیں، اس طرح کی متعدد کتابیں اسی سرزمینِ ہند پر تیار کی گئی ہیں اور ان کے مقصدِ تصنیف کی وضاحت کرتے ہوئے صاف طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ اس تصنیفی کوشش کا محرک مخصوص فقہی مسلک کی تایید ہے، یعنی حدیث کا اپنا کوئی معیار اور فن کی خدمت اس کا محرک نہیں!!

کتبِ حدیث کے تحشیہ و شرح کا کام بھی متحدہ ہندوستان میں خاصا ہوا ہے، ان شروح و حواشی پر نظر ڈالیے تو صاف معلوم ہوگا کہ کتاب کی خدمت یا کسی تدریسی مقصد کی تکمیل کے لیے یہ خدمت انجام نہیں دی گئی ہے، بلکہ فقہی مسلک کی تایید مقصود ہے، اس صورتِ حال کو ملحوظ کرنے والا ہر شخص یہ فیصلہ کرے گا کہ شرح یا حاشیے کے ذریعے کتبِ حدیث کی خدمت اس طرح کی جائے کہ پڑھنے والا کسی الجھن کا شکار نہ ہو، شاہ ولی اللہ کی مساعی جمیلہ کی روشنی میں علمائے اہلِ حدیث نے محسوس کیا کہ محدثین کے معیارِ جرح و تعدیل کو اور شاہ صاحب کے اصولِ فقہیات کو سامنے رکھ کر مذہب و مشرب کے امتیاز کے بغیر حدیث کی خدمت کی جائے اور جملہ اسلاف کرام، محدثین ہوں یا فقہا کا احترام ملحوظ رکھا جائے۔ یہی وہ مثبت انداز ہے جس کے ذریعے تحقیق کے عمل کو تقویت حاصل ہو سکتی ہے۔

عصر حاضر میں علم حدیث کے تئیں ہماری ذمے داری

جو لوگ علمی میدان میں سرگرم ہیں، ان کے پیشِ نظر بہت سے علمی و تحقیقی منصوبے ہیں، جن پر وسائل کی فراہمی کی صورت میں کام ہو سکتا ہے، چونکہ جماعتِ اہلِ حدیث محدثین کے منہج کے مطابق خدمتِ دین کی قائل ہے، اس لیے اس کی اہم ذمے داری یہ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- حدیث وآثار کی روشنی میں قرآن کریم کی ایک علمی تفسیر تیار کرائے جس سے موجودہ ذہن کو صحیح راہ ملے اور اس کے خدشات دور ہوں۔
- اصول ستہ، موطا امام مالک اور سنن دارمی کے متون کو مختلف زبانوں میں مع تعلیقات وحواشی دیدہ زیب صورت میں شائع کرائے۔
- محدثینِ کرام کی صدیوں پر محیط کارناموں اور تاریخ کو اردو زبان میں مدوّن کرائے۔
- حدیث کے منکرین، مخالفین اور تاویل وتوجیہ کی پگڈنڈیوں پر جانے والوں کے حملوں کی مدافعت کے لیے موثر انتظام کرے۔

دارالدعوۃ کا عظیم منصوبہ

ہندوستان میں علمِ حدیث کی خدمت اور اس فن میں کتابوں کی تصنیف کا حال برصغیر کی علمی ودینی تاریخ سے متعلق کتابوں میں مفصل مذکور ہے۔ حدیث کی خدمت ہی کا ایک حصہ یہ ہے کہ اردو زبان اور دیگر ہندوستانی زبانوں میں علومِ سلف کو منتقل کیا جائے، تاکہ یہاں کی کثیر آبادی اس خزانے سے روشناس اور مستفید ہو سکے۔ کتبِ حدیث میں اصولِ ستہ (بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ) کا اردو ترجمہ نواب وحیدالزماں حیدرآبادی نے کیا تھا، ان کے بعد مولانا عبدالسلام بستوی نے مشکاۃ المصابیح کا اور مولانا داود راز نے بخاری شریف کا اردو ترجمہ کیا۔ مولانا راز صحیح مسلم کے ترجمے میں بھی مشغول تھے، لیکن اس کی تکمیل نہ ہو سکی، اس کے علاوہ متفرق طور پر کتبِ حدیث کے ترجمے کے متعدد کام ہوئے۔ یہاں استقصا مقصود نہیں، صرف یہ عرض کرنا ہے کہ معروف رفاہی تعلیمی ادارے ''دارالدعوۃ'' نے کتبِ حدیث اور علومِ سلف کو اردو اور دیگر ہندوستانی زبانوں میں منتقل کرنے کا ایک جامع ومفید منصوبہ بنایا ہے، اس کام کے آغاز میں اصولِ ستہ کے ترجمے کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ یہ منصوبہ محض کسی زبان میں ترجمہ کا نہیں، بلکہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ اس میں درج ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے:

(۱) متنِ حدیث کی تصحیح بر عایت علاماتِ وقف: کامہ، کالن، ڈیش وغیرہ۔

(۲) کتب تسعہ (بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، موطا امام مالک، سنن دارمی) کے حوالے سے حدیث کی تخریج۔

(۳) صحت وضعف کے اعتبار سے حدیث پر حکم۔

(۴) صحت وضعف کے حکم کی توجیہ وتشریح۔

(۵) حدیث کا سلیس اور واضح ترجمہ۔

(۶) حواشی جن میں باطل عقائد ونظریات کی تردید ہو۔

اس اجمالی بیان سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ دارالدعوۃ کا مذکورہ منصوبہ علما اور عوام دونوں کے لیے مفید ہے۔ متن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تصحیح، حدیث کی تخریج، صحت یا ضعف کا حکم، اس حکم کی توجیہ وتشریح، معانی کی توضیح اور باطل عقائد کی تردید وغیرہ امور پر علما کی توجہ مرکوز ہوتی ہے، جبکہ حدیث کا ترجمہ اور مستنبط احکام کی توضیح خصوصی طور پر عوام کی توجہ کا مرکز ہوتی ہے۔ ایسے کثیر الجہات منصوبے کو صحیح طور پر عملی جامہ پہنا دیا جائے تو یقین ہے کہ معاشرے کے افراد با مقصد دینی ثقافت سے واقف ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس عظیم ومفید منصوبے کی تکمیل کے لیے ہر طرح کے وسائل مہیا فرما دے۔ آمین

وصلى الله على رسوله الكريم، والحمد لله رب العالمين.

ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری

وکیل الجامعۃ السلفیہ۔ بنارس

۲۶۔۱۔۱۴۲۴ھ

22003

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كلمة فضيلة الدكتور إسماعيل بن غصاب العدوى

(وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية بدولة قطر)

بسم الله الرحمن الرحيم، الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على المبعوث رحمة للعالمين نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين. أما بعد؛

فإن الجهود التى يبذلها الشيخ الجليل أستاذ الحديث في الهند وفي المملكة العربية السعودية الأستاذ عبدالرحمن بن عبدالجبار الفريوائي في الدعوة إلى الإسلام والعقيدة السلفية ونشر العلم والسنة في الهند، وما تقوم به مؤسسة دار الدعوة التعليمية الخيرية بدلهى التى يشرف عليها الشيخ من نشر العلم والعقيدة السلفية جهود مباركة وجهود عظيمة، تستحق الإعجاب، وتستحق الدعم والمشاركة.

ومن بينها هذا المشروع الكبير المهم، وهو ترجمة أمهات كتب السنة إلى اللغة الأردية، وكذلك ترجمة السيرة النبوية الشريفة، وبين أيدينا ترجمة سنن النسائي إلى اللغة الأردية، وهذا له أثر كبير فى توعية المسلمين بدينهم، وتبيين الإسلام السمح لغير المسلمين بعيداً عن جهل الجاهلين، وتزييف المكذبين والمنافقين.

إن اطلاع المسلم على كتب السنة وحديث الرسول ﷺ وسيرته العطرة، كما يزيده إيمانا وحباً لله ولرسوله ولدينه ويزيده تمسكاً بها؛ فهو كذلك يزيده علماً يصحح له عمله وعقيدته، ويحصنه ضد الشبهات وحملات المستشرقين وأذنابهم، تلك الحملات الهدامة والمشككة فى أحكام الشريعة والعقائد الإسلامية.

وأحب أن أنبه ههنا على أمر مهم جداً، وهو أن لا ننسى فى خضم عملنا بهذه الترجمات المهمة والنافعة أن نوجه المسلمين إلى تعلم اللغة العربية ونحضهم على ذلك، ونسعى فى نشر تعليمها لأعلى مستوى؛ فإنها مفتاح الإسلام، وطريق فهم الكتاب والسنة.

أسأل الله أن يبارك أعمالكم وأن يوفقكم ويسددكم. وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

إسماعيل بن غصاب العدوي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تاثرات

از:......ڈاکٹر اسماعیل بن غصاب العدوی
وزارۃ اوقاف واسلامی امور ، قطر

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على المبعوث رحمة للعالمين ، نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين ، امابعد:

ہر طرح کی تعریف وتوصیف اور حمد وثنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اور درود وسلام ہو ساری دنیا کے لیے رحمت بنا کر بھیجے جانے والے ہمارے نبی اکرم محمد اور آپ کے سارے آل واصحاب پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد عرض ہے کہ ہندوستان اور سعودی عرب میں استاذ حدیث شیخ جلیل عبدالرحمٰن بن عبدالجبار الفریوائی، اسلام اور سلفی عقیدہ کی دعوت وتبلیغ اور ہندوستان میں علم دین اور حدیث کی نشر واشاعت کی جو کوششیں کر رہے ہیں، اور دارالدعوۃ، دہلی آپ کی زیر نگرانی میں علم دین اور سلفی عقیدے کی اشاعت کی جو کوششیں کر رہا ہے، یہ بڑی مبارک کوششیں ہیں، جو قابل تعریف اور تعاون اور مدد کی مستحق ہیں۔

انہیں کوششوں میں سے حدیث کے اہم مراجع اور سیرت نبویہ کے اردو زبان میں تراجم کا بڑا اہم منصوبہ ہے، اور اس وقت ہمارے سامنے سنن نسائی کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ منصوبہ جھٹلانے والوں اور منافقین کی تلبیسات اور ان کے دجل وفریب اور جاہلوں کی جہالت سے دور مسلمانوں کی دینی بیداری اور غیر مسلموں کو اسلام کی سادہ تعلیمات کی وضاحت میں بڑا موثر اور مفید ہے۔

مسلمان کتب حدیث پر مطلع ہو اور احادیث نبویہ اور سیرت پاک سے آگاہی حاصل کرے تو اس سے اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اور اس کے دین سے محبت بڑھتی ہے۔ اور سنت پر عمل بڑھ جاتا ہے، ایسے ہی اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے اس کا عقیدہ اور عمل مزید صحیح اور پختہ ہو جاتا ہے، اور سنت کا علم اس کو شکوک وشبہات اور مستشرقین اور ان کے اتباع وتلامذہ کے ان حملوں سے محفوظ رکھتا ہے، جو اسلامی عقائد اور شرعی احکام کو ڈھاتے اور ان میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔

میں یہاں پر ایک بڑے اہم مسئلے کی طرف متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں ترجمے کی اس اہم اور مفید کوشش میں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہم مسلمانوں کی توجہ عربی زبان کے سیکھنے سکھانے کی طرف مبذول کرائیں اور انھیں اس پر آمادہ کریں اور اعلیٰ پیمانے پر عربی زبان کی تعلیم کی کوشش کریں، اس لیے کہ یہ اسلام کی کنجی اور کتاب وسنت کے فہم کا راستہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کے اعمال میں برکت دے اور آپ سب کو اپنی توفیق وتائید سے نوازے۔ وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين ۔

ڈاکٹر اسماعیل بن غصاب العدوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح حیات

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ......۲۱۴، ۲۱۵ھ۔۳۰۳ھ)

نام ونسب اور کنیت: ......آپ کا نام احمد اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے:
احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار بن نسائی الخراسانی۔ (التذکرہ: ۲/ ۲۴۱، طبقات الشافعیہ ۲/۸۳)

ولادت: ......آپ کے سنہ پیدائش میں اختلاف ہے۔ بعض نے ۲۱۴ھ اور بعض نے ۲۱۵ھ بیان کیا ہے۔ (التذکرۃ، التھذیب، طبقات الشافعیہ)

خود امام نسائی سے منقول ہے کہ میری پیدائش اندازاً ۲۱۵ھ کی ہے، اس لیے کہ ۲۳۰ھ میں، میں نے پہلا سفر قتیبہ بن سعید کے لیے کیا اور ان کے پاس ایک سال دو مہینے اقامت کی۔ (تھذیب الکمال ۱/۳۳۸، سیر أعلام النبلاء ۱۴/۱۲۵)

ابن یونس مصری کہتے ہیں: نسائی بہت پہلے مصر آئے، وہاں پر علماء سے احادیث لکھیں اور طلبہ نے آپ سے احادیث لکھیں۔ آپ امام حدیث، ثقہ، ثبت اور حافظ حدیث تھے۔ مصر سے ماہ ذی القعدۃ ۳۰۲ھ میں نکلے اور دوشنبہ کے دن ۱۳ صفر ۳۰۳ھ فلسطین میں آپ کی وفات ہوئی۔ (تھذیب الکمال، تذکرۃ الحفاظ ۲/۷۰۱، السیر ۱۴/۱۳۳، الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ: ۴۵۸)

امام ذہبی دول الاسلام میں کہتے ہیں: امام نسائی کی عمر ۸۸ سال تھی، ۲۱۵ھ کی تاریخ پیدائش کی بنا پر۔ یہ ایک اندازہ ہے۔ اکثر علماء نے امام نسائی کی عمر ۸۸ سال بتائی ہے۔ (البدایۃ والنھایۃ ۱۱/۱۲۴، توضیح المشتبہ لابن ناصر الدین الدمشقی ۵/۱۸، تھذیب التھذیب ۱/۳۶، ۳۷، شذرات الذھب)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے جو امام نسائی کی پیدائش ۲۲۵ھ لکھی ہے، جو صحیح نہیں، چنانچہ ابن العماد نے امام نسائی کی وفات ۳۰۳ھ ذکر کرتے ہوئے کہا: ولہ ثمان وثمانون سنۃ۔ اس لحاظ سے بعض مورخین کا یہ کہنا کہ نسائی کی پیدائش ۲۲۵ھ میں ہوئی، صحیح نہیں ہے۔ (شذرات الذھب)

وطن: ......آپ کی پیدائش خراسان کے مشہور شہر نساء میں ہوئی، جو صرف نون اور سین کی فتح کے ساتھ اور ہمزہ کے کسر اور مد کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ کبھی عرب اس ہمزہ کو واو بدل کر نسبت کرتے وقت ''نسوی'' بھی کہا کرتے ہیں اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے، لیکن مشہور نسائی ہے۔ لیکن واضح رہے کہ امام نسائی نے مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

علمی اسفار: ......امام نسائی نے پہلے اپنے شہر کے اساتذہ سے علم حاصل کیا، پھر علمی مراکز کا سفر کیا۔ سب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے آپ نے ۲۳۰ھ کو خراسان میں بلخ کے ایک شہر بغلان کا رخ کیا۔ وہاں قتیبہ بن سعید کے پاس ایک سال دو ماہ طلب علم میں گزارا اور اُن سے بکثرت احادیث روایت کیں، نیز طالبان حدیث کے نقش قدم پر چلتے ہوئے طلب حدیث کے لیے دوردراز علاقوں کا قصد کیا۔ حجاز (مکہ ومدینہ) عراق (کوفہ وبصرہ) شام، جزیرہ، خراسان اور سرحدی علاقوں کے مراکز حدیث جن کو ''ثغور'' (سرحدی علاقے) کہا جاتا ہے کا سفر کیا اور مصر میں سکونت اختیار کی۔ (طبقات الشافعیہ ۸٤، تذکرۃ الحفاظ ۲/٦۹۸، مقدمہ تحفۃ: ٦٦)

مورخین نے آپ کے علمی اسفار کا ذکر کیا ہے، حافظ ابن کثیر آپ کے علمی اسفار کے بارے میں لکھتے ہیں:

"رحل إلى الآفاق، واشتغل بسماع الحديث والاجتماع بالأئمة الحذاق" (البداية: ۱۲۳)

''یعنی نسائی نے دوردراز کا سفر کیا، سماع حدیث میں وقت گزارا اور ماہر ائمہ سے ملاقاتیں کیں۔''

اساتذہ :...... امام نسائی نے علماء کی ایک بڑی جماعت سے علم حدیث حاصل کیا۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام نسائی نے بے شمار لوگوں سے احادیث سنیں۔ (تہذیب التہذیب) ان میں سے چند اہم ائمہ اور رواۃ حدیث کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

۱۔إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني ۲۔ أبوداود سليمان بن اشعث السجستاني

۳۔ أحمد بن بكار ٤۔ أحمد بن حنبل

۵۔إسحاق بن راهويه ٦۔ الحارث بن مسكين

۷۔ زياد بن يحيىٰ الحسّائی النكری البصری

۸۔ عباس بن عبدالعظيم العنبری ۹۔ عبدالله بن أحمد بن حنبل

۱۰۔عبدالله بن سعيد الكندی ۱۱۔علی بن حجر

۱۲۔ علی بن خشرم ۱۳۔ عمرو بن بن علی الفلاس

۱٤۔عمروبن زراره ۱۵۔قتيبة بن سعيد

۱٦۔محمد بن إسماعيل بخاری۔ [1]

---

[1] حافظ مزی کی تحقیق میں امام نسائی کا سماع امام بخاری سے نہیں ہے، وہ بعض شیوخ کے واسطے سے بخاری سے روایت کرتے ہیں۔ (تہذیب الکمال ۲۴/۴۳۷) لیکن صحیح اور تحقیقی بات یہی ہے کہ امام نسائی امام بخاری کے شاگرد ہیں، حافظ ابن حجر نے مقدمۃ الفتح (ص:۴۹۲) میں لکھا ہے کہ بخاری سے احادیث روایت کرنے والے بڑے حفاظ حدیث مسلم، نسائی، ترمذی، ابوالفضل احمد بن سلمہ اور ابن خزیمہ ہیں۔ نیز تہذیب التہذیب میں امام بخاری کے ترجمے کے آخر میں (۹/۵۵) اور ایسے ہی محمد بن اسماعیل عن حفص بن عمر بن الحارث کے ترجمے میں (۹/٦۳) یہ مسئلہ صاف کردیا ہے کہ بلا شک وشبہہ امام بخاری، امام نسائی کے استاذ ہیں اور حافظ مزی کی بات صحیح نہیں ہے (ملاحظہ ہو: سيرة البخاری ۲/۷٤۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔محمد بن المثنی
۱۸۔محمد بن بشار
۱۹۔محمد عبدالاعلی
۲۰۔یعقوب بن ابراھیم الدورقی
۲۱۔ھشام بن عمار
۲۲۔ھناد بن السری

تلامذہ:......امام نسائی سے علماء اور رواۃ کی ایک بڑی تعداد نے علم حاصل کیا اور آپ سے احادیث روایت کیں، جن کے بارے میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ بے شمار لوگ ہیں۔ (تہذیب التہذیب) امام نسائی علم و دین کی امامت کی شہرت کے ساتھ معمر شیخ الحدیث تھے، اس لیے آپ کے علوم وفنون سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ طلبہ آپ کے پاس اس واسطے بھی بکثرت آتے تھے، تاکہ اُن کی سند عالی ہو جائے، اس لیے کہ قتیبہ بن سعید اور اُن کے طبقہ سے امام نسائی نے احادیث روایت کی تھیں اور تیسری صدی کے خاتمے اور چوتھی صدی کی ابتداء میں اس سند عالی کا کوئی راوی آپ کے علاوہ نہ پایا جاتا تھا، اس لیے رواۃ نے آپ سے بڑھ چڑھ کر احادیث روایت کیں۔ مشاہیر رواۃ تلامذہ کا تذکرہ درج ذیل ہے:

سنن نسائی کے رواۃ :......امام نسائی کے تلامذہ میں سے جن لوگوں نے آپ سے سنن کی روایت کی ہے، حافظ ابن حجر نے ان میں سے دس رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ عبدالکریم بن احمد بن شعیب النسائی (ت:۳۴۴ھ): عبداللہ بن محمد بن اسد جہنی، ایوب بن حسین قاضی ثغر اور خصیب بن عبداللہ نے عبدالکریم سے سنن روایت کی۔ ابن خیر کہتے ہیں: ابومحمد بن اسد کے پاس کتاب الطب (دو جزء میں) تھی۔ جس کی روایت میں وہ ابوموسیٰ عبدالکریم بن احمد بن شعیب نسائی سے منفرد تھے۔ (فہرست ابن خیر ۱۱۳، تہذیب التہذیب ۱/۳۷)

ابن خیر فہرست میں لکھتے ہیں کہ ابوعلی غسانی کہتے ہیں: کتاب المجتبیٰ کی روایت نسائی سے ان کے لڑکے عبدالکریم اور ولید بن القاسم الصوفی نے کی ہے۔ (فہرست ابن خیر ۱۱۶، ۱۱۷)

۲۔ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق ابن السنی الدینوری (ت:۳۶۴ھ): حافظ ابن حجر نے ان کو سنن صغریٰ کے رواۃ میں لکھا ہے، لیکن ابن خیر نے اپنی فہرست میں ان کا تذکرہ سنن کے رواۃ میں نہیں کیا۔ المجتبیٰ یعنی نسائی کی سنن صغریٰ کے یہ راوی ہیں۔ (سیر أعلام النبلاء ۱۶/۲۵۵) موجودہ سنن صغریٰ کے متداول نسخے ابن السنی ہی کی سند سے ہیں۔ واضح رہے کہ تحقیق سے یہ ثابت ہے کہ سنن صغریٰ (المجتبیٰ) کے مؤلف امام نسائی ہی ہیں، ابن السنی صرف اس کے راوی ہیں۔ بعض لوگوں نے سنن صغریٰ میں ابن السنی کی بعض زیادات اور افادات سے یہ استدلال کیا ہے کہ یہ ابن السنی کی تالیف ہے، جب کہ اہل علم کے یہاں یہ بات معروف ومشہور ہے کہ رواۃ اپنے شیوخ کی کتابوں میں اضافے کرتے رہے ہیں، مثال کے طور پر مسند احمد اور فضائل صحابہ میں عبداللہ بن احمد اور قطیعی کی زیادات ہیں، اور سنن ابن ماجہ میں راوی کتاب ابوالحسن القطان کی زیادات ہیں۔ ایک قوی دلیل سنن صغریٰ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسائی کی تالیف ہونے کی یہ ہے کہ نسائی نے سنن کبریٰ سے انتخاب کے ساتھ ساتھ سنن صغریٰ میں بہت ساری ایسی احادیث ذکر کی ہیں، جو کبریٰ میں نہیں پائی جاتیں۔

۳۔ ابوعلی الحسن بن الخضر الاسیوطی (ت:۳۶۱ھ): ابوالحسن علی بن محمد بن خلف القابسی اور ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن علی ادفوی نے ان سے سنن کی روایت کی۔ (فہرست ابن خیر۱۱۲)

۴۔ حسن بن رشیق ابومحمد العسکری (ت:۳۷۰ھ): احمد بن عبدالواحد بن الفضل ابوالبرکات الفراء اور ابوالقاسم حسن بن محمد انباری نے ان سے سنن کی روایت کی۔

۵۔ ابوالقاسم حمزہ بن محمد بن علی کنانی مصری الحافظ صاحب مجلس البطاقہ (ت:۳۵۷ھ): ان سے سات رواۃ نے سنن کی روایت کی۔ ابن خیر کہتے ہیں: ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسد جہنی کی حمزہ سے روایت والے نسخے میں چند اسمائے کتب ایسے ہیں جو ابومحمد اصیلی کی روایت میں نہیں ہیں، ان میں سے مناقب الصحابة (٤/ جزء)، كتاب النعوت (١/ جزء) كتاب البيعة (١/ جزء) كتاب ثواب القرآن (١/ جزء) كتاب التعبير (١/ جزء) كتاب التفسير (٥/ جزء) ہیں۔ ان کتابوں کی قاضی حمزہ سے روایت ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یحییٰ بن مفرج اور ابوالقاسم احمد بن محمد بن یوسف المعافری نے کی ہے اور یہ دونوں رواۃ محمد بن اسد کے ساتھی ہیں۔ محمد بن قاسم نے بھی ان کتابوں کی روایت نہیں کی ہے اور نہ ابوبکر بن الاحمر نے، ہاں ابن قاسم کے پاس کتاب الاستعاذۃ اور فضائل علی بن ابی طالب ان سے مستثنیٰ ہیں۔

ابن خیر مزید کہتے ہیں: اس تصنیف کے علاوہ مجھے ابومحمد بن یربوع کے خط سے کتاب الایمان و کتاب الصلح ملی ہے، كتاب الايمان بروايت ابوعلى حسين بن محمد الغسانى عن ابى عمر ابن عبدالبر عن أبى القاسم أحمد بن فتح التاجر عن حمزة بن محمد كنانى ہے، اور ابوعلی الغسانی بھی اسے اس سند سے روایت کرتے ہیں:

أبو مروان عبدالملك بن زيادة الله التميمي عن أبى اسحاق إبراهيم بن سعيد بن عبدالله الحبال عن أبى الفرج محمد بن عمر الصدفى عن حمزة الكنانى فى رجب ٣٥٤هـ) قال: حدثنا أبو عبدالرحمن النسائى قراءة بلفظه (فہرست ابن خیر۱۱۵)

حافظ مزی تحفۃ الاشراف میں ایک سے زیادہ بار کہتے ہیں کہ کتاب المواعظ کی روایت صرف ابوالقاسم حمزہ کنانی نے کی ہے۔

۶۔ ابن حیویہ: ابوالحسن محمد بن عبدالکریم بن زکریا بن حیویہ نیساپوری مصری (ت:۳۶۶ھ): ابوالحسن قابسی فقیہ، ابوالحسن علی بن منیر الخلال اور ابوالحسن علی بن ربیعہ البزار نے ان سے سنن کی روایت کی۔ (فہرست ابن خیر۱۱۵)

حافظ مزی نے تحفۃ الاشراف میں ابن حیویہ کی روایت پر اعتماد کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ محمد بن معاویہ بن الاحمر الاندلسی القرطبی (ت:۳۵۸ھ): سنن کبری کے سماع کے بعد اسے لے کر آپ اندلس گئے اور لوگوں نے یہ کتاب آپ سے سنی، اس وقت سنن کبریٰ کا مطبوعہ نسخہ ابن الاحمر اور ابن سیار کی روایت سے ہے۔

ابن الاحمر سے سنن کی روایت درج ذیل رواۃ نے کی ہے:

ا۔ابوالولید یونس بن عبداللہ بن مغیث القاضی

۲۔سعید بن محمد ابوعثمان القلاس

۳۔محمد بن مروان بن زہر ابوبکر الایادی

۴۔عبداللہ بن ربیع بن بنوس ابومحمد (فہرست ابن خیر ۱۱۰)

۸۔ محمد بن قاسم بن محمد بن سیار القرطبی الاندلسی ، ابوعبداللہ (ت:۳۲۷ھ): ابومحمد عبداللہ بن محمد بن علی الباجی اور ابوبکر عباس بن اصبغ الحجازی نے ان سے سنن کی روایت کی۔ ابن خیر کہتے ہیں: محمد بن قاسم اور ابوبکر بن الاحمر کا سماع ایک ہی تھا، محمد بن قاسم کے نسخے میں "فضائل علي وخصائصه" اور "كتاب الاستعاذة" تھیں۔ یہ دونوں کتابیں ابن الأحمر کے نسخے میں نہیں تھیں۔ (فہرست ابن خیر ۱۱۱، ۱۱۲، تہذیب الکمال ۱/۳۷)

۹۔ علی بن ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامہ ابوالحسن الطحاوی (ت:۳۵۱ھ) (تہذیب التہذیب ۱/۳۷)

۱۰۔ ابوبکر احمد بن محمد بن المہندس (ت:۳۸۵ھ): یہ سب نسائی سے سنن کی روایت کرنے والے حضرات ہیں۔ (تہذیب التہذیب ۱/۳۷)، ابن المہندس سے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عابد المعافری نے سنن کی روایت کی۔ (فہرست ابن خیر ۱۱۵)

سنن نسائی کے ان دس رواۃ کا تذکرہ حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں کیا ہے، لیکن ابوبکر احمد بن محمد بن المہندس کے بارے میں حافظ ذہبی کہتے ہیں: ان کے بارے میں جس نے یہ کہا ہے کہ انھوں نے نسائی سے سنا ہے، اس سے غلطی ہوئی ہے۔ (سیر أعلام النبلاء ۴۶۲)

۱۱۔ ابوالقاسم مسعود بن علی بن مروان بن الفضل البجانی: سفر حج کے دوران مصر میں نسائی سے اخذ کیا، اور سنن کی روایت کی۔ (تاريخ ابن الفرضي ،رقم الترجمه ٢١٤٦، اللباب في الأنساب لابن الاثير ،ماده : البجاني ، والمشتبه للذهبي ص: ٥١، وتوضيح المشبه لابن ناصرالدين الدمشقي ١/٣٧٠، ٣٧١، و حاشيه تهذيب الكمال ١/٣٢٣)

۱۲۔ ابوہریرۃ بن ابی العصام: احمد بن عبداللہ بن الحسن بن علی العدوی: عبداللہ بن محمد بن اسد جہنی نے ان سے سنن کی روایت کی۔ (فہرست ابن خیر ۱۱۴)

۱۳۔ ابن ابی التمام: احمد بن محمد بن عثمان بن عبدالوہاب بن عرفہ بن ابی التمام، امام جامع مسجد مصر: ابومحمد اصیلی اور حافظ ابوالقاسم خلف بن القاسم نے ان سے سنن کی روایت کی۔ ابن خیر کہتے ہیں: سنن نسائی کی "کتاب الصلح" کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ابوعلی الغسانی ابوشاکر عبدالواحد بن محمد بن موہب الأصیلی سے کرتے ہیں اور ابوعلی اسے بسند ابن عبدالبر عن ابی القاسم خلف بن القاسم روایت کرتے ہیں، پھر اصیلی اور ابوالقاسم دونوں ابوالحسن ابن عرفۃ عن النسائی اسے روایت کرتے ہیں۔ (فہرست ابن خیر ۱۱۳)

واضح رہے کہ سنن صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں ''کتاب الصلح'' موجود نہیں ہے۔ حافظ مزی اور حافظ ابن حجر نے بھی اس کی طرف کہیں اشارہ نہیں کیا۔

۱۴۔ ابوعلی حسن بن بدر بن ابی ہلال: ابوالحسن علی بن محمد بن خلف قابسی نے ان سے سنن روایت کی ہے۔ (فہرست ابن خیر ۱۱۲)

۱۵۔ ابواحمد حسین بن جعفر بن محمد الزیات: خلف بن قاسم بن سہل الدباغ الحافظ نے ان سے سنن کی روایت کی۔ (فہرست ابن خیر ۱۱۴)

۱۶۔ ابومحمد عبداللہ بن حسن المصری (تحفۃ الأشراف ۱۱۱۳۱)

۱۷۔ ابوالطیب محمد بن فضل بن عباس (تحفۃ الأشراف ۵۳۱۸)

۱۸۔ ابوالحسن علی بن الحسن الجرجانی (تاریخ جرجان ۳۱۷)

۱۹۔ ولید بن القاسم الصوفی: ابن خیر فہرست میں لکھتے ہیں کہ ابوعلی غسانی کہتے ہیں: کتاب المجتبیٰ کی روایت نسائی سے ان کے لڑکے عبدالکریم اور ولید بن القاسم الصوفی نے کی ہے۔ (فہرست ابن خیر ۱۱۶، ۱۱۷)

مزید بعض مشاہیر تلامذہ درج ذیل ہیں:

۲۰۔ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی

۲۱۔ ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی

۲۲۔ ابوبشر الدولابی

۲۳۔ ابوجعفر محمد بن عمرو العقیلی

۲۴۔ احمد بن محمد بن سلامہ ابوجعفر الطحاوی

۲۵۔ ابراہیم بن محمد بن صالح

۲۶۔ ابوعلی حسین بن محمد نیساپوری

۲۷۔ ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی

۲۸۔ ابوسعید عبدالرحمن بن احمد بن یونس بن عبدالاعلی الصدفی صاحب تاریخ مصر

۲۹۔ محمد بن سعد السعدی الباوردی

۳۰۔ ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن یوسف الشیبانی الحافظ المعروف بالاخرم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔ منصور بن اسماعیل المصری الفقیہ

۳۲۔ ابوبکر محمد بن احمد بن الحداد الفقیہ

مؤخر الذکر ابوبکر بن الحداد ایسے شخص ہیں جنھوں نے امام نسائی کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں:

كان ابن الحداد كثير الحديث، ولم يحدث عن غير النسائي، وقال: جعلته حجة بيني وبين الله تعالى (ابن الحداد کثیر الحدیث تھے، نسائی کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے نسائی کو اپنے اور اللہ کے درمیان حجت بنایا ہے) (طبقات الشافعية ۲/۱۱۳، تذكرة الحفاظ: ۲/۷۰۰، البداية: ۱۱/۱۲۳)

حفظ واتقان:......اللہ تعالیٰ نے امام نسائی کو غیر معمولی قوت حفظ سے نوازا تھا، یہاں تک کہ امام ذہبی نے انھیں امام مسلم سے بڑا حافظ حدیث کہا ہے۔

ابن یونس مصری کہتے ہیں: كان النسائي إماما في الحديث ثقة ثبتا حافظا (البدایہ ۱۲۳)
نسائی امام حدیث، ثقہ، عادل اور حافظ تھے۔

سبکی کہتے ہیں: سألت شيخنا أبا عبدالله الذهبي الحافظ وسألته أيهما أحفظ: مسلم بن الحجاج صاحب الصحيح أو النسائي؟ فقال: النسائي. (طبقات الشافعية: ۲/۸٤)
میں نے اپنے استاذ حافظ ذہبی سے پوچھا کہ صاحب صحیح مسلم بن الحجاج اور نسائی میں سے کون زیادہ حدیث کا حافظ ہے؟ تو انھوں نے جواب میں کہا: نسائی۔

حافظ سیوطی کہتے ہیں: "الحافظ أحد الحفاظ المتقنين" (حسن المحاضرة ۱/۱٤۷) (نسائی ایک پختہ حافظ حدیث ہیں)۔

امام المسلمین اور امام الحدیث:

اہل علم نے امام نسائی کی ممتاز دینی خدمات، علمی تبحر، تصنیف وتالیف میں شہرت اور مہارت کا اعتراف اس طور پر کیا کہ آپ کو مسلمانوں کے امام اور فن حدیث کے امام کے لقب سے ملقب کیا اور آپ کو مسلمانوں کا مقتدیٰ وامام تسلیم کیا، گویا آپ دینی قیادت اور علمی سیادت دونوں وصف کے جامع تھے۔

محمد بن سعد الباوردی کہتے ہیں: میں نے قاسم مطرز سے ابوعبدالرحمٰن النسائی کا ذکر کیا، تو انھوں نے کہا: نسائی امام ہیں یا امامت کے درجے کے مستحق ہیں، یا اس طرح کا کوئی جملہ کہا۔ (تهذيب الكمال: ۱/۳۳۳)

امام حاکم کہتے ہیں کہ میں نے حافظ دارقطنی کو کئی مرتبہ یہ کہتے سنا: "أبو عبدالرحمن مقدم على كل من يذكر بهذا العلم من أهل عصره" "اپنے قابل شمار معاصر علمائے حدیث میں آپ سب پر مقدم ہیں" (معرفة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علوم الحدیث ۸۳، التقیید ۱۴۰، تہذیب الکمال ۱/۳۳۴، التذکرہ، البدایہ والنہایۃ ۱۴/۷۹۳، والسیر ۱۴/۱۳۱، طبقات الشافعیہ)

امام حاکم کہتے ہیں: میں نے ابوعلی حسین بن علی کو کئی بار چار ائمہ اسلام کا نام لیتے سنا، جن میں سب سے پہلے ابوعبدالرحمٰن نسائی کا نام لیتے۔ (معرفة علوم الحدیث : ۸۲، تہذیب الکمال : ۱/۳۳۳)

امام حاکم کی روایت ہے کہ حافظ ابوعلی حسین بن علی فرماتے ہیں: میں نے ابوعبدالرحمٰن نسائی سے سوال کیا۔ آپ ائمہ اسلام میں سے ایک امام تھے۔ نیز کہتے ہیں: هو الإمام فی الحدیث بلا مدافعة . (یعنی ابوعبدالرحمٰن نسائی بلانزاع متفقہ طور پر امام حدیث ہیں۔ (تہذیب الکمال ۱/۳۳۳، سیر أعلام النبلاء ۱۴/۱۳۱، تاریخ الاسلام، تذکرة الحفاظ ۲/۶۹۹)

امام حاکم ایک دوسری جگہ کہتے ہیں: میں نے ابوعلی حسین بن علی حافظ کو یہ کہتے سنا: میں نے اپنے وطن اور اپنے سفر میں چار ائمہ حدیث کو دیکھا، دو نیساپور کے، یعنی محمد بن اسحاق ابن خزیمہ اور ابراہیم بن ابی طالب، تیسرے ابوعبدالرحمٰن نسائی مصر میں اور چوتھے عبدان اہواز میں۔ (تہذیب الکمال ۱/۳۳۳)

حاکم مزید کہتے ہیں: میں نے جعفر بن محمد بن الحارث کو کہتے سنا کہ میں نے حافظ مامون ابوالقاسم (حسین بن محمد بن داود مصری) کو یہ کہتے سنا: ہم فداء (جنگ) والے سال ابوعبدالرحمٰن نسائی کے ساتھ طرطوس گئے تو وہاں مشائخ اسلام کی ایک جماعت کا اجتماع ہوا۔ حفاظ حدیث میں سے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابراہیم مربی، ابوالاذان (عمر بن ابراہیم) اور (محمد بن صالح بن عبدالرحمٰن) کیلجہ وغیرہ حاضر ہوئے، سبھوں نے مشورہ کیا کہ شیوخ حدیث کی روایات کا انتخاب ان کے لیے کون کرے تو سب کا ابوعبدالرحمٰن نسائی پر اتفاق ہوا اور سبھوں نے آپ کی منتخب کردہ احادیث لکھیں۔
(معرفة علوم الحدیث ۸۲، تہذیب الکمال ۱/۳۳۳، السیر ۱۴/۱۳۰، الحطة ۴۵۸)

آگے امام حاکم کہتے ہیں: میں نے حافظ ابوالحسین محمد بن المظفر کو کہتے سنا: میں نے مصر میں اپنے شیوخ کو ابوعبدالرحمٰن نسائی کی امامت اور پیشوائی کا اعتراف کرتے سنا اور یہ کہ رات دن آپ عبادت میں مشغول رہتے تھے اور برابر حج کرتے تھے، آپ والی مصر کے ساتھ فداء (جنگ) کے لیے گئے تو مسلمانوں میں احیائے سنت اور تیز فہمی کی صفت سے متصف ہوئے، گرچہ بادشاہ کے ساتھ نکلے تھے لیکن ان کی مجالس سے دور رہتے تھے، اپنے سفر میں فراوانی کے ساتھ کھاتے پیتے تھے، آپ اسی حال پر تھے کہ دمشق میں خوارج (نواصب) کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔ (تہذیب الکمال ۱/۳۳۴، تذکرة الحفاظ ۲/۷۰۰)

حاکم کہتے ہیں: میں نے حافظ علی بن عمر دارقطنی کو ایک سے زیادہ بار یہ کہتے سنا: سارے معاصر علمائے حدیث میں ابوعبدالرحمٰن نسائی سب پر مقدم ہیں۔ (تہذیب الکمال ۱/۳۳۳)

ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی صوفی کہتے ہیں: میں نے حافظ دارقطنی سے پوچھا کہ ابن خزیمہ اور نسائی جب کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث روایت کریں تو آپ کس کو مقدم رکھیں گے؟ کہا: نسائی کو، اس لیے کہ وہ بڑے مسند ہیں، لیکن یہ بات بھی ہے کہ میں نسائی پر کسی کو بھی فوقیت نہیں دیتا، گرچہ ابن خزیمہ بے مثال امام اور پختہ عالم ہیں۔ (تهذيب الكمال ۱/۳۳۳، ۳۳٤)

حمزہ بن یوسف سہمی کہتے ہیں: دارقطنی سے سوال ہوا کہ جب نسائی اور ابن خزیمہ روایت کریں تو کس کی حدیث کو مقدم رکھیں گے؟ جواب دیا کہ نسائی کی احادیث کو، اس لیے کہ ان کی کوئی مثال موجود نہیں ہے، میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ آپ ورع وتقویٰ میں بے مثال تھے، چنانچہ آپ نے ابن لہیعہ سے احادیث روایت نہیں کی جب کہ سند عالی سے قتیبہ کے واسطے سے یہ احادیث ان کے پاس تھیں۔ (تهذيب الكمال ۱/۳۳۵)

ابوطالب احمد بن نصر کہتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن نسائی سے زیادہ صبر وتحمل کا مظاہرہ کون کرسکتا ہے؟ آپ کے پاس ابن لہیعہ سے مروی ہر باب میں احادیث تھیں (یعنی عن قتیبہ عن ابن لہیعہ) لیکن آپ نے ان احادیث کی روایت نہیں کی، کیوں کہ آپ ابن لہیعہ کی احادیث کی روایت کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ (تهذيب الكمال ۱/۳۳۵، تذكرة الحفاظ ۲/٦٩٩)

ابوبکر بن الحداد صاحب علم وفضل واجتہاد تھے۔ دارقطنی کہتے ہیں کہ ابن الحداد کثیر الحدیث تھے، لیکن نسائی کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی اور کہا کہ میں نسائی کی روایت پر راضی ہوں، یہ میرے اور اللہ کے درمیان حجت ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے منصور الفقیہ اور احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی سے سنا: ابوعبدالرحمٰن نسائی ائمہ اسلام میں سے ایک امام ہیں۔ (تهذيب الكمال ۱/۳۳۳)

الغرض امام موصوف کے فضل وکمال اور دینی قیادت اور علمی سیادت کا اعتراف سارے محدثین اور اصحاب طبقات وتراجم کے یہاں مسلم ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: ((وكذلك أثنى عليه غير واحد من الأئمة وشهدوا له بالفضل والتقدم في هذا الشأن)) ''بہت سارے ائمہ نے نسائی کی تعریف کی ہے اور علم حدیث میں آپ کی فضلیت وپیشوائی کی شہادت دی ہے۔''

امام نسائی کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور مادی اسباب کی دنیا میں گروہ محدثین کو اس بات کی توفیق دی کہ وہ کتاب وسنت کی محبت سے سرشار ہو کر اُس کی ممکن خدمت کریں، چنانچہ طلب علم سے لے کر تدوین حدیث کے مختلف مراحل تک کتاب وسنت کو صحیح سندوں کے ساتھ روایت کرنے اور اُن کے صحیح معانی ومفاہیم کو محفوظ رکھنے کی جدوجہد میں اس گروہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آیت کریمہ: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ کی عملی تفسیر ائمہ اسلام کی حفاظتِ حدیث کی یہی جدوجہد ہے، جس کے نتیجے میں دینی نصوص صحیح سندوں اور سلف صالحین کی تعبیرات کے ساتھ محفوظ طریقے سے ہم تک پہنچے۔ امام نسائی سلسلہ محدثین کی اہم کڑی ہیں، آپ نے حدیث کی حفاظت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتدوین کے ساتھ ساتھ جرح وتعدیل رواۃ پر بھی بڑا سرمایہ چھوڑا اور فہم حدیث کے سلسلے میں بھی آپ کی کوششوں سے مسلک سلف ہم تک پہنچا۔ صحیح اسلامی عقائد کو بھی آپ نے امت تک پہنچایا، اسی وجہ سے سنن نسائی کی افادیت مسلّم ہے اور عقیدۂ سلف کی اشاعت اور رد بدعت کی شہرت کی وجہ سے آپ کو امام دین اور امام المسلمین کے لقب سے ملقب کیا گیا، جیسا کہ اوپر کے اقوال میں گزرا۔ جن محدثین کے ساتھ آپ کی امامت کا ذکر آیا ہے، وہ صرف محدث اور فقیہ ہی نہ تھے، بلکہ وہ عقائد ومنہج کے باب میں بھی امام ہدایت، حامی سنت اور ماحی بدعت تھے۔ اصطلاحِ علماء میں آپ ''صاحب سنت'' کے لقب یافتہ عالم تھے، جس کو علماء نے دین کی امامت سے بھی تعبیر کیا ہے، خلاصہ یہ کہ امام نسائی عقائد کے باب میں بھی امام ہدیٰ تھے، چنانچہ آپ نے اپنے شیوخ کے نقش قدم پر صحیح اور سنی عقائد کا برملا اظہار کیا اور اپنی کتابوں میں ان مسائل کو جگہ دی۔

مسئلہ خلق قرآن

قرآن اللہ کا کلام ہے، جو حکم اللہ تعالیٰ کی ذات کا ہے وہی اس کی صفات کا ہے، سلف صالحین کے نزدیک اس بارے میں اجماع ہے۔ عقیدۂ سلف کے مخالفین کی، جو قرآن کو مخلوق کہتے ہیں، اجماعی طور پر سلف نے مذمت کی، بلکہ ان کا یہ فتویٰ مشہور ہے کہ جس نے اللہ کے کلام کو مخلوق کہا وہ کافر ہے۔ اس اہم مسئلے پر امام نسائی کا فتویٰ بھی موجود ہے۔ آپ کے ایک شاگرد قاضی مصر ابوالقاسم ابوعبداللہ بن ابی العوام السعدی کہتے ہیں: ہم سے نسائی نے اور نسائی سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ محمد بن اعین کا بیان ہے کہ میں نے ابن مبارک سے کہا کہ فلاں آدمی یہ کہتا ہے کہ جس شخص نے اللہ کے قول ''إننی أنا اللہ لا إله إلا أنا فاعبدنی'' کے بارے میں مخلوق ہونے کا اعتقاد رکھا وہ کافر ہے، تو ابن مبارک نے کہا: اس نے سچ کہا۔ نسائی کہتے ہیں: میرا بھی یہی مذہب ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ: ۲/۷۰۰)

فضائل صحابہ اور مشاجرات صحابہ میں زبان بندی

اسی طرح سے فضائل صحابہ کا اعتراف اور مشاجرات صحابہ کے بارے میں کف لسان سلف کا عقیدہ ہے، اسی لیے عقائد کی کتابوں کے علاوہ حدیث کی کتابوں میں صحابہ کرام کے مناقب وفضائل کو کثرت سے بیان کیا گیا ہے۔ امام نسائی نے بھی اس باب کو اپنی کتابوں میں جگہ دی، یہی نہیں بلکہ بعض صحابہ کے خلاف موقف رکھنے والے لوگوں کی اصلاح کی طرف عملی اقدام بھی کیا، چنانچہ دمشق پہنچنے پر علی رضی اللہ عنہ سے منحرف لوگوں کو صحیح عقیدہ سمجھانے کے لیے آپ نے خصائص علی نامی کتاب لکھی، جس سے وہاں کے منحرفین کے عتاب کا شکار ہوئے، بلکہ زدوکوب اور ایذا رسانی کی شدت نہ برداشت کر سکے اور اس راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ اللہ رب العزت آپ کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے۔ آمین

شروع ہی سے عقائد کے باب میں انحراف کی روش رکھنے والوں کی کج فکری اور اعتقادی گمراہیوں پر نقد ونظر ائمہ دین کے یہاں بہت معروف ومشہور بات ہے، بلکہ راہِ اعتدال سے ہٹ جانے والے حضرات پر تنقید سلف صالحین کا شعار اور منہج رہا ہے، بلکہ ان کے نزدیک عقیدہ اور منہج کے مخالفین کا رد وابطال ایک اہم اصول رہا ہے، بالخصوص محدثین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظام نے یہ کام بڑی ذمے داری سے انجام دیا۔ گمراہ فرقوں اور اُن کے ائمہ اوران کے مقالات واعتقادات پر کھل کر تنقید کی۔ سلفی عقائد واصول اور اتباع سنت کے مضامین کو خوب اچھی طرح سے بیان کیا۔ خوارج، روافض، نواصب، معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، جبریہ وغیرہ گمراہ فرقوں کے خلاف ائمہ حدیث کے مقدس گروہ نے شروع ہی سے جنگ چھیڑی۔ معتزلہ اور جہمیہ کے رد کے نام سے مستقل کتابیں لکھیں اور عقائد کی کتابوں میں ان گمراہ عقائد پر کھل کر تنقید کی۔ امام احمد بن حنبل تو مسئلہ خلق قرآن کے خلاف فتوے پر ڈٹے رہنے کی بنا پر ''امام اہل سنت والجماعت'' کے لقب سے مشہور ہوئے ،ان کے شاگرد رشید امام بخاری نے ''خلق أفعال العباد'' نامی مستقل رسالہ لکھا اور صحیح بخاری میں کتاب العلم، کتاب الإیمان، کتاب التوحید والرد علی الجهمیه، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنه وغیرہ کتب میں اتباع سنت اور عقیدہ سلف کی خوب خوب وضاحت کی، اور غیر سلفی عقائد اوران کے حاملین کا رد وابطال کیا۔ امام احمد کے تلامذہ میں سے امام ابوداود نے اپنی سنن میں کتاب السنہ کے نام سے یہ خدمت انجام دی۔ یہی کام امام ابن ماجہ نے اپنی سنن کے مقدمہ میں کیا۔

مسائل ایمان اور ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے کا اعتقاد

ائمہ اسلام بالخصوص امام بخاری نے مسائل ایمان بالخصوص اطاعت سے ایمان بڑھنے اور معصیت سے ایمان گھٹنے کے سلفی عقیدے کو کتاب وسنت اور اجماع کے دلائل سے ثابت کیا، اور اس باب کے سارے منحرفین کا رد وابطال کیا، امام بخاری کے طرز پر ان کے تلمیذ رشید امام نسائی نے بھی سنن میں باقاعدہ کتاب الایمان وشرائعہ میں باب ۳۳ کے تحت ۵۴ (۴۹۸۵-۵۰۳۹) احادیث کی تخریج فرمائی، جو سب کی سب صحیح ہیں۔ اسی طرح ایمان میں زیادتی اور کمی اور ایمان سے متعلق دوسرے عقائد سلف کی وضاحت فرمائی، ایک نظر ابواب پر ہو جائے جس سے آپ کی مسائل ایمان پر ترجیحات کا اندازہ ہو جائے گا:

1۔ذكر أفضل الأعمال 2۔ طعم الإيمان 3۔حلاوة الإيمان

4۔حلاوة الإسلام 5۔نعت الإسلام

6۔صفة الإيمان والإسلام

7۔ تأويل قوله عزوجل:﴿قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا﴾ (الحجرات:14)

8۔صفة المؤمن 9۔صفة المسلم 10۔ حسن إسلام المرء

11۔ أي الإسلام أفضل 12۔أى الإسلام خير 13۔ على كم بنى الإسلام

14۔ البيعة على الإسلام 15۔على ما يقاتل الناس؟ 16۔ ذكر شعب الإيمان

17۔ تفاضل أهل الإيمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

19- علامة الإيمان 20- علامة المنافق 21- قيام رمضان

22- قيام ليلة القدر 23- الزكاة 24- الجهاد

25- أداء الخمس 26- شهود الجنائز 27- باب الحياء

28- الدين يسر 29- أحب الدين إلى الله-عزوجل-

30- الفرار بالدين من الفتن 31- مثل المنافق

32- مثل الذی یقرأ القرآن من مؤمن ومنافق 33- علامة المؤمن.

امام ترمذی نے سنن صغریٰ میں کتاب العلم ، کتاب الایمان ، کتاب القدر اور کتاب صفة القیامة وغیرہ عناوین میں ان مسائل پر روشنی ڈالی۔ اگر ائمہ حدیث کی عقائد سلف کی شرح وتفصیل اور منحرفین کے رد وابطال سے متعلق کتب ورسائل کی محض فہرست ذکر کی جائے تو یہ مقدمہ طویل ہوجائے گا۔ میں نے امام وکیع بن الجراح کی کتاب الزہد کی تحقیق میں ائمہ دین کی ان کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اس موضوع پر مولانا عبدالسلام محدث مبارکپوری کی سیرۃ البخاری کے ساتویں باب: ''عقائد اور علم کلام'' کا مطالعہ مفید ہوگا۔

سلف صالحین کتاب وسنت کے صحیح دلائل کی روشنی میں عقیدے کے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ کو سمجھتے، اس پر ایمان رکھتے ، اس کی دعوت دیتے تھے، اس کے خلاف ہر رائے اور عقیدے کا رد وابطال کرتے تھے اور فلاسفہ اور متکلمین کی موشگافیوں کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ اس سلسلے میں امام مالک کے اقوال کافی مشہور ہیں، جن میں سے آپ کا یہ قول عقیدۂ سلف کی واضح طور پر نمائندگی کرتا ہے: الاستواء معلوم والكيف مجهول والإيمان به واجب والسؤال عنه بدعة ۔ یعنی اللہ رب العزت نے قرآن میں جو اپنے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے، تو استواء کا معنی ومفہوم معلوم ومشہور بات ہے، لیکن یہ استواء کیسے ہوگا ، اس کی کیفیت کا علم نہیں ہے، اس پر ایمان لانا واجب اور فرض ہے، اور اس سلسلے میں سوال وجواب کرنا بدعت ہے۔

امام مالک نے یہ بات اس وقت کہی جب ایک آدمی نے آپ سے اللہ کے عرش پر مستوی ہونے کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا، اسی طرح سے امام بخاری کو خلق قرآن کے مسئلے پر نیساپور میں جب کچھ کہنے کے لیے مجبور کیا گیا تو آپ نے یہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا: القرآن كلام الله غير مخلوق وأفعال العباد مخلوقة والامتحان بدعة . یعنی قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے اور بندوں کے افعال مخلوق ہیں، یعنی ان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اس مسئلے پر کسی کو امتحان میں ڈالنا اور اس سے پوچھ گچھ کرنا بدعت ہے۔(مقدمة فتح الباری : ٤٩٠)

سلف کا منہج عقائد کے بارے میں یہ تھا کہ وہ علم کلام کے مسائل میں زیادہ غور وخوض اور کرید کو سخت ناپسند کرتے تھے اور ان مسائل میں سوال وجواب کو بدعت کہتے تھے۔ امام احمد بن حنبل اس باب میں بہت سخت موقف رکھتے تھے، چنانچہ خلق قرآن کے مسئلے میں کتاب وسنت کے علاوہ اور کسی بات کے سننے کے قائل نہ تھے۔ احادیث رسول سے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلک کی تقویت ہوتی ہے، چنانچہ امام ترمذی نے کِتَاب الْقَدَرِ، بَاب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ: 2133 میں، نیز امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں، یہ حدیث نقل کی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ: ((وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ، فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ)) فَقَالَ: ((أَبِهَذَا أُمِرْتُمْ؟ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ؟ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَتَنَازَعُوا فِيهِ))

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے، اس وقت ہم سب تقدیر کے مسئلہ میں بحث ومباحثہ کررہے تھے، آپ غصہ ہوگئے۔ یہاں تک کہ آپ کا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا اور ایسا نظر آنے لگا گویا آپ کے گالوں پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں اسی کا حکم دیا گیا ہے؟ یا میں اسی واسطے تمھاری طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں؟ بے شک تم سے پہلی امتیں ہلاک ہوگئیں جب انھوں نے اس مسئلے میں بحث ومباحثہ کیا۔ میں تمھیں قسم دلاتا ہوں کہ اس مسئلے میں بحث ومباحثہ نہ کرو۔''

تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ بندوں کے اچھے اور برے اعمال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور ان کا ظہور اللہ کے قضا وقدر اور اس کے ارادے ومشیت پر ہے اور اس کا علم اللہ کو پوری طرح ہے، لیکن ان امور کا صدور خود بندے کے اپنے اختیار سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اچھے اعمال کو پسند کرتا ہے اور برے اعمال کو ناپسند کرتا ہے، اسی اختیار کی بنیاد پر انسانوں کو جزا اور سزا دیتا ہے۔ تقدیر کے مسئلے میں کتاب وسنت کے دلائل سے اعراض کرکے اور محض اپنی عقل پر اعتماد کرکے بحث ومباحثہ جائز نہیں، کیوں کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں، بلکہ الٹا گمراہی کا خطرہ ہے۔

اوپر کی گزارشات سے یہ واضح ہوگیا کہ سلف صالحین کے نزدیک باطل عقائد کا رد وابطال کتاب وسنت کے دلائل اور سلف کے اقوال سے ہوتا ہے، اور یہی صحیح علم کلام ہے۔ صحابہ کرام کے زمانے میں خوارج، قدریہ اور روافض جیسے فرقوں کا فتنہ موجود تھا۔ خود صحابہ کرام نے تمام مسائل پر کتاب وسنت کی روشنی میں کلام کیا۔ محدثین کرام نے اسی اسلوب کو آگے بڑھا کر ہر طرح کے منحرف فرقوں اور ان کے آرا واقوال کا رد وابطال کیا، ساتھ ہی غیر سلفی منہج وفکر پر مبنی علم کلام اور اس سے تعلق رکھنے والوں سے خود دور رہے، دوسروں کو ان سے دور رہنے کی تلقین اور وصیت فرمائی، تاکہ نہ خود ان کے میل جول سے متاثر ہوکر اُن کے باطل افکار وخیالات کا شکار ہوں اور نہ اہل بدعت اہل سنت سے تعلقات استوار کرکے دوسروں کی نظر میں اپنی شبیہ کو اچھی بنائیں اور اس کے ذریعے افراد امت کو گمراہ کرسکیں۔

سکر اور نبیذ کا مسئلہ:

اہل حجاز اور اہل کوفہ کے درمیان نبیذ کے پینے کے بارے میں اور ایسے ہی نشہ آور چیزوں کے قلیل استعمال میں کافی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف رہا ہے۔ اہل حجاز اور عام محدثین دلائل کی روشنی میں نبیذ پینے کو حرام کہتے ہیں اور اہل کوفہ اسے دیانتاً حلال کہتے ہیں، چونکہ یہ رائے تاویل پر مبنی ہے، اس لیے فروعی اختلاف کے باب میں اس کا شمار ہے، ایسے ہی محدثین کے یہاں دلائل کی روشنی میں ہر نشہ آور چیز کی قلیل مقدار حرام ہے، جس کی کثیر مقدار پینے سے آدمی کو نشہ آجاتا ہے، اس مسئلے پر امام نسائی کی درج ذیل رائے سے خود ان کے اور محدثین کے منہج اور طریقے پر روشنی پڑتی ہے۔

امام نسائی ''کتاب الأشربة میں ما أسکر کثیرہ فقلیله'' حرام کی حدیث کی تخریج کے بعد کہتے ہیں: اس میں دلیل ہے کہ نشہ لانے والی چیز حرام ہے، خواہ وہ زیادہ ہو یا کم، اور معاملہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ حیلہ کرنے والے اپنے لیے کہتے ہیں کہ ایسے مشروب کا آخری گھونٹ حرام ہوتا ہے اور وہ گھونٹ حلال ہوتے ہیں جو پہلے پیے جا چکے ہیں اور اس سے پہلے رگوں میں سرایت کر چکے ہیں، اس بات میں علماء کے درمیان اختلاف نہیں پایا جاتا کہ پورا نشہ ابتدائی گھونٹوں کے علاوہ صرف آخری گھونٹ سے پیدا نہیں ہوتا۔ (۵۶۱۳)

فضائل صحابہ اور تشیع کے بارے میں امام نسائی کے موقف کا بیان

اب آیئے امام نسائی کی صحیح عقائد کے پھیلانے اور بدعت اور اہل بدعت کے خلاف ڈٹ جانے کے اس جرأت مندانہ اقدام کی طرف جو دمشق میں ''خصائص علی'' کی تالیف کی شکل میں تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: نسائی اپنے زمانے کے مشائخ مصر میں سب بڑے فقیہ، احادیث کی صحت اور ضعف اور رواۃ حدیث کے سب سے بڑے ماہر اور جانکار تھے۔

علم وفضل کے اس مقام پر پہنچنے کی وجہ سے لوگوں نے آپ سے حسد کیا تو آپ مصر سے رملہ (فلسطین) چلے گئے، وہاں پر آپ سے معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ خاموش رہے، اس پر لوگوں نے جامع مسجد میں آپ کو مارا پیٹا۔ خود آپ کا بیان ہے کہ مجھے لوگوں نے مکہ (صحیح رملہ) کی طرف نکال دیا۔ آپ مکہ (رملہ) کی طرف بیماری کی حالت میں گئے اور وہیں آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔ (تهذیب الکمال ۱/۳۳۸، ۳۳۹، تذکرۃ الحفاظ ۲/۷۰۱)

معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے مسئلے پر دمشق میں لوگوں نے آپ پر تشدد کیا، حتی کہ مسجد سے نکال باہر کیا پھر آپ کو رملہ اٹھا کر لے جایا گیا، جہاں ۳۰۳ھ میں وفات ہوئی اور وہیں تدفین ہوئی۔ اس سلسلے میں جو اقوال تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ امام نسائی نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے موضوع پر خاموشی اختیار کی، اس لیے کہ دمشق بنوامیہ کا گڑھ تھا، اس میں مناقب معاویہ کے موضوع پر خاموشی مناسب تھی، اس کا مطلب یہ نہیں کہ امام نسائی امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے شرف صحابیت والے فضائل ومناقب کے منکر تھے۔

نسائی کے ایک شاگرد ابوبکر محمد بن موسیٰ بن یعقوب بن المامون الہاشمی کہتے ہیں: میں نے بعض لوگوں کو کہتے سنا کہ نسائی پر لوگوں نے اس بات پر نکیر کی کہ انھوں نے ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مناقب پر کوئی کتاب نہ لکھی اور علی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ کے خصائص پر کتاب لکھی۔ میں نے یہ بات نسائی سے ذکر کی تو انھوں نے کہا: ہم دمشق گئے تو دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ سے انحراف کرنے والے وہاں بہت ہیں، تو میں نے اس توقع سے " خصائص علی " نامی کتاب لکھی کہ اللہ رب العزت ان لوگوں کو ہدایت دے، پھر اس کے بعد آپ نے فضائل صحابہ تصنیف فرمائی اور لوگوں پر پڑھا، لوگوں نے آپ سے کہا، میں اس مجلس میں حاضر تھا کہ فضائل معاویہ کی احادیث کیوں نہیں تخریج کرتے۔ تو آپ نے جواب دیا: میں کون سی حدیث اس موضوع پر تخریج کروں، کیا حدیث: اللهم لا تشبع بطنه اور خاموش ہو گئے۔ سائل بھی خاموش ہو گیا۔ (تہذیب الکمال ۱/۳۳۸، السیر ۱۴/۱۲۹، تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۹۹، الحطة ۴۵۹)۔

حدیث نقل کرنے کے بعد حافظ ذہبی کہتے ہیں: اس حدیث پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت میں ہے، اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((اللهم من لعنته أو سببته فاجعل ذلك له زكاة ورحمة))

"اے اللہ میں نے جس پر لعنت بھیجی یا جس کو بھی برا بھلا کہا تو تو اسے اس کے حق میں رحمت اور پاکیزگی بنا دے۔"

ابن مندہ کہتے ہیں: حمزہ عقبی مصری وغیرہ سے منقول ہے کہ نسائی آخری عمر میں مصر سے دمشق گئے، وہاں آپ سے معاویہ اور ان کے بارے میں وارد فضائل کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا:

((لا يرضى رأسا برأس حتى يفضل))

یعنی اپنی رائے یہ بتائی کہ وہ معاویہ اور علی رضی اللہ عنہما کو فضیلت میں برابر نہیں سمجھتے الا یہ کہ معاویہ پر علی کو فضیلت دی جائے، یعنی جب ان کی نظر میں دونوں ایک مرتبے میں نہیں ہیں، تو معاویہ کو علی پر فضیلت دینے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے، اس جواب پر جامع دمشق سے آپ کو دھکے دے دے کر باہر نکال دیا گیا، پھر آپ کو مکہ لایا گیا، جہاں آپ کی وفات ہوئی۔ ذہبی کہتے ہیں: مکہ غلط ہے، صحیح رملہ ہے۔ (السیر ۱۴/۱۳۲، تذکرۃ الحفاظ ۲/۷۰۰)

مزی نے حاکم کی روایت سے یہ واقعہ نقل کیا اور اس پر ابن عساکر کا تبصرہ نقل کیا کہ اس حکایت سے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے بارے میں نسائی کے برے اعتقاد پر دلیل نہیں پکڑی جا سکتی، اس میں صرف یہ ہے کہ آپ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہر حال میں خاموشی اختیار کی، پھر اس کے بعد روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو علی حسن بن ابی ہلال کو کہتے سنا: صحابی رسول معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نسائی سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: اسلام کی مثال ایک گھر کی ہے، جس کا دروازہ ہوتا ہے، اسلام کا دروازہ صحابہ ہیں، جس نے صحابہ کو ایذا پہنچائی اس نے اسلام کو نشانہ بنایا، تو جیسے آدمی دروازہ اس واسطے کھٹکھٹاتا ہے کہ گھر میں داخل ہو، پس جس شخص نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدف تنقید بنایا، اس نے صحابہ کے خلاف انگلی اٹھائی۔ (تہذیب الکمال ۱/۳۳۹)

پتا چلا کہ امام نسائی نے اہل دمشق کے علی رضی اللہ عنہ سے انحراف کو دیکھتے ہوئے "خصائص علی" کتاب لکھ کر لوگوں کی صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنمائی کی، ابھی فضائل صحابہ نہ مرتب کی تھی تو لوگوں نے اعتراض کر دیا کہ شیخین اور عثمان کے فضائل نہ بیان کر کے صرف فضائل علی بیان کیے، پھر اس کے بعد امام نسائی نے فضائل صحابہ لکھی، پھر اعتراض ہوا۔ یا مطالبہ ہوا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کیوں نہ بیان کیے تو اس باب میں ایک صحیح روایت کی طرف اشارہ کر کے سائل کو سمجھا دیا کہ عام فضائل صحابہ سے متعلق احادیث میں وارد فضائل ومناقب میں سارے صحابہ شریک ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی صحبت رسول کی فضیلت کا شرف حاصل ہے، لیکن الگ سے واضح طور پر ان کے مناقب میں احادیث نہیں موجود، اس لیے ان احادیث کی تخریج کا مطالبہ ہی غلط ہے۔

اوپر کی تفصیل سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں امام نسائی کا مذہب واضح طور پر معلوم ہوگیا، ''خصائص علی'' کتاب لکھنے کی وجہ سے بعض لوگوں نے آپ پر تشیع کا الزام لگایا ہے، جس کا معنی الزام ثابت ہو جانے کے بعد یہ ہوگا کہ متقدمین سلف کے عرف میں تشیع کا معنی علی رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ پر فوقیت دینا ہے۔ شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سب پر مقدم ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کا جنگوں میں موقف زیادہ صحیح تھا، اور ان کے مخالفین کا موقف غلط یا مرجوح، جب کہ متاخرین کے عرف میں تشیع کا معنی ہے: مکمل طور پر رافضی ہونا اور چند اہل بیت اور بعض صحابہ کو چھوڑ کر سب پر تبرا پڑھنا اور سب کو برا بھلا کہنا۔

حافظ ذہبی کہتے ہیں: نسائی میں تھوڑا سا تشیع اور علی کے خصوم جیسے معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے تھوڑا سا انحراف پایا جاتا ہے، اللہ انھیں معاف فرمائے۔ (السیر: ۱۴/۱۳۳)

امام نسائی درحقیقت دونوں طرح کے تشیع سے بری ہیں، دمشق میں اموی عہد حکومت کے اثرات سے لوگوں میں علی رضی اللہ عنہ اور آل بیت سے انحراف پایا جاتا تھا، جس کو اصطلاح میں نصب کہتے ہیں اور اسی سے ناصبی اور اس کی جمع نواصب ہے، یعنی وہ لوگ جو علی اور آل بیت سے نفرت کرتے ہیں، ان کو خوارج بھی کہا گیا ہے، اس لیے کہ خوارج نے علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ کی اور صحابہ کے خلاف اعتقاد رکھا، امام نسائی نے جب یہ صورت حال دیکھی تو ''خصائص علی'' لکھ کر لوگوں کو صحیح بات بتائی۔ فضائل معاویہ کے بیان پر خاموشی سے بھی لوگوں نے آپ کے خلاف معاندانہ رویہ اختیار کیا، جس کے نتیجے میں آپ کی موت ہوگئی، لیکن فضائل صحابہ پر کتاب لکھ کر نیز صحابہ کے بارے میں زبان درازی کو اسلام کے خلاف زبان درازی قرار دے کر اپنا منہج واضح کر دیا۔

یہ بھی واضح رہے کہ سنن میں ''کتاب المناقب لأصحاب النبی ﷺ'' کو شامل کیا اور اس میں عثمان بن عفان اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے مناقب کی روایات ذکر کیں۔ علی رضی اللہ عنہ سے انحراف کے متہم رواۃ سے بھی امام نسائی نے روایت کی ہے، اس سے بھی آپ کی عدم تعصبی کا پتا چلتا ہے۔ ابراہیم بن یعقوب سعدی جوزجانی پر ناصبی ہونے یعنی علی رضی اللہ عنہ سے منحرف ہونے کا الزام ہے، لیکن امام نسائی نے جوزجانی سے بکثرت روایت کی۔ (تہذیب التہذیب ۱/۹۵)

اسی طرح سے شمر بن عطیہ اسدی کے بارے میں آتا ہے کہ وہ سخت قسم کے عثمانی تھے، یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی تفضیل میں آگے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے تھے، بایں ہمہ نسائی نے نہ صرف یہ کہ ان سے روایت کی بلکہ ان کی توثیق بھی کی۔ (تهذيب التهذيب ٢/١٨٠)
عمر بن سعد بن ابی وقاص اس لشکر کے امیر تھے جس نے حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا، لیکن امام نسائی نے ان سے بھی روایت کی۔ (تهذيب التهذيب ٣/٢٢٧)، بلکہ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے نسائی کے علاوہ عمر بن سعد سے کسی نے روایت نہیں کی۔ یہ ساری مثالیں اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ نہ شیعہ تھے، نہ ناصبی، بلکہ ٹھیٹ سنی اور سلفی تھے، بلکہ صحیح اعتقاد کی نشر واشاعت کے لیے جرأت بھی رکھتے تھے، اسی لیے دمشق کے مخالفین علی کی ہدایت کے لیے ''مناقب علی'' نامی کتاب لکھی، تاکہ لوگ راہ اعتدال پر آجائیں۔ رحمه الله رحمة واسعة

اہل بدعت رواۃ پر جرح

امام نسائی کے صحیح العقیدہ ہونے کی عملی مثال بعض اہل بدعت رواۃ پر جرح بھی ہے، چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ اجلح بن عبداللہ کوفی کے بارے میں کہتے ہیں: ليس بالقوى وكان مسرفا فى التشيع زیادہ قوی راوی نہیں تھا اور تشیع میں غالی تھا۔ (ميزان الاعتدال: ١/٧٩)

۲۔ جارود بن معاذ سلمی ترمذی کے بارے میں نسائی اپنی کتاب ''اسامی الشیوخ'' میں کہتے ہیں: ''ثقة إلا أنه كان يميل إلى الإرجاء'' جارود ثقہ ہیں، الا یہ کہ اُن کا میلان ارجاء کی طرف تھا (تهذيب التهذيب ١/٢٨٧)

۳۔ حفص الفرد: صاحب كلام لا يكتب حديثه متکلم ہے، اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی۔ (ميزان الاعتدال ٢١٦٧، لسان الميزان ٢٩٠١)

۴۔ حماد بن ابی سلیمان الکوفی الفقیہ: ثقة إلا أنه وجيء۔ ثقہ ہیں، لیکن مرجی ہیں۔ (تهذيب التهذيب٣/٤٨٣)

۵۔ علی بن المنذر: شيعي محض۔ نرا شیعہ ہے۔ (تهذيب التهذيب)

امام نسائی کا فقہی مسلک

امام حاکم نے معرفۃ علوم الحدیث کی بیسویں قسم کا عنوان معرفۃ فقہ الحدیث رکھا ہے، اس کے تحت کہتے ہیں: فقہ حدیث کی معرفت علوم حدیث کا ثمرہ اور نتیجہ ہے، اسی سے شریعت قائم ہوتی ہے، رہ گئے فقہائے اسلام تو وہ قیاس، رائے، استنباط اور جدل ونظر والے ہوتے ہیں، وہ ہر زمانے میں معروف ہوتے ہیں اور ہر شہر میں پائے جاتے ہیں۔ ہم اس قسم میں اللہ کے حکم سے اہل حدیث کی فقہ حدیث کا تذکرہ کریں گے، تاکہ ان مثالوں سے اس بات پر استدلال کیا جائے کہ صنعت حدیث والے جنھوں نے اس علم میں کمال حاصل کیا ہے، وہ فقہ حدیث سے ناواقف نہیں ہوتے، اس لیے کہ فقہ حدیث، علم حدیث کی ایک قسم ہے۔ اس کے بعد اہل حدیث فقہاء کا تذکرہ کرتے ہیں اور ہر فقیہ کے بعض اقوال اور روایات فقہ حدیث سے متعلق نقل کرتے ہیں، اُن کے ذکر کردہ فقہاء یہ ہیں:

۱۔ محمد بن مسلم الزہری، ۲۔ یحییٰ بن سعید الانصاری، ۳۔ عبدالرحمن بن عمرو الاوزاعی، ۴۔ سفیان بن عیینہ الہلالی، ۵۔ عبداللہ بن المبارک المروزی، ۶۔ یحییٰ بن سعید القطان، ۷۔ عبدالرحمن بن مہدی، ۸۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ۹۔ احمد بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنبل، ۱۰۔ علی بن المدینی، ۱۱۔ یحیٰ بن معین، ۱۲۔ اسحاق بن راہویہ، ۱۳۔ محمد بن یحییٰ الذہلی، ۱۴۔ محمد بن اسماعیل البخاری، ۱۵۔ ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، ۱۶۔ ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی، ۱۷۔ ابراہیم بن اسحاق الحربی، ۱۸۔ مسلم بن الحجاج القشیری، ۱۹۔ ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم العبدی البوشنجی، ۲۰۔ عثمان بن سعید الدارمی، ۲۱۔ محمد بن نصر المروزی، ۲۲۔ احمد بن شعیب النسائی، ۲۳۔ ابوبکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ۔ ان کے تذکرہ کے بعد حاکم کہتے ہیں: میں نے یہ باب مختصر طور پر لکھا ہے اور اپنے ائمہ کی ایک جماعت کے نام میں نے یہاں چھوڑ دیے ہیں، جب کہ حق یہ تھا کہ میں اُن کا یہاں پر تذکرہ کرتا، ان میں سے ۲۴۔ ابوداود السجستانی، ۲۵۔ محمد بن عبدالوہاب العبدی، ۲۶۔ ابوبکر الجارودی، ۲۷۔ ابراہیم بن ابی طالب، ۲۸۔ ابوعیسیٰ الترمذی، ۲۹۔ موسیٰ بن ہارون البزاز، ۳۰۔ حسن بن علی المعمری، ۳۱۔ علی بن الحسین ابن الجنید، ۳۲۔ محمد بن مسلم بن وارہ، ۳۳۔ محمد بن عقیل البلخی وغیرہ ہمارے مشائخ ہیں۔ (معرفة علوم الحديث ٨٥-٦٣)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ صحاح ستہ کے مؤلفین میں پانچ ائمہ کا ذکر فقہائے حدیث کی اس فہرست میں موجود ہے، اور وہ ہیں: بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی اور ترمذی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنے فتاویٰ اور رسائل میں فقہائے حدیث کی اصطلاح سیکڑوں بار استعمال کی ہے اور مسائل میں ان کے دلائل اور ترجیحات کا ذکر کیا ہے، بہت سارے ائمہ کا نام بھی لکھا ہے، اس وقت حدیث کے متوفر بعض پروگراموں کے ذریعے سے کمپیوٹر کی مدد سے منٹوں میں یہ فہرست دیکھی جاسکتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ فقہ الحدیث ایک بڑا تابناک باب ہے، جس میں بے شمار فقہائے حدیث کی خدمات ہیں۔ یہ امت میں معروف لوگ ہیں اور ان کے علوم بھی الحمدللہ محفوظ ہیں۔

امام نسائی کی سیرت اور آپ کی مؤلفات کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ آپ کا شمار فقہائے حدیث کے ائمہ میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے شیوخ اور پیش رو ائمہ حدیث کی طرح کتاب وسنت سے آزادانہ طور پر استدلال کرتے اور صحیح اور ثابت شدہ مسئلے پر عمل کرتے تھے اور اپنے اسلاف معتبر فقہائے امت کے فتاویٰ سے استفادہ کرتے تھے، جس کی آپ کو گہری واقفیت تھی، نیز تیسری صدی ہجری میں تقلید مذاہب کا کوئی رواج بھی نہ تھا، لیکن طبقات شافعیہ کے مؤلفین نے امام نسائی کو شافعی لکھا ہے اور اسی وجہ سے انھوں نے اپنی کتابوں میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: طبقات الشافعیۃ الکبریٰ للسبکی (ت:۷۷۱ھ) طبقات الشافعیہ للأسنوی (ت:۷۷۲ھ) طبقات الشافعیہ لابن قاضی شہبہ (ت:۸۵۱ھ) ابن الاثیر جزری کہتے ہیں: نسائی شافعی تھے، اپنی ''کتاب المناسک'' امام شافعی کے مسلک پر مرتب کی۔ (جامع الاصول ۱/۱۲۸، والسیر ۱۴/ ۱۳۰)

دوسری طرف ہندوستان کے بعض علمائے احناف امام نسائی کو حنبلی قرار دیتے ہیں۔ مولانا انور کاشمیری کہتے ہیں: ''والنسائي وأبوداود حنبليان صرح به الحافظ ابن تيمية'' (فیض الباری) یعنی نسائی اور ابوداود دونوں حنبلی ہیں، اس کی تصریح حافظ ابن تیمیہ نے کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری تحفۃ الأحوذی کے مقدمہ میں ''فائدہ'' کے عنوان سے امام ترمذی اور دوسرے محدثین کی فقہی نسبت کے بارے میں فرماتے ہیں: ایک حنفی عالم جامع ترمذی کے حاشیہ میں کہتے ہیں کہ مؤلفین صحاح کے مذاہب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ امام بخاری شافعی تھے، لیکن حق یہ ہے کہ بخاری مجتہد تھے۔ رہ گئے امام مسلم تو تحقیقی طور پر مجھے آپ کے مذہب کا علم نہیں ہے، لیکن ابن ماجہ تو شاید وہ شافعی تھے اور ترمذی شافعی ہیں۔ ابوداود اور نسائی کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ دونوں شافعی ہیں، لیکن حق یہ ہے کہ یہ دونوں حنبلی ہیں۔ حنابلہ کی کتابیں ابوداود کی روایات سے منقول امام احمد کے اقوال سے بھری پڑی ہیں۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ جیسے امام بخاری رحمہ اللہ متبع سنت اور عامل بالحدیث تھے اور ائمہ اربعہ وغیرہ میں سے کسی کے مقلد نہیں تھے، ایسے ہی مسلم، ترمذی، ابوداود، نسائی اور ابن ماجہ سب کے سب متبع سنت اور عامل بالحدیث تھے، مجتہد تھے، کسی کے مقلد نہ تھے۔ رہ گیا یہ استدلال کہ ''حق یہ ہے کہ ابوداود اور نسائی حنبلی ہیں'' اس دلیل سے کہ ابوداود کی روایت سے امام احمد کے اقوال حنابلہ کی کتابوں میں بھرے پڑے ہیں، یہ بالکل باطل استدلال ہیں، اس لیے کہ ابوداود کی روایات سے حنابلہ کی کتابوں کا بھرا ہونا تسلیم کر بھی لیا جائے تو اس سے ان کا حنبلی ہونا لازم نہیں آتا چہ جائیکہ ابوداود اور نسائی دونوں حنبلی ہوں، کیا آپ یہ نہیں دیکھتے کہ حنفیہ کی کتابیں امام ابویوسف اور امام محمد کی روایات سے بھری پڑی ہیں، لیکن اس کے باوجود یہ دونوں نہ حنفی تھے اور نہ امام ابوحنیفہ کے مقلد۔ یہ بھی جان لیں کہ بعض لوگوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ امام ابوداود اور امام نسائی دونوں حنبلی تھے، یعنی مطلقاً بغیر کسی قید کے یہ دونوں امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے، پھر اپنی اس بات پر اُن کو انتباہ ہوا تو ایک درجہ پیچھے آ کر سنن الترمذی کے ایک حاشیے میں کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید جیسا کہ تاریخ ابن خلکان میں ہے حنفی المذہب تھے، الا یہ کہ سلف کی تقلید اُن اجتہادی مسائل کے بارے میں ہوا کرتی تھی جس میں کوئی مرفوع حدیث یا موقوف (آثار صحابہ) نہ ہوں، ہماری تقلید کی طرح نہیں، یہ میرا اپنا ظن ہے۔

اس کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری کہتے ہیں: اجتہادی مسائل میں کسی صحیح دلیل سے امام ابوداود اور امام نسائی کا امام احمد کا مقلد ہونا ثابت نہیں ہے، بس صرف یہ ان بعض حضرات کا ظن ہی ظن ہے اور ظن حق کے باب میں غیر مفید ہے۔ نیز اُن کا یہ کہنا ''شاید ابن ماجہ شافعی تھے''، یہ بھی اس کے قائل کے نزدیک ابن ماجہ کے شافعی ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ ایک حنفی عالم شرح صحیح مسلم کے مقدمہ میں توضیح النظر سے نقل کرتے ہیں: بعض حدیث کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بخاری اور ابوداود دونوں فقہ کے امام اور اہل اجتہاد میں سے ہیں، اور مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابویعلی اور بزار وغیرہ یہ سب اہل حدیث کے مذہب پر ہیں، یہ کسی خاص اور متعین امام کے مقلد نہیں ہیں، نہ ان کا شمار مجتہد مطلق اماموں میں سے ہے، بلکہ ان کا میلان ائمہ حدیث جیسے شافعی، احمد، اسحاق بن راہویہ اور ابوعبید قاسم بن سلام اور ان کے ہم مثل علماء کی طرف ہوتا ہے۔ اور ان کا میلان (جھکاؤ) علمائے حجاز کے مذہب کی طرف اہل عراق کے مذہب سے زیادہ ہوتا ہے۔ رہ گئے امام ابوداود الطیالسی تو یہ مذکورہ بالا ائمہ میں سے سب سے قدیم امام ہیں اور یہ یحییٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن سعید القطان ، یزید بن ہارون واسطی ، عبدالرحمٰن بن مہدی اور اس طبقہ کے علماء میں سے ہیں ، جو احمد بن حنبل کے شیوخ کا طبقہ ہے ، یہ سب کے سب اتباع سنت میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے ، ہاں ان میں سے بعض کا میلان اہل عراق کے مذہب کی طرف ہوتا ہے ، جیسے وکیع بن الجراح اور یحییٰ بن سعید اور بعض کا میلان اہل مدینہ کے مذہب کی طرف ہوتا ہے ، جیسے عبدالرحمٰن بن مہدی ، اور امام دارقطنی کا میلان شافعی کے مذہب کی طرف ہے ، لیکن ان کے اپنے اجتہادات ہیں ، اور ان کا شمار ائمہ حدیث وسنت میں ہے ، اُن کا حال کبار محدثین کی طرح نہیں ہے ، جو ان کے بعد آئے ، اور صرف محصور معدود مسائل کے علاوہ عام اقوال میں تقلید کا التزام کیا ، امام دارقطنی متاخرین میں سب سے زیادہ اجتہاد میں قوی تھے ، اور سب سے زیادہ فقیہ اور عالم ۔ انتہی

اب اگر آپ یہ کہیں کہ اگر امام بخاری امام شافعی کے مقلد نہیں تھے تو لوگوں نے اُن کا شمار شافعیہ میں کیوں کیا اور شافعی علماء کے طبقات کی کتابوں کے مؤلفین نے اُن کو اپنی کتابوں میں کیوں ذکر کیا ہے ، تو اس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) حجۃ اللہ البالغہ (۱۲۲/۱) میں لکھتے ہیں : اصحاب حدیث (اہل حدیث) فقہی مذاہب میں سے کسی مذہب کی بکثرت موافقت کی وجہ سے اس کی طرف منسوب کر دیے جاتے ہیں ، جیسے نسائی اور بیہقی کو شافعی مذہب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ۔

شاہ ولی اللہ مزید "الانصاف فی مسائل التقلید والاجتہاد" میں کہتے ہیں : شافعی مذہب کی طرف انتساب کا مطلب یہ ہے کہ طریقہ اجتہاد اور دلائل کے استقراء وتتبع اور مسائل ودلائل کی ترتیب وتدوین میں اُن کا طریقہ اجتہاد شافعی کے طریقہ اجتہاد کے موافق ہے ۔ اگر کبھی مخالفت بھی کی تو اُن کی مخالفت کی پروانہ کی گئی ، اور چند مسائل کے علاوہ وہ شافعی کے مذہب سے باہر نہیں گئے ۔ یہ شافعی کے مذہب میں داخل ہونے میں قادح نہیں ہے ، اسی قبیل سے امام محمد بن اسماعیل بخاری ہیں کہ شیخ تاج الدین سبکی نے آپ کا شمار طبقات شافعیہ میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ امام بخاری نے امام حمیدی سے فقہ حاصل کی اور امام حمیدی نے امام شافعی سے فقہ حاصل کی ۔ (طبقات الشافعیہ ۲/۲۱٤)

علامہ اسماعیل عجلونی اپنی کتاب "الفوائد الدراری" میں سبکی کے مذکورہ بالا قول کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں : امام بخاری کے مذہب کے بارے میں اختلاف ہے ، ایک قول یہ ہے کہ آپ شافعی المذہب ہیں ۔ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیہ میں اسی لیے آپ کا ذکر کیا اور کہا ہے کہ امام بخاری کا ابوعاصم نے طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بخاری نے کرابیسی ، ابوثور اور زعفرانی سے سماع حدیث کیا ہے ، حمیدی سے فقہ حاصل کی ہے ، یہ سب امام شافعی کے اصحاب وتلامیذ ہیں ۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ امام بخاری حنبلی تھے ۔ ابوالحسن ابن العراقی نے آپ کو اصحاب امام احمد بن حنبل میں شمار کیا ہے اور بخاری سے سنداً یہ قول نقل کیا ہے کہ میں آٹھ بار بغداد آیا اور ہر بار احمد بن حنبل کی مجلس میں حاضر ہوا ۔ آخری بار جب میں نے آپ کو الوداع کہا تو آپ نے مجھ سے فرمایا : ابوعبداللہ آپ علم چھوڑ رہے ہو ، علماء کو خیر باد کہہ رہے ہو اور خراسان جا رہے ہو ۔ بخاری کہتے ہیں : میں اس وقت آپ کا قول یاد کر رہا ہوں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قول یہ بھی ہے کہ امام بخاری مجتہد مطلق تھے، امام سخاوی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ میرا میلان یہی ہے کہ امام بخاری مجتہد تھے، اس کی صراحت تقی الدین ابن تیمیہ نے بھی فرمائی ہے کہ امام بخاری امام فقہ تھے اور اجتہاد کے اعلیٰ مرتبے پر تھے۔(مجموع الفتاوی ۴۰/۲۰، مقدمة تحفة الأحوذی /۲۸۱-۲۷۸، نیز ملاحظہ ہو: سیرۃ البخاری تالیف: علامہ عبدالسلام مبارکپوری)

اس موضوع پر علامہ طاہر جزائری کہتے ہیں: مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابویعلی اور بزار وغیرہ اہل حدیث مذہب پر تھے، وہ بعینہ کسی ایک عالم کی تقلید نہیں کرتے تھے اور نہ وہ ائمہ مجتہدین میں سے تھے، بلکہ ان کا میلان ائمہ حدیث جیسے شافعی، احمد، اسحاق بن راہویہ اور ابوعبید وغیرہ کے اقوال کی طرف ہوتا تھا (توجیہ النظر ۱۸۵)۔

حافظ ابن حزم نے تو یہاں تک صراحت کردی ہے کہ یہ ائمہ تو تقلید کے منکر اور لوگوں کو اس فعل شنیع سے ہمیشہ روکنے والے تھے، چنانچہ کہتے ہیں: ثم أتی بعد هؤلاء البخاری ومسلم وأبوداود والنسائی، ما منهم أحد أتی بإمام فأخذ بقوله فتقلد به، بل کل هؤلاء نهی عن ذلك وأنكره (علمائے سابقین کے بعد بخاری، مسلم، ابوداود اور نسائی آئے اور کسی نے بھی کسی امام کے قول کی تقلید نہیں کی، بلکہ سبھوں نے تقلید سے منع کیا اور اس پر نکیر کی)(هداية السائل : ۵۳۴)

ان اقوال اور تصریحات کی روشنی میں امام نسائی کی شافعی یا حنبلی نسبت کی حقیقت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ یہیں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ کسی مسئلے میں کسی پیش رو عالم کی موافقت یا علماء سے شاگردی کی نسبت کی بنا پر شاگرد کو استاذ کا مقلد یا بعد کے مستفید کو پیش رو کا مقلد کہنا زیادہ وزنی بات نہیں ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) نے بھی اس مسئلے کو اچھی طرح سے حجۃ اللہ البالغہ کے "باب الفرق بين اهل الحديث وأهل الرای" میں واضح کردیا ہے، اس سے پہلے امام ابن عبدالبر نے "جامع بيان العلم وفضله" میں اس مسئلے کو تفصیل سے لکھا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی جزوی مسئلے میں کہیں کہیں بعض کا بعض سے جزوی اختلاف پایا جاتا ہو، لیکن اُصولی طور پر سارے محدثین کا مسلک اتباع دلیل اور ترک تقلید ہے، یعنی اصطلاحی لفظوں میں اُن کا مذہب ومسلک اصول وفروع میں اہل حدیث کا مذہب ومسلک ہے۔

صحیح حدیث پر عمل کرنا اور اختلاف کے وقت اصول وفروع میں اس کی طرف رجوع کرنا اور اس کو حکم تسلیم کرنا سلف کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اہل رائے وقیاس سے جن کی اکثریت عراق میں تھی، اسی بنا پر ائمہ حدیث اجتناب کرتے تھے کہ وہ حدیث کی موجودگی میں قیاس اور رائے پر اعتماد کرتے تھے، جو سلف کے یہاں متفقہ طور پر مذموم بات تھی۔ صحیح قیاس کا کوئی منکر نہ تھا اور نہ کوفہ اور بصرہ میں رہائش کی بنا پر کوئی شخص قابل مذمت تھا، اہل علم کے یہاں یہ بات بالکل واضح اور صاف ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اہل سنت علماء، ائمہ کے اصول وفروع میں مسلک کو مختلف جگہوں پر واضح فرمایا ہے، چنانچہ آپ کا رسالہ " صحة مذهب أهل المدينة والحديث "، "نقض المنطق "، " الرد على

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المنطقيين "، اور عقائد اور شرح احادیث سے متعلق بحثوں میں اس بارے میں تفصیل ملے گی ،اس باب میں کہ کتاب وسنت کی مرجعیت پر اجماع ہوتے ہوئے علماء کے درمیان اختلاف کیوں ہے۔ نیز اختلاف کے کیا اسباب ہیں اور دلائل کی موجودگی میں کسی رائے اور فتوے پر عمل کرنا یا دلیل کے مطابق عمل کرنا ،کونسا مسلک صحیح اور اقرب الی الکتاب والسنہ ہے؟ اس سلسلے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے "رفع الملام عن الأئمة الأعلام" نامی کتاب لکھی اور اس مسئلے کو منقح کیا ،جس کا حاصل یہ ہے کہ کتاب وسنت صحیحہ پر عمل سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں اجماعی مسئلہ ہے، اختلاف کی صورت میں فقہاء کے لیے شرعی اعذار کو تلاش کیا جائے گا ،لیکن صحیح حدیث پر عمل کرنا سب کے لیے واجب ہے، چاہے اس کے خلاف جتنے بھی اقوال وآرا ہوں۔

شاہ ولی اللہ دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں نسائی کے شافعی سے اجتہاد میں اتفاق ہی کو ان کے شافعیت کی طرف منسوب ہونے کا سبب ٹھہرایا ہے، قطع نظر ان اقوال کے اگر بقول ابن الاثیر امام نسائی کتاب المناسک لکھنے سے شافعی ہیں تو کیا انھوں نے کتب السنن میں دیگر ائمہ کی تائید نہیں کی؟ کتاب السنن کی ابتداء میں کتاب الاقراء میں ہمیں یہ بات ملتی ہے کہ امام نسائی فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کی مشہور روایت کے ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: هذا الدليل على أن الأقراء حيض . اور یہ معلوم ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک "اقراء" سے مراد "حیض" ہی ہے تو کیا اس موافقت کی بنا پر امام نسائی کو حنفی کہا جائے گا؟ حقیقت وہی ہے جو شاہ ولی اللہ دہلوی اور علامہ طاہر جزائری کے اقوال میں گزری کہ امام نسائی اور دوسرے محدثین مجتہد تھے۔ علامہ طاہر جزائری نے بھی واضح کیا ہے کہ یہ حضرات مجتہد تھے اور فروعی مسائل میں محدثین کی طرح احادیث کے مطابق عمل کرتے تھے اور جن ائمہ کے مسلک کو کتاب وسنت کے قریب تر پاتے ،اس کی تائید فرمادیتے تھے۔

واضح رہے کہ عملاً قرآن وحدیث اور آثار سلف کی خدمت میں زندگی گزارنے والے محدثین کو بالخصوص تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں کسی مخصوص امام کی تقلید کی ضرورت ہی نہ تھی ، ائمہ کے تعامل سے پتا چلتا ہے کہ جہاں اُنہیں کسی مسئلے میں نصوص کتاب وسنت اور آثار صحابہ وتابعین میں کوئی واضح بات نہ ملتی وہاں وہ خود قرآن وسنت کی روشنی میں اصولی طور پر اجتہاد کیا کرتے تھے، اس لیے محدثین کے بارے میں یہ کہنا کہ فلاں امام مالک، یا امام شافعی، یا امام احمد بن حنبل کے مقلد مالکی، یا شافعی یا حنبلی المذہب تھے۔ دلیل سے عاری اور امر واقع کے خلاف بات ہے، اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ان ائمۂ حدیث میں سے کسی نے بھی کسی ایک کے قول کی تائید وترجیح کا طریقہ نہیں اپنایا، بلکہ محدثین کرام کے قرآن وسنت کی روشنی میں اختیار کردہ اپنے متفقہ مسلک ومنہج اور مذہب اتباع کتاب وسنت کی بنا پر (جو نصوص کتاب وسنت کے مطابق ہو) جو صحیح وراجح تھا اسی کو صحیح وراجح قرار دیا اور جو اس کے مخالف تھا اس کا ردوابطال کیا۔

ورع وتقویٰ

امام نسائی کی عملی زندگی کا اندازہ محمد بن المظفر کے اس قول سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے جسے علامہ ذہبی نے ان الفاظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بیان کیا ہے: "سمعت مشايخنا بمصر يصفون اجتهاد النسائى فى العبادة بالليل والنهار وأنه خرج إلى الغزو ومع أمير مصر فوصف فى شهامته وإقامته السنن المأثورة فى فدآء المسلمين واحترازه عن مجالس السلطان الذى خرج معه" (تذكرة الحفاظ، تهذيب الكمال ١/٣٣٤) "میں نے مصر میں اپنے شیوخ سے سنا ہے کہ وہ نسائی کے بارے میں کہتے تھے کہ آپ رات دن عبادت میں مشغول رہتے تھے، وہ جنگ میں امیر مصر کے ساتھ نکلے اور اپنے وقار اور تیزی طبع اور مسلمانوں میں ماثور اور ثابت سنن پر عمل کرنے کرانے میں شہرت حاصل کی۔ نکلے تو سلطان کے ساتھ تھے، لیکن اُن کی مجالس سے دور رہتے تھے۔"

ابن الاثیر جامع الاصول میں فرماتے ہیں: امام نسائی کے ورع وتقوی پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ اپنے استاذ حارث بن مسکین سے انھوں نے جس حالت میں سماع کیا، اس کو اسی انداز "قرأة عليه وأنا أسمع" سے بیان کیا۔ دیگر مشائخ سے اخذ کردہ روایات کی طرح حدثنا وأخبرنا کے الفاظ استعمال نہیں کیے۔ حارث بن مسکین مصر کے منصب قضاء پر فائز تھے اور نسائی اور ان کے درمیان دوری تھی جس کی وجہ سے ان کی مجلس درس میں حاضر نہ ہوسکے، تو ایسی جگہ چھپ کر حدیث سنتے کہ حارث ان کو دیکھ نہ سکیں، اسی لیے ورع اور تحری کا راستہ اختیار کرکے اُن سے روایت میں "حدثنا" اور "أخبرنا" کے صیغے استعمال نہ کیے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حارث بن مسکین بعض سرکاری ذمہ داریوں میں مشغول تھے کہ نسائی اُن کے پاس ایک نامانوس لباس میں آئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ لمبا جبہ اور لمبی ٹوپی پہنے ہوئے تھے، جس کو حارث نے ناپسند کیا، ان کو شبہہ ہوا کہ شاید یہ آدمی بادشاہ کا جاسوس ہے، کیونکہ اُن کے سر پر بڑی ٹوپی اور بدن پر لمبا جبہ تھا، جس کی وجہ سے انھوں نے آپ کو اپنی مجلس میں نہ حاضر ہونے دیا، اس لیے نسائی دروازے پر آکر بیٹھتے اور حارث پر جو لوگ پڑھا کرتے، اسے باہر ہی سے سنتے، اسی لیے اُن سے روایت کے وقت "حدثنا" اور "أخبرنا" کا صیغہ استعمال نہیں کیا۔ (جامع الاصول ١/١٢٨)

واضح رہے کہ امام ابوداود نے بھی قرئ على الحارث بن مسكين کے صیغے کا استعمال کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: کتاب الطب کے آخری ابواب اور کتاب السنہ: باب ذراری المشرکین)

بعض اخلاق وعادات، خاندانی حالات اور ازواج واولاد

امام نسائی کے معاشی اور معاشرتی احوال سے متعلق اقوال کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ آپ کی مالی حالت اچھی تھی۔ اچھا کھانے پینے اور اچھا پہننے میں شہرت رکھتے تھے۔ ابن العماد شذرات الذہب میں لکھتے ہیں: امام نسائی نہایت شریف، رئیس اور عظیم المرتبت شخصیت کے حامل تھے، کھانے میں مرغ بہت پسند تھا اور اسے بکثرت کھاتے تھے۔ بڑے صحت مند اور سرخ وسفید چہرے مہرے کے مالک تھے، جس کی وجہ سے بعض لوگوں کو یہ شک تھا کہ شاید چہرے کی سرخی کا سبب نبیذ پینا ہے۔ سوال ہوا تو آپ نے حدیث کی روشنی میں اس کی حرمت کا فتویٰ دیا۔

ابوبکر محمد بن موسیٰ بن یعقوب بن مامون ہاشمی کہتے ہیں: ایک دن میں امام نسائی کے گھر کی دہلیز پر تھا، آپ محلّہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زقاق القنادیل میں رہتے تھے۔ میرے ساتھ طلبہ کی ایک جماعت تھی، ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ گھر سے نکلیں اور جامع مسجد جائیں تو آپ ہمیں زہری کی احادیث پڑھ کر سنائیں۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: میرے خیال میں ابوعبدالرحمٰن نسائی نبیذ پیتے ہیں، اسی وجہ سے اُن کا چہرہ تروتازہ ہے اور کبرسنی کے باوجود بدن سے خون جھلک رہا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا: کاش کہ عورتوں سے پیچھے سے جماع کے بارے میں ہم ان کی رائے معلوم کرتے تو میں نے کہا: میں نسائی سے دونوں مسئلے پوچھ کر تم سب کو بتاتا ہوں۔ امام نسائی گدھے پر سوار ہوئے تو میں نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے آپ سے کہا کہ حاضرین میں سے بعض لوگ نبیذ کے بارے میں آپ کے مذہب کے بارے میں بحث کر رہے تھے تو آپ نے جواب دیا: میرا مذہب یہ ہے کہ نبیذ حرام ہے، اس لیے کہ ابوسلمہ کی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث روایت کرتی ہیں: ''كل شراب أسكر فهو حرام '' (ہر مشروب جو نشا پیدا کرے حرام ہے) اس لیے کسی کے لیے یہ حلال نہیں کہ نبیذ تھوڑی پیے یا زیادہ۔ میں نے کہا: عورتوں کے دبر میں جماع کے بارے میں کیا حدیث صحیح ہے تو جواب دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کے پاس پیچھے آنے میں نہ تو کوئی اباحت کی حدیث صحیح ہے اور نہ اس کی حرمت کے بارے میں کوئی حدیث صحیح ہے، لیکن محمد بن کعب قرظی نے تمہارے دادا ابن عباس سے روایت کی ہے کہ "اسق حرثك من حيث شئت" (تم اپنی کھیتی کو جہاں سے چاہو سینچو) اس لیے کسی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ان کے قول سے تجاوز کرے۔ (تهذيب الكمال ۳۳۷-۱/۳۳۵، تذكرة الحفاظ ۲/۶۹۹)

واضح رہے کہ متعدد حدیثوں سے عورتوں کے دبر میں جماع کرنے کی ممانعت آئی ہے، جن میں جابر رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ حدیث ہے اور دوسرے کئی صحابہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔

آپ لباس میں ہری چادر کے استعمال کو ترجیح دیتے تھے اور کہتے تھے کہ نظر کی تیزی کے لیے ہریالی دیکھنے کا یہ بدل ہے۔ معمول یہ تھا کہ ایک دن روزہ سے رہتے اور ایک دن بغیر روزہ کے رہتے۔ چار چار بیویاں تھیں۔ ہمیشہ ایک دو لونڈیاں بھی رہتی تھیں اور سب کی باری باندھے ہوئے تھے۔ اولاد میں صرف عبدالکریم نامی بیٹے کا ذکر ملتا ہے۔

تصانیف

امام نسائی کثیر التالیف مؤلف تھے۔ بعض کتابیں ائمہ کے یہاں مستقل طور پر مروی ہیں اور ان میں سے بعض کتابیں سنن کبریٰ یا صغریٰ کا جزو ہیں۔ ہماری اس فہرست میں کتابوں کی تعداد ۳۴ ہے، جن میں سے کئی کتابیں سنن کا جز ہیں، بعض مطبوع ہیں اور بعض مفقود، اور بعض کتابوں کے قلمی نسخے پائے جاتے ہیں، جو غیر مطبوع ہیں، ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سب سے پہلے مطبوع کتابوں کا تذکرہ:

۱۔ (۱) السنن الكبرىٰ (بروایت ابن الاحمر وابن سیار وغیرہما): سب سے پہلے اس کتاب کی اشاعت مولانا عبدالصمد شرف الدین الکتبی کی کوششوں سے شروع ہوئی، اور الدار القیمۃ، بمبئی سے اس کی پہلی جلد شائع ہوئی، جس میں ۶۴ صفحے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مقدمہ ہے اور کتاب الطہارۃ کے ۲۴۰ صفحے، لیکن تیسری جلد کی اشاعت کے بعد یہ سلسلہ رک گیا، پھر یہ کتاب ڈاکٹر عبدالغفار بنداری اور سید کسروی حسن کی تحقیق سے دار الکتب العلمیۃ نے شائع کی، لیکن یہ اشاعت غیر معیاری تھی۔ ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی کی نگرانی میں مؤسسۃ الرسالۃ سے اس کا محقق نسخہ ۱۲ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ آخری دو جلدیں فہارس کی ہیں، اس ایڈیشن کے مطابق سنن کبریٰ میں ۱۱۹۴۹ احادیث ہیں اور یہ طباعت ابن الاحمر اور محمد بن قاسم بن سیار قرطبی دونوں کی روایت پر مشتمل ہے۔ اس ایڈیشن میں سنن صغریٰ کے ساتھ تحفة الاشراف للمزی اور النكت الظراف على تحفة الأشراف لابن حجر کے حوالوں کو بھی دے دیا گیا ہے، اور آخر میں چار کتابیں تحفۃ الأشراف سے نکال کر اس ایڈیشن میں شامل کی گئی ہیں، یعنی كتاب الشروط، كتاب الرقاق، كتاب المواعظ اور كتاب الملائكة یہ چاروں کتابیں سنن کبریٰ کے موجود قلمی نسخوں میں نہیں تھیں، ساتھ ہی کتاب کے نسخوں میں موجود بعض احادیث کا ذکر حافظ مزی کے یہاں نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ ان کے نسخے سے یہ احادیث ساقط ہوگئی ہوں، لیکن اس محقق نسخے میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے، اور اس نسخے میں اکثر احادیث تحفۃ الاشراف سے بڑھائی گئی ہیں، جو ابن حیویہ کے نسخے میں تھیں جس پر حافظ مزی کا اعتماد تھا، ساتھ ہی بعض ایسی روایات سے بھی ماخوذ ہیں جو ابن حیویہ کی روایت کے باہر ہیں۔

۲۔ (۲) السنن الصغریٰ: امام صاحب کی جملہ تصانیف میں سب سے مشہور سنن صغریٰ ہے، اس کو المجتبیٰ یا المجتنیٰ بھی کہتے ہیں۔ اصحاب شروح وحواشی جب کبھی "أخرجه النسائي" کہتے ہیں تو عموماً اس سے سنن صغریٰ ہی مراد لیتے ہیں۔ امام صاحب سنن کبریٰ کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو امیر رملہ نے پوچھا: کیا آپ کی یہ تصنیف تمام ترصحیح ہے، تو آپ نے فرمایا: نہیں، اس میں صحیح اور حسن دونوں قسمیں موجود ہیں، اس پر امیر نے عرض کیا کہ ان احادیث میں جو صحت کے اعلیٰ درجے تک پہنچتی ہیں، ان کو علاحدہ ایک مجموعہ کی شکل میں میرے لیے منتخب فرمادیجئے تو آپ نے المجتبیٰ جمع کی۔ (زهر الربى، كشف الظنون ۲/۳٦، الحطة ۲٥٤، قواعد التحديث ۲٤۷، سيرة البخارى ۲/۷٤٤)

بعض کتابیں سنن میں داخل ہیں اور الگ سے بھی ان کا ذکر آتا ہے:

۳۔ (۱) عشرة النساء: (فتح الباری ۸/٤٥٥، معجم المصنفات الواردة فی فتح الباری (۸٤۷ج)، سنن صغریٰ میں "كتاب عشرة النساء" بلاد عربیہ کے نسخوں میں "۳٦۔ کتاب المزارعة" کے بعد ہے اور عام ہندوستانی نسخوں میں ۲٦۔ کتاب النکاح" کے بعد ہے۔ اسی کو مولانا عطاء اللہ حنیف نے التعلیقات السلفیہ میں اختیار کیا ہے، اور ہمارے اس نسخے میں بھی اس کا مقام کتاب النکاح کے بعد ہے۔ یہ سنن کبریٰ میں ٦۳ کی کتاب ہے۔ (ملاحظہ ہو: السنن الكبرىٰ، ط، الرسالة ۸/۱٤۹)

۴۔ (۲) عمل الیوم واللیلۃ: (مطبوع بتحقیق ڈاکٹر فاروق حمادہ، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت) یہ مستقل کتاب ہے، مصنف سے اس کی روایت بھی مستقل موجود ہے، ابوالحسن احمد بن محمد بن ابی التمام نے اس کی روایت نسائی سے کی اور ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے ابومحمد اصیلی نے ۳۵۳ھ میں روایت کی۔ (فہرست ابن خیر ۱۱۳)، اسی طرح سے ابوالحسن بن حیویہ نے اسے مستقلاً روایت کی ہے اور ابن الأحمر اور ابن سیار نے اس کو سنن کبریٰ میں شامل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: السنن الکبریٰ کتاب نمبر ۵۳) (۵/۹/ اور حدیث نمبر ۸۵۲۷ سے ۸۸۳۵ تک)۔ دوسرے رواۃ نے اس کتاب کو ایک مستقل کتاب کی حیثیت سے روایت کیا ہے۔ (السیر ۱۴/۱۳۳، معجم اصحاب الصدفی لابن الأبار ۳۲۸)۔ عمل الیوم واللیلۃ اور ایسے ہی کتاب خصائص علی کے اطراف حدیث ایسے ہی اس کے رواۃ کا تذکرہ مؤلفین نے مستقلاً کیا ہے، نیز ملاحظہ ہو: تہذیب التہذیب ۱/۶)۔ بعد کے مؤلفین بھی عمل الیوم واللیلۃ کو ایک الگ اور مستقل کتاب کی حیثیت سے ذکر کرتے رہے ہیں۔

۵۔ (۳) تفسیر القرآن الکریم: اس کتاب کو ابن خیر نے اپنی تفسیری مرویات میں ذکر کیا ہے اور مصنف سے حمزہ کنانی کے طریق سے روایت کیا ہے۔ (فہرست ابن خیر صفحہ ۵۸)، حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس سے استفادہ کیا ہے۔ (۴۵۱/۳، ۴۳۹/۶، ۱۱/ ۴۷۹، ۱۳/۴۱۴، ۴۷۶، معجم المصنفات الواردۃ فی فتح الباری: ۳۲۵)، یہ بتحقیق سید حلیمی اور صبری الشافعی، مکتبۃ السنۃ، قاہرۃ سے دو جلدوں میں ۱۴۱۰ھ کو شائع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب بھی سنن کبریٰ میں موجود ہے، (ملاحظہ ہو: السنن الکبریٰ ۱۰/ ۵، کتاب نمبر ۶۶)۔

کتاب التفسیر حمزہ کی روایت میں مستقل تالیف ہے۔ (تہذیب التہذیب ۱/۶)، اس کا مستقلاً ذکر کئی کتابوں میں آیا ہے۔ ذہبی نے تاریخ الاسلام میں لکھا ہے کہ یہ کتاب ایک جلد میں ہے۔ (السیر ۱۴/۱۳۳) نیز ملاحظہ ہو: البرہان فی علوم القرآن للزرکشی ۲/۱۵۹، نصب الرایۃ ۳/۳۸۳، وحسن المحاضرۃ ۱/۱۹۷۔

۶۔ (۴) فضائل القرآن: یہ نسائی کی مستقل کتاب ہے، نیز یہ سنن کبریٰ میں بھی داخل ہے۔ (ملاحظہ ہو: السنن الکبریٰ کتاب نمبر ۵۹، مجلد ۷/۲۴۱) (مطبوع بتحقیق ڈاکٹر فاروق حمادہ، دار الثقافۃ، الدار البیضاء مراکش ۱۹۸۰ء، صفحات ۱۴۳)، نیز ملاحظہ ہو: البرھان فی علوم القرآن للزرکشی ۱/۴۳۲) والاتقان للسیوطی ۲/۱۵۱)

۷۔ (۵) خصائص علی: امام نسائی نے آخری عمر میں دمشق میں اس کتاب کی تصنیف کی، بعد میں یہ فضائل صحابہ کے ساتھ سنن کبریٰ میں بھی داخل ہوگئی۔ (ملاحظہ ہو: السنن الکبری، کتاب نمبر ۶۱ ج ۷/۴۰۷)۔ یہ کتاب ابن خیر کی مرویات میں سے ہے۔ (ملاحظہ ہو: فہرست ابن خیر صفحہ ۲۰۹) امام ذہبی کہتے ہیں کہ یہ سنن کبریٰ میں داخل ہے۔ (السیر: ۱۴/۱۳۳) نیز ابن سیار نے اسے مستقلاً روایت کیا ہے (تہذیب التہذیب ۱/۶) اس کتاب کا تذکرہ کئی جگہ آیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: طبقات الشافعیہ للسبکی، تاریخ الاسلام ۹/۱۷۳، حسن المحاضرۃ ۱/۱۹۷، ھدیہ العارفین ۱/۵۶، الرسالۃ المستطرفۃ ۵۹)، اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، جن میں (بتحقیق احمد میرین بلوشی رحمہ اللہ، کویت ۱۴۰۶ھ، وبتحقیق ابواسحاق الحوینی، دارالکتاب العربی ۱۴۰۷ھ) زیادہ اہم ہے، اس کتاب کا ترجمہ مع شرح مولانا ابوالحسن محمد سیالکوٹی نے ۱۸۹۲ء میں شائع کیا۔ ابوالقاسم رضوی قمی نے اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارسی ترجمہ ۱۸۹۸ء میں لاہور سے شائع کیا۔

کتاب الجمعة: اس نام سے ایک مستقل کتاب کا قلمی نسخہ موجود ہے، سنن میں بھی یہ کتاب آئی ہے، اس کی تفصیل آگے ملاحظہ ہو۔

مزید مطبوع کتابیں یہ ہیں:

۸۔(۱)تسمية فقهاء الأمصار من أصحاب رسول الله ﷺ ومن بعده من أهل المدينة: (ناشر: شیخ صبحی بدری سامرائی، مجموعۃ رسائل من علوم الحدیث کا پہلا رسالہ، صفحات ۱۰۔۷، مکتبہ سلفیہ، مدینہ منورہ ۱۹۶۹ء)

۹۔(۲) الطبقات: (مطبوع، ناشر: شیخ صبحی بدر سامرائی، مجموعۃ رسائل من علوم الحدیث کا دوسرا رسالہ صفحات ۱۷۔۱۵۔ (الرسالة المستطرفة للكتاني ۱۳۸) مطبوع کتاب میں صرف اصحاب نافع کا ذکر ہے۔

۱۰۔(۳) تسمية من لم يروعنه غير رجل واحد (مطبوع، ناشر: شیخ صبحی بدر سامرائی، مجموعۃ رسائل من علوم الحدیث کا تیسرا رسالہ (صفحات ۲۲۔۲۱) یہ کتاب پہلے الضعفاء والمتروکین کے آخر میں شائع ہوئی تھی، فواد سزکین نے ذکر کیا ہے کہ اس کے نسخے مکتبہ احمد الثالث، ترکی (۴/۶۲۴) میں ہیں۔ (تاريخ التراث العربي ٤٢٦)

۱۱۔(۴)كتاب الضعفاء والمتروكين (مطبوع) بروایت حسن بن رشیق المصری عن النسائی، یہ سمعانی اور ابن خیر کی مرویات میں سے ہے۔ (التحبير للسمعاني ۲/۱۷، فهرست ابن خير ۲۰۹)، اس کا ذکر ابن الأبار نے معجم الصدفی (ص:۷۲) میں کیا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو: مقدمة ابن الصلاح (ص:۳۴۹) فتح المغيث للسخاوي ۳/۳۱٤، الرسالة المستطرفة (ص:۱۴۴) اس کتاب کا ذکر حافظ ابن حجر نے لسان المیزان میں متعدد مقامات پر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ۳۷۳، ۴۱۵، ۴۲۲)، اس کتاب میں ۶۷۵ رواۃ کا ذکر ہے اور کلام بہت مختصر ہے۔ یہ کتاب ۱۳۲۳ھ = ۱۹۰۵ء میں ہندوستان میں شائع ہوئی تھی، پھر محمود ابراہیم زاید کی تحقیق سے دارالوعی، حلب، دمشق سے ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی۔

۱۲۔(۵)من حدث عنه ابن أبي عروبة ولم يسمع منه. (كتاب الضعفاء والمتروكين کے آخر میں شائع شدہ ہے)

بعض ایسی کتابیں جن کے قلمی نسخے بعض مکتبات میں موجود ہیں:

۱۳۔(۱)الجمعة: بغدادی نے اسے ہدیۃ العارفین (۱/۵۶) میں ذکر کیا ہے، اس کے مخطوطات کئی جگہ پائے جاتے ہیں۔ محمد بن محمد بن الحسن بن علی التمیمی الدارمی نے اس کو اپنی ''ثبت مرویات'' میں مستقلاً ذکر کیا ہے، یہ ''ثبت'' دیر اسکوریال، اسپین کے مکتبہ میں مجموع رقم (۱۷۵۸) میں موجود ہے۔ ڈاکٹر فاروق حمادہ کہتے ہیں: یہ بعید نہیں ہے کہ یہ وہی ہو جو سنن کبریٰ میں موجود ہے، لیکن کبریٰ سے تقابل کے بعد ہی کوئی قطعی بات کہی جاسکتی ہے، پھر فہرست محمد بن علی بن غازی عثمانی مکناسی (ت: ۹۱۹ھ) کے ثبت سے نقل کرتے ہیں کہ کتاب الجمعہ سنن کبریٰ کی ایک کتاب ہے۔ میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو اس لیے مستقلاً ذکر کیا ہے کہ یہ سند عالی سے ابن حیویہ کے طریق سے متصل ہے۔ (ص: ۱۸۵، ۵۴) مقدمۃ عمل الیوم واللیلۃ ۴۰۔ یہ سنن صغریٰ میں ۱۴ نمبر کی کتاب ہے اور سنن کبریٰ میں ۶ نمبر کی کتاب ہے۔ (ملاحظہ ہو: السنن الکبری ۲۵۷/۲)

۱۴۔ (۲) کتاب الاغراب: مسند حدیث شعبة وسفیان الثوری مما رواه شعبة ، ولم یروه سفیان ، أو رواه سفیان ولم یروه شعبة من الحدیث والرجال ، ابن خیر نے نسائی سے اس کی روایت سعید بن جابر وابن حیویہ کے طریق سے کی ہے۔ (فہرست ابن خیر ۱۴۶) یہ کتاب حافظ ابن حجر کی مرویات میں سے ہے، جس کو آپ نے دو طریق سے بروایت ابوالحسن محمد بن حیویہ روایت کیا ہے، دوسری روایت میں جزء رابع کی روایت ہے۔ (المعجم المفہرس لابن حجر ۹۸۴، ہدیۃ العارفین ۱/۵۶)، ڈاکٹر فاروق حمادہ کو اس کتاب کا چوتھا جزء مکتبہ دیر اسکوریال، اسپین میں ملا ہے، جس پر یہ لکھا ہے: "الجزء الرابع من حدیث شعبة بن الحجاج وسفیان بن سعید الثوری مما أغرب به بعضهم علی بعض" یہ ابن حیویہ کی روایت سے ہے اور اس پر ۷۰۹ کی تاریخ سماع ہے اور یہ ۱۷ ورقہ میں ہے۔ (مقدمة عمل الیوم واللیلة ۳۹)

۱۵۔ (۳) جزء من حدیث عن النبی ﷺ: فؤاد سزکین نے مجموع (۱۰۷) ظاہریہ دمشق کے ایک نسخے پر اعتماد کرتے ہوئے اس کا ذکر کیا ہے، جو ۳۲۱۔۳۱۰ ورقے پر ہے۔ یہ ساتویں صدی ہجری کا مخطوط ہے۔

۱۶۔ (۴) إملاء اته الحدیثیة : مکتبہ ظاہریہ دمشق میں حدیث رقم: ۱۶۳ کے تحت دو مجالس املاء موجود ہیں (ورقہ ۵۴۔۵۱)۔

بعض وہ کتابیں جن کا تذکرہ صحاح ستہ کے رجال اور اطراف احادیث کی کتابوں میں آتا ہے اور مؤلفین نے ان کتابوں کے رموز کا ذکر مقدمہ کتاب میں کیا ہے:

"عمل الیوم واللیلة" کا رمزسی ہے اور خصائص علی کا ص۔ اوپر دونوں کتابوں کا ذکر آ چکا ہے۔

۱۷۔ (۱) مسند حدیث مالک بن انس: اس کتاب کے رواۃ کا رمز کتب رجال (تقریب التهذیب اور خلاصة تهذیب الکمال وغیرہ) میں کن ہے۔ اس کتاب کی روایت امام نسائی سے حمزہ کنانی، حسن بن رشیق اور حسن بن الخضر الاسیوطی نے کی ہے اور ان سب سے ابن خیر نے روایت کی ہے۔ (فہرست ابن خیر ۱۴۵) یہ حافظ ابن حجر کی مرویات میں سے ہے، جو بسند ابی الحسن بن الخضر الاسیوطی عن النسائی ہے۔ (المعجم المفہرس لابن حجر ۱۵۰۰)، ابن حجر نے فتح الباری میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ (۶۰/۴، معجم المصنفات الواردۃ فی فتح الباری: ۱۲۱۷) اس کا تذکرہ ذہبی نے السیر (۸/۸۵) اور العبر (۲/۳۵) میں کیا ہے، نیز ملاحظہ ہو: حسن المحاضرۃ فی أخبار مصر والقاہرۃ ۱/۱۹۸، ہدیۃ العارفین ۱/۵۶۔

۱۸۔ (۲) مسند علی بن أبی طالب: ذہبی نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حافل یعنی بڑی ہے۔ (السیر ۱۴/۱۳۳، وتاریخ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلام) ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں اس کے کافی اقتباسات ذکر کیے ہیں۔ ملاحظہ ہو: فتح الباری ۲۰۴/۱، معجم المصنفات الواردۃ فی فتح الباری ۱۲۲۲) اس کتاب کو زیلعی سنن کبریٰ میں شمار کرتے ہیں۔ (نصب الرایۃ للزیلعی ۱۱۰/۳)، تہذیب الکمال اور دوسری صحاح ستہ کے رجال کی کتابوں میں اس کا رمز "عس" ہے۔ (ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب اور تہذیب التہذیب، الخلاصۃ للخزرجی کے مقدمات، وکشف الظنون)۔

امام نسائی کی درج ذیل کتابیں مفقود کے حکم میں ہیں:

ابن خیر نے سب سے زیادہ اپنی فہرست میں ان کتابوں کا ذکر کیا ہے، ذیل میں ہم سب سے پہلے انہی کتابوں کا ذکر کرتے ہیں:

۱۹۔(۱) کتاب الکنی: ابن خیر نے اس کا نام "الأسماء والکنی" رکھا ہے۔ نسائی نے اس کی ترتیب خاص انداز سے کی تھی، پھر اس کی ترتیب ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یحییٰ مفرج القاضی نے حروف معجم پر کی۔ (فہرست ابن خیر ۲۱۴)، حافظ ذہبی کہتے ہیں: یہ بڑی کتاب ہے۔ (السیر ۱۴/۱۳۳، تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۲۵، میزان الاعتدال ۱/۱۵)، حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب اور لسان المیزان (۳/۱۲۳، و۱۲۱/۷) نیز فتح الباری (۵۹/۱۰، ۵۴۲/۱۳) میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔ (معجم المصنفات الواردۃ فی فتح الباری ۱۰۷۸)، اس کتاب کا تذکرہ مندرجہ ذیل کتابوں میں بھی آیا ہے: مقدمة فی علوم الحدیث (ص: ۲۹٦)، فتح المغیث (۳/۲۰۰)، نصب الرایة (۳/۲۰۵، ٤/۲۳۷)، التقریب للنووی، وتدریب الراوی للسیوطی (ص: ٤٥٠)، الرسالة المستطرفة (ص: ۱۲۱)، بستان المحدثین . محمد سلیمان رودانی (۱۰۹۴) نے کتاب اوائل الکتب الحدیثیه میں اس کتاب کی پہلی حدیث روایت کی ہے۔

۲۰۔(۲) مسند ابن جریج: ابن خیر نے نسائی سے اس کی روایت سعید بن جابر کے طریق سے کی ہے، (فہرست ابن خیر ۱۴۶)

۲۱۔(۳) مسند حدیث الزهری بعلله والکلام علیه (فہرست ابن خیر ۱۴۵)، یہ حافظ ابن حجر کی مرویات میں سے بھی ہے۔ دونوں نے بسند محمد بن قاسم عن النسائی روایت کی ہے۔ اس کا نام "کتاب الزهری جمع أبی عبدالرحمن النسائی" ہے۔ (المعجم المفهرس لابن حجر ۹۸٤)

۲۲۔(۴) مسند حدیث سفیان بن سعید الثوری: ابن خیر نے نسائی سے اس کی روایت سعید بن جابر کے طریق سے کی ہے۔ (فہرست ابن خیر ۱۴۶)

۲۳۔(۵) مسند حدیث شعبۃ بن الحجاج: ابن خیر نے نسائی سے اس کی روایت سعید بن جابر کے طریق سے کی ہے۔ (فہرست ابن خیر ۱۴۶)

۲۴۔(۶) مسند حدیث الفضیل بن عیاض، وداود الطائی، ومفضل بن مہلہل الضبی: ابن خیر نے نسائی سے اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت حمزہ الکنانی اور ابن حیویہ کے طریق سے کی ہے۔ (فہرست ابن خیر ۱۴۸) حافظ سخاوی کہتے ہیں: یہ تالیف فضیل بن عیاض کے شیوخ پر ہے۔ (فتح المغیث للسخاوی ٢/٣٤٤، تدریب الراوی ٢/١٥٥)

۲۵۔ (۷) مسند حدیث یحییٰ بن سعید القطان: نسائی سے ابن خیر نے اس کی روایت بطریق حمزہ بن محمد کنانی کی ہے اور یہ (۸) اجزاء میں ہے (فہرست ابن خیر ۱۴۸)

مزید مؤلفات کا ذکر بھی کتابوں میں آتا ہے، لیکن علماء کی مرویات میں ان کا تذکرہ نہیں ہے اور یہ درج ذیل ہیں:

۲۶۔ (۱) مسند منصور بن زاذان الواسطی (ت: ۱۲۹ھ): اس کتاب کا ذکر سیوطی نے کیا ہے۔ (تدریب الراوی ۲/۳۶۴)

۲۷۔ (۲) مناسک الحج: اس کا ذکر کرتے ہوئے ابن الاثیر الجزری کہتے ہیں: "وله مناسك على مذهب الشافعي" (جامع الاصول ۱۹۶/۱، ۱۹۷، ہدیۃ العارفین للبغدادی ۱/۵۶) واضح رہے کہ مناسک الحج کے نام سے سنن صغریٰ میں یہ ۲۴ نمبر کی کتاب ہے اور سنن کبریٰ میں ''کتاب المناسک'' ۱۶ نمبر کی کتاب ہے۔

۲۸۔ (۳) فضائل الصحابۃ: (تهذيب الكمال، والسير، كشف الظنون) سنن کبریٰ میں ''کتاب المناقب'' کے نام سے فضائل صحابہ کا تذکرہ (۶۰) نمبر کی کتاب میں ہے۔

۲۹۔ (۴) معجم شیوخہ: حافظ ابن حجر نے اس کا تذکرہ کئی بار کیا ہے، اور کتاب کا نام "أسامي شيوخه" لکھا ہے۔ (تہذیب التہذیب ۱/۸۸، ۸۹) یہ ''مشیخۃ النسائی'' کے نام سے بھی مذکور ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ، البدایۃ والنہایۃ)۔

۳۰۔ (۵) شیوخ الزہری: اس کتاب کا ذکر حافظ ابن حجر نے التلخيص الحبير (۱/۱۱۰) اور شوکانی نے نيل الأوطار (۱/۱۱۵) میں کیا ہے۔

۳۱۔ (۶) الجرح والتعدیل: یہ کتاب الضعفاء والمتروکین سے علاحدہ کتاب ہے۔ ابن حجر رحمہ اللہ غالب بن عبیداللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: قال النسائي في الجرح والتعديل: ليس بثقة ولا يكتب. وقال في الضعفاء: متروك الحديث. (نیز ملاحظہ ہو: تهذيب التهذيب ۱/۹۷، ۴۱۹، ۴/۹۱، لسان الميزان ۲/۳۰۰)

۳۲۔ (۷) كتاب الاخوة والأخوات: اس کتاب کا ذکر متعدد مؤلفین نے کیا ہے۔ (مقدمة ابن الصلاح ۲۷۹، فتح المغيث ۳/۱۶۳، التقريب وشرحه تدريب الراوي ۲/۲۴۹، ۳۶۴، جامع الاصول لابن الأثير، تهذيب التهذيب ۶/۳۲۴)

۳۳۔ (۸) كتاب التمييز: سیوطی نے اس کا نام "أسماء الرواة والتمييز بينهم" لکھا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں: اس کتاب میں نسائی نے ثقات اور ضعفاء دونوں کے تراجم لکھے ہیں۔ متعدد اہل علم نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے: (تهذيب التهذيب ۱/۳۵۶ وغیرہ، لسان الميزان ۳/۳۶۱، فتح المغيث ۳/۳۱۵، الاعلان بالتوبيخ ۵۸۹، تدريب الراوي ۲/۳۶۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۔(۹)تصنیف فی المدلسین: حافظ ابن حجر نے اس کا ذکر النکت علی ابن الصلاح (۲/۶۵۰) میں کیا ہے۔

سنن صغریٰ (مجتبیٰ) اور سنن کبریٰ کا تعارف

امام نسائی نے سب سے پہلے سنن کبریٰ کی تالیف کی، جو دیوان النسائی اور مصنف النسائی کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ کتاب ہم تک ابن الاحمر کی روایت سے پہنچی ہے۔ مؤسسۃ الرسالۃ کے ایڈیشن کے مطابق سنن کبریٰ میں ۱۱۹۴۹ احادیث ہیں۔ سنن صغریٰ (المجتبیٰ) کو امام نسائی نے امیر رملہ کے کہنے پر مرتب کیا، اس میں ۵۷۶۱ احادیث ہیں۔ علامہ جمال الدین قاسمی سنن کبریٰ کے بارے میں کہتے ہیں: هو كتاب جليل لم يكتب مثله في جمع طرق الحديث وبيان مخرجه وبعده اختصره. (سنن کبریٰ بڑی عظیم کتاب ہے، طرق حدیث کے جمع کرنے اور حدیث کے مخارج کے بیان کرنے میں بے مثال ہے۔ بعد میں امام نسائی نے اس کو مختصر کیا)۔

سنن نسائی (صغریٰ) امام نسائی کی تصنیف ہے، جس کی روایت ابن السنی سے ہم تک پہنچی ہے، اوپر مذکور امیر رملہ کے واقعہ کی حافظ ذہبی نے تغلیط کی ہے، ان کی تحقیق میں سنن صغریٰ ابن السنی کی تصنیف ہے۔ کہتے ہیں: إن هذه الرواية لم تصح، بل المجتبى اختصار ابن السني تلميذ النسائي (امیر رملہ والی روایت صحیح نہیں ہے، مجتبیٰ (سنن صغریٰ) نسائی کے تلمیذ ابن السنی کا اختصار ہے)(السير ۱۴/۱۳۱، توضيح الافكار ۱/۲۲۱)

نیز کہتے ہیں: ہمیں نسائی کی صرف کتاب المجتبیٰ ابوبکر ابن السنی کے انتخاب سے پہنچی ہے۔ (۱۴/۱۳۳) اور ابن السنی کے ترجمے میں کہتے ہیں کہ انھوں نے ہی سنن نسائی کا اختصار کیا، اور صرف اس مختصر ہی کی روایت کی، اور اس کا نام المجتبیٰ رکھا۔ ہم نے ابن السنی کے طریق سے اسے بسند عالی سنا ہے۔ (السير ۱۶/۲۵۶، وتذكرة الحفاظ ۳/۹۴۰) یہی بات سبکی نے طبقات الشافعیہ میں ابن السنی کے ترجمہ میں لکھی ہے (۳/۳۹) ابن ناصر الدین الدمشقی نے بھی یہی لکھا ہے۔ (شذرات الذهب ۳/۴۸)

لیکن صحیح یہی ہے کہ امام نسائی نے پہلے السنن الکبریٰ تصنیف فرمائی، پھر اس کا اختصار "المجتبی" یا "المجتنی" کے نام سے کیا۔ سنن صغریٰ کے راوی ابن السنی ہیں، اور سنن کبریٰ کے ابن الاحمر۔

معاصر محقق سلفی عالم شیخ عبدالصمد شرف الدین الکتبی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے سنن کبریٰ کی تین جلدیں شائع کیں، آپ نے پہلی جلد کے مقدمہ میں واضح کیا ہے کہ دونوں کتابیں خود امام نسائی کی مرتب کردہ ہیں اور یہ کہنا کہ ابن السنی نے المجتبیٰ کو منتخب کیا ہے، امام ذہبی کا وہم ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ خود ذہبی نے سنن کبریٰ دیکھی ہی نہیں تھی، جیسا کہ خود ذہبی نے اعتراف کیا ہے کہ ان کو صرف المجتبیٰ یعنی سنن صغریٰ پہنچی ہے۔ (السیر ۱۴/۱۳۳)، تذکرۃ الحفاظ میں کہتے ہیں: میں نے المجتبیٰ من السنن پوری کی پوری ابوزرعۃ مقدسی کے طریق سے سنی ہے۔ (۲/۷۰۱)

حافظ ابن کثیر کے پاس دونوں کتابیں تھیں اور انہیں دونوں کتابوں کا سماع حاصل تھا۔ کہتے ہیں: نسائی نے سنن کبریٰ کو لکھا، پھر اس کا انتخاب کیا، جو اس سے کئی گنا چھوٹا ہے۔ میں نے دونوں کو سنا ہے۔ (البداية والنهاية ۱۴/۷۹۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن کبریٰ کے راوی محمد بن معاویہ بن الاحمر کہتے ہیں کہ امام نسائی نے کہا: کتاب السنن پوری کی پوری صحیح ہے، بعض احادیث معلول ہیں، لیکن امام نسائی نے ان کی علت نہیں بیان کی، اس سے منتخب شدہ کتاب کا نام مجتبیٰ ہے، جس کی ساری احادیث صحیح ہیں۔(النکت علی ابن الصلاح ١/٤٨٤)

خود امام نسائی اپنی کتاب کو الصحیح کا نام دیتے تھے۔(التقیید ١٤١، والبدایہ والنہایة ١٤/٧٩٣)

مولانا عبدالصمد شرف الدین الکتبی رحمہ اللہ نے سنن صغریٰ اور سنن کبریٰ دونوں سے کتاب الطہارۃ کے ابواب اور کتب کا تقابلی مطالعہ کرکے اس مسئلے کو مزید واضح کیا ہے، نیز ڈاکٹر فاروق حمادہ نے عمل الیوم واللیلۃ کے مقدمہ تحقیق میں اس مسئلے پر گفتگو کی ہے، اور یہ ثابت کیا ہے کہ المجتبیٰ (سنن صغریٰ) نسائی کی تالیف ہے اور اس کی روایت ابن السنی نے کی ہے۔

سنن کبریٰ اور سنن صغریٰ میں موجود کتابوں کا تذکرہ
اور اُن کتابوں کا ذکر جو سنن کبریٰ میں ہیں اور سنن صغریٰ ان سے خالی ہے۔

اوپر گزرا کہ امام نسائی نے پہلے کبریٰ کی تالیف فرمائی، اس کے بعد اس سے صغریٰ کا انتخاب فقہی ترتیب پر کیا، چونکہ دونوں کتابوں کی احادیث اور دونوں میں موجود کتب میں اختلاف اور تقدیم اور تاخیر ہے، اس لیے پہلے ہم ذیل میں سنن صغریٰ میں وارد کتب کا تذکرہ کرتے ہیں، اس کے بعد سنن کبریٰ کی کتابوں کا تذکرہ ہوگا اور آخر میں سنن کبریٰ میں موجود زائد کتابوں کا ذکر ہوگا:

(ا) سنن صغریٰ میں موجود کتابوں کی ترتیب یہ ہے:

1۔ الطهارة، 2۔ المياه، 3۔ الحيض والاستحاضة، 4۔ الغسل والتيمم، 5۔ الصلاة، 6۔المواقيت، 7۔ الأذان، 8۔ المساجد، 9۔ القبلة، 10۔ الإمامة، 11۔ الافتتاح، 12۔التطبيق، 13۔السهو، 14۔ الجمعة، 15۔ تقصير الصلاة، 16۔ الكسوف، 17۔الاستسقاء، 18۔ صلاة الخوف، 19۔ صلاة العيدين، 20۔ قيام الليل، 21۔الجنائز، 22۔ الصيام، 23۔ الزكاة، 24۔ مناسك الحج، 25۔ الجهاد، 26۔ النكاح، 26/ أ۔عشرة النساء ❶، 27۔ الطلاق، 28۔ الخيل (والسبق والرمي)، 29۔ الأحباس، 30۔الوصايا، 31۔النحل، 32۔ الهبة، 33۔ الرقبى، 34۔ العمرى، 35۔ الأيمان والنذور، 36۔المزارعة، 37۔ المحاربة (تحريم الدم)، 38۔ قسم الفيء، 39۔ البيعة، 40۔العقيقة، 41۔الفرع والعتيرة، 42۔ الصيد والذبائح، 43۔ الضحايا 44۔ البيوع، 45۔ القسامة والقود والديات، 46۔قطع السارق، 47۔ الإيمان وشرائعه، 48۔ الزينة من السنن (الكبرى)، 48/ أ۔الزينة من المجتبى، 49۔ آداب القضاة، 50۔ الاستعاذة، 51۔الأشربة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❶: سنن صغریٰ کے قلمی نسخے نیز مصری ایڈیشن اور سیوطی اور سندھی کے حواشی والے نسخوں نیز مشہور حسن کے ایڈیشن میں "کتاب عشرة النساء" کتاب المزارعة کے بعد ہے۔ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے التعلیقات السلفیة میں اس کو کتاب النکاح کے بعد رکھا ہے۔ مولانا اس مقام پر حاشیے میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہندوستانی ایڈیشن میں "عشرة النساء" کا ذکر کتاب النکاح کے بعد ہے اور یہی اس کا مناسب مقام ہے، جو نسخہ ہندیہ میں ہے، اس لیے ہم نے اس کی اتباع میں اپنے ایڈیشن میں اس کو کتاب النکاح کے بعد رکھا ہے، اس لیے بھی کہ ہندوستان میں یہی نسخہ رائج ہے، اس لیے اس کی مخالفت نہیں ہونی چاہئے (التعلیقات السلفیة ۲/۸۳، ط۔ پاکستان) قارئین کرام ہمارے اس نسخے میں اور دوسرے نسخوں میں نمبرات کا اختلاف دیکھیں گے، اس لیے اس کی وضاحت یہاں ضروری محسوس ہوئی۔

(۲) سنن کبریٰ میں موجود کتابوں کی ترتیب یہ ہے:

1- الطهارة (1/ 73) (وفيه: ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، وذكر ما يوجب الغسل وما لا يوجبه)، 2- الصلاة (1/ 197)، 3- السهو (وفيه: ذكر ما ينقض الصلاة وما لاينقضها) (1/ 283)، 4-المساجد (1/ 383) (عنوان الكتاب مثبت من الصغرى، وفيه: ذكر الإمامة والجماعة، في سجود القرآن)، 5- قيام الليل وتطوع النهار (2/ 111) (عنوان الكتاب مأخوذ من الصغرى)، 6-الجمعة (2/ 257)، 7- صلاة العيدين (2/ 295)، 8-الاستسقاء (2/ 315)، 9- كسوف الشمس والقمر (2/ 331)، 10- قصر الصلاة في السفر (2/ 357)، 11- الجنائز وتمني الموت (2/ 377)، 12- الزكاة (3/ 5)، 13- الصيام (3/ 89)، 14- الاعتكاف (3/ 377)، 15- المحاربة (3/ 409)، 16- المناسك (4/ 5) (وفيه: المواقيت)، 17- الجهاد (4/ 264)، 18- الخيل والسبق (4/ 311)، 19- قسم الخمس (4/ 325)، 20- الضحايا (4/ 335)، 21- العقيقة (4/ 369)، 22- الفرع والعتيرة (4/ 375)، 23- المزارعة (4/ 391)، 24- الأيمان والنذور (4/ 431)، 25-النذور (4/ 447)، 26- الصيد (4/ 459)، 27- العتق (5/ 5)، 28-الأشربة (5/ 61)، 29- الحد في الخمر (5/ 131)، 30- النكاح (5/ 147)، 31-الطلاق (5/ 247)، 32- إحياء الموات (5/ 323)، 33- العارية والوديعة (5/ 331)، 34- الضوال (5/ 337)، 35- اللقطة (5/ 343)، 36- الركاز (5/ 355)، 37- العلم (5/ 357)، 38- القضاء (5/ 395)، 39-البيوع (6/ 5)، 40- الفرائض (6/ 97)، 41-الأحباس (6/ 137)، 42-الوصايا (6/ 147)، 43- النحل (6/ 171)، 44- الهبة (6/ 177)، 45- الرقبى (6/ 185)، 46-العمرى (6/ 189) (عنوان الكتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثبت من الصغرى)، 47۔ الوليمة (6/ 203) (وفيه: اللحمان)، 48۔ الأشربة المحظورة (6/ 273)، 49۔ الدعاء بعد الأكل (6/ 308)، 50۔ القسامة (6/ 315)، 51۔ وفاة النبى ﷺ (6/ 379)، 52۔الرجم (6/ 399)، 53۔ قطع السارق (7/ 5)، 54۔ الطب (7/ 45)، 55۔ التعبير (7/ 103)، 56۔ النعوت (7/ 123)، 57۔ البيعة (7/ 169)، 58۔ الاستعاذة (7/ 195)، 59۔ فضائل القرآن (7/ 241)، 60۔ المناقب (فضائل الصحابة) (7/ 293)، 61۔الخصائص (خصائص على بن أبى طالب ـرضى الله عنهـ) (7/ 407)، 62۔ السير (8/ 5)، 63۔ عشرة النساء (8/ 149)، 64۔ الزينة (8/ 309)، 65۔ عمل اليوم والليلة (9/ 5)، 66۔ التفسير (10/ 5)، 67۔ الشروط (10/ 353)، 68۔الرقائق (10/ 375)، 69۔ المواعظ (10/ 399)، 70۔ الملائكة (10/ 413).

(۳) وہ کتابیں جو سنن کبریٰ میں ہیں اور سنن صغریٰ میں نہیں ہیں:

1۔ الاعتكاف (6) 3/ 377 من الكبرى (3320۔ 3413)

2۔ العتق (18) 5/ 5 من الكبرى (4854۔ 5030) (العتق والتدبير والمكاتب وأم الولد).

3۔ الحد فى الخمر (20) 5/ 131 من الكبرى (5250۔ 5284)

4۔ إحياء الموات (23) 5/ 323 من الكبرى (5724۔ 5757)

5۔ العارية والوديعة (24) 5/ 331 من الكبرى (5744۔ 5757)

6۔ الضوال (25) 5/ 337 من الكبرى (5758۔ 5772)

7۔ اللقطة (26) 5/ 343 من الكبرى (5773۔ 5800)

8۔ الركاز (27) 5/ 355 من الكبرى (5801۔ 5805)

9۔ العلم (28) 5/ 357 من الكبرى (5806۔ 5884)

10۔ الفرائض (31) 6/ 97 من الكبرى (6271۔ 6387)

11۔ الوليمة (38) 6/ 203 من الكبرى (6560۔ 6746)

12۔ وفاة النبى ﷺ (40) 6/ 379 من الكبرى (7040۔ 7085)

13۔ الرجم (41) 6/ 399 من الكبرى (7086۔ 7313)

14۔ الطب (42) 7/ 45 من الكبرى (7436۔ 7573)

15۔ التعبير (43) 7/ 103 من الكبرى (7574۔ 7611)

16۔ النعوت (الأسماء والصفات) (44) 7/ 123 من الكبرى (7612۔ 7721)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17۔ فضائل القرآن(47) 7/ 241 من الكبرى (7922۔ 8047)

18۔ المناقب(مناقب أصحاب رسول الله ﷺ) (48) 7/ 293 من الكبرى (8048۔ 8526)

19۔ الخصائص (خصائص على رضى الله عنه) (49) 7/ 407 من الكبرى (8332۔ 8526)

20۔ السير(50) 8/ 5 من الكبرى (8527۔ 8835)

21۔ عمل اليوم والليلة(53) 9/ 5 من الكبرى (9743۔ 10913)

22۔ التفسير(54) 10/ 5 من الكبرى (11914۔ 11653)

23۔ الشروط(55) 10/ 353 من الكبرى (11654۔ 11754) (وهذا مأخوذ من تحفة الأشراف).

24۔ الرقائق(56) 10/ 375 من الكبرى (11755۔ 11827) (وهذا مأخوذ من تحفة الأشراف).

25۔ المواعظ(57) 10/ 399 من الكبرى (11828۔ 11875) (وهذا مأخوذ من تحفة الأشراف).

26۔ الملائكة(58) 10/ 409 من الكبرى (11871۔ 11949) (وهذا مأخوذ من تحفة الأشراف).

دونوں کتابوں کے جائزے سے چند نتائج برآمد ہوتے ہیں:

۱۔ سنن صغریٰ میں سنن کبریٰ کی ۲۶ کتابیں شامل نہیں ہیں، جن میں سنن صغریٰ سے ۴۰۰۰ سے زائد احادیث ہیں، اس سے سنن کبریٰ کی ضخامت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، جس میں ۷۰ کتابیں ہیں اور احادیث کی تعداد ۱۱۹۴۹ ہے، جب کہ صغریٰ میں کتابوں کی تعداد ۵۱ ہے اور ۵۷۶۱ احادیث ہیں۔

۲۔ سنن صغریٰ میں بہت ساری ایسی کتابیں ہیں جنھیں سنن کبریٰ سے بعینہ یا بعض معمولی تبدیلی کے بعد رکھ دیا گیا ہے، جیسے كتاب الزكاة، كتاب الجنائز، كتاب الجهاد، كتاب الطلاق اور كتاب الضحايا وغیرہ۔

۳۔ سنن کبریٰ کی کتابوں سے بعض احادیث کا بعض کتابوں میں انتخاب کیا گیا ہے اور یہ بہت زیادہ ہے، اس لیے کہ سنن صغریٰ کا موضوع ہی انتخاب ہے، بالخصوص ان احادیث کا جن کا تعلق احکام سے ہے۔

۴۔ سنن صغریٰ میں بعض کتب، ابواب اور احادیث سنن کبریٰ سے زائد اور مستقل پائی جاتی ہیں اور ابواب کے صیغے میں بھی بعض کی زیادتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ سنن کبریٰ میں جو کتب وابواب اور احادیث ہیں، اس سے پتا چلتا ہے کہ اس کتاب کو جامع کا نام بھی دیا جا سکتا ہے، اس لیے کہ حدیث کے آٹھوں بڑے عنوان کی حامل یہ کتاب ہے۔ علمائے حدیث کی اصطلاح میں جامع ایسی کتاب کو کہتے ہیں جس میں حدیث کی ساری اقسام پائی جائیں، یعنی عقائد، احکام، رقاق (زہد، ورع) آداب اکل وشرب، آداب سفر وقیام وقعود، تفسیر، تاریخ وسیر، فتن وملاحم اور مناقب وفضائل اور مثالب سے متعلق احادیث پر مشتمل جامع کتاب۔

۶۔ سنن کبریٰ فقہی اور حدیثی نقطہ نظر سے ایک جامع اور ضخیم کتاب ہے، عملاً اس کے اور سنن صغریٰ کے درمیان کوئی واضح فرق نہیں ہے، البتہ سنن صغریٰ کا انتخاب بعد میں عمل میں آیا اور اس میں احکام سے متعلق احادیث کو جگہ دی گئی جس میں فقہی ترتیب کے ساتھ اختصار کا انداز اختیار کیا گیا۔ صرف كتاب الايمان وشرائعه ایک ایسی کتاب ہے جو فقہی احکام سے باہر ہے۔

۸۔ سنن کبریٰ میں رواۃ پر جرح وتعدیل اور بعض احادیث پر شذوذ اور نکارت وغیرہ کے احکام سے متعلق ایک فہرست سنن کبریٰ کے آخر میں کتاب کے محققین نے دی ہے، جس میں امام نسائی کے ۳۸۱ اقوال کا تذکرہ ہے اور اس کے بعد آٹھ صفحوں میں ان رواۃ کی فہرست ہے جن پر امام نسائی نے کلام کیا ہے، ایسے ہی شیخ فالح شبیلی نے سنن صغریٰ اور دوسری کتابوں میں موجود امام نسائی کے رواۃ پر کلام کو مدون کر کے المستخرج من مصنفات النسائي في الجرح والتعديل کے نام سے شائع کیا ہے۔ واضح رہے کہ امام نسائی کی کتاب الضعفاء والمتروكين پر کتاب ہے جو مطبوع ہے اور اہل علم نے لکھا ہے کہ نسائی نے ۳۰۰۰ سے زائد رواۃ پر جرح وتعدیل کا کام کیا ہے۔

سنن نسائی کی اہمیت اور اس کا مقام ومرتبہ

دواوین اسلام اور حدیث کے بنیادی مراجع میں جن کتابوں کو شمار کیا گیا ہے۔ ان میں سنن نسائی خاص اہمیت کی حامل کتاب ہے، اس کا تذکرہ سنن ابوداود اور سنن ترمذی کے بعد کیا جاتا ہے، لیکن بعض مغاربہ نے اسے صحیح بخاری سے بھی زیادہ اہمیت دی ہے۔ چنانچہ سخاوی فتح المغیث میں لکھتے ہیں:

(۱) صرح بعض المغاربة بتفضيل كتاب النسائي على البخاري۔

(۲) اس پر مزید ابن الاحمر نے اپنے شیوخ سے نقل کیا ہے: إنه أشرف المصنفات كلها، وما وضع في الإسلام مثله . (سنن نسائی سب سے اچھی کتاب ہے، اس کے ہم مثل اسلام میں کوئی اور کتاب تصنیف نہیں کی گئی)۔

(۳) حافظ سیوطی اس کی صحت کے متعلق امام نسائی سے نقل کرتے ہیں: كتاب السنن كله صحيح، وبعضه معلول إلا أنه لم يبين علته، والمنتخب المسمى بالمجتبى صحيح كله . (مقدمہ زہر الربی) (نسائی کہتے ہیں: سنن پوری کی پوری صحیح احادیث پر مشتمل ہے، بعض احادیث معلول ہیں، لیکن امام نسائی نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی علت نہیں بیان کی، مجتبیٰ سنن کبریٰ کا انتخاب ہے اور اس کی ساری احادیث صحیح ہیں)۔

اس کے علاوہ ابوعلی نیسا پوری، ابن عدی، ابوالحسن دارقطنی، ابوعبداللہ حاکم، ابن مندہ، عبدالغنی بن سعید، ابویعلی خلیلی، ابن السکن، خطیب بغدادی، ابوبکر ابن السنی، ابوطاہر سلفی وغیرہم نے سنن پر صحت کا اطلاق کیا ہے (مقدمہ زہرالربی)

صحیح روایات کی کثرت کی وجہ سے اس کتاب پر صحیح کا اطلاق کیا گیا ہے، جیسا کہ حافظ ابن کثیر ''الباعث الحثیث" اور علامہ زرکشی ''النکت علی ابن الصلاح ''میں لکھتے ہیں: "تسمية الكتب الثلاثة صحاحا إما باعتبار الأغلب لأن غالبها الصحاح، والحسان وهي ملحقة بالصحاح، والضعيف بها التحق بالحسن فإطلاق الصحة عليها من باب التغليب" انتهى. (مقدمہ زہرالربی) تینوں کتابوں (سنن ابی داود، سنن نسائی اور سنن ترمذی) پر صحاح کا اطلاق اغلب احادیث کے اعتبار سے ہے، یعنی تغلیباً ہے، اس لیے کہ ان کتابوں کی اکثر احادیث صحیح اور حسن درجے کی ہیں جو ثبوت کے باب میں صحیح کے قبیل سے ہیں اور ان میں پائی جانے والی ضعیف احادیث حسن کے قبیل سے ہیں، اس لیے ان کتابوں پر صحیح کا اطلاق تغلیباً ہے، یعنی غالب احادیث کے وجود کے اعتبار سے ہے۔

حافظ ابوطاہر سلفی نے مشرق ومغرب کے علماء کا کتب خمسہ (صحیحین، سنن ابی داود والترمذی والنسائی) کی صحت پر اتفاق نقل کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ قول تساہل پر مبنی ہے، کیونکہ ان میں وہ احادیث بھی ہیں جن کے ضعیف یا منکر ہونے کی خود ان ائمہ نے تصریح کر دی ہے۔ امام ابوداود نے تو اپنی کتاب میں موجود صحیح اور غیر صحیح احادیث کی اقسام کا تذکرہ کیا ہے اور ترمذی صحیح، حسن اور ضعیف کی وضاحت بصراحت کرتے ہیں۔ امام نسائی بھی رواۃ اور احادیث پر کلام کرتے ہیں، اس لیے یہ بات تحقیق سے بعید ہے، ہاں ان کتابوں پر صحت کا اطلاق تغلیباً ہوا ہے، جس کی تفصیل اوپر گزری اور یہ ایک حقیقت ہے کہ سنن اربعہ میں سب سے کم ضعیف احادیث سنن نسائی میں پائی جاتی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ صحیحین کے علاوہ دیگر کتب پر صحت کا اطلاق باعتبار قلت ضعف کے ہوا ہے۔ اہل مغرب نے نسائی یا صحیح مسلم کی تفضیل کی جو بات کہی ہے، اس کا تعلق ان دونوں کتابوں میں موجود حسن ترتیب اور جامعیت سے ہے، اس لحاظ سے ان لوگوں کے نزدیک یہ زیادہ بہتر کتابیں ہیں، چنانچہ ابن رشید لکھتے ہیں: ''إنه أبدع الكتب المصنفة في السنن تصنيفا وأحسنها ترصيفا وهو جامع بين طريقتي البخاري ومسلم مع حظ كثير من بيان العلل'' (سنن نسائی سنن کی کتابوں میں سب سے ممتاز اور سب سے اچھی تصنیف ہے، اور بخاری اور مسلم کے اسلوب اور منہج کی جامع کتاب ہے، ساتھ ساتھ بہت ساری علل حدیث کو بھی بیان کر دیا ہے) ابن الاحمر کے بعض مکی شیوخ کے نزدیک سنن نسائی سب سے اچھی کتاب ہے، اس طرح کی کوئی تصنیف اسلام میں اور نہیں لکھی گئی۔ (فتح المغيث ١/٨٣، ٨٤، فهرست ابن خير ١١٧)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن رشید نے امام بخاری ومسلم کے جن طریقوں کی جامعیت کی طرف اشارہ کیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ جامعیت باعتبار فقیہانہ ومحدثانہ انداز کے ہے جو اوّل امام بخاری میں اور ثانی امام مسلم میں بکثرت موجود ہے، محدثانہ انداز تو احادیث کی تحویل اسناد سے اور استنباط کثرت ابواب سے واضح ہے۔ علامہ محمد منیر الدین السلفی ''نموذج الاعمال الخیریہ'' میں فرماتے ہیں: ''وقد امتازت هذه السنن عن غيرها بكثرة التبويب ودقة الاستنباط'' (نموذج ٦٣٦): (یہ کتب سنن دوسری کتابوں سے تبویب کی کثرت اور استنباط کی باریکی کی وجہ سے ممتاز ہیں)۔

سنن نسائی کے امتیازات وخصائص

سنن نسائی میں جو چیزیں ممتاز اور نمایاں طور پر نظر آتی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ امام نسائی نے سند اور متن پر محدثانہ نقطہ نظر سے اپنی رائے کی وضاحت کے ساتھ ساتھ بہت سارے رواۃ پر جرح وتعدیل کا کام کیا، اور احادیث کی صحت اور ضعف کی نشان دہی کی، ساتھ ہی فقہی نقطہ نظر سے تبویب کے ذریعے سے فقہ احادیث پر توجہ صرف کی، جس سے علوم حدیث میں مہارت کے ساتھ ساتھ فقہ میں آپ کی امامت اور احادیث سے فقہی مسائل کے استنباط کی قوت کا علم ہوتا ہے۔ اس باب میں وہ اپنے شیخ امام بخاری کے انداز میں تراجم ابواب کا ذکر کرتے ہیں، اسی وجہ سے ائمہ حدیث آپ کو ممتاز فقہاء میں بھی شمار کرتے ہیں چنانچہ امام دارقطنی، امام نسائی کو شیوخ مصر کا سب سے بڑا فقیہ مانتے ہیں اور امام حاکم کہتے ہیں کہ فقہ حدیث میں نسائی کا کلام بہت زیادہ ہے، جس کا یہاں تذکرہ ناممکن ہے۔

مزید کہتے ہیں: جس شخص نے ان کی کتاب پر نظر ڈالی، ان کے حسن کلام سے وہ حیرت میں پڑ گیا۔ (معرفة علوم الحديث: ٨٢)۔ سنن صغریٰ میں فقہی ترتیب کے ساتھ اختصار بھی مطلوب تھا، اس لیے امام نسائی نے تراجم ابواب پر کافی زور دیا۔

۲۔ حدیث اور فقہ کی فنی باریکیوں کی جامع، صحت، حسن ترتیب اور عمدگی میں صحیحین سے مشابہت رکھنے والی کتاب: امام نسائی نے صحت حدیث اور کثرت طرق کے ساتھ تبویب اور تفقہ میں امام بخاری کا انداز اختیار کیا، جمع طرق اور متون میں اگر باب کی حدیثوں کو اکٹھا کر دیا جائے تو سنن نسائی کی صحیح مسلم کے طرز تالیف سے مشابہت ہو جاتی ہے، دونوں کتابوں میں بکثرت اختلاف طرق وروایت کا ذکر ہے، جس میں ترجیح کے پہلو صراحتاً اور عملاً نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سنن نسائی میں شاذ ونادر ہی ایسی احادیث ہوں گی جن کے بارے میں امام نسائی کی رائے نہ موجود ہو۔

چنانچہ ابن رشید کا قول پہلے گزر چکا ہے کہ سنن میں یہ تصنیف ترتیب کے لحاظ سے سب سے بہترین اور عمدہ کتاب ہے، اور بخاری اور مسلم کے طریقے اور منہج کی جامع ہے، ساتھ ہی علل حدیث کے شرح وبیان میں اس کا بڑا حصہ ہے۔ (النكت لابن حجر ١/٤٨٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغاربہ نے اسی بنا پر صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر یا سنن نسائی کو بقیہ کتابوں پر ترجیح دی ہے۔ سنن نسائی صحیح اسانید اور تکرارِ اسانید ومتون میں ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے، جیسا کہ صحیح مسلم کو صحیح اسانید اور صحیح متون کے جمع وترتیب میں امتیاز حاصل ہے۔ حدیث میں موجود علت کے بیان کے لیے شواہد ومتابعات کو بکثرت ذکر کیا۔ تاکہ راجح اور مرجوح کے درمیان امتیاز قائم ہو جائے، اسی وجہ سے سنن اربعہ میں سنن نسائی کی احادیث کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

امام بخاری ایک حدیث کی تخریج مختلف طرق سے مختلف ابواب میں متعدد مسائل کو ثابت کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ امام نسائی بھی ایک حدیث کے متعدد طرق اور متن کو اس مقصد کے لیے استعمال کرتے ہیں چنانچہ حدیث: "إنما الأعمال بالنيات" کی تخریج آپ نے ۱۶ جگہ کی ہے، جب کہ صحیح بخاری میں اس کی تخریج ۶ جگہوں پر ہے۔

احادیث کے طرق کی خوب وضاحت کرتے ہیں اور اختلاف الفاظ کو ملحوظ رکھتے ہیں، جیسا کہ امام مسلم کا انداز ہے۔

۳۔ امام نسائی نے طرق احادیث کے ذکر اور اسانید اور متون کے اختلافات کے شرح وبیان کا کام بڑی کثرت سے کیا ہے اور محدثین کے عام قاعدے کے مطابق حفظ میں ممتاز راوی کی روایت یا اکثریت کی روایت کی ترجیح کا منہج اختیار کیا ہے۔ عام طور پر ایک حدیث کی سند اور متن ذکر کرنے کے بعد اس کے نیچے باب الاختلاف کے ساتھ رواۃ کے اپنے شیوخ سے اختلافات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۴۔ سند یا متن کی صحت کے لیے واضح طور پر یہ لفظ استعمال کرتے ہیں کہ "هذا خطأ والصواب كذا" یعنی یہ غلط ہے، اور اس میں صحیح یہ اور یہ ہے۔

۵۔ رواۃ کے اسماء اور کنیٰ کے بارے میں بھی معلومات دیتے ہیں تاکہ رواۃ کے درمیان تمیز ہو جائے اور التباس جاتا رہے۔ جیسے ایک ثقہ راوی ابو معشر کی ایک حدیث کی تخریج کے بعد کہتے ہیں کہ اس کا نام زیاد بن کلیب ہے اور وہ ثقہ راوی ہے۔ پھر تمیز کے لیے ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن السندی کا تذکرہ کر کے اس کی تضعیف کرتے ہیں اور اس کی منکر احادیث میں سے اس کے ضعف پر دلیل کے طور پر دو حدیث کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو: سنن نسائی : ٢٢٤٥)

٦۔ امام نسائی خصوصی طور پر احادیث کو پوری سند کے ساتھ ذکر کرنے کا التزام کرتے ہیں اور بہت کم اختصار سند یا تعلیق سند کا طریقہ اپناتے ہیں۔

۷۔ رواۃ اور احادیث پر جرح ونقد کا کام طرق احادیث کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اپنی رائے کو واضح الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں، اور بالعموم محدثین کے درمیان معروف اصطلاحات ہی کا استعمال کرتے ہیں۔

۸۔ بسا اوقات علل حدیث پر بھی گفتگو فرماتے ہیں، آپ کو علل حدیث میں غیر معمولی ملکہ حاصل تھا، حافظ ذہبی نے آپ کو اس فن میں امام بخاری اور امام ابوزرعہ کا ہمسر قرار دیا ہے۔

۹۔ امام نسائی احادیث کی ترجیح کو تراجم ابواب کے ذریعے اور طرق احادیث کے بیان کے ذریعے بھی کرتے ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے "كتاب الصيد والذبائح" میں "باب الإذن في أكل لحم الخيول" کے تحت گھوڑے کی حلت سے متعلق جابر رضی اللہ عنہ سے چار روایتیں ذکر کرتے ہیں، جو سب کے سب صحیح ہیں، اس کے بعد "باب تحريم أكل لحوم الخيل" کے تحت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی دو حدیثیں روایت کرتے ہیں جو دونوں ضعیف ہیں، پھر ایک دوسری سند سے جابر رضی اللہ عنہ سے صحیح سندوں سے یہ روایت کرتے ہیں: "كنا نأكل لحوم الخيل ، قلت: البغال؟ قال: لا" "جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم گھوڑے کا گوشت کھاتے تھے۔ عبدالکریم راوی حدیث کہتے ہیں: میں نے کہا اور خچر؟ کہا: نہیں"

ان دونوں بابوں پر نظر ڈالنے سے پتا چلا کہ امام موصوف نے پہلے باب میں گھوڑے کی حلت سے متعلق روایات کا تذکرہ فرما کر اس کے بعد اس کے عدم جواز سے متعلق روایات کا ذکر کیا۔ رواۃ کے تراجم ہی سے حدیث کا ضعف ظاہر ہو جاتا ہے، اس لیے کہ اس کی سند دیکھتے ہی پتا چلا کہ اس میں دو راوی ضعیف ہیں، پھر آخر میں جابر رضی اللہ عنہ سے گھوڑے کے گوشت کھانے کی حلت کی استمراریت دکھا کر مسئلے میں اپنی رائے واضح فرما دی۔ (سنن النسائی: ۴۳۲۷ـ ۴۳۳۳)

۱۰۔ کبھی کبھی رواۃ کے اسماء والقاب اور کنیت کے ابہام کی وضاحت راویوں کے تفرد و اختلاف، متابعت وعدم متابعت کا بیان سماع وعدم سماع کا ذکر حدیث کے مرسل، متصل، ضعیف، منکر کی نشان دہی اور غریب الفاظ کی توضیح بھی بیان فرماتے ہیں، جن کی امثلہ ہم طوالت سے بچنے کے لیے یہاں ذکر نہیں کریں گے۔

۱۱۔ امام نسائی فقہی مقاصد کے لیے احادیث کی تقطیع بھی کرتے ہیں، تا کہ اختصار کے ساتھ مطلوب فقرے سے مسئلے کو مستنبط کر لیں، لیکن ایسا کم ہی کیا ہے۔

سنن صغریٰ موضوع احادیث سے خالی کتاب ہے

سنن صغریٰ میں کوئی حدیث موضوع نہیں ہے، اس کی صرف ایک حدیث کو ابن الجوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں داخل کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ سنن النسائی میں یہ حدیث "كتاب الأشربة ، باب: ذكر الآثام المتولدة عن شرب الخمر..." (حدیث نمبر: ۵۶۷۲) میں آئی ہے، جو بسند يزيد بن ابي زياد عن مجاهد عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما مرفوعاً مروی ہے، جس کا متن یہ ہے: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ؛ فَجَعَلَهَا فِي بَطْنِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةً سَبْعًا إِنْ مَاتَ فِيهَا . وَقَالَ ابْنُ آدَمَ: فِيهِنَّ مَاتَ كَافِرًا فَإِنْ أَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْفَرَائِضِ ، وَقَالَ ابْنُ آدَمَ: الْقُرْآنِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِنْ مَاتَ فِيهَا ، وَقَالَ ابْنُ آدَمَ فِيهِنَّ مَاتَ كَافِرًا)) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے شراب پی اور پیٹ میں اسے اتار لی، اللہ اس کی سات دن کی صلاۃ قبول نہیں کرے گا اگر وہ اس دوران میں مرگیا، تو وہ کفر کی حالت میں مرے گا اور اگر اس کی عقل چلی گئی اور کوئی فرض چھوٹ گیا (ابن آدم نے کہا: قرآن چھوٹ گیا)، تو اس کی چالیس دن کی صلاۃ قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اس دوران میں مرگیا، تو کفر کی حالت میں مرے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی علت ابن الجوزی نے یزید بن ابی زیاد کو بتایا ہے، اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ علی بن المدینی اور یحییٰ بن معین یزید کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں: اسے پھینک دو اور خود نسائی کہتے ہیں کہ یہ راوی متروک الحدیث ہے۔ حافظ ذہبی سیر أعلام النبلاء میں اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث شبہ موضوع ہے۔ اگر شعبہ کو علم ہو جاتا کہ یزید نے یہ باطل احادیث روایت کی ہیں تو ان سے ایک لفظ بھی نہ روایت کرتے۔ (۶/۱۳۲) واضح رہے کہ امام نسائی نے اس مرفوع حدیث سے پہلے اس معنی کا درج ذیل ایک اثر عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، جو صحیح ہے: عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاةٌ مَا دَامَ فِي جَوْفِهِ أَوْ عُرُوقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ، وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا، وَإِنِ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جس نے شراب پی، (گرچہ) اسے نشہ نہیں ہوا، لیکن جب تک اس کا ایک قطرہ بھی اس کے پیٹ یا اس کی رگوں میں باقی رہے گا اس کی کوئی صلاۃ قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ مرگیا تو کافر کی موت مرے گا، اور اگر اسے نشہ ہو گیا تو اس کی صلاۃ چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اسی حالت میں مرگیا تو وہ کافر کی موت مرے گا۔ (حدیث نمبر: ۵۶۷۱)

امام نسائی اس کے بعد مرفوع حدیث کو ذکر کرنے سے پہلے فرماتے ہیں: ''خَالَفَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ'' سابقہ روایت میں یزید بن ابی زیاد نے فضیل سے اختلاف کیا ہے، یعنی امام نسائی نے یہاں پر مرفوع حدیث کے ضعف کی علت کو بیان کردیا ہے اور سند کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی یہ حدیث ضعیف ہے اور اوپر مذکور موقوف اثر صحیح ہے۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ ابن الجوزی نے یزید بن ابی زیاد پر جرح کا تذکرہ کیا، جب کہ بخاری نے یزید بن ابی زیاد سے تعلیقاً اور مسلم نے دوسرے راوی کے ساتھ ان سے روایت کی ہے۔ شعبہ جیسے امام نقد نے بھی ان سے روایت کی ہے، ذہبی نے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یزید آثار یعنی اقوال صحابہ کو مرفوع روایت کرنے والے تھے۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ یزید حافظ نہیں ہیں، اور ابوزرعہ کہتے ہیں کہ لین یعنی کمزور ہیں۔ ابوحاتم رازی کہتے ہیں کہ قوی نہیں ہے اور ابوداود کہتے ہیں کہ میرے علم میں یہ نہیں کہ کسی نے ان کو متروک قرار دیا ہو۔

نیز ملاحظہ ہو: فتح المغیث ۱/ ۱۰۰، ۱۰۱، وتوجیہ النظر ۱۵۳ وغیرہ۔

امام مسلم اور امام نسائی کا تقابل

حافظ ابن مندہ شروط الائمہ میں کہتے ہیں: جن چار علماء نے صحیح احادیث کی تخریج کی اور صحیح اور ثابت شدہ احادیث کو معلول سے اور خطا کو صواب سے الگ کیا، وہ چار ہیں: بخاری، مسلم، ابوداود اور ابوعبدالرحمن نسائی۔ (شروط الأئمة، سیر أعلام النبلاء ۱۴/۱۳۵)

علامہ ذہبی فرماتے ہیں: هو أحذق بالحديث وعلله ورجاله من مسلم والترمذي وأبي داود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وهو جار في مضمار البخاري وأبي زرعة . (السیر)، (نسائی: حدیث، علل اور رجال حدیث میں مسلم، ابوداود اور ترمذی سے زیادہ حاذق و ماہر ہیں، بلکہ وہ بخاری اور ابوزرعہ کے صف کے آدمی ہیں) (سیر أعلام النبلاء ۱۴/۱۳۳)

علم جرح وتعدیل اور امام نسائی

امام ذہبی نے اپنے رسالہ "ذكر من يعتمد قوله في الجرح والتعديل" میں امام نسائی کو ناقدین حدیث کے چھٹے طبقے میں شمار کیا ہے۔ (صفحہ ۱۸۵، أربع رسائل فی علوم الحدیث)

حافظ سخاوی نے "المتکلمون في الرجال" میں آپ کو چودھویں طبقے میں شمار کیا ہے، جو ۳۰۱ھ سے ۳۲۲ھ کے درمیان وفات پانے والے ناقدین حدیث ہیں۔ (صفحہ ۱۰۱، أربع رسائل فی علوم الحدیث)

امام نسائی کا شمار فی الجملہ متشدد ناقدین حدیث میں ہوتا ہے، حتی کہ امام نسائی نے بعض ایسے رواۃ اور بعض ایسی احادیث پر تنقید کی ہے جو صحیحین یا کسی ایک کتاب میں موجود ہیں، گرچہ صحیحین کے جملہ ناقدین کے مقابلے میں محقق علماء کے نزدیک شیخین کا مذہب زیادہ حق وصواب پر مبنی ہے، لیکن اس سے فی الجملہ نسائی کے منہج کا پتا چلتا ہے اور یہیں سے نسائی پر جرح میں متشدد ہونے کی بات کہی جاتی ہے۔ (تهذیب التهذیب ۲/۱۴۷)، امام نسائی کا منہج اپنے پیش رو اوائل ناقدین حدیث کے بارے میں درج ذیل قول سے واضح ہے:

علم نبوی کے من جانب اللہ تین امین ہیں: شعبۃ بن الحجاج (ت:۱۶۰ھ)، یحیٰ بن سعید القطان (ت: ۱۹۸ھ) اور مالک بن انس (ت: ۱۷۹ھ)۔ ثوری (سفیان بن سعید، ت: ۱۶۱ھ) امام ہیں، لیکن وہ ضعفاء سے روایت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک تابعین کے بعد مالک بن انس سے زیادہ کوئی معزز نہیں ہے اور نہ حدیث میں ان سے زیادہ کوئی امین ہے، پھر حدیث میں شعبہ کا مرتبہ ہے، اس کے بعد یحیٰ بن سعید القطان کا، ان تینوں سے زیادہ حدیث میں کوئی اور امین نہیں ہے اور نہ ان سے کم ضعفاء سے روایت کرنے میں کوئی اور ہے۔ (الضعفاء والمتروکین للنسائی ۱۲۳، الانتقاء فی فضائل الثلاثة الأئمة الفقهاء لابن عبدالبر ۳۱)

طبقہ تابعین کے بعد دوسری صدی کے نصف اول کے ان تین ممتاز ائمہ دین اور ناقدین حدیث کے تذکرے میں خصوصیت کے ساتھ ان کے ضعفاء سے کم سے کم روایت کرنے کا تذکرہ ہے اور یہ حدیث رسول میں امانت ودیانت کی ممتاز علامت ہے۔ امام نسائی کا منہج ورع واضح ہے، اسی بنا پر آپ نے ابن لہیعہ کی روایات سے پرہیز کیا اور اسی وجہ سے بعض ایسے رواۃ سے بھی روایت نہ کی جو صحیحین کے رواۃ ہیں، لیکن بایں ہمہ امام نسائی کا مذہب یہ رہا ہے کہ جب تک رواۃ کے ضعف پر اجماع نہ ہو جائے، دلائل کی بنا پر کسی متکلم فیہ راوی سے روایت کا دروازہ کھلا ہے، لیکن کسی شدید ضعف اور خطا والے راوی کی روایت سے امام نسائی نے پرہیز کیا ہے۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ نسائی کے یہاں راوی میں عدالت اور ضبط کی صفات پائے جانے کے بعد اگر اس میں کسی نوع کی بدعت پائی جاتی ہے تو اس سے حدیث کی تخریج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اجتناب نہیں کیا اور اگر کبھی کوئی زائد فائدہ نظر آیا یا باب میں اس کے علاوہ دوسری حدیث نہ ملی تو آپ نے حدیث میں سبب تخریج بیان کرنے کے بعد وہ حدیث اپنی کتاب میں داخل کرلی، چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث کی روایت کے بعد کہتے ہیں: سعید بن سلمہ ضعیف شیخ ہیں، ہم نے حدیث میں زیادتی کی وجہ سے ان کی حدیث کی تخریج کی ہے، اور اس سے پہلے سعید بن سلمہ کے علاوہ کے طریق سے بھی روایت کی۔ (سنن صغری ۸/۲۵۸)

ایسے ہی مناسک حج سے متعلق جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بعض زیادات کی وجہ سے عبداللہ بن عثمان بن خثیم کے طریق سے حدیث روایت کے بعد کہتے ہیں: ابن خثیم "لیس بالقوی فی الحدیث......"۔

یہیں سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ امام نسائی ضعیف یا متروک رواۃ سے روایت نہیں کرتے اور ضعف کی موجودگی کی صورت میں اس کی طرف اشارہ کردیتے ہیں۔

علامہ محمد اسماعیل امیر یمانی کہتے ہیں: یہ بات مخفی نہیں ہے کہ ائمہ حدیث نے سنن کبریٰ کے بارے میں دو باتیں کہی ہے: پہلی یہ کہ نسائی کی اس میں شرط شیخین کی شرط سے زیادہ سخت ہے، دوسری یہ کہ نسائی کی شرط اس میں ابوداود کی شرط ہے، یعنی جن رواۃ کے ضعف پر اجماع نہیں ہوا، ان کی احادیث کی تخریج۔ (توضیح الأفکار)

حق یہ ہے کہ ان تمام تفصیلات کے باوجود نسائی کا درجہ صحیحین کے بعد کا ہے، اور نسائی اور ابوداود کی شرط کے مطابق متفق علیہ ضعیف راوی سے اجتناب اور مختلف فیہ راوی پر تحقیقی نظر ڈال کر قابل توثیق راوی کی روایت کرنا، نیز ضعیف رواۃ اور معلول احادیث کی نشاندہی کرنا۔

بعض رواۃ پر سخت جرح کی بنا پر متاخر علماء نے امام نسائی پر تنقید کی ہے، اس سلسلے میں بعض مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ احمد بن صالح المصری مشہور ثقہ راوی ہیں، لیکن امام نسائی کی رائے ان کے بارے میں بری تھی، ان کے بارے میں ایک مرتبہ کہا: یہ نہ تو ثقہ ہیں اور نہ مامون، مجھے معاویہ بن صالح نے بتایا کہ میں نے یحییٰ بن معین سے احمد بن صالح کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ کذاب ہے، فلسفہ جھاڑتا ہے۔ مصر کی جامع مسجد میں میں نے اس کو متکبرانہ چال چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: نسائی نے احمد بن صالح کی تضعیف یحییٰ بن معین کی اس حکایت کی بنا پر کی اور یہ ان کا وہم ہے، جس کی بنا پر انھوں نے احمد بن صالح کے بارے میں غلط رائے قائم کرلی۔ ہم سب سے پہلے اس بدظنی کے سبب کا ذکر کریں گے، پھر ابن معین سے اس حکایت کے نقل کرنے میں جو وہم اور غلطی ہوئی ہے، اس کا سبب بتائیں گے۔

امام عقیلی کہتے ہیں: احمد بن صالح جب تک آدمی کے بارے میں پوچھ نہ لیتے اسے احادیث نہ بیان کرتے۔ نسائی جب مصر آئے تو احمد بن صالح کے پاس اہل حدیث کی ایک ایسی جماعت کے ساتھ آئے جن سے احمد بن صالح راضی نہیں تھے، تو روایت حدیث سے انکار کردیا، اس پر نسائی نے احمد بن صالح کی ان احادیث کو جمع کیا جس میں ان سے وہم ہوگیا تھا اور ان کے خلاف بولنے لگے، لیکن اس سے احمد بن صالح کو کوئی نقصان نہیں پہنچا کہ وہ امام اور ثقہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عدی کہتے ہیں: نسائی معرفت حدیث کے ساتھ مشہور حافظ احمد بن صالح کی بعض احادیث پر نکیر کرتے تھے، پھر ابن عدی نے نسائی کی اعتراض والی احادیث کا تذکرہ کر کے ان کے جوابات دیے، جن میں سے صحیح بخاری کی کوئی حدیث نہیں ہے......

ابن حبان کہتے ہیں: نسائی نے یحییٰ بن معین کا جو قول احمد بن صالح مصری کے بارے میں نقل کیا ہے، وہ ان کا وہم ہے، اس لیے کہ جس احمد بن صالح کے بارے میں ابن معین نے جرح کی تھی، وہ احمد بن صالح ابن الطبری مصری نہ تھے، بلکہ وہ ایک دوسرا آدمی تھا جس کو اشمومی کہا جاتا تھا اور جسے حدیث گھڑنے میں شہرت تھی۔ ابن الطبری (احمد بن صالح مصری) تو ضبط واتقان میں ابن معین کے قریب ہیں۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: یہ انتہائی درجہ کی تحقیق ہے، اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ بخاری نے ذکر کیا ہے کہ یحییٰ بن معین نے احمد بن صالح ابن الطبری المصری کی توثیق کی ہے، اس سے ظاہر ہوا کہ نسائی احمد بن صالح کی تضعیف میں منفرد ہیں اور ان کا قول غیر مقبول ہے، حتی کہ خلیلی کہتے ہیں: حفاظ حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نسائی کی ابن صالح پر جرح میں تحامل اور زیادتی ہے، خلیلی کی بات صحیح ہے۔ (تهذيب التهذيب ١/٢٨، مقدمة فتح الباری ٣٨٦، مقدمة ابن الصلاح : النوع ٦١: معرفة الثقات والضعفاء : ٣٩٠)

ضعیف رواۃ کے بارے میں امام نسائی کا مذہب

حافظ ابن حجر "نزہۃ النظر" میں جرح وتعدیل کے مراتب اور اس میں استعمال ہونے والے الفاظ ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں: جرح وتعدیل میں صرف عادل اور بیدار مغز ناقد کی رائے قبول کرنی چاہئے اور جس نے جرح میں افراط اور زیادتی سے کام لیا، اس کی جرح کو نہیں قبول کرنا چاہئے، اس طور پر کہ محدث کی حدیث کو رد کرنے کے لیے ایسی جرح کرے جس کا مقتضا حدیث کو رد کر دینا ہو، ایسے ہی مطلق تعدیل وتزکیہ کو نہیں قبول کرنا چاہئے۔ ذہبی جو رجال کے نقد میں استقراء تام رکھتے تھے کہتے ہیں: علم حدیث کے دو عالم کبھی کسی ضعیف کی توثیق پر اکٹھا نہیں ہوتے اور نہ کسی ثقہ کی تضعیف پر اکٹھا ہوتے ہیں۔ انتہی، اسی لیے نسائی کا مذہب یہ تھا کہ جب تک راوی کی حدیث کے ترک پر سب کا اتفاق نہ ہو جائے۔ اس کی حدیث کو متروک نہیں قرار دیا جائے گا: "ولذا كان مذهب النسائي أن لا يترك حديث الرجل حتى يجتمع الجميع على تركه" (نزهة النظر)

ذہبی کے اس کلام کا مقصد یہ ہے کہ علما کسی ثقہ کو ضعیف کہنے پر متفق نہیں ہوتے بلکہ بعض ثقہ کہتے ہیں تو بعض اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ ایسے ہی کسی ثقہ راوی کو ضعیف کہنے پر علما متفق نہیں ہوتے۔ اگر کسی نے اس راوی کو ضعیف کہا تو کسی نے اس کو ثقہ قرار دیا، یعنی کسی ضعیف راوی کی توثیق یا ثقہ کی تضعیف پر علما کا اتفاق ہونا مشکل امر ہے۔ ذہبی نے دو کا لفظ استعمال کیا ہے، جس کا معنی سب کا ہے، جیسا کہ لوگ کہتے ہیں: اس بات پر دو آدمی کبھی اتفاق نہیں کر سکتے، یعنی سب لوگ اس پر متفق ہیں اور اس میں کوئی نزاع نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے ائمہ حدیث کا بھی یہی مذہب ہے۔ احمد بن حنبل کے مذہب کے بارے میں یہ روایت ملاحظہ ہو: قال یعقوب: قال لي أحمد بن حنبل: مذهبي في الرجال لا أترك حديث محدث حتى يجتمع أهل مصر على ترك حديثه. (فتح المغيث) یعقوب کہتے ہیں کہ مجھ سے احمد بن حنبل نے کہا: رجال حدیث کے بارے میں میرا مذہب یہ ہے کہ جب تک کسی شہر کے سارے لوگ کسی محدث کی حدیث کے ترک پر اتفاق نہ کرلیں، میں اس محدث کی حدیث کو ترک نہیں کرتا۔ (تهذيب التهذيب : ترجمة عبدالله بن لهيعه المصرى ٤١٢/٢)

نسائی کو متشدد ناقد حدیث شمار کیا گیا ہے، اسی واسطے بعض رواۃ کی توثیق کے موقع پر حافظ ابن حجر نسائی کی اس راوی سے روایت ہی کو توثیق کے لیے کافی قرار دیتے ہیں، جس کی کئی مثالیں گزریں۔

ناقدین حدیث نے ابو حاتم رازی، نسائی، ابن معین، ابوالحسن ابن القطان، یحییٰ بن سعید القطان اور ابن حبان وغیرہ کو متشدد ناقد بتایا ہے، اس طور پر کہ ایسے ناقد ایک دو غلطیوں پر راوی کی تجریح کر دیتے ہیں۔ ایسے ناقدین حدیث جب کسی راوی کی توثیق کردیں تو وہ انتہائی لائق اعتبار ہے، لیکن اگر کسی راوی کی تجریح کریں تو اس راوی کے بارے میں دوسرے ناقدین کے اقوال کو دیکھا جائے گا۔ اگر کسی معتبر ناقد نے ایسے راوی کی توثیق نہیں کی تو متشدد ناقد کے حکم پر عمل کرتے ہوئے راوی کو ضعیف قرار دیا جائے گا اور اگر کسی نے ایسے راوی کی توثیق کی ہو تو ایسے موقع پر تفصیلی جرح کو مقبول مانا جائے گا، یعنی تضعیف کے لیے سبب ضعف بیان کرنا ہوگا، یعنی اگر ابن معین مثلاً کسی راوی کے بارے میں کہیں کہ فلاں راوی ضعیف ہے، لیکن سبب ضعف نہ بیان کریں اور دوسرے ناقدین حدیث، جیسے بخاری وغیرہ ایسے راوی کی توثیق کریں تو جرح مبہم کو نہیں مانا جائے گا، بلکہ توثیق کو مقدم رکھا جائے گا۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: فتح المغيث للسخاوی والاعلان بالتوبيخ لمن ذم أهل التوريخ ١٦٧)

نسائی کی اصطلاح "ليس بقوى" اور "ليس بالقوى" کا مطلب

"ليس بالقوى" یا "ليس بذاك القوى" معمولی قسم کی جرح ہے۔ امام نسائی نے کئی رواۃ کے بارے میں "ليس بالقوى" کا لفظ استعمال کیا ہے:

۱۔ سفیان بن حسین کے بارے میں کہتے ہیں: سفيان فى الزهرى ليس بالقوى (سفیان، زہری سے روایت میں زیادہ قوی نہیں ہیں)۔

۲۔ عمرو بن ابی عمرو کے بارے میں کہتے ہیں: ليس بالقوى فى الحديث، جب کہ ان سے امام مالک نے روایت کی ہے اور یہ معلوم ہے کہ امام مالک ثقہ ہی سے روایت کرتے ہیں، پتا چلا کہ یہ ہلکی جرح ہے۔

۳۔ حافظ ابن حجر مقدمۃ الفتح میں احمد بن بشیر الکوفی کے بارے میں جرح نقل کرتے ہیں: قال النسائى: ليس بذاك القوى اس کے بعد کہتے ہیں: نسائی کی تضعیف سے پتا چلتا ہے کہ یہ حافظ نہیں ہیں (۳۸۶)

۴۔ حافظ ابن حجر، حسن بن الصباح البزار کے ترجمہ میں نسائی کی کتاب الکنی سے نقل کرتے ہیں: "ليس بالقوى"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پھر کہتے ہیں: میں کہتا ہوں: یہ ہلکی جرح ہے۔(هدى السارى ٣٩٧)

اس کے مقابلے میں "ليس بقوى" ضعف کی قوت پر دلالت کرتا ہے۔

کیا نسائی کی روایت راوی کی توثیق ہے؟

امام بخاری اور امام مسلم کے بارے میں مشہور ہے کہ اُن کا کسی راوی سے روایت لینا ہی اس راوی کی توثیق ہے، اسی طرح سے نسائی کے بارے میں بعض اقوال میں یہ آیا ہے کہ نسائی نے جس سے روایت کی وہ ثقہ ہے۔ ذیل میں اس مسئلے پر روشنی ڈالنے والی مثالیں پیش خدمت ہیں:

۱۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: احمد بن عیسیٰ تستری کی حدیث کی تخریج پر ابوزرعہ نے مسلم کو مطعون کیا ہے، لیکن اس کا کوئی سبب نہیں بیان کیا، جب کہ نسائی نے تعنت اور تشدد کے باوجود اس راوی کی توثیق کی ہے۔(تهذيب التهذيب ١/٣٩، وهدى السارى ٣٨٤) امام نسائی کا قول ہے: "ليس به بأس۔"

۲۔ حارث الاعور کے ترجمے میں ذہبی کہتے ہیں: حارث کی حدیث سنن اربعہ میں ہے، نسائی نے رجال کے نقد میں تعنت اور تشدد کے باوصف ان سے استدلال کیا ہے اور ان کی تقویت کی ہے۔(ميزان الاعتدال وتهذيب التهذيب ١/٣٣٢)

۳۔ حافظ ابن حجر ابو بلج یحییٰ الکوفی کے بارے میں کہتے ہیں: ان کی تقویت کے لیے یہی کافی ہے کہ نسائی اور ابوحاتم رازی نے تشدد کے باوجود ان کی توثیق کی ہے۔(بذل الماعون فى فضل الطاعون)

۴۔ احمد بن یحییٰ بن محمد بن کثیر الحرانی مجہول راوی ہیں اور یہ نسائی کے شیخ ہیں۔ نسائی نے ان کی توثیق بھی کی ہے، ان کے بارے میں ذہبی کہتے ہیں: "لا يعرف" لیکن ابن حجر کہتے ہیں: نسائی کا ان سے روایت کرنا ان کی عینی جہالت کو ختم کرتا ہے اور ان کے معروف الحال ہونے اور ان کی توثیق کے لیے کافی ہے۔(تهذيب التهذيب ١/٥١)

۵۔ حافظ صلاح الدین العلائی کہتے ہیں: عبدالملک بن زید کے بارے میں نسائی کا قول ہے: لا بأس به ابن حبان نے بھی ان کی توثیق کی ہے، تو حدیث "أقيلوا عن ذوى الهيئات عثراتهم الا الحدود" ان شاء اللہ حسن ہے۔ خاص کر نسائی نے عبدالملک سے روایت کی ہے، اس لیے کہ نسائی منکر اور واہی روایات کی تخریج نہیں کرتے اور نہ متروک راوی سے روایت کرتے ہیں۔(مرقاة الصعود فى حاشية أبى داود للسيوطى ٢/٢٥٣، وعون المعبود ٤/٢٣٢)

۶۔ حافظ ذہبی: ابوالولید احمد بن عبدالرحمٰن بسری کے بارے میں خطیب بغدادی کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابوالولید کا حال ہمارے یہاں وہ نہیں ہے جو ابوبکر باغندی نے ان کے بارے میں سکری سے نقل کیا ہے، بلکہ وہ اہل صدق میں سے تھے۔ نسائی نے ان سے روایت کی ہے اور تمہارے لیے یہی کافی ہے۔(ميزان الاعتدال ١/١١٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحاح ستہ کی شروط اور سنن نسائی میں امام نسائی کا منہج اور ان کی شروط

☆......حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی (ت:۵۰۷ھ) اپنی کتاب ”شروط الائمہ الستہ“ میں لکھتے ہیں:

ائمہ حدیث (بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ) میں سے کسی سے یہ منقول نہیں ہے کہ میں اپنی کتاب میں یہ احادیث فلاں اور فلاں شرط کے تحت ذکر کروں گا۔ لیکن جب ان کی تصانیف کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو اس سے مندرجہ ذیل نتیجہ نکلتا ہے اور ان شرائط کا علم ہوتا ہے جو انھوں نے اختیار کیا ہے اور وہ یہ ہیں:

امام بخاری اور امام مسلم کی یہ شرط ہے کہ وہ اپنی کتابوں میں صرف وہی احادیث ذکر کریں گے جن کی سند میں ایسے راوی ہوں جن کا سلسلۂ سند کسی مشہور صحابی تک پہنچتا ہو اور ان کی ثقاہت وعدالت پر جملہ محدثین اصحاب جرح وتعدیل کا اجماع واتفاق ہو۔

امام ابوداود اور امام نسائی کی کتابوں میں مروی احادیث کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ وہ صحیح احادیث جو صحیحین میں مروی ہیں۔

۲۔ دوسری ایسی احادیث جو شیخین (بخاری ومسلم) کی شرط پر ہیں۔

۳۔ تیسری ایسی احادیث جن کی ان دونوں نے تخریج کی ہے، لیکن جن کے بارے میں قطعیت کے ساتھ اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ یہ صحیح ہیں، البتہ انھوں نے ان احادیث کے بارے میں اہل علم ومعرفت نے جو علتیں ذکر کی ہیں اُن کو بیان کر دیا ہے۔ ایسا انھوں نے محض اس لیے کیا ہے کہ کچھ لوگوں نے اِن احادیث کی روایت کی ہے اور ان سے استدلال کیا ہے۔ چنانچہ محض اسی بنا پر اِن دونوں اماموں نے ایسی احادیث کو اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے، البتہ اس میں جو کمزوری اور ضعف پایا جاتا تھا۔ اس کو واضح کر دیا، تاکہ شبہ ختم ہو جائے۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارۂ کار نہ تھا، کیونکہ ان کے نزدیک یہ روایات لوگوں کے اقوال وآرا کے مقابلے میں زیادہ قوی تھیں۔

رہے امام ترمذی تو ان کی جامع میں چار قسم کی احادیث ملتی ہیں:

۱۔ پہلی قسم وہ ہے جو قطعی طور پر صحیح ہے، جو صحیحین کے موافق ہے۔

۲۔ دوسری قسم وہ ہے جو امام ابوداود اور امام نسائی کی شرط پر ہے۔

۳۔ تیسری قسم ہے جو مذکورہ اقسام کے خلاف ہیں اور جن کی علت انھوں نے بیان کر دی ہے۔

۴۔ چوتھی قسم وہ ہے جس کے بارے میں امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جن پر فقہاء کا عمل رہا ہے اور یہ کہ میں نے اس کتاب میں وہی روایات نقل کی ہیں جو معمول بہ تھیں۔ (یعنی کسی عالم اور فقیہ نے اس پر عمل کیا تھا) یہ بڑی وسیع شرط ہے جس کی بنا پر بہت ساری معمول بہ احادیث آ جاتی ہیں۔ خواہ وہ سنداً صحیح ہوں یا غیر صحیح، اس کا ذکر کر کے خود کچھ کہنے اور اُن پر حکم لگانے سے گریز کیا ہے۔ نیز اپنی اس کتاب میں ایک باب کے تحت آنے والی احادیث جو مختلف صحابہ سے مروی ہیں، ان کی طرف اشارہ کر دیا ہے، چنانچہ کہتے ہیں کہ اس باب میں فلاں فلاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی سے احادیث مروی ہیں۔(شروط الأئمة الستة)

☆......حافظ ابوبکر محمد بن موسیٰ حازمی (۵۸۴۔۵۴۸ھ) اپنی کتاب "شروط الائمہ" میں لکھتے ہیں:

ائمہ حدیث میں سے جن لوگوں نے صحیح احادیث کی تخریج کی ہے، ان کا مذہب اور طریقہ یہ ہے:

وہ اپنی کتابوں میں صرف وہی احادیث ذکر کریں گے جس کی سند میں ایسے راوی ہوں جو خود ثقہ و عادل ہوں، اسی طریقے سے جن مشائخ سے انھوں نے سنا ہے اور جن لوگوں نے ان سے سنا ہے وہ سب ثقہ و عادل ہوں۔ ان میں سے ایک دوسرے کی تحدیث صحیح طور پر ثابت ہو تو ایسی احادیث کی تخریج لازم ہے۔

بعض روایتیں ایسی ہیں کہ وہ اس لائق نہیں ہیں کہ ان کی تخریج کی جائے الا یہ کہ بطور شاہد اور متابع کے ان کا ذکر کیا جائے۔

فرماتے ہیں: یہ ایسا باب ہے جس میں غموض ہے اور اس طریق ومنہج کی وضاحت کے لیے راویوں کے طبقات اور ان کے مراتب کی معرفت اور اس کا علم ہونا چاہیے، جس کو ہم ایک مثال سے واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر تلامذۂ زہری کے پانچ طبقات ہیں اور ہر طبقہ دوسرے طبقے سے مختلف اور ممتاز ہے:

پہلا طبقہ انتہا درجے کی صحت کا حامل ہے، جیسے مالک، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن عمر، یونس اور عقیل جیسے لوگ، یہ طبقہ رواۃ امام بخاری کا مقصود ومطلوب ہے۔

دوسرا طبقہ پہلے طبقے کی طرح انتہا درجے کی صحت کا حامل ہے، البتہ یہ پہلے سے کچھ کم درجے کے ہیں، اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلے طبقے کے رواۃ امام زہری کی صحبت میں دوسرے طبقے کے مقابلے میں زیادہ رہے، نیز اس طبقے کے لوگ (حدیث کی روایت وحفظ کے باب میں) اتقان اور پختگی میں پہلے طبقے کے لوگوں سے کچھ کم درجے کے ہیں، اور یہ لوگ امام مسلم کی شرط کے مطابق ہیں، جیسے اوزاعی، لیث بن سعد، نعمان بن راشد، عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر اور ابن ابی ذئب جیسے رواۃ حدیث۔

تیسرا طبقہ پہلے طبقہ رواۃ کی طرح ہی امام زہری کی صحبت میں رہا۔ البتہ یہ طبقہ سابقہ رواۃ سے باعتبار صحت کچھ کم درجے کا ہے، ان دونوں طبقوں میں فرق یہ ہے کہ اس طبقے کے لوگ امام زہری کی صحبت میں پہلے طبقے کی طرح رہے، لیکن یہ لوگ حفظ واتقان میں پہلے طبقے کے لوگوں کی طرح نہیں بلکہ ان سے بہت کم ہیں۔ ان کی روایتوں کے رد وقبول کے سلسلے میں محدثین کا اختلاف رہا اور یہ طبقہ رواۃ امام ابوداود اور امام نسائی کی شرط کے مطابق ہیں، جیسے سفیان بن حسین، جعفر بن برقان اور اسحاق بن یحییٰ کلبی۔

چوتھا طبقہ جرح وتعدیل کے معاملے میں تیسرے طبقہ رواۃ کی طرح ہی ہیں، لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اس طبقے کے لوگ امام زہری کی صحبت میں تیسرے طبقے کی طرح نہیں رہے ہیں، اس طبقہ کے لوگ چونکہ امام زہری کی صحبت میں کم رہے ہیں، اس لیے وہ روایت حدیث میں متفرد ہیں اور یہ لوگ امام ترمذی کی شرط کے مطابق ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت یہ ہے کہ امام ترمذی کی شرط امام ابو داود کی شرط کے مقابلے میں زیادہ قوی ہے، کیونکہ جب حدیث ضعیف ہوتی ہے یا طبقہ رابعہ کے راویوں کی روایت ہوتی ہے تو امام ترمذی اس حدیث میں پائے جانے والے ضعف وعلت کو بیان کر دیتے ہیں اور اس پر متنبہ کر دیتے ہیں، پس ان کے نزدیک وہ حدیث بطور شاہد و متابع کے ہوتی ہے اور ان کا اعتماد ان احادیث پر ہوتا ہے جو جماعت محدثین کے نزدیک صحیح و ثابت ہوں، اس طبقے کے لوگ زمعہ بن صالح، معاویہ بن یحییٰ صدفی اور مثنیٰ بن صباح جیسے رواۃ ہیں۔

پانچویں طبقے میں ضعیف اور مجہول رواۃ اور ایسے راوی ہیں کہ جن کی روایتوں کی تخریج جائز ہی نہیں، البتہ امام ابوداود کے نزدیک بطور اعتبار اور استشہاد اس کو ذکر کیا جا سکتا ہے، جبکہ امام بخاری و مسلم کے نزدیک ایسے رواۃ سے روایت جائز نہیں ہے، اس طبقے میں بحر بن کنیز السقاء، حکم بن عبد اللہ الایلی، عبد القدوس بن حبیب، محمد بن سعید مصلوب جیسے رواۃ ہیں۔

امام بخاری نے ضرورت کے تحت بسا اوقات طبقہ ثانیہ کے مشہور راویوں کی احادیث کی تخریج کی ہے۔ اسی طرح امام مسلم نے ضرورت کے تحت بسا اوقات طبقہ ثالثہ کے مشہور راویوں کی احادیث کی تخریج کی ہے اور امام ابوداود نے ضرورت کے تحت بسا اوقات طبقہ رابعہ کے مشہور راویوں کی احادیث کی تخریج کی ہے۔

امام نسائی کی ''سنن'' کو شرائط کے اعتبار سے بھی اہمیت حاصل ہے۔ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی شروط الائمہ میں لکھتے ہیں: سعد بن علی زنجانی سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے اس کی توثیق کی، میں نے ان سے عرض کی کہ نسائی نے ان سے حجت نہیں پکڑی، تو انھوں نے کہا: اے بیٹے ابوعبدالرحمٰن کی رجال حدیث میں بخاری و مسلم سے زیادہ قوی شرط ہے۔ (شروط الائمہ ۱۸، السیر ۱۴/۱۳۱، والنکت لابن حجر ۱۲۲، تذکرۃ الحفاظ ۲/۷۰۰، مقدمہ زهر الربی ۱/۴)

ذہبی زنجانی کے قول پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: سچ کہا، نسائی نے صحیح بخاری اور مسلم کے بعض رواۃ کی تضعیف کی ہے۔

حافظ ابن رجب کہتے ہیں: الإمام النسائی فشرطه أشد ولا يكاد يخرج لمن يغلب عليه الوهم ولا لمن يفحش الخطاء كثيرا. (حاشیہ مقدمہ زہر الربی) (امام نسائی کی شرط زیادہ سخت ہے، جن رواۃ پر وہم غالب ہوتا ہے، تقریباً ان سے روایت نہیں کرتے، ایسے ہی فاحش الغلط اور کثیر الغلط سے بھی روایت نہیں کرتے)۔

لیکن یہ کوئی انوکھی شرط نہیں، جس کا شیخین نے لحاظ نہ کیا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر اس پر تعاقب کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''إنه غير مسلم فإن فيه رجالا مجهولين إما عينا أو حالا، وفيهم المجروح وفيه أحاديث ضعيفة معللة ومنكرة'' (یہ کہنا کہ رجال حدیث کے بارے میں نسائی کی شرط مسلم سے زیادہ قوی ہے، قابل تسلیم نہیں، اس لیے کہ نسائی میں مجہول العین اور مجہول الحال نیز بعض مجروح اور متکلم فیہ رواۃ ہیں، اس میں ضعیف،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلول اور منکر احادیث بھی ہیں۔ (الباعث الحثيث : ۳۱)

(۲) محمد بن سعد الباوردی کہتے ہیں: امام نسائی کا یہ مذہب تھا کہ وہ ہر اس راوی سے روایت لیتے جس کے ترک پر اجماع نہ ہوتا، اس اجماع سے ان کی مراد یہ ہے کہ نقاد رجال کے ہر دور میں باعتبار متشدد و متوسط ہونے کے دو طبقے رہے ہیں، پہلے طبقہ میں شعبہ اور سفیان ثوری، اور شعبہ سفیان ثوری سے متشدد تھے، دوسرا طبقہ یحییٰ القطان اور عبدالرحمٰن مہدی کا ہے، جن میں یحییٰ متشدد ہیں، تیسرا یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل کا اس میں ابن معین متشدد ہیں اور چوتھا ابوحاتم اور امام بخاری کا اور اس میں ابوحاتم متشدد ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: لا يترك عندي حتى يجتمع الجميع على تركه.

لیکن حافظ ابن حجر "النكت على مقدمة ابن صلاح" میں اس پر تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: علامہ عراقی کا یہ کہنا کہ إن مذهب النسائي في الرجال مذهب متسع ليس كذلك، بل تجنب النسائي إخراج حديث جماعة من رجال الصحيحين رواۃ حدیث کے بارے میں یہ کہنا کہ نسائی کا مذہب وسیع ہے ،حقیقت میں ایسا نہیں ہے، کیوں کہ بہت سے ایسے اشخاص ہیں جن سے ابوداود اور ترمذی نے روایتیں لی ہیں، مگر امام نسائی نے ان سے روایات لینے سے اجتناب کیا ہے۔ (فتح المغيث)

اب ایک طرف تو امام موصوف کا قول ہے: "لا يترك عندي حتى يجتمع الجميع على تركه" اور دوسری طرف بقول ابن حجر کے امام نسائی صحیحین کے متعدد راویوں کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور ان سے روایت لینے سے اجتناب کیا ہے، البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انھوں نے یہ شرط السنن الکبری میں تو ملحوظ رکھی ہے، لیکن المجتبیٰ میں اس کے خلاف کیا ہے جیسا کہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہا ہے۔ بعد میں جب مزید اس پر غور کریں تو ہمیں اپنے اس دعوے کی تائید حاصل ہو جاتی ہے۔ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی تعلیقات سنن نسائی کے سلسلے میں لکھتے ہیں: ويمكن أن يكون أشدية الشروط في المجتبى ومذهبه المتسع في الكبرى والله أعلم. (ممکن ہے کہ مجتبیٰ یعنی سنن صغریٰ کی شرط زیادہ سخت ہو اور کبریٰ میں شرط آسان ہو۔ واللہ اعلم

(۳) حافظ محمد بن طاہر مقدسی نے شروط الأئمہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ امام ابوداود اور نسائی کی کتابوں میں تینوں قسموں کی روایات ہیں:

۱۔ وہ روایات جو صحیحین میں ہیں۔

۲۔ وہ جو صحیحین کی شرط پر ہیں۔

۳۔ وہ روایات جو متکلم فیہ ہیں اور ان کی نشاندہی بھی انھوں نے کر دی ہے، کیونکہ ان کا یہ مذہب تھا کہ جب وہ کوئی اور صحیح روایت نہ پاتے تو ضعیف کو ہی نقل کر دیتے: "لأنه أقوى عندهما من رأي الرجال" (اس لیے ابوداود اور نسائی کے نزدیک ضعیف حدیث لوگوں کی آرا سے زیادہ قوی ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن نسائی سے مراد مجتبیٰ (سنن صغریٰ) ہے یا ''سنن کبریٰ''

مجتبیٰ یعنی سنن صغریٰ کے بارے میں اختلاف یہ ہے کہ یہ نسائی کی تالیف ہے یا کتاب کے راوی ابن السنی کی؟ راجح یہ ہے کہ یہ امام نسائی کی تالیف ہے، جس کی سب سے بڑی دلیل سنن کبریٰ کے بعد صغریٰ میں اس انتخاب کے ساتھ ساتھ بہت ساری احادیث کا سنن صغریٰ میں اضافہ ہے جو کبریٰ میں نہیں ہے اور ساتھ ہی تراجم ابواب میں رد وبدل اور تصرف اور تقدیم وتاخیر دوسرا اختلاف یہ رہا ہے کہ سنن نسائی سے مراد صغریٰ ہے یا کبریٰ؟ علماء کے اس کتاب کے سلسلے میں مختلف اقوال اور استعمالات کا خلاصہ یہ ہے کہ کبھی اس سے مراد کوئی صغریٰ لیتا ہے اور کبھی کوئی کبریٰ، لیکن سب کی نسبت امام نسائی ہی کی طرف ہوتی ہے۔ ابو یعلی، مزی، ذہبی، ابن حجر، تقی الدین الفاسی، ابن قاضی شهبہ، ابن تغری بردی اور سخاوی یہ سب امام نسائی کو ''صاحب السنن'' کہتے ہیں، لیکن صغریٰ یا کبریٰ کا ذکر نہیں کرتے۔ سنن کے رواۃ کی تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ مشرق ومغرب میں سنن کبریٰ کی شہرت ہوئی اور دسیوں علماء نے اسے نسائی سے روایت کی، اور صرف سنن صغریٰ کی روایت جس کی تالیف نسائی نے آخری عمر میں کی، صرف ابن السنی سے مروی ہے۔

بعض علماء سنن نسائی کے استعمال سے صغریٰ ہی مراد لیتے ہیں، جیسے تاج الدین السبکی، سیوطی، صدیق حسن خان، اور کتانی وغیرہ۔ کتانی کہتے ہیں کہ صغریٰ کا شمار امہات کتب حدیث میں ہے، جس کے اطراف اور رجال پر کتابیں مدون ہوئی ہیں، بعض لوگوں کے قول کے برخلاف کہ اس سے کبریٰ مراد ہے۔ (الرسالة المستطرفة : ۱۲)

حقیقت میں کتب رجال اور اطراف کتب ستہ میں سنن کبریٰ ہی کا اعتبار کیا گیا ہے، سب سے پہلے ابن عساکر دمشقی نے سنن اربعہ کے اطراف تیار کیے، جس میں صغریٰ اور کبریٰ دونوں کے اطراف کو شامل کیا۔ مزی، ابن عساکر پر کبریٰ کی بعض احادیث کا استدراک کرتے ہیں، بالخصوص حمزہ کنانی کی روایت سے اور اس کے بعد مزی نے کتب ستہ کے اطراف میں ابن عساکر کی پیروی کرتے ہوئے صغریٰ اور کبریٰ کی احادیث کا تذکرہ کیا۔ کتب ستہ کے رجال میں مزی کی تہذیب الکمال اور ذہبی اور ابن حجر کی مختصرات میں صغریٰ اور کبریٰ کے رجال کا تذکرہ ہے، اور سنن کبریٰ میں ۱۲۰ ایسے رواۃ بھی ہیں جو سنن صغریٰ میں نہیں پائے جاتے، لیکن تہذیب الکمال اور اس کے مختصرات میں ان رواۃ کا تذکرہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مزی، ابن کثیر اور ابن حجر اس مسئلے میں خاموش نظر آتے ہیں، کیونکہ وہ دونوں کتابوں کی حقیقت سے زیادہ واقف ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ ابن الاثیر نے جامع الأصول میں سنن صغریٰ کو شامل کیا ہے، اس لیے کہ یہ روایت ان کے سماع میں تھی، سنن کبریٰ ان کے سماع میں نہیں تھی، اسی لیے شیخ عبدالصمد شرف الدین الکتبی سنن کبریٰ کے مقدمے میں کہتے ہیں کہ ذہبی کی طرح ابن الاثیر نے بھی سنن کبریٰ کا سماع نہیں کیا تھا۔ (۱/۲۰)

یہ بھی واضح رہے کہ سنن صغریٰ ہی لوگوں میں موجود تھی اور رہ گئی سنن کبریٰ تو عصر حاضر میں اس کی اشاعت عمل میں آئی ہے۔

سنن نسائی کی شروح وتعلیقات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن کا اندازِ ترتیب وتالیف نہایت سہل اور آسان ہے، اس کے تراجم ابواب واضح ہیں، جن میں کوئی اشکال نہیں، شاید اسی وجہ سے علماء نے اس کے شرح وتعلیق پر اتنا توجہ نہیں کی، جو اس کتاب کا مرتبہ تھا، یا جس طرح صحیحین اور بقیہ سنن کی متنوع خدمات نظر آتی ہیں۔ علامہ محمد منیر الدین الدمشقی "نموذج من الاعمال الخیریه" میں لکھتے ہیں:

هذا الكتاب العظيم في بابه لم يتعرض العلماء لشرحه أو التعليق عليه إلا القليل إما لأنه سهل وضعه كثيرة تراجمه ظاهرة معانيه مبينة طرقه أو لأن الجهابذة المحققين اكتفوا بشرح البخاري ومسلم وسنن أبي داود لأن كتب هؤلاء الأعلام أقدم من كتاب النسائي رحمهم الله تعالى. (اپنے باب میں اس عظیم کتاب کی شرح وتحلیل تعلیق کا کام کم لوگوں نے ہی کیا، اس کا سبب یا تو یہ ہے کہ اس کی ترتیب آسان ہے اور اس کے تراجم ابواب بہت زیادہ ہیں، اور اس کے معانی اور طرق واضح ہیں، یا یہ کہ بڑے محقق علماء نے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن ابی داود کی شرح پر اکتفا کیا، اس لیے کہ اُن کی کتابیں سنن النسائی سے پہلے کی تھیں۔ رحمهم الله جميعاً)

لیکن پھر بھی قدیم زمانے سے آج تک سنن کی خدمت کا کام کچھ نہ کچھ ہوتا رہا ہے اور متعدد علماء نے اس کتاب کی شرح لکھی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ شرح سنن النسائی لأبی العباس أحمد بن رشد (ت: 563هـ).

(شجرة النور الزكية ص: 146، السنن الأبين/ مقدمة الدكتور محمد الحبيب بلخوجه14).

2۔ الإمعان فی شرح مصنف النسائی أبی عبدالرحمن تألیف: ابوالحسن علی بن عبدالله بن النعمة الأنصاری الأندلسی (ت: ٥٦٧هـ)، (الذيل والتكملة لكتابی الموصول والصلة للمراكشی 5/ 1/ 229). شذرات الذهب 4/ 223). نيل الابتهاج بتطريز الديباج (٢٠٠) میں ہے: إنه صنف تأليفات مفيدة جليلة، منها الإمعان فی شرح سنن النسائی لأبی عبدالرحمن لم يتقدم أحد بمثله، بلغ فيها الغاية احتفالا و إكثارا. انتهى.

3۔ شرح سنن النسائی للحافظ ابی الحسن محمد بن علی الدمشقی (ت ٧٦٥هـ) حافظ ابن حجر نے "الدرر الكامنه" (٦٢/ ٢) میں ذکر کیا ہے کہ دمشقی نے نسائی کی شرح کا آغاز کیا تھا۔

4۔ شرح سنن النسائی لأبی المحاسن محمد بن علی بن الحسن بن حمزة الدمشقی (ت: 765هـ). ذیل طبقات الحفاظ للسیوطی میں ہے کہ ابن حمزہ دمشقی نے سنن نسائی شرح لکھنی شروع کی تھی، ص: ٣٦٥)

5۔ شرح زوائد النسائی علی الأربعة: الصحيحين وسنن أبی داود، وسنن الترمذی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، تالیف: ابن الملقن . سراج الدین عمر بن علی بن الملقن الشافعی (ت۸۰۴ھ) نے زوائد نسائی کے نام سے نسائی کی شرح لکھی ہے۔ جس میں صحیحین، سنن ابوداود، اور سنن ترمذی کی زوائد کی شرح لکھی ہے۔

6۔ شرح سنن النسائی لمحمد بن احمد بن ایوب العصیاتی الشافعی (ت: ۸۳٤ھ)

7۔ زهر الربی علی المجتبیٰ: جلال الدین سیوطی (ت:۹۱۱ھ) (مطبوع)

8۔ تیسیر الیسریٰ بشرح المجتبی من السنن الکبریٰ ، تالیف: عبدالرحمن بن احمد بن الحسن البهکلی الیمانی (ت: ۱۲٤۸ھ) (اس کتاب کا نسخہ صنعاء یمن کے جامع کبیر کے مکتبہ میں موجود ہے، جس کی چار جلدیں ہیں۔ باب کیف فرضت الصلاۃ سے نہایت کتاب الصیام تک کی شرح ہے۔ جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) کے طلبہ نے شعبہ حدیث سے اس کی تحقیق کی ہے)۔

۹۔ شرح سنن النسائی: تالیف: یحییٰ بن المطهر بن اسماعیل الیمانی (ت: ۱۲٦۸ھ) تلمیذ امام شوکانی۔

۱۰۔ شرح سنن النسائی: تالیف: احمد بن زید بن عبدالله الکبسی الیمانی (ت: ۱۲۷۱ھ)

۱۱۔ عرف زهر الربی: تالیف: علی بن سلیمان الدمناتی الباجمعاوی المغربی (ت: ۱۳۰٦ھ)، ط۔ قاهره، ۱۲۹۹ھ)

۱۲۔ تعلیقة علی سنن النسائی للشیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی (ت: ۱۳۲۷ھ)

۱۳۔ شرح النسائی عبدالقادر بدران الشامی (ت: ۱۳٤۲ھ) (غیر مکمل)

9۔ الرباعیات من کتب السنن المأثورة (مخطوط، تاریخ التراث العربی 1/ 425).

سنن نسائی سے متعلق مزید متنوع مؤلفات

۱۔ شرح الأسماء الواردة فی کتاب المجتبی من أحادیث المصطفی ، تالیف: ابن البسارزی ، عبدالرحیم بن ابراهیم بن هبة الله الجهنی (ت: ٦۸۳ھ) (مخطوط/ حکمت یار، مدینه)

1۔ تسمية شيوخ أبی عبدالرحمن النسائی: تالیف: أبومحمد عبدالله بن محمد بن أسد الجهنی الأندلسی (فهرست ابن خیر ۲۲۱)

2۔ شیوخ النسائی. تألیف: أبوعلی حسین بن محمد الجیانی (ت: 498ھ). (مقدمة السنن الأبین لابن رشید السبتی).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣۔ المجتبی من المجتنی فی رجال کتاب أبی عبدالرحمن النسائی فی السنن المأثورة وشرح غریبه ، تالیف: محمد بن احمد ابوالمظفر الأبیوردی (ت: ٥٠٧ھ)

3۔ رجال النسائی لأبی محمد الدورقی المغربی (الرسالة المستطرفة 218) .

4۔ شیوخ النسائی لأبی بکر محمد بن إسماعیل بن محمد بن خلفون الأونبی الأذدی (ت: 636ھ) (اس کتاب کا تذکرہ ابوالحسن رعینی اشبیلی (ت: ٦٣٦ھ) نے اپنے برنامج الشیوخ میں کیا ہے، ص:٥٥) نیز ملاحظہ ہو: تذکرة الحفاظ (4/ 1400) ، شذرات الذهب(5/ 185)، الرسالة المستطرفة (55).

ختم نسائی سے متعلق مؤلفات

١۔ بغية الراغب المتمنی فی ختم النسائی رواية ابن السنی لمحمد بن عبدالرحمن السخاوی (ت: ٩٠٢ھ) (مطبوع)

٢۔ القول المعتبر فی ختم النسائی رواية ابن الاحمر ، لمحمد بن عبدالرحمن السخاوی (ت: ٩٠٢ھ) (مطبوع)

٣۔ ختم سنن النسائی لعبدالله بن سالم البصری المکی (ت: ١١٣٤ھ)

سنن النسائی سے متعلق جدید کتب ودراسات

١۔ شروق أنوار المنن الکبریٰ الالٰهية بکشف أسرار السنن الصغریٰ النسائية ، تالیف: الشیخ محمد المختار بن محمد بن احمد الجکنی الشنقیطی (ت: ١٤٠٥ھ)(مطبوع)

٢۔ ذخيرة العقبی فی شرح المجتبی ، تالیف:الشیخ محمد بن علی بن آدم الهرری الاثیوبی (مطبوع)

٣۔ مختصر سنن النسائی : تالیف: د/ مصطفی دیب البغا(مطبوع)

٤۔ صحیح سنن النسائی للشیخ محمدناصرالدین الالبانی (مطبوع)

٥۔ ضعیف سنن النسائی للشیخ محمدناصرالدین الالبانی (مطبوع)

٦۔ الأحادیث التی أعلها النسائی بالاختلاف علی الرواة فی کتابه المجتبی: جمعا ودراسة . تالیف: د . عمر إیمان أبوبکر (جامعۃ الامام، ریاض میں پی ایچ ڈی کا مقالہ،١٤٢٠ھ)

٧۔ إسعاد الراء بافراد وزوائد النسائی علی الکتب الخمسة: سید کسروی حسن (مطبوع)دار الکتب العلمية ١٤١٩ھ) مجلدین۔

٨۔ الإمام النسائی ومنهجه فی السنن، تالیف: الهادی روشو (مقالہ برائے پی ایچ ڈی، جامعہ زیتونہ،تونس ١٤٠٩ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ الإمام النسائی ومنهجه فی السنن. تالیف: ثابت حسین مظلوم خزرجی (جامعة زیتونه ، تونس ۱۹۹۱م)۔

۱۰۔ تقریب النائی من مراسیل النسائی: سید کسروی حسن (ان مراسیل کو سنن صغریٰ اور کبریٰ سے لے کر مرتب کیا ہے، ط۔ دار الکتب العلمیة ، بیروت ۱۴۱۸ھ)

۱۱۔ زوائد الإمام النسائی علی الکتب الأربعة: البخاری ، مسلم ، أبی داود، الترمذی: جمع وتخریج ودراسة/ عبدالله مصطفی سعید (جامعة القاهره ، مصر میں ایم اے کا مقاله ، کلیة دار العلوم ۱٤۱۲ھ)

۱۲۔ زوائد النسائی علی بقیة الستة: د/ عبدالله بن محمد العمری (جامعه اسلامیه مدینه منوره میں پی ایچ ڈی کا مقاله ، ۱٤۲۰ھ)

۱۳۔ سنن الإمام النسائی فی الدراسات المغربية ، تالیف: مریم بربور (ڈپلومه از محمد خامس یونیورسٹی ، رباط، مراکش، ۱٤۱۲ھ)

۱٤۔ الضعفاء والمجهولون والمتروکون فی مجتبی النسائی ، تالیف: د/ وصی الله بن محمد عباس (مطبوع) (کلیة الشریعة مکه میں ایم اے کا مقاله، ۱۳۹٦ھ)

۱۵۔ علل النسائی فی السنن الصغری، تالیف: علی محمد فتحی (اردن یونیورسٹی ، میں ایم اے کا مقاله، ۱٤۱۳ھ)

۱٦۔ مستخرج من مصنفات النسائی فی الجرح والتعدیل، تالیف: فالح الشبلی (مطبوع)

۱۷۔ منهج النسائی فی الجرح والتعدیل ، تالیف: ڈاکٹر قاسم علی سعد (مقالہ برائے پی ایچ ڈی، جامعۃ الامام ۱۴۱۲ھ)

۱۸۔ نقد المتن عند الإمام النسائی فی السنن الکبری، تالیف: محمد مصلح الزعبی (اردن یونیورسٹی، میں ایم اے کا مقالہ، ۱۴۲۰ھ)

برصغیر پاک وہند کے علماء کی سنن نسائی سے متعلق خدمات کا تذکرہ

۱۔ حاشیة السندی لأبی الحسن محمد بن عبدالهادی السندی (ت: ۱۱۳٦ھ) امام ابوالحسن سندھی نے دیگر کتب صحاح کی طرح امام نسائی کی سنن کا بھی حاشیہ لکھا ہے۔ یہ حاشیہ علامہ سیوطی کی شرح سے جامع اور مفید معلومات پر مبنی ہے۔ یہ حاشیہ ۱۳۲۱ھ میں طبع ہو چکا ہے۔

۲۔ الحاشية المحمدية علی الأخبار النسئية ، تالیف: محمد بن حمدالله التهانوی (ت: ۱۲۹٦ھ) (ہندوستان میں دوبار شائع ہوئی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ التقریرات الرائعة علی سنن النسائی ، تالیف: محمد بن حمدالله التھانوی (ت: ۱۲۹۲ھ) (۱۳۰۹ھ میں ایک جلد میں شائع ہوئی،مطبوع)

۴۔ الفیض السماوی علی سنن النسائی : تالیف: رشید احمد الگنگوھی (ت: ۱۳۲۳ھ) (مطبوع)

۵۔ الحواشی الجدیدة علی سنن النسائی : تالیف: ابوعبدالرحمن محمد پنجابی دھلوی (ت: ۱۳۱۵ھ) (مؤلف تفسیر محمدی) ، یہ حاشیہ (۱۳۱۲ھ=۱۸۹۸ء) میں مطبع انصاری، دہلی سے طبع ہوا ہے اور صرف ثلث حصے پر منحصر ہے۔

٦۔ تکملة الحواشی الجدیدة:ازعلامه ابویحییٰ محمد بن کفایت الله شاھجھان پوری (ت: ۱۳۳۸ھ) ، یہ دراصل شیخ ابوعبدالرحمٰن محمد پنجابی کے حاشیہ کا تکملہ ہے۔ (مقدمہ تعلیقات نسائی لعلامہ محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی)

۷۔ تعلیق علی سنن النسائی للشیخ حسین بن محسن الأنصاری الیمانی البوفالی (ت: 1327ھ) ایک نہایت لطیف تعلیقات پر مبنی حاشیہ شیخ حسین بن محسن انصاری کا ہے جسے حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے تعلیقات سلفیہ میں ضم کر دیا ہے۔

۸۔ شرح مجموع من شرح السیوطی وحاشیة السندی وغیرہما: جمع وتالیف، ابوعبدالرحمٰن محمد پنجابی، محمد عبداللطیف (دہلی میں ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی)

۹۔ علامہ ابوالطیب شمس الحق محدث ڈیانوی عظیم آبادی رحمہ اللہ نے نسائی کے پیچیدہ مقامات پر علاحدہ مستقل کتاب لکھی ہے۔ (حاشیہ سیرت البخاری ۴۶۹، ط۔ نیو)

۱۰۔ التعلیقات السلفیة: نہایت لطیف اور جامع تعلیقات کا حامل یہ حاشیہ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے نہایت محنت وکاوش سے مرتب فرمایا ہے۔ یہ حاشیہ کئی خصوصیات کا حامل ہے۔ فاضل مکرم نے اس میں زہرالربی سیوطی ، حاشیہ سندھی، حواشی جدیدہ (محمد پنجابی) و ابویحییٰ اور شیخ حسین بن محسن انصاری کے حواشی کا احاطہ فرمایا ہے ،اور ساتھ ہی احادیث کا شمار بھی کیا ہے، مسائل فقہیہ پر مختصر مگر جامع اور تسلی بخش نوٹ دے کر تعلیقات کو مزید حسن وزیبائش سے آراستہ کیا ہے۔ اگر کسی مسئلے میں اختصار سے کام لیتے ہیں تو اس کے متعلقہ مظان وموارد بقید حوالہ صفحات ذکر کردیتے ہیں، جو مسئلے کی تنقیح میں ایک معاون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ مفید تعلیقات ۱۳۷٦ھ میں المکتبہ السلفیہ لاہور سے طبع ہوکر منصۂ شہود پر آئی تھی۔ ۵ جلدوں میں ریاض سے شائع ہوا ہے جس پر تخریج وتحقیق کا کام شیخ ابوالأشبال صغیر شاغف البہاری اور شیخ احمد مجتبیٰ نے کیا ہے۔

۱۲۔ روض الربی عن ترجمة المجتبی اردو ترجمہ مع حواشی ازمولانا وحیدالزمان حیدرآبادی (ت: ۱۳۳۸ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ترجمہ لاہور سے ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا۔ (تاریخ التراث العربی)

۱۳۔ المکتفی بحل المجتبیٰ، تالیف: ابو محمد احمد حسین المظاہری الهندی۔

سنن صغریٰ اور کبریٰ کے موجودہ ایڈیشن

سنن کبریٰ کو سب سے پہلے مولانا عبدالصمد شرف الدین الکتبی نے شائع کرنا شروع کیا تھا، لیکن اس کی صرف دو جلدیں چھپ پائیں، بعد میں دار الکتب العلمیۃ سے ایک ایڈیشن شائع ہوا اور آخر میں ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی کی زیرنگرانی ایک محقق ایڈیشن ۱۲ جلدوں میں شائع ہوا، جس کی آخری دو جلدیں فہارس کتاب ہیں، جس کی تفصیل تصانیف کے عنوان میں موجود ہے۔

اس وقت سنن صغریٰ کے کئی ایڈیشن موجود ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ سنن النسائی مع التعلیقات السلفیة للشیخ محمد عطاء الله حنیف الفوجیانی -رحمه الله۔ اس کا پاکستانی ایڈیشن اب جدید ٹائپ پر ۵ جلدوں میں ریاض سے شائع شدہ ہے، جو اپنی مجموعی خوبیوں کے اعتبار سے سب سے عمدہ ایڈیشن ہے۔

۲۔ سنن النسائی: مکتب تحقیق التراث الاسلامی کا تیار کردہ ایڈیشن جس میں احادیث کی تخریج کتب ستہ سے کی گئی ہے۔ توزیع مکتبۃ المؤید، ریاض۔

۳۔ بذل الاحسان بتقریب سنن النسائی ابی عبدالرحمن: تحقیق ابو اسحاق حوینی اثری ـط۔ مجلدان، القاهرة۔

۴۔ سنن النسائی: ناشر دارالسلام، ریاض۔

۵۔ سنن النسائی: ناشربیت الافکار الدولیة۔

۶۔ سنن النسائی: تحقیق مشہور حسن سلمان، ناشر دار المعارف، ریاض (اس میں شیخ البانی کے صحیح سنن النسائی وضعیف سنن النسائی کے احکام کو ذکر کر دیا گیا ہے)۔

وفات

امام نسائی پر وفات سے پہلے ابتلاء اور آزمائش کا دور آیا، جیسا کہ اوپر بیان ہوا، اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کی وفات (۳۰۳ھ) میں ہوئی، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آپ کی وفات مکہ میں ہوئی یا رملہ میں؟ صحیح بات یہ ہے کہ آپ کی وفات رملہ میں ہوئی۔ اوپر گزرا کہ آپ کو مکہ لے جایا گیا جہاں آپ کی وفات ہوئی۔ حافظ ذہبی نے استدراک کیا کہ اصل میں مکہ تحریر ہے، لیکن صحیح رملہ ہے۔ (السیر ۱۴/۱۳۲، تذکرة الحفاظ ۲/۷۰۰، ۷۰۱)

امام دارقطنی کہتے ہیں: نسائی حج کے لیے نکلے، دمشق میں آپ کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا اور آپ نے شہادت پائی۔ آپ نے کہا کہ مجھے مکہ لے جاؤ تو آپ کو مکہ لے جایا گیا جہاں آپ کی وفات ہوئی۔ صفا اور مروہ کے درمیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدفون ہوئے اور وفات ماہ شعبان ۳۰۳ھ میں ہوئی۔ (السیر ۱۳۲/۱٤، تذکرۃ الحفاظ ۷۰۰/۲، ۷۰۱)
ابوسعید ابن یونس مصری تاریخ مصر میں کہتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن نسائی امام حافظ اور ثقہ تھے۔ مصر سے ماہ ذوالقعدہ میں ۳۰۲ھ میں نکلے اور فلسطین میں ۱۳ صفر بروز دوشنبہ ۳۰۳ھ میں انتقال ہوا۔ (تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۷۰۱)
ابوجعفر طحاوی بھی یہی کہتے ہیں کہ نسائی کی وفات ماہ صفر ۳۰۳ھ میں فلسطین میں ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ رملہ میں وفات ہوئی اور بیت المقدس میں دفن ہوئے۔ (تهذيب الكمال ۱٤۰/۱)
واضح رہے کہ رملہ فلسطین میں بیت المقدس سے ۱۸ میل کے فاصلے پر ایک شہر کا نام ہے۔ یہ داود اور سلیمان علیہما السلام اور ان کے لڑکے رحبعام بن سلیمان کا دار الخلافہ تھا۔ یاقوت الحموی کہتے ہیں کہ ان کے زمانے میں یہ شہر غیر آباد ہوگیا ہے۔ (معجم البلدان ٦٩/۳)
خلاصہ یہ کہ امام نسائی کی تاریخ وفات اور کس جگہ وفات ہوئی؟ اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام دارقطنی کے بقول شعبان (۳۰۳ھ) میں مکہ میں وفات ہوئی اور امام طحاوی اور ابن یونس مصری کے نزدیک ماہ صفر میں فلسطین میں آپ انتقال ہوا۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں: یہ زیادہ صحیح بات ہے، اس لیے کہ ابن یونس حافظ اور بیدار مورخ ہیں۔ نسائی سے علم حاصل کیا ہے، اور ان کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں۔ (السیر ۱۳۳/۱٤، تاريخ الاسلام) اسی قول کو صلاح الدین صفدی نے الوافی بالوفیات میں لکھا ہے: ٦/٤١٧)

مصادر سیرت امام نسائی

١۔ الارشاد الى معرفة علماء الحديث للخليلى (ت: ٤٤٦هـ) (١١٢)
٢۔ الامام النسائى وكتابه المجتبىٰ، تاليف: الدكتور عمر ايمان ابوبكر، ط۔الرياض۔
٣۔ الأنساب للسمعانى (ت:٥٦٢هـ)
٤۔ البداية والنهاية: تاليف الحافظ ابن كثير (ت: ٧٧٤هـ) (١١/ ٦٦)
٥۔ بستان المحدثين تاليف: شاه عبدالعزيز دهلوى (ت: ١٢٣٩هـ)
٦۔ بغية الراغب المتمنى فى ختم سنن النسائى رواية ابن السنى
٧۔ التاج المكلل من جواهر مآثر الطراز الآخر والأول للنواب صديق حسن القنوجى البوفالى (ت:١٣٠٧هـ)
٨۔ تاريخ التراث العربى: تاليف فؤاد سزكين
٩۔ تاريخ مولد العلماء ووفياتهم لابن زبر الربعى (ت:٣٧٩هـ)
١٠۔ تذكرة الحفاظ: تاليف الذهبى (ت: ٧٤٨هـ) (٢/ ٦٣٣)
١١۔ تقريب التهذيب لابن حجر (ت: ٨٥٢هـ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ التقییدلمعرفة الرواة والسنن والمسانید لابن نقطه (ت: ۶۲۹ھ) (۹۳۔۹۲/ ۱)

۱۳۔ توضیح المشتبه لابن ناصرالدین الدمشقی (ت:۸۴۲ھ)

۱۴۔ تهذیب التهذیب: تالیف ابن حجر العسقلانی (ت: ۸۵۲ھ) (۳۸۷/ ۹)

۱۵۔ تهذیب الکمال: تالیف المزی (ت: ۷۴۲ھ) (۲۶/ ۲۵۰)

۱۶۔ جامع الأصول لابن الأثیر الجزری (ت: ۶۰۶ھ)

۱۷۔ حجة الله البالغه: تالیف: شاہ ولی الله دهلوی (ت: ۱۱۷۶ھ)

۱۸۔ حسن المحاضرة فی تاریخ مصر والقاهرة للسیوطی (ت:۹۱۱ھ)

۱۹۔ الحطة فی ذکر الصحاح السته: تالیف نواب صدیق حسن القنوجی (ت: ۱۳۰۷ھ) (۳۷۰)

۲۰۔ الخلاصه للخزرجی

۲۱۔ ذکر من یعتمد قوله فی الجرح والتعدیل للذهبی (ت:۷۴۸ھ)

۲۲۔ الرسالة المستطرفة للکتانی (۱۳۴۵ھ)

۲۳۔ سیر اعلام النبلاء: تالیف الذهبی (ت: ۷۴۸ھ) (۱۳/ ۲۲۱۔۲۰۳)

۲۴۔ سیرة البخاری: تالیف: علامه عبدالسلام مبارکپوری (ت: ۱۳۴۲ھ)

۲۵۔ شذرات الذهب لابن العماد الحنبلی (ت: ۱۰۸۹ھ) (۱۷۴/ ۲)

۲۶۔ شروط الأئمه الستة المحمدبن طاهر المقدسی (ت: ۵۰۷ھ)

۲۷۔ شروط الأئمه لابن مندة (ت: ۳۹۵ھ) تحقیق: ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی۔

۲۸۔ شروط الأئمة الخمسة لأبی بکر محمد بن موسیٰ الحازمی (ت: ۵۸۴ھ)

۲۹۔ طبقات الحفاظ للسیوطی (ت: ۹۱۱ھ) (۲۷۸)

۳۰۔ طبقات الشافعیه لابن قاضی شهبه (ت:۸۵۱ھ)

۳۱۔ طبقات الشافعیه للأسنوی (ت:۷۷۲ھ)

۳۲۔ طبقات الشافعیة الکبریٰ للسبکی (ت:۷۷۱ھ)

۳۳۔ طبقات علماء الحدیث لمحمدبن احمد بن عبدالهادی (ت:۷۴۴ھ)

۳۴۔ العبر فی تاریخ من غبر للذهبی (ت:۷۴۸ھ)

۳۵۔ العقد الثمین فی تاریخ البلدالأمین للفاسی (ت:۸۳۲ھ)

۳۶۔ غایة النهایة فی طبقات القراء لابن الجزری (ت:۸۳۳ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٧۔ فوائد فی علوم الحدیث وکتبه وأهله : تالیف : علامه عبدالرحمن مبارکپوری (اختیار وتعلیق : ڈاکٹر عبدالعلیم بن عبدالعظیم بستوی) ط۔ مکتبه دار المنهاج ، ریاض ۔
٣٨۔ فهرست ما رواه عن شیوخه لمحمد بن خیر الاشبیلی (ت:٥٧٥هـ)
٣٩۔ القول المعتبر فی ختم النسائی روایة ابن الاحمر للسخاوی (ت:٩٠٢هـ)
٤٠۔ الکاشف للذهبی (ت: ٧٤٨هـ) (٧٧/ ٣)
٤١۔ الکامل فی التاریخ لعزالدین ابن الاثیر الجزری (ت:٦٣٠هـ)
٤٢۔ الکامل فی ضعفاء الرجال وعلل الحدیث لابن عدی (ت:٣٦٥هـ)
٤٣۔ الکتب الستة وما لحقها من أعمال ، تالیف: ڈاکٹر یحییٰ بن عبدالله الثمالی ، طائف ، سعودی عرب ۔
٤٤۔ کشف الظنون: تالیف حاجی خلیفه ملا کاتب چلپی (ت: ١٠٦٧ هـ)۔
٤٥۔ اللباب فی تهذیب الانساب لابن الاثیر (ت:٦٠٦هـ)
٤٦۔ معجم البلدان لیاقوت الحموی
٤٧۔ المعین فی طبقات المحدثین للذهبی (ت:٧٤٨هـ)
٤٨۔ مفتاح السعادة ومصباح السیادة لطاش کبری زاده
٤٩۔ مقدمة تحفة الأحوذی :تالیف: علامه عبدالرحمن مبارکپوری (ت: ١٣٥٣هـ)
٥٠۔ مناهج المحدثین ، تالیف: ڈاکٹر عبدالعزیز شائع ، استاذ حدیث ، جامعة الامام ، سعودی عرب۔
٥١۔ المنتظم فی تاریخ الملوك والأمم لابن الجوزی (ت:٥٩٧هـ)
٥٢۔ میزان الاعتدال للذهبی (ت: ٧٤٨هـ) (٦٧٨/ ٣)
٥٣۔ النجوم الزاهرة فی ملوك مصر والقاهرة لابن تغری بردی (ت:٨٧٤هـ)
٥٤۔ نموذج من الاعمال الخیریه لمحمدمنیر عبده آغا الدمشقی
٥٥۔ الوافی بالوفیات للصفدی (ت: ٧٦٤هـ)
٥٦۔ وفیات الأعیان : تالیف ابن خلکان (ت: ٦٨١ هـ) ، (٤/ ٢٧٨)
٥٧۔ هدیة العارفین :تالیف اسماعیل پاشا۔

(مرتبہ: ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالجبار الفریوائی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحاتِ حدیث

فضیلۃ الشیخ احمد مجتبیٰ بن نذیر عالم السّلفی
رکن مجلس علمی، دار الدعوۃ، دھلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ، أَمَّا بَعْدُ!

حدیث کی روایت اور اس کی صحت وضعف کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے محدثین نے جو قواعد وضوابط بنائے اور جن کی مدد سے کسی حدیث کی صحت اور ضعف تک پہنچے، اس علم کو اصولِ حدیث، مصطلح حدیث اور قواعد التحدیث کہتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب سنن نسائی کے مولف امام نسائی نے اپنی اس کتاب میں مختلف اصطلاحات کو استعمال کیا ہے، نیز احادیث کی تخریج اور فوائد کے ضمن میں بھی بعض اصطلاحات آئی ہیں، آسانی کے لیے یہاں پر ہم مختصراً بعض اہم اور ضروری اصطلاحات وقواعد کا تذکرہ کریں گے، تاکہ قارئین کرام محدثین کے قواعد وضوابط کی روشنی میں اس کتاب سے استفادہ کر سکیں۔

حدیث: ......لغت میں حدیث کے معنی ''جدید'' (نئی چیز) اور ''بات'' کے ہیں، اور خلافِ قیاس اس کی جمع ''احادیث'' ہے۔

اصطلاح میں رسول اکرم ﷺ کے اقوال وافعال اور اعمال اور آپ کی پیدائشی صفات یا عادات واخلاق کو ''حدیث'' کہتے ہیں۔

خبر: ......اگر خبر کا تعلق نبی کریم ﷺ سے ہو تو وہ حدیث کے مترادف ہے۔ بعض لوگوں نے ''حدیث'' اور ''خبر'' کے درمیان یہ فرق بیان کیا ہے کہ ''حدیث'' وہ ہے جو نبی کریم ﷺ کے بارے میں ہو اور ''خبر'' وہ ہے جو غیر نبی یعنی صحابہ، تابعین اور اتباعِ تابعین کے بارے میں ہو۔ اس کو اصطلاحی طور پر ''اثر'' بھی کہتے ہیں، جس کی جمع ''آثار'' ہے۔

بعض محدثین نے ''حدیث''، ''خبر'' اور ''اثر'' تینوں کو ہم معنی مترادف الفاظ کے طور پر استعمال کیا ہے، اس کے صحیح معنی کا سیاق وسباق سے قارئین کو خود اندازہ لگانا ہوگا۔ اگر ان الفاظ کو مقید کر کے استعمال کیا جائے، جیسے ''خبر نبوی'' (یا اخبار نبویہ) اور ''اثر نبوی'' (یا آثار نبویہ) تب یقینی طور پر یہ الفاظ ''حدیث'' کے مترادف ہوں گے۔

متواتر اور آحاد

منسوب الیہ سے ہم تک پہنچنے کے لحاظ سے حدیث کی دو قسمیں ہیں: متواتر اور آحاد۔

آحاد: ......آحاد، خبر واحد اور اخبار الآحاد ہم معنی الفاظ ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں: مشہور، عزیز اور غریب۔

متواتر: ......اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی روایت کرنے والے راوی ہر طبقے میں اتنی کثیر تعداد میں اور مختلف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جگہوں کے ہوں کہ ان کا کسی جھوٹ پر متفق ہونا عقلاً محال ہو۔

متواتر کا حکم: ......متواتر کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے لازمی طور پر خبر کی تصدیق کا علم حاصل ہو جاتا ہے، جیسے آدمی خود کسی کا مشاہدہ کر رہا ہو تو اس کی تصدیق کے بارے میں اس کو کسی قسم کا تردد اور شک نہ ہو۔ ایسے ہی متواتر کا فائدہ ہے کہ آدمی خبر کو بے چوں چرا تسلیم کر لے۔ اس کی سند کی تحقیق کی بھی ضرورت نہیں۔

مشہور (خبر آحاد کی اقسام: مشہور، عزیز اور غریب): مشہور اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی روایت کرنے والے رواۃ تمام طبقاتِ سند میں تین یا تین سے زیادہ ہوں، مگر وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچیں، اس کو ''مستفیض'' بھی کہتے ہیں۔

مشہور کا حکم: ......اس طریقے سے پہنچنے والی حدیث کے لیے ضروری نہیں کہ وہ لازماً صحیح ہی ہو، بلکہ اس میں صحیح، حسن اور ضعیف کی ساری قسمیں شامل ہیں، تحقیق کے بعد ہی اس کے درجہ کا تعین کیا جائے گا۔

عزیز: ......اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی روایت کرنے والے رواۃ کسی طبقے میں دو ہوں اور باقی میں دو سے کم نہ ہوں، اس میں بھی: صحیح، حسن اور ضعیف ہر قسم کی حدیث ہوتی ہے۔

غریب: ......وہ حدیث ہے جس کو روایت کرنے والا کسی طبقہ میں صرف ایک ہی آدمی رہ گیا ہو۔

مشہور، عزیز، غریب کو ''خبر واحد'' (یا اخبار آحاد) کہا جاتا ہے، اس لیے ہر ایک کی تحقیق و جستجو کے بعد ہی اس پر صحیح یا حسن یا ضعیف کا حکم لگایا جائے گا۔

صحیح، حسن اور ضعیف

مقبول یا مردود ہونے کے لحاظ سے حدیث کی تین قسمیں ہیں: صحیح، حسن اور ضعیف۔ پھر ان تینوں کی ذیلی قسمیں ہیں:

صحیح: ......وہ حدیث ہے جس کے نقل (روایت) کرنے والے رواۃ ثقہ ہوں، یعنی عادل وضابط (پختہ حفظ کے مالک) ہوں اور ان کے درمیان سند متصل ہو، یعنی ان کی ملاقات اور سماع ثابت ہو، نیز وہ شذوذ اور علتِ قادحہ سے پاک ہو۔ (یہ شرط صحابہ کے بعد کے لوگوں کے لیے ہے، صحابہ سارے کے سارے عادل اور ضابط مانے گئے ہیں)۔

شذوذ: ...... یہ ہے کہ ثقہ (عادل وضابط) راوی کی روایت ثقہ رواۃ کے مخالف ہو یا کم درجے کے ثقہ نے اپنے سے اعلیٰ ثقہ راوی کے برخلاف روایت کی ہو، تو ایک ثقہ یا کم ثقہ کی روایت کو ''شاذ'' کہتے ہیں، جو ''صحیح'' کے منافی ہے۔ ثقات یا زیادہ ثقہ راوی کی روایت کو محفوظ کہتے ہیں۔

علت: ......حدیث کو ضعیف کر دینے والے ایسے مخفی سبب کو کہتے ہیں جس پر فنِ حدیث کے متبحر علما یعنی ناقدینِ حدیث ہی مطلع ہو پاتے ہیں۔ جس طرح ایک ماہر جوہری ہی سونے یا چاندی کے کھوٹ پر اپنے تجربے کی بنیاد پر مطلع ہو پاتا ہے، اس کا سبب عموماً راوی کا سوے حفظ ''وہم'' ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح کی قسمیں:

صحیح کی دو قسمیں ہیں: **صحیح لذاتہ** اور **صحیح لغیرہ**

صحیح لذاتہ: ......جس حدیث کے تمام رواۃ صحیح کی تعریف میں مذکور شروط وصفات میں اعلیٰ درجے کی صفات کے حامل ہوں، اس کو صحیح لذاتہ کہتے ہیں۔ یعنی ثقہ (عادل اور پختہ حفظ والا راوی) متصل سند کے ساتھ روایت کرے اور وہ شذوذ اور علت سے پاک ہو۔

صحیح لغیرہ: ......حسن لذاتہ اگر دو طریق سے آجائے تو اس کو صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔ یعنی بعض رواۃ "صفتِ ضبط" میں "صحیح لذاتہ" کے پختہ حفظ والے راوی سے حفظ میں قدرے کم ہوں (باقی صفات میں کم نہ ہوں) اور وہ حدیث اسی طرح کی کسی اور سند سے بھی مروی ہو تو دونوں سندیں مل کر ایک حدیث کو ''صحیح لغیرہ'' کا درجہ عطا کرتی ہیں۔

صحیح کا حکم: ......ان دونوں قسموں سے ثابت حدیث عقیدہ و عمل اور اصول وفروع میں حجت اور دلیل ہے۔ صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ سے فائق ہے۔

صحیح حدیث کے مراتب

صحیح حدیث کے سات مراتب ہیں:

۱۔ جس حدیث کی روایت امام بخاری ومسلم دونوں نے اپنی صحیح میں کی ہو۔

۲۔ جس حدیث کی روایت صرف امام بخاری نے کی ہو۔

۳۔ جس حدیث کی روایت صرف امام مسلم نے کی ہو۔

۴۔ جو حدیث بخاری اور مسلم کی متفقہ شرائط پر پوری اترتی ہو اور ان دونوں میں سے کسی نے اس کی روایت نہ کی ہو۔

۵۔ وہ حدیث جو صرف امام بخاری کی شرط پر ہو اور انھوں نے روایت نہ کی ہو۔

۶۔ وہ حدیث جو صرف امام مسلم کی شرط پر ہو اور انھوں نے روایت نہ کی ہو۔

۷۔ جو حدیث بخاری ومسلم یا ان میں سے کسی ایک کی شرط پر نہ ہو۔

حسن

حسن: ......حسن وہ حدیث ہے جس کے بعض رواۃ ''صفتِ ضبط'' میں ''صحیح لذاتہ'' کے رواۃ سے قدرے کم ہوں، یعنی صحیح لغیرہ کی تعریف میں مذکور کسی ایک سند سے مروی حدیث کو حسن (لذاتہ) کہتے ہیں۔

حسن کی قسمیں

حسن کی دو قسمیں ہیں: **حسن لذاتہ** اور **حسن لغیرہ**

حسن لذاتہ: ......صحیح لذاتہ میں ثقہ راوی کا تام الضبط ہونا ضروری ہے اور حسن لذاتہ میں راوی کے ضبط اور حفظ میں صحیح لذاتہ کے راوی کے مقابلے میں قدرے کمی ہو جاتی ہے۔ بقیہ شروط صحیح لذاتہ ہی کی ہیں۔ اوپر مذکور حسن کی تعریف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حسن لذاتہ کی وضاحت ہوگئی ہے۔

حسن لغیرہ: ......وہ ضعیف حدیث جس کے رواۃ میں سے کوئی راوی فسق یا کذب سے متصف نہ ہو اور وہ حدیث ایسی ہی کسی اور سند سے بھی مروی ہو۔ (ضعیف کی تعریف دیکھیں)

حسن کا حکم: ......دلیل اور حجت پکڑنے میں حدیث حسن بھی صحیح کی طرح ہے مگر فرقِ مراتب کے ساتھ۔

صحیح الاسناد و حسن الاسناد

کسی حدیث کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ صحیح الاسناد یا ضعیف الاسناد ہے، اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ صحیح اور حسن کے درجہ کی ہو، اس لیے کہ صحتِ حدیث میں شذوذ اور علت کی نفی بھی ضروری ہے اور صحیح الاسناد اور حسن الاسناد میں سند کا اتصال اور راوی کی عدالت اور حفظ وضبط کی بات ہے، ہاں اگر قابلِ اعتماد ناقدِ حدیث یہ دونوں صیغے استعمال کرے اور اس حدیث کی کوئی علت بھی نہ پائی جارہی ہو تو بظاہر متن کی صحت بھی مقصود ہے۔

ضعیف

ضعیف: ......وہ حدیث ہے جس کے رواۃ کے اندر حسن کے رواۃ کی صفات میں سے کوئی صفت یا پوری صفات نہ پائی جائیں۔ حدیث کے ضعف کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سند میں انقطاع، جیسے: مرسل، معلق، معضل، منقطع، مدلس، مرسل خفی، معنعن، مؤنن۔

۲۔ راوی کی عدالت اور اس کے حفظ وضبط میں طعن، راوی کی عدالت میں ہونے والے طعن میں راوی کا حدیثِ رسول میں کذاب ہونا یا لوگوں سے بات چیت میں جھوٹ بولنا یا فسق یا بدعت یا جہالت ہے اور راوی کے حفظ وضبط میں طعن میں راوی کا فاحش الغلط ہونا، یا کمزور حافظے کا ہونا، یا غفلت کا شکار ہونا یا اوہام کی کثرت، یا ثقات کی مخالفت ہے۔

ضعیف کا حکم: ......ضعیف حدیث سے دلیل اور حجت پکڑنا جائز نہیں، نیز اس کی روایت اور اس کا تذکرہ بھی اس کے حکم کو بیان کیے بغیر جائز نہیں۔ فضائل میں بھی اس سے استدلال جائز نہیں، کیونکہ کسی عمل کی فضیلت بھی ایک شرعی حکم ہے اور کسی بھی شرعی حکم کے ثبوت کے لیے اس کا صحیح یا حسن سند سے منقول ہونا ضروری ہے۔

مرسل: ......وہ حدیث ہے جس کی روایت تابعی نے رسول اکرم ﷺ سے کی ہو، مثلاً تابعی کہے: "قال رسول الله ﷺ" (رسول اکرم ﷺ نے فرمایا)۔

مرسل کا حکم: ......مرسل ضعیف کی ایک قسم ہے، کیونکہ یہ نہیں معلوم کہ تابعی نے سند سے کسی صحابی ہی کو ساقط کیا ہے یا صحابی کے ساتھ ساتھ کسی تابعی کو بھی ساقط کیا ہے، جس سے اس نے براہِ راست حدیث لی تھی (تابعی سے تابعی کی روایت بہت معروف ہے، بلکہ ایک سند میں کبھی کئی ایک تابعی ہوا کرتے ہیں) اور تابعی ضعیف بھی ہوتے ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ جس تابعی کو ساقط کیا ہے وہ ثقہ بھی ہے یا نہیں؟ یعنی راوی کے مجہول ہونے کے سبب مرسل حدیث ضعیف ہوتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور اگر کسی ذریعے سے یہ طے ہو جائے کہ تابعی نے صحابی ہی کو ساقط کیا ہے تو صحابی کے مجہول ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اسی لیے سعید بن المسیب کی مرسل روایت قبول کی جاتی ہے، اسی طرح کسی اور مرسل سند سے یہ حدیث آ جائے تو بھی وہ مرسل قبول کر لی جاتی ہے۔

معلق: ......وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع سے ایک یا کئی ایک راوی مسلسل یا سبھی رواۃ ساقط ہوں، چونکہ ساقط شدہ رواۃ کی عدالت اور ضبط کا کچھ علم نہیں، اس لیے معلق بھی ضعیف کی اقسام میں سے ہے، البتہ صحیح بخاری کی معلق روایات اگر معروف صیغوں کے ساتھ مذکور ہوں (جیسے قال ابن عباس: قال النبی ﷺ) تو ایک حد تک ان سے استناد کیا جا سکتا ہے۔

معضل: ......وہ حدیث ہے جس کے سند کے درمیان سے دو یا دو سے زیادہ راوی مسلسل ساقط ہوں۔

منقطع: ......وہ حدیث ہے جس کے درمیان سند سے کوئی ایک راوی ساقط ہو۔ یہ سقوط ایک جگہ سے بھی ہو سکتا ہے اور کئی جگہوں سے بھی (ابن حجر)۔

نوٹ: ......مذکورہ تعریف حافظ ابن حجر کی ہے، اس کے لحاظ سے معضل اور متعدد جگہوں سے ایک راوی کے سقوط والے منقطع میں فرق یہ ہے کہ معضل میں سقوط میں تسلسل ہوتا ہے اور منقطع میں تعددِ محل ضروری ہے۔

مدلس: ......تدلیس کے ساتھ روایت کی گئی حدیث یا خبر کو ''مُدَلَّس'' کہتے ہیں اور اس طرح کی روایت کرنے والے راوی کو ''مُدَلِّس'' کہتے ہیں۔

تدلیس اور اس کی اقسام

تدلیس: ......لغت میں خریدار سے سامان کے عیب کو چھپانے کا نام تدلیس ہے۔ اصطلاحِ حدیث میں سند کے عیب پر پردہ ڈالنا اور ظاہری سند کو اچھا بنا کر پیش کرنے کا نام تدلیس ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ایک تدلیس الشیوخ اور دوسری تدلیس الاسناد۔

۱۔ **تدلیس الشیوخ:** ......راوی اپنے شیخ کے معروف و مشہور نام کے بجائے اس کا کوئی غیر معروف نام لے، جیسے: غیر معروف لقب، یا کنیت، یا نسبت استعمال کرے، تا کہ لوگ اس کی اصلیت کو نہ جان پائیں، کیونکہ وہ ضعیف ہوتا ہے اور اس کے ضعف کو چھپانا ہی مقصود ہوتا ہے۔ اس کو ''تدلیس الشیوخ'' کہتے ہیں۔

۲۔ **تدلیس الاسناد:** ......راوی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات تو ہو اور اس سے روایت بھی لی ہو، مگر اس حدیث کو اس شیخ سے نہ سنا ہو، جس سے تدلیس کر رہا ہے یا ایسے راوی سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات ہے لیکن اس سے کچھ سنا نہیں ہے اور روایت کو عن فلان یا قال فلان جیسے الفاظ سے روایت کرے، جس سے راوی سے سماع کا دھوکا ہو۔

اس کی تین صورتیں ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ا) **تدلیس القطع**: اسے تدلیس الحذف بھی کہتے ہیں۔
اس کی شکل یہ ہے کہ راوی سند کو کاٹ دینے یا حذف کر دینے کی نیت سے روایتِ حدیث کے الفاظ کے درمیان سکوت اختیار کر لے۔

(ب) **تدلیس العطف**: اس میں راوی اپنے شیخ سے روایت میں تحدیث کی صراحت کرے اور اس پر کسی دوسرے شیخ کا عطف کرے، جس سے اس نے یہ حدیث نہیں سنی ہے۔

(ج) **تدلیس التسویہ**: راوی دو ثقہ کے درمیان موجود ضعیف راوی کو ساقط کر دے، ان میں سے ایک کی ملاقات دوسرے سے موجود ہے اور یہ مدلس راوی اپنے ثقہ شیخ سے اور وہ دوسرے ثقہ راوی سے حدیث روایت کرے اور روایت میں عن وغیرہ الفاظ استعمال کرے، جس سے سند کے متصل ہونے کا وہم ہو، تاکہ پوری سند ثقات پر مشتمل ہو۔ یہ تدلیس کی سب سے بدترین قسم ہے۔

"معنعن" اور "عنعنه":......تدلیسی روایات میں مدلّس راوی "أخبرنا" یا "أخبرنی" یا "حدثنا" یا "حدثنی" یا "سمعت" جیسے الفاظ استعمال نہیں کرتا، تاکہ "کذاب" نہ قرار دے دیا جائے، بلکہ وہ "عن" یا "أنَّ" یا "قال" جیسے الفاظ استعمال کرتا ہے، تو "عن" کے ذریعے روایت کرنے کو "عنعنه" کہتے ہیں اور ایسی روایت کو "معنعن" کہتے ہیں۔

مُؤنَّن: "أنّ" کے ذریعے روایت کو "مؤنن" کہتے ہیں۔

مرسل خفی:......راوی ایسے آدمی سے روایت کرے جو اُس کے زمانے میں موجود تو ہو مگر اس سے اس کی ملاقات اور روایت نہ ہو اور ایسے الفاظ استعمال کرے جس سے سماع کا دھوکا ہو، جیسے "عن" اور "قال" (تدلیس التسویہ اور ارسال خفی میں یہی فرق ہے کہ تدلیس میں ملاقات اور روایت ہوتی ہے اور ارسال خفی میں صرف زمانہ ایک ہوتا ہے، لقا اور سماع نہیں ہوتا)

۲۔ راوی میں کسی نقص اور عیب کے سبب ضعیف حدیث کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:
موضوع، متروک، منکر، شاذ، معلل یا معلول، مدرج، مقلوب، مضطرب اور مصحف۔

موضوع: ......اگر راوی کاذب اور جھوٹا ہے اور اس نے اپنی طرف سے سند یا متنِ حدیث وضع کر کے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دیا ہے تو اُس کی یہ گڑھی اور بنائی ہوئی حدیث "موضوع" کہلاتی ہے اور یہ ضعیف کی سب سے بدتر قسم ہے، اس کے مرتکب کو رسول اللہ ﷺ نے جہنم کی وعید سنائی ہے۔

متروک: ......اگر راوی اپنی عام بول چال میں جھوٹا آدمی ہو اور اس کی روایت کردہ حدیث صرف اسی کے واسطے سے مروی ہو اور وہ حدیث دین کے مُسَلَّمَات کے خلاف ہو تو اس حدیث کو "متروك" کہتے ہیں، اس کا درجہ شناعت وقباحت میں موضوع کے بعد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر (ومعروف):...... وہ حدیث ہے جس کے راوی کے اندراز حد غفلت، وہم، ظاہری فسق وفجور جیسی بری صفات پائی جاتی ہوں، یا کسی طرح کا کوئی ضعیف راوی کسی ثقہ (عادل وضابط) راوی کے برخلاف روایت کرے تو ضعیف کی روایت ''منکر'' اور ثقہ کی روایت کو ''معروف'' کہا جاتا ہے۔

شاذ (ومحفوظ):...... شاذ بھی ضعیف کی ایک قسم ہے، یہ ایسے ثقہ کی روایت کو کہتے ہیں جس نے اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کے خلاف روایت کی ہو یا ثقہ نے ثقات کی ایک جماعت کے برخلاف روایت کی ہو، تو کم ثقہ اور ثقہ کی روایت کو شاذ اور اعلیٰ درجے کے ثقہ یا ثقات کی روایت کو ''محفوظ'' کہا جاتا ہے اور ظاہر بات ہے کہ تعارض کے وقت ''محفوظ'' کو ترجیح دی جائے گی۔

مُعَلَّلْ (یامعلول):...... اگر راوی کے اندر نقص "وہم" ہو تو اس کی روایت کو معلل یا معلول کہتے ہیں اور سبب کو ''علت'' کہتے ہیں مخفی علت صحتِ حدیث میں قادح ہوتی ہے اور اس پر بڑے بڑے ماہر محدثین ہی مطلع ہو پاتے ہیں۔

مدرج: ...... راوی کا اپنی طرف سے اسناد یا متن میں ایسا اضافہ جو بظاہر اس کے اوپر کے راوی کے کلام (سند میں) یا متنِ حدیث ہی سے معلوم ہو۔ راوی کسی وضاحت کے لیے ایسا کرتا ہے لیکن سامع اس کو اصل سند یا اصل متن میں سے سمجھ کر روایت کر دیتا ہے۔ ادراج کا علم اس روایت کے کسی اور سند سے مروی ہونے، یا خود راوی کی وضاحت سے ہوتا ہے (تعریف سے ظاہر ہے کہ ادراج سند اور متن دونوں میں ہوتا ہے)

مقلوب: ...... سند یا متن میں الٹ پھیر کو کہتے ہیں، جیسے کوئی ''کعب بن مرّة'' کو ''مرّہ بن کعب'' کر دے، یا روایت میں موجود ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد ''سالم'' کی جگہ دوسرے شاگرد ''نافع'' کا نام لے لے (یہ مقلوبِ سند ہے) یا جیسے مسلم کی مشہور حدیث: ((لَا تَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ)) کو "لَا تَعلَمُ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ" کر دیا گیا ہے۔ (یہ مقلوبِ متن ہے)

مضطرب: ...... کسی ایک ہی حدیث کا اس طرح مختلف شکلوں میں مروی ہونا کہ ان شکلوں کا آپس میں باہم سخت اختلاف ہو اور ان کے درمیان جمع وتوفیق اور تاویل ممکن نہ ہو اور تمام روایات قوت میں ایک دوسرے کے برابر ہوں، کسی کو دوسرے پر کسی صورت میں ترجیح ممکن نہ ہو، اگر کوئی شکل (روایت) قوت میں زیادہ ہو تو پھر اس حدیث کو مضطرب نہیں کہیں گے، راجح شکل پر عمل کریں گے۔ اسنادی قوت کے علاوہ ترجیح کے اور بھی اسباب وعوامل ہوتے ہیں، ان کے لحاظ سے بھی روایت کو ترجیح دی جا سکے تو اس پر عمل کیا جائے گا۔

مُصَحَّف: ...... کسی لفظ کو (جو ثقات سے مروی ہو) کسی دوسرے لفظ سے بدل کر روایت کر دینا (یہ تبدیلی لفظی اور معنوی دونوں ہو سکتی ہے) جیسے ''العوام بن مُراحم'' (بالراء المهملة) کو "العوام بن مُزاحم" (بالزاي المعجمة) کر دینا، یا جیسے "احتجر في المسجد" (مسجد میں حجرہ بنایا) کو "احتجم في المسجد" (مسجد میں پچھنا لگایا) کر دینا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ منسوب الیہ کے اعتبار سے حدیث کی قسمیں

حدیث یا خبر کسی ذات یا شخص سے منسوب ہوتی ہے، یعنی ہر حدیث اور خبر کا ایک مصدر ہوتا ہے، اس کو منسوب الیہ کہتے ہیں، اس اعتبار سے حدیث کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

حدیث قدسی، حدیث مرفوع، موقوف، مقطوع۔ یہ اقسام صحیح وضعیف دونوں میں مشترک ہیں۔

حدیث قدسی: ......وہ حدیث ہے جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف کریں، جیسے آپ کا یہ فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مرفوع: ......وہ حدیث جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف ہو، قولی ہو یا فعلی یا تقریری، احادیث کا بیشتر حصہ حدیث مرفوع ہی پر مشتمل ہے، جیسے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

موقوف: ......وہ خبر جو کسی صحابی کی طرف منسوب ہو، قولی ہو یا فعلی یا تقریری، جیسے: ''عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کے مہروں میں غلو نہ کرو۔'' (اس کو ''اثر'' بھی کہتے ہیں)۔

مقطوع: ......وہ خبر جس کی نسبت تابعی یا تبع تابعی کی طرف ہو، جیسے حسن بصری کا فرمان ہے: ''بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہو، اس کی بدعت کا وبال اسی کے اوپر ہوگا۔''

۴۔ حدیث کی مشترک قسمیں

مسند: ......وہ مرفوع حدیث ہے جس کی سند متصل ہو، اس کی سند کے اندر کسی طرح کا انقطاع نہ ہو (عام مرفوع حدیث: منقطع اور معضل بھی ہوسکتی ہے)۔

متصل: ......وہ حدیث یا خبر ہے جس کی سند متصل ہو، اس کی سند کے اندر کسی قسم کا انقطاع نہ ہو، خواہ مرفوع ہو یا موقوف یا مقطوع۔

۵۔ عام اصطلاحات

متابعات: ......سند کے کسی طبقے میں واقع کسی راوی کے ساتھ کوئی اور بھی راوی اس حدیث کی روایت میں شریک ہو، لیکن صحابی ایک ہی ہو تو دوسرے راوی کو یا اس کی روایت کو "مُتَابِع" اور پہلے راوی کو یا اس کی روایت کو "مُتَابَع" کہتے ہیں اور اس عمل کو متابعت کہتے ہیں، جس کی جمع "متابَعات" ہے۔

شواھد: ......ایک صحابی کی روایت دوسرے صحابی سے بھی آئے تو اُس کو ''شاہد'' کہتے ہیں، بلکہ ہر ایک دوسرے کی حدیث کی شاہد ہے، اس کی جمع ''شواہد'' ہے۔

لین الحدیث: ......اس کتاب میں کسی ضعیف حدیث کے اسبابِ ضعف میں اس راوی کے متعلق لکھا گیا ہے جس کے بارے میں حافظ ابن حجر نے "مقبول" لکھا ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر اس راوی کا کوئی اور متابع ہوگا تو اس کی روایت قبول کی جائے گی ورنہ رد کردی جائے گی اور اس روایت میں اس کا کوئی متابع نہیں ہے، اس لیے اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت ضعیف ہے۔

اختلاط (اورمختلط):......کسی ثقہ عادل ضابط راوی کے حفظ وضبط میں کسی حادثے یا بڑھاپے کے سبب کمزوری واقع ہو جائے تو اس کو اختلاط کہتے ہیں اور راوی کو مختلط کہتے ہیں۔ مختلط کی روایت کو قبول کرنے کے سلسلے میں مندرجہ ذیل تفصیل ہے:

اس مختلط راوی سے روایت کرنے والے نے اختلاط طاری ہونے سے پہلے اس سے روایت لی ہے یا بعد میں؟ یا پہلے اور بعد دونوں حالتوں میں؟ تو جس نے اختلاط سے پہلے روایت لی ہے (اور وہ خود بھی ثقہ ہے) تو اس کی روایت مقبول ہوگی اور دونوں حالتوں یا اختلاط کے بعد روایت لینے والے کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

مجہول اور جہالت:......کسی بھی راوی کی روایت اس کی ثقاہت (عدالت اور قوتِ حافظہ) کی بنیاد پر قبول کی جاتی ہے۔ کسی راوی کی ثقاہت معلوم ہی نہ ہو تو اس کی روایت کس بنیاد پر قبول کی جائے؟ اسی لیے مجہول راوی کی روایت قبول نہیں کی جاتی۔

جہالت دو طرح کی ہوتی ہے: جہالتِ عین اور جہالتِ حال جہالت عین کا مطلب ہے کہ سرے سے راوی کی شخصیت کا اس سے زیادہ اتا پتا نہیں کہ اس سے ایک آدمی نے روایت لی ہے اور کسی امامِ جرح وتعدیل نے اس کی ثقاہت کا ذکر نہ کیا ہو، اور جب شخصیت مجہول ہے تو ثقاہت کا کیسے پتا چلے؟ ایسے راوی کو صرف "مجہول" یا مجہول العین کہتے ہیں۔

جہالتِ حال کا مطلب یہ ہے کہ دو آدمیوں کے اس سے روایت لے لینے کی وجہ سے اس کی شخصیت تو معلوم ہو گئی، مگر ثقاہت کے بارے میں کسی امامِ جرح وتعدیل نے کچھ ذکر نہیں کیا۔ ایسے راوی کو ''مجہول الحال'' یا ''مستور'' کہتے ہیں۔

مبہم:......ایسے راوی کو کہتے ہیں، جس کا نام معلوم نہ ہو، اس سے روایت کرنے والا "عن رجل" یا "عن امرأة" یا "عن أبيه" یا "عن أمه" یا "جده" یا "عن عمه" یا "عن جدته" یا "عن صاحب له" وغیرہ جیسے مبہم ناموں سے اس کا ذکر کرتا ہے تو جب نام ہی نہیں معلوم تو اس کی ثقاہت کا کیا اتا پتا؟ ہاں کسی خارجی ذریعے سے اس کا نام اور ثقاہت معلوم ہو جائے تو اس کی روایت قبول کر لی جاتی ہے۔

ناسخ ومنسوخ:......ناسخ کے لغوی معنی زائل کرنے والا اور منسوخ کے لغوی معنی زائل کیا ہوا ہے۔

اصطلاح میں ناسخ اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے ذریعے شارع نے پہلے حکم کو ختم کر دیا ہو اور منسوخ وہ حدیث ہے جس میں پہلے حکم کو اس ناسخ حدیث نے ختم کر دیا ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن نسائی کے حواشی میں استعمال ہونے والے رموز وعلامات

خ:......صحیح البخاری

م:......صحیح مسلم

ت:......سنن الترمذی

ن:......سنن النسائی

ق:......سنن ابن ماجہ

حم:......مسند احمد

ط:......موطا امام مالک

دی:......سنن الدارمی

الصحیحة:...... سلسلة الاحادیث الصحیحة ، للالبانی

الضعیفة:......سلسلة الاحادیث الضعیفة ، للالبانی

تفرد به الترمذی:......یعنی یہ حدیث صرف سنن الترمذی میں ہے اور صحاح ستہ کے بقیہ مؤلفین کے یہاں نہیں ہے۔

انظر ما قبله:......اس سے پہلے کی حدیث ملاحظہ ہو۔

انظر حدیث رقم (۔۔۔۔) حدیث نمبر (۔۔۔۔) ملاحظہ ہو۔

تخریج: خ/ الاعتکاف ٥ (٢٠٣٢)

(خ) سے مراد صحیح البخاری، (الاعتکاف) یعنی صحیح البخاری کی کتاب الاعتکاف، (۵) یعنی باب نمبر، (۲۰۳۲) یعنی حدیث نمبر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ كِتَابُ الطَّهَارَةِ

ا۔ کتاب: طہارت کے احکام ومسائل

قال الشيخ الإمام العالم الرباني الرُّحلَةُ الحافظ الحجة الصمداني أبو عبدالرحمن أحمدُ بنُ شعيبِ بنِ عليِّ بنِ بَحرِ النَّسائيُّ -رحمه الله تعالى-:

شیخ، امام، عالم ربانی ❶، رُحلہ منزل ❷، حافظ ❸، حجۃ ❹ صمدانی ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی ❺ نے بیان کیا ہے:

1۔ تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ ﴾

ا۔ باب: اللہ عزوجل کے فرمان:

﴿ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ ﴾ [المائدة: 6] ❻ کی تفسیر ❼

فائدہ ❶:...... ایسا عالم جو علم اوردین دونوں میں رسوخ رکھتا ہو، یا جسے اپنے علم سے اللہ کی رضا وخوشنودی مطلوب ہو۔

فائدہ ❷:...... رُحلة: راء کے ضمہ کے ساتھ، ایسا عالم جس کی طرف طلبِ علمِ حدیث کے لیے سفر کیا جائے۔

فائدہ ❸:...... وہ محدث جسے ایک لاکھ حدیثیں یاد ہوں۔

فائدہ ❹:...... وہ محدث جسے تین لاکھ حدیثیں یاد ہوں، اُسے حُجۃ الحدیث کہا جاتا ہے۔

فائدہ ❺:...... نون (نَ) پر زبر کے ساتھ (نَسائی) خراسان کے ایک شہر کی طرف نسبت ہے، جو مرو کے قریب واقع ہے۔

فائدہ ❻:...... جب تم صلاۃ کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ۔ (المائدة: ٦)

فائدہ ❼:...... اس آیت کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ جب بھی صلاۃ کے لیے کھڑے ہو تو وضو کرو، حالانکہ ایسا نہیں ہے، اگر وضو قائم ہو تو دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے، مؤلف نے آیت کی تفسیر حدیث سے کر کے یہ بتا دیا کہ جب سو کر صلاۃ کے لیے اٹھو تو وضو کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاثًا، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لا يَدْرِي يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

تخريج: خ/الوضوء ٢٦ (١٦٢)، م/الطهارة ٢٦ (٢٧٨)، د/الطهارة ٤٩ (١٠٣)، ت/الطهارة ١٩ (٢٤)، ق/الطهارة ٤٠ (٣٩٣)، (تحفة الأشراف: ١٥١٤٩)، ط/ فيه ٢ (٩)، حم٢/٢٤١، ٢٥٣، ٢٥٩، ٣٤٩، ٣٨٢، د/الطهارة ٧٨ (٧٩٣)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٦١، ٤٤١ (صحيح)

۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے جاگ جائے تو اپنا ہاتھ اپنے وضو کے پانی میں نہ ڈالے، یہاں تک کہ اسے تین بار دھولے، کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات میں کہاں کہاں رہا ہے۔“

2 ۔ بَابُ السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

۲۔ باب: رات کو سوکر اٹھنے کے بعد مسواک کرنے کا بیان

2۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ؛ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

تخريج: خ/الوضوء ٧٣ (٢٤٥)، الجمعة ٨ (٨٨٩)، التهجد ٩ (١١٣٦)، م/الطهارة ١٥ (٢٥٥)، د/فيه ٣٠ (٥٥)، ق/فيه ٧ (٢٨٦)، (تحفة الأشراف: ٣٣٣٦)، حم (٥/٣٨٢، ٣٩٠، ٣٩٧، ٤٠٢، ٤٠٧)، د/الطهارة ٢٠/٧١٢، وأعاده المؤلف في قيام الليل: ١٠، رقم: ١٦٢٣ (صحيح)

۲۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو (صلاۃ تہجد کے لیے) اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے خوب صاف کرتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... انسان جب سوکر اٹھتا ہے تو اس کے منہ کا ذائقہ بدلا ہوا ہوتا ہے، اسی لیے نبی اکرم ﷺ سوکر اٹھنے کے بعد اچھی طرح مسواک کرتے تھے۔

3 ۔ بَابٌ كَيْفَ يُسْتَاكُ ؟

۳۔ باب: مسواک کس طرح کی جائے؟

3۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا غَيْلانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ؛ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَسْتَاكُ، وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((عَأْ عَأْ)).

تخريج: خ/الوضوء ٧٣ (٢٤٤)، م/ الطهارة ١٥ (٢٥٤)، د/ فيه ٢٦ (٤٩)، (تحفة الأشراف: ٩١٢٣) وقد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أخرجه : حم۴/۴۱۷ (صحيح)

۳۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کا سرا آپ ﷺ کی زبان پر تھا، اور آپ ﷺ: ''عَأْ عَأْ'' کی آواز نکال رہے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی حلق صاف کر رہے تھے۔

4 ۔ بَابٌ هَلْ يَسْتَاكُ الإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ ؟

۴۔ باب: کیا حاکم اپنی رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے؟

4۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى -وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ- قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ: أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي، وَالآخَرُ عَنْ يَسَارِي، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَاكُ ❶، فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ، قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ، فَقَالَ: ((إِنَّا لَا -أَوْ لَنْ- نَسْتَعِينُ عَلَى الْعَمَلِ مَنْ أَرَادَهُ، وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ))، فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ أَرْدَفَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

تخريج: خ/الإجارة ۱ (۲۲۶۱)، المرتدين ۲ (۶۹۲۳) مطولا، الأحكام ۷ (۷۱۴۹) ۱۲ (۷۱۵۶) مختصرا، م/الامارة ۳ (۱۷۳۳)، د/الأقضية ۳ (۳۵۷۹)، الحدود ۱ (۴۳۵۴)، (تحفة الأشراف: ۹۰۸۳)، وقد أخرجه: حم (۴/۳۹۳، ۴۰۹، ۴۱۱) (صحيح)

۴۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی تھے، ان میں سے ایک میرے دائیں اور دوسرا میرے بائیں تھا، رسول اللہ ﷺ مسواک کر رہے تھے، تو ان دونوں نے آپ ﷺ سے کام (نوکری) کی درخواست کی ❷، میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، ان دونوں نے اپنے ارادے سے مجھے آگاہ نہیں کیا تھا، اور نہ ہی مجھے اس کا احساس تھا کہ وہ کام (نوکری) کے طلب گار ہیں، گویا میں آپ ﷺ کی مسواک کو (جو اُس وقت آپ کر رہے تھے) آپ کے ہونٹ کے نیچے دیکھ رہا ہوں اور ہونٹ اوپر اٹھا ہوا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم کام پر اس شخص سے مدد نہیں لیتے جو اس کا طلب گار ہو ❸، لیکن (اے ابوموسیٰ!) تم جاؤ'' (یعنی ان دونوں کے بجائے میں تمہیں کام دیتا ہوں)، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو یمن کا ذمہ دار بنا کر بھیجا، پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو ان کے پیچھے بھیجا۔

فائدہ ❶ :......نسخہ نظامیہ میں "یستاک" کا لفظ ہے، بقیہ تمام نسخوں میں "یستن" کا لفظ موجود ہے۔

فائدہ ❷ :......یعنی اس بات کی درخواست کی کہ آپ ﷺ ہمیں عامل بنا دیجیے یا حکومت کی کوئی ذمہ داری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے سپرد کر دیجیے۔

فائدہ ❸ :...... کیونکہ اللہ کی توفیق و مدد ایسے شخص کے شاملِ حال نہیں ہوتی، وہ اپنے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: "لا تسألِ الإمارةَ، فإنَّكَ إذا أُعطِيتَها عَنْ مسألةٍ وُكِلتَ إلَيها۔" "حکومت کا سوال نہ کرنا اس لیے کہ اگر تمھیں مانگنے کے بعد حکومت ملی تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے۔" (صحیح البخاري: ۷۱۴۶)

5- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي السِّوَاكِ

۵۔ باب: مسواک کی ترغیب کا بیان

5۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، عَنْ يَزِيدَ -وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ- قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۱۶۲۷۱)، وقد أخرجه: خ/ الصوم ۲۷ (تعليقًا: ۱۹۳۴)، حم ۶/۴۷، ۶۲، ۱۲۴، ۲۳۸، د/ الطهارة ۱۹(۷۱۱) (صحيح)

۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مسواک منہ کی پاکیزگی، رب تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔"

6- الإِكْثَارُ فِي السِّوَاكِ

۶۔ باب: مسواک کثرت سے کرنے کا بیان

6۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ)).

تخريج: خ/ الجمعة ۸ (۸۸۸) (تحفة الأشراف: ۹۱۴)، حم (۳/۱۴۳، ۲۴۹)، د/الطهارة ۱۸ (۷۰۹) (صحيح)

۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے مسواک کے سلسلے میں تم لوگوں سے بارہا کہا ہے۔" ❶

فائدہ ❶ :...... "أُكْثِرْتُ" بصیغہ مجہول بھی منقول ہے، یعنی مجھے بارہا یہ حکم دیا گیا کہ میں تمھیں بار بار مسواک کرنے کی تاکید کروں۔

7- الرُّخْصَةُ فِي السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ

۷۔ باب: صائم کے لیے شام کے وقت مسواک کی رخصت کا بیان

7۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ)).

تخريج: خ/الجمعة ٨ (٨٨٧)، ط/الطهارة: ٣٢ (١١٤)، (تحفة الأشراف: ١٣٨٤٢)، وقد أخرجه: م/الطهارة ١٥ (٢٥٢)، د/ فيه ٢٥ (٤٦)، ت/ فيه ١٨ (٢٢)، ق/فيه ٧ (٢٨٧)، ط/فيه٣٢ (١١٤)، حم٢/٢٤٥، ٢٥٠، ٣٩٩، ٤٠٠، د الطهارة ١٧ (٧١٠)، یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ فرمائیں ٥٣٥ (صحيح)

۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اپنی امت کے لیے باعث مشقت نہ سمجھتا تو انہیں ہر صلاۃ کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا“ ❶

فائدہ ❶ :...... یعنی وجوبی حکم دیتا، رہا مسواک کا ہر صلاۃ کے وقت مسنون ہونا تو وہ ثابت ہے، اور باب سے مناسبت یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ حکم عام ہے، صائم اور غیر صائم دونوں کو شامل ہے، اسی طرح صبح، دوپہر اور شام سبھی وقتوں کو شامل ہے۔

8- السِّوَاكُ فِي كُلِّ حِينٍ
۸۔ باب: کسی بھی وقت مسواک کرنے کا بیان

8- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى -- وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ -- عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ -- وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ --، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ.

تخريج: م/الطهارة ١٥ (٢٥٣)، د/ فيه ٢٧ (٥١)، ق/ فيه ٧ (٢٩٠)، حم٦/٤١، ١١٠، ١٨٢، ١٨٨، ١٩٢، ٢٣٧، ٢٥٤، (تحفة الأشراف: ١٦١٤٤) (صحيح)

۸۔ شریح کہتے ہیں: میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو کون سا کام پہلے کرتے؟ انہوں نے کہا: مسواک سے (پہل کرتے)۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی طبیعت میں کس درجہ لطافت تھی کہ منہ میں معمولی تغیر کا پیدا ہونا بھی گوارا نہ تھا۔

9- ذِكْرُ الْفِطْرَةِ
۹۔ باب: فطری (پیدائشی) سنتوں کا بیان
الاخْتِتَانُ
ختنہ کرنے کا بیان

9- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْفِطْرَةُ خَمْسٌ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاخْتِتَانُ، وَالاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الإِبْطِ)) .

تخريج: خ/اللباس ٦٣ (٥٨٨٩)، ٦٤ (٥٨٩١)، الاستئذان ٥١ (٦٢٩٧)، م/الطهارة ١٦ (٢٥٧)، د/الترجل ١٦ (٤١٩٨)، ت/الأدب ١٤ (٢٧٥٦)، ق/الطهارة ٨ (٢٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٣٣٤٣)، ط/صفة النبي ﷺ ٣ موقوفاً (٤)، حم٢/٢٢٩، ٢٨٤، ٤١١، ٤٨٩ (صحيح)

۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”فطری (پیدائشی) سنتیں ❶ پانچ ہیں ❷، ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال صاف کرنا ❸، مونچھ کترنا ❹، ناخن تراشنا، اور بغل کے بال اکھیڑنا۔“

فائدہ ❶ :...... فطرت سے مراد جبلت، یعنی مزاج وطبیعت کے ہیں۔ جس پر انسان کی پیدائش ہوتی ہے، یہاں مراد قدیم سنت ہے جسے انبیائے کرام علیہم السلام نے پسند فرمایا ہے اور تمام قدیم شریعتیں اس پر متفق ہیں، گویا کہ یہ پیدائشی معاملہ ہے۔

فائدہ ❷ :...... یہاں حصر، یعنی ان فطری چیزوں کو ان پانچ چیزوں میں محصور کر دینا مراد نہیں ہے، بعض روایتوں میں ”عشر من الفطرة“ کے الفاظ وارد ہیں۔ (یعنی دس چیزیں فطری امور میں سے ہیں)۔

فائدہ ❸ :...... ایک حدیث کی رو سے چالیس دن سے زیادہ کی تاخیر اس میں درست نہیں ہے۔

فائدہ ❹ :...... اس سے مراد لب (ہونٹ) کے بڑھے ہوئے بالوں کا کاٹنا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بڑی اور لمبی مونچھیں ناپسندیدہ ہیں۔ (یعنی فطری چیز کو ان پانچ چیزوں میں محصور کر دینا)۔

10۔ تَقْلِيمُ الأَظْفَارِ

۱۰۔ باب: ناخن کاٹنے کا بیان

10۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَالاسْتِحْدَادُ، وَالْخِتَانُ)).

تخريج: ت/الأدب ١٤ (٢٧٥٦)، حم٢/٢٢٩، ٢٨٣، ٤١٠، ٤٨٩، (تحفة الأشراف: ١٣٢٨٦)، یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: (٥٢٢٧) (صحیح)

۱۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھ کترنا، بغل کا بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا، زیر ناف کے بال صاف کرنا، اور ختنہ کرنا۔“

11۔ نَتْفُ الإِبْطِ

۱۱۔ باب: بغل کے بال اکھیڑنے کا بیان

11۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْـمُسَيَّـبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: ((خَـمْـسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: اَلْخِتَانُ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَأَخْذُ الشَّارِبِ)).

تخريج: خ/الأدب ٦٣ (٥٨٨٩)، ٦٤ (٥٨٩١)، الاستئذان ٥١ (٦٢٩٧)، م/الطهارة ١٦ (٢٥٧)، د/الترجل ١٦ (٤١٩٨)، ق/الطهارة ٨ (٢٩٢)، حم٢/٢٣٩، (تحفة الأشراف: ١٣١٢٦) (صحيح)

۱۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال مونڈنا، بغل کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا، اور مونچھ کے بال لینا'' (یعنی کاٹنا)۔

12- حَلْقُ الْعَانَةِ

۱۲۔ باب: زیر ناف کے بال مونڈنا

12- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْفِطْرَةُ: قَصُّ الأَظْفَارِ، وَأَخْذُ الشَّارِبِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ)).

تخريج: خ/ اللباس ٦٣ (٥٨٨٨)، ٦٤ (٥٨٩٠)، (تحفة الأشراف: ٧٦٥٤)، حم٢/١١٨ (صحيح)

۱۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ناخن تراشنا، مونچھ کے بال لینا، اور زیر ناف کے بال مونڈنا فطری (پیدائشی) سنتیں ہیں۔''

13- قَصُّ الشَّارِبِ

۱۳۔ باب: مونچھ کترنا

13- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا)).

تخريج: ت/ الأدب ١٦ (٢٧٦١)، (تحفة الأشراف: ٣٦٦٠)، (حم ٤/٣٦٦، ٣٦٨)

یہ حدیث مکرر ہے، دیکھیے (٥٠٥٠) (صحيح)

۱۳۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنی مونچھ کے بال نہ لے وہ ہم میں سے نہیں۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی ہماری روش پر چلنے والوں میں سے نہیں، یہ تعبیر تغلیظ و تشدید کے لیے ہے، اسلام سے خروج مراد نہیں اس لیے اس میں غفلت وسستی نہ کریں۔

14- التَّوْقِيتُ فِي ذَلِكَ

۱۴۔ باب: ان چیزوں کو چھوڑے رکھنے کی مدت کی تحدید

14- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ ــ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ ــ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْـنِ مَالِكٍ، قَالَ: وَقَّتَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الأَظْفَارِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، وَنَتْفِ الإِبْطِ: أَنْ لا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

تخريج: م/الطهارة ١٦ (٢٥٨)، د/الترجل ١٦ (٤٢٠٠)، ت/الأدب ١٥ (٢٧٥٨)، ق/الطهارة ٨ (٢٩٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٧٠)، حم٣/١٢٢، ٢٠٣، ٢٥٦ (صحيح)

١٤۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، زیرِ ناف کے بال صاف کرنے، اور بغل کے بال اکھیڑنے کی مدت ہمارے لیے مقرر فرما دی ہے کہ ان چیزوں کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے رکھیں ❶، راوی نے دوسری بار "أربعين يومًا" کے بجائے "أربعين ليلة" کے الفاظ کی روایت کی ہے۔

فائدہ ❶: ...... یہ تحدیدا کثر مدت کی ہے مطلب یہ ہے کہ چالیس دن سے انہیں زیادہ نہ چھوڑے۔

15۔ إِحْفَاءُ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحَى

١٥۔ باب: مونچھ کو خوب کترنے اور ڈاڑھیوں کو چھوڑ دینے کا بیان

15۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى -- هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ -- عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَحْفُوا الشَّارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى)).

تخريج: م/الطهارة ١٦ (٢٥٩)، (تحفة الأشراف: ٨١٧٧)، وقد أخرجه: خ/اللباس ٦٤ (٥٨٩٢)، ٦٥ (٥٨٩٣)، د/الترجل ١٦ (٤١٩٩)، ت/الأدب ١٨ (٢٧٦٣)، ط: الشعر ١ (١)، حم٢/١٦، ٥٢، ١٥٧ یہ حدیث مکرر ہے، دیکھیے: ٥٠٤٨، ٥٢٢٨)، ولفظه عند أبي داود ومالك: أمر باحفاء الشوارب واعفاء اللحى (صحيح)

١٥۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مونچھوں کو خوب کترو، ❶ اور ڈاڑھیوں کو چھوڑے رکھو'' ❷

فائدہ ❶: ...... "أحفو" کے معنی کاٹنے میں مبالغہ کرنے کے ہیں۔

فائدہ ❷: ...... ڈاڑھی کے لیے صحیحین کی روایتوں میں پانچ الفاظ استعمال ہوئے ہیں: اعفوا، أوفوا، أرخو اور وفروا ان سب کے معنی ایک ہی ہیں یعنی: داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑے رکھو، البتہ ابن عمر اور ابو ہریرہ وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے عمل سے یہ ثابت ہے کہ وہ ایک مٹھی کے بعد زائد بال کو کاٹا کرتے تھے، جب کہ یہی لوگ "اعفاء اللحية" کے راوی بھی ہیں، گویا کہ ان کا یہ فعل لفظ "اعفاء" کی تشریح ہے، اسی لیے ایک مٹھی کی مقدار بہت سے علما کے نزدیک فرض ہے اس لیے ایک مٹھی سے کم کی داڑھی خلاف سنت ہے۔

16۔ الإِبْعَادُ عِنْدَ إِرَادَةِ الْحَاجَةِ

١٦۔ باب: قضائے حاجت کے لیے دور جانے کا بیان

16۔ أَخْبَرَنَـا عَـمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عُمَيْرُ ابْـنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ وَعُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ؛ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُرَادٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْخَلَاءِ، وَكَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ.

تخريج: ق/الطهارة ٢٢ (٣٣٤)، (تحفة الأشراف: ٩٧٣٣)، حم ٣/٤٤٣ و ٤/٢٢٤، ٢٣٧ (صحيح)

۱۶۔ عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے نکلا، اور آپ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور جاتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... تاکہ لوگ آپ کو دیکھ نہ سکیں۔

17۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ. قَالَ: فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَقَالَ: ((ائْتِنِي بِوَضُوءٍ))، فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ الشَّيْخُ: إِسْمَاعِيلُ: هُوَ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَارِءُ.

تخريج: د/الطهارة ١ (١) مختصراً، ت/فيه ١٦ (٢٠) مختصراً، ق/فيه ٢٢ (٣٣١) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١١٥٤٠)، حم ٣/٤٤٣، ٤/٢٢٤، ٢٣٧، ٢٤٨، د/الطهارة ٤ (٦٨٦) (حسن صحيح)

۱۷۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کے لیے جاتے تو دور جاتے، مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے ایک سفر میں قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے (تو واپس آ کر) آپ نے فرمایا: ”میرے لیے وضو کا پانی لاؤ“، میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا، تو آپ نے وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

امام نسائی کہتے ہیں کہ اسماعیل سے مراد: ابن جعفر بن ابی کثیر القاری ہیں۔

17۔ الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذٰلِكَ

۱۷۔ باب: قضائے حاجت کے لیے دور نہ جانے کی رخصت کا بیان

18۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَهَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ، فَدَعَانِي وَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ حَتَّى فَرَغَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

تخريج: خ/الوضوء ٦١ (٢٢٤)، ٢٦ (٢٢٥) مختصراً، المظالم ٢٧ (٢٤٧١)، م/الطهارة ٢٢ (٢٧٣)، د/فيه ١٢ (٢٣)، ت/فيه ٩ (١٣)، ق/فيه ١٣ (٣٠٥)، ٨٤ (٥٤٤)، (تحفة الأشراف: ٣٣٣٥)، (لم يذكر بوله عليه السلام)، حم ٥/٣٨٢، ٤٠٢، د/الطهارة ٩ (٦٩٥) (صحيح)

۱۸۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ لوگوں کے ایک کوڑے خانہ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ❶، میں آپ سے دور ہٹ گیا، تو آپ نے مجھے بلایا ❷، (تو جا کر) میں آپ کی دونوں ایڑیوں کے پاس (کھڑا) ہو گیا یہاں تک کہ آپ (پیشاب سے) فارغ ہو گئے، پھر آپ نے وضو کیا اور اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں موزوں پر مسح کیا۔

فائدہ ❶ :...... کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی علما نے متعدد توجیہیں بیان کی ہیں، سب سے مناسب توجیہ یہ ہے کہ اسے بیانِ جواز پر محمول کیا جائے، حافظ ابن حجر نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔

فائدہ ❷ :...... تا کہ میں آڑ بن جاؤں، دوسرے لوگ آپ کو اس حالت میں نہ دیکھ سکیں۔

18۔ الْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلاءِ

۱۸۔ باب: پاخانے کی جگہ میں داخل ہونے کے وقت کون سی دعا پڑھے

19۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)).

تخريج: وقد أخرجه: خ/الوضوء ٩(١٤٢)، الدعوات ١٥ (٦٣٢٢)، م/حيض ٣٢ (٣٧٥)، د/الطهارة ٣ (٤)، ت/فيه ٤ (٥)، ق/الطهارة ٩ (٢٩٨)، (تحفة الأشراف: ٩٩٧)، حم ٣/١٠١، ٢٨٢، د/الطهارة ١٠ (٦٩٦) (صحيح)

۱۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پاخانے کی جگہ میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) (اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور جنیوں (کے شر) سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔

19۔ النَّهْيُ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۱۹۔ باب: قضائے حاجت کے وقت قبلے کی طرف منہ کرنے کی ممانعت

20۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ - وَهُوَ بِمِصْرَ - يَقُولُ: وَاللهِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهَذِهِ الْكَرَايِيسِ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ، فَلا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلا يَسْتَدْبِرْهَا)).

تخريج: تفرد به، النسائي، حم٥/٤١٤، ٤١٩، (تحفة الأشراف: ٣٤٥٨) (صحيح)

۲۰۔ رافع بن اسحاق سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو مصر میں ان کے قیام کے دوران میں کہتے سنا: اللہ کی قسم! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کھڈیوں کو کیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”جب تم میں سے کوئی پاخانے یا پیشاب کے لیے جائے تو قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20- النَّهْيُ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۰۔ باب: قضائے حاجت کے وقت قبلے کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت

21- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا)).

تخريج: خ/الوضوء ١١ (١٤٤)، الصلاة ٢٩ (٣٩٤)، م/الطهارة ١٧ (٢٦٤)، د/فيه ٤ (٩)، ت/فيه ٦ (٨)، ق/فيه ١٧ (٣١٨)، (تحفة الأشراف: ٣٤٧٨)، حم٥/٤١٦، ٤١٧، ٤٢١، د/فيه ٦ (٦٩٢) (صحيح)

۲۱۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”پاخانہ و پیشاب کے لیے قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو، بلکہ پورب یا پچھم کی طرف کرو۔“ ❶

فائدہ ❶: ...... یہ خطاب اہل مدینہ اور ان لوگوں کو ہے جو خانہ کعبہ سے اتر یا دکھن کی سمت میں رہتے ہیں، اس سے مقصود اس سمت کی جانب رہنمائی ہے جس میں قبلہ نہ آدمی کے آگے ہو نہ پیچھے، برصغیر ہندو پاک والوں کا قبلہ چونکہ پچھم میں ہے اس لیے یہاں اس حدیث کے مطابق اتر اور دکھن کی طرف منہ یا پیٹھ کی جائے گی۔

21- الْأَمْرُ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۱۔ باب: قضائے حاجت کے وقت پورب یا پچھم کی طرف منہ کرنے کا حکم

22- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ، فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ لِيُشَرِّقْ أَوْ لِيُغَرِّبْ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۲۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلے کی طرف رخ نہ کرے، بلکہ پورب یا پچھم کی طرف کرے۔“

22- الرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ فِي الْبُيُوتِ

۲۲۔ باب: قضائے حاجت کے وقت گھروں میں قبلے کی جانب منہ یا پیٹھ کرنے کی رخصت

23- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ.

تخريج: خ/الوضوء ١٢ (١٤٥)، ١٤ (١٤٨، ١٤٩)، الخمس ٤ (٣١٠٢)، م/الطهارة ١٧ (٢٦٦)، د/فيه ٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(١٢)، ت/فيه ٧ (١١)، ق/فيه ١٨ (٣٢٢)، (تحفة الأشراف: ٨٥٥٢)، ط/القبلة ٢ (٣)، حم٢/١٢، ١٣، ٤١، د طهارة ٨ (٦٩٤) (صحيح)

٢٣۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کچی اینٹوں پر قضائے حاجت کے لیے بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھے دیکھا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... مدینہ منورہ میں بیت المقدس کی طرف رخ کرنے والے کی پیٹھ مکہ مکرمہ کی طرف ہوگی، چونکہ بیت الخلاء گھر میں تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا، کھلے میدان میں یہ جائز نہیں۔

23۔ النَّهْيُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

٢٣۔ باب: قضائے حاجت کے وقت داہنے ہاتھ سے ذکر (عضوِ تناسل) چھونے کی ممانعت

24۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ -- وَهُوَ الْقَنَّادُ -- قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَأْخُذْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ)).

تخريج: خ/الوضوء ١٨ (١٥٣)، ١٩ (١٥٤)، الأشربة ٢٥ (٥٦٣٠) مطولاً، م/الطهارة ١٨ (٢٦٧)، د/فيه ١٨ (٣١)، ت/فيه ١١ (١٥)، ق/فيه ١٥ (٣١٠)، (تحفة الأشراف: ١٢١٠٥)، حم٤/٣٨٤، ٥/٢٩٥، ٢٩٦، ٣٠٠، ٣٠٩، ٣١٠، ٣١١، د/ الطهارة ١٣(٧٠٠) (صحيح)

٢٤۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے اپنا ذکر (عضوِ تناسل) نہ پکڑے۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ ناپسندیدہ کاموں کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کیا جائے، تاکہ داہنے ہاتھ کا احترام و وقار قائم رہے۔

25۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى -- هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ --، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

٢٥۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی پاخانے کی جگہ میں داخل ہو تو اپنے داہنے ہاتھ سے اپنا ذکر نہ چھوئے۔“

24۔ الرُّخْصَةُ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَاءِ قَائِمًا

٢٤۔ باب: صحرا (میدان) میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت

26۔ أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨ (صحيح)

۲۶۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے کوڑا خانے پر آئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

27۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، أَنَّ حُذَيْفَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨ (صحيح)

۲۷۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے کوڑا خانے پر آئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

28۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا بَهْزٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَشَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ: وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْصُورٌ الْمَسْحَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٨ (صحيح)

۲۸۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ایک کوڑا خانے پر چل کر آئے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

سلیمان الأعمش نے اپنی روایت میں "ومسح علی خفّیه" (اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا) کا اضافہ کیا ہے، جب کہ منصور نے "مسح" کا ذکر نہیں کیا۔

25۔ الْبَوْلُ فِي الْبَيْتِ جَالِسًا

۲۵۔ باب: گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنے کا بیان

29۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ، مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا جَالِسًا.

تخريج: ت/الطهارة ٨ (١٢)، ق/فيه ١٤ (٣٠٧)، (تحفة الأشراف: ١٦١٤٧)، حم ٦/١٣٦، ١٩٢، ٢١٣ (صحيح) (سند میں شریک بن عبداللہ القاضی حافظے کے کمزور راوی ہیں، لیکن متابعت کی وجہ سے یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، الصحيحة ٢٠١، تراجع الألباني ٢)

۲۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جو تم سے یہ بیان کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، تو تم اس کی تصدیق نہ کرو، آپ ﷺ بیٹھ ہی کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... حذیفہ اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں کی روایتوں میں تعارض ہے، لیکن حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترجیح حاصل ہے، کیوں کہ سنداً وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے زیادہ صحیح ہے، اور اگر دونوں روایتوں کو صحت میں برابر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مان لیا جائے تو جواب یہ ہوگا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نفی حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اثبات میں قادح نہیں، کیونکہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی نفی ان کی معلومات کی حد تک ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عام دستور یہی تھا کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے، اور بیانِ جواز کے لیے آپ نے کھڑے ہو کر بھی پیشاب کیا ہے، جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے۔

26۔ الْبَوْلُ إِلَى السُّتْرَةِ يَسْتَتِرُ بِهَا

۲۶۔ باب: کسی چیز کو سامنے رکھ کر اس کی آڑ میں پیشاب کرنے کا بیان

30۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِهِ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ، فَوَضَعَهَا، ثُمَّ جَلَسَ خَلْفَهَا، فَبَالَ إِلَيْهَا، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: انْظُرُوا، يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ، فَسَمِعَهُ، فَقَالَ: ((أَوَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِيضِ، فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ، فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ)).

تخريج: د/الطهارة ١١ (٢٢)، ق/فيه ٢٦ (٣٤٦)، (تحفة الأشراف: ٩٦٩٣)، حم ٤/١٩٦ (صحيح)

۳۰۔ عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے ہاتھ میں ڈھال کی طرح کوئی چیز تھی، تو آپ نے اُسے رکھا، پھر اس کے پیچھے بیٹھے، اور اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کیا، اس پر کچھ لوگوں نے کہا: ان کو دیکھو! یہ عورت کی طرح پیشاب کر رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا: ''کیا تمہیں اس چیز کی خبر نہیں جو بنی اسرائیل کے ایک شخص کو پیش آئی، انہیں جب پیشاب میں سے کچھ لگ جاتا تو اسے قینچی سے کاٹ ڈالتے تھے، تو ان کے ایک شخص نے انہیں (ایسا کرنے سے) روکا، چنانچہ اس کی وجہ سے وہ اپنی قبر میں عذاب دیا گیا'' ❶

فائدہ ❶ :...... اگرچہ یہ بات بنی اسرائیل کی شریعت میں ناپسندیدہ تھی، مگر بظاہر یہ خلاف عقل معلوم ہوتی تھی، کیونکہ اس میں جان و مال دونوں کا نقصان ہے، پھر جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو یہ حیا سے منع کرنے میں بطریق اولیٰ عذاب کے لائق ہیں، کیونکہ حیا اور پردہ شریعت اور عقل دونوں کی رو سے بہتر ہیں۔

27۔ التَّنَزُّهُ عَنِ الْبَوْلِ

۲۷۔ باب: پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا بیان

31۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: ((إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هَذَا فَكَانَ لا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هَذَا فَإِنَّهُ كَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ))، ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ، فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ، فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا، وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا، ثُمَّ قَالَ: ((لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا)) .

خَالَفَهُ مَنْصُورٌ، رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ طَاوُوسًا .

تخريج: خ/الوضوء ٥٥ (٢١٦)، ٥٦ (٢١٨)، الجنائز ٨١ (١٣٦١)، ٨٨ (١٣٧٨)، الأدب ٤٦ (٦٠٥٢)، ٤٩ (٦٠٥٥)، م/الطهارة ٣٤ (٢٩٢)، د/فيه ١١ (٢٠)، ت/فيه ٥٣ (٧٠)، ق/فيه ٢٦ (٣٤٧)، (تحفة الأشراف: ٥٧٤٧)، حم ١/٢٢٥، د/الطهارة ٦١ (٧٦٦)، و يأتي عند المؤلف في الجنائز ١١٦ (رقم: ٢٠٧٠، ٢٠٧١) (صحيح)

٣١۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''یہ دونوں قبر والے عذاب دیے جا رہے ہیں، اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں دیے جا رہے ہیں، ❶ رہا یہ شخص تو اپنے پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا، اور رہا یہ (دوسرا) شخص تو یہ چغل خوری کیا کرتا تھا''، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک تازہ ٹہنی منگوائی، اور اسے چیر کر دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی، پھر فرمایا: ''امید ہے کہ جب تک یہ دونوں خشک نہ ہو جائیں ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔'' ❷

منصور نے اعمش کی مخالفت کی ہے، اور اسے ''مجاهد عن ابن عباس'' سے روایت کی ہے، اور طاؤس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

فائدہ ❶ :...... ''کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں دیے جا رہے ہیں'' کا مطلب ہے کہ ان کے خیال میں وہ کوئی بڑی بات نہیں تھی، مگر شریعت کی نظر میں تو وہ بڑی بات تھی ہی، اگر نہ ہوتی تو انہیں عذاب کیوں دیا جاتا؟ یا مطلب یہ ہے کہ ان سے بچنا زیادہ مشکل بات نہیں تھی، وہ چاہتے تو آسانی سے اس سے بچ سکتے تھے۔

فائدہ ❷ :...... یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا، اور بعض نے کہا ہے کہ درخت جب تک ہرا رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے، لہٰذا تسبیح کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوئی ہوگی، خطابی نے کہا ہے کہ یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص تھا کسی اور کے لیے ایسا کرنا درست نہیں۔

28۔ بَابُ الْبَوْلِ فِي الْإِنَاءِ

٢٨۔باب: برتن میں پیشاب کرنے کا بیان

32۔ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، قَالَتْ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ، يَبُولُ فِيهِ، وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ .

تخريج: د/الطهارة ١٣ (٢٤)، (تحفة الأشراف: ١٥٧٨٢) (حسن صحيح)

٣٢۔اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا، جس میں آپ پیشاب کرتے اور اسے تخت کے نیچے رکھ لیتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

29- الْبَوْلُ فِي الطَّسْتِ

۲۹- باب: طشت میں پیشاب کرنے کا بیان

33- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَزْهَرُ، أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ، لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا، فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ وَمَا أَشْعُرُ، فَإِلَى مَنْ أَوْصَى؟.

قَالَ الشَّيْخُ: أَزْهَرُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ.

تخريج: خ/الوصايا ١ (٢٧٤١)، المغازي ٨٣ (٤٤٥٩)، م/الوصية ٥ (١٦٣٦)، ق/الجنائز ٦٤ (١٦٢٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٩٧٠)، حم ٦/٣٢، ويأتي عند المؤلف في الوصايا ٢ (رقم: ٣٦٥٤) (صحيح)

۳۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (مرض الموت میں) علی رضی اللہ عنہ کو وصی بنایا، حالانکہ آپ ﷺ نے طشت منگوایا تا کہ آپ اس میں پیشاب کریں کہ اتنے میں آپ کی جان نکل گئی اور مجھے اس کا علم نہ ہو سکا پھر آپ نے کسے وصی بنا دیا؟

مصنف کے شاگرد شیخ ابن سنی کہتے ہیں: ازہر سے مراد ابن سعد السمان ہیں۔

30- كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ

۳۰- باب: سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

34- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَرْجِسَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ))، قَالُوا لِقَتَادَةَ: وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ؟ قَالَ: يُقَالُ: إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ.

تخريج: د/الطهارة ١٦ (٢٩)، (تحفة الأشراف: ٥٣٢٢)، حم ٥/٨٢ (ضعيف)

(قتادہ کا سماع عبداللہ بن سرجس سے نہیں ہے، نیز قتادہ مدلس ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے، تراجع الألباني ١٣١)

۳۴- عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی سوراخ میں ہرگز پیشاب نہ کرے“، لوگوں نے قتادہ سے پوچھا: سوراخ میں پیشاب کرنا کیوں مکروہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: کہا جاتا ہے کہ یہ جنوں کی رہائش گاہیں ہیں۔ ❶

فائدہ ❶: ......سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سانپ، بچھو وغیرہ سوراخ سے نکل کر ایذا نہ پہنچائیں۔

31- النَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

۳۱- باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

35- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.

تخريج: م/الطهارة ٢٨ (٢٨١)، ق/فيه ٢٥ (٣٤٣)، (تحفة الأشراف: ٢٩١١)، حم ٣/٣٥٠ (صحيح)

٣٥- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ''ٹھہرے ہوئے پانی'' سے وہ پانی مراد ہے جو دریا کے پانی کی طرح جاری نہ ہو، جیسے گڑھا، جھیل، تالاب وغیرہ کا پانی، ان میں پیشاب کرنا منع ہے تو پاخانہ کرنا بطریق اولیٰ منع ہوگا، ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں ویسے ہی سڑاند اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے، اگر اس میں مزید نجاست وغلاظت ڈال دی جائے تو یہ پانی مزید بدبودار ہو جائے گا، اور اس کی عفونت اور سڑاند سے قرب وجوار کے لوگوں کو تکلیف پہنچے گی۔

32- كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ

٣٢- باب: غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان

36- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ، فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ)).

تخريج: د/الطهارة ١٥ (٢٧)، ت/فيه ١٧ (٢١)، ق/فيه ١٢ (٣٠٤)، (تحفة الأشراف: ٩٦٤٨)، حم ٥/٥٦ (صحيح)

٣٦- عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے ❶، کیوں کہ زیادہ تر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔''

فائدہ ❶ :...... علی بن محمد طنافسی کہتے ہیں کہ یہ ممانعت اس جگہ کے لیے ہے جہاں غسل خانے کچے ہوں، اور پانی جمع ہوتا ہو، لیکن آج کل غسل خانے میں پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لیے کہ غسل خانے پختہ بنائے جاتے ہیں، اگر ان میں کوئی پیشاب کرے اور پانی بہادے، تو کوئی حرج نہیں۔

33- السَّلامُ عَلَى مَنْ يَبُولُ

٣٣- باب: پیشاب کرنے والے کو سلام کرنے کا بیان

37- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَقَبِيصَةُ، قَالا: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلامَ.

تخريج: م/الحيض ٢٨ (٣٧٠)، د/الطهارة ٨ (١٦)، ت/فيه ٦٧ (٩٠)، الاستئذان ٢٧ (٢٧٢٠)، ق/فيه ٢٧ (٣٥٣)، (تحفة الأشراف: ٧٦٩٦) (حسن صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا، آپ ﷺ پیشاب کررہے تھے، تو اس نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ''سلام کا جواب نہیں دیا'' کا مطلب ہے فوری طور پر جواب نہیں دیا، بلکہ وضو کرنے کے بعد دیا، جیسا کہ اگلی روایت میں آرہا ہے، نیز یہ بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ نے بطورِ تادیب سرے سے سلام کا جواب ہی نہ دیا ہو۔ قال الألباني: صحيح دون قوله: ((فإن عامة الوسواس منه)).

34۔ رَدُّ السَّلامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۴۔باب: وضو کر کے سلام کا جواب دینے کا بیان

38۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُضَيْنٍ أَبِي سَاسَانَ؛ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ، أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلامَ حَتَّى تَوَضَّأَ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ .

تخريج: د/الطهارة ٨ (١٧) مطولاً، ق/فيه ٢٧ (٣٥٠) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١١٥٨٠)، حم ٤/٣٤٥، ٥/٨٠، د/الاستئذان ١٣ (٢٦٨٣) (صحيح)

۳۸۔مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا، اور آپ پیشاب کررہے تھے، تو آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ وضو کیا، پھر جب آپ نے وضو کرلیا، تو ان کے سلام کا جواب دیا۔

35۔ النَّهْيُ عَنِ الاسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ

۳۵۔باب: ہڈی سے استنجا کی ممانعت کا بیان

39۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٦٣٥)، وقد أخرجه: م/الصلاة ٣٣ (٤٥٠) مطولاً، ت/الطهارة ١٤ (١٨) (صحيح)

۳۹۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم میں سے کوئی ہڈی یا گوبر سے استنجا کرے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... بعض روایتوں میں اس ممانعت کی علت یہ بتائی گئی ہے کہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے۔

36۔ النَّهْيُ عَنِ الاسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ

۳۶۔باب: گوبر سے استنجا کرنے کی ممانعت کا بیان

40۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى -- يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ --، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: أَخْبَرَنِي الْقَعْقَاعُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ، إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ))، وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ.

تخريج: د/الطهارة ٤ (٨)، ق/فيه ١٦ (٣١٣)، (تحفة الأشراف: ١٢٨٥٩)، وقد أخرجه: م/الطهارة ١٧ (٦٥) مختصراً، حم ٢/٢٤٧، ٢٥٠، د/ الطهارة ١٤ (٧٠١) (صحيح)

۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے لیے باپ کے منزلے میں ہوں، تمہیں سکھا رہا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی پاخانہ جائے تو قبلے کی طرف نہ منہ کرے، نہ پیٹھ، اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے“، آپ (استنجا کے لیے) تین پتھروں کا حکم فرماتے، اور گوبر اور بوسیدہ ہڈی اسے (استنجا کرنے سے) آپ منع فرماتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہاں مراد مطلق ہڈی ہے جیسا کہ دوسری روایتوں میں آیا ہے، یا یہ کہا جائے کہ بوسیدہ ہڈی جو کسی کام کی نہیں ہوتی۔ جب اسے نجاست سے آلودہ کرنے کی ممانعت ہے تو وہ ہڈی جو بوسیدہ نہ ہو بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگی۔

37۔ النَّهْيُ عَنِ الِاكْتِفَاءِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

۳۷۔ باب: استنجا میں تین پتھروں سے کم کے ناکافی ہونے کا بیان

41۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ؟ قَالَ: أَجَلْ، نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا، أَوْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

تخريج: م/الطهارة ١٧ (٢٦٢)، د/فيه ٤ (٧)، ت/فيه ١٢ (١٦)، ق/فيه ١٦ (٣١٦)، (تحفة الأشراف: ٤٥٠٥)، حم ٥/٤٣٧، ٤٣٨، ٤٣٩، یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ٤٩ (صحيح)

۴۱۔ سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے (حقارت کے انداز میں) ان سے کہا: تمہارے نبی تمہیں (سب کچھ) سکھاتے ہیں یہاں تک کہ پاخانہ کرنا (بھی)؟ تو انہوں نے (فخریہ انداز میں) کہا: ہاں! آپ نے ہمیں پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف رخ کرنے، داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور (استنجا کے لیے) تین پتھروں سے کم پر اکتفا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

38۔ الرُّخْصَةُ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ

۳۸۔ باب: دو پتھر سے استنجا کرنے کی اجازت کا بیان

42۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ، وَلَكِنْ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللهِ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْغَائِطَ، وَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ، فَأَخَذْتُ رَوْثَةً، فَأَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وَقَالَ: ((هَذِهِ رِكْسٌ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: الرِّكْسُ: طَعَامُ الْجِنِّ.

تخريج: خ/الوضوء ٢١ (١٥٦)، وقد أخرجه: ت/الطهارة ١٣ (١٧)، ق/فيه ١٦ (٣١٤)، (تحفة الأشراف: ٩١٧٠)، حم ١/٣٨٨، ٤١٨، ٤٢٧، ٤٥٠ (صحيح)

۴۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت (پاخانے) کی جگہ میں آئے، اور مجھے تین پتھر لانے کا حکم فرمایا، مجھے دو پتھر ملے، تیسرے کی میں نے تلاش کی مگر وہ نہیں ملا، تو میں نے گوبر لے لیا اور ان تینوں کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے دونوں پتھر لے لیے، اور گوبر پھینک دیا ❶ اور فرمایا: ''یہ رکس (ناپاک) ہے۔''

ابوعبدالرحمٰن النسائی کہتے ہیں: رکس سے مراد جنوں کا کھانا ہے۔ ❷

فائدہ ❶ :...... اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی پتھر پر اکتفا کیا، اس لیے کہ ہوسکتا ہے کہ آپ نے تیسرا خود اٹھا لیا ہو، نیز مسند احمد اور سنن دار قطنی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے "ائتني بحجر" فرما کر تیسرا پتھر لانے کے لیے بھی کہا، اس کی سند صحیح ہے۔

فائدہ ❷ :...... لغوی اعتبار سے اس کا ثبوت محل نظر ہے۔

39۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ

۳۹۔ باب: ایک پتھر سے استنجا کرنے کی اجازت کا بیان

43۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ)).

تخريج: ت/الطهارة ٢١ (٢٧)، ق/فيه ٤٤ (٤٠٦)، (تحفة الأشراف: ٤٥٥٦)، حم ٤/ ٣١٣، ٣٣٩، ٣٤٠، كلهم بزيادة "إذا توضأت فانثر"، ويأتي عند المؤلف برقم: ٨٩، بزيادة إذا توضأت فاستنثر". (صحيح)

۴۳۔ سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب استنجا کرو تو طاق ❶ (ڈھیلا) استعمال کرو۔''

فائدہ ❶ :...... مؤلف کا استدلال "فَأَوْتِرْ" کے لفظ سے ہے جو مطلق لفظ ہے اور ایک پتھر کے کافی ہونے کو بھی وتر کہیں گے، لیکن اس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مطلق مقید پر محمول کیا جاتا ہے، یعنی ''طاق'' سے مراد تین یا تین سے زیادہ پانچ وغیرہ مراد ہے، کیونکہ اصول یہ ہے ''ایک حدیث دوسری حدیث کی وضاحت کرتی ہے'' اور تین کی قید حدیث رقم: ۴۱ میں آ چکی ہے، اس لیے ''طاق'' سے ''تین'' والا طاق مراد ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

40- الاجْتِزَاءُ فِي الاسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُونَ غَيْرِهَا

۴۰- باب: صرف ڈھیلوں سے استنجا کے کافی ہونے اور پانی کے ضروری نہ ہونے کا بیان

44- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ، فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا، فَإِنَّهَا تُجْزِي عَنْهُ)).

تخريج: د/الطهارة ٢١ (٤٠)، (تحفة الأشراف: ١٦٧٥٧)، حم ٦/١٠٨، ١٣٣، د/الطهارة ١١ (٦٩٧) (صحيح)

۴۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی پاخانہ جائے تو اپنے ساتھ تین پتھر لے جائے، اور ان سے پاکی حاصل کرے، کیونکہ یہ طہارت کے لیے کافی ہیں۔“

41- الاسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

۴۱- باب: پانی سے استنجا کرنے کا بیان

45- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ أَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ - مَعِي نَحْوِي - إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ، فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ.

تخريج: خ/الوضوء ١٥ (١٥٠)، ١٦ (١٥٠)، ١٧ (١٥٢)، الصلاة ٩٣ (٥٠٠)، م/الطهارة ٢١ (٢٧١)، د/فيه ٢٣ (٤٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٩٤)، حم ٣/١١٢، ١٧١، ٢٠٣، ٢٥٩، ٢٨٤، د/الطهارة ١٥ (٧٠٢، ٧٠٣) (صحيح)

۴۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کی جگہ میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو میں اور میرے ساتھ مجھ ہی جیسا ایک لڑکا دونوں پانی کا برتن لے جا کر رکھتے، تو آپ پانی سے استنجا فرماتے۔

46- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ، فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ مِنْهُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ.

تخريج: ت/الطهارة ١٥ (١٩)، (تحفة الأشراف: ١٧٩٧٠)، حم ٦/١١٣، ١١٤، ١٢٠، ١٣٠، ١٧١، ٢٣٦ (صحيح)

۴۶- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ تم عورتیں اپنے شوہروں سے کہو کہ وہ پانی سے استنجا کریں، کیونکہ میں ان سے یہ کہنے میں شرماتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے تھے۔

42- النَّهْيُ عَنِ الاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

۴۲- باب: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت کا بیان

47- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلا يَتَنَفَّسْ فِي إِنَائِهِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلاءَ، فَلا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٤ (صحيح)

۴۷۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو اپنے برتن میں سانس نہ لے، اور جب قضائے حاجت کے لیے آئے تو اپنے داہنے ہاتھ سے ذکر (عضو تناسل) نہ چھوئے، ❶ اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔''

فائدہ ❶ :...... بعض علما نے داہنے ہاتھ سے عضو تناسل کے چھونے کی ممانعت کو بحالتِ پیشاب خاص کیا ہے، کیوں کہ ایک روایت میں "إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلا يَمَسَّ ذَكَرَهُ" کے الفاظ وارد ہیں، اور ایک دوسری روایت میں "لا يمسكن أحدكم ذكره بيمينه وهو يبول" آیا ہے، اس لیے ان لوگوں نے مطلق کو مقید پر محمول کیا ہے، اور نووی نے حالت استنجا اور غیر استنجا میں کوئی تفریق نہیں کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب حالت استنجا میں اس کی ممانعت ہے جب کہ اس کی ضرورت پڑتی ہے، تو دوسری حالتوں میں جب کہ اس کی ضرورت نہیں پڑتی بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا۔

48- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٤ (صحيح)

۴۸۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے، داہنے ہاتھ سے عضو تناسل چھونے سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

49- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَشُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ ـ وَاللَّفْظُ لَهُ ـ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّا لَنَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ! قَالَ: أَجَلْ، نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ، وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَقَالَ: ((لا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلاثَةِ أَحْجَارٍ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٤١ (صحيح)

۴۹۔ سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مشرکوں نے (حقارت کے انداز میں) کہا کہ ہم تمہارے نبی کو دیکھتے ہیں کہ وہ تمہیں پاخانہ (تک) کی تعلیم دیتے ہیں، تو انہوں نے (فخریہ) کہا: ہاں، آپ نے ہمیں داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور (بحالتِ قضائے حاجت) قبلہ کا رخ کرنے سے منع فرمایا، نیز فرمایا: ''تم میں سے کوئی تین پتھروں سے کم میں استنجا نہ کرے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... ابن حزم کہتے ہیں کہ "بدون ثلاثة أحجار" میں "دون" "اقل" کے معنی میں یا "غیر" کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی میں ہے، لہٰذا نہ تین پتھر سے کم لینا درست ہے نہ زیادہ، اور بعض لوگوں نے کہا ہے "دون" کو "غیر" کے معنی میں لینا غلط ہے، یہاں دونوں سے مراد "اقل" ہے، جیسے "ليس فيما دون خمس من الأبل صدقة" میں ہے۔

43- بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الاسْتِنْجَاءِ

۴۳- باب: استنجا کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنے کا بیان

50- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ، فَلَمَّا اسْتَنْجَى دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٨٨٧)، وقد أخرجه: د/الطهارة ٢٤ (٤٥)، ق/الطهارة ٢٩ (٣٥٨)، ٤١ (٤٧٣)، حم٢/٣١١، ٤٥٤، د/الطهارة ١٥ (٧٠٣) (حسن)

۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا، جب آپ نے (اس سے پہلے) استنجا کیا تو اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑا۔ ❶

فائدہ ❶ :......تا کہ ہاتھ اچھی طرح صاف ہو جائے، اور نجاست کا اثر کلی طور پر زائل ہو جائے۔

51- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي: ابْنَ حَرْبٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا جَرِيرُ! هَاتِ طَهُورًا))، فَأَتَيْتُهُ بِالْمَاءِ، فَاسْتَنْجَى بِالْمَاءِ، وَقَالَ بِيَدِهِ - فَدَلَكَ بِهَا الْأَرْضَ -.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ، وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

تخريج: ق/الطهارة ٢٩ (٣٥٩)، د/الطهارة ١٦ (٧٠٦)، (تحفة الأشراف: ٣٢٠٧) (حسن)

۵۱- جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، آپ قضائے حاجت کی جگہ میں آئے، اور آپ نے حاجت پوری کی، پھر فرمایا: "جریر! پانی لاؤ"، میں نے پانی حاضر کیا، تو آپ ﷺ نے پانی سے استنجا کیا، اور راوی نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: پھر آپ ﷺ نے ہاتھ کو زمین پر رگڑا۔

ابوعبدالرحمن کہتے ہیں: یہ حدیث شریک کی حدیث کی بہ نسبت صواب سے زیادہ مشابہ ہے۔ ❶ واللہ سبحانہ و تعالیٰ أعلم (اللہ زیادہ جانتا ہے)۔

فائدہ ❶ :......ابن المواق کہتے ہیں: نسائی کے قول کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کا مسند جریر میں سے ہونا مسند ابی ہریرہ میں سے ہونے سے اولیٰ ہے، نہ کہ یہ حدیث فی نفسہ صحیح ہے، کیوں کہ ابرہیم بن جریر کا اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں، لیکن علما نے ابن المواق کے اس قول کو رد کر دیا ہے، یہ حدیث دونوں کی مسند سے حسن ہے، اور ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کی وضاحت کر رہی ہیں۔

44۔ بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ

۴۴۔ باب: گندگی پڑنے سے نجس نہ ہونے والے پانی کی تحدید

52۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ؟، فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)) .

تخريج: د/الطهارة ٣٣ (٦٣)، (تحفة الأشراف: ٧٢٧٢)، ت/فيه ٥٠ (٦٧)، ق/فيه ٧٥ (٥١٧)، د/الطهارة ٥٥ (٧٥٩)، حم٢/١٢، ٢٣، ٣٨، ١٠٧، ويأتي عند المؤلف في المياه ٢ (برقم: ٣٢٩) (صحيح)

۵۲۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر چوپائے اور درندے آتے جاتے ہوں؛ تو آپ نے فرمایا: ”جب پانی دوقلہ ❶ ہو تو وہ گندگی کو اثر انداز نہیں ہونے دے گا“ یعنی اسے دفع کر دے گا؟۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یہ مطلب نہیں کہ وہ نجاست اٹھانے سے عاجز ہوگا، کیونکہ یہ معنی لینے کی صورت میں قلتین (دوقلہ) کی تحدید بے معنی ہو جائے گی۔ قلّہ سے مراد بڑا مٹکا ہوتا ہے کہ جس میں پانچ سو رطل پانی آتا ہے، یعنی اڑھائی مشک۔

فائدہ ❷ :...... حاکم کی روایت میں ”لم يحمل الخبث“ کی جگہ ”لم ينجسه شيىء “ ہے، جس سے ”لم يحمل الخبث “ کے معنی کی وضاحت ہوتی ہے۔

45۔ تَرْكُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ

۴۵۔ باب: پانی کی عدم تحدید کا بیان

53۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ عَلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((دَعُوهُ، لا تُزْرِمُوهُ)) ، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ. قَالَ أَبو عَبْدالرَّحْمَنِ: يَعْنِي لا تَقْطَعُوا عَلَيْهِ .

تخريج: خ/الوضوء ٥٧ (٢١٩)، الأدب ٣٥ (٦٠٢٥)، م/الطهارة ٣٠ (٢٨٤)، ق/فيه ٧٨ (٥٢٨)، (تحفة الأشراف: ٢٩٠)، وقد أخرجه: د/الطهارة ٦٢ (٧٦٧)، حم ٣/١٩١، ٢٢٦، ويأتي عند المؤلف برقم: (٣٣٠) (صحيح)

۵۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) مسجد میں پیشاب کرنے لگا، تو کچھ لوگ اس پر جھپٹے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، کرنے دو روکو نہیں“ ❶ جب وہ فارغ ہو گیا تو آپ نے پانی منگوایا، اور اس پر انڈیل دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: یعنی بیچ میں نہ روکو پیشاب کر لینے دو۔

فائدہ ❶ :......اس میں بہت سی مصلحتیں تھیں، ایک تو یہ کہ اگر اسے بھگاتے تو وہ پیشاب کرتا ہوا جاتا جس سے ساری مسجد نجس ہو جاتی، دوسری یہ کہ اگر وہ پیشاب اچانک روک لیتا تو اندیشہ تھا کہ اسے کوئی عارضہ لاحق ہو جاتا، تیسری یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانوں کو بد خلق سمجھ کر اسلام ہی سے پھر جاتا وغیرہ وغیرہ۔

54- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ، فَصُبَّ عَلَيْهِ.

تخريج: خ/الوضوء ٥٩ (٢٢١)، م/الطهارة ٣٠ (٢٨٤)، (تحفة الأشراف: ١٦٥٧) (صحيح)

۵۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی لانے کا حکم دیا جو اس پر ڈال دیا گیا۔

55- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ، فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اتْرُكُوهُ)) فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ، ثُمَّ أَمَرَ بِدَلْوٍ، فَصُبَّ عَلَيْهِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۵۵- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی مسجد میں آیا اور پیشاب کرنے لگا تو لوگ اس پر چیخے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو'' (کرنے دو) تو لوگوں نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی لانے کا حکم دیا جو اس پر بہا دیا گیا۔

56- أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((دَعُوهُ، وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ)).

تخريج: خ/الوضوء ٥٨ (٢٢٠)، الأدب ٨٠ (٦١٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٤١١١)، وقد أخرجه: د/الطهارة ١٣٨ (٣٨٠) مفصلاً، ت/فيه ١١٢ (١٤٧)، ق/فيه ٧٨ (٥٢٩)، حم٢/٢٨٢، ويأتي عند المؤلف برقم: (٣٣١) (صحيح)

۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی اٹھا، اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا، تو لوگ اسے پکڑنے کے لیے بڑھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو (پیشاب کر لینے دو) اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو، کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، سختی کرنے والے بنا کر نہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

46- بَابُ الْمَاءِ الدَّائِمِ

۴۶- باب: ٹھہرے ہوئے پانی کا بیان

57- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْه))، قَالَ عَوْفٌ: وَقَالَ خِلاسٌ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

تخريج: حديث عوف، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٤٩٢)، وحديث عوف، عن خلاس بن عمرو، عن أبي هريرة تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٣٠٤)، وقد أخرجه: ت/الطهارة ٥١ (٦٨)، حم ٢/٢٥٩، ٢٦٥، ٤٩٢، ٥٢٩، ويأتي عند المؤلف برقم: (٣٩٧) من غير هذا الطريق (صحيح)

۵۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، پھر اسی سے وضو کرے۔“

عوف کہتے ہیں: خلاس نے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

58- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ)).

قَالَ أَبو عَبْدالرَّحْمٰنِ: كَانَ يَعْقُوبُ لا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلا بِدِينَارٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٥٧٩)، وقد أخرجه: خ/الوضوء ٦٨ (٢٣٩)، م/الطهارة ٢٨ (٢٩٢)، حم٢/٣١٦، ٣٤٦، ٣٦٢، ٣٦٤، د/الطهارة ٥٤ (٧٥٧)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٢٢، ٣٩٧، ٣٩٨، ٣٩٩، ٤٠٠ (صحيح)

۵۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ہرگز ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، پھر اسی سے غسل کرے۔“

ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: یعقوب اس حدیث کو بغیر ایک دینار لیے بیان نہیں کرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یعقوب سے مراد ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم بن کثیر الدورقی ہیں جو امام نسائی کے شیخ ہیں، ان کا یہ فعل ایسا نہیں ہے جس سے ان کی ذات پر کوئی حرف آ رہا ہو، بالخصوص اس صورت میں جب کہ انہیں اس کی حاجت رہی ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

47۔ بَابُ مَاءِ الْبَحْرِ

۴۷۔ باب: سمندر کے پانی کا بیان

59۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ مِنْ بَنِي عَبْدِالدَّارِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

تخريج: د/الطهارة ٤١ (٨٣)، ت/فيه ٥٢ (٦٩)، ق/فيه ٣٨ (٣٨٦)، (تحفة الأشراف: ١٤٦١٨)، ط/فيه ٣ (١٢)، حم٢/٢٣٧، ٣٦١، ٣٧٨، ٣٩٢، ٣٩٣، د/الطهارة ٥٣ (٧٥٥)، ويأتي عند المؤلف برقم: (٣٣٣) (صحيح)

۵۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لے جاتے ہیں، اگر ہم اس سے وضو کرلیں تو پیاسے رہ جائیں، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک کرنے والا ہے، اور اس کا مردار [1] حلال ہے۔'' [2]

فائدہ [1] :...... مردار سے مراد وہ سمندری جانور ہیں جو سمندر میں مریں، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس سے مراد صرف مچھلی ہے، دیگر سمندری جانور نہیں، لیکن اس تخصیص پر کوئی صریح دلیل نہیں ہے، اور آیت کریمہ: ﴿أحل لكم صيدُ البحرِ وطعامُه﴾ بھی مطلق ہے۔

فائدہ [2] :...... سائل نے صرف سمندر کے پانی کے بارے میں پوچھا تھا نبی اکرم ﷺ نے کھانے کا بھی حال بیان کر دیا، کیونکہ جیسے سمندری سفر میں پانی کی کمی ہوجاتی ہے ویسے کبھی کھانے کی بھی کمی ہوجاتی ہے، اس کا مردار حلال ہے، یعنی سمندر میں جتنے جانور رہتے ہیں جن کی زندگی بغیر پانی کے نہیں ہوسکتی وہ سب حلال ہیں، گو ان کی شکل مچھلی کی نہ ہو۔

48۔ بَابُ الْوُضُوءِ بِالثَّلْجِ

۴۸۔ باب: برف سے وضو کرنے کا بیان

60۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: ((أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ)).

تخريج: خ/الأذان ٨٩ (٧٤٤)، م/المساجد ٢٧ (٥٩٨)، د/الصلاة ١٢١ (٧٨١)، ق/إقامة الصلاة ١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٨٠٥)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٩٦)، حم ٢/٢٣١، ٤٩٤، د/الصلاة ٣٧ (١٢٨٠)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: (٣٣٤، ٨٩٥، ٨٩٦) (صحيح)

٦٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صلاۃ شروع کرتے تو تھوڑی دیر خاموش رہتے، تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! آپ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان اپنے خاموش رہنے کے دوران میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں کہتا ہوں ”اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ“ (اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری پیدا کردے جیسے کہ تو نے پورب اور پچھم کے درمیان دوری رکھی ہے، اے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے اسی طرح پاک کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے برف، پانی اور اولے کے ذریعے دھو ڈال۔) ❶

فائدہ ❶ :......اس سے مؤلف نے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ برف سے وضو درست ہے، اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برف سے گناہ دھونے کی دعا مانگی ہے، اور ظاہر ہے کہ گناہ وضو سے دھوئے جاتے ہیں، لہذا برف سے وضو کرنا صحیح ہوا۔

49۔ الْوُضُوءُ بِمَاءِ الثَّلْجِ

۴۹۔ باب: برف کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

61۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٧٧٩)، وقد أخرجه: خ/الدعوات ٣٩ (٦٣٦٨)، ٤٤ (٦٣٧٥)، ٤٦ (٦٣٧٧)، م/الذكر ١٤ (٥٨٩)، ت/الدعوات ٧٧ (٣٤٩٥)، ق/الدعاء ٣ (٣٨٣٨)، حم ٦/٥٧، ٢٠٧، ويأتي عند المؤلف برقم: (٣٣٤) (صحيح)

٦١۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ)) (اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے، اور میرے دل کو گناہوں سے اسی طرح پاک کردے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

50-بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَرَدِ

۵۰-باب: اولے کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

62- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ حَبِيبِ ابْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: شَهِدْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ، فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَائِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَأَوْسِعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ)).

تخريج: م/الجنائز ٢٦ (٩٦٣)، ت/الجنائز ٣٨ (١٠٢٥)، وقد أخرجه: ق/الجنائز ٢٣ (١٥٠٠)، (تحفة الأشراف: ١٠٩٠١)، حم٦/٢٣، ٢٨، ويأتي عند المؤلف برقم: (١٩٨٥)، وعمل اليوم والليلة (١٠٨٧) (صحيح)

۶۲-عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جنازے پر صلاۃ پڑھتے ہوئے سنا، تو میں نے آپ کی دعا میں سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَأَوْسِعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ'' (اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم کر، اسے عافیت سے رکھ، اس سے درگذر فرما، اس کی بہترین مہمان نوازی فرما، اس کی جگہ (قبر) کشادہ کر دے، اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اور اس کو گناہوں سے اسی طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے)۔

51- سُؤْرُ الْكَلْبِ

۵۱-باب: کتے کے جھوٹے کا بیان

63- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

تخريج: خ/الوضوء ٣٣ (١٧٢)، م/الطهارة ٢٧(٢٧٩)، وقد أخرجه: ت/فيه ٦٨ (٩١)، ق/فيه ٣١ (٣٦٤)، ط/فيه ٦ (٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٧٩٩)، حم٢/٢٤٥، ٢٦٥، ٢٧١، ٣١٤، ٣٦٠، ٣٩٨، ٤٢٤، ٤٢٧، ٤٦٠، ٤٨٠، ٤٨٢، ٥٠٨، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٣٣، ٣٣٩، ٣٤٠ (صحيح)

۶۳-ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پی لے، تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے۔'' ٥

فائدہ ❶ :...... صحیح روایتوں سے سات بار ہی دھونا ثابت ہے، تین بار دھونے کی روایت صحیح نہیں ہے، بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے اسے بھی دیگر نجاستوں پر قیاس کیا ہے، اور کہا ہے کہ کتے کی نجاست بھی تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گی، لیکن اس قیاس سے نص کی یا ضعیف حدیث سے صحیح حدیث کی مخالفت ہے، جو درست نہیں۔

64- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، حم٢/٢٧١، (تحفة الأشراف: ١٢٢٣٠) (صحيح)

٦٤- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے۔''

65- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هِلَالُ بْنُ أُسَامَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، حم٢/٢٧١، (تحفة الأشراف: ١٥٣٥٢) (صحيح)

٦٥- اس سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل مرفوعاً مروی ہے۔

52- الأَمْرُ بِإِرَاقَةِ مَا فِي الإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ

٥٢- باب: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس میں موجود چیز کے بہانے کا حکم

66- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، فَلْيُرِقْهُ، ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

قَالَ أَبو عَبْدِالرَّحْمَنِ: لا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَلَى قَوْلِهِ: فَلْيُرِقْهُ.

تخريج: م/الطهارة ٢٧ (٢٧٩)، ق/الطهارة ٣١ (٣٦٣)، حم٢/٤٢٤، ٤٨٠، (تحفة الأشراف: ١٢٤٤١، ١٤٦٠٧)، ويأتي عند المؤلف برقم: (٣٣٦) (صحيح)

٦٦- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے، تو وہ (جو کچھ اس برتن میں ہو) اسے بہادے، پھر سات مرتبہ اسے دھوئے۔''

ابوعبدالرحمن کہتے ہیں کہ مجھے اس بات کا علم نہیں کہ کسی شخص نے علی بن مسہر کی ان کے قول ''فلیرقه'' پر متابعت کی ہو۔

53- بَاب تَعْفِيرِ الإِنَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ

٥٣- باب: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے اسے مٹی سے مانجھنے کا بیان

67- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ، وَقَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ، فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ)).

تخريج: م/الطهارة ٢٧ (٢٨٠)، د/الطهارة ٣٧ (٧٤)، ق/فيه ٣١ (٣٦٥)، الصيد ١ (٣٢٠٠، ٣٢٠١)، حم٤/٨٦، ٥/٥٦، د/الطهارة ٥٩ (٧٦٤)، الصيد ٢ (٢٠٤٩)، (تحفة الأشراف: ٩٦٦٥)، ويأتي عند المؤلف في المياه ٧ برقم: (٣٣٧، ٣٣٨) (صحيح)

٦٧۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا ❶ اور شکاری کتوں کی اور بکریوں کے ریوڑ کی نگہبانی کرنے والے کتوں کی اجازت دی، اور فرمایا: ”جب کتا برتن میں منہ ڈال دے، تو اسے سات مرتبہ دھوؤ، اور آٹھویں دفعہ اسے مٹی سے مانجھو۔“ ❷

فائدہ ❶ :...... شروع اسلام میں کتوں کے مار ڈالنے کا حکم تھا، بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

فائدہ ❷ :...... اس حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آٹھویں بار دھونا بھی واجب ہے، بعضوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اس پر ترجیح دی ہے، اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ ترجیح اس وقت دی جاتی ہے جب تعارض ہو، جب کہ یہاں تعارض نہیں ہے، ابن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل کرنے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے۔

54۔ سُؤْرُ الْهِرَّةِ

۵۴۔ باب: بلی کے جھوٹے کا حکم

68۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا، ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً - مَعْنَاهَا -: فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي؟! فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ)).

تخريج: د/الطهارة ٣٨ (٧٥)، ت/فيه ٦٩ (٩٢)، ق/فيه ٣٢ (٣٦٧)، ط/فيه٣ (١٣)، (تحفة الأشراف: ١٢١٤١)، حم ٥/٢٩٦، ٣٠٣، ٣٠٩، د/الطهارة ٥٨ (٧٦٣)، ويأتي عند المؤلف برقم: (٣٤١) (صحيح)

٦٨۔ کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ ابو قتادہ ان کے پاس آئے، پھر (کبشہ نے) ایک ایسی بات کہی جس کا مفہوم یہ ہے کہ میں نے ان کے لیے وضو کا پانی لا کر ایک برتن میں ڈالا، اتنے میں ایک بلی آئی اور اس سے پینے لگی، تو انہوں نے برتن ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس بلی نے پانی پی لیا، کبشہ کہتی ہیں: تو انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں انہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حیرت سے) دیکھ رہی ہوں، تو کہنے لگے: بھتیجی! کیا تم تعجب کر رہی ہو؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ناپاک نہیں ہے، یہ تو تمہارے پاس بکثرت آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے۔''❶

فائدہ ❶ :...... یعنی اس کی مثال ان غلاموں اور خادموں جیسی ہے جو گھروں میں خدمت کے لیے بکثرت آتے جاتے ہیں، چونکہ یہ رات دن گھروں میں پھرتی رہتی ہے اس لیے یہ پاک کردی گئی ہے۔

55- بَابُ سُؤْرِ الْحِمَارِ

۵۵- باب: گدھے کے جوٹھے کا بیان

69 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَتَانَا مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؛ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ.

تخريج: خ/الجهاد ١٣٠ (٢٩٩١)، المغازي ٣٨ (٤١٩٨)، الذبائح ٢٨ (٥٥٢٨)، ق/الذبائح ١٣ (٣١٩٦)، (تحفة الأشراف: ١٤٥٧)، وقد أخرجه: م/الصيد ٥ (١٩٤٠)، حم ٣/١١١، ١٢١، ١٦٤، د/الأضاحي ٢١ (٢٠٣٤)، ويأتي عند المؤلف برقم: (٤٣٣٥) (صحيح)

۶۹- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا منادی آیا اور اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول تم لوگوں کو گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں، کیوں کہ وہ ناپاک ہیں۔❶

فائدہ ❶ :...... جب گدھے کا گوشت ناپاک اور نجس ہے، تو اس کا جوٹھا بھی ناپاک و نجس ہوگا۔

56- بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

۵۶- باب: حائضہ کے جوٹھے کا بیان

70 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ، فَيَضَعُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ، وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ، وَأَنَا حَائِضٌ.

تخريج: م/الحيض ٣ (٣٠٠)، د/الطهارة ١٠٣ (٢٥٩)، ق/فيه ١٢٥ (٦٤٣)، (تحفة الأشراف: ١٦١٤٥)، حم ٦/٦٢، ٦٤، ١٢٧، ١٩٢، ٢١٠، ٢١٤، (یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ٢٨٠، ٢٨١، ٣٤٢، ٣٧٧، ٣٨٠)، د/الطهارة ١٠٨ (١١٠١) (صحيح)

۷۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ہڈی نوچتی تھی تو رسول اللہ ﷺ اپنا منہ اسی جگہ رکھتے جہاں میں رکھتی، حالانکہ میں حائضہ ہوتی، اور میں برتن سے پانی پیتی تھی تو آپ ﷺ اپنا منہ اسی جگہ رکھتے جہاں میں رکھتی، حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

57-بَابُ وُضُوءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا

۵۷-باب: مردوں اورعورتوں کے ایک ساتھ وضو کرنے کا بیان

71- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ. ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ جَمِيعًا.

تخريج: خ/الوضوء ٤٣ (١٩٣)، د/الطهارة ٣٩ (٧٩)، ق/فيه ٣٦ (٣٨١)، (تحفة الأشراف: ٨٣٥٠)، وقد أخرجه: ط/فيه ٣ (١٥)، حم ٤/٢، ١٠٣، ١١٣، (یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ٣٤٣) (صحيح)

۷۱-عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مرد اور عورتیں ا ایک ساتھ (یعنی ایک ہی برتن سے) وضو کرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس سے مراد میاں بیوی ہیں۔

58-بَابُ فَضْلِ الْجُنُبِ

۵۸-باب: جنبی کے (غسل سے) بچے ہوئے پانی کا حکم

72- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ.

تخريج: م/الحيض ١٠ (٣١٩)، ق/فيه ٣٥ (٣٧٦)، (تحفة الأشراف: ١٦٥٨٦)، وقد أخرجه: خ/الغسل ٢ (٢٥٠)، ١٥ (٢٧٣)، د/الطهارة ٣٩ (٧٧)، حم ٦/٣٧، ١٧٣، ١٨٩، ١٩١، ١٩٩، ٢١٠، ٢٣٠، ٢٣١، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٢٩، ٢٣٢، ٢٣٦-٢٣٦، ٣٤٥، ٤١٠، ٤١١، ٤١٣ (صحيح)

۷۲-عروہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انہیں خبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرتی تھیں۔

59- بَابُ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ

۵۹-باب: پانی کی مقدار جو آدمی کے وضو کے لیے کافی ہے

73- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ، وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ.

تخريج: خ/الوضوء ٤٧ (٢٠١)، م/الحيض ١٠ (٣٢٥)، د/الطهارة ٤٤ (٩٥)، ت/الصلاة ٣١٢ (٦٠٩)، (تحفة الأشراف: ٩٦٢)، حم ٣/١١٢، ١١٦، ١٧٩، ٢٥٩، ٢٨٢، ٢٩٠، د/الطهارة ٢٣ (٧١٦)، ويأتي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عند المؤلف بأرقام: ۲۳۰، ۳٤٦ (صحيح)

۷۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک ❶ پانی سے وضو اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔

فائدہ ❶ :......مکوک سے مراد یہاں مُد ہے، اور ایک قول کے مطابق صاع ہے، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے، اس لیے کہ ایک روایت میں مکوک کی تفسیر مدّ سے کی گئی ہے، اور مد اہلِ حجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے، اور اہلِ عراق کے نزدیک دو رطل کا ہوتا ہے، اس حساب سے صاع جو چار مد کا ہوتا ہے اہلِ حجاز کے نزدیک پانچ رطل کا ہوگا، اور اہل عراق کے نزدیک آٹھ رطل کا ہوگا۔

74۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ، عَنْ جَدَّتِي -- وَهِيَ أُمُّ عُمَارَةَ بِنْتُ كَعْبٍ -- أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ، فَأُتِيَ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ قَدْرَ ثُلُثَيِ الْمُدِّ، قَالَ شُعْبَةُ: فَأَحْفَظُ أَنَّهُ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، وَجَعَلَ يَدْلُكُهُمَا وَيَمْسَحُ أُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا، وَلَا أَحْفَظُ أَنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا.

تخريج: د/الطهارة ٤٤ (٩٤)، (تحفة الأشراف: ١٨٣٣٦) (صحيح)

۷۴۔ ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت میں ایک برتن میں دو تہائی مد کے بقدر پانی لایا گیا، (شعبہ کہتے ہیں: مجھے اتنا اور یاد ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، اورانہیں ملنے اور اپنے دونوں کانوں کے داخلی حصے کا مسح کرنے لگے، اور مجھے یہ نہیں یاد کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اوپری (ظاہری) حصے کا مسح کیا۔

60۔ بَابُ النِّيَّةِ فِي الْوُضُوءِ

۶۰۔ باب: وضو میں نیت کا بیان

75۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، عَنْ حَمَّادٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ- قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ- عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، ح و أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ -- وَاللَّفْظُ لَهُ -- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

تخريج: خ/بدء الوحي ١ (١)، الإيمان ٤١ (٥٤)، العتق ٦ (٢٥٢٩)، مناقب الأنصار ٤٥ (٣٨٩٨)، النكاح ٥ (٥٠٧٠)، الأيمان والنذر ٢٣ (٦٦٨٩)، الحيل ١ (٦٩٥٣)، م/الإمارة ٤٥ (١٩٠٧)، د/الطلاق ١١ (٢٢٠١)، ت/فضائل الجهاد ١٦ (١٦٤٧)، ق/الزهد ٢٦ (٤٢٢٧)، (تحفة الأشراف: ١٠٦١٢)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم٢٥/١، ٤٣، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٣٤٦٧، ٣٨٢٥ (صحيح)

۷۵۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، آدمی کے لیے وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی، تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس نے دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کرنے کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی چیز کے واسطے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... اس حدیث کی بنیاد پر علما کا اتفاق ہے کہ اعمال میں نیت ضروری ہے، اور نیت کے مطابق ہی اجر ملے گا، اور نیت کا محل دل ہے، یعنی دل میں نیت کرنی ضروری ہے، زبان سے اس کا اظہار ضروری نہیں، بلکہ یہ بدعت ہے، سوائے ان صورتوں کے جن میں زبان سے نیت کرنا دلائل ونصوص سے ثابت ہے، جیسے حج وعمرہ وغیرہ۔

61- الْوُضُوءُ مِنَ الإِنَاءِ

٦١۔باب: برتن سے وضو کرنے کا بیان

76- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ -وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ- فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الإِنَاءِ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

تخريج: خ/الوضوء ٣٢ (١٦٩)، المناقب ٢٥ (٣٥٧٣)، م/الفضائل٣ (٢٢٧٩)، ت/المناقب ٦ (٣٦٣١)، ط/الطهارة ٦ (٣٢)، (تحفة الأشراف: ٢١٠)، حم٣/١٣٢، ١٤٧، ١٧٠، ٢١٥، ٢٨٩، نحوه، ويأتي عند المؤلف برقم: ٧٨ (صحيح)

۷۶۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھا کہ عصر کا وقت قریب ہوگیا تھا، تو لوگوں نے وضوء کے لیے پانی تلاش کیا مگر وہ پانی نہیں پاسکے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھوڑا سا وضو کا پانی لایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھا، اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم دیا، تو میں نے دیکھا کہ پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا ہے، حتی کہ ان کے آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا، دوسری روایت میں ہے کہ یہ کل تین سو آدمی تھے، ایک روایت میں ہے کہ ایک ہزار پانچ سو آدمی تھے (واللہ أعلم)۔

77- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً، فَأُتِيَ بِتَوْرٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، وَيَقُولُ: ((حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ -عَزَّوَجَلَّ-))، قَالَ الأَعْمَشُ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٤٣٦)، حم١/٣٩٦، ٤٠١، د/المقدمة ٥ (٣٠)، وحديث جابر أخرجه: خ/المناقب ٢٥ (٣٥٧٦)، المغازي ٣٥ (٤١٥٢)، الأشربة ٣١ (٥٦٣٩) (صحيح)

۷۷۔ عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگوں کو پانی نہ ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک طشت لایا گیا، آپ نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا، تو میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابل رہا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''پاک کرنے والے پانی اور اللہ کی برکت پر آؤ۔''
اعمش کہتے ہیں: سالم بن ابی الجعد نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ لوگ اس روز کتنے آدمی تھے؟ تو انہوں نے کہا: ایک ہزار پانچ سو۔

62۔ بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۶۲۔ باب: وضو کے وقت بسم اللہ کہنے کا بیان

78۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَضُوءًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ؟)) فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ، وَيَقُولُ: ((تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللهِ))، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ، قَالَ ثَابِتٌ: قُلْتُ لأَنَسٍ: كَمْ تُرَاهُمْ؟ قَالَ: نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ.

تخريج: تفرد به النسائي، حديث ثابت عن أنس، (تحفة الأشراف: ٤٨٤)، وحديث قتادة عن أنس، (تحفة الأشراف: ١٣٤٧)، (نیز ملاحظہ ہو: ٧٦) (صحيح الإسناد)

۷۸۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام نے وضو کا پانی تلاش کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟'' (تو ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لایا گیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ یہ فرماتے ہوئے پانی میں ڈالا: ''بسم اللہ کر کے وضو کرو'' میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے نکل رہا تھا، حتی کہ ان میں سے آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔
ثابت کہتے ہیں: میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کے خیال میں وہ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا: ستر کے قریب۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس باب اور اس سے پہلے والے باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ایک سے زیادہ بار پیش آیا تھا، والله أعلم بالصواب۔

63۔ صَبُّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوءِ

۶۳۔ باب: وضو کے لیے خادم کے پانی ڈالنے کا بیان

79۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ وَيُونُسَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: سَكَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَوَضَّأَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: لَمْ يَذْكُرْ مَالِكٌ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ.

تخريج: خ/الوضوء ٣٥ (١٨٢)، ٤٨ (٢٠٣)، المغازي ٨١ (٤٤٢١)، اللباس ١١ (٥٧٩٩)، م/الطهارة ٢٢ (٢٧٤)، الصلاة ٢٢ (٢٧٤)، د/الطهارة ٥٩ (١٤٩، ١٥١)، ق/فيه ٨٤ (٥٤٥)، (تحفة الأشراف: ١١٥١٤)، ط/فيه ٨ (٤١)، حم٤/٢٤٩، ٢٥١، ٢٥٤، ٢٥٥، د/الطهارة ٤١ (٧٤٠)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٨٢، ١٢٤، ١٢٥ (صحيح)

۷۹۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے غزوہ تبوک میں جس وقت رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، آپ پر پانی ڈالا، پھر آپ نے اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا۔ ❶

ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: مالک نے عروہ بن مغیرہ کا ذکر نہیں کیا ہے، (ان کی جگہ عباد کے والد "زیاد" کا ذکر کیا ہے)۔

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ وضو میں تعاون لینا درست ہے اس میں کوئی کراہت نہیں۔

64۔ الْوُضُوءُ مَرَّةً مَرَّةً

۶۴۔ باب: اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونے کا بیان

80۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً.

تخريج: خ/الوضوء ٢٢ (١٥٧)، د/الطهارة ٥٣ (١٣٨)، ت/فيه ٣٢ (٤٢)، ق/فيه ٤٥ (٤١١)، (تحفة الأشراف: ٥٩٧٦)، حم١/٢٣٣، ٣٣٢، ٣٣٦، د/الطهارة ٢٩ (٧٢٤) (صحيح)

۸۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر انہوں نے اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا۔

65۔ بَابُ الْوُضُوءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۶۵۔ باب: اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کا بیان

81۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، يُسْنِدُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: ق/الطهارة ٤٦ (٤١٤)، (تحفة الأشراف: ٧٤٥٨)، حم ٢/٨، ١٣٢ (صحيح)

۸۱۔ مطلب بن عبداللہ بن حطب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وضو کیا، اور اعضائے وضو کو تین تین بار دھویا، وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع کر رہے تھے۔

صِفَةُ الْوُضُوءِ
وضو کا طریقہ
66- غَسْلُ الْكَفَّيْنِ
٦٦- باب: دونوں پہنچوں کے دھونے کا بیان

82- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ رَجُلٍ حَتَّى رَدَّهُ إِلَى الْمُغِيرَةِ ـ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَلَا أَحْفَظُ حَدِيثَ ذَا مِنْ حَدِيثِ ذَا ـ أَنَّ الْمُغِيرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَرَعَ ظَهْرِي بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ، فَعَدَلَ، وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْأَرْضِ، فَأَنَاخَ، ثُمَّ انْطَلَقَ، قَالَ: فَذَهَبَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: ((أَمَعَكَ مَاءٌ؟)) وَمَعِي سَطِيحَةٌ لِي، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا، وَعِمَامَتِهِ شَيْئًا ـ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: لَا أَحْفَظُ كَمَا أُرِيدُ ـ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((حَاجَتَكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَيْسَتْ لِي حَاجَةٌ، فَجِئْنَا وَقَدْ أَمَّ النَّاسَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَذَهَبْتُ لِأُوذِنَهُ، فَنَهَانِي، فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا، وَقَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٩ (تحفة الأشراف: ١١٥١٤) (صحيح)

(بخاری کی روایت میں ''ناصیہ'' اور ''عمامہ'' کا ذکر نہیں ہے)

٨٢- مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ آپ نے میری پیٹھ پر ایک چھڑی لگائی [1] اور آپ مڑے تو میں بھی آپ کے ساتھ مڑ گیا، یہاں تک کہ آپ ایک ایسی جگہ پر آئے جو ایسی ایسی تھی، اور اونٹ کو بٹھایا پھر آپ چلے، مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو آپ چلتے رہے یہاں تک کہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، پھر آپ (واپس) آئے، اور پوچھا: ''کیا تمہارے پاس پانی ہے؟'' میرے پاس میری ایک چھاگل تھی، اسے لے کر میں آپ کے پاس آیا، اور آپ پر انڈیلا، تو آپ نے اپنے دونوں پہنچے دھوئے، چہرہ دھویا، اور دونوں بازو دھونے چلے، تو آپ ایک تنگ آستین کا شامی جبہ پہنے ہوئے تھے (آستین چڑھ نہ سکی) تو اپنا ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالا، اور اپنا چہرہ اور اپنے دونوں بازو دھوئے۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی پیشانی کے کچھ حصے اور عمامہ کے کچھ حصے کا ذکر کیا، ابن عون کہتے ہیں: میں جس طرح چاہتا تھا اس طرح مجھے یاد نہیں ہے، پھر آپ ﷺ نے دونوں موزوں پر مسح کیا، پھر فرمایا: ''اب تو اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت پوری کر لے“، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے حاجت نہیں، تو ہم آئے دیکھا کہ عبدالرحمن بن عوف لوگوں کی امامت کر رہے تھے، اور وہ صلاۃ فجر کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے، تو میں بڑھا کہ انہیں آپ ﷺ کی آمد کی خبر دے دوں، تو آپ ﷺ نے مجھے منع فرمادیا، چنانچہ ہم نے جو صلاۃ پائی اسے پڑھ لیا، اور جو حصہ فوت ہوگیا تھا اسے (بعد میں) پورا کیا۔

فائدہ ❶ :...... یہاں مار سے تیز مار مراد نہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ پیٹھ میں چھڑی کو نچی یہ بتانے کے لیے کہ ادھر مڑنا ہے۔

67۔ كَمْ تُغْسَلَانِ؟

٦٧۔ باب: دونوں پہنچے کتنی بار دھوئے جائیں؟

83۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ سُفْيَانَ -- وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ -- عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٤٠)، حم٤/٩، ١٠، د/الطهارة ٢٦ (٧١٩) (صحيح الإسناد)

٨٣۔ ابواوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے (اپنے دونوں پہنچوں پر) تین بار پانی ٹپکایا۔

68۔ اَلْمَضْمَضَةُ وَالاسْتِنْشَاقُ

٦٨۔ باب: کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

84۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ - لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ - غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: خ/الوضوء ٢٤ (١٥٩)، ٢٨ (١٦٤)، الصوم ٤٧ (١٩٣٤)، م/الطهارة٣/٢٢٦، د/الطهارة ٥٠ (١٠٦)، (تحفة الأشراف: ٩٧٩٤)، حم١/٥٩، ٦٠، د/الطهارة ٢٧ (٧٢٠)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٨٥، ١١٦ (صحيح)

٨٤۔ حمران بن ابان کہتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی انڈیلا، انہیں دھویا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر کہنی تک اپنا دایاں ہاتھ دھویا، پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پیر تین بار دھویا، پھر اسی طرح بایاں پیر دھویا، پھر کہا: میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، اور فرمایا: ''جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور دو رکعت صلاۃ پڑھے، اور دل میں کوئی اور خیال نہ لائے ❶ تو اس کے گزشتہ گناہ ❷ بخش دیے جائیں گے۔''

فائدہ ❶ :......یعنی ایسا خیال جو دنیاوی امور سے متعلق ہو اور صلاۃ سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو، اور اگر خود سے کوئی خیال آ جائے اور اسے وہ ذہن سے جھٹک دے تو یہ معاف ہوگا، ایسے شخص کو إن شاء اللہ یہ فضیلت حاصل ہوگی، کیونکہ یہ اس کا فعل نہیں۔

فائدہ ❷ :......اس سے مراد وہ صغائر ہیں جن کا تعلق حقوق العباد سے نہ ہو۔

69- بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ؟

٦٩- باب: کس ہاتھ سے کلی کرے؟

85- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ -- هُوَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ -- عَنْ شُعَيْبٍ -- هُوَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ -- عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حُمْرَانَ، أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ، فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ، فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ٩٧٩٤) (صحيح)

٨٥- حمران سے روایت ہے کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا، اور اُسے برتن سے اپنے دونوں ہاتھ پر انڈیلا، پھر انہیں تین بار دھویا، پھر اپنا داہنا ہاتھ پانی میں ڈالا ❶ اور کلی کی، اور ناک صاف کی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پیروں میں سے ہر پیر کو تین تین بار دھویا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، اور فرمایا: ''جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت صلاۃ پڑھے، دل میں کوئی اور خیال نہ لائے تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

فائدہ ❶ :......اس سے معلوم ہوا کہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے لیے داہنے ہاتھ سے پانی لے۔

70- اِتِّخَاذُ الِاسْتِنْشَاقِ

٧٠- ناک میں پانی سُر کنے کا بیان

86- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ. ح وحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِيسَى، عَنْ مَعْنٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً، ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ)).

تخريج: حديث سفيان عن أبي الزناد أخرجه: م/الطهارة ٨ (٢٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٣٦٨٩)، خ/الوضوء ٢٦ (١٦٢)، م/الطهارة ٨ (٢٣٧)، د/الطهارة ٥٥ (١٤٠)، ط/فيه ١ (٢)، (تحفة الأشراف: ١٣٨٢٠)، حم٢/٢٤٢، ٤٦٣، وحديث مالك عن أبي الزناد أخرجه (صحيح)

٨٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنے ناک میں پانی سُرکے، پھر اسے جھاڑے۔''

71۔ اَلْمُبَالَغَةُ فِي الاسْتِنْشَاقِ

۷۱۔ باب: ناک میں پانی سُرکنے میں مبالغہ کرنے کا بیان

87۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ. ح وَأَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ؟، قَالَ: ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَبَالِغْ فِي الاسْتِنْشَاقِ إِلا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)).

تخريج: د/الطهارة ٥٥ (١٤٢، ١٤٣، ١٤٤)، الصوم ٢٧ (٢٣٦٦)، ت/الصوم ٦٩ (٧٨٨)، ق/الطهارة ٤٤ (٤٠٧)، ٥٤ (٤٤٨)، (وعنده "وخلل بين الأصابع" بدل "وبالغ في الاستنشاق")، (تحفة الأشراف: ١١١٧٢)، وهكذا عند المؤلف في باب ٩٢ (١١٤)، حم٤/٣٢، ٣٣، ٢١١، د/الطهارة ٣٤ (٧٣٢) (صحيح)

٨٧۔ لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے وضو کے متعلق بتائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پوری طرح وضو کرو، اور ناک میں پانی سُرکنے میں مبالغہ کرو، اِلّا یہ کہ تم صیام سے ہو۔''

72۔ اَلْأَمْرُ بِالاسْتِنْثَارِ

۷۲۔ باب: ناک جھاڑنے کا حکم

88۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ. ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلانِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ)).

تخريج: خ/الوضوء ٢٥ (١٦١)، م/الطهارة ٨ (٢٣٧)، ق/فيه ٤٤ (٤٠٩)، (تحفة الأشراف: ١٣٥٤٧)، ط/فيه ١ (٣)، حم٢/٢٣٦، ٢٧٧، ٣٠٨، ٤٠١، ٥١٨، د/الطهارة ٣٢ (٧٣٠) (صحيح)

٨٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو وضو کرے تو اسے چاہیے کہ ناک جھاڑے، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو استنجا میں پتھر استعمال کرے تو اسے چاہیے کہ طاق استعمال کرے۔"

89- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْثِرْ، وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ)).

تخريج: ت/الطهارة ٢١ (٢٧)، ق/الطهارة ٤٤ (٤٠٦)، (تحفة الأشراف: ٤٥٥٦)، حم٣١٣/٤، ٣٣٩، ٣٤٠ (صحيح)

۸۹۔ سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب وضو کرو تو ناک جھاڑو، اور جب ڈھیلے سے استنجا کرو تو طاق ڈھیلا استعمال کرو۔"

73- بَابُ الْأَمْرِ بِالِاسْتِنْثَارِ عِنْدَ الِاسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ
۷۳۔ باب: نیند سے بیدار ہوتے وقت ناک جھاڑنے کا حکم

90- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ، فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ)).

تخريج: خ/بدء الخلق ١١ (٣٢٩٥)، م/الطهارة ٨ (٢٣٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٢٨٤)، حم٢/٣٥٢ (صحيح)

۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے تو (پانی لے کر) تین مرتبہ ناک جھاڑے، کیوں کہ شیطان اس کے بانسے میں رات گزارتا ہے۔" ❶

فائدہ ❶ ......اسے حقیقت پر محمول کرنا ہی راجح اور اولیٰ ہے، اس لیے کہ یہ جسم کے منافذ میں سے ایک ہے جس سے شیطان دل تک پہنچتا ہے، استنثار سے مقصود اس کے اثرات کا ازالہ ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہاں مجازی معنی مقصود ہے، وہ یہ کہ غبار اور رطوبت (جو ناک میں جمع ہو کر گندگی کا سبب بنتے ہیں) کو شیطان سے تعبیر کیا گیا ہے، کیونکہ بانسے گندگی جمع ہونے کی جگہ ہیں جو شیطان کے رات گزارنے کے لیے زیادہ مناسب ہیں، لہٰذا انسان کے لیے یہ مناسب ہے کہ اسے صاف کر لے، تا کہ اس کے اثرات زائل ہو جائیں۔

74- بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَسْتَنْثِرُ؟
۷۴۔ باب: کس ہاتھ سے ناک جھاڑے؟

91- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ، فَتَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى، فَفَعَلَ هَذَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: هَذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ.

تخريج: د/الطهارة ٥٠ (١١١، ١١٢، ١١٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٢٠٣)، وقد أخرجه: ت/الطهارة ٣٧ (٤٨)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم١/ ١١٠، ١٢٢، ١٢٣، ١٣٥، ١٣٩، ١٥٤، د/الطهارة ٣١ (٧٢٨)، وعبدالله بن أحمد ١/ ١١٣، ١١٤، ١١٥، ١١٦، ١٢٣، ١٢٤، ١٢٥، ١٢٧، ١٤١، (نیز یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ۹۲، ۹۳، ۹۴) (صحيح)

۹۱۔علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا، کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے اپنے بائیں ہاتھ سے تین بار جھاڑا، پھر کہنے لگے: یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

75۔ بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ

۷۵۔باب: چہرہ دھونے کا بیان

92۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: أَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- وَقَدْ صَلَّى، فَدَعَا بِطَهُورٍ، فَقُلْنَا: مَا يَصْنَعُ بِهِ، وَقَدْ صَلَّى؟، مَا يُرِيدُ إِلا لِيُعَلِّمَنَا، فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، وَطَسْتٍ، فَأَفْرَغَ مِنَ الإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهَا ثَلاثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ بِهِ الْمَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلاثًا، وَيَدَهُ الشِّمَالَ ثَلاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلاثًا، وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلاثًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَهُوَ هَذَا.

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ١٠٢٠٣) (صحيح)

۹۲۔عبد خیر کہتے ہیں کہ ہم لوگ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ صلاۃ پڑھ چکے تھے، مگر آپ نے وضو کا پانی طلب کیا، ہم لوگوں نے (دل میں یا آپس میں) کہا: وہ اِسے کیا کریں گے؟ وہ تو صلاۃ پڑھ چکے ہیں، (ایسا کرکے) وہ ہمیں صرف سکھانا چاہتے ہونگے، چنانچہ ایک برتن جس میں پانی تھا، اور ایک طشت لایا گیا، آپ نے برتن سے اپنے ہاتھ پر پانی انڈیلا اور اسے تین مرتبہ دھویا، پھر جس ہتھیلی سے پانی لیتے تھے اسی سے تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر چہرہ تین بار دھویا، اور دایاں ہاتھ تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ تین باراور اپنے سر کا ایک بار مسح کیا، پھر دایاں پیر تین بار دھویا، اور بایاں پیر تین بار دھویا، پھر کہنے لگے: جسے خواہش ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ وضو معلوم کرے تو وہ یہی ہے۔

76۔ عَدَدُ غَسْلِ الْوَجْهِ

۷۶۔باب: چہرہ کتنی بار دھوئے؟

93۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ -- وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ -- عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- أَنَّهُ أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ، فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاثًا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَأَخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ -- وَأَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً: مِنْ نَاصِيَتِهِ إِلَى مُؤَخَّرِ رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: لا أَدْرِي أَرَدَّهُمَا أَمْ لا! --

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَهٰذَا طُهُورُهُ .
و قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: هٰذَا خَطَأٌ ، وَالصَّوَابُ: خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، لَيْسَ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ .

تخريج: انظر حديث رقم : ۹۱، (تحفة الأشراف: ۱۰۲۰۳) (صحيح)

۹۳۔علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک کرسی لائی گئی تو وہ اس پر بیٹھے، پھر آپ نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی تھا، اپنے دونوں ہاتھ پر تین بار پانی انڈیلا، پھر ایک ہی ہتھیلی سے تین دفعہ کلی کی اور ناک جھاڑی، اور اپنا چہرہ تین بار دھویا، اور اپنے دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے، پھر پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا، (شعبہ، جو حدیث کے راوی ہیں، نے اپنی پیشانی سے اپنے سر کے آخر تک ایک بار مسح کر کے دکھایا، پھر کہا: میں نہیں جانتا کہ ان دونوں کو (گدی سے پیشانی تک) واپس لائے یا نہیں؟) اور اپنے دونوں پیروں کو تین تین بار دھویا، پھر علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ وضو دیکھنے کی خواہش ہو تو یہی آپ کا وضو ہے۔

ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں: یہ ❶ غلط ہے، صحیح خالد بن علقمہ ہے نہ کہ مالک بن عرفطہ۔

فائدہ ❶: ......یعنی اس سند میں، اور آنے والی حدیث (۹۴) کی سند میں شعبہ کا ”عن مالك بن عرفطه“ کہنا غلط ہے، حفاظ حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شعبہ سے اس نام میں غلطی ہوئی ہے۔

77۔ غَسْلُ الْيَدَيْنِ

۷۷۔باب: دونوں ہاتھوں کے دھونے کا بیان

94۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ -- وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ -- قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاثًا ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ ثَلاثًا ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا ، وَيَدَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا ، ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ، فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَهٰذَا وُضُوءُهُ .

تخريج: انظر حديث رقم : ۹۱، (تحفة الأشراف: ۱۰۲۰۳) (صحيح)

۹۴۔عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے کرسی منگائی، پھر وہ اس پر بیٹھے، پھر ایک برتن میں پانی منگایا، اور اپنے دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے، پھر ایک ہی ہتھیلی سے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور اپنے دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے، پھر برتن میں اپنا ہاتھ ڈبو کر اپنے سر کا مسح کیا، پھر دونوں پیر تین تین بار دھوئے، پھر کہا: جسے خواہش ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دیکھے تو یہی آپ کا وضو ہے۔

78۔ بَابُ صِفَةِ الْوُضُوءِ

۷۸۔باب: وضو کے طریقے کا بیان

95۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْبَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَلِيٌّ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: دَعَانِي أَبِي عَلِيٌّ بِوَضُوءٍ، فَقَرَّبْتُهُ لَهُ، فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي وَضُوئِهِ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: نَاوِلْنِي، فَنَاوَلْتُهُ الْإِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلُ وَضُوئِهِ، فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا، فَعَجِبْتُ! فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: لَا تَعْجَبْ! فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ ﷺ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ. يَقُولُ لِوَضُوئِهِ هَذَا، وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٠٧٥)، وقد أخرجه: د/الطهارة ٥٠ (عقيب ١١٧) (صحيح)

۹۵۔ حسین بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وضو کا پانی مانگا، تو میں نے اُسے انہیں لا کر دیا، آپ نے وضو کرنا شروع کیا، تو اپنی ہتھیلیوں کو اس سے پہلے کہ انہیں اپنے وضو کے پانی میں داخل کریں تین بار دھویا، پھر تین بار کلی کی اور تین بار (پانی لے کر) ناک جھاڑی، پھر اپنا چہرہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھویا، پھر بایاں ہاتھ (بھی) اسی طرح دھویا، پھر اپنے سر کا ایک بار مسح کیا، پھر دونوں ٹخنوں تک اپنا دایاں پیر تین بار دھویا، پھر اسی طرح بایاں پیر (دھویا)، پھر آپ اٹھ کر کھڑے ہوئے، اور کہنے لگے: مجھے (برتن) دو، چنانچہ میں نے وہ برتن بڑھا دیا جس میں ان کے وضو کا بچا ہوا پانی تھا، تو آپ نے وضو کا باقی ماندہ پانی کھڑے ہو کر پیا، تو مجھے تعجب ہوا، جب آپ نے میری طرف دیکھا تو بولے: تعجب نہ کرو، میں نے تمہارے نانا نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے دیکھا، وہ اپنے اس وضو کے اور اس سے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینے کے متعلق کہہ رہے تھے۔

79۔ عَدَدُ غُسْلِ الْيَدَيْنِ

۷۹۔ باب: دونوں ہاتھ کو کتنی بار دھوئے؟

96۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ -- وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ -- قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- تَوَضَّأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ، فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طُهُورُ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: د/الطهارة ٥٠ (١١٦) مختصراً، ت/فيه ٣٧ (٤٨)، (تحفة الأشراف: ١٠٣٢١)، حم ١/١٢٠، ١٢٥، ١٢٧، ١٤٢، ١٤٨، وعبدالله بن أحمد ١/١٢٧، ١٥٦، ١٥٧، ١٥٨، ١٦٠، (نیز یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ١١٥) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۶۔ ابو حیہ (ابن قیس) کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو دھویا یہاں تک کہ انہیں (خوب) صاف کیا، پھر تین بار کلی کی، اور تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا، اپنے دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے، پھر کھڑے ہوئے، اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی لیا اور کھڑے کھڑے پی لیا، پھر کہنے لگے کہ میں نے چاہا کہ میں تم لوگوں کو دکھلاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیسا تھا۔

80۔ بَابُ حَدِّ الْغُسْلِ

۸۰۔ باب: اعضائے وضو دھونے کی حد کا بیان

97۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ -- قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ -- عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَاصِمٍ -- وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى --: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

تخريج: خ/الوضوء ٣٨ (١٨٥)، ٣٩ (١٨٦)، ٤١ (١٩١)، ٤٢ (١٩٢)، ٤٥ (١٩٧)، ٤٦ (١٩٩)، م/الطهارة ٧ (٢٣٥)، د/فيه ٤٧ (١٠٠)، ٥٠ (١١٨، ١١٩)، ت/فيه ٢٢ (٢٨)، ٢٤ (٣٢)، ٣٦ (٤٧)، ق/فيه ٤٣ (٤٠٥)، ٦١ (٤٧١)، ٥١ (٤٣٤)، (تحفة الأشراف: ٥٣٠٨)، ط/فيه ١ (١)، حم٤/٣٨، ٣٩، ٤٠، ٤٢، د/الطهارة ٢٧ (٧٠٠)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٩٨، ٩٩ (صحيح)

۹۷۔ عمرو بن یحییٰ المازنی کے والد روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ وہ ❶ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں اور (عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں) کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کرتے تھے؟ تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، پھر انہوں نے پانی منگایا، اور اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر انڈیلا، انہیں دو دو بار دھویا، پھر تین بار کلی کی، اور تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا تو انہیں آگے لائے اور پیچھے لے گئے، اپنے سر کے اگلے حصے سے (مسح) شروع کیا، پھر انہیں اپنی گدی تک لے گئے، پھر جس جگہ سے شروع کیا تھا وہیں انہیں لوٹا لائے، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ ...... بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ''وہ'' کی ضمیر عبداللہ بن زید بن عاصم کی طرف لوٹ رہی ہے، لیکن فی الواقع ایسا نہیں ہے، کیونکہ عمرو بن یحییٰ کے دادا کا نام عمارہ ہے جیسا کہ دوسری روایات سے ظاہر ہے، اس لیے صحیح یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیر سائل (عمارہ یا عمرو) کی طرف لوٹتی ہے نہ کہ مسئول کی طرف، صحیح بخاری میں اس کی صراحت موجود ہے کہ سائل یحییٰ نہیں بلکہ عمارہ یا عمرو ہیں۔

81- بَابُ صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ

۸۱- باب: سر کے مسح کا طریقہ

98- أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ -- هُوَ ابْنُ أَنَسٍ -- عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ -- وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى -- هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ٥٣٠٨) (صحيح)

۹۸- یحییٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے (ان کے باپ عمارہ نے) عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا: (وہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں) کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کرتے تھے؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! چنانچہ انہوں نے پانی منگایا، اور اپنے دائیں ہاتھ پر انڈیل کر اپنے دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے، پھر تین بار کلی کی، اور ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا، ان کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے، اپنے سر کے اگلے حصے سے (مسح) شروع کیا، پھر انہیں اپنی گدی تک لے گئے، پھر انہیں واپس لے آئے یہاں تک کہ اسی جگہ لوٹا لائے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

82- عَدَدُ مَسْحِ الرَّأْسِ

۸۲- باب: سر کا مسح کتنی بار کیا جائے؟

99- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ -- الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ -- قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٩٧، (تحفة الأشراف: ٥٣٠٨) (شاذ)

(سر کا مسح دو بار کرنے کا ذکر دیگر روایات کے برخلاف ہے، یا پھر اس کی تاویل ہوگی)

۹۹- عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ (جنہیں خواب میں کلمات اذان بتلائے گئے تھے ❶) کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھا آپ نے وضو کیا، تو اپنا چہرہ تین بار اور اپنے دونوں ہاتھ دو بار دھوئے، اور اپنے دونوں پاؤں دو بار دھوئے، اور دو بار ❷ اپنے سر کا مسح کیا۔

فائدہ ❶ :...... ”الذي أري النداء“ یہ راوی کی غلطی ہے، اس لیے کہ وضو والی حدیث کے راوی عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ ہیں، اور اذان والی حدیث کے راوی عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ ہیں، اس لیے اس سند میں زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

فائدہ ❷ :...... دو بار سے مراد پیچھے سے آگے لانا، اور آگے سے پیچھے لے جانا ہے، یہ فی الواقع ایک ہی مسح ہے، راوی نے اس کی ظاہری شکل دیکھ کر اس کی تعبیر ”مرتین“ (دوبار) سے کر دی ہے۔

83۔ بَابُ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

۸۳۔ باب: عورت کے اپنے سر کا مسح کرنے کا بیان

100۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ جُعَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوعَبْدِاللَّهِ سَالِمٌ سَبَلَانُ، قَالَ: -- وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِأَمَانَتِهِ وَتَسْتَأْجِرُهُ -- فَأَرَتْنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ، فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلَاثًا، وَغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنَى ثَلَاثًا، وَالْيُسْرَى ثَلَاثًا، وَوَضَعَتْ يَدَهَا فِي مُقَدَّمِ رَأْسِهَا، ثُمَّ مَسَحَتْ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَاحِدَةً إِلَى مُؤَخِّرِهِ، ثُمَّ أَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِأُذُنَيْهَا، ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْخَدَّيْنِ، قَالَ سَالِمٌ: كُنْتُ آتِيهَا مُكَاتَبًا، مَا تَخْتَفِي مِنِّي، فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ، وَتَتَحَدَّثُ مَعِي حَتَّى جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَقُلْتُ: ادْعِي لِي بِالْبَرَكَةِ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَتْ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: أَعْتَقَنِي اللَّهُ، قَالَتْ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، وَأَرْخَتِ الْحِجَابَ دُونِي، فَلَمْ أَرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٩٣) (صحيح)

۱۰۰۔ ابوعبداللہ سالم سبلان کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی امانت پر تعجب کرتی تھیں، اور ان سے اجرت پر کام لیتی تھیں، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا نے مجھے دکھایا کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا نے تین بار کلی کی، اور ناک جھاڑی اور تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر تین بار اپنا دایاں ہاتھ دھویا، اور تین بار بایاں، پھر اپنا ہاتھ اپنے سر کے اگلے حصے پر رکھا، اور اپنے سر کا اس کے پچھلے حصے تک ایک بار مسح کیا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں پر پھیرا، پھر دونوں رخساروں پر پھیرا، سالم کہتے ہیں: میں بطورِ مکاتب (غلام) کے ان کے پاس آتا تھا اور آپ مجھ سے پردہ نہیں کرتی تھیں، میرے سامنے بیٹھتیں اور مجھ سے گفتگو کرتی تھیں، یہاں تک کہ ایک دن میں ان کے پاس آیا، اور ان سے کہا: ام المومنین! میرے لیے برکت کی دعا کر دیجیے، وہ بولیں: کیا بات ہے؟ میں نے کہا: اللہ نے مجھے آزادی دے دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھیں برکت سے نوازے، اور پھر آپ نے میرے سامنے پردہ لٹکا دیا، اس دن کے بعد سے میں نے انہیں نہیں دیکھا۔

84- مَسْحُ الْأُذُنَيْنِ

۸۴- باب: دونوں کانوں کے مسح کا بیان

101- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً، قَالَ عَبْدُالْعَزِيزِ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عَجْلَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ: وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

تخريج: خ/الوضوء ٧ (١٤٠)، د/الطهارة ٥٢ (١٣٧) مطولاً، ت/الطهارة ٢٨ (٣٦) مختصرًا، ق/الطهارة ٤٣ (٤٠٣) مختصرًا، ٥٢ (٤٣٩) مختصرًا، (تحفة الأشراف: ٥٩٧٨)، حم١/٢٦٨، ٣٦٥، ٧٠٣، د/الطهارة ٢٩ (٧٢٣، ٧٢٤) مختصرًا (نیز یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ١٠٢) (صحيح)

۱۰۱- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا، تو اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر ایک ہی چلو سے کلی کی، اور ناک میں پانی ڈالا ❶، اور اپنا چہرہ دھویا، اور اپنے دونوں ہاتھ ایک ایک بار دھوئے، اور اپنے سر اور اپنے دونوں کانوں کا ایک بار مسح کیا۔

عبدالعزیز دراوردی کہتے ہیں: مجھے اس شخص نے خبر دی ہے جس نے ابن عجلان سے سنا ہے کہ وہ اس روایت میں اتنا اضافہ کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے دونوں پیر دھوئے۔

فائدہ ❶: ......یعنی دونوں کام ایک ہی چلو سے کیا۔

85- بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ

۸۵- باب: سر کے ساتھ کان کے مسح کا بیان اور ان کے سر کا حصہ ہونے کا بیان

102- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَغَرَفَ غَرْفَةً، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ، بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ، وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى.

تخريج: انظر رقم: ١٠١، (تحفة الأشراف: ٥٩٧٨) (حسن صحيح)

۱۰۲- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، تو آپ نے ایک چلو پانی لیا، اور کلی کی، اور ناک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈالا، پھر دوسرا چلو لیا، اور اپنا چہرہ دھویا، پھر ایک اور چلو لیا، اور اپنا دایاں ہاتھ دھویا، پھر ایک اور چلو لیا، اور اپنا بایاں ہاتھ دھویا، پھر اپنے سر اور اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصے کا شہادت کی انگلی سے، اور ان دونوں کے بیرونی حصے کا انگوٹھے سے مسح کیا، پھر ایک اور چلو لیا، اور اپنا دایاں پاؤں دھویا، پھر ایک اور چلو لیا، اور اپنا بایاں پاؤں دھویا۔

103- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ، فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ))، قَالَ قُتَيْبَةُ: عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ.

تخريج: ق/الطهارة ٦ (٢٨٢)، ط/فيه ٦ (٣٠)، (تحفة الأشراف: ٩٦٧٧)، حم٤/٣٤٨، ٣٤٩ (صحيح)

۱۰۳- عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندۂ مؤمن وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ ❶ نکل جاتے ہیں، جب ناک جھاڑتا ہے تو اس کی ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں، جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اس کی دونوں آنکھوں کے پپوٹوں سے نکلتے ہیں، پھر جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھ کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں ہاتھ کے ناخنوں کے نیچے سے نکلتے ہیں، پھر جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کے دونوں کانوں سے نکل جاتے ہیں ❷ پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں پاؤں کے ناخن کے نیچے سے نکلتے ہیں، پھر اس کا مسجد تک جانا اور اس کا صلاۃ پڑھنا اس کے لیے نفل ہوتا ہے۔“

قتیبہ کی روایت میں ”عن الصنابحي أن رسول الله ﷺ قال“ کے بجائے ”عن الصنابحي أن النبي ﷺ قال“ ہے۔

فائدہ ❶ :......اس سے مراد صغائر (گناہ صغیرہ) ہیں نہ کہ کبائر (گناہ کبیرہ) اس لیے کہ کبائر بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

فائدہ ❷ :......اس سے مصنف نے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ دونوں کان سر ہی کا حصہ ہیں، کیونکہ سر پر مسح کرنے سے دونوں کانوں سے خطاؤں کا نکلنا اسی صورت میں صحیح ہوگا جب وہ سر ہی کا حصہ ہوں، اس باب میں مصنف کو ”الأذنان من الرأس“ والی مشہور روایت ذکر کرنی چاہیے تھی، لیکن مصنف نے اس سے صرف نظر کیا، کیونکہ بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے کہا ہے کہ حماد کو اس روایت کے سلسلے میں شک ہے کہ یہ مرفوع ہے یا موقوف، نیز اس کی سند بھی قوی نہیں ہے، گرچہ متعدد طرق سے مروی ہونے کی وجہ سے حسن درجے کو پہنچ گئی ہے، مصنف کا اس روایت سے اعراض کر کے مذکورہ بالا روایت سے استدلال کرنا ان کی دقتِ نظری کی دلیل ہے۔

86- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

٨٦- باب: عمامہ پر مسح کرنے کا بیان

104- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ. ح وَأَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلالٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

تخريج: م/الطهارة ٢٣ (٢٧٥)، ت/فيه ٧٥ (١٠١)، ق/فيه ٨٩ (٥٦١)، (تحفة الأشراف: ٢٠٤٧)، حم٦/١٢، ١٣، ١٤، ١٥ (صحيح)

١٠٤- بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو چمڑے کے دونوں موزوں اور عمامے ❶ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

فائدہ ❶ :...... حدیث میں لفظ خمار آیا ہے اس سے مراد عمامہ ہی ہے، اس لیے کہ خمار کے معنی ہیں جس سے سر ڈھانپا جائے اور مرد اپنا سر عمامہ ہی سے ڈھانپتا ہے، لہذا یہاں عمامہ ہی مراد ہے۔

105- وأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، عَنْ طَلْقِ بْنِ غَنَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ بِلالٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

تخريج: تفرد به النسائي، حم٦/١٥، (تحفة الأشراف: ٢٠٣٢) (صحيح)

١٠٥- بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

106- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بِلالٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٠٤٣)، حم٦/١٣، ١٤، ١٥ (صحيح)

١٠٦- بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عمامہ اور چمڑے کے دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

87- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ

٨٧- باب: پیشانی کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنے کا بیان

107- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، قَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ، فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ بَكْرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ.

تخريج: م/الطهارة ٢٣ (٢٧٤)، د/فيه ٥٩ (١٥٠، ١٥١)، ت/فيه ٧٥ (١٠٠)، (تحفة الأشراف: ١١٤٩٤)، حم٤/٢٥٥ (صحيح)

١٠٧۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو آپ ﷺ نے اپنی پیشانی، عمامہ اور چمڑے کے دونوں موزوں پر مسح کیا۔

بکر کہتے ہیں: میں نے اسے ابن مغیرہ بن شعبہ سے سنا ہے اور وہ اسے اپنے والد سے روایت کر رہے تھے۔

108۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ يَزِيدَ ـ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ ـ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ، قَالَ: ((أَمَعَكَ مَاءٌ؟)) فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ، فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ، وَعَلَى الْعِمَامَةِ، وَعَلَى خُفَّيْهِ.

تخريج: م/الطهارة ٢٣ (٢٧٤)، ق/إقامة الصلاة ١٤٣ (١٢٣٦)، (تحفة الأشراف: ١١٤٩٥)، ط/الطهارة ٨ (٤٢)، حم٤/٢٤٨، ٢٥١، د/الصلاة ٨١ (١٣٧٥) (صحيح)

١٠٨۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کسی سفر میں) لشکر سے پیچھے ہوگئے تو میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہوگیا، تو جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو پوچھا: ''کیا تمہارے پاس پانی ہے؟'' تو میں لوٹے میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا، تو آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں دھوئیں اور اپنا چہرہ دھویا، پھر آپ اپنے دونوں بازوؤں کو کھولنے لگے تو جبہ کی آستین تنگ ہوگئی، تو آپ نے (ہاتھ کو اندر سے نکالنے کے بعد) اسے (آستین کو) اپنے دونوں کندھوں پر ڈال لیا، پھر اپنے دونوں بازو دھوئے، اور اپنی پیشانی اور عمامہ اور اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا۔

88۔ بَابٌ كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ؟

٨٨۔باب: عمامہ پر مسح کے طریقے کا بیان

109۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ: خَصْلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ، فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، قَالَ: وَصَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الـرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ ، فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّـهُ كَانَ فِي سَفَرٍ ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَـأَقَـامُـوا الـصَّلَاةَ ، وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ ، فَصَلَّى بِهِمْ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَصَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَضَى مَا سُبِقَ بِهِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٥٢١) بهذا الإسناد، وأما بغير هذا الإسناد، ومطولًا ومختصرًا فقد أخرجه كل من: خ/الوضوء ٣٥ (١٨٢)، و ٤٨ (٢٠٣)، الصلاة ٧ (٣٦٣)، الجهاد ٩٠ (٢٩١٨)، المغازي ٨١ (٤٤٢١)، اللباس ١٠ (٥٧٩٨)، ١١ (٥٧٩٩)، م/الطهارة ٢٢، (٢٧٤)، د/فيه ٥٩ (١٤٩)، ت/فيه ٧٢ (٩٧)، ٧٥ (١٠٠)، ق/فيه ٨٤ (٥٤٥)، ط/فيه ٨ (٤١)، حم٤/٢٤٤، ٢٤٥، ٢٤٦، ٢٤٧، ٢٤٨، ٢٤٩، ٢٥٠، ٢٥١، ٢٥٢، ٢٥٣، ٢٥٥، د/الطهارة ٤١ (٧٤٠)، وتقدم عند المؤلف (بأرقام: ٧٩، ٨٢، ١٠٧، ١٠٨)، ويأتي عنده (برقم: ١٢٥) (صحيح)

١٠٩۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دو باتیں ایسی ہیں کہ میں ان کے متعلق کسی سے نہیں پوچھتا، اس کے بعد کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو انہیں کرتے ہوئے دیکھ لیا ہے، (پہلی چیز یہ ہے کہ) ایک سفر میں ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے، تو آپ قضائے حاجت کے لیے جنگل کی طرف نکلے، پھر واپس آئے تو آپ نے وضو کیا اور اپنی پیشانی اور عمامہ کے دونوں جانب کا مسح کیا، اور اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا، (دوسری چیز) حاکم کا اپنی رعایا میں سے کسی آدمی کے پیچھے صلاۃ پڑھنا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ایک سفر میں تھے کہ صلاۃ کا وقت ہوگیا، اور نبی اکرم ﷺ رکے رہ گئے، چنانچہ لوگوں نے صلاۃ کھڑی کردی اور ابن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا دیا، انہوں نے صلاۃ پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، اور ابن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے جو صلاۃ باقی رہ گئی تھی پڑھی، جب ابن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے، اور جس قدر صلاۃ فوت ہوگئی تھی اسے پوری کی۔

89۔ بَابُ إِيجَابِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

٨٩۔ باب: دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے

110۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ شُعْبَةَ . ح وَأَنْبَأَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((وَيْلٌ لِلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ)).

تخريج: خ/الوضوء ٢٩ (١٦٥)، م/الطهارة ٩ (٢٤٢)، قد أخرجه: ت/الطهارة ٣١ (٤١)، ق/فيه ٥٥ (٤٥٣)، (تحفة الأشراف: ١٤٣٨١)، حم٢/٢٣١، ٢٨٢، ٢٨٤، ٣٨٩، ٤٠٦، ٤٠٩، ٤٣٠، ٤٧١، ٤٨٢، ٤٩٧، ٤٩٨، د/الطهارة ٣٥ (٧٣٤) (صحيح)

١١٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''(وضو میں)'' ایڑی دھونے میں کوتاہی کرنے والوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جہنم کی تباہی ہے۔“ ❶

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو پاؤں کے مسح کو کافی سمجھتے ہیں۔

111- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ـ وَاللَّفْظُ لَهُ ـ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ، فَرَأَى أَعْقَابَهُمْ تَلُوحُ، فَقَالَ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ)).

تخريج: م/الطهارة ٩ (٢٤١)، د/فيه ٤٦ (٩٧)، ق/فيه ٥٥ (٤٥٠)، (تحفة الأشراف: ٨٩٣٦)، وقد أخرجه: خ/العلم ٣ (٦٠)، و٣٠ (٩٦)، الوضوء ٢٧ (١٦٣)، حم٢/١٦٤، ١٩٣، ٢٠١، ٢٠٥، ٢١١، ٢٢٦، د/الطهارة ٣٥ (٧٣٣)، ويأتي عندالمؤلف برقم: ١٤٢ (صحيح)

۱۱۱۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے دیکھا، تو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں (خشک ہونے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وضو میں ایڑیوں کے دھونے میں کوتاہی کرنے والوں کے لیے جہنم کی تباہی ہے، وضو کامل طریقے سے کرو۔“

90- بَابُ بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَبْدَأُ بِالْغُسْلِ؟

۹۰- باب: کس پاؤں کو پہلے دھوئے؟

112- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَشْعَثُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللهُ عَنْهَا-، وَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ. قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ بِوَاسِطٍ يَقُولُ: يُحِبُّ التَّيَامُنَ، فَذَكَرَ شَأْنَهُ كُلَّهُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ: يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ.

تخريج: خ/الوضوء ٣١ (١٦٨)، الصلاة ٤٧ (٤٢٦)، الأطعمة ٥ (٥٣٨٠)، اللباس ٣٨ (٥٨٥٤)، و ٧٧ (٥٩٢٦)، م/الطهارة ١٩ (٢٦٨)، د/اللباس ٤٤ (٤١٤٠)، ت/الصلاة٣١٦ (٦٠٨)، ١٠ (٨٠)، ق/الطهارة ٤٢ (٤٠١)، (تحفة الأشراف: ١٧٦٥٧)، حم٦/٩٤، ١٣٠، ١٤٧، ١٨٧، ١٨٨، ٢٠٢، ٢١٠، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٤٢١، ٥٠٦٢، ٥٢٤٢ (صحيح)

۱۱۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ذکر کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے وضو کرنے میں، جوتا پہننے میں، اور کنگھی کرنے میں طاقت بھر داہنی جانب کو پسند کرتے تھے۔

شعبہ کہتے ہیں: پھر میں نے اشعث سے مقامِ واسط میں سنا وہ کہہ رہے تھے کہ آپ ﷺ اپنے تمام امور کو داہنے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، پھر میں نے کوفہ میں انہیں کہتے ہوئے سنا کہ آپ حتی المقدور داہنے سے شروع کرنے کو پسند کرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......شعبہ کے اس قول کا ماحصل یہ ہے کہ میں نے اس روایت کو اشعث سے درج ذیل تینوں طرح سے سنا ہے:

(١) يحب التيامن ما استطاع في طهوره ونعله وترجله . (٢) يحب التيامن في شأنه كله .
(٣) يحب التيامن ما استطاع .

91ـ غَسلُ الرِّجْلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ

٩١۔ باب: دونوں ہاتھ سے دونوں پیر دھونے کا بیان

113ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ـ يَعْنِي عُمَارَةَ ـ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَيْسِيُّ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأُتِيَ بِمَاءٍ، فَقَالَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الإِنَاءِ، فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٦٤٨) (ضعيف الإسناد)

(اس کے راوی ''عمارہ بن عثمان بن حنیف'' لین الحدیث ہیں)

۱۱۳۔ عمارہ کہتے ہیں: مجھ سے قیسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اسے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ❶ اور انہیں ایک بار دھویا، پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو ایک ایک بار دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں پیروں کو دھویا۔

فائدہ ❶ :......حدیث میں ''فقال على يديه'' وارد ہے عرب قول کو مختلف افعال واعمال کے لیے استعمال کرتے ہیں، مثلاً ''قال بيده'' سے ''لیا'' ''قال برجله'' سے ''چلا'' اور ''قالت له العينان'' سے ''اشارہ کیا'' مراد لیتے ہیں، اسی طرح ''قال على يديه من الإناء'' سے ''برتن سے پانی دونوں ہاتھوں پر انڈیلا'' مراد ہے۔

92ـ الأَمْرُ بِتَخْلِيلِ الأَصَابِعِ

٩٢۔ باب: انگلیوں میں خلال کرنے کا حکم

114ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ـ وَكَانَ يُكْنَى أَبَا هَاشِمٍ ـ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الأَصَابِعِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: (تحفة الأشراف: ١١١٧٢) (صحيح) (یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ٨٧)

۱۱۴۔ لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم وضو کرو تو کامل وضو کرو، اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔''

93۔ عَدَدُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

۹۳۔ باب: کتنی بار پاؤں دھویا جائے؟

115۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي وَغَيْرُهُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا، تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثًا، وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، ثُمَّ قَالَ: هَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخریج: (یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ٩٦)، (تحفة الأشراف: ١٠٣٢١) (صحيح)

۱۱۵۔ ابوحیہ وادعی کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے وضو کیا تو اپنے دونوں پہنچوں کو تین بار دھویا، تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، تین بار اپنا چہرہ اور تین تین بار اپنے دونوں باز و دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کیا، اور تین تین بار اپنے دونوں پاؤں دھوئے، پھر کہا: یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

94۔ بَابُ حَدِّ الْغُسْلِ

۹۴۔ باب: دھونے کی حد، یعنی ہاتھ اور پاؤں کہاں تک دھوئے؟

116۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ حُمْرَانَ -مَوْلَى عُثْمَانَ- أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ- لا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ -غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخریج: (یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ٨٤، ٨٥)، (تحفة الأشراف: ٩٧٩٤) (صحيح)

۱۱۶۔ حمران مولی عثمان سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی مانگا، اور وضو کیا، تو انھوں نے اپنے دونوں ہتھیلی تین بار دھولی، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا، پھر اسی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا بایاں ہاتھ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین بار دھویا، پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھویا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اسی وضو کی طرح وضو کیا، پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت صلاۃ پڑھے، اور اپنے دل میں دوسرے خیالات نہ لائے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہاتھ کہنی تک اور پیر ٹخنے تک دھویا جائے، اور سر کے مسح کے علاوہ سارے اعضاء تین تین بار دھوئے جائیں۔

95۔ بَابُ الْوُضُوءِ فِي النَّعْلِ

۹۵۔ باب: جوتے میں وضو کرنے کا بیان

117۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ وَمَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ هَذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّأُ فِيهَا؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُهَا، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا.

تخريج: خ/الوضوء ۳۰ (۱٦٦) مطولاً، اللباس ۳۷ (۵۸۵۱) مطولاً، م/الحج ۵ (۱۱۸۷)، د/الحج ۲۱ (۱۷۷۲) مطولاً، ت/الشمائل ۱۰ (۷٤)، ق/اللباس ۳٤ (۳٦۲٦)، ط/الحج ۹ (۳۱)، حم۲/۱۷، ٦٦، ۱۱۰، ۱۳۸ (تحفة الأشراف: ۷۳۱٦) (صحيح) (یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ۲۷٦۱، ۲۹۵۳، ۵۲٤۵)

۱۱۷۔ عبید بن جریج کہتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ چمڑے کی ان سبتی جوتوں کو پہنتے ہیں، اور اسی میں وضو کرتے ہیں؟ ❶ تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو انہیں پہنتے اور ان میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، سبتی جوتوں سے مراد بالوں کے بغیر نری کے چمڑے کی جوتیاں ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یہاں وضو سے مراد پاؤں دھونا ہے۔

96۔ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۹٦۔ باب: موزوں پر مسح کرنے کا بیان

118۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَمْسَحُ؟ فَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ، وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِاللهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيرٍ، وَكَانَ إِسْلَامُ جَرِيرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَسِيرٍ.

تخريج: خ/الصلاة ۲۵ (۳۸۷)، م/الطهارة ۲۲ (۲۷۲)، ت/فيه ۷۰ (۹۳)، ق/فيه ۸٤ (۵٤۳)، (تحفة الأشراف: ۳۲۳۵)، وقد أخرجه: د/فيه ۵۹ (۱۵٤)، حم٤/۳۵۸، ۳٦۱، ۳٦٤، ويأتي عند المؤلف برقم: ۷۷۵ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۸۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا، اور اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا، تو ان سے کہا گیا: کیا آپ مسح کرتے ہیں؟ اس پر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکھا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب (تلامذہ) جریر کی یہ روایت بہت پسند کرتے تھے، کیونکہ جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے کچھ ہی دنوں پیشتر اسلام لائے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... مراد یہ ہے کہ وہ سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام لائے، اور حالتِ اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین (چمڑے کے موزوں) پر مسح کرتے دیکھا ہے، اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ خفین پر مسح کا حکم باقی ہے، وہ آیتِ مائدہ (جس میں وضو کا بیان ہے) سے منسوخ نہیں، جیسا کہ بعض شیعہ اور خوارج کا خیال ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ موزوں پر مسح آیتِ مائدہ کے نزول سے پہلے درست تھا، پھر جب آیت: ﴿فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ﴾ (المائدة: ٦) نازل ہوئی تو موزوں پر مسح منسوخ ہو گیا، اور پاؤں دھونا ضروری ہو گیا، جریر رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ان کے اس قول کی تردید ہوتی ہے، کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند ہی روز پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

119۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

تخريج: خ/الوضوء ٤٨ (٢٠٤، ٢٠٥)، ق/الطهارة ٨٩ (٥٦٢)، (تحفة الأشراف: ١٠٧٠١)، حم٤/١٣٩، ١٧٩، و ٥/٢٨٧، ٢٨٨، د/الطهارة ٣٨ (٧٣٧)، بزيادة۔"العمامة" (صحيح)

۱۱۹۔ عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا، اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

120۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ۔۔ وَاللَّفْظُ لَهُ ۔۔ عَنِ ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِلَالٌ الْأَسْوَافَ، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، قَالَ أُسَامَةُ: فَسَأَلْتُ بِلَالًا: مَا صَنَعَ؟ فَقَالَ بِلَالٌ: ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، ثُمَّ صَلَّى.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٠٣٠) (حسن صحيح) (صحيح موارد الظمآن ١٥١)

۱۲۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال رضی اللہ عنہ اسواف ❶ میں داخل ہوئے، تو آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، پھر نکلے، اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کیا کیا؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، چنانچہ اپنا چہرہ اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کیا، اور دونوں موزوں پر مسح کیا، پھر صلاۃ ادا کی۔

فائدہ ❶ :......اسواف حرمِ مدینہ کو کہتے ہیں۔ اور مدینے میں ایک مقام کا نام بھی اسواف ہے۔

121 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ -- قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ -- عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

تخريج: خ/الوضوء ٤٨ (٢٠٢)، (تحفة الأشراف: ٣٨٩٩)، وقد أخرجه: ق/الطهارة ٨٤ (٥٤٦)، حم١/١٥ (صحيح)

۱۲۱۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے دونوں موزوں پر مسح کیا۔

122- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ -- وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ -- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ -فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ- أَنَّهُ لا بَأْسَ بِهِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح الإسناد)

۱۲۲۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے متعلق روایت کی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

123 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَهُمَا، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا.

تخريج: خ/الصلاة ٧ (٣٦٣)، ٢٥ (٣٨٨) مختصراً، الجهاد ٩٠ (٢٩١٨)، اللباس ١٠ (٥٧٩٨)، م/الطهارة ٢٣ (٢٧٤)، ق/الطهارة ٣٩ (٣٨٩)، حم٤/ ٢٤٧، ٢٥٠، (تحفة الأشراف: ١١٥٢٨) (صحيح الإسناد) (لیکن "صلى بنا" کا ٹکڑا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس قصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے صلاۃ پڑھی تھی)

۱۲۳۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے نکلے، جب آپ لوٹے تو میں ایک لوٹے میں پانی لے کر آپ سے ملا، اور میں نے (اسے) آپ پر ڈالا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر اپنا چہرہ دھویا، پھر آپ اپنے دونوں بازو دھونے چلے تو جبہ تنگ پڑ گیا، تو آپ نے انہیں جبے کے نیچے سے نکالا اور انہیں دھویا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا، پھر ہمیں صلاۃ پڑھائی، (''پھر ہمیں صلاۃ پڑھائی'' کا ٹکڑا صحیح نہیں ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہوا)۔

124 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى -- وهو ابن سعيد -- عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

تخريج: (تحفة الأشراف: ١١٥١٤) (صحيح) (یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ٧٩)

۱۲۴- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلے، مغیرہ ایک برتن لے کر، جس میں پانی تھا، آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے گئے، اور آپ پر پانی ڈالا، یہاں تک ❶ کہ آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے، پھر وضو کیا، اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔ ❷

فائدہ ❶ :...... مسلم کی روایت میں ''حتى فرغ من حاجته'' کے بجائے ''حين فرغ من حاجته'' ہے۔ یعنی جب آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ پر پانی ڈالا تو آپ نے وضو کیا، اس کی رو سے ''حتى'' کا لفظ راوی کا سہو ہے، صحیح ''حين'' ہے، اور نووی نے تاویل یہ کی ہے کہ یہاں حاجت سے مراد وضو ہے، لیکن اس صورت میں اس کے بعد ''فتوضأ'' کا جملہ بے موقع ہوگا۔

فائدہ ❷ :...... اس حدیث سے وضو میں تعاون لینے کا جواز ثابت ہوا، جن حدیثوں میں تعاون لینے کی ممانعت آئی ہے وہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔

97- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ

۹۷- باب: سفر میں موزوں پر مسح کرنے کا بیان

125- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَال: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: ((تَخَلَّفْ يَا مُغِيرَةُ! وَامْضُوا أَيُّهَا النَّاس))، فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ، وَمَضَى النَّاسُ، فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ، فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْهَا، فَضَاقَتْ عَلَيْهِ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

تخريج: (تحفة الأشراف: ١١٤٩٥) (صحيح الإسناد) (یہ حدیث مکرر ہے، ملاحظہ ہو: ١٠٨)

(اس حدیث میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا واقعہ مذکور نہیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۵۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا تو آپ نے فرمایا: ''مغیرہ! تم پیچھے ہو جاؤ اور لوگو! تم چلو''، چنانچہ میں پیچھے ہو گیا، میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا، لوگ آگے نکل گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، جب واپس آئے تو میں آپ پر پانی ڈالنے لگا، آپ تنگ آستین کا ایک رومی جبہ پہنے ہوئے تھے، آپ نے اس سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا مگر جبہ تنگ ہو گیا، تو آپ نے جبے کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکال لیا، پھر اپنا چہرہ اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کیا، اور اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا۔

97/م۔ اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

۹۷/م۔ باب: موزوں اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان

125/ م۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: مَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ أَبَا قَيْسٍ عَلَى هَذِهِ الرِّوَايَةِ، وَالصَّحِيحُ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

تخريج: د/الطهارة ٦١ (١٥٩)، ت/فيه ٧٤ (٩٩)، ق/فيه ٨٨ (٥٥٩)، (تحفة الأشراف: ١١٥٣٤) حم٤/٢٥٢ (صحيح)

۱۲۵/م۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پا تابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: ہمیں نہیں معلوم کہ کسی نے اس روایت پر ابوقیس کی موافقت کی ہو، صحیح بات یہ ہے کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔ ❶

فائدہ ❶: ...... دونوں روایتیں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں، اس حدیث میں مذکور واقعہ دوسرا ہے۔

98۔ بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ

۹۸۔ باب: مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کے وقت کی تحدید کا بیان

126۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ.

تخريج: ت/الطهارة ٧١ (٩٦) مطولاً، الزهد ٥٠ (٢٣٨٧) ببعضه، الدعوات ٩٩ (٣٥٣٥، ٣٥٣٦) مطولاً، ق/الطهارة ٦٣ (٤٧٨)، الفتن ٣٢ (٤٠٧٠)، (تحفة الأشراف: ٤٩٥٢)، حم ٤/ ٢٣٩، ٢٤٠، ٢٤١، وأعاده المؤلف بأرقام: ١٥٨، ١٥٩ بزيادة في متنه (حسن)

۱۲۶۔ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت سفر ہم کو تین دن اور تین راتیں اپنے موزے نہ اتارنے کی اجازت دی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

127 ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرُّهَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَزُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا، وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ، إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ.

تخریج: انظر ما قبله (حسن)

۱۲۷۔ زر کہتے ہیں کہ میں نے صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا: جب ہم مسافر ہوتے تو ہمیں رسول اللہ ﷺ حکم دیتے کہ ہم اپنے موزوں پر مسح کریں، اور اسے تین دن تک پیشاب، پاخانہ اور نیند کی وجہ سے نہ اتاریں سوائے جنابت کے۔

99ـ اَلتَّوْقِيتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ

۹۹۔ باب: مقیم کے لیے موزوں پر مسح کے بارے میں وقت کی تحدید کا بیان

128 ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ؛ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ، يَعْنِي: فِي الْمَسْحِ.

تخریج: م/الطهارة ٢٤ (٢٧٦)، ق/فيه ٨٦ (٥٥٢)، (تحفة الأشراف: ١٠١٢٦)، حم١/٩٦، ١٠٠، ١١٣، ١١٧، ١٢٠، ١٣٣، ١٣٤، ١٤٦، ١٤٩، ٦/١١٠، د/الطهارة ٤٢ (٧٤١) (صحيح)

۱۲۸۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں، اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی تحدید فرمائی ہے، ❶ یعنی (موزوں پر) مسح کے سلسلے میں۔

فائدہ ❶ :...... یہ مدّت حدث کے وقت سے معتبر ہوگی نہ کہ موزہ پہننے کے وقت سے۔

129ـ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا -، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟، فَقَالَتْ: ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي، فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ؟، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ يَمْسَحَ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا.

تخریج: انظر: ما قبله (صحيح)

۱۲۹۔ شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: علی رضی اللہ عنہ سے جا کر پوچھو، وہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، چنانچہ میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے مسح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق دریافت کیا؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ مقیم ایک دن ایک رات، اور مسافر تین دن اور تین راتیں مسح کرے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... مالک سے مشہور یہ روایت ہے کہ مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں جب تک چاہے مسح کرے، ان کی دلیل ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس کی تخریج ابو داود نے کی ہے لیکن وہ ضعیف ہے، لائق استدلال نہیں۔

100۔ صِفَةُ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

۱۰۰۔ باب: وضو ٹوٹے بغیر تازہ وضو کس طرح کرے؟

130۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا، فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ، فَشَرِبَ قَائِمًا، وَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هَذَا، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ، وَهَذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ.

تخريج: خ/الأشربة ١٦ (٥٦١٥، ٥٦١٦) مختصراً، د/فيه ١٣ (٣٧١٨)، ت/الشمائل ٣٢ (٢٠٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٢٩٣)، حم١/٧٨، ١٢٠، ١٢٣، ١٣٩، ١٤٤، ١٥٣، ١٥٩ (صحيح)

۱۳۰۔ عبدالملک بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے نزال بن سبرہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے ظہر کی صلاۃ پڑھی، پھر لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے، یعنی ان کے مقدمات نپٹانے کے لیے بیٹھے، جب عصر کا وقت ہوا تو پانی کا ایک برتن لایا گیا، آپ نے اس سے ایک ہتھیلی میں پانی لیا، پھر اسے اپنے چہرہ، اپنے دونوں بازو، سر اور دونوں پیروں پر ملا ❶، پھر بچا ہوا پانی لیا اور کھڑے ہو کر پیا، اور کہنے لگے کہ کچھ لوگ اسے ناپسند کرتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے، اور یہ ان لوگوں کا وضو ہے جن کا وضو نہیں ٹوٹا ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی باوضو ہو اور صلاۃ کا وقت آ جائے، اور وہ ثواب کے لیے تازہ وضو کرنا چاہے تو تھوڑا سا پانی لے کر سارے اعضا پر مل لے تو کافی ہوگا، پورا وضو کرنا اور ہر عضو کے لیے الگ الگ پانی لینا ضروری نہیں۔

101۔ الْوُضُوءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

۱۰۱۔ باب: ہر صلاۃ کے لیے تازہ وضو کرنے کا بیان

131۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِإِنَاءٍ صَغِيرٍ، فَتَوَضَّأَ، قُلْتُ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ مَالَمْ نُحْدِثْ، قَالَ: وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ .

تخريج: خ/الطهارة ٥٤ (٢١٤) مختصراً، د/الطهارة ٦٦ (١٧١) مختصراً، ت/فيه ٤٤ (٦٠) مختصراً، ق/فيه ٧٢ (٥٠٩) مختصراً، (تحفة الأشراف : ١١١٠)، حم٣/١٣٢، ١٣٣، ١٥٤، ١٩٤، ٢٦٠، د/الطهارة ٤٦ (٧٤٧) (صحيح)

۱۳۱۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھوٹا سا برتن لایا گیا، تو آپ نے (اس سے) وضو کیا، عمرو بن عامر کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر صلاۃ کے لیے وضو کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں ❶! اس پر (عمرو بن عامر) نے پوچھا: اور آپ لوگ؟ کہا: ہم لوگ جب تک وضو نہیں توڑتے صلاۃ پڑھتے رہتے تھے، نیز کہا: ہم لوگ کئی صلاتیں ایک ہی وضو سے پڑھتے تھے۔

فائدہ ❶ :......یعنی آپ کی عام عادت مبارکہ یہی تھی، اگر چہ کبھی کبھی ایک وضو سے دو اور اس سے زیادہ صلاتیں بھی آپ نے پڑھی ہیں، نیز یہ بھی احتمال ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے اپنی معلومات کے مطابق جواب دیا ہو، شاید انہیں اس کا علم نہ رہا ہو کہ آپ نے ایک وضو سے کئی صلاتیں بھی پڑھی ہیں۔

132۔ أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ ، فَقَالُوا: أَلا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ؟ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلاةِ)) .

تخريج: د/الأطعمة ١١ (٣٧٦٠)، ت/فيه ٤٠ (١٨٤٧)، (تحفة الأشراف : ٥٧٩٣)، حم١/٢٨٢، ٣٥٩ (صحيح)

۱۳۲۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کی جگہ سے نکلے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، تو لوگوں نے پوچھا: کیا ہم لوگ وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں صلاۃ کے لیے کھڑا ہوں''۔

133۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلاةٍ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: ((عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ!)) .

تخريج: م/الطهارة ٢٥ (٢٧٧) مختصراً، د/فيه ٦٦ (١٧٢) مختصراً، ت/فيه ٤٥ (٦١)، ق/فيه ٧٢ (٥١٠)، (تحفة الأشراف : ١٩٢٨)، حم٥/٣٥٠، ٣٥١، ٣٥٨، د/الطهارة ٣ (٢٨٥) (صحيح)

۱۳۳۔بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر صلاۃ کے لیے وضو کرتے تھے، تو جب فتح مکہ کا دن آیا تو آپ نے کئی صلاتیں ایک ہی وضو سے ادا کیں، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: آپ نے ایسا کام کیا ہے جو آپ نہیں کرتے تھے ❶؟ فرمایا: ''عمر! میں نے اسے عمداً (جان بوجھ کر) کیا ہے۔'' ❷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :......یعنی آپ ﷺ عام طور سے ایسا نہیں کرتے تھے، ورنہ فتح مکہ سے پہلے بھی آپ کا ایسا کرنا ثابت ہے۔

فائدہ ❷ :......تاکہ میری امت کو یہ معلوم ہو جائے کہ ایک وضو سے کئی صلاتیں ادا کرنا درست ہے۔

102۔ بَابُ النَّضْحِ

۱۰۲۔باب: پانی چھڑکنے کا بیان

134۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ، فَقَالَ بِهَا هَكَذَا۔ وَوَصَفَ شُعْبَةُ نَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ۔ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَأَعْجَبَهُ، قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ السُّنِّيِّ: الْحَكَمُ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ -.

تخريج: د/الطهارة ٦٤ (١٦٦، ١٦٧، ١٦٨)، ق/الطهارة ٥٨ (٤٦١)، (تحفة الأشراف: ٣٤٢٠)، حم ٣/٤١٠، ٤/٦٩، ١٧٩، ٢١٢، ٥/٣٨٠، ٤٠٨، ٤٠٩ (صحيح)

۱۳۴۔سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تھے تو ایک چلو پانی لیتے اور اس طرح کرتے، اور شعبہ نے کیفیت بتائی کہ آپ ﷺ اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑکتے، (خالد بن حارث کہتے ہیں) میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہیں یہ بات پسند آئی۔

ابن السنی کہتے ہیں کہ حکم سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔

135۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ مَنْصُورٍ ح وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ -- وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ -- قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ، وَنَضَحَ فَرْجَهُ، قَالَ أَحْمَدُ: فَنَضَحَ فَرْجَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۳۵۔حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ ❶ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا، اور اپنی شرم گاہ پر پانی کا چھینٹا مارا۔

احمد کی روایت میں "و نضح فرجه" کی جگہ "فنضح فرجه" ہے۔

فائدہ ❶ :......ان کے نام میں اضطراب ہے، حکم بن سفیان، سفیان بن حکم، ابن ابی سفیان یا أبو الحکم کئی طرح سے آیا ہے۔ نیز کسی کی روایت میں "عن أبيه" ہے اور کسی کی روایت میں نہیں ہے، اس لیے ان کی یہ روایت اضطراب کے سبب ضعیف ہے، (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: تحفة الأشراف: ۳۴۲۰) لیکن ابن ماجہ میں مروی زید اور جابر رضی اللہ عنہما

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روایتوں سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہو جاتی ہے۔

103- بَابُ الانْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوءِ

۱۰۳- باب: وضو کے بچے ہوئے پانی کو کام میں لانے کا بیان

136- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ؛ عَنْ أَبِي حَيَّةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَامَ، فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ، وَقَالَ: صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا صَنَعْتُ.

تخريج: ت/الطهارة ٣٤ (٤٤) مختصرًا، وانظر حديث رقم: ٩٦، ١١٥ (تحفة الأشراف: ١٠٣٢٢) (صحيح)

۱۳۶- ابوحیہ کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا (تو اپنے اعضا) تین تین بار (دھوئے) پھر وہ کھڑے ہوئے، اور وضو کا بچا ہوا پانی پیا، اور کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے (بھی) اسی طرح کیا ہے جیسے میں نے کیا۔

137- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ؛ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ، وَأَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وَضُوئِهِ، فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ، فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا، وَرَكَزْتُ لَهُ الْعَنَزَةَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، وَالْحُمُرُ وَالْكِلَابُ وَالْمَرْأَةُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

تخريج: خ/المناقب ٢٣ (٣٥٦٦)، م/الصلاة ٤٧ (٥٠٣)، (تحفة الأشراف: ١١٨١٨)، وقد أخرجه: خ/الوضوء ٤٠ (١٨٧)، الصلاة ١٧ (٣٧٦)، ٩٣ (٤٩٩)، ٩٤ (٥٠١)، المناقب ٢٣ (٣٥٥٣)، اللباس ٣ (٥٧٨٦)، ٤٢ (٥٨٥٩)، حم٤/٣٠٧، ٣٠٨، ٣٠٩، د/الصلاة ١٢٤ (١٤٤٩)، وأعاده المؤلف برقم: ٧٧٣ (صحيح)

۱۳۷- ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بطحا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کے وضو کا پانی (جو برتن میں بچا تھا) نکالا، تو لوگ اسے لینے کے لیے جھپٹے، میں نے بھی اس میں سے کچھ لیا، اور آپ ﷺ کے لیے لکڑی نصب کی، تو آپ نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی اور آپ کے سامنے سے گدھے، کتے اور عورتیں گزر رہی تھیں۔

138- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: مَرِضْتُ، فَأَتَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي فَوَجَدَانِي، قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ.

تخريج: خ/المرضى ٥ (٥٦٥١) مطولاً، الفرائض ١ (٦٧٢٣) مطولاً، الاعتصام ٨ (٧٣٠٩)، م/الفرائض ٢ (١٦١٦) مطولاً، د/فيه ٢ (٢٨٨٦) مطولاً، ت/الفرائض ٧ (٢٠٩٧)، التفسير ٥ (٣٠١٥)، ق/الفرائض، الجنائز ١ (١٤٣٦)، ٥ (٢٧٢٨)، (تحفة الأشراف: ٣٠٢٨)، حم٣/٣٠٧، د/الطهارة ٥٦ (٧٦٠) (صحيح)

۱۳۸- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے آئے، دونوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے بے ہوش پایا، تو رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر آپ نے اپنے وضو کا پانی ❶ میرے اوپر ڈالا۔

فائدہ ❶ :......یعنی جو پانی وضو سے بچ رہا تھا اسے میرے اوپر ڈالا، یہ تفسیر باب کے مناسب ہے، یا جو پانی وضو میں استعمال ہوا تھا اس کو اکٹھا کر کے ڈالا، ایسی صورت میں کہا جائے گا کہ جب ماءِ مستعمل سے نفع اٹھانا جائز ہے تو بچے ہوئے پانی سے نفع اٹھانا بطریقِ اولیٰ جائز ہوگا۔

104۔ بَابُ فَرْضِ الْوُضُوءِ

۱۰۴۔ باب: وضو کی فرضیت کا بیان

139۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ؛ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَلا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ)).

تخريج: د/الطهارة ٣١ (٥٩)، ق/فيه ٢ (٢٧١)، (تحفة الأشراف ١٣٢)، حم٥/٧٤، ٧٥، د/الطهارة ٢١ (٧١٣)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٥٢٥، وقد أخرجه: م/الطهارة ٢ (٢٢٤)، عن ابن عمر، حم ٢/٢٠، ٣٩، ٥١، ٥٧ وغيرهما (صحيح)

۱۳۹۔ ابو الملیح کے والد (اسامہ بن عمیر) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بغیر وضو کے کوئی صلاۃ قبول نہیں کرتا، اور نہ خیانت کے مال کا صدقہ قبول کرتا ہے“۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی مالِ غنیمت میں سے چرا کر اگر کوئی صدقہ دے تو وہ صدقہ مقبول نہ ہوگا، یہی حکم ہر مالِ حرام کا ہے۔

105۔ الاعْتِدَاءُ فِي الْوُضُوءِ

۱۰۵۔ باب: وضو میں حد سے بڑھنے کی ممانعت

140۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ، فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ ثَلاثًا ثَلاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((هَكَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ)).

تخريج: د/الطهارة ٥١ (١٣٥) مطولاً، ق/فيه ٤٨ (٤٢٢)، (تحفة الأشراف: ٨٨٠٩)، حم ٢/١٨٠ (حسن صحيح)

۱۴۰۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا، وہ آپ ﷺ سے وضو کے بارے میں پوچھ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے اسے تین تین بار اعضائے وضو دھو کر کے دکھائے، پھر فرمایا: ”اسی طرح وضو کرنا ہے، جس نے اس پر زیادتی کی اس نے برا کیا، وہ حد سے آگے بڑھا اور اس نے ظلم کیا“۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی اتباع بہتر ہے، اور اپنی عقل سے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کمی بیشی کرنا مذموم ہے۔

106۔ اَلْأَمْرُ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

۱۰۶۔ باب: کامل وضو کرنے کا حکم

141 ـ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَهْضَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا إِلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلا بِثَلاثَةِ أَشْيَاءَ: فَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ، وَلا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَلا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ.

تخريج: د/الصلاة ۱۳۱ (۸۰۸) مطولاً، ت/الجهاد ۲۳ (۱۷۰۱)، ق/الطهارة ٤٩ (٤٢٦) مختصرًا، (تحفة الأشراف: ٥٧٩١)، حم۲۲۵/۱، ۲۳۲، ۲۳٤، ۲٤۹، ۲٥٥، ويأتي عند المؤلف برقم: ۳٦۱۱، بزيادة في أوّله (صحيح)

۱۴۱۔ عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے، تو انہوں نے کہا: قسم ہے اللہ کی! رسول اللہ ﷺ نے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت ہمیں (یعنی بنی ہاشم کو) کسی چیز کے ساتھ خاص نہیں کیا سوائے تین چیزوں کے ❶ (پہلی یہ کہ) آپ نے حکم دیا کہ ہم کامل وضو کریں، (دوسری یہ کہ) ہم صدقہ نہ کھائیں، اور (تیسری یہ کہ) ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چڑھائیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی ان باتوں کی بنی ہاشم کو زیادہ تاکید فرمائی، ان میں سے پہلی بات تو عام مسلمانوں کے لیے بھی ہے، اور دوسری بات بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ساتھ خاص ہے، جب کہ تیسری بات یعنی گدھوں اور گھوڑیوں کا ملاپ عموماً مکروہ ہے کیونکہ اس سے گھوڑوں کی نسل کم ہوگی، حالانکہ ان کی نسل بڑھانی چاہیے کیونکہ گھوڑے آلاتِ جہاد میں سے ہیں۔

142۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۱۱ (صحيح)

۱۴۲۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کامل وضو کرو۔''

107۔ بَابُ الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ

۱۰۷۔ باب: کامل وضو کی فضیلت کا بیان

143۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَلا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذَلِكُمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرِّبَاطُ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ)).

تخريج: م/ الطهارة ١٤ (٢٥١)، ت/فيه ٣٩ (٥١)، (تحفة الأشراف: ١٤٠٨٧)، ط/السفر ١٨ (٥٥)، حم٢/٢٧٧، ٣٠٣ (صحيح)

۱۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم لوگوں کو ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات بلند کرتا ہے، وہ ہے: ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا، زیادہ قدم چل کر مسجد جانا، اور صلاۃ کے بعد صلاۃ کا انتظار کرنا، یہی رباط ہے یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا﴾ (آل عمران: ٢٠٠) میں جس کا حکم دیا گیا ہے اس سے یہی مراد ہے، بلکہ اس سے نفس اور بدن کو طاعات سے مربوط کرنا ہے، یا اس سے مراد افضل عمل ہے، یعنی یہ اعمال جہاد کی طرح ہیں جن کے ذریعے انسان اپنے سب سے بڑے دشمن شیطان کو زیر کرتا ہے، اس وجہ سے اسے رباط کہا گیا ہے جس کے معنی سرحد کی حفاظت ونگہبانی کے ہیں۔

108۔ ثَوَابُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ

۱۰۸۔ باب: مسنون وضو کرنے والے کا ثواب

144۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ؛ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السُّلَاسِلِ، فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ، فَرَابَطُوا، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا أَبَا أَيُّوبَ! فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ أُخْبِرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! أَدُلُّكَ عَلَى أَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ؟، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ، وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ، غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ))، أَكَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ! قَالَ: نَعَمْ.

تخريج: ق/إقامة الصلاة ١٩٣ (١٣٩٦)، (تحفة الأشراف: ٣٤٦٢)، حم٥/٤٢٣، د/الطهارة ٤٥ (٧٤٤) (صحيح) (متابعات وشواہد سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کی سند میں ''سفیان بن عبدالرحمن'' لین الحدیث ہیں)

۱۴۴۔ عاصم بن سفیان ثقفی سے روایت ہے کہ وہ لوگ غزوہ سلاسل ❶ کے لیے نکلے، لیکن یہ غزوہ ان سے فوت ہوگیا، تو وہ سرحد ہی پہ جمے رہے، پھر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ آئے، ان کے پاس ابوایوب اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما موجود تھے، تو عاصم کہنے لگے: ابوایوب! اس سال ہم لوگ غزوے میں شریک نہیں ہو سکے ہیں، اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو چار مسجدوں ❷ میں صلاۃ پڑھ لے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے؟، تو انہوں نے کہا: بھتیجے! میں تمھیں اس سے آسان چیز بتاتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: ''جو وضو کرے اسی طرح جیسے اسے حکم دیا گیا ہے اور صلاۃ پڑھے اسی طرح جیسے اسے حکم دیا گیا ہے، تو اس کے وہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے جنہیں اس نے اس سے پہلے کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو"، عقبہ! ایسے ہی ہے نا؟ انہوں نے کہا: ہاں (ایسے ہی ہے)۔

فائدہ ❶ :...... یہ وہ غزوہ نہیں ہے جو نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ۸ ھ میں ہوا تھا، یہ کوئی ایسا غزوہ تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ملک عراق کے اندر ہوا تھا۔

فائدہ ❷ :...... چاروں مسجدوں سے مراد مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد قبا اور مسجد اقصیٰ ہے۔

145- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ)).

تخريج: م/الطهارة ٤ (٢٣١)، ق/فيه ٥٧ (٤٥٩)، (تحفة الأشراف: ٩٧٨٩)، حم٥٧/١، ٦٦، ٦٩، وانظر أيضًا الأرقام: ٨٤، ٨٥، ٨٥٧ (صحيح)

۱۴۵- عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "جس نے اللہ عزوجل کے حکم کے موافق وضو کو پورا کیا، پانچوں وقت کی صلاتیں اس کے ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوں گی جو ان کے درمیان سرزد ہوئے ہوں گے۔"

146- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنِ امْرِءٍ يَتَوَضَّأُ، فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلاةَ إِلا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلاةِ الأُخْرَى، حَتَّى يُصَلِّيَهَا)).

تخريج: خ/الوضوء ٢٤ (١٦٠)، م/الطهارة ٤ (٢٢٧)، (تحفة الأشراف: ٩٧٩٣)، ط/فيه ٦ (٢٩)، حم١(٥٧) وانظر أيضًا رقم: ٨٤، ٨٥ (صحيح)

۱۴۶- عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے، پھر صلاۃ پڑھے، تو اس کے اس صلاۃ سے لے کر دوسری صلاۃ پڑھنے تک کے دوران میں ہونے والے گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

147- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ -- هُوَ ابْنُ سَعْدٍ -- قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُويَحْيَى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُولُ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ الْوُضُوءُ؟ قَالَ: ((أَمَّا الْوُضُوءُ، فَإِنَّكَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَأَنْقَيْتَهُمَا، خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ، فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ، وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَمَسَحْتَ رَأْسَكَ، وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ، فَإِنْ أَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ)). قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: فَقُلْتُ: يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ! انْظُرْ مَا تَقُولُ: أَكُلُّ هَذَا يُعْطَى فِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَجْلِسٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي، وَدَنَا أَجَلِي، وَمَا بِي مِنْ فَقْرٍ فَأَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٧٦٠)، وقد أخرجه: م/مسافرين ٥٢ (٨٣٢)، حم٤/١١٢، كلاهما مطولاً لغير هذا السياق (صحيح)

۱۴۷۔ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وضو کا ثواب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وضو کا ثواب یہ ہے کہ: جب تم وضو کرتے ہو، اور اپنی دونوں ہتھیلی دھوکر انہیں صاف کرتے ہو تو تمہارے ناخن اور انگلیوں کے پوروں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب تم کلی کرتے ہو، اور اپنے نتھنوں میں پانی ڈالتے ہو، اور اپنا چہرہ اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتے ہو، اور سر کا مسح کرتے ہو، اور ٹخنے تک پاؤں دھوتے ہو تو تمہارے اکثر گناہ دھل جاتے ہیں، پھر اگر تم اپنا چہرہ اللہ عز وجل کے لیے (زمین) پر رکھتے ہو ❶ تو اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتے ہو جیسے اُس دن تھے جس دن تمہاری ماں نے تمہیں جنا تھا۔“

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس پر میں نے کہا: عمرو بن عبسہ! دیکھ لیں کیا کہہ رہے ہو؟ کیا یہ سب ایک ہی مجلس میں دیا جائے گا؟ انہوں نے کہا: قسم ہے اللہ کی! میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میرا وقت قریب آ گیا ہے، اور میرے ساتھ تنگ دستی بھی نہیں ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولوں، ❷ اسے رسول اللہ ﷺ سے میرے کانوں نے سنا ہے، اور میرے دل نے یاد رکھا ہے۔

فائدہ ❶:......یعنی اخلاص کے ساتھ صرف اللہ کی رضا کے لیے صلاۃ پڑھتے ہو۔

فائدہ ❷:......مطلب یہ ہے کہ مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ آخری عمر میں خواہ مخواہ نبی اکرم ﷺ پر جھوٹ بولوں۔

109۔ اَلْقَوْلُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوءِ

۱۰۹۔ باب: وضو سے فراغت کے بعد کی دعا کا بیان

148۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)).

تخريج: م/الطهارة ٦ (٢٣٤)، ق/الطهارة ٦٠ (٤٧٠)، (تحفة الأشراف: ١٠٦٠٩)، وقد أخرجه: ت/الطهارة ٤١ (٥٥)، بزيادة "اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين"، وأعاده المؤلف في عمل اليوم والليلة ٣٤ (٨٤)، د/فيه ٦٥ (١٦٩)، م (٤/١٤٦، ١٥١، ١٥٣) من مسند عقبة بن عامر، د/الطهارة ٤٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷۴۳) مطولاً (صحیح)

۱۴۸۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے وضو کیا، اور اچھی طرح وضو کیا، پھر ”أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله“ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں) کہا تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے جس سے چاہے وہ جنت میں داخل ہو۔“

110۔ حِلْيَةُ الْوُضُوءِ

۱۱۰۔باب: وضو کے زیور کا بیان

149۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ خَلَفٍ -- وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ -- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ؛ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْلُغَ إِبْطَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا هَذَا الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ لِي: يَا بَنِي فَرُّوخَ، أَنْتُمْ هَاهُنَا، لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ، سَمِعْتُ خَلِيلِي ﷺ يَقُولُ: ((تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ)).

تخريج: م/الطهارة ۱۳ (۲۵۰)، (تحفة الأشراف: ۱۳۳۹۸)، حم ۲/۳۷۱ (صحيح)

۱۴۹۔ابو حازم کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا، اور وہ صلاۃ کے لیے وضو کر رہے تھے، وہ اپنے دونوں ہاتھ دھو رہے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے دونوں بغلوں تک پہنچ جاتے تھے، تو میں نے کہا: ابو ہریرہ! یہ کون سا وضو ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا: اے بنی فروخ! تم لوگ یہاں ہو! ❶ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم لوگ یہاں ہو تو میں یہ وضو نہیں کرتا، ❷ میں نے اپنے خلیل (گہرے دوست) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جنت میں ”مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے گا۔“ ❸

فائدہ ❶ :......فروخ ابراہیم علیہ السلام کے لڑکے کا نام تھا جو اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے بعد پیدا ہوئے، ان کی نسل بہت بڑھی، کہا جاتا ہے کہ عجمی انہیں کی اولاد میں سے ہیں، قاضی عیاض کہتے ہیں، ان فروخ سے ابو ہریرہ کی مراد موالی ہیں اور یہ خطاب ابو حازم کی طرف ہے۔

فائدہ ❷ :......اس سے معلوم ہوا کہ عوام کے سامنے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اندیشہ ہے کہ وہ اسے فرض سمجھنے لگ جائیں، اس لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی کہ اگر میں جانتا کہ تم لوگ یہاں موجود ہو تو اس طرح وضو نہ کرتا۔

فائدہ ❸ :......اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے روز مؤمن کے اعضائے وضو میں زیور پہنائے جائیں گے، تو جو کامل وضو کرے گا اس کے زیور بھی کامل ہونگے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن مسلمان کو زیور اس حد تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو میں پانی پہنچتا ہے، یعنی ہاتھوں کا زیور کہنیوں تک، پاؤں کا ٹخنوں تک، اور منہ کا کانوں تک ہوگا، واللہ أعلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

150- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، وَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ قَالَ: ((بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانِي الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ، أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ)).

تخريج: م/الطهارة ١٢ (٢٤٩) مطولاً، د/الجنائز ٨٣ (٣٢٣٧)، ق/الزهد ٣٦ (٤٣٠٦)، (تحفة الأشراف: ١٤٠٨٦)، وقد أخرجه: ط/الطهارة ٦ (٢٨)، حم ٢/٣٠٠، ٣٧٥، ٤٠٨ (صحيح)

۱۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان کی طرف نکلے اور آپ نے فرمایا: " اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ " (مومن قوم کی بستی والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں) میری خواہش ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں"، لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم لوگ آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ میرے صحابہ (ساتھی) ہو، میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی (دنیا میں) نہیں آئے، اور میں حوض پر ان کا پیش رو ہوں گا"، لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو جو بعد میں آئیں گے کیسے پہچانیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر کسی آدمی کا سفید چہرے اور پاؤں والا گھوڑا سیاہ گھوڑوں کے درمیان ہو تو کیا وہ اپنا گھوڑا نہیں پہچان لے گا؟" لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ لوگ قیامت کے دن (میدان حشر میں) اس حال میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے، اور میں حوض پر ان کا پیش رو ہوں گا۔" ❶

فائدہ ❶ :...... پیش رو سے مراد "میر سامان" ہے جو قافلے میں سب سے پہلے آگے جا کر قافلے کے ٹھہرنے اور ان کی دیگر ضروریات کا انتظام کرتا ہے، یہ امت محمدیہ کا شرف ہے کہ ان کے پیش رو محمد رسول اللہ ﷺ ہوں گے۔

111- بَابُ ثَوَابِ مَنْ أَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۱۱۱- باب: اچھی طرح وضو کرنے پھر دو رکعت صلاۃ پڑھنے کے ثواب کا بیان

151- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ؛ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: م/الطھارۃ ٦ (٢٣٤) مطولاً، د/فیه ٦٥ (١٦٩) مطولاً، ١٦٢(٩٠٦)، (تحفة الأشراف: ٩٩١٤)، حم٤/١٤٦، ١٥١، ١٥٣ (صحيح)

۱۵۱۔ عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اچھی طرح وضو کرے، پھر دل اور چہرے سے متوجہ ہو کر دو رکعت صلاۃ ادا کرے، ❶ اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔“

فائدہ ❶: ......یعنی حالت صلاۃ میں ادھر ادھر نہ دیکھے، پورے خشوع وخضوع کے ساتھ صلاۃ ادا کرے، اور نہ ہی دل میں کوئی دوسرا خیال لائے۔

112- بَابُ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَمَا لا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ مِنَ الْمَذْيِ

۱۱۲۔ باب: وضو کو توڑ دینے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان، مذی سے وضو ٹوٹ جانے کا بیان

152- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ رَجُلا مَذَّاءً، وَكَانَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ تَحْتِي، فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ، فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ إِلَى جَنْبِي: سَلْهُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: ((فِيهِ الْوُضُوءُ)).

تخریج: خ/الغسل ١٣ (٢٦٩)، (تحفة الأشراف: ١٠١٧٨)، حم١/١٢٥، ١٢٩ (حسن صحیح)

۱۵۲۔ ابوعبدالرحمن سلمی کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک ایسا آدمی تھا جسے کثرت سے مذی ❶ آتی تھی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (فاطمہ) میرے عقد نکاح میں تھیں، جس کی وجہ سے میں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے میں شرم محسوس کی تو میں نے اپنے پہلو میں بیٹھے ایک آدمی سے کہا: تم پوچھو، تو اس نے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس میں وضو ہے۔“

فائدہ ❶: ......مذی وہ لیس دار پتلا پانی ہے جو جماع کی خواہش سے پہلے شرمگاہ سے نکلتا ہے۔

153- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ: إِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ، فَأَمْذَى وَلَمْ يُجَامِعْ، فَسَلِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَإِنِّي أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، وَابْنَتُهُ تَحْتِي، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: ((يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ، وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلاةِ)).

تخریج: د/الطھارۃ ٨٣ (٢٠٨، ٢٠٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٢٤١)، حم١/١٢٤ (صحيح)

۱۵۳۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مقداد سے کہا: جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے، اور مذی نکل آئے، اور جماع نہ کرے تو (اس پر کیا ہے؟) تم اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھنے سے شرمارہا ہوں، کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے عقد نکاح میں ہیں، چنانچہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ اپنی شرمگاہ دھولیں، اور صلاۃ کی طرح وضو کرلیں۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

154ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً، فَأَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ عِنْدِي؛ فَقَالَ: ((يَكْفِي مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠١٥٦) (منكر)

(مقداد کی جگہ عمار بن یاسر کا ذکر منکر ہے، کیوں کہ اس سے پہلے کی صحیح حدیثوں میں مقداد کا ذکر آیا ہے)

۱۵۴ـ عائش بن انس سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ایک ایسا آدمی تھا جسے کثرت سے مذی آتی تھی، تو میں نے آپ کی صاحبزادی جو میرے عقدِ نکاح میں تھیں کی وجہ سے عمار بن یاسر کو حکم دیا کہ وہ (اس بارے میں) رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں، (چنانچہ انہوں نے پوچھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں وضو کافی ہے۔''

155ـ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أُمَيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَنَّ رَوْحَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ أَبِي نُجَيْحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارًا أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ؟، فَقَالَ: ((يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّأُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٥٥٠) (منكر)

(مقداد کی جگہ عمار بن یاسر کا ذکر منکر ہے، کیوں کہ اس سے پہلے کی صحیح حدیثوں میں مقداد کا ذکر آیا ہے، کما تقدم)

۱۵۵ـ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کریں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنی شرمگاہ دھولیں، اور وضو کرلیں۔''

156ـ أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْمَرْوَزِيُّ، عَنْ مَالِكٍ -- وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ --، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ، فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ، وَأَنَا أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ، فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلاةِ)).

تخريج: د/الطهارة ٨٣ (٢٠٧)، ق/فيه ٧٠ (٥٠٥)، (تحفة الأشراف: ١١٥٤٤)، ط/الطهارة ١٣ (٥٣)، حم٤/٦، ٥ ويأتي عند المؤلف برقم: ٤٤١ (صحيح)

۱۵۶ـ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کریں جو اپنی بیوی سے قریب ہوا اور اس سے مذی نکل آئے، تو اس پر کیا واجب ہے؟ (وضو یا غسل) کیوں کہ میرے عقدِ نکاح میں آپ ﷺ کی صاحبزادی (فاطمہ) ہیں، اس لیے میں (خود) آپ ﷺ سے پوچھتے ہوئے شرما رہا ہوں، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایسا پائے تو اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لے اور صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کرے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

157 ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُنْذِرًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ ، فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ: ((فِيهِ الْوُضُوءُ)) .

تخريج: خ/العلم ٥١ (١٣٢)، الوضوء ٣٤ (١٧٨)، م/الحيض ٤ (٣٠٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٢٦٤)، حم١/٨٠، ٨٢، ١٠٣، ١٢٤، ١٤٠، وله طرق أخرى عن علي. انظر الأرقام: ٤٣٦ـ٤٤١ (صحيح)

١٥٧ـ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے مذی کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے خود پوچھنے میں شرم محسوس کی، تو مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں وضو واجب ہوتا ہے۔''

113- بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

۱۱۳۔ باب: پاخانہ اور پیشاب سے وضو کا بیان

158 ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ ، قَالَ أَتَيْتُ رَجُلاً يُدْعَى: صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ ، فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ ، فَخَرَجَ ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: أَطْلُبُ الْعِلْمَ ، قَالَ: إِنَّ الْمَلائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ ، فَقَالَ: عَنْ أَيِّ شَيْءٍ تَسْأَلُ ؟ قُلْتُ: عَنِ الْخُفَّيْنِ ، قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، أَمَرَنَا أَنْ لا نَنْزِعَهُ ثَلاثًا ، إِلا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ ، وَبَوْلٍ ، وَنَوْمٍ .

تخريج: انظرحديث رقم: ١٢٦، (تحفة الأشراف: ٤٩٥٢) (حسن)

١٥٨ـ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں ایک آدمی کے پاس آیا جسے صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، میں ان کے دروازے پر بیٹھ گیا، تو وہ نکلے، تو انہوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے کہا: علم حاصل کرنے آیا ہوں، انہوں نے کہا: طالب علم کے لیے فرشتے اس چیز سے خوش ہوکر جسے وہ حاصل کررہا ہو اپنے بازو بچھا دیتے ہیں، پھر پوچھا: کس چیز کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: دونوں موزوں کے متعلق، کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں ہوتے تو آپ ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم انہیں تین دن تک نہ اتاریں، الا یہ کہ جنابت لاحق ہوجائے، لیکن پاخانہ، پیشاب اور نیند (تو ان کی وجہ سے نہ اتاریں)۔

114- الْوُضُوءُ مِنَ الْغَائِطِ

۱۱۴۔ باب: پاخانہ سے وضو ٹوٹنے کا بیان

159ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ؛ عَنْ زِرٍّ ، قَالَ: قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَفَرٍ، أَمَرَنَا أَنْ لا نَنْزِعَهُ ثَلاثًا، إِلا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ، وَبَوْلٍ، وَنَوْمٍ.

تخريج: انظرحديث رقم: ١٢٦، (تحفة الأشراف: ٤٩٥٢) (حسن)

۱۵۹۔صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں ہوتے تو آپ حکم دیتے کہ ہم (موزوں کو) تین دن تک نہ اتاریں، الا یہ کہ جنابت لاحق ہو جائے، ❶ لیکن پاخانہ، پیشاب اور نیند (تو ان کی وجہ سے نہ اتاریں۔)

فائدہ ❶:......یعنی اگر نہانے کی حاجت ہو تو موزے اتار کر نہائیں، باقی صورتوں میں اتارنے کی ضرورت نہیں۔

115- الْوُضُوءُ مِنَ الرِّيحِ

۱۱۵۔باب: ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جانے کا بیان

160- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ يَعْنِي -- ابْنَ الْمُسَيَّبِ -- وَعَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ؛ عَنْ عَمِّهِ -- وَهُوَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ زَيْدٍ -- قَالَ: شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلاةِ، قَالَ: ((لاَ يَنْصَرِفْ، حَتَّى يَجِدَ رِيحًا، أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا)).

تخريج: خ/الوضوء ٤ (١٣٧) و ٣٤ (١٧٧) مختصرًا، البيوع ٥ (٢٠٥٦)، م/الحيض ٢٦ (٣٦١)، د/الطهارة ٦٨ (١٧٦)، ق/فيه ٧٤ (٥١٣)، (تحفة الأشراف: ٥٢٩٦)، حم٤/٣٩، ٤٠ (صحيح)

۱۶۰۔عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ آدمی (بسا اوقات) صلاۃ میں محسوس کرتا ہے کہ ہوا خارج ہوگئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک بو نہ پالے، یا آواز نہ سن لے صلاۃ نہ چھوڑے۔'' ❶

فائدہ ❶:......یعنی جب ہوا کے خارج ہونے کا یقین ہو جائے تب صلاۃ توڑے اور جا کر وضو کرے، محض وہم پر نہیں۔

116- الْوُضُوءُ مِنَ النَّوْمِ

۱۱۶۔باب: نیند سے وضو کے ٹوٹ جانے کا بیان

161- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ، فَلا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ١، (تحفة الأشراف: ١٥٢٩٣) (صحيح)

۱۶۱۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہ ڈالے جب تک کہ اس پر تین مرتبہ پانی نہ ڈال لے، کیونکہ اسے خبر نہیں کہ رات میں اس کا ہاتھ کہاں کہاں رہا ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... یہ نہی (ممانعت) اکثر علما کے نزدیک تنزیہی ہے اور بعض کے نزدیک تحریمی ہے، امام احمد سے منقول ہے کہ اگر رات کو سو کر اٹھے تو کراہت تحریمی ہے اور دن کو سو کر اٹھے تو کراہت تنزیہی، ''فِي الإِنَاءِ'' کی قید سے معلوم ہوا کہ نہر، بڑا حوض اور تالاب وغیرہ اس حکم سے مستثنیٰ (الگ) ہیں اور ان میں ہاتھ داخل کرنا جائز ہے۔

117- بَابُ النُّعَاسِ

١١٧۔ باب: اونگھ کا بیان

162- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَنْصَرِفْ، لَعَلَّهُ يَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ، وَهُوَ لَا يَدْرِي)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٧٦٩)، وقد أخرجه: خ/الوضوء ٥٣ (٢١٢)، م/المسافرين ٣١ (٧٨٦)، د/الصلاة ٣٠٨ (١٣١٠)، ت/الصلاة ١٤٦ (٣٥٥)، ق/إقامة الصلاة ١٨٤ (١٣٧٠)، ط/صلاة الليل ١ (٣)، حم٦/٥٦، ٢٠٥، د/الصلاة ١٠٧ (١٤٢٣) (صحيح)

١٦٢۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کو اونگھ آئے اور وہ صلاۃ میں ہو تو وہ جلدی سے صلاۃ ختم کر لے، ایسا نہ ہو کہ وہ (اونگھ میں) اپنے حق میں بددعا کر رہا ہو اور جان ہی نہ سکے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے مصنف نے یہ اخذ کیا ہے کہ اونگھ ناقض وضو نہیں ہے، کیونکہ اگر ناقض وضو ہوتی تو آپ ﷺ صلاۃ میں اس ڈر سے منع نہ فرماتے کہ وہ اپنے حق میں بددعا کر رہا ہو، بلکہ آپ ﷺ یہ کہتے کہ اونگھنے کی حالت میں صلاۃ درست نہیں ہے۔

118- الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

١١٨۔ باب: عضوِ تناسل چھونے سے وضو کا بیان

163- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، أَنْبَأَنَا مَالِكٌ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ -- قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ -- عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ، فَقَالَ عُرْوَةُ: مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: د/الطهارة ٧٠ (١٨١)، ت/فيه ٦١ (٨٢) مختصرًا، ق/٦٣ (٤٧٩) مختصرًا، (تحفة الأشراف: ١٥٧٨٥)، ط/فيه ١٥ (٥٨)، حم٦/٤٠٦، ٤٠٧، د/الطهارة ٥٠ (٧٥١، ٧٥٢)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٦٣، ٤٤٥-٤٤٨ (صحيح)

۱۶۳۔عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں مروان بن حکم کے پاس گیا، پھر ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو لازم آتا ہے، تو مروان نے کہا: ذکر (عضوِ تناسل) کے چھونے سے وضو ہے، اس پر عروہ نے کہا: مجھے معلوم نہیں، تو مروان نے کہا: بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ ''جب کوئی اپنا ذکر (عضوِ تناسل) چھوئے تو وضو کرے۔''

164۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: ذَكَرَ مَرْوَانُ فِي إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ، أَنَّهُ يُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ إِذَا أَفْضَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهِ، فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ وَقُلْتُ: لا وُضُوءَ عَلَى مَنْ مَسَّهُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَيُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ))، قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمْ أَزَلْ أُمَارِي مَرْوَانَ، حَتَّى دَعَا رَجُلا مِنْ حَرَسِهِ، فَأَرْسَلَهُ إِلَى بُسْرَةَ، فَسَأَلَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهَا مَرْوَانُ .

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٥٧٨٥) (صحيح)

۱۶۴۔عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مروان نے اپنی مدینے کی امارت کے دوران میں ذکر کیا کہ عضوِ تناسل کے چھونے سے وضو کیا جائے گا، جب اس تک آدمی اپنا ہاتھ لے جائے، تو میں نے اس کا انکار کیا اور کہا: جو عضوِ تناسل چھوئے اس پر وضو نہیں ہے، تو مروان نے کہا: مجھے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو کیا جاتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور عضوِ تناسل چھونے سے (بھی) وضو کیا جائے گا''، عروہ کہتے ہیں: میں مروان سے برابر جھگڑتا رہا، یہاں تک کہ انہوں نے اپنے ایک دربان کو بلایا اور اسے بسرہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، چنانچہ اس نے مروان سے بیان کی ہوئی حدیث کے بارے میں بسرہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، تو بسرہ نے اسی طرح کی بات کہلا بھیجی جو مروان نے ان کے واسطے سے مجھ سے بیان کی تھی۔

119۔ بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ ذَلِكَ

۱۱۹۔باب: عضوِ تناسل چھونے سے وضو نہ کرنے کا بیان

165۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ، عَنْ مُلازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَايَعْنَاهُ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلاةَ جَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا تَرَى فِي رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلاةِ ؟ قَالَ: ((وَهَلْ هُوَ إِلا مُضْغَةٌ مِنْكَ ، -أَوْ بَضْعَةٌ مِنْكَ-)) .

تخريج: د/الطهارة ٧١ (١٨٢، ١٨٣)، ت/فيه ٦٢ (٨٥) مختصرًا، ق/فيه ٦٤، ٤٨٣، (تحفة الأشراف: ٥٠٢٣)، حم٢٢/٤، ٢٣ (صحيح)

١٦٥۔ طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی شکل میں نکلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ صلاۃ ادا کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ سے فارغ ہوئے تو ایک شخص جو دیہاتی لگ رہا تھا آیا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو صلاۃ میں اپنا عضوِ تناسل چھولے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا یا حصہ ہی تو ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہا اور طلق بن علی (رضی اللہ عنہما) دونوں کی روایتیں بظاہر متعارض ہیں لیکن بسرۃ رضی اللہ عنہا کی روایت کو ترجیح حاصل ہے، اس لیے کہ وہ اثبت اور اصح ہے اور طلق بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت منسوخ ہے، کیونکہ یہ پہلے کی ہے اور بسرۃ رضی اللہ عنہا کی روایت بعد کی ہے، جیسا کہ ابن حبان اور حازمی نے اس کی تصریح کی ہے، دونوں کے اندر اس طرح بھی تطبیق دی جاتی ہے کہ بسرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بغیر کسی پردہ اور آڑ کے چھونے سے متعلق ہے، اور طلق رضی اللہ عنہما کی حدیث کپڑے وغیرہ کے اوپر سے چھونے سے متعلق ہے۔

120- تَرْكُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ

١٢٠۔ باب: بغیر شہوت بیوی کو چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان

166- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنِ اللَّيْثِ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ؛ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّي ، وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ ، حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ ، مَسَّنِي بِرِجْلِهِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٥٣٢)، وقد أخرجه: خ/الصلاة ١٠٨ (٥١٩)، م/صلاة المسافرين ١٧ (٧٤٤)، د/فيه ١١٢ (٧١٢)، حم٦/٤٤، ٥٥، ٢٥٩، د/الصلاة ١٢٧ (١٤٥٣) (صحيح)

١٦٦۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے جنازے کی طرح چوڑان میں لیٹی رہتی تھی، یہاں تک کہ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے اپنے پاؤں سے کچوکے لگاتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... مصنف نے باب پر حدیث میں وارد لفظ ''مسنی بر جلہ'' سے استدلال کیا ہے، کیونکہ یہ بغیر شہوت کے چھونا تھا۔

167- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصَلِّي ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي ، فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ، ثُمَّ يَسْجُدُ .

تخريج: خ/الصلاة ١٠٨ (٥١٩) مطولاً، د/الصلاة ١١٢ (٧١٢)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٣٧)، حم٤٤/٢، ٥٤ (صحيح)

١٦٧۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ تم لوگوں نے دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی ہوتی اور آپ صلاۃ پڑھتے ہوتے، جب آپ سجدہ کا ارادہ کرتے تو میرے پاؤں کو کچوکے لگاتے، تو میں اسے سمیٹ لیتی، پھر آپ سجدہ کرتے۔

168- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي ، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا ، وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ .

تخريج: خ/الصلاة ٢٢ (٣٨٢)، ١٠٤ (٥١٣)، العمل في الصلاة ١٠ (١٢٠٩)، م/الصلاة ٥١ (٥١٢)، د/فيه ١١٢ (٧١٤)، (تحفة الأشراف: ١٧٧١٢)، ط/ صلاة الليل ١ (٢)، حم١٤٨/٦، ٢٢٥، ٢٥٥ (صحيح)

١٦٨۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی تھی اور میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلے کی طرف ہوتے، جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے کچوکے لگاتے تو میں اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لیتی، پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں انہیں پھیلا لیتی، ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

169- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ -- وَاللَّفْظُ لَهُ -- قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - قَالَتْ: فَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ ، وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ ، وَهُوَ سَاجِدٌ ، يَقُولُ: ((أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ)) .

تخريج: م/الصلاة ٤٢ (٤٨٦)، د/فيه ١٥٢ (٨٧٩)، ق/الدعاء ٣ (٣٨٤١)، (تحفة الأشراف: ١٧٨٠٧)، ط/القرآن ٨ (٣١)، (وفيه انقطاع)، حم٥٨/٦، ٢٠١، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١١٠١، ١١٣١، ٥٥٣٦ (صحيح)

١٦٩۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غائب پایا، تو اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولنے لگی، تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑا، آپ کے دونوں قدم کھڑے تھے اور آپ سجدے میں تھے، کہہ رہے تھے: "أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ" (اے اللہ! پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیری ناراضگی سے، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری عافیت کی تیرے عذاب سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، میں تیری تعریف شمار نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے)۔

121۔ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

۱۲۱۔ باب: بوسہ سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان

170۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي، وَلَا يَتَوَضَّأُ.
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: لَيْسَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ مُرْسَلًا، وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ: حَدِيثُ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا، وَحَدِيثُ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: ((تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ)) لَا شَيْءَ.

تخريج: حديث ابراهيم بن يزيد اليتمي عن عائشة أخرجه: د/الطهارة ٦٩ (١٧٨)، حم/٦/٢١٠، (تحفة الأشراف: ١٥٩١٥)، وحديث عروة المزني عن عائشة أخرجه: د/الطهارة ٦٩ (١٧٩)، ت/الطهارة ٦٣ (٨٦)، ق/الطهارة ٦٩ (٥٠٢)، حم ٦/٢١٠، (تحفة الأشراف: ١٧٣٧١) (صحيح)

(متابعات وشواہد سے تقویت پا کر یہ روایت صحیح ہے، ورنہ ابراہیم تیمی کا سماع ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں ہے)

۱۷۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی بعض ازواجِ مطہرات کا بوسہ لیتے تھے، پھر صلاۃ پڑھتے اور وضو نہیں کرتے۔ ❶

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: اس باب میں اس سے اچھی کوئی حدیث نہیں ہے اگر چہ یہ مرسل ہے، اور اس حدیث کو اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے عروہ سے، اور عروہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، یحییٰ القطان کہتے ہیں: حبیب کی یہ روایت جسے انہوں نے عروہ سے اور عروہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور حبیب کی "تصلي وإن قطر الدم على الحصير" (مستحاضہ صلاۃ پڑھے گرچہ چٹائی پر خون ٹپکے) والی روایت جسے انہوں نے عروہ سے اور عروہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے دونوں کچھ نہیں ہیں، ❷ (یعنی دونوں ضعیف اور نا قابلِ اعتماد ہیں)۔

فائدہ ❶ :...... یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شہوت کے ساتھ عورت کو چھونے سے بھی وضو نہیں ہے، کیونکہ اس کا بوسہ عام طور سے شہوت کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

فائدہ ❷ :...... اس کی وجہ حبیب اور عروہ کے درمیان سند میں انقطاع ہے، مگر متابعات وشواہد سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

122- بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۱۲۲-باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنے کا بیان

171- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالا: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ قَارِظٍ؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ)).

تخريج: م/الحيض ٢٣ (٣٥٢)، (تحفة الأشراف: ١٢١٨٢، ١٣٥٥٣)، وقد أخرجه: د/الطهارة ٧٦ (١٩٤)، ت/الطهارة ٥٨ (٧٩)، ق/الطهارة ٦٥ (٤٨٥)، حم٢/٢٦٥، ٢٧١، ٤٢٧، ٤٥٨، ٤٧٩، ٤٦٩، ٤٧٨ (صحيح)

۱۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''آگ کی پکی چیز (کھانے) سے وضو کرو۔''❶

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث منسوخ ہے، دیکھیے حدیث رقم: ۱۸۲-۱۸۵۔

172- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ -- يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ -- قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ١٧١، (تحفة الأشراف: ١٣٥٥٣) (صحيح)

۱۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''آگ کی پکی چیز (کھانے) سے وضو کرو۔''

173- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ -- وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ -- قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: أَكَلْتُ أَثْوَارَ أَقِطٍ، فَتَوَضَّأْتُ مِنْهَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

تخريج: انظرحديث رقم: ١٧١ (تحفة الأشراف: ١٣٥٥٣) (صحيح)

۱۷۳- عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے دیکھا، تو انہوں نے کہا: میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے ہیں، اسی وجہ سے میں نے وضو کیا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو آگ کی پکی چیز (کھانے) سے وضو کا حکم دیتے سنا ہے۔

174- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ أَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللهِ حَلَالًا، لِأَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ؟ فَجَمَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَصًى، فَقَالَ: أَشْهَدُ عَدَدَ هَذَا الْحَصَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٦١٤)، حم٢/٥٢٩ (صحيح)

۱۷۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کیا میں اس کھانے سے وضو کروں جسے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں حلال پاتا ہوں، محض اس لیے کہ وہ آگ سے پکا ہوا ہے؟ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ کنکریاں جمع کیں اور کہا: ان کنکریوں کی تعداد کے برابر گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ سے پکی چیزوں سے وضو کرو۔''

175- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٥٨٤) (صحيح)

۱۷۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ کی پکی چیز (کھانے) سے وضو کرو۔''

176- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مُحَمَّدٌ الْقَارِيُّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٤٦٤) (صحيح الإسناد)

۱۷۶۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آگ سے پکی چیز (کھانے) سے وضو کرو۔''

177- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ -- وَهُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ -- قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٧٨١)، حم٣٠/٤ (صحيح الإسناد)

۱۷۷۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ کی پکی چیز (کھانے) سے وضو کرو۔''

178- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَوَضَّئُوا مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٧٧٨)، حم٤/٢٨، ٣٠ (صحيح الإسناد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۸- ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آگ کی پکی چیز (کھانے) سے وضو کرو"

179- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ)).

تخريج: م/الحيض ٢٣ (٣٥١)، (تحفة الأشراف: ٣٧٠٤)، حم٥/١٨٤، ١٨٨، ١٨٩، ١٩٠، ١٩١، ١٩٢، د/الطهارة ٥١ (٧٥٣) (صحيح)

۱۷۹- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "آگ کی پکی چیز (کھانے) سے وضو کرو"

180- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الأَخْنَسِ بْنِ شَرِيقٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ- زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ-؛ فَسَقَتْهُ سَوِيقًا، ثُمَّ قَالَتْ لَهُ: تَوَضَّأْ يَا ابْنَ أُخْتِي! فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ)).

تخريج: دالطهارة ٧٦ (١٩٥)، (تحفة الأشراف: ١٥٨٧١)، حم٦/٣٢٦، ٣٢٧، ٣٢٨، ٤٢٦، ٤٢٧ (صحيح)

۱۸۰- ابوسفیان بن سعید بن اخنس بن شریق نے خبر دی ہے کہ وہ اپنی خالہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، توانہوں نے مجھے ستو پلایا، پھر کہا: بھانجے! وضو کرلو، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "آگ کی پکی چیز (کھانے) سے وضو کرو"

181- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ ابْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الأَخْنَسِ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ- زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ -قَالَتْ لَهُ- وَشَرِبَ سَوِيقًا-: يَا ابْنَ أُخْتِي! تَوَضَّأْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ)).

تخريج: انظرماقبله، (تحفة الأشراف: ١٥٨٧١) (صحيح)

۱۸۱- ابوسفیان بن سعید بن اخنس سے روایت ہے کہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا (جب انہوں نے ستو پیا) بھانجے! وضو کرلو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: "آگ کی پکی چیز (کھانے) سے وضو کرو"

123- بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۱۲۳- باب: آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہ کرنے کا بیان

182- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفًا، فَجَاءَهُ بِلَالٌ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

تخريج: ق/الطهارة ٦٦ (٤٩١)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٦٩)، حم٦/٢٩٢، وله غير هذه الطريق عن أم سلمة، راجع حم٦/٣٠٦، ٣١٧، ٣١٩، ٣٢٣ (صحيح)

۱۸۲۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (بکری کی) دست کھائی، پھر آپ کے پاس بلال رضی اللہ عنہ آئے، تو آپ صلاۃ کے لیے نکلے اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

183- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ؛ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ، ثُمَّ يَصُومُ. وَحَدَّثَنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْبًا مَشْوِيًّا، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨١٦٠)، وقدأخرجه: م/الصوم ١٣ (١١٠٩)، حم٦/٣٠٦ (صحيح)

۱۸۳۔ سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ احتلام سے نہیں (بلکہ جماع سے) صبح کرتے، پھر صوم رکھتے، (محمد بن یوسف کہتے ہیں:) اور ہم سے سلیمان بن یسار نے اس حدیث کے ساتھ (یہ بھی) بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھنا ہوا پہلو (گوشت کا ٹکڑا) پیش کیا، تو آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا، پھر صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔

184- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ يَسَارٍ؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٦٧١)، حم١/٣٦٦، وقد أخرجه: خ/الطهارة ٥٠ (٢٠٧)، الأطعمة ١٨ (٥٤٠٤)، م/الحيض ٢٤ (٣٥٤)، د/الطهارة ٧٥ (١٨٧)، حم١/٢٢٦، ٢٢٧، ٢٤١، ٢٤٤، ٢٥٣، ٢٥٤، ٢٥٨، ٢٦٤، ٢٦٧، ٢٧٢، ٢٧٣، ٢٨١، ٣٣٦، ٣٥١، ٣٥٢، ٣٥٦، ٣٦١، ٣٦٣، ٣٦٥، ٣٦٦ (صحيح)

۱۸۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا، پھر صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔

185- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: كَانَ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

تخريج: د/الطهارة ٧٥ (١٩٢)، (تحفة الأشراف: ٣٠٤٧)، وأخرجه: خ/الأطعمة ٥٣ (٥٤٥٧)، حم٣/٣٠٤، ٣٠٧، ٣٢٢، ٣٦٣، ٣٧٥، ٣٨١، بغير هذا اللفظ (صحيح)

۱۸۵- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں باتوں (آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنے اور وضو نہ کرنے) میں آخری بات آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا ہے۔

124- الْمَضْمَضَةُ مِنَ السَّوِيقِ

۱۲۴- باب: ستو کھا کر کلی کرنے کا بیان

186- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ -- قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ -- عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ -- وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ -- صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ، فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ، فَثُرِّيَ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَتَمَضْمَضَ وَتَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

تخريج: خ/الوضوء ٥١ (٢٠٩)، ٥٤ (٢١٥)، الجهاد ١٢٣ (٢٩٨١)، المغازي ٣٨ (٤١٩٥)، الأطعمة ٧ (٥٣٨٤)، ٩ (٥٣٩٠)، ٥١ (٥٤٥٥)، ق/الطهارة ٦٦ (٤٩٢)، (تحفة الأشراف: ٤٨١٣)، ط/فيه ٥ (٢٠)، حم٣/٤٦٢، ٤٨٨ (صحيح)

۱۸۶- سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ خیبر کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ جب لوگ مقام صہباء جو خیبر سے قریب ہے۔ میں پہنچے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلاۃ عصر ادا کی، پھر توشوں کو طلب کیا، تو صرف ستو لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، تو اسے گھولا گیا، آپ نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا، پھر آپ مغرب کی صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے کلی کی اور ہم نے (بھی) کلی کی، پھر آپ نے صلاۃ پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

125- الْمَضْمَضَةُ مِنَ اللَّبَنِ

۱۲۵- باب: دودھ پی کر کلی کرنے کا بیان

187- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَتَمَضْمَضَ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ لَهُ دَسَمًا)).

تخريج: خ/الوضوء ٥٢ (٢١١)، الأشربة ١٢ (٥٦٠٩)، م/الحيض ٢٤ (٣٥٨)، د/الطهارة ٧٧ (١٩٦)، ت/الطهارة ٦٦ (٨٩)، ق/الطهارة ٦٨ (٤٩٨)، (تحفة الأشراف: ٥٨٣٣)، حم١/٢٢٣، ٢٢٧، ٣٢٩،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۷، ۳۷۳ (صحيح)

۱۸۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر پانی مانگا اور کلی کی، پھر فرمایا: "اس میں چکنائی ہوتی ہے۔"

ذِكْرُ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لا يُوجِبُهُ

جن چیزوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور جن سے نہیں ہوتا

126۔ غُسْلُ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ

۱۲۶۔ باب: کافر جب اسلام لائے تو اس کے غسل کرنے کا بیان

188۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَغَرِّ -- وَهوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ -- عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ؛ أَنَّهُ أَسْلَمَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ.

تخريج: د/الطهارة ۱۳۱ (۳۵۵)، ت/الصلاة ۳۰۳ (۶۰۵)، (تحفة الأشراف: ۱۱۱۰۰)، حم۵/۶۱ (صحيح)

۱۸۸۔ قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اسلام لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ غسل کفر کی گندگی کے ازالہ اور نجاست کے احتمال کے دفعیہ کے لیے ہے، اکثر علما کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے اور بعض کے نزدیک وجوبی ہے۔

127۔ تَقْدِيمُ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسْلِمَ

۱۲۷۔ باب: کافر جب اسلام لانے کا ارادہ کرے تو پہلے غسل کرے

189۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ أُثَالٍ الْحَنَفِيَّ انْطَلَقَ إِلَى نَجْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، يَا مُحَمَّدُ!، وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ، مُخْتَصَرٌ.

تخريج: خ/الصلاة ۷۶ (۴۶۲) مختصرًا، الخصومات ۷ (۲۴۲۲) مختصرًا، المغازي ۷۰ (۴۳۷۲) مطولاً، م/الجهاد ۱۹ (۱۷۶۴)، د/الجهاد ۱۲۴ (۲۶۷۹)، (تحفة الأشراف: ۱۳۰۰۷)، حم۲/۴۵۲، ۴۸۳، وسيأتي بعضه برقم: ۷۱۳ (صحيح)

۱۸۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ثمامہ بن اثال حنفی ❶ مسجد نبوی کے قریب پانی کے پاس آئے، اور غسل کیا، پھر مسجد میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اے محمد! اللہ کی قسم میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی چہرے آپ کے چہرہ سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا، اور اب آپ کا چہرہ میرے لیے تمام چہروں سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو گیا ہے، اور آپ کے گھوڑ سواروں نے مجھے گرفتار کرلیا ہے، اور حال یہ ہے کہ میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں تو اب آپ کا کیا خیال ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بشارت دی، اور حکم دیا کہ وہ عمرہ کرلیں، (یہ حدیث یہاں مختصراً مذکور ہے)۔

فائدہ ❶ :...... یمامہ کے قبیلے بنوحنیفہ کے ایک فرد تھے، اپنی قوم کے سردار بھی تھے، عمرے کی ادائیگی کے لیے نکلے تھے، راستے میں رسول اللہ ﷺ کے گشتی سواروں نے گرفتار کرلیا، اور انہیں مدینے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے، اور انہیں مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا، تین دن کے بعد نبی اکرم ﷺ نے انہیں آزاد کردیا جس سے متاثر ہوکر وہ اسلام لے لائے

128- الْغُسْلُ مِنْ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

۱۲۸- باب: مشرک کو دفنانے کے بعد غسل کرنے کا بیان

190- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بْنَ كَعْبٍ؛ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّهُ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ، فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَوَارِهِ))، قَالَ: إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا، قَالَ: ((اذْهَبْ فَوَارِهِ))، فَلَمَّا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لِي: ((اغْتَسِلْ)).

تخريج: د/الجنائز ۷۰ (۳۲۱٤)، (تحفة الأشراف: ۱۰۲۸۷)، حم۱/۹۷، ۱۳۱، ويأتي عند المؤلف برقم: ۲۰۰۸ (صحيح)

۱۹۰- علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ابوطالب مرگئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ انہیں گاڑ دو'' تو انہوں نے کہا: وہ شرک کی حالت میں مرے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ انہیں گاڑ دو''، چنانچہ جب میں انہیں گاڑ کر آپ کے پاس واپس آیا، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''غسل کرلو''

129- بَابُ وُجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

۱۲۹- باب: مرد و عورت کے ختنے مل جانے پر غسل کے واجب ہونے کا بیان

191- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ، ثُمَّ اجْتَهَدَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)).

تخريج: خ/الغسل ۲۸ (۲۹۱)، م/الحيض ۲۲ (۳٤۸)، د/الطهارة ۸٤ (۲۱٦)، ق/الطهارة ۱۱۱ (٦۱۰)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفة الأشراف: ١٤٦٥٩)، حم٢/٢٣٤، ٣٤٧، ٣٩٣، ٤٧١، ٥٢٠، د/الطهارة ٧٥ (٧٨٨) (صحيح)

١٩١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مرد، اس (عورت) کے چاروں شاخوں کے درمیان ❶ بیٹھے، پھر کوشش کرے ❷ تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔'' ❸

فائدہ ❶ :...... اس سے مراد عورت کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر ہیں یا دونوں پیر اور دونوں ران ہیں، اور ایک قول ہے کہ اس کی شرمگاہ کے چاروں اطراف مراد ہیں۔

فائدہ ❷ :...... کوشش کرنے سے کنایہ دخول کی جانب ہے، یعنی عضوِ تناسل کو عورت کی شرم گاہ میں داخل کر دے۔

فائدہ ❸ :...... یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ غسل کے وجوب کا دار و مدار دخول پر ہے اس کے لیے انزال شرط نہیں۔

192۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَوْزَجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ، ثُمَّ اجْتَهَدَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا خَطَأٌ، وَالصَّوَابُ أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَدْ رَوَى الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُهُ كَمَا رَوَاهُ خَالِدٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٤٠٥) (صحيح)

١٩٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مرد عورت کی چاروں شاخوں کے بیچ بیٹھے، پھر کوشش کرے، تو غسل واجب ہو گیا۔''

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: اشعث کا ابن سیرین کے طریق سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا غلط ہے، صحیح یہ ہے کہ اشعث نے اسے بواسطہ حسن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، نیز یہ حدیث بواسطہ شعبہ نضر بن شمیل وغیرہ سے بھی مروی ہے، جیسا کہ اسے خالد نے روایت کی ہے، یعنی: بطريق قتادة عن الحسن، عن أبي رافع، عن أبي هريرة.

130۔ الْغُسْلُ مِنَ الْمَنِيِّ

١٣٠۔ باب: منی نکلنے پر غسل کا بیان

193۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ -- وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ -- قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ؛ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ، فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، وَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ، فَاغْتَسِلْ)).

تخريج: د/الطهارة ٨٣ (٢٠٦) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١٠٠٧٩)، حم١/ ١٠٩، ١٢٥، ١٤٥ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۳۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک ایسا شخص تھا جسے کثرت سے مذی آتی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”جب مذی دیکھو تو اپنا ذکر دھو لو، اور صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کر لو، اور جب پانی (منی) کو دتے ہوا نکلے تو غسل کرو۔“

194- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ زَائِدَةَ، ح وأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -- وَاللَّفْظُ لَهُ -- أَنْبَأَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ؛ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ، فَتَوَضَّأْ، وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، وَإِذَا رَأَيْتَ فَضْخَ الْمَاءِ، فَاغْتَسِلْ)).

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٠٠٧٩) (صحيح)

۱۹۴۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک ایسا آدمی تھا جسے کثرت سے مذی آتی تھی، تو میں نے ❶ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب مذی دیکھو تو وضو کر لو، اور اپنا ذکر دھو لو، اور جب پانی (منی) کو کودتے دیکھو، تو غسل کرو۔“ ❷

فائدہ ❶: ......یعنی مقداد یا عمار کے واسطے سے پوچھا، جیسا کہ حدیث نمبر: ۱۵۲۔۱۵۷ میں گزر چکا ہے۔

فائدہ ❷: ......منی کا ذکر افادۂ مزید کے لیے ہے، ورنہ جواب مذی کے ذکر ہی پر پورا ہو چکا تھا۔

131- غُسْلُ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

۱۳۱۔ باب: احتلام ہونے پر عورت کے غسل کا بیان

195- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ؛ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ: ((إِذَا أَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ)).

تخريج: م/الحيض ٧ (٣١١) مطولاً، ق/الطهارة ١٠٧ (٦٠١) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١١٨١)، حم ٣/١٢١، ١٩٩، ٢٨٢، د/الطهارة ٧٥ (٧٩١) بأطول من هذا، ويأتي عندالمؤلف برقم: ٢٠٠ (صحيح)

۱۹۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے متعلق دریافت کیا جو اپنے خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب وہ انزال کرے تو غسل کرے۔“

196- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَلَّمَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَفَتَغْتَسِلُ مِنْ ذَلِكَ؟، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: أُفٍّ لَكِ! أَوَ تَرَى الْمَرْأَةُ ذَلِكَ؟ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ؟!)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: تفرد به النسائي، وقد أخرجه: م/الحيض ٧ (٣١٣) تعليقاً، د/الطهارة ٩٦ (٢٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٦٦٢٧)، حم٦/ ٩٢ (صحيح)

۱۹۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی، اور عائشہ رضی اللہ عنہا (بھی وہاں) بیٹھی ہوئی تھیں، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا ہے، آپ مجھے اس عورت کے متعلق بتائیے جو خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے، کیا وہ اس کی وجہ سے غسل کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ہاں!''، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تو میں نے ان سے (ام سلیم رضی اللہ عنہا سے) کہا: افسوس ہے تم پر! کیا عورت بھی اس طرح خواب دیکھتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، پھر بچہ کیسے (ماں کے) مشابہ ہو جاتا ہے؟''۔ ❶

فائدہ ❶ :......مطلب یہ ہے کہ لڑکا مرد اور عورت کے پانی ہی سے پیدا ہوتا ہے، جس کا پانی غالب ہو جاتا ہے لڑکا اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

197۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ؛ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ))، فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَفِيمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ)).

تخريج: خ/العلم ٥٠ (١٣٠)، الغسل ٢٢ (٢٨٢)، الأنبياء ١ (٣٣٢٨)، الأدب ٦٧ (٦٠٩١)، وباب ٧٩ (٦١٢١)، م/الحيض ٧ (٣١٣)، ت/الطهارة ٩٠ (١٢٢)، ق/فيه ١٠٧ (٦٠٠)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٦٤)، ط/فيه ٢١ (٨٤)، حم٦/ ٢٩٢، ٣٠٢، ٣٠٦ (صحيح)

۱۹۷۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ حق بات (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا ہے (اس لیے میں ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہوں)، عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب منی دیکھ لے''، ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا (یہ سن کر) ہنس پڑیں، اور کہنے لگیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر لڑکا کس چیز کی وجہ سے اس کے مشابہ (ہم شکل) ہوتا ہے؟''۔

198۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِيَّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَنَامِهَا؟ فَقَالَ: ((إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ، فَلْتَغْتَسِلْ)).

تخريج: ق/الطهارة ١٠٧ (٦٠٢) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١٥٨٢٧)، حم٦/٤٠٩، د/الطهارة ٧٦/٧٨٩ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(متابعات وشواہد سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''عطاء خراسانی'' ضعیف ہیں)

۱۹۸۔ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے متعلق پوچھا جسے خواب میں احتلام ہو جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب وہ منی دیکھے تو غسل کرے۔''

132۔ بَابُ الَّذِي يَحْتَلِمُ وَلا يَرَى الْمَاءَ

۱۳۲۔ باب: اس شخص کا بیان جو خواب دیکھے اور منی نہ دیکھے

199۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سُعَادٍ؛ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ)).

تخريج: ق/الطهارة ١١٠ (٦٠٧)، (تحفة الأشراف: ٣٤٦٩)، حم٥/ ٤١٦، ٤٢١، د/الطهارة ٧٤ (٧٨٥) (صحيح)

۱۹۹۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی پانی سے ہے'' ❶ یعنی خواب میں منی خارج ہونے پر ہی غسل واجب ہوتا ہے۔

فائدہ ❶ :...... پہلے پانی سے مراد ماءِ مطہر ہے اور دوسرے پانی سے مراد منی ہے، یہ حدیث عرفاً حصر کا فائدہ دے رہی ہے، یعنی مجرد دخول سے جب تک کہ انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ہوتا، لیکن یہ حدیث ابی بن کعب کے قول "كان الماء من الماء في أوّل الإسلام ثم ترك بعده وأمر بالغسل إذا مس الختان بالختان" سے منسوخ ہے، یا یہ حکم جماع سے متعلق نہیں صرف احتلام سے متعلق ہے جیسا کہ مؤلف نے ترجمۃ الباب میں اس کی جانب اشارہ کیا ہے۔

133۔ بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْأَةِ

۱۳۳۔ باب: مرد اور عورت کی منی میں فرق کا بیان

200۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ؛ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ، فَأَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ)).

تخريج: انظررقم ١٩٥، (تحفة الأشراف: ١١٨١) (صحيح)

۲۰۰۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے، اور عورت کی منی پتلی زرد ہوتی ہے، تو دونوں میں جس کی منی سبقت کر جائے ❶ بچہ اسی کے ہم شکل ہوتا ہے۔''

فائدہ ❶ :......یعنی منی رحم میں پہلے پہنچ جائے، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ "سَبَقَ" "غَلَبَ" کے معنی میں ہے، یعنی جس کی منی غالب آ جائے اور مقدار میں طاقتور ہو۔

134۔ ذِكْرُ الاغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ

۱۳۴۔ باب: حیض سے غسل کرنے کا بیان

201۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِي أَسَدِ قُرَيْشٍ؛ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ، فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا: ((إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ، ثُمَّ صَلِّي)).

تخريج: د/الطهارة ١٠٨ (٢٨٠، ٢٨١) و ١١٠ (٢٨٦)، ق/فيه ١١٥ (٦٢٠)، (تحفة الأشراف: ١٨٠١٩)، حم ٦/٤٢٠، ٤٦٣، وأعاده المؤلف بأرقام: ٢١٢، ٣٥٠، ٣٥٨، ٣٦٢، ٣٥٨٣ (صحيح)

٢٠١۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، جو قریش کے قبیلہ بنو اسد کی خاتون ہیں کہتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کی کہ انہیں استحاضہ کا خون آتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے، جب حیض کا خون آئے تو صلاۃ ترک کردو، اور جب ختم ہو جائے تو خون دھو لو پھر (غسل کرکے) صلاۃ پڑھ لو۔''

202۔ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَاتْرُكِي الصَّلاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ، فَاغْتَسِلِي)).

تخريج: ق/الطهارة ١١٦ (٦٢٦) مطولاً، ٢٨ (٣٣١)، (تحفة الأشراف: ١٦٥١٦)، وقد أخرجه: خ/الحيض، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٠٣، ٢٠٤، ٣٥١ (صحيح)

٢٠٢۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب حیض کا خون آئے تو صلاۃ چھوڑ دو، اور جب بند ہو جائے تو غسل کرلو۔''

203۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ، فَاشْتَكَتْ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ، فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي)).

تخريج: خ/الحيض ٢٦ (٣٢٧)، م/فيه ١٤ (٣٣٤)، د/الطهارة ١١٠ (٢٨٥)، ١١١ (٢٨٨)، ق/١١٦ (٦٢٦)، (تحفة الأشراف: ١٦٥١٦، ١٧٩٢٢)، حم ٦/٨٣، ١٤١، ١٨٧، د/الطهارة ٨٠ (٧٩٥)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٠٤، ٢٠٥، ٢١١، ٣٥٧ (صحيح)

٢٠٣۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک استحاضہ کا خون آتا رہا، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ حیض نہیں ہے، بلکہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے، لہٰذا غسل کرکے صلاۃ پڑھ لو۔''

204۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُمَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ وَالأَوْزَاعِيُّ وَأَبُو مُعَيْدٍ -- وَهُوَ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ -- عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةُ بْنَتُ عَبْدِالرَّحْمَنِ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَأَةُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ -- وَهِيَ أُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ -- فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ، فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ، فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي، وَإِذَا أَقْبَلَتْ، فَاتْرُكِي لَهَا الصَّلَاةَ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي، وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ، وَتَخْرُجُ، فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَا يَمْنَعُهَا ذَلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ.

تخريج: انظر ما قبله، ولكن لا يوجد عند مسلم قوله: "وتخرج فتصلي..." (تحفة الأشراف: ١٧٩٢٢) (صحيح)

٢٠٤- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت جحش، جو ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، کو استحاضہ کا خون آیا، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے، تو جب حیض بند ہو جائے تو غسل کرو، اور صلاۃ پڑھو، اور جب وہ آ جائے تو اس کی وجہ سے صلاۃ ترک کر دو"، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تو وہ ہر صلاۃ کے لیے غسل کرتیں ❶ اور صلاۃ پڑھتی تھیں، اور کبھی کبھی اپنی بہن زینب رضی اللہ عنہا کے کمرے میں ایک ٹب میں غسل کرتیں، اور ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں، یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتی، پھر وہ نکلتیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلاۃ پڑھتیں، اور یہ (خون) انہیں صلاۃ سے نہیں روکتا۔

فائدہ ❶ :...... ہر صلاۃ کے لیے ان کا یہ غسل از راہ احتیاط تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا تھا، اور جو یہ آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا حکم دیا تھا تو اسے استحباب پر محمول کیا گیا ہے۔

205- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ -- وَتَحْتَ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ -- اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ، فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠٣، (تحفة الأشراف: ١٧٩٢٢) (صحيح)

٢٠٥- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی ام حبیبہ کو۔ جو عبدالرحمن بن عوف کے عقد میں تھیں۔ سات سال تک استحاضہ کا خون آتا رہا، اس سلسلے میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ حیض کا خون نہیں ہے، بلکہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے، لہذا تم غسل کر کے صلاۃ پڑھ لیا کرو۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

206- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُسْتَحَاضُ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ، فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي))، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

تخريج: م/الحيض ١٤ (٣٣٤)، د/الطهارة ١١١ (٢٩٠)، ت/فيه ٩٦ (١٢٩)، (تحفة الأشراف: ١٦٥٨٣)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٣٥٢ (صحيح)

٢٠٦- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے (اس حالت میں کیا کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے، تم غسل کر کے صلاۃ پڑھ لیا کرو، چنانچہ وہ ہر صلاۃ کے لیے غسل کرتی تھیں۔“

207- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا -: رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلَآنَ دَمًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي)).

تخريج: م/الحيض ١٤ (٣٣٤)، د/الطهارة ١٠٨ (٢٧٩)، (تحفة الأشراف: ١٦٣٧٠)، حم٦/٢٢٢، د/الطهارة ٨٤ (٨٠١)، ويأتي عند المؤلف في الحيض ٣ برقم: ٣٥٣ (صحيح)

٢٠٧- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے (استحاضہ کے) خون کے متعلق پوچھا؟ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ان کا ٹب خون سے بھرا دیکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تمہارے حیض کا خون جتنے دن تمہیں (پہلے صوم صلاۃ سے) روکے رکھتا تھا، اسی قدر رکی رہو، پھر غسل کرو۔

208- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى وَلَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرًا.

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ١٦٣٧٠) (صحيح)

٢٠٨- امام نسائی کہتے ہیں: ہم سے قتیبہ نے دوسری مرتبہ بیان کیا، اور (اس بار) انہوں نے جعفر کا ذکر نہیں کیا۔

209- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِي أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ، فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ، ثُمَّ لِتُصَلِّي)).

تخريج: د/الطهارة ١٠٨ (٢٧٤، ٢٧٥، ٢٧٦، ٢٧٧، ٢٧٨)، ق/فيه ١١٥ (٦٢٣)، (تحفة الأشراف: ١٨١٥٨)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ط/الطهارة ٢٩ (١٠٥)، حم٦/٢٩٣، ٣٢٠، ٣٢٢، د/الطهارة ٨٤ (٨٠٧)، ويأتي عند المؤلف في الحيض ٣ برقم: ٣٥٤، ٣٥٥ (صحيح)

۲۰۹۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو کثرت سے خون آتا تھا، تو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کے لیے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ مہینے کے ان دنوں اور راتوں کو شمار کر لے جس میں اس بیماری سے، جو اسے لاحق ہوئی ہے، پہلے حیض آیا کرتا تھا، پھر ہر مہینے اسی کے برابر صلاۃ چھوڑ دے، اور جب یہ دن گزر جائیں تو غسل کرے، پھر لنگوٹ باندھے، پھر صلاۃ پڑھے۔“

135۔ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ

۱۳۵۔ باب: قرء کا بیان

210۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ، فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ، فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ، ثُمَّ تَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي (تحفة الأشراف: ١٧٩٥٤)، حم٦/ ١٢٨، حم٦/ ١٢٩، ويأتي عند المؤلف في الحيض ٤ رقم: ٣٥٦ (صحيح)

۲۱۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو جو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں استحاضہ ہو گیا (جس سے) وہ پاک ہی نہیں رہ پاتی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ سے ان کا معاملہ ذکر کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ حیض کا خون نہیں ہے، بلکہ وہ رحم میں (شیطان کی طرف سے) ایک ایڑ ہے ❶ تو وہ اپنے حیض کی مقدار کو، جس میں اسے حیض آتا تھا، یاد رکھے، پھر اسی کے بقدر صلاۃ چھوڑ دے، پھر اس کے بعد جو دیکھے تو ہر صلاۃ کے وقت غسل کرے۔“

فائدہ ❶ :......یعنی وہ رحم میں پیر سے مارتا ہے، تو کوئی رگ پھٹ جاتی ہے جس سے خون نکلتا ہے۔

211۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ))، فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا، وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

تخريج: انظر الأرقام: ٢٠٣، ٢٠٧، (تحفة الأشراف: ١٧٩٢٢) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو سات سال تک استحاضہ کا خون آتا رہا، تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ حیض کا خون نہیں ہے، یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے“، چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے حیض کے (دنوں کے) برابر صلاۃ ترک کردیں، پھر غسل کریں، اور صلاۃ پڑھیں، تو وہ ہر صلاۃ کے وقت غسل کرتی تھیں۔

212۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عُرْوَةَ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي، فَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي، ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ)). هَذَا الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ حَيْضٌ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠١، (تحفة الأشراف: ١٨٠١٩) (صحيح)

۲۱۲۔ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور آپ سے خون آنے کی شکایت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”یہ ایک رگ (کا خون) ہے، تو دیکھتی رہو جب حیض (کا دن) آجائے تو صلاۃ چھوڑ دو، پھر جب تمہارے حیض (کے دن) گزر جائیں، اور تم پاک ہو جاؤ، تو پھر دونوں حیض کے درمیان صلاۃ پڑھو۔“ ❶ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ قروء سے مراد حیض ہے۔ ❷

ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: یہ حدیث ہشام بن عروہ نے عروہ سے روایت کی ہے، انہوں نے اس چیز کا ذکر نہیں کیا جس کا ذکر منذر نے کیا ہے۔ ❸

فائدہ ❶ :...... یعنی اس حیض کے ختم ہونے سے لے کر دوسرے حیض کے آنے تک صلاۃ پڑھو، اور جب دوسرا حیض آجائے تو چھوڑ دو۔

فائدہ ❷ :...... مصنف نے اس جملے کو اس بات کی دلیل کے طور پر ذکر کیا ہے کہ قرآن مجید میں قرء سے مراد حیض ہے، محققین علما کی رائے ہے کہ یہ لفظ اضداد میں سے ہے، حیض اور طہر دونوں کے لیے بولا جاتا ہے، خطابی کہتے ہیں کہ قرء دراصل اس وقت کو کہتے ہیں جس میں حیض یا طہر لوٹتا ہے، اسی وجہ سے حیض اور طہر دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

فائدہ ❸ :...... یعنی ہشام نے عروہ کے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سماع کا ذکر نہیں کیا ہے، اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس حدیث میں انقطاع ہے، کیوں کہ ہشام نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد عروہ نے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کے واقع کو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے، ان کی روایت سند اور متن دونوں اعتبار سے منذر بن مغیرہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے، لیکن بقول امام ابن القیم: عروہ نے فاطمہ سے سنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

213- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، فَلا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ؟ قَالَ: ((لا، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)).

تخريج: خ/الوضوء ٦٣ (٢٢٨)، الحيض ٨ (٣٠٦)، ١٩ (٣٢٠)، ٢٤ (٣٢٥)، م/الحيض ١٤ (٣٣٣)، وقد أخرجه: ت/فيه ٩٣ (١٢٥)، ق/فيه ١١٥ (٦٢١)، (تحفة الأشراف: ١٧٠٧٠، ١٧١٩٦، ١٧٢٥٩)، ط/فيه ٢٩ (١٠٤)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٣٥٩ (صحيح)

۲۱۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور عرض کی کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کا خون آتا رہتا ہے، تو میں پاک نہیں رہ پاتی ہوں، کیا صلاۃ چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، یہ تو رگ (کا خون) ہے حیض کا خون نہیں، تو جب حیض کا خون آئے تو صلاۃ چھوڑ دو، اور جب بند ہو جائے تو اپنے (جسم اور کپڑے سے) خون دھولو، اور (غسل کر کے) صلاۃ پڑھو''

136- ذِكْرُ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ

۱۳۶- باب: مستحاضہ کے غسل کا بیان

214- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قِيلَ لَهَا: إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ، فَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ، وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ، وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلاً وَاحِدًا، وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلاً وَاحِدًا، وَتَغْتَسِلَ لِصَلاةِ الصُّبْحِ غُسْلاً وَاحِدًا.

تخريج: د/الطهارة ١١٢ (٢٩٤)، حم٦/١٧٢، د/الطهارة ٨٤ (٨٠٣)، (تحفة الأشراف: ١٧٤٩٥)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٣٦٠ (صحيح)

۲۱۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک مستحاضہ عورت سے کہا گیا کہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے جو رکتا نہیں، چنانچہ اسے حکم دیا گیا کہ وہ ظہر دیر سے پڑھے اور عصر جلدی پڑھ لے، اور دونوں صلاۃ کے لیے ایک غسل کرے، اور مغرب دیر سے پڑھے اور عشا جلدی پڑھے، اور دونوں کے لیے ایک غسل کرے، اور فجر کے لیے ایک غسل کرے۔

137- بَابُ الاغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ

۱۳۷- باب: نفاس سے غسل کرنے کا بیان

215- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ)).

تخريج: م/الحج ١٦ (١٢١٠)، ق/فيه ١٢ (٢٩١٣)، (تحفة الأشراف: ٢٦٠٠)، د/المناسك ١٨٤٦/١١، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٣٩٢، ٢٧٦٢، ٢٧٦٣ (صحيح)

۲۱۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا والی حدیث میں روایت ہے کہ جس وقت انہیں ذوالحلیفہ میں نفاس ❶ آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ''اسے حکم دو کہ وہ غسل کر لے، اور احرام باندھ لے۔'' ❷

فائدہ ❶ :...... نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ جننے کے بعد عورت کو آتا ہے۔

فائدہ ❷ :...... یہ حکم احرام کے لیے برائے نظافت ہے، نفاس سے غسل کے قبیل سے نہیں، کیونکہ نفاس کا غسل نفاس کے خاتمہ پر ہوگا نہ کہ نفاس کے بیچ میں، اس لیے اس باب میں اس حدیث کے ذکر کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

138۔ بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالاسْتِحَاضَةِ

۱۳۸۔ باب: حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق کا بیان

216۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدٍ ۔۔ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَقَّاصٍ ۔۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ، أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ، فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلاةِ، فَإِذَا كَانَ الآخَرُ، فَتَوَضَّئِي، فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ۔۔ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ.

تخريج: د/الطهارة ١١٠ (٢٨٦)، (تحفة الأشراف: ١٦٦٢٦)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢١٧، ٣٦٢ (حسن صحيح)

۲۱۶۔ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں استحاضہ آتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جب حیض کا خون ہو تو صلاۃ سے رک جاؤ، کیونکہ وہ سیاہ خون ہوتا ہے، پہچان لیا جاتا ہے، اور جب دوسرا ہو تو وضو کر لو، کیونکہ وہ ایک رگ (کا خون) ہے۔''

217۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ۔۔ مِنْ حِفْظِهِ ۔۔ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ، فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلاةِ، وَإِذَا كَانَ الآخَرُ، فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ، لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ١٦٦٢٦)، وأعاده برقم: ٣٦٣ (حسن صحيح)

۲۱۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ آتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے اور پہچان لیا جاتا ہے، تو جب یہ خون ہو تو صلاۃ سے رک جاؤ، اور جب دوسرا ہو تو وضو کر کے صلاۃ پڑھو“

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو کئی راویوں نے روایت کیا ہے، لیکن جو چیز ابن ابوعدی نے ذکر کی ہے اس کو کسی نے ذکر نہیں کیا، واللہ تعالیٰ أعلم، (یعنی ”دم الحیض دم أسود“ کا ذکر کسی اور نے اس سند سے نہیں کیا ہے)۔

218- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ -- وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ -- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ: اسْتُحِيضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ أَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِي، فَإِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ))، قِيلَ لَهُ: فَالْغُسْلُ؟ قَالَ: ((ذَلِكَ لا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: لا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: ((وَتَوَضَّئِي)) غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: ((وَتَوَضَّئِي)).

تخريج: م/الحيض ١٤ (٣٣٣)، ق/الطهارة ١١٥ (٦٢١)، (تحفة الأشراف: ١٦٨٥٨)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٣٦٤ (صحيح الإسناد)

۲۱۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آیا، تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے، پاک نہیں رہ پاتی ہوں، کیا صلاۃ چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے، حیض نہیں ہے، جب حیض کا خون آئے تو صلاۃ چھوڑ دو، اور جب ختم ہو جائے تو خون کا دھبہ دھولو، اور وضو کر لو، کیونکہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض کا خون نہیں ہے“، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: غسل؟ (یعنی کیا غسل نہ کرے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس میں کسی کو شک نہیں ہے“ (یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد تو غسل کرنا ضروری ہے ہی)۔

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ حماد کے علاوہ کسی نے اس حدیث میں ”وتوضئي“ کا لفظ ذکر کیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

،جب کہ ہشام سے کئی لوگوں نے روایت کی ہے، لیکن "وتوضّئي" کا لفظ کسی نے نہیں ذکر کیا ہے۔

219۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا- قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاأَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)).

تخريج: خ/الحيض ٨ (٣٠٦)، د/فيه ١٠٩ (٢٨٣)، (تحفة الأشراف: ١٧١٤٩)، ط/الطهارة ٢٩ (١٠٤)، د/الطهارة ٨٤ (٨٠١)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٣٦٦ (صحيح)

٢١٩۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! میں پاک نہیں رہ پاتی ہوں، کیا میں صلاۃ چھوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے، حیض کا خون نہیں ہے، جب حیض کا خون آئے تو صلاۃ چھوڑ دو، پھر جب اس کے بقدر ایام گزر جائیں تو خون دھولو، اور (غسل کرکے) صلاۃ پڑھو۔

220۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لاأَطْهُرُ، أَفَأَتْرُكُ الصَّلاةَ؟ قَالَ: ((لا، إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)) قَالَ خَالِدٌ فِيمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ:- ((وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٩٥٦)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٣٦٧ (صحيح)

٢٢٠۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (فاطمہ) بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں پاک نہیں رہ پاتی ہوں، کیا صلاۃ چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے۔"

خالد کہتے ہیں: میں نے ہشام پر جو حدیث پڑھی ہے اس میں ہے "یہ حیض کا خون نہیں ہے، تو جب حیض کے دن آجائیں تو صلاۃ ترک کردو، اور جب گزر جائیں تو خون دھولو، اور (غسل کرکے) صلاۃ پڑھو"

139۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

١٣٩۔ باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی کے غسل کرنے کی ممانعت کا بیان

221۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ -- قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ -- عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ)).

تخريج: م/الطهارة ٢٩ (٢٨٣) مطولاً، ق/فيه ١٠٩ (٦٠٥)، (تحفة الأشراف: ١٤٩٣٦)، ويأتي عند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المؤلف بأرقام: ٣٣٢، ٣٩٦ (صحيح)

۲۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی ہونے کی حالت میں غسل نہ کرے۔''

140۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالاغْتِسَالِ مِنْهُ

۱۴۰۔ باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور اس سے غسل کرنے کی ممانعت کا بیان

222۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِي، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٣٩٢)، حم٢/٣٩٤، ٤٦٤ ويأتي عند المؤلف برقم: ٣٩٩ (صحيح)

۲۲۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، پھر یہ کہ اسی سے غسل بھی کرے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... کیونکہ ٹھہرا ہوا پانی اگر تھوڑا ہے تو پیشاب کرنے سے نجس (ناپاک) ہو جائے گا، اور اگر زیادہ ہے تو نجس (ناپاک) تو نہیں ہوگا، لیکن پانی خراب ہو جائے گا، اور اس کے پینے سے لوگوں کو نقصان پہنچے گا، اس لیے اگر پانی تھوڑا ہو تو نہی تحریمی ہے اور زیادہ ہو تو تنزیہی۔ یعنی تھوڑے پانی میں پیشاب کی ممانعت کا مطلب اس فعل کا حرام ہونا ہے، اور زیادہ پانی ہو تو اس ممانعت کا مطلب نزاہیت وصفائی وستھرائی مطلوب ہے، حرمت نہیں۔

141۔ بَابُ ذِكْرِ الاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

۱۴۱۔ باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا بیان

223۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -: أَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ، قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

تخريج: د/الطهارة ٩٠ (٢٢٦) مطولاً، ق/الصلاة ١٧٩ (١٣٥٤)، (تحفة الأشراف: ١٧٤٢٩)، حم٦/١٣٨، ويأتي عند المؤلف برقم: ٤٠٥ (صحيح)

۲۲۳۔ غضیف بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کس حصے میں غسل کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ابتدائی حصہ میں غسل کیا، اور کبھی آخری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصے میں کیا، میں نے کہا: شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے معاملے میں وسعت اور گنجائش رکھی ہے۔

142- الاغْتِسَالُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهُ

۱۴۲- باب: رات کے ابتدائی اور آخری حصے میں غسل کرنے کا بیان

224- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ؛ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -، فَسَأَلْتُهَا، قُلْتُ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ؟ قَالَتْ: كُلَّ ذَلِكَ، رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ، قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الأَمْرِ سَعَةً.

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ١٧٤٢٩) (صحيح)

۲۲۴- غضیف بن حارث کہتے ہیں کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، اور ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرتے تھے یا آخری حصے میں؟ تو انہوں نے کہا: دونوں وقتوں میں کرتے تھے، کبھی رات کے شروع میں غسل کرتے اور کبھی رات کے آخر میں، میں نے کہا: شکر ہے اس اللہ رب العزت کا جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

143- بَابُ ذِكْرِ الاسْتِتَارِ عِنْدَ الاغْتِسَالِ

۱۴۳- باب: غسل کرتے وقت پردہ کرنے کا بیان

225- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ، قَالَ: كُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ: ((وَلِّنِي قَفَاكَ))، فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ، فَأَسْتُرُهُ بِهِ.

تخريج: د/الطهارة ١٣٧ (٣٧٦) مطولاً، ق/الطهارة ٧٧ (٥٢٦)، ١١٣ (٦١٣)، (تحفة الأشراف: ١٢٠٥١) (صحيح)

۲۲۵- ابوسمح (ایاد) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، تو جب آپ غسل کا ارادہ کرتے تو فرماتے: ''میری طرف اپنی گدی کرلو'' تو میں اپنی گدی آپ ﷺ کی طرف کر کے آپ کو آڑ کر لیتا تھا۔

226- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - أَنَّهَا، ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قُلْتُ: أُمُّ هَانِئٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ.

تخريج: خ/الغسل ٢١ (٢٨٠)، الصلاة ٤ (٣٥٧) مطولاً، الجزية ٩ (٣١٧١) مطولاً، المغازي ٥٠ (٤٢٩٢)، الأدب ٩٤ (٦١٥٨)، م/الحيض ١٦ (٣٣٦)، المسافرين ١٣ (٣٣٦)، ت/السير ٢٦ (١٥٧٩)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الاستئذان ٣٤ (٢٧٣٤) مختصرًا، ق/الطهارة ٥٩ (٤٦٥) مختصرًا، (تحفة الأشراف: ١٨٠١٨)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٣٠١ (١٢٩٠)، ط/قصر الصلاة ٨ (٢٧)، حم ٦/٣٤١، ٣٤٢، ٣٤٣، ٤٢٣، ٤٢٥، د/الصلاة ١٥١ (١٤٩٣) (صحيح)

۲۲۶۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں غسل کرتے ہوئے ملے، فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے سے آڑ کیے ہوئے تھیں، (ام ہانی کہتی ہیں) میں نے سلام کیا، ❶ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کی: ام ہانی ہوں، تو جب آپ غسل سے فارغ ہوئے، تو کھڑے ہوئے اور ایک ہی کپڑے میں جسے آپ لپیٹے ہوئے تھے آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

فائدہ ❶ :......اس سے جو غسل کر رہا ہو اسے سلام کرنے کا جواز ثابت ہوا۔

144۔ بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ

۱۴۴۔ باب: کتنا پانی آدمی کے غسل کے لیے کافی ہوگا؟

227۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ؛ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، قَالَ: أُتِيَ مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ، حَزَرْتُهُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ، فَقَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هَذَا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٥٨١)، حم ٦/٥١ (صحيح الإسناد)

۲۲۷۔ موسیٰ جہنی کہتے ہیں کہ مجاہد کے پاس ایک برتن لایا گیا، میں نے اس میں آٹھ رطل پانی کی سمائی کا اندازہ کیا، تو مجاہد نے کہا: مجھ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی قدر پانی سے غسل فرماتے تھے۔

228۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرَ صَاعٍ، فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ، فَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا.

تخريج: خ/الغسل ٣ (٢٥١)، م/الحيض ١٠ (٣٢٠)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٩٢)، حم ٦/٧١، ٧٢، ١٤٣، ١٤٤، ١٧٣ (صحيح)

۲۲۸۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، اور ان کے رضاعی بھائی بھی آئے، تو انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے متعلق پوچھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن منگایا جس میں ایک صاع کے بقدر پانی تھا، پھر ایک پردہ ڈال کر غسل کیا، اور اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔

229۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ -وَهُوَ الْفَرَقُ-، وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٢، (تحفة الأشراف: ١٦٥٨٦) (صحيح)

۲۲۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قدح (ٹب) سے غسل کرتے تھے، اور اس کا ❶ نام فرق ہے، اور میں اور آپ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

فائدہ ❶ :......ایک پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل پانی آتا ہے۔

230- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ، وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٣، ويأتي برقم: ٣٤٦، (تحفة الأشراف: ٩٦٢) (صحيح)

۲۳۰۔ عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مکوک سے وضو کرتے اور پانچ مکاکی ❶ سے غسل کرتے تھے۔

فائدہ ❶ :......مکاکی مکوک کی جمع ہے جو اصل میں مکاکک ہے، اس کا کاف یا سے بدل دیا گیا ہے، یہ ایک پیمانہ کا نام ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے معنی مد کے ہیں، اور کچھ لوگوں کے نزدیک اس سے مراد صاع ہے۔

231۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: تَمَارَيْنَا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، فَقَالَ جَابِرٌ: يَكْفِي مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِنْ مَاءٍ، قُلْنَا: مَا يَكْفِي صَاعٌ وَلَا صَاعَانِ، قَالَ جَابِرٌ: قَدْ كَانَ يَكْفِي مَنْ كَانَ خَيْرًا مِنْكُمْ، وَأَكْثَرَ شَعْرًا.

تخريج: خ/الغسل ٣ (٢٥٢)، (تحفة الأشراف: ٢٦٤١) (صحيح)

۲۳۱۔ ابوجعفر کہتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس غسل کے سلسلے میں جھگڑ پڑے، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: غسلِ جنابت میں ایک صاع پانی کافی ہے، اس پر ہم نے کہا: ایک صاع اور دو صاع کافی نہیں ہوگا، تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذاتِ گرامی کو کافی ہوتا تھا ❶ جو تم سے زیادہ اچھے، اور زیادہ بالوں والے تھے۔

فائدہ ❶ :......اس سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں۔

145۔ بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّهُ لَا وَقْتَ فِي ذَلِكَ

۱۴۵۔ باب: غسل کے لیے پانی کی تحدید نہ ہونے کا ذکر

232۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَأَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا-، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ قَدْرُ الْفَرَقِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٥٣٣، ١٦٦٦٦)، من طريق معمر وحده، حم٦/١٢٧، ١٧٣،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومن طريق معمر وابن جريج مقرونين، حم٦/١٩٩ (صحيح)

۲۳۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں) ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے، اور وہ فرق کے بقدر ہوتا تھا۔ ❶

فائدہ ❶ :......فرق ایک پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل کی سمائی ہوتی ہے جو اہل حجاز کے نزدیک ۱۲ مد یا تین صاع کے برابر ہوتا ہے۔

146- بَابُ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

۱۴۶۔ باب: شوہر اور بیوی کے ایک برتن سے غسل کرنے کا بیان

233- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ. ح وَأَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٩٧٦، ١٧١٧٤)، ط/الطهارة ١٧ (٢٨) (صحيح)

۲۳۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں (دونوں) ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے، ہم دونوں اس سے لپ سے ایک ساتھ پانی لیتے۔

234- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

تخريج: خ/الغسل ٩ (٢٦٣)، (تحفة الأشراف: ١٧٤٩٣)، حم٦/١٧٢ (صحيح)

۲۳۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرتے تھے۔

235- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ الإِنَاءَ أَغْتَسِلُ، أَنَا وَهُوَ مِنْهُ.

تخريج: خ/الحيض ٥ (٢٩٩) مطولاً، د/الطهارة ٣٩ (٧٧)، (تحفة الأشراف: ١٥٩٨٣)، حم٦/١٨٩، ١٩١، ١٩٢، ٢١٠ (صحيح)

۲۳۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (پانی کے) برتن کے سلسلے میں جھگڑ رہی ہوں (میں اپنی طرف برتن کھینچ رہی ہوں اور آپ اپنی طرف کھینچ رہے ہیں) میں اور آپ (ہم دونوں) اسی سے غسل کرتے تھے۔

236- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

تخريج: أنظر ماقبله، (تحفة الأشراف: ١٥٩٨٣) (صحيح)

۲۳۶۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ (دونوں) ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

237۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ، أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

تخريج: م/الحيض ١٠(٣٢٢)، ت/الطهارة ٤٦(٦٢)، ق/فيه ٣٥ (٣٧٧)، (تحفة الأشراف: ١٨٠٦٧)، حم٦/٣٢٩ (صحيح)

۲۳۷۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میری خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

238۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ الأَعْرَجَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي نَاعِمٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ: أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً، رَأَيْتُنِي وَرَسُولَ اللهِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ، نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنْقِيَهُمَا، ثُمَّ نُفِيضَ عَلَيْهَا الْمَاءَ، قَالَ الأَعْرَجُ: لا تَذْكُرُ فَرْجًا وَلا تَبَالَهُ.

تخريج: تفردبه النسائي، (تحفة الأشراف ١٨٢١٥)، حم٦/٣٢٣ (صحيح الإسناد)

۲۳۸۔ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ ناعم نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ کیا بیوی شوہر کے ساتھ غسل کرسکتی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، جب سلیقہ مند ہو، میں نے اپنے آپ کو اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہم ایک لگن سے غسل کرتے تھے، ہم اپنے ہاتھوں پر پانی بہاتے یہاں تک کہ انہیں صاف کرلیتے، پھر اپنے بدن پر پانی بہاتے۔ اعرج (کیّسۃ کی تفسیر کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ سلیقہ مندوہ ہے جو نہ تو شوہر کے ساتھ غسل کرتے وقت شرمگاہ کا خیال ذہن میں لائے، اور نہ بے وقوفی (پھوہڑپن) کا مظاہرہ کرے۔

147۔ بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الاغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ

۱۴۷۔باب: جنبی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت کا بیان

239۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ دَاوُدَ الأَوْدِيِّ؛ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: لَقِيتُ رَجُلاً صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَرْبَعَ سِنِينَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ، أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ، أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا.

تخريج: د/الطهارة ١٥ (٢٨)، ٤٠ (٨١)، (تحفة الأشراف: ١٥٥٥٤، ١٥٥٥٥)، حم٤/١١٠، ١١١، ٥/٣٦٩ و يأتي عند المؤلف برقم: ٥٠٥٧ (صحيح)

۲۳۹۔ حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں ایک ایسے آدمی سے ملا جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا تھا، اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی ہر روز کنگھی کرے، یا اپنے غسل خانے میں پیشاب کرے، ❶ یا شوہر بیوی کے بچے ہوئے پانی سے یا بیوی شوہر کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے، ❷ دونوں کو چاہیے کہ ایک ساتھ لپ سے پانی لیں۔

فائدہ ❶ :...... یہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں، مطلب یہ ہے کہ یہ چیزیں ترفہ اور تنعم کے قبیل کی ہیں، اس لیے ان سے بچنا چاہیے اور اگر ضرورت اس کی متقاضی ہو تو یہ جائز ہے جیسا کہ ابوقتادہ کی روایت ہے کہ ان کے بال بہت گھنے تھے، تو نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے پوچھا، تو انہیں روزانہ اپنے بالوں کو سنوارنے اور کنگھی کرنے کا حکم دیا۔

فائدہ ❷ :...... یہ نہی تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے، کیونکہ خود نبی اکرم ﷺ نے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، نیز دیکھیں حدیث مابعد۔

148۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۴۸۔ باب: جنبی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی رخصت کا بیان

240۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ ح و أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُعَاذَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ، حَتَّى يَقُولَ: ((دَعِي لِي))، وَأَقُولُ أَنَا: دَعْ لِي، قَالَ سُوَيْدٌ: يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ، فَأَقُولُ: دَعْ لِي دَعْ لِي.

تخريج: م/الحيض ١٠ (٣٢١)، (تحفة الأشراف: ١٧٩٦٩)، حم٦/٩١، ١٠٣، ١١٨، ١٢٣، ١٦١، ١٧١، ١٧٢، ١٩٣، ٢٣٥، ٢٦٥، ويأتي عند المؤلف برقم: ٤١٤ (صحيح)

۲۴۰۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے، (کبھی) آپ مجھ سے سبقت کر جاتے، اور کبھی میں آپ سے سبقت کر جاتی، یہاں تک کہ آپ ﷺ فرماتے: ''میرے لیے چھوڑ دو''، اور میں کہتی: میرے لیے چھوڑ دیجیے۔

سوید کی روایت میں ہے: (کبھی) آپ ﷺ مجھ سے سبقت کر جاتے، اور (کبھی) میں آپ ﷺ سے سبقت کر جاتی ❶ تو میں کہتی: میرے لیے چھوڑ دیجیے میرے لیے چھوڑ دیجیے۔

فائدہ ❶ :...... ہم دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے سبقت کرنا چاہتا، اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ غسل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے بچے ہوئے پانی کا استعمال جائز ہے کیوں کہ اگر جائز نہ ہوتا تو آپ ﷺ سبقت کر کے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے پانی کو فاسد نہ کرتے۔

149- بَابُ ذِكْرِ الاغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ الَّتِي يُعْجَنُ فِيهَا

۱۴۹- باب: آٹا گوندھنے کے برتن سے غسل کرنے کا بیان

241- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُونَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ.

تخريج: ق/الطهارة ٣٥ (٣٧٨)، (تحفة الأشراف: ١٨٠١٢)، حم٦/٣٤٢ (صحيح)

۲۴۱- ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں نے ایک ہی برتن سے غسل کیا، ایک ٹب سے جس میں گندھے ہوئے آٹے کا اثر تھا۔

150- بَابُ ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَأْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

۱۵۰- باب: غسل جنابت کے وقت عورت کا اپنی چوٹیاں نہ کھولنے کا بیان

242- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ؛ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ- رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ -قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهَا عِنْدَ غَسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَى جَسَدِكِ)).

تخريج: م/الحيض ١٢ (٣٣٠)، د/الطهارة ١٠٠ (٢٥١)، ت/فيه ٧٧ (١٠٥)، ق/فيه ١٠٨ (٦٠٣)، (تحفة الأشراف: ١٨١٧٢)، حم٦/٢٨٩، ٣١٥، د/الطهارة ١١٥ (١١٩٦) (صحيح)

۲۴۲- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں ایک ایسی عورت ہوں کہ اپنے سر کی چوٹی مضبوط باندھتی ہوں، تو کیا اسے غسل جنابت کے وقت کھولوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھارے لیے بس یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لو، پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہالو۔"

151- بَابُ ذِكْرِ الأَمْرِ بِذَلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الاغْتِسَالِ لِلإِحْرَامِ

۱۵۱- باب: حائضہ کو احرام کے غسل کے وقت چوٹی کھولنے کا حکم

243- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْهَبُ، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَهِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَاهُ عَنْ عُرْوَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ، فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلا بَيْنَ الصَّفَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((انْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ))، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: ((هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَمْ يَرْوِهِ أَحَدٌ إِلَّا أَشْهَبُ.

تخريج: حديث مالك عن بن شهاب أخرجه، خ/١٨ (٣١٩)، الحج ٣١ (١٥٥٦)، ٧٧ (١٦٣٨)، المغازي ٧٧ (٤٣٩٥)، م/الحج ١٧ (١٢١١)، د/فيه ٢٣ (١٧٨١)، (تحفة الأشراف: ١٦٥٩١)، وقد أخرجه: ق/المناسك ٣٨ (٣٠٠٠)، ط/الحج ٧٤ (٢٢٣)، حم٦/ ٨٦، ١٦٤، ١٦٨، ١٦٩، ١٧٧، ١٩١، ٢٤٦، وحديث مالك عن هشام بن عروة، تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧١٧٥)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٧٦٥ (صحيح)

۲۴۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے تو میں نے عمرے کا احرام باندھا، پھر میں مکہ پہنچی تو حائضہ ہوگئی، تو میں نہ خانہ کعبہ کا طواف کرسکی، نہ صفا ومروہ کے بیچ سعی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا سر کھول لو، کنگھی کرلو، حج کا احرام باندھ لو، اور عمرہ چھوڑ دو''، چنانچہ میں نے (ایسا ہی) کیا، تو جب ہم نے حج پورا کرلیا، تو آپ ﷺ نے مجھے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم بھیجا (وہاں سے میں عمرے کا احرام باندھ کر مکہ آئی اور) میں نے عمرہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تیرے اس عمرے کی جگہ ہے'' (جو حیض کی وجہ سے تجھ سے چھوٹ گیا تھا)۔

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: ہشام بن عروہ کے واسطے سے مالک کی یہ حدیث غریب ہے، مالک سے یہ حدیث صرف اشہب نے ہی روایت کی ہے۔

152- ذِكْرُ غَسْلِ الْجُنُبِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ

۱۵۲- باب: برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے جنبی کے اپنے دونوں ہاتھ دھونے کا بیان

244- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وُضِعَ لَهُ الْإِنَاءُ، فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ، حَتَّى إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنَى وَغَسَلَ فَرْجَهُ بِالْيُسْرَى، حَتَّى إِذَا فَرَغَ، صَبَّ بِالْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جَسَدِهِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٧٣٧)، وقد أخرجه: خ/الغسل ١ (٢٤٨)، ١٥ (٢٧٢)، م/الحيض ٩ (٣١٦)، د/الطهارة ٩٨ (٢٤٢)، ت/الطهارة ٧٦ (١٠٣)، حم٦/ ٩٦، ١١٥، ١٤٣، ١٦١، ١٧٣، ط/الطهارة ١٧ (٦٧)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٤٥، ٢٤٦، ٢٤٧ (صحيح)

۲۴۴۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو آپ کے لیے پانی کا برتن رکھا جاتا، آپ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے، یہاں تک کہ جب اپنے ہاتھ دھو لیتے تو اپنا داہنا ہاتھ برتن میں داخل کرتے، پھر اپنے داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے اور بائیں سے اپنی شرم گاہ دھوتے، یہاں تک کہ جب فارغ ہو جاتے تو داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور دونوں ہاتھ دھوتے، پھر تین بار کلی کرتے، اور ناک میں پانی ڈالتے، پھر اپنے لپ بھر بھر کر تین بار اپنے سر پر پانی ڈالتے، پھر اپنے پورے جسم پر (پانی) بہاتے۔

153۔ بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الإِنَاءَ

۱۵۳۔ باب: دونوں ہاتھ برتن میں ڈالنے سے پہلے انہیں کتنی بار دھویا جائے؟

245۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ؛ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْرِغُ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاثًا، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ، ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاثًا، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ.

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ١٧٧٣٧) (صحيح الاسناد)

۲۴۵۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کے متعلق دریافت کیا؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالتے، پھر اپنی شرم گاہ دھوتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے، پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے، پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہاتے۔

154۔ إِزَالَةُ الْجُنُبِ الأَذَى عَنْ جَسَدِهِ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ

۱۵۴۔ باب: دونوں ہاتھ دھونے کے بعد جنبی کا اپنے جسم سے نجاست دور کرنے کا بیان

246۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، أَنْبَأَنَا النَّضْرُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -، فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتَى بِالإِنَاءِ، فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاثًا، فَيَغْسِلُهُمَا، ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ مَا عَلَى فَخِذَيْهِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ، وَيَصُبُّ عَلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَأْسِهِ ثَلاثًا، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٤٤، (تحفة الأشراف: ١٧٧٣٧) (صحيح الإسناد)

۲۴۶۔ عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ کو سنا وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسلِ جنابت کے متعلق ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (پانی کا) برتن لایا جاتا تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے، اور انہیں دھوتے، پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی دونوں رانوں کی نجاست دھوتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، کلی کرتے، پھر ناک میں پانی ڈالتے، اور اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے، پھر اپنے باقی جسم پر پانی بہاتے۔

155۔ بَابُ إِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنْ جَسَدِهِ

۱۵۵۔ باب: جنبی کا اپنے جسم کی نجاست دور کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو پھر سے دھونے کا بیان

247۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ؛ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ، قَالَتْ: كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلاثًا، ثُمَّ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ، قَالَ عُمَرُ: وَلا أَعْلَمُهُ إِلا قَالَ: يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ ثَلاثًا، وَيَسْتَنْشِقُ ثَلاثًا، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلاثًا، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاثًا، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٤٤، (تحفة الأشراف: ١٧٧٣٧) (صحيح الإسناد)

۲۴۷۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسلِ جنابت کا طریقہ بیان کیا، کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ تین بار دھوتے، پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرم گاہ اور اس پر لگی ہوئی نجاست دھوتے، عمر بن عبید کہتے ہیں: میں یہی جانتا ہوں کہ انہوں نے (عطا بن سائب) کہا: آپ اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر تین بار پانی ڈالتے، پھر تین بار کلی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے، اور تین بار اپنا چہرہ دھوتے، پھر تین بار اپنے سر پر پانی بہاتے، پھر اپنے اوپر پانی ڈالتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے اور اوپر کی حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہاتھ دو بار دھوئے، ایک تو شروع میں دوسرے نجاست صاف کرنے کے بعد۔

156۔ ذِكْرُ وُضُوءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

۱۵۶۔ باب: غسل سے پہلے جنبی کے وضو کرنے کا بیان

248۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - أَنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ الْمَاءَ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهِ كُلِّهِ.

تخريج: خ/الغسل ١ (٢٤٨)، (تحفة الأشراف: ١٧١٦٤)، ط/الطهارة ١٧ (٦٧)، وقد أخرجه: م/الحيض ٩ (٣١٦) (صحيح الإسناد)

۲۴۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب غسلِ جنابت کرتے، تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر وضو کرتے، جیسے آپ صلاۃ کے لیے وضو کرتے تھے، پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے اپنے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے، پھر اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے، پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہاتے۔

157۔ بَابُ تَخْلِيلِ الْجُنُبِ رَأْسَهُ

۱۵۷۔ باب: جنبی کے اپنے سر کا خلال کرنے کا بیان

249۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ، أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ، وَيَتَوَضَّأُ، وَيُخَلِّلُ رَأْسَهُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى شَعْرِهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٣٣١)، حم٦/٥٢، وقد أخرجه: م/الحيض ٩ (٣١٦) (صحيح)

۲۴۹۔ عروہ کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے غسلِ جنابت کے متعلق مجھ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، وضو کرتے اور اپنے سر کا خلال کرتے یہاں تک کہ (پانی) آپ کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جاتا، پھر اپنے پورے جسم پر پانی ڈالتے۔

250۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُشَرِّبُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٩٣٧)، وقد أخرجه: ت/الطهارة ٧٦ (١٠٤) (صحيح)

۲۵۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر کو پانی پلاتے تھے، یعنی سر کا خلال کرتے تھے، پھر اس پر تین لپ پانی ڈالتے۔

158۔ بَابُ ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

۱۵۸۔ باب: سر پر کتنا پانی بہانا جنبی کے لیے کافی ہوگا؟

251۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ؛ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِنِّي لَأَغْسِلُ كَذَا

محكم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَّا أَنَا، فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكُفٍّ)).

تخريج: خ/الغسل ٤ (٢٥٤) مختصراً، م/الحيض ١١ (٣٢٧)، د/الطهارة ٩٨ (٢٣٩)، ق/فيه ٩٥ (٥٧٥)، (تحفة الأشراف: ٣١٨٦)، حم/٨١، ٨٤، ٨٥، ويأتي عندالمؤلف برقم: ٤٢٥ (صحيح)

٢٥١- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس غسل کے سلسلے میں جھگڑ پڑے، قوم کا ایک شخص کہنے لگا: میں اس اس طرح غسل کرتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رہا میں تو میں اپنے سر پر تین لپ پانی بہاتا ہوں۔''

159- بَابُ ذِكْرِ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

١٥٩- باب: حیض کا غسل کیسے کیا جائے؟

252- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ -- وَهُوَ ابْنُ صَفِيَّةَ -- عَنْ أُمِّهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ؟ فَأَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَ: ((خُذِي فِرْصَةً مِنْ مَسْكٍ، فَتَطَهَّرِي بِهَا)) قَالَتْ: وَكَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَاسْتَتَرَ كَذَا، ثُمَّ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ! تَطَهَّرِي بِهَا)) قَالَتْ عَائِشَةُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - فَجَذَبْتُ الْمَرْأَةَ، وَقُلْتُ: تَتَبِّعِينَ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.

تخريج: خ/الحيض ١٣ (٣١٤)، ١٤ (٣١٥)، الاعتصام ٢٤ (٧٣٥٧)، م/الحيض ١٣ (٣٣٢)، (تحفة الأشراف: ١٧٨٥٩)، وقد أخرجه: د/الطهارة ١٢٢ (٣١٤)، ق/فيه ١٢٤ (٦٣٢)، حم٦/١٢٢، د/الطهارة ٨٤، ٨٠٠، ويأتي عند المؤلف برقم: ٤٢٧ (صحيح)

٢٥٢- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے غسل کے متعلق دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے اسے بتایا کہ وہ کیسے غسل کرے، پھر فرمایا: (غسل کے بعد) ''مشک لگا ہوا (روئی کا) ایک پھاہا لے کر اس سے طہارت حاصل کرو''، (عورت بولی) اس سے کیسے طہارت حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے اس طرح پردہ کر لیا (یعنی شرم سے اپنے منہ پر ہاتھ کی آڑ کر لی) پھر فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کرو''، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تو میں نے عورت کو پکڑ کر کھینچ لیا، اور (چپکے سے اس کے کان میں) کہا: اسے خون کے نشان پر پھیرو [1]۔

فائدہ [1]: ......تاکہ بدبو چلی جائے، یہ حکم استحبابی ہے اگر مشک نہ ملے تو اور خوشبو استعمال کرے۔

160- بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

١٦٠- باب: غسل کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان

253- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ -- وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ -- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: حديث الحسن بن صالح عن أبي اسحاق تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠١٩)، حم٦/٢٣٥، حديث شريك بن عبدالله، عن أبي اسحاق قد أخرجه: ت/فيه ٧٩ (١٠٧)، ق/فيه ٩٦ (٥٧٩)، (تحفة الأشراف: ١٦٠٢٥)، وقد أخرجه: د/الطهارة ٩٩ (٢٥٠)، حم٦/٦٨، ١١٩، ١٥٤، ١٩٢، ٢٥٣، ٢٥٨، ويأتي عند المؤلف برقم: ٤٣٠ (صحيح)

۲۵۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل ❶ کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... غسل سے غسلِ جنابت مراد ہے، کیوں کہ ابن ماجہ کی روایت "لا يتوضأ بعد الغسل من الجنابة" میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

161۔ بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِي يُغْتَسَلُ فِيهِ

۱۶۱۔ باب: غسل کی جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھونے کا بیان

254۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ، قَالَتْ: أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ بِيَمِينِهِ فِي الإِنَاءِ، فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ، ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاةِ، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاثَ حَثَيَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ، فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، قَالَتْ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ، فَرَدَّهُ.

تخريج: خ/الغسل ١ (٢٤٩)، ٥ (٢٥٧)، ٧ (٢٥٩)، ٨ (٢٦٠)، ١٠ (٢٦٥)، ١١ (٢٦٦)، ١٦ (٢٧٤)، ١٨ (٢٧٦)، ٢١ (٢٨١)، م/الحيض ٩ (٣١٧)، د/الطهارة ٩٨ (٢٤٥)، ت/فيه ٧٦ (١٠٣)، ق/فيه ٩٤ (٥٧٣)، (تحفة الأشراف: ١٨٠٦٤)، حم (٦/٣٢٩، ٣٣٠، ٣٣٥، ٣٣٦)، د/الطهارة ٤٠ (٧٣٨)، ٦٧ (٧٧٤)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٤٠٨، ٤١٨، ٤١٩، ٤٢٨ (صحيح)

۲۵۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میری خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسلِ جنابت کا پانی لا کر رکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار اپنے دونوں پہونچے دھوئے، پھر اپنا داہنا ہاتھ برتن میں داخل کیا تو اس سے اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا، پھر اسے اپنے بائیں ہاتھ سے دھویا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو زمین پر مارا اور اسے زور سے ملا، پھر اپنے صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کیا، پھر اپنے سر پر تین لپ بھر بھر کر ڈالا، پھر اپنے پورے جسم کو دھویا، پھر آپ نے اپنی جگہ سے الگ ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے، ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر میں تولیہ لے کر آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

162۔ بَابُ تَرْكِ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۱۶۲۔باب: غسل کے بعد (بدن پوچھنے کے لیے) تولیہ نہ لینے کا بیان

255۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ، فَأُتِيَ بِمِنْدِيلٍ، فَلَمْ يَمَسَّهُ، وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا. ❶

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٣٥١) (صحيح)

فائدہ ❶ :......يقول المزي: المحفوظ حديث ابن عباس، عن ميمونة (وحديث ميمونة قد تقدم برقم: ٢٤٥)

۲۵۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غسل کیا، تو آپ کے لیے تولیہ لایا گیا تو آپ نے اسے نہیں چھوا ❶ اور پانی کو ہاتھ سے پونچھ کر اس طرح جھاڑنے لگے۔ ❷

فائدہ ❶ :...... ممکن ہے آپ کو اس کی ضرورت نہ رہی ہو، یا تولیہ صاف نہ رہا ہو جس سے آپ نے بدن پوچھنے کو ناپسند کیا ہو، لہٰذا یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کے منافی نہیں ہے جس میں ہے: "كان للنبي ﷺ خرقة ينشف بها بعد الوضوء" اور معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت کے بھی منافی نہیں جس میں ہے: "رأيت رسول الله ﷺ إذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه" اگرچہ ان دونوں حدیثوں میں کلام ہے، لیکن ایک دوسرے سے تقویت پا رہی ہیں۔

فائدہ ❷ :...... اس سے ہاتھ سے پانی پونچھ کر جھاڑنے کا جواز ثابت ہوا، اور جس روایت میں ہاتھ سے پانی جھاڑنے کی ممانعت آئی ہے وہ ضعیف ہے۔

163۔ بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ

۱۶۳۔باب: جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے تو اس کے وضو کرنے کا بیان

256۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ -- وَقَالَ عَمْرٌو -- كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ -- إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ، زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: وُضُوءَهُ لِلصَّلاةِ.

تخريج: م/الحيض ٦ (٣٠٥)، د/الطهارة ٨٩ (٢٢٤)، ق/الطهارة ١٠٣ (٥٩١)، (تحفة الأشراف: ١٥٩٢٦)، حم ٦/١٢٦، ١٤٣، ١٩١، ١٩٢، ٢٣٥، ٢٦٠، ٢٧٣، د/الطهارة ٧٣ (٧٨٤)، الأطعمة ٣٦ (٢١٢٣) (صحيح)

۲۵۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (اور عمرو کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ) جب کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے اور جنبی ہوتے تو وضو کرتے، اور عمرو نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ "آپ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کرتے۔"

164۔ بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ

۱۶۴۔باب: جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے تو اس کے صرف دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفا کرنے کا بیان

257۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ.

تخريج: م/الحيض ٦ (٣٠٥)، د/الطهارة ٨٨ (٢٢٣)، ق/فيه ٩٩ (٥٨٤)، ١٠٤ (٥٩٣)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٦٩)، وقد أخرجه: خ/الغسل ٢٥ (٢٨٦)، ٢٧ (٢٨٨)، حم٦/٣٦، ١٠٢، ٢٠٠، ٢٧٩، د/الطهارة ٧٣ (٧٨٤)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٥٨، ٢٥٩ (صحيح)

۲۵۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کرتے، اور جب کھانے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے۔ ❶

فائدہ ❶: ......یعنی کبھی تو بیان جواز کے لیے دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفا کرتے اور کبھی مکمل وضو کرتے۔

165۔ بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَشْرَبَ

۱۶۵۔باب: جنبی جب پینے کا ارادہ کرے تو اس کے اپنے دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفا کرنے کا بیان

258۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ: غَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٧٧٦٩) (صحيح)

۲۵۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے اور آپ جنبی ہوتے تو وضو کرتے، اور جب کھانے یا پینے کا ارادہ کرتے، تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر کھاتے یا پیتے۔

166۔ بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

۱۶۶۔باب: سونے کا ارادہ کرنے پر جنبی کے وضو کرنے کا بیان

259۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُنُبٌ، تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٥٧ (صحيح)

۲۵۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے اور جنبی ہوتے تو اپنے صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے۔

260۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ)).

تخريج: م/الحيض ٦ (٣٠٦)، ت/الطهارة ٨٨ (١٢٠)، (تحفة الأشراف: ٨١٧٨، ١٠٥٥٢)، وقد أخرجه: خ/الغسل ٢٧ (٢٨٩)، ق/الطهارة ٩٩ (٥٨٥)، حم٢/ ١٧، ٣٥، ٣٦، ٤٤، ١٠٢ (صحيح)

۲۶۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی بحالتِ جنابت سو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب وہ وضو کر لے“ (تو سو سکتا ہے)۔

167۔ بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

۱۶۷۔ باب: جنبی کے سونے کا ارادہ کرنے پر اپنا عضوِ مخصوص دھونے اور وضو کرنے کا بیان

261۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ)).

تخريج: خ/الغسل ٢٧ (٢٩٠)، م/الحيض ٦ (٣٠٦)، د/الطهارة ٨٧ (٢٢١)، (تحفة الأشراف: ٧٢٢٤)، ط/الطهارة ١٩ (٧٦)، حم١/٥٠، ٤٦، ٥٦، ٦٤، ٧٥، ١١٦، ٢/٦٤ (صحيح)

۲۶۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ رات میں جنبی ہو جاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وضو کر لو اور اپنا عضوِ مخصوص دھو لو، پھر سو جاؤ۔“

168۔ بَابٌ فِي الْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأْ

۱۶۸۔ باب: جنبی جب وضو نہ کرے

262۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ ح وَأَنْبَأَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ -- وَاللَّفْظُ لَهُ -- عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَلا كَلْبٌ، وَلا جُنُبٌ)).

تخريج: د/الطهارة ٩٠ (٢٢٧)، اللباس ٤٨ (٤١٥٢)، ق/اللباس ٤٤ (٣٦٥٠)، (بدون قوله "ولا جنب")،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفة الأشراف: ١٠٢٩١)، حم١/٨٣، ١٠٤، ١٣٩، د/الاستئذان ٣٤، ٢٧٠٥، وأعاده المؤلف برقم: ٤٢٨٦ (ضعيف)

(اس کے راوی ''نجی'' اور ان کا اضافہ ''ولا جنب'' ہی ضعیف ہے، ورنہ اس کے سوا باقی ٹکڑے صحیحین میں دیگر صحابہ سے مروی ہیں)

۲۶۲۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ❶ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر، ❷ کتا ❸ یا جنبی ❹ ہو۔''

فائدہ ❶ :...... اس سے مراد رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں، نہ کہ وہ فرشتے جو جنبی اور غیر جنبی کسی سے جدا نہیں ہوتے۔

فائدہ ❷ :...... تصویر سے مراد جاندار کی تصویر ہے۔

فائدہ ❸ :...... کتے سے مراد وہ کتا ہے جو شکار یا گھر اور کھیت وغیرہ کی رکھوالی کے لیے نہ ہو۔

فائدہ ❹ :...... اس سے مراد وہ جنبی ہے جو غسل میں سستی کرتا ہو، اور دیر سے غسل کرنا اس کی عادت ہوگئی ہو، یا وہ جنبی ہے جس نے وضو نہ کیا ہو جیسا کہ مصنف نے باب کے ذریعے اشارہ کیا ہے۔

169۔ بَابٌ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ

۱۶۹۔ باب: دوبارہ جماع کے لیے جنبی کے وضو کا بیان

263۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ)).

تخريج: م/الحيض ٦ (٣٠٨) مطولاً، د/الطهارة ٨٦ (٢٢٠) مطولاً، ت/الطهارة ١٠٧ (١٤١) مطولاً، ق/الطهارة ١٠٠ (٥٨٧) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٤٢٥٠)، حم٣/٧، ٢١، ٢٨ (صحيح)

۲۶۳۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کرے۔''

170۔ بَابُ إِتْيَانِ النِّسَاءِ قَبْلَ إِحْدَاثِ الْغُسْلِ

۱۷۰۔ باب: غسل کرنے سے پہلے عورتوں سے جماع کرنے کا بیان

264۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -- وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ -- قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ.

تخريج: د/الطهارة ٨٥ (٢١٨)، (تحفة الأشراف: ٥٦٨) (صحيح)

۲۶۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ایک ہی غسل سے اپنی بیویوں کے پاس گھومے۔ ❶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :...... (یعنی ان سب سے صحبت کی اور اخیر میں غسل کیا) ممکن ہے ایسا آپ نے سفر سے آنے پر یا ایک باری پوری ہو جانے، اور دوسری باری کے شروع کرنے سے پہلے کیا ہو، یا تمام بیویوں کی رضامندی سے کیا ہو، یا یہ کہ آپ کے لیے یہ خاص ہو۔

265- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ.

تخريج: ت/الطهارة ١٠٦ (١٤٠)، ق/فيه ١٠١ (٥٨٨)، (تحفة الأشراف: ١٣٣٦)، وقد أخرجه: م/الحيض ٦ (٣٠٩)، حم١٦١/٣، ١٨٥ (صحيح) ولفظ البخاري من هذا الطريق: كان يطوف على نسائه في الساعة الواحدة وفي رواية: في الليلة الواحدة" (وبدون ذكر الغسل) (الغسل ١٢ (٢٦٨)، ٢٤ (٢٨٤)، والنكاح ٤ (٥٠٦٨)، ١٠٢ (٥٢١٥)

۲۶۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی (سبھی) بیویوں کے پاس ایک ہی غسل میں جاتے (جماع کرتے) تھے۔

171- بَابُ حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
۱۷۱- باب: جنبی کو قرآن پڑھنے سے روکنے کا بیان

266- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيًّا أَنَا وَرَجُلانِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلاءِ، فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ، وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ، لَيْسَ الْجَنَابَةَ.

تخريج: د/الطهارة ٩١ (٢٢٩) مطولاً، ت/الطهارة ١١١ (١٤٦)، بلفظ "يقرءنا القرآن" مختصراً، ق/فيه ١٠٥ (٥٩٤)، (تحفة الأشراف: ١٠١٨٦)، حم٨٣/١، ٨٤، ١٠٧، ١٢٤، ١٣٤ (ضعيف)

(اس کے راوی "عبداللہ بن سلمہ" مختلط ہو گئے تھے، اور عمرو کی ان سے روایت اختلاط کے بعد کی ہے)

۲۶۶- عبداللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں اور دیگر دو آدمی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کی جگہ سے نکلتے تو قرآن پڑھتے، اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے تھے، اور جنابت کے علاوہ کوئی چیز آپ کو قرآن پڑھنے سے نہیں روکتی تھی۔

267- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدَلانِيُّ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلِمَةَ؛ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ، لَيْسَ الْجَنَابَةَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۷۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں ❶ قرآن پڑھتے تھے سوائے جنابت کے۔

فائدہ ❶ :...... اس عموم سے جنابت کی طرح عین پاخانہ و پیشاب کی حالت بھی خارج ہے، چوں کہ عقلاً یہ دونوں اس عموم میں داخل نہیں ہیں، اسی لیے ان کے استثنا کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

172۔ بَابُ مُمَاسَّةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهِ

۱۷۲۔ باب: جنبی کو چھونے اور اس کے ساتھ بیٹھنے کا بیان

268۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَاسَحَهُ وَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يَوْمًا بُكْرَةً، فَحِدْتُ عَنْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَقَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّي؟)) فَقُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا، فَخَشِيتُ أَنْ تَمَسَّنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۳۳۹۲)، حم۵/۳۸۴، ۴۰۲ (صحيح)

۲۶۸۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی آدمی سے ملتے تو اس (کے جسم) پر ہاتھ پھیرتے، اور اس کے لیے دعا کرتے تھے، ایک دن صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر میں کترا گیا، پھر آپ کے پاس اس وقت آیا جب دن چڑھ آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تمہیں دیکھا تو تم مجھ سے کترا گئے؟“ میں نے عرض کی: میں جنبی تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ مجھ پر ہاتھ نہ پھیریں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... یعنی جنبی ہونے سے اس کا جسم اس طرح نجس نہیں ہوتا کہ کوئی اسے ہاتھ سے چھولے تو ہاتھ نجس ہو جائے، اس کی نجاست حکمی ہوتی ہے عینی نہیں۔

269۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ، فَأَهْوَى إِلَيَّ، فَقُلْتُ: إِنِّي جُنُبٌ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ)).

تخريج: م/الحيض ۲۹ (۳۷۲) مطولاً، د/الطهارة ۹۲ (۲۳۰)، ق/فيه ۸۰ (۵۳۵) مطولاً، (تحفة الأشراف: ۳۳۳۹) (صحيح)

۲۶۹۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے، اور وہ (حذیفہ) جنبی تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کی ❶ میں جنبی ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان نجس نہیں ہوتا۔“

فائدہ ❶ :...... اس روایت میں راوی نے اختصار سے کام لیا ہے، ورنہ یہ واقعہ بھی وہی ہے جو اوپر گزرا۔

270۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ -- وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ -- قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، وَهُوَ جُنُبٌ، فَانْسَلَّ عَنْهُ، فَاغْتَسَلَ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: ((أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!؟)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ، فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ)).

تخريج: خ/الغسل ٢٣ (٢٨٣)، ٢٤ (٢٨٥)، م/الحيض ٢٩ (٣٧١)، د/الطهارة ٩٢ (٢٣١)، ت/فيه ٨٩ (١٢١)، ق/فيه ٨٠ (٥٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٤٦٤٨)، حم٢/٢٣٥، ٢٨٢، ٤٧١ (صحيح)

٢٧٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مدینے کے راستوں میں سے ایک راستے میں ان سے ملے، اور وہ اس وقت جنبی تھے، تو وہ چپکے سے نکل گئے، اور (جا کر) غسل کیا، نبی اکرم ﷺ نے انہیں نہیں پایا، تو جب وہ آئے تو آپ نے پوچھا "ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟" تو انہوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! آپ اس حالت میں ملے تھے کہ میں جنبی تھا، تو میں نے ناپسند کیا کہ بغیر غسل کیے آپ کے ساتھ بیٹھوں، آپ ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ! ❶ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔"

فائدہ ❶ :...... یہ جملہ کہہ کر ان کے ایسا کرنے اور مومن کے نجس ہونے کا عقیدہ رکھنے پر آپ نے تعجب کا اظہار کیا۔

173۔ بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

١٧٣۔ باب: حائضہ سے کام لینے کا بیان

271۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! نَاوِلِينِي الثَّوْبَ))، فَقَالَتْ: إِنِّي لَا أُصَلِّي، قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ))، فَنَاوَلَتْهُ.

تخريج: م/الحيض ٢ (٢٩٩)، (تحفة الأشراف: ١٣٤٤٣)، حم٢/٤٢٨، ويأتي عند المؤلف في الحيض ١٨ (برقم: ٣٨٣) (صحيح)

٢٧١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اسی دوران میں آپ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ! مجھے کپڑا دے دو"، کہا: میں صلاۃ نہیں پڑھتی ہوں ❶ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے"، تو انہوں نے آپ ﷺ کو کپڑا دیا۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یعنی حائضہ ہوں۔

فائدہ ❷ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائضہ ہاتھ بڑھا کر مسجد میں کوئی چیز رکھ سکتی ہے یا مسجد سے کوئی چیز لے سکتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

272-أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ ح و أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا-، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ)).

تخريج: م/الحيض ٢ (٢٩٨)، د/الطهارة ١٠٤ (٢٦١)، ت/فيه ١٠١ (١٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٧٤٤٦)، وقد أخرجه: ق/فيه ١٢٠ (٦٣٢)، حم٦/٤٥، ١٠١، ١١٢، ١١٤، ١٧٣، ٢١٤، ٢٢٩، ٢٤٥، د/الطهارة ٨٢ (٧٩٨)، ١٠٨ (١١١١)، ويأتي عند المؤلف في الحيض ١٨ (برقم: ٣٨٤) (صحيح)

۲۷۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے مسجد سے چٹائی دے دو“، انہوں نے کہا: میں حائضہ ہوں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... کہ وہ ہاتھ کو مسجد میں داخل کرنے سے مانع ہو۔

273- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

تخريج: انظرحديث رقم ما قبله (صحيح)

۲۷۳۔ ابو معاویہ کی سند سے اعمش سے، پھر اسی کے مثل باقی سند سے حدیث مروی ہے۔

174- بَابُ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

۱۷۴۔ باب: مسجد میں حائضہ کے چٹائی بچھانے کا بیان

274- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْبُوذٍ، عَنْ أُمِّهِ؛ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِ إِحْدَانَا، فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ، وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨٠٨٦)، حم٦/٣٣١، ٣٣٤، ويأتي عند المؤلف في الحيض ١٩ برقم: ٣٨٥ (حسن)

۲۷۴۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ایک کی آغوش میں سر رکھ کر قرآن کی تلاوت فرماتے جب کہ وہ حائضہ ہوتی تھی، اور ہم میں سے کوئی بوریا لے کر مسجد جاتی، اور باہر کھڑی ہو کر ہاتھ بڑھا کر اسے (مسجد میں) بچھا دیتی اور وہ حائضہ ہوتی۔

175- بَابٌ فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

۱۷۵۔ باب: حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھنے کا بیان

275- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ -- وَاللَّفْظُ لَهُ -- أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - قَالَتْ: كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ، وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ.

تخريج: خ/الحيض ٣ (٢٩٧)، التوحيد ٥٢ (٧٥٤٩)، م/الحيض ٣ (٣٠١)، د/الطهارة ١٠٣ (٢٦٠)، ق/فيه ١٢٠ (٦٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٧٨٥٨)، حم٦/١١٧، ١٣٥، ١٤٨، ١٥٨، ١٩٠، ٢٠٤، ٢٥٨، ويأتي عند المؤلف في الحيض ١٦ (برقم: ٣٨١) (حسن)

۲۷۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر ہم (بیویوں) میں سے کسی کی گود میں ہوتا جب کہ وہ حائضہ ہوتی اور آپ قرآن کی تلاوت کرتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اور وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہی ہوتیں، جیسا کہ مؤلف کے علاوہ دیگر رواۃ نے اس کی صراحت کی ہے۔

176۔ بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

۱۷۶۔ باب: حائضہ کے اپنے شوہر کا سر دھونے کا بیان

276۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا -، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُومِءُ إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

تخريج: خ/الحيض ٥ (٣٠١)، الاعتكاف ٤ (٢٠٣١)، م/الحيض ٣ (٢٩٧)، (تحفة الأشراف: ١٥٩٩٠)، حم٦/٣٢، ٥٥، ٨٦، ١٧٠، ٢٠٤، ويأتي عند المؤلف في الحيض ٢١، (برقم: ٣٨٧) (صحيح)

۲۷۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں میری طرف اپنا سر بڑھاتے، تو میں اسے دھوتی اور میں حائضہ ہوتی۔

277۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ - وَذَكَرَ آخَرُ -، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا -، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

تخريج: م/الحيض٣ (٢٩٧)، (تحفة الأشراف: ١٦٣٩٣) (صحيح)

۲۷۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مسجد سے میری طرف نکالتے، تو میں اسے دھوتی تھی اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

278۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا -، قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخريج: خ/الحيض ٢ (٢٩٥)، اللباس ٧٦ (٥٩٢٥)، الشمائل ٤ (٣١)، (تحفة الأشراف: ١٧١٥٤)، وقد أخرجه: م/الحيض ٣ (٢٩٧)، ت/الصوم ٨٠ (٨٠٤)، ط/الطهارة ٢٨ (١٠٢)، حم٤ ٦/١٠٤، ٢٣١، ٢٣٢، د/الصلاة ١٠٨ (١٠٩٨، ١٠٩٩)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٣٨٦، ٣٨٩ (صحيح)

۲۷۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

279- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ ح وَأَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - مِثْلَ ذَلِكَ.

تخريج: خ/اللباس ٧٦ (٥٩٢٥)، (تحفة الأشراف: ١٦٦٠٤) (صحيح)

۲۷۹۔ اس سند سے بھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل مروی ہے۔

177- بَابُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

۱۷۷۔ باب: حائضہ کے ساتھ کھانے اور اس کا جھوٹا پینے کا بیان

280- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ -- وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ -- عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -، سَأَلْتُهَا: هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ، وَكَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ، فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ، فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ، ثُمَّ أَضَعُهُ، فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ، وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ، وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ، فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ، فَآخُذُهُ، فَأَشْرَبُ مِنْهُ، ثُمَّ أَضَعُهُ، فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ، وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٠ (صحيح الإسناد)

۲۸۰۔ شریح ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا حائضہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ کھا سکتی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلاتے تو میں آپ کے ساتھ کھاتی اور میں حائضہ ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہڈی لیتے پھر اس کے سلسلے میں آپ مجھے قسم دلاتے، تو میں اس میں سے دانت سے نوچتی پھر میں اسے رکھ دیتی، تو آپ لے لیتے اور اس میں سے نوچتے، اور آپ اپنا منہ ہڈی پر اسی جگہ رکھتے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا، آپ پانی مانگتے، اور پینے سے پہلے مجھے اس سے پینے کی قسم دلاتے، چنانچہ میں لے کر پیتی، پھر اسے رکھ دیتی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لیتے اور پیتے، اور اپنا منہ پیالے میں اسی جگہ رکھتے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... آپ ایسا اظہارِ محبت اور بیانِ جواز کے لیے کرتے۔

281- أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -، قَالَتْ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ، فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُؤْرِي وَأَنَا حَائِضٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٠ (صحيح)

٢٨١۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا منہ (برتن میں) اسی جگہ رکھتے جہاں سے میں (منہ لگا کر) پیتی تھی، آپ میرا بچا ہوا جھوٹا پیتے، اور میں حائضہ ہوتی۔

178۔ بَابُ الانْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

۱۷۸۔ باب: حائضہ کا جھوٹا پینے کا بیان

282۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -، تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ، فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُعْطِيهِ، فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فَمِي، فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٠ (صحيح)

٢٨٢۔ شریح کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پانی کا برتن دیتے، میں اس میں سے پیتی، اور میں حائضہ ہوتی تھی، پھر میں آپ کو دیتی، آپ میرے منہ رکھنے کی جگہ تلاش کرتے، اور اپنا منہ اسی جگہ رکھتے۔

283۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -، قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ، وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٠ (صحيح)

٢٨٣۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں (پانی) پیتی اور میں حائضہ ہوتی، اور اسے نبی اکرم ﷺ کو دیتی، تو آپ اپنا منہ میرے منہ رکھنے کی جگہ پر رکھ کر پیتے، اور میں ہڈی سے گوشت (نوچ کر) کھاتی، اور حائضہ ہوتی، اور اسے نبی اکرم ﷺ کو دیتی تو آپ اپنا منہ میرے منہ رکھنے کی جگہ پر رکھتے۔

179۔ بَابُ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

۱۷۹۔ باب: حائضہ کے ساتھ لیٹنے کا بیان

284۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ. ح وَأَنْبَأَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ -- وَاللَّفْظُ لَهُ -- قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ، إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي، فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ.

تخريج: خ/الحيض ٤ (٢٩٨)، ٢١ (٣٢٢)، ٢٢ (٣٢٣)، الصوم ٢٤ (١٩٢٩) م/فيه ٢ (٢٩٦)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٧٠)، وقد أخرجه: ق/الطهارة ١٢١ (٦٣٧)، حم٦/٣٠٠، ٣١٨، د/الطهارة ١٠٧ (١٠٨٥)، ويأتي عند المؤلف في الحيض ١٠ (برقم: ٣٧١) (صحيح)

٢٨٤۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹی تھی کہ اسی دوران میں مجھے حیض آ گیا، تو میں آہستہ سے کھسک آئی اور جا کر میں نے اپنے حیض کا کپڑا لیا، تو رسول اللہ ﷺ پوچھنے لگے: ''کیا تم کو حیض آ گیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے مجھے بلایا، تو (جا کر) میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

285۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خِلَاسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ، وَأَنَا طَامِثٌ - أَوْ حَائِضٌ -، فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ، غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ، وَصَلَّى فِيهِ، ثُمَّ يَعُودُ، فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَمْ يَعْدُهُ، وَصَلَّى فِيهِ.

تخريج: د/الطهارة ١٠٧ (٢٦٩)، النكاح ٤٧ (٢١٦٦)، (تحفة الأشراف: ١٦٠٦٧)، حم٦/٤٤، د/الطهارة ١٠٥ (١٠٥٣)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٣٧٢، ٧٧٤ (صحيح)

٢٨٥۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک ہی چادر میں رات گزارتے، اور میں حائضہ ہوتی، اگر آپ ﷺ کو میرے (خون) میں سے کچھ لگ جاتا تو صرف اسی جگہ کو دھوتے، اس سے تجاوز نہ کرتے، اور اسی کپڑے میں صلاۃ ادا کرتے، پھر واپس آ کر لیٹ جاتے، پھر دوبارہ اگر آپ کو میرے (خون) میں سے کچھ لگ جاتا تو آپ ﷺ پھر اسی طرح کرتے، اس سے تجاوز نہ فرماتے، اور اسی میں صلاۃ پڑھتے۔

180۔ بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

۱۸۰۔ باب: حائضہ کے ساتھ چمٹنے کا بیان

286۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٤٢٠)، وقد أخرجه: خ/الحيض ٥ (٣٠٢)، م/فيه ١ (٢٩٣)، د/الطهارة ١٠٧ (٢٦٨)، ت/الطهارة ٩٩ (١٣٢)، الصوم ٣٢ (٧٢٨)، ق/الطهارة ١٢١ (٦٣٦)، حم٦/١١٣، ١٦٠، ١٧٤، ١٨٢، ٢٠٤، ٢٠٦، د/الطهارة ١٠٧ (١٠٨٧، ١٠٨٨)، ويأتي عند المؤلف في الحيض ١٢ برقم: ٣٨٣ (صحيح)

٢٨٦۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ایک کو، جب وہ حائضہ ہوتی، حکم دیتے کہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہبند باندھ لے، پھر آپ اس سے چمٹتے۔

287- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَتَّزِرَ، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا.

تخريج: خ/الحيض ٥ (٢٩٩)، الصوم ٤ (٢٠٣٠)، م/الحيض ١ (٢٩٣)، د/الطهارة ١٠٧ (٢٦٨)، ت/الطهارة ٩٩ (١٣٢)، ق/الطهارة ١٢١ (٦٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٩٨٢)، حم٦/٥٥، ١٣٤، ١٧٤، ١٨٩، ٢٠٩، د/الطهارة ١٠٧ (١٠٧٧)، ويأتي عندالمؤلف برقم: ٣٧٤ (صحيح)

۲۸۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اسے حکم دیتے کہ تہبند باندھ لے، پھر آپ اس سے چمٹتے۔ ❶

فائدہ ❶ :......حدیث میں "یباشرھا" کا لفظ آیا ہے یہاں مباشرت سے جماع مراد نہیں کہ یہ اعتراض کیا جائے کہ آپ کیسے مباشرت کرتے، جبکہ حائضہ سے مباشرت حرام ہے، بلکہ یہاں بوس وکنار اور چمٹنا مراد ہے۔

288- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ -- قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ -- عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ وَاللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ بُدَيَّةَ -- وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَدَبَةَ -- مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ؛ عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ - فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ - مُحْتَجِزَةً بِهِ.

تخريج: د/الطهارة ١٠٧ (٢٦٧)، حم٦/٣٣٢، ٣٣٥، ٣٣٦، د/الطهارة ١٠٧ (١٠٩٧)، ويأتي عند المؤلف في الحيض ١٣ (برقم: ٣٧٦)، (تحفة الأشراف: ١٨٠٨٥)، وقد أخرجه: خ/الحيض ٥ (٣٠٣)، م/الحيض ١ (٢٩٤) (صحيح)

۲۸۸- ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی کے ساتھ ❶ چمٹتے اور وہ حائضہ ہوتی جب اس پر تہبند ہوتا، جو آدھی ران اور گھٹنے تک پہنچتا، لیث کی روایت میں ہے: وہ اسے اپنی کمر پر باندھے ہوتی۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث میں بھی مباشرت سے چمٹنا ہی مراد ہے۔

181- بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ((وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ))

۱۸۱- باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ" کی تفسیر

289- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ؛ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ، وَلَمْ يُشَارِبُوهُنَّ، وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ، فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ، قُلْ هُوَ أَذًى﴾ الْآيَةَ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ، وَيُشَارِبُوهُنَّ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ ، وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ .
فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَايَدَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئاً مِنْ أَمْرِنَا إِلا خَالَفَنَا ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَأَخْبَرَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَالَا: أَنُجَامِعُهُنَّ فِي الْحَيْضِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَمَعُّراً شَدِيداً ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا ، فَقَامَا ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَدِيَّةَ لَبَنٍ ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا ، فَرَدَّهُمَا فَسَقَاهُمَا ، فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا .

تخريج: م/الحيض ٣ (٣٠٢)، د/الطهارة ١٠٣ (٢٥٨)، النكاح ٤٧ (٢١٦٥)، ت/تفسير البقرة (٢٩٧٧)، ق/الطهارة ١٢٥ (٦٤٤)، (تحفة الأشراف: ٣٠٨)، حم٣/١٣٢، ٢٤٦، د/الطهارة ١٠٧ (١٠٩٣)، ويأتي عند المؤلف في الحيض ٨، باتم مما هنا (برقم: ٣٦٩) (صحيح)

٢٨٩۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہود کی عورتیں جب حائضہ ہوتیں تو وہ ان کے ساتھ نہ کھاتے پیتے اور نہ انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رکھتے ،تو لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا ،تو اللہ عزوجل نے آیت کریمہ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ، قُلْ هُوَ أَذًى﴾ ❶ (لوگ آپ سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ ﷺ فرمادیجیے: وہ گندگی ہے) نازل فرمائی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ کھائیں، پئیں اور انہیں اپنے ساتھ گھروں میں رکھیں، اور جماع کے علاوہ ان کے ساتھ سب کچھ کریں۔

تو یہود کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کوئی ایسا معاملہ نہیں چھوڑتے ہیں جس میں ہماری مخالفت نہ کرتے ہوں، اس پر اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ عنہما اٹھے، اور جا کر رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی، اور دونوں کہنے لگے کہ کیوں نہ ہم ان سے حالت حیض میں مجامعت (بھی) کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سخت متغیر ہو گیا، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ ﷺ ان دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں کہ (اسی وقت) رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ کا ہدیہ آ گیا، تو آپ نے ان دونوں کو واپس بلا بھیجا، اور انہیں پلایا تب ان دونوں نے جانا کہ آپ ان سے ناراض نہیں ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اور وہ تجھ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دے وہ ایک طرح کی گندگی ہے، سو حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پھر جب وہ غسل کرلیں تو ان کے پاس آؤ جہاں سے تمھیں اللہ نے حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرنے والے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو بہت پاک رہنے والے ہیں۔ (البقرة: ٢٢٢)

182۔ بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا

١٨٢۔ باب: حالت حیض میں جماع سے اللہ عزوجل کی ممانعت جان لینے کے بعد جو شخص اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کرے تو اس کے کفارے کا بیان

290۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِقْسَمٍ؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ: ((يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ، أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ)).

تخريج: د/الطهارة ١٠٦ (٢٦٤)، النكاح ٤٨ (٢١٦٨)، ق/الطهارة ١٢٣ (٦٤٠)، (تحفة الأشراف: ٦٤٩٠)، وقد أخرجه: ت/الطهارة ١٠٣ (١٣٧)، حم١/٢٢٩، ٢٣٧، ٢٧٢، ٢٨٦، ٣١٢، ٣٢٥، ٣٦٣، ٣٦٧، د/الطهارة ١١٢ (١١٤٦، ١١٤٧)، ويأتي عند المؤلف في الحيض ٩، (برقم: ٣٧٠) (صحيح)

۲۹۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے جماع کرے، اور وہ حائضہ ہو کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ جب وہ بیوی سے شروع حیض میں جماع کرے تو ایک دینار صدقہ کرے، اور جب خون بند ہو جانے پر جماع کرے تو آدھا دینار صدقہ کرے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہاں نوعیت بتانا مقصود نہیں، بلکہ یہ راوی کا تردد ہے، واضح رہے کہ یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں۔

183- بَابُ مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَاضَتْ؟

۱۸۳۔ باب: محرم عورت جب حائضہ ہو جائے تو کیا کرے؟

291- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لا نُرَى إِلا الْحَجَّ، فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: ((مَا لَكِ أَنَفِسْتِ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ -عَزَّ وَجَلَّ- عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنَّ لا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ))، وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

تخريج: خ/الحيض ٧ (٢٩٤)، الحج ٣٣ (١٥٦٠)، و ٨١ (١٦٥٠)، العمرة ٩ (١٧٨٨)، الأضاحي ٣ (٥٥٤٨)، ١٠ (٥٥٥٩)، م/الحج ١٧ (١٢١١)، د/فيه ٢٣ (١٧٨٢)، ق/فيه ٣٦ (٢٩٦٣)، حم ٦/٣٩، د/المناسك ٦٢ (١٩٤٥)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٣٤٩، ٢٧٤٢، ٢٩٩٣، (تحفة الأشراف: ١٧٤٨٢) (صحيح)

۲۹۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، ہمیں صرف حج کرنا تھا، جب مقام سرف آیا تو میں حائضہ ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے، اور اس وقت میں رو رہی تھی آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا بات ہے؟ حائضہ ہو گئی ہو؟“ میں نے عرض کی: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایسی چیز ہے جسے اللہ عز وجل نے آدم زادیوں کے لیے مقدر کر دیا ہے، تو وہ سارے کام کرو جو حاجی کرتا ہے سوائے اس کے کہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا“، نیز رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

184۔ بَابُ مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الإِحْرَامِ؟

۱۸۴۔باب: احرام باندھنے کے وقت نفاس والی عورتیں کیا کریں؟

292۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -- وَاللَّفْظُ لَهُ -- قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: ((اغْتَسِلِي، وَاسْتَثْفِرِي، ثُمَّ أَهِلِّي)).

تخريج: تفردبه النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٦١٧)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢١٥ (صحيح)

۲۹۲۔محمد کہتے ہیں کہ ہم لوگ جابر بن عبداللہ کے پاس آئے، اور ہم نے ان سے نبی اکرم ﷺ کے حج (حجۃ الوداع) کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پچیس ذی قعدہ کو نکلے ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابوبکر کو جنا، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی بھیج کر دریافت کیا کہ اب میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غسل کرلو اور لنگوٹ کس لو، پھر لبیک پکارو۔“

185۔ بَابُ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۱۸۵۔باب: حیض کا خون کپڑے میں لگ جانے کا بیان

293۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ، أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ قَالَ: ((حُكِّيهِ بِضِلَعٍ، وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ)).

تخريج: د/الطهارة ١٣٢ (٣٦٣)، ق/فيه ١١٨ (٦٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٨٣٤٤)، حم٦/٣٥٥، ٣٥٦، د/الطهارة ١٠٥ (١٠٥٩)، ويأتي عند المؤلف في الحيض ٢٦ (برقم: ٣٩٥) (صحيح)

۲۹۳۔ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کا خون کپڑے میں لگ جانے کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے لکڑی سے کھرچ دو، اور پانی اور بیر کے پتے سے دھولو۔“

294۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ -- وَكَانَتْ تَكُونُ فِي حَجْرِهَا -- أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ: ((حُتِّيهِ، ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ انْضَحِيهِ، وَصَلِّي فِيهِ)).

تخريج: خ/الوضوء ٦٣ (٢٢٧)، الحيض ٩ (٣٠٦)، م/الطهارة ٣٣ (٢٩١)، د/الطهارة ١٣٢ (٣٦١، ٣٦٢)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت/الطهارة ١٠٤ (١٣٨)، ق/الطهارة ١١٨ (٦٢٩)، ط/الطهارة ٢٨ (١٠٣)، حم٦/٣٤٥، ٣٤٦، ٣٥٣، د/الطهارة ٨٣ (٧٩٩)، ويأتي عند المؤلف في الحيض ٢٦ (برقم: ٣٩٤)، (تحفة الأشراف: ١٥٧٤٣) (صحيح)

۲۹۴- فاطمہ بنت منذر اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں (وہ ان کی گود میں پلی تھیں) کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے میں حیض کا خون لگ جانے کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اُسے کھرچ دو، پھر پانی ڈال کر انگلیوں سے رگڑو، پھر اسے دھولو، اور اس میں صلاۃ پڑھ لو۔''

186- بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۱۸۶- باب: کپڑے میں منی لگ جانے کا بیان

295- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي كَانَ يُجَامِعُ فِيهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى.

تخريج: د/الطهارة ١٣٣ (٣٦٦)، ق/الطهارة ٨٣ (٥٤٠)، حم٦/٣٢٥، ٤٢٦، د/الصلاة ١٠٢ (١٤١٥، ١٤١٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٨٦٨) (صحيح)

۲۹۵- معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنی بہن) ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں صلاۃ پڑھتے تھے جس میں جماع کرتے تھے؟ توانہوں نے جواب دیا: ہاں! جب آپ اس میں کوئی گندگی نہ دیکھتے۔

187- بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

۱۸۷- باب: کپڑے سے منی دھونے کا بیان

296- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلاةِ، وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِي ثَوْبِهِ.

تخريج: خ/الوضوء ٦٤ (٢٢٩، ٢٣٠)، ٦٥ (٢٣١)، م/الطهارة ٣٢ (٢٨٩)، د/فيه ٣٦ (٣٧٣)، ت/فيه ٨٦ (١١٧)، ق/فيه ٨١ (٥٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٦١٣٥)، حم٦/٤٨، ١٤٢، ١٦٢، ٢٣٥ (صحيح)

۲۹۶- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کا اثر ❶ دھوتی تھی، پھر آپ صلاۃ کے لیے نکلتے، اور پانی کے دھبے آپ کے کپڑے پر باقی ہوتے۔

فائدہ ❶ :...... یہاں اس سے مراد منی ہے، اور منی ایک قسم کی رطوبت ہے جو مرد کی شرمگاہ سے شہوت کے وقت اچھلتے ہوئے خارج ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

188- بَابُ فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

۱۸۸- باب: کپڑے سے منی مل کر صاف کرنے کا بیان

297- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ -- وَقَالَتْ مَرَّةً أُخْرَى: الْمَنِيَّ -- مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٥٧) (صحيح)

۲۹۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت مل کر صاف کر دیتی، ❶ دوسری مرتبہ کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی مل کر صاف کر دیتی تھی۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ منی کو کپڑے سے دھونا واجب نہیں، خشک ہو تو اسے کھرچ دینے یا مل دینے، اور تر ہو تو کسی چیز سے صاف کر دینے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے، منی پاک ہے یا ناپاک اس مسئلے میں علما میں اختلاف ہے، امام شافعی، داود ظاہری، اور امام احمد کی رائے میں منی پاک ہے، وہ منہ کے لعاب کی طرح ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے علی، سعد بن ابی وقاص، ابن عمر اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مسلک ہے، اس کے برعکس امام مالک اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ منی ناپاک ہے، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک منی اگر خشک ہو تو کھرچ دینے سے پاک ہو جاتی ہے، دھونا ضروری نہیں، اس کے برعکس امام مالک کے نزدیک خشک ہو یا تر دونوں صورتوں میں دھونا ضروری ہے، منی کو پاک قرار دینے والوں کی دلیل کھرچنے والی حدیثیں ہیں، وہ کہتے ہیں کہ منی اگر نجس ہوتی تو کھرچنے کے بعد اسے دھونا ضروری ہوتا، اور جن لوگوں نے ناپاک کہا ہے ان کی دلیل وہ روایتیں ہیں جن میں دھونے کا حکم آیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ منی اگر پاک ہوتی تو اسے دھونے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن جو لوگ پاک کہتے ہیں وہ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ کپڑے کا دھونا نظافت کے لیے ہے نجاست کی وجہ سے نہیں۔

فائدہ ❷ :...... بظاہر اوپر والی روایت میں اور اس روایت میں تعارض ہے، تطبیق اس طرح دی جاتی ہے کہ فرک (ملنے اور رگڑنے) والی روایتیں خشک منی پر محمول ہوں گی، کیوں کہ منی جب گیلی ہو تو ملنے سے صاف نہیں ہوگی، اور دھونے والی روایتیں تر منی پر۔

298- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: م/الطهارة ٣٢ (٢٨٨)، د/الطهارة ١٣٦ (٣٧١)، ق/الطهارة ٨٢ (٥٣٧)، حم٦/٤٣، ١٢٥، ١٣٥، ١٩٣، ٢٦٣، (تحفة الأشراف: ١٧٦٧٦) (صحيح)

۲۹۸- ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ کچھ نہیں کرتی تھی کہ اسے (یعنی منی کو) رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے مل دوں۔

299- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٩٨ (صحيح)

۲۹۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے اسے (یعنی منی کو) مل دیتی تھی۔

300- أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَرَاهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَحُكُّهُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٩٨ (صحيح)

۳۰۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے میں اسے (یعنی منی کو) دیکھتی تو اسے رگڑ دیتی تھی۔

301- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

تخريج: م/الطهارة ٣٢ (٢٨٨)، (تحفة الأشراف: ١٥٩٤١) (صحيح)

۳۰۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے جنابت (منی کے اثر کو) مل رہی ہوں۔

302- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ؛ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحُتُّهُ عَنْهُ.

تخريج: م/الطهارة ٣٢ (٢٨٨)، ق/الطهارة ٨٢ (٥٣٩)، (تحفة الأشراف: ١٥٩٧٦) (صحيح)

۳۰۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اسے (یعنی منی کو) رسول اللہ ﷺ کے کپڑے میں پاتی تو اسے رگڑ کر اس سے صاف کر دیتی۔

189- بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ

۱۸۹- باب: دودھ پینے والے بچے کے پیشاب کا حکم

303- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ؛ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا -صَغِيرٍ، لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ- إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجْرِهِ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

تخريج: خ/الوضوء ٥٩ (٢٢٣)، الطب ١٠ (٥٦٩٣)، م/الطهارة ٣١ (٢٨٧)، د/الطهارة ١٣٧ (٣٧٤)، ت/الطهارة ٥٤ (٧١)، ق/الطهارة ٧٧ (٥٢٤)، (تحفة الأشراف: ١٨٣٤٢)، ط/الطهارة ٣٠ (١١٠)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حم٦/٣٥٥، ٣٥٦، د/الطهارة ٦٣ (٧٦٨) (صحیح)

۳۰۳۔ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بیٹے کو جوابھی کھانا نہیں کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا، تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کردیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا، اوراس سے کپڑے پر چھینٹا مارا اوراسے دھویا نہیں۔

304۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ.

تخريج: خ/الوضوء ٥٩ (٢٢٢)، العقيقة ١ (٥٤٦٨)، الأدب ٢١ (٦٠٠٢)، الدعوات ٣٠ (٦٣٥٥)، (تحفة الأشراف: ١٧١٦٣)، وقد أخرجه: م/الطهارة ٣١ (٢٨٦)، ق/فيه ٧٧ (٥٢٣)، ط/الطهارة ٣٠ (١٠٩) حم٦/٥٢، ٢١٠، ٢١٢ (صحيح)

۳۰۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک (دودھ پینے والا) بچہ لایا گیا، تو اس نے آپ کے اوپر پیشاب کردیا، تو آپ نے پانی منگایا، اوراسے اس پر بہادیا۔

190۔ بَابُ بَوْلِ الْجَارِيَةِ

۱۹۰۔ باب: بچی کے پیشاب کا بیان

305۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلامِ)).

تخريج: تفردبه النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٠٥٢)، وقد أخرجه: د/الطهارة ١٣٧ (٣٧٦)، ق/الطهارة ٧٧ (٥٢٦) (صحيح)

۳۰۵۔ ابو سمح رضی اللہ عنہ (خادم النبی) کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچی کا پیشاب دھویا جائے گا، اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا''۔ ❶

فائدہ ❶ :......ایک روایت میں ''مالم یطعم'' (جب تک وہ کھانا نہ کھانے لگے) کی قید ہے، اس لیے جو روایتیں مطلق ہیں، انہیں مقید پر محمول کیا جائے گا، یعنی دونوں کے پیشاب میں یہ تفریق اس وقت تک کے لیے ہے جب تک وہ دونوں کھانا نہ کھانے لگ جائیں، کھانا کھانے لگ جانے کے بعد دونوں کے پیشاب کا حکم یکساں ہوگا، دونوں کا پیشاب دھونا ضروری ہوجائے گا۔

191۔ بَابُ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

۱۹۱۔ باب: حلال جانوروں کے پیشاب کا بیان

306۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ؛ أَنَّ أُنَاسًا -أَوْ رِجَالًا- مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ، وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَلَمَّا صَحُّوا -وَكَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ- كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ، وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُتِيَ بِهِمْ، فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، ثُمَّ تُرِكُوا فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا.

تخريج: خ/الوضوء ٦٦ (٢٣٣)، الزكاة ٦٨ (١٥٠١)، الجهاد ١٨٤ (٣٠٦٤)، المغازي ٣٦ (٤١٩٢)، الطب ٥ (٥٦٨٥)، ٢٩/٥٧٢٧، الحدود ١٥ (٦٨٠٢)، ١٨ (٦٨٠٥)، الديات ٢٢ (٦٨٩٩)، م/القسامة ٢ (١٦٧١)، (تحفة الأشراف: ١١٧٦)، وقد أخرجه: ت/الأطعمة ٣٨ (١٨٤٥)، الطب ٦ (٢٠٤٢)، ق/فيه ٣٠ (٣٥٠٣)، حم١٦١/٣، ١٦٣، ١٧٠، ٢٣٣، ويأتي عند المؤلف برقم: ٤٠٣٧ (صحيح)

۳۰۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اپنے اسلام لانے کی بات کی، اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہم لوگ مویشی والے ہیں (جن کا گزارہ دودھ پر ہوتا ہے) ہم کھیتی باڑی والے نہیں ہیں، مدینہ کی آب و ہوا انہیں راس نہیں آئی، تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں کچھ اونٹ اور ایک چرواہا دیدیا جائے، اور ان سے کہا کہ وہ جا کر مدینے سے باہر رہیں، اور ان جانوروں کے دودھ اور پیشاب پئیں، ❶ چنانچہ وہ باہر جا کر حرہ کے ایک گوشے میں رہنے لگے جب اچھے اور صحت یاب ہو گئے، تو اپنے اسلام لے آنے کے بعد کافر ہو گئے، اور نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا، اور اونٹوں کو ہانک لے گئے، نبی اکرم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے تعاقب کرنے والوں کو ان کے پیچھے بھیجا (چنانچہ وہ پکڑ لیے گئے اور) آپ کے پاس لائے گئے، تو لوگوں نے ان کی آنکھوں میں آگ کی سلائی پھیر دی، ❷ اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے، پھر اسی حال میں انہیں (مقام) حرہ میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ سب مر گئے۔

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ علاج کے طور پر اونٹ کا پیشاب پیا جا سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں، اکثر اہلِ علم کا یہی قول ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے، اور بوقتِ ضرورت ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔

فائدہ ❷ :...... ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس وجہ سے پھیریں کہ ان لوگوں نے بھی چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں، لیکن یہ روایت بقول امام ترمذی غریب ہے، یحییٰ بن غیلان کے علاوہ کسی نے بھی اس میں یزید بن زریع کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

307ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْلَمُوا، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ، فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَتَّى صَحُّوا، فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوا الإِبِلَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ، فَأُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُالْمَلِكِ لأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ: بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ؟ قَالَ: بِكُفْرٍ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: لا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ: عَنْ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ طَلْحَةَ، وَالصَّوَابُ عِنْدِي ـ وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ ـ: يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٦٤)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٤٠٤٠ (صحيح الإسناد)

۳۰۷ـ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ عرینہ کے کچھ اعرابی (دیہاتی) آئے، اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، لیکن مدینے کی آب وہوا انہیں راس نہیں آئی، یہاں تک کہ ان کے رنگ زرد ہو گئے، اور پیٹ پھول گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی اونٹنیوں کے پاس بھیج دیا ❶ اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان کے دودھ اور پیشاب پئیں، یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو گئے، تو ان لوگوں نے آپ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا، اور اونٹوں کو ہانک لے گئے، تو نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو ان کے تعاقب میں بھیجا، چنانچہ انہیں پکڑ کر آپ کی خدمت میں لایا گیا، تو آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے، اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر دی۔

امیر المؤمنین عبدالملک نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ (ایسا ان کے) کفر کی وجہ سے کیا گیا، یا جرم کی وجہ سے؟ تو انہوں نے جواب دیا: (ان کے) کفر کی وجہ سے۔

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ طلحہ بن مصرف کے علاوہ کسی اور نے اس حدیث کو یحییٰ سے بواسطہ انس روایت کیا ہے، میرے نزدیک صحیح یحییٰ عن سعید بن المسیب مرسل حدیث ہے، واللہ أعلم۔

فائدہ ❶ :...... جو حرہ میں تھیں اور جنہیں آپ کے غلام "یسار" چرایا کرتے تھے۔

192ـ بَابُ فَرْثِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۱۹۲ـ باب: حلال جانوروں کی لید، گوبر کپڑوں میں لگ جانے کا بیان

308ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي: ابْنَ مَخْلَدٍ ـ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ـ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ ـ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ فِي بَيْتِ الْمَالِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَمَلأٌ مِنْ قُرَيْشٍ جُلُوسٌ، وَقَدْ نَحَرُوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَزُورًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَيُّكُمْ يَأْخُذُ هَذَا الْفَرْثَ بِدَمِهِ، ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى يَضَعَ وَجْهَهُ سَاجِدًا، فَيَضَعُهُ - يَعْنِي عَلَى ظَهْرِهِ - قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَانْبَعَثَ أَشْقَاهَا، فَأَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهِ، ثُمَّ أَمْهَلَهُ، فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَأُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ جَارِيَةٌ، فَجَاءَتْ تَسْعَى، فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ)) حَتَّى عَدَّ سَبْعَةً مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ عَبْدُاللهِ: فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ فِي قَلِيبٍ وَاحِدٍ.

تخريج: خ/الوضوء ٦٩ (٢٤٠)، والصلاة ١٠٩ (٥٢٠)، والجهاد ٩٨ (٢٩٣٤)، والجزية ٢١ (٣١٨٥)، و مناقب الأنصار ٢٩ (٣٨٥٤)، م/الجهاد ٣٩ (١٧٩٤)،(تحفة الأشراف ٩٤٨٤)، حم١/ ٣٩٣، ٣٩٧، ٤١٧ (صحيح)

۳۰۸۔عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس صلاۃ پڑھ رہے تھے، اور قریش کے کچھ شرفاء بیٹھے ہوئے تھے، اور انہوں نے ایک اونٹ ذبح کر رکھا تھا، تو ان میں سے ایک شخص نے ❶ کہا: تم میں سے کون ہے جو یہ خون آلود اوجھڑی لے کر جائے، پھر انہیں (نبی اکرم ﷺ کو) مہلت دے کہ جب آپ اپنا چہرہ زمین پر رکھ دیں، تو وہ اسے ان کی پشت پر رکھ دے، تو ان میں کا سب سے بدبخت (انسان) کھڑا ہوا، ❷ اور اس نے اوجھڑی لی، اور آپ کے پاس لے جا کر انتظار کرتا رہا، جب آپ سجدے میں چلے گئے تو اس نے اسے آپ کی پشت پر ڈال دیا، تو آپ ﷺ کی کمسن بیٹی فاطمہ کو خبر ملی، تو وہ دوڑتی ہوئی آئیں، اور آپ ﷺ کی پشت سے اسے ہٹایا، جب آپ ﷺ اپنی صلاۃ سے فارغ ہوئے تو آپ نے تین مرتبہ کہا: "اللهم عليك بقريش" (اے اللہ! قریش کو ہلاک کر دے)، "اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ" اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط سے تو نپٹ لے) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے قریش کے سات ❸ لوگوں کا گن کر نام لیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ پر قرآن نازل کیا، میں نے انہیں بدر کے دن ایک اوندھے کنویں میں مرا ہوا دیکھا۔

فائدہ ❶ :...... صحیح مسلم کی تصریح کے مطابق وہ ابوجہل تھا۔

فائدہ ❷ :...... اس سے مراد "عقبہ بن ابی معیط" ہے جیسا کہ مسند ابوداود طیالسی میں اس کی صراحت ہے۔

فائدہ ❸ :...... چار تو وہ ہیں جن کا ذکر خود حدیث میں آیا ہے اور باقی تین یہ ہیں: ولید بن عتبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف اور عمارہ بن ولید۔

193۔ بَابُ الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۱۹۳۔ باب: کپڑے میں تھوک لگ جانے کا بیان

309۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَرَفَ رِدَائِهِ، فَبَصَقَ فِيهِ، فَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ٥٩١)، وقد أخرجه: خ/الصلاة ٣٣ (٤٠٥)، ٣٩ (٤١٧)، د/الطهارة ١٤٣ (٣٩٠)، ق/الصلاة ٦١ (١٠٢٤) (صحيح)

۳۰۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑا، اس میں تھوکا، اور اسے مل دیا۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تھوک پاک ہے، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے۔

310۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مِهْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلا عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ)) وَإِلا فَبَزَقَ النَّبِيُّ ﷺ هَكَذَا فِي ثَوْبِهِ، وَدَلَكَهُ.

تخريج: م/المساجد ١٣ (٥٥٠)، ق/إقامة ٦١ (١٠٢٢)، (تحفة الأشراف ١٤٦٦٩)، حم ٢/٢٥٠، ٤١٥ (صحيح)

۳۱۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی صلاۃ پڑھے تو اپنے سامنے یا اپنے دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں طرف تھوکے، یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوک لے۔'' نہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں اس طرح تھوکا ہے اور اسے مل دیا۔

194۔ بَابُ بَدْءِ التَّيَمُّمِ

۱۹۴۔ باب: تیمّم کی ابتدا کا بیان

311۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ- أَوْ ذَاتِ الْجَيْشِ- انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا: أَلا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَمَا مَنَعَنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ! قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

تخريج: خ/التيمم ١ (٣٣٤)، ٢ (٣٣٦)، وفضائل الصحابة ٥ (٣٦٧٢)، ٣٠ (٣٧٧٣)، وتفسير النساء ١٠ (٤٥٨٣)، وتفسير المائدة ٣ (٤٦٠٧)، والنكاح ١٢٦ (٥٢٥٠)، واللباس ٥٨ (٥٨٨٢)، والحدود ٣٩

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٨٤٤)، م/الحيض ٢٨ (٣٦٧)، (تحفة الأشراف ١٧٥١٩)، وقدأخرجه: د/الطهارة ١٢٣ (٣١٧)، ق/فيه ٩٠ (٥٦٨)، ط/فيه ٢٣ (٨٩)، حم ٦/٥٧، ١٧٩، ٢٧٢، ٢٧٣، د/الطهارة ٧٧٣/٦٦ (صحيح)

۳۱۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، یہاں تک کہ جب ہم مقامِ بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے، تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا، تو آپ ﷺ اسے تلاش کرنے کے لیے ٹھہر گئے، آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہر گئے، نہ وہاں پانی تھا اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی تھا، تو لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور ان سے کہنے لگے کہ عائشہ نے جو کیا ہے کیا آپ اسے دیکھ نہیں رہے ہیں؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو ایک ایسی جگہ ٹھہرا دیا جہاں پانی نہیں ہے، اور نہ ان کے پاس ہی پانی ہے، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، اور رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے، تو وہ کہنے لگے: تم نے رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا جہاں پانی نہیں ہے، نہ ہی ان کے پاس پانی ہے، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری سرزنش کی، اور اللہ تعالیٰ نے ان سے جو کہلوانا چاہا انہوں نے کہا، اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے، میں صرف اس وجہ سے نہیں ہلی کہ میری ران پر رسول اللہ ﷺ کا سر تھا، آپ ﷺ سوئے رہے یہاں تک کہ بغیر پانی کے صبح ہو گئی، پھر اللہ عز وجل نے تیمم کی آیت نازل فرمائی، اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے آلِ ابوبکر! یہ آپ کی پہلی ہی برکت نہیں، پھر ہم نے اس اونٹ کو جس پر میں سوار تھی اٹھایا، تو ہمیں ہار اسی کے نیچے ملا۔

195۔ بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

۱۹۵۔ باب: حضر میں (دورانِ اقامت میں) مقیم کے لیے تیمم کا بیان

312۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ؛ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ -مَوْلَى مَيْمُونَةَ- حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ الْجَمَلِ، وَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ.

تخريج: خ/التيمم ٣ (٣٣٧)، م/الحيض ٢٨ (٣٦٩)، د/الطهارة ١٢٤ (٣٢٩)، (تحفة الأشراف ١١٨٨٥)، حم٤/١٦٩ (صحيح)

۳۱۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ بن یسار دونوں آئے یہاں تک کہ ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ بئر جمل ❶ کی طرف سے آئے، تو آپ سے ایک آدمی ملا، اور اس نے آپ کو سلام کیا، تو آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ دیوار کے پاس آئے، اور آپ نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھ پر مسح کیا، پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ ❶ :...... بر جمل مدینہ میں ایک مشہور جگہ کا نام ہے۔

196- بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

۱۹۶- باب: حضر میں (دوران اقامت میں) تیمّم کا بیان ❶

313- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى؛ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ؟ قَالَ عُمَرُ: لَا تُصَلِّ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَمَا تَذْكُرُ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا، فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ، فَصَلَّيْتُ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ))، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ — وَسَلَمَةُ شَكَّ لَا يَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ — فَقَالَ عُمَرُ: نُوَلِّيكَ مَا تَوَلَّيْتَ.

تخريج: خ/التيمم ٤ (٣٣٨)، م/الحيض ٢٨ (٣٦٨)، د/الطهارة، ت/فيه ١١٠ (١٤٤)، ق/فيه ٩١ (٥٦٩)، (تحفة الأشراف ١٠٣٦٢)، حم٢٦٣/٤، ٢٦٥، ٣١٩، ٣٢٠، دي/الطهارة٦٦(٧٧٢)مختصرًا، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٣١٧، ٣١٨، ٣١٩، ٣٢٠ (صحيح)

۳۱۳- عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور کہا کہ میں جنبی ہو گیا ہوں اور مجھے پانی نہیں ملا، (کیا کروں؟) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (غسل کیے بغیر) صلاۃ نہ پڑھو، اس پر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپ دونوں ایک سریہ (فوجی مہم) میں تھے، تو ہم جنبی ہو گئے، اور ہمیں پانی نہیں ملا، تو آپ نے تو صلاۃ نہیں پڑھی، اور رہا میں تو میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ کر صلاۃ پڑھ لی، پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپ سے ہم نے اس کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے بس اتنا ہی کافی تھا''، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر ان میں پھونک ماری، پھر ان دونوں سے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کیا۔ سلمہ کو شک ہے، وہ یہ نہیں جان سکے کہ اس میں مسح کا ذکر دونوں کہنیوں تک ہے یا دونوں ہتھیلیوں تک۔ (عمار رضی اللہ عنہ کی بات سن کر) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جو تم کہہ رہے ہو ہم تمہیں کو اس کا ذمہ دار بناتے ہیں۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یہاں اس باب کی ضرورت نہیں تھی کیوں کہ یہ باب اس سے پہلے آ چکا ہے اور اس باب کے تحت جو پہلی حدیث آ رہی ہے اسے باب التیمم للجنابة کے تحت آنا چاہیے، یا پھر اگلے باب ''سفر میں تیمّم'' کے تحت آنا چاہیے، اور شاید مؤلف نے ایسا ہی کیا تھا، ناسخ کی غلطی سے یہاں درج ہو گئی۔

فائدہ ❷ :...... مطلب یہ ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں اس لیے میں یہ بات نہیں کہہ سکتا تم اپنی ذمہ داری پر اسے بیان کرنا چاہو تو کرو، عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کی رائے یہ ہے کہ جنبی کے لیے تیمّم درست نہیں، ان کے علاوہ باقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام صحابہ کرام اور اکثر علما اور مجتہدین کا قول ہے کہ تیمّم محدث (جس کا وضوٹوٹ گیا ہو) اور جنبی (جسے احتلام ہوا ہو) دونوں کے لیے ہے، اس قول کی تائید کئی مشہور حدیثوں سے ہوتی ہے۔

314- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ ابْنِ خُفَافٍ؛ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: أَجْنَبْتُ وَأَنَا فِي الإِبِلِ، فَلَمْ أَجِدْ مَاءً، فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ، تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا كَانَ يَجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيَمُّمُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١٠٣٦٨)، حم٤/٢٦٣ (ضعيف)

(اس کے راوی ''ناجیۃ'' لین الحدیث ہیں)

۳۱۴- عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اونٹ چرا رہا تھا کہ میں جنبی ہوگیا، اور مجھے پانی نہیں ملا، تو میں نے جانور کی طرح مٹی میں لوٹ پوٹ لیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے لیے بس تیمّم ہی کافی تھا'' ۱

فائدہ ۱ :......پچھلی حدیث میں مذکور واقعہ ہی صحیح ہے۔

197- بَابُ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ

۱۹۷- باب: سفر میں تیمّم کا بیان

315- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَمَّارٍ، قَالَ: عَرَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأُولاتِ الْجَيْشِ، وَمَعَهُ عَائِشَةُ- زَوْجَتُهُ-، فَانْقَطَعَ عِقْدُهَا مِنْ جَزْعِ ظِفَارٍ، فَحُبِسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذَلِكَ، حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ، وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ- عَزَّ وَجَلَّ -رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ، قَالَ: فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ الأَرْضَ، ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا، فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ، وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الآبَاطِ.

تخريج: د/الطهارة ١٢٣ (٣٢٠)، (تحفة الأشراف ١٠٣٥٧) حم ٤/ ٢٦٣، ٢٦٤. (صحيح)

۳۱۵- عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے پچھلے پہر اولات الجیش میں اترے، آپ کے ساتھ آپ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں، تو ان کا ظفار کے مونگوں والا ہار ٹوٹ کر گر گیا، تو ان کے اس ہار کی تلاش میں لوگ روک لیے گئے یہاں تک کہ فجر روشن ہوگئی، اور لوگوں کے پاس پانی بالکل نہیں تھا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر ناراض ہوئے، اور کہنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لگے: تم نے لوگوں کو روک رکھا ہے اور حال یہ ہے کہ ان کے پاس پانی بالکل نہیں ہے، تو اللہ عزوجل نے مٹی سے تیمم کرنے کی رخصت نازل فرمائی، عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے، اوران لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا، پھر انہیں بغیر جھاڑے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر مونڈھوں تک اور اپنے ہاتھوں کے نیچے (کے حصے پر) بغل تک مل لیا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ایسا ان لوگوں نے اس وجہ سے کیا ہوگا کہ ممکن ہے پہلے یہی مشروع رہا ہو، پھر منسوخ ہوگیا ہو، یا ان لوگوں نے اپنے اجتہاد سے بغیر پوچھے ایسا کیا ہو۔

198۔ بَابُ الاخْتِلافِ فِي كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ

۱۹۸۔ باب: تیمّم کی کیفیت میں اختلاف کا بیان

316۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالتُّرَابِ، فَمَسَحْنَا بِوُجُوهِنَا وَأَيْدِينَا إِلَى الْمَنَاكِبِ.

تخريج: ق/الطهارة، ٩٠ (٥٦٦)مختصرًا، (تحفة الأشراف ١٠٣٥٨)، حم٤/ ٣٢٠، ٣٢١ (صحيح)

۳۱۶۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مٹی سے تیمّم کیا، تو ہم نے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مونڈھوں تک مسح کیا۔

199۔ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ

۱۹۹۔ باب: تیمّم کے ایک دوسرے طریقے کا اور دونوں ہاتھوں پر پھونک مارنے کا بیان

317۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! رُبَّمَا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَاءَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: أَمَّا أَنَا فَإِذَا لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ لَمْ أَكُنْ لأُصَلِّيَ حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: أَتَذْكُرُ؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! حَيْثُ كُنْتَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، وَنَحْنُ نَرْعَى الإِبِلَ، فَتَعْلَمُ أَنَّا أَجْنَبْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَّا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَضَحِكَ، فَقَالَ: ((إِنْ كَانَ الصَّعِيدُ لَكَافِيكَ)) وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الأَرْضِ، ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ، فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ يَا عَمَّارُ! فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنْ شِئْتَ لَمْ أَذْكُرْهُ، قَالَ: وَلَكِنْ نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٣١٣ (صحيح) (دون ذراعيه، والصواب "كفيه" كما في الرواية التالية)

۳۱۷۔ عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا:

www.KitaboSunnat.com

امیرالمومنین ! بسااوقات ہمیں ایک ایک دو دو مہینے بغیر پانی کے رہنا پڑ جاتا ہے، (تو ہم کیا کریں؟) تو آپ نے کہا: رہا میں تو میں جب تک پانی نہ پالوں صلاۃ نہیں پڑھ سکتا، اس پر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: امیرالمومنین ! کیا آپ کو یاد ہے؟ جب آپ اور ہم فلاں اور فلاں جگہ اونٹ چرا رہے تھے، تو آپ کو معلوم ہے کہ ہم جنبی ہو گئے تھے، کہنے لگے: ہاں، تو رہا میں تو میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ لیا، پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور ہم نے اسے آپ سے بیان کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنس کر فرمایا: ”تمہارے لیے مٹی سے اس طرح کر لینا کافی تھی“، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا، پھر ان میں پھونک ماری ❶، پھر اپنے چہرہ کا اور اپنے دونوں بازوؤں کے کچھ حصے کا مسح کیا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمار! اللہ سے ڈرو، تو انہوں نے کہا: امیرالمومنین ! اگر آپ چاہیں تو میں اسے نہ بیان کروں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ جو تم کہہ رہے ہو ہم تم کو اس کا ذمہ دار بناتے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا پھونک مارنا بھی مسنون ہے۔

200۔ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ

۲۰۰۔باب: تیمم کا ایک اور طریقہ

318۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى؛ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيَمُّمِ؟ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ، فَقَالَ عَمَّارٌ: أَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ، فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّمَا يَكْفِيكَ هَكَذَا))، وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَخَ فِي يَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً.

تخريج: انظر حديث رقم: ٣١٣ (صحيح)

۳۱۸۔ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے تیمم کے متعلق سوال کیا، تو وہ نہیں جان سکے کہ کیا جواب دیں، عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ کو یاد ہے؟ جب ہم ایک سریہ (فوجی مہم) میں تھے، اور میں جنبی ہو گیا تھا، تو میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ لیا، پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے لیے اس طرح کر لینا ہی کافی تھا“، شعبہ نے (تیمم کا طریقہ بتانے کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر مارے، پھر ان میں پھونک ماری، اور ان دونوں سے اپنے چہرے اور اپنے دونوں ہتھیلیوں پر ایک بار مسح کیا“۔

201۔ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ

۲۰۱۔باب: تیمم کا ایک اور طریقہ

319۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، أَنْبَأَنَا خَالِدٌ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ؛ قَالَ: وَقَدْ سَمِعَهُ الْحَكَمُ مِنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ: أَجْنَبَ رَجُلٌ، فَأَتَى عُمَرَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً، قَالَ: لَا تُصَلِّ، قَالَ لَهُ عَمَّارٌ: أَمَا تَذْكُرُ؟ أَنَّا كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ))، وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً، وَنَفَخَ فِيهَا، ثُمَّ دَلَكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: شَيْئًا لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ لَا حَدَّثْتُهُ، وَذَكَرَ شَيْئًا فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ: بَلْ نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٣١٣ (صحيح)

٣١٩۔ حکم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ایک آدمی جنبی ہوگیا، تو وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور کہنے لگا: میں جنبی ہوگیا ہوں اور مجھے پانی نہیں ملا (تو میں کیا کروں؟) انہوں نے کہا: (جب تک پانی نہ ملے) صلاۃ نہ پڑھو، اس پر عمار رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ جب ہم لوگ ایک سریہ (فوجی مہم) میں تھے، تو ہم جنبی ہو گئے تھے، تو رہے آپ تو آپ نے صلاۃ نہیں پڑھی تھی، اور رہا میں تو میں نے زمین پر لوٹ پوٹ لیا، پھر صلاۃ پڑھ لی، پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے بس اتنا ہی کافی تھا''، شعبہ نے اپنی ہتھیلی (گھٹنوں پر) ایک مرتبہ ماری، اور اس میں پھونک ماری، پھر ایک کو دوسرے سے رگڑا، پھر ان دونوں سے اپنے چہرے کا مسح کیا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایسی چیز (سن رہا ہوں) جو مجھے معلوم نہیں، تو عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں اسے بیان نہ کروں؟ سلمہ نے اس سند میں ابو مالک سے کچھ اور بھی چیزوں کا ذکر کیا ہے، اور سلمہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ اس سلسلے میں جو کچھ تم کہہ رہے ہو ہم تم کو اس کا ذمہ دار بناتے ہیں۔

202۔ نَوْعٌ آخَرُ

۲۰۲۔ باب: تیمم کی ایک اور قسم

320۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُصَلِّ، فَقَالَ عَمَّارٌ: أَمَا تَذْكُرُ؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ، فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ، ثُمَّ صَلَّيْتُ، فَلَمَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِنَّمَا يَكْفِيكَ))، وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ۔۔ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ فِيهِ: إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ ۔۔ قَالَ عُمَرُ: نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ، قَالَ شُعْبَةُ: كَانَ يَقُولُ: اَلْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ، فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ: مَا تَقُولُ؟ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ أَحَدٌ غَيْرُكَ، فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ: لَا أَدْرِي ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظر حدیث رقم: ٣١٣ (صحیح)

٣٢٠۔ عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور کہنے لگا: میں جنبی ہو گیا ہوں، اور مجھے پانی نہیں ملا (کیا کروں؟) تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (جب تک پانی نہ ملے) تم صلاۃ نہ پڑھو، اس پر عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں؟ جب میں اور آپ دونوں ایک سریہ میں تھے، تو ہم جنبی ہو گئے، اور ہمیں پانی نہیں ملا، تو آپ نے تو صلاۃ نہیں پڑھی، لیکن میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ لیا، پھر میں نے صلاۃ پڑھ لی، تو جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے لیے بس اتنا ہی کافی تھا“، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر اپنے دونوں ہاتھ مارے، پھر ان میں پھونک ماری، پھر ان دونوں سے اپنے چہرے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کا مسح کیا۔ سلمہ نے شک کیا اور کہا: مجھے نہیں معلوم کہ (میرے شیخ ذر نے دونوں کہنیوں تک مسح کا ذکر کیا یا دونوں ہتھیلیوں تک)۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس سلسلے میں جو تم کہہ رہے ہو اس کی ذمہ داری ہم تمہارے ہی سر ڈالتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں: سلمہ دونوں ہتھیلیوں، چہرے اور دونوں بازوؤں کا ذکر کر رہے تھے، تو منصور نے ان سے کہا: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ کے سوا کسی اور نے بازوؤں کا ذکر نہیں کیا ہے، تو سلمہ شک میں پڑ گئے اور کہنے لگے مجھے نہیں معلوم کہ (ذر نے) بازوؤں کا ذکر کیا یا نہیں؟۔

203۔ بَابُ تَیَمُّمِ الْجُنُبِ

٢٠٣۔ باب: جنبی کے تیمم کا بیان

321۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ؛ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ، فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيدِ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا))، وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ضَرْبَةً، فَمَسَحَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَضَهُمَا، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ، وَبِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى كَفَّيْهِ وَوَجْهِهِ، فَقَالَ عَبْدُاللهِ: أَوَ لَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ؟.

تخریج: خ/التیمم ٧ (٣٤٦، ٣٤٥)، ٨ (٣٤٧)، م/الحیض ٢٨ (٣٦٨)، د/الطھارۃ ١٢٣ (٣٢١)، حم٤/٢٦٤، ٢٦٥، ٣٩٦، (تحفة الأشراف ١٠٣٦٠) (صحیح)

٣٢١۔ ابو وائل شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، تو ابوموسیٰ نے کہا: ❶ آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کی بات جو انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہی نہیں سنی کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ضرورت سے بھیجا تو میں جنبی ہو گیا، اور مجھے پانی نہیں ملا، تو میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ لیا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے لیے بس اس طرح کر لینا ہی کافی تھا“، اور آپ نے اپنے دونوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں کو زمین پر ایک بار مارا، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کا مسح کیا، پھر انہیں جھاڑا، پھر آپ نے اپنی بائیں (ہتھیلی) سے اپنی داہنی (ہتھیلی) پر اور داہنی ہتھیلی سے اپنی بائیں (ہتھیلی) پر مارا، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں اور اپنے چہرے کا مسح کیا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کی بات سے مطمئن نہیں ہوئے؟۔

فائدہ ❶ :...... ابوموسیٰ کا کہنا تھا کہ تیمم کا حکم عام ہے، محدث اور جنبی دونوں کو شامل ہے، اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ یہ صرف محدث کے لیے خاص ہے اس پر ابوموسیٰ نے بطورِ اعتراض ان سے یہ بات کہی۔

204۔ بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ

۲۰۴۔ باب: مٹی سے تیمم کرنے کا بیان

322۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ)).

تخريج: خ/التيمم ٦ (٣٤٤)، ٩ (٣٤٨)، (تحفة الأشراف ١٠٨٧٦)، حم٤/ ٣٣٤ (صحيح)

۳۲۲۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو الگ تھلگ بیٹھا دیکھا، اس نے لوگوں کے ساتھ صلاۃ نہیں ادا کی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں! کس چیز نے تمہیں لوگوں کے ساتھ صلاۃ پڑھنے سے روکا؟'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے اور پانی نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''(پانی نہ ملنے پر) مٹی کو لازم پکڑو، کیونکہ یہ تمہارے لیے کافی ہے''۔

205۔ بَابُ الصَّلَوَاتِ بِتَيَمُّمٍ وَاحِدٍ

۲۰۵۔ باب: ایک ہی تیمم سے کئی صلاتیں پڑھنے کا بیان

323۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ)).

تخريج: د/الطهارة ١٢٥ (٣٣٢) مطولاً، ت/فيه ٩٢ (١٢٤) مطولاً، (تحفة الأشراف ١١٩٧١)، حم٥/١٥٥، ١٨٠ (صحيح)

۳۲۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے، اگرچہ وہ دس سال تک پانی نہ پائے''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

206- بَابٌ فِيمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَلا الصَّعِيدَ

۲۰۶- باب: پانی اور مٹی دونوں نہ ملے تو آدمی کیا کرے؟

324- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَنَاسًا يَطْلُبُونَ قِلَادَةً كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَسِيَتْهَا فِي مَنْزِلٍ نَزَلَتْهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ، قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا، فَوَاللهِ! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلا جَعَلَ اللهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا.

تخريج: د/الطهارة ۱۲۳ (۳۱۷)، (تحفة الأشراف ۱۷۲۰۵) (صحيح)

۳۲۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور کچھ اور لوگوں کو بھیجا، یہ لوگ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار ڈھونڈ رہے تھے جسے وہ اس جگہ بھول گئیں تھیں جہاں وہ (آرام کرنے کے لیے) اتری تھیں، (اسی اثنا میں) صلاۃ کا وقت ہوگیا، اور یہ لوگ نہ تو باوضو تھے اور نہ ہی انہیں (کہیں) پانی ملا، تو انہوں نے بلا وضو صلاۃ پڑھ لی، پھر ان لوگوں نے اس کا ذکر رسولِ اکرم ﷺ سے کیا، تو اللہ عزوجل نے تیمّم کی آیت نازل فرمائی، تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا) اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے، اللہ کی قسم! جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ پیش آیا جسے آپ ناگوار سمجھتی رہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے بہتری رکھ دی۔

325- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ أَنَّ مُخَارِقًا أَخْبَرَهُمْ، عَنْ طَارِقٍ أَنَّ رَجُلا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((أَصَبْتَ))، فَأَجْنَبَ رَجُلٌ آخَرَ، فَتَيَمَّمَ وَصَلَّى، فَأَتَاهُ، فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلآخَرِ. يَعْنِي: أَصَبْتَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ۴۹۸۲)، ويأتي عندالمؤلف برقم ۴۳۵ (صحيح)

۳۲۵- طارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جنبی ہوگیا، اس نے صلاۃ نہیں پڑھی، تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اور آپ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ٹھیک کیا۔'' پھر ایک دوسرا آدمی بھی جنبی ہوگیا، تو اس نے تیمّم کر کے صلاۃ پڑھ لی، اور آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اس سے بھی ایسا ہی فرمایا جیسا کہ دوسرے سے فرمایا تھا، یعنی تم نے بھی ٹھیک کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- كِتَابُ الْمِيَاهِ

۲- کتاب: پانی کے احکام و مسائل

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ﴾

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی نازل کیا ❶ نیز ارشاد ہے: وہ تمہارے اوپر آسمان سے پانی نازل کرتا ہے تاکہ تمھیں اس کے ذریعے پاک کرے ❷ نیز ارشاد ہے: تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو ❸

فائدہ ❶:...... اور وہی ہے جس نے ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے خوشخبری کے لیے بھیجا اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔ (الفرقان : ٤٨)

فائدہ ❷:...... جب وہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا، اپنی طرف سے خوف دور کرنے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی اتارتا تھا، تاکہ اس کے ساتھ تمھیں پاک کر دے اور تم سے شیطان کی گندگی دور کرے اور تاکہ تمھارے دلوں پر مضبوط گرہ باندھے اور اس کے ساتھ قدموں کو جما دے۔ (الأنفال : ١١)

فائدہ ❸:...... اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نماز کے قریب نہ جاؤ، اس حال میں کہ تم نشے میں ہو، یہاں تک کہ تم جانو جو کچھ کہتے ہو اور نہ اس حال میں کہ جنبی ہو، مگر راستہ عبور کرنے والے، یہاں تک کہ غسل کرلو۔ اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر پر، یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو، پھر کوئی پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو، پس اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر ملو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا، بے حد بخشنے والا ہے۔ (النساء: ٤٣)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھولو) اور اگر جنبی ہو تو غسل کرلو اور اگر تم بیمار ہو، یا کسی سفر پر، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو، پھر کوئی پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو، پس اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے اور لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمھیں پاک کرے اور تاکہ وہ اپنی نعمت تم پر پوری کرے، تاکہ تم شکر کرو۔ (المائدة : ٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

326۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَضْلِهَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)).

تخريج: د/الطهارة ٣٥ (٦٨)، ت/فيه ٤٨ (٦٥)، ق/فيه ٣٣ (٣٧٠)، (تحفة الأشراف ٦١٠٣)، حم ١/٢٣٥، ٢٨٤، ٣٠٨، ٣٣٧، دی/الطهارة ٥٧ (٧٦١، ٧٦٢) (صحيح)

۳۲۶۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک بیوی نے غسلِ جنابت کیا، تو آپ ﷺ نے اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا، اس نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... یعنی جو پانی جنبی یا محدث کے استعمال سے بچ جائے، وہ استعمال کرنے والے کی جنابت یا حدث کی وجہ سے نجس نہیں ہوتا۔

1- بَابُ ذِكْرِ بِئْرِ بُضَاعَةَ

۱۔ باب: بئرِ بضاعہ کا بیان

327۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتْنُ؟ فَقَالَ: ((اَلْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)).

تخريج: د/الطهارة ٣٤ (٦٦، ٦٧)، ت/فيه ٤٩ (٦٦)، (تحفة الأشراف ٤١٤٤)، حم ٣/١٦، ٣١، ٨٦ (صحيح) (متابعات اور شواہد سے تقویت پا کر یہ روایت صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''عبیداللہ'' مجہول الحال ہیں) قال ابن حجر: "مستور" من الرابعة۔

۳۲۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا آپ بضاعہ نامی کنویں ❶ سے وضو کرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ یہ ایک ایسا کنواں ہے جس میں کتوں کے گوشت، حیض کے کپڑے، اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں؟ ❷ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔'' ❸

فائدہ ❶ :...... بئرِ بضاعہ مدینے کے ایک کنویں کا نام ہے۔

فائدہ ❷ :...... یعنی اس کنویں کے نشیب میں واقع ہونے اور منڈیر نہ ہونے کی وجہ سے سیلاب اور ہوائیں ان چیزوں کو بہا اور اڑا کر کنویں میں ڈال دیتی تھیں۔

فائدہ ❸ :...... "الماء طهور" میں الف لام عہد کا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سائل کے ذہن میں جس کنویں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی ہے وہ نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوگا، کیونکہ اس کنویں کی چوڑائی چھے ہاتھ تھی، اور اس میں ناف سے اوپر پانی رہتا تھا، اور جب کم ہوتا تو ناف سے نیچے ہو جاتا جیسا کہ امام ابوداود نے اپنی سنن میں اس کا ذکر کیا ہے، مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب پانی کی مقدار زیادہ ہو تو محض نجاست کا گر جانا اسے ناپاک نہیں کرتا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ مطلق پانی میں نجاست گرنے سے وہ ناپاک نہیں ہوگا۔

328- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُسْلِمٍ وَكَانَ مِنَ الْعَابِدِينَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نَوْفٍ، عَنْ سَلِيطٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، فَقُلْتُ: أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا، وَهِيَ يُطْرَحُ فِيهَا مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّتْنِ؟ فَقَالَ: ((اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ٤١٢٥)، حم ٣/ ١٥ (صحيح)

(متابعات اور شواہد سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''خالد'' ❶ اور ''سلیط'' ❷ ضعیف ہیں)

فائدہ ❶:......قال ابن حجر: "مقبول" من السادسة

فائدہ ❷:......قال ابن حجر: "مقبول" من السادسة

۳۲۸- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا، آپ بئر بضاعہ کے پانی سے وضو کر رہے تھے، میں نے عرض کی: کیا آپ اس سے وضو کر رہے ہیں، حالانکہ اس میں تو ایسی بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں جو ناگوار ہوتی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی کو کوئی چیز ❶ ناپاک نہیں کرتی۔''

فائدہ ❶:......لیکن یہ اس وقت ہے جب پانی دو قلے کی مقدار کو پہنچ گیا ہو، اور جب تک وہ اس کے رنگ، بو اور مزے میں سے کسی وصف کو بدل نہ دے، اگر دو قلہ سے کم ہو تو نجاست پڑنے سے پانی ناپاک ہو جائے گا، اسی طرح اگر رنگ مزہ اور بو کو نجاست نے بدل دیا، تو گویا وہ پانی نہیں رہا، اور جب پانی نہیں رہا تو اس میں پاک ہونے اور پاک کرنے کی صفت باقی نہیں رہی، کیونکہ یہ صفت پانی ہی کی ہے۔

2- بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ

۲- باب: پانی (جو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا) کی تحدید کا بیان

329- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ، وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ، لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)).

تخريج: د/الطهارة٣٣ (٦٤، ٦٥)، ت/الطهارة ٥٠ (٦٧)، ق/الطهارة٧٥ (٥١٧، ٥١٨)، حم٢/١٢، ٢٣، ٢٦، ٣٨، ١٠٧، دي/الطهارة٥٥ (٧٥٨، ٧٥٩)، (تحفة الأشراف ٧٣٠٥) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر چوپائے اور درندے آتے جاتے ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب پانی دو قلے ❶ ہو تو وہ گندگی کو دفع کر دیتا ہے۔“ ❷

فائدہ ❶ :...... قلے کے معنی بڑے گھڑے کے ہیں، اس کی جمع قلال آتی ہے یہاں قلہ ھجر مراد ہے جس میں دو مشکیزہ یا کچھ زیادہ پانی آتا ہے، اس طرح دو قلے پانچ مشکیزہ پانی ہوگا جو پانچ سو بغدادی رطل کے برابر ہوتا ہے۔

فائدہ ❷ :......یعنی نجاست پڑنے سے نجس نہیں ہوتا کچھ لوگوں نے ”لم يحمل الخبث“ کا ترجمہ کیا ہے کہ وہ نجاست کا متحمل نہیں ہوسکتا، یعنی نجس ہو جاتا ہے، لیکن یہ ترجمہ دو وجہوں سے مردود اور باطل ہے، ایک یہ کہ ابوداود کی ایک صحیح روایت میں ”إذا بلغ الماء قلتين لم ينجس“ آیا ہے، لہٰذا وہ روایت اسی پر محمول ہوگی اور ”لم يحمل الخبث“ کے معنی ”لم ينجس“ کے ہوں گے، دوسری یہ کہ قلتین سے نبی اکرم ﷺ نے پانی کی تحدید کی ہے، اور یہ معنی لینے کی صورت میں تحدید باطل ہو جائے گی، کیونکہ قلتین سے کم اور قلتین دونوں ایک ہی حکم میں آجائیں گے۔

330۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُزْرِمُوهُ))، فَلَمَّا فَرَغَ، دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٣ (صحيح)

۳۳۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا، تو کچھ لوگ اس کی طرف بڑھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے نہ روکو (پیشاب کر لینے دو)“ جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

331۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعُوهُ، وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٦ (صحيح)

۳۳۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا، لوگ اُسے پکڑنے کے لیے بڑھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو (پیشاب کر لینے دو)، اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو، اس لیے کہ تم لوگ آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔

3- النَّهْيُ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

۳۔ باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی کے غسل کرنے کی ممانعت کا بیان

332۔ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢١ (صحيح)

۳۳۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے اس حال میں کہ وہ جنبی ہو۔''

4۔ الْوُضُوءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ

۴۔ باب: سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

333۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٩ (صحيح)

۳۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی کہ اللہ کے رسول! ہم سمندری سفر کرتے ہیں، اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لے جاتے ہیں، اگر ہم اس سے وضو کرلیں تو ہم پیاسے رہ جائیں گے، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک کرنے والا، اور مردار حلال ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... سائل کو سمندر کے پانی کے سلسلے میں تردد تھا اس میں مرجانے والے جانوروں کے سلسلے میں بدرجہ اولی تردد رہا ہوگا، اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے حکیمانہ اسلوب اختیار کیا تاکہ سائل کا دوسرا شبہہ بھی جس کے متعلق اس نے سوال نہیں کیا ہے رفع ہوجائے۔

5۔ بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

۵۔ باب: برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

334۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٦١ (صحيح)

۳۳۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں سے دھودے، اور میرے دل کو گناہوں سے اسی طرح صاف کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے صاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیتا ہے۔"

335- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ)).

تخریج: انظرحدیث رقم: ٦٠ (صحیح)

٣٣٥- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے: "اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے برف، پانی اور اولوں کے ذریعے دھودے۔"

6- بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ
٦- باب: کتے کے جھوٹے کا بیان

336- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، فَلْيُرِقْهُ، ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

تخریج: انظر حدیث رقم: ٦٦ (صحیح)

٣٣٦- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو (جو اس میں ہے) اُسے بہادے، پھر اسے سات مرتبہ دھوڈالے۔"

7- بَابُ تَعْفِيرِ الإِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ
٧- باب: کتے کے منہ ڈالنے سے برتن کو مٹی سے مانجھنے کا بیان

337- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ، وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ، وَقَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الإِنَاءِ، فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ)).

تخریج: انظرحدیث رقم: ٦٧ (صحیح)

٣٣٧- عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا، اور شکاری کتوں کی نیز بکریوں کی رکھوالی کرنے والے کتوں کی اجازت دی، اور فرمایا: "جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولو، اور آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھو۔"

338- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ يَزِيدَ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، قَالَ: ((مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ؟)) قَالَ: وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ، وَكَلْبِ الْغَنَمِ، وَقَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ)) خَالَفَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: إِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٧ (صحيح)

۳۳۸۔عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’لوگوں کو کتوں سے کیا سروکار؟‘‘ اور آپ ﷺ نے شکاری کتوں اور بکریوں کی رکھوالی کرنے والے کتوں کی اجازت دی ،اور فرمایا: ’’جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات دفعہ دھولو، آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھو، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مغفل کی مخالفت کی ہے اور (اپنی روایت میں) یوں کہا ہے: ان میں سے ایک بار مٹی سے مانجھو ❶۔

فائدہ ❶ :......اس سے پہلے ایک روایت میں ”عفروه الثامنة“ اور دوسری روایت میں ”إحداهن بالتراب“ کے الفاظ آئے ہیں، ان تینوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے، ان میں تطبیق اس طرح دی جاتی ہے کہ ”إحداهن“ والی مبہم روایت ”أولاهن“ والی معین روایت پر محمول کی جائے گی، اب سات اور آٹھ کے عدد میں جو اختلاف باقی رہ گیا ہے تو سات کو وجوب، اور آٹھ کو ندب اور احتیاط پر محمول کیا جائے گا۔

339۔أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١٤٦٦٤) (صحيح)

۳۳۹۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے (مانجھے)۔‘‘

340۔أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ)).

تخريج: د/الطهارة ٣٧ (٧٣) بنحوه وفيه السابقة بالتراب، (تحفة الأشراف ١٤٤٩٥) (صحيح)

۳۴۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھوئے، ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے (مانجھے)۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8-بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

۸- باب: بلی کے جھوٹے کا بیان

341- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ: عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا، فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَأَصْغَى لَهَا الإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ، وَالطَّوَّافَاتِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٨ (صحيح)

۳۴۱- کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے (پھر راوی نے ایک کلمے کا ذکر کیا جس کا مفہوم ہے) کہ میں نے ان کے لیے وضو کا پانی (لوٹے میں) ڈالا، اتنے میں ایک بلی آئی، اور اس سے پینے لگی، تو انہوں نے اس کے لیے برتن جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پی لیا، کبشہ کہتی ہیں: تو انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں انہیں (تعجب سے) دیکھ رہی ہوں، تو کہنے لگے: بھتیجی! کیا تم تعجب کر رہی ہو؟ میں نے کہا: ہاں! تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''یہ ناپاک نہیں ہے، یہ تو تمہارے پاس بکثرت آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے۔''

9-بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

۹- باب: حائضہ کے جھوٹے کا بیان

342- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ، فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَأَنَا حَائِضٌ، وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الإِنَاءِ، فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٠ (صحيح)

۳۴۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اپنے دانتوں سے ہڈی سے گوشت نوچتی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ وہیں رکھتے جہاں میں نے رکھا ہوتا، اور میں حائضہ ہوتی تھی، اور میں برتن سے پانی پیتی تھی تو آپ اپنا منہ اسی جگہ رکھتے جہاں میں نے رکھا ہوتا، اور میں حائضہ ہوتی۔

10-بَابُ الرُّخْصَةِ فِي فَضْلِ الْمَرْأَةِ

۱۰- باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی رخصت کا بیان

343- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمِيعًا.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظرحديث رقم: ٧١ (صحيح)

۳۴۳۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مرد اور عورتیں دونوں ایک ساتھ وضو کرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ظاہر ہے دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے سے پہلے فارغ ہوتا، اور پانی دوسرے کے لیے بچ جاتا تو اگر یہ جائز نہ ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔

11-بَابُ النَّهْيِ عَنْ فَضْلِ وُضُوءِ الْمَرْأَةِ

۱۱۔ باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی ممانعت کا بیان

344- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: وَاسْمُهُ: سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وُضُوءِ الْمَرْأَةِ .

تخريج: د/الطهارة ٤٠ (٨٢)، ت/فيه ٤٧ (٦٤)، ق/فيه ٣٤ (٣٧٣)، (تحفة الأشراف ٣٤٢١)، حم٤/٢١٣ و ٥/٦٦ (صحيح)

۳۴۴۔حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرد کو عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ نہی تحریمی نہیں تنزیہی ہے، (دیکھیں پچھلی حدیث)۔

12-الرُّخْصَةُ فِي فَضْلِ الْجُنُبِ

۱۲۔باب: جنبی کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی رخصت کا بیان

345- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الإِنَاءِ الْوَاحِدِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٢ (صحيح)

۳۴۵۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرتی تھیں۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس میں اور اس سے پہلے والی حدیث میں تعارض ہے، دونوں میں تطبیق اس طرح سے دی جاتی ہے کہ نہی والی روایت کو نہی تنزیہی پر محمول کیا جاتا ہے، اور اس حدیث کو بیان جواز پر۔

13-بَابُ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الإِنْسَانُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

۱۳۔باب: وضو اور غسل میں انسان کے لیے کتنا کتنا پانی کافی ہے؟

346-أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَكُّوكٍ، وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٣ (صحيح)

۳۴۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد ❶ سے وضو کرتے تھے، اور پانچ مد سے غسل کرتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... حدیث میں لفظ مکوک سے مراد مد ہے۔

347- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ، وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ.

تخريج: د/الطهارة ٤٤(٩٢)، ق/الطهارة ١(٢٦٨)، حم(٦/١٢١، ٢٣٤، ٢٣٨، ٢٤٩)، (تحفة الأشراف ١٧٨٥٤) (صحيح)

۳۴۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو، اور ایک صاع کے برابر پانی سے غسل کرتے تھے۔

348- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١٧٨٣٧)، حم ٦/٢٧٠ (صحيح)

۳۴۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو، اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ كِتَابُ الْحَيْضِ وَالاسْتِحَاضَةِ

۳۔ کتاب: حیض اور استحاضہ کے احکام ومسائل

1۔بَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نِفَاسًا

ا۔باب: حیض کی شروعات کا بیان اور کیا حیض کو نفاس کہہ سکتے ہیں؟

349۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لا نُرَى إِلا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ، ((مَا لَكِ! أَنَفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ- عَزَّ وَجَلَّ- عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ)) .

تخريج: انظر حديث رقم: ۲۹۱ (صحيح)

۳۴۹۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، ہمارا مقصد صرف حج کرنا تھا، جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں رو رہی تھی، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا بات ہے؟ کیا تم حائضہ ہوگئی ہو؟'' میں نے عرض کی: ہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم زادیوں پر ❶ مقدر کر دیا ہے، اب تم وہ سارے کام کرو، جو حاجی کرتا ہے، البتہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔''

فائدہ ❶ :...... آدم زادیوں میں حوا بھی داخل ہیں اس لیے کہ آدم زادیوں سے عورتوں کی نوع مراد ہے۔

2۔ذِكْرُ الاسْتِحَاضَةِ وَإِقْبَالُ الدَّمِ وَإِدْبَارُهُ

۲۔باب: استحاضہ اور خون شروع ہونے اور بند ہونے کا بیان

350۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ -وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ- قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ- مِنْ بَنِي أَسَدِ قُرَيْشٍ- أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ، فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ، فَاغْتَسِلِي، وَاغْسِلِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْكِ الدَّمَ ، ثُمَّ صَلِّي)) .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠١ (صحيح)

۳۵۰۔ عروۃ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، جو قریش کی شاخ قبیلہ بنو اسد کی ایک خاتون ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور ذکر کیا کہ انہیں استحاضہ آتا ہے، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”یہ تو ایک رگ ہے، تو جب حیض آئے تو صلاۃ ترک کردو، اور جب وہ ختم ہوجائے تو تو غسل کرلو، اور اپنے (بدن سے) خون دھولو پھر صلاۃ پڑھو“۔

351ـ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاةَ ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي)) .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠٢ (صحيح)

۳۵۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب حیض آئے تو صلاۃ چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو غسل کرلو (اور صلاۃ پڑھو)“۔

352ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُسْتَحَاضُ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ ذَلِكَ عِرْقٌ ، فَاغْتَسِلِي ، ثُمَّ صَلِّي)) ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠٦ (صحيح)

۳۵۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا، کہنے لگیں: اللہ کے رسول! مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایک رگ ہے، تو تم غسل کرلو پھر صلاۃ پڑھو“، چنانچہ وہ ہر صلاۃ کے وقت غسل کرتی تھیں۔

3ـ الْمَرْأَةُ يَكُونُ لَهَا أَيَّامٌ مَعْلُومَةٌ تَحِيضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

۳۔ باب: جس عورت کے حیض کے ایام معلوم ہوں جس میں اسے ہر ماہ حیض آتا ہو

353ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلآنَ دَمًا ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ، ثُمَّ اغْتَسِلِي)) . أَخْبَرَنَا بِهِ قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى ، وَيَذْكُرُ فِيهِ جَعْفَرَ بْنَ رَبِيعَةَ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠٧، ٢٠٨ (صحيح)

۳۵۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے خون کے متعلق دریافت کیا، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ان کے ٹب کو خون سے بھرا دیکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''تم (صلاۃ وصوم سے) اتنے دن رکی رہو جس قدر تمہیں تمھارا حیض روکے رکھتا تھا، پھر غسل کرلو۔''

354ـ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ : إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلا أَطْهُرُ ، أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ؟ قَالَ: ((لا ، وَلَكِنْ دَعِي قَدْرَ تِلْكَ الأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ، ثُمَّ اغْتَسِلِي ، وَاسْتَثْفِرِي وَصَلِّي)) .

تخریج: انظر حدیث رقم: ۲۰۹ (صحیح)

۳۵۴ـ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے تو میں پاک نہیں رہ پاتی، کیا میں صلاۃ چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، البتہ صرف ان دنوں اور راتوں کے بقدر چھوڑ دو جن میں تم حائضہ رہتی ہو، پھر غسل کرلو اور لنگوٹ کس کر صلاۃ پڑھو۔''

355ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، اسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا ، فَلْتَتْرُكِ الصَّلاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ ، فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ ، فَلْتَغْتَسِلْ ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ، ثُمَّ لِتُصَلِّ)) .

تخریج: انظر حدیث رقم: ۲۰۹ (صحیح)

۳۵۵ـ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خون آتا تھا، تو انھوں نے اس کے لیے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ان راتوں اور دنوں کی تعداد شمار کر کے رکھے جن میں اسے اس بیماری سے پہلے جو اسے لاحق ہوئی ہے حیض آتا تھا، اور اسی کے بقدر ہر مہینہ صلاۃ چھوڑ دے، پھر جب یہ دن گزر جائیں تو غسل کرے، پھر کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے پھر صلاۃ پڑھے۔''

4ـ ذِكْرُ الأَقْرَاءِ

۴ـ باب: قرء کا بیان

356ـ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، - وَهُوَ ابْنُ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ - عَنْ أَبِي بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ - عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ - وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لا تَطْهُرُ ، فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ ، وَلَكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ ، لِتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا ، فَلْتَتْرُكِ الصَّلاةَ ، ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذَلِكَ ، فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ)) .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٠ (صحيح)

۳۵۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا، جو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں، کو استحاضہ کا خون آتا تھا، وہ پاک نہیں رہ پاتی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا معاملہ ذکر کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ حیض نہیں ہے، بلکہ یہ رحم میں شیطان کی ایک ایڑ ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے حیض کو دیکھ لے جس میں وہ حائضہ ہوتی تھی (اور اسی کے بقدر) صلاۃ چھوڑ دے، پھر اس کے بعد جو دیکھے تو ہر صلاۃ کے وقت غسل کرے۔“

357۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ؟ فَقَالَ: ((لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ))، فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا، وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

تخريج: (تحفة الأشرف: ١٦٤٥٥، ١٧٩٢٢) (صحيح)

۳۵۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جحش کی بیٹی (ام حبیبہ) کو سات سال تک استحاضہ کا خون آتا رہا، تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ حیض نہیں ہے، یہ تو ایک رگ ہے“، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حیض کے دنوں کے برابر صلاۃ ترک کر دیں، اور غسل کریں اور صلاۃ پڑھیں، تو وہ ہر صلاۃ کے لیے غسل کرتی تھی۔“

358۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قَرْؤُكِ، فَلَا تُصَلِّي، وَإِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَلْتَطَهَّرِي، ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٢ (صحيح)

۳۵۸۔ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ سے استحاضہ کے خون کی شکایت کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”یہ تو بس ایک رگ ہے، تو تم دیکھتی رہو جب تمہارا حیض آئے تو صلاۃ نہ پڑھو، اور جب تمہارا حیض گزر جائے تو پاکی حاصل کرو (یعنی غسل کرو) پھر اس حیض سے دوسرے حیض کے بیچ صلاۃ پڑھو۔“
ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: اس حدیث کو ہشام بن عروہ نے عروہ سے روایت کیا ہے، اور اس میں انہوں نے اس چیز کا ذکر نہیں کیا ہے جس کا ذکر منذر نے کیا ہے۔

359۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، فَلا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ؟ قَالَ: ((لاَ، إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ، وَصَلِّي)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢١٣ (صحيح)

٣٥٩۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کی کہ مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے، میں پاک نہیں رہ پاتی ہوں، کیا صلاۃ ترک کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے، حیض نہیں ہے، تو جب حیض آنے لگے تو صلاۃ ترک کر دو اور جب ختم ہو جائے تو اپنے بدن سے خون دھو لو، اور (غسل کر کے) صلاۃ پڑھو۔“

5۔ جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ وَغُسْلُهَا إِذَا جَمَعَتْ

۵۔ باب: مستحاضہ کے ایک غسل سے دو صلاۃ کو جمع کرنے کا بیان

360۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهَا: إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ، وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ، وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلاً وَاحِدًا، وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلا وَاحِدًا، وَتَغْتَسِلَ لِصَلاةِ الصُّبْحِ غُسْلا وَاحِدًا.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢١٤ (صحيح)

٣٦٠۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مستحاضہ عورت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا گیا کہ یہ ایک نہ بند ہونے والی رگ ہے، اور اسے حکم دیا گیا کہ وہ ظہر کو مؤخر کرے اور عصر کو جلدی پڑھ لے، اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے، اور مغرب کو مؤخر کرے، عشا کو جلدی پڑھ لے، اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے، اور صبح کی صلاۃ کے لیے ایک غسل کرے۔

361۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ، فَقَالَ: ((تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ، وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ، وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ، وَتَغْتَسِلُ، وَتُصَلِّي، وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلُ، وَتُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ)).

تخريج: تفرد به، النسائي، (تحفة الأشراف ١٥٨٨١) (صحيح)

٣٦١۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: میں مستحاضہ ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے حیض کے دنوں میں بیٹھ جاؤ (صلاۃ نہ پڑھو) پھر غسل کرو، اور ظہر کو مؤخر کرو، اور عصر میں جلدی کرو، اور غسل کرو، اور صلاۃ پڑھو، اور مغرب کو مؤخر کرو، اور عشا کو جلدی کرو، اور غسل کر کے (دونوں کو ایک ساتھ) پڑھو، اور فجر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے (الگ ایک) غسل کرو۔"

6-بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالاسْتِحَاضَةِ

۶-باب: حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق کا بیان

362- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ، فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الآخَرُ، فَتَوَضَّئِي، فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)).

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٦ (حسن صحيح)

۳۶۲- فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہیں استحاضہ آتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "جب حیض کا خون ہو تو وہ سیاہ خون ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے، تو تم صلاۃ سے رک جاؤ، اور جب دوسرا ہو تو وضو کرو، کیونکہ یہ رگ (کا خون) ہے۔ محمد بن مثنیٰ کا کہنا ہے کہ ہم سے یہ حدیث ابن ابی عدی نے اپنی کتاب سے بیان کی ہے۔

363- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكِ، فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ الآخَرُ، فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٧ (حسن صحيح)

۳۶۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آتا تھا تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے، تو جب یہ ہو تو صلاۃ سے رک جاؤ، اور جب دوسرا ہو تو وضو کر کے صلاۃ پڑھو۔"

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: اس حدیث کو کئی لوگوں نے روایت کیا ہے، ان میں سے کسی نے بھی اس چیز کا ذکر نہیں کیا ہے جس کا ابن ابی عدی نے ذکر کیا ہے واللہ تعالیٰ أعلم۔

364- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتُحِيضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُسْتَحَاضُ فَلا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ، وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي، فَإِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ))، قِيلَ لَهُ: فَالْغُسْلُ؟ قَالَ: ((وَذَلِكَ لا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ((وَتَوَضَّئِي)) غَيْرُ حَمَّادٍ، وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢١٨ (صحيح)

٣٦٤۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوئیں، تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: اللہ کے رسول! مجھے استحاضہ کا خون آتا رہتا ہے، اور میں پاک نہیں رہ پاتی ہوں، کیا صلاۃ ترک کردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے، حیض نہیں ہے، تو جب حیض کا خون آئے تو صلاۃ ترک کردو، اور جب ختم ہوجائے تو اپنے (جسم) سے خون دھولو اور وضو کرو اور صلاۃ پڑھو، یہ تو بس رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے، پوچھا گیا کیا وہ غسل کرے؟ تو آپ نے کہا: ''اس میں کسی کو شک نہیں''۔ ❶

ابوعبدالرحمن نسائی کہتے ہیں: اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے کئی لوگوں نے روایت کیا ہے، اور اس میں ''وتوضئي'' کا ذکر حماد کے علاوہ کسی نے نہیں کیا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

فائدہ ❶ :.....یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد ایک مرتبہ تو غسل ضروری ہے ہی۔

365۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلاةِ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ، وَصَلِّي)).

تخريج: تفرد به، النسائي، (تحفة الأشراف ١٦٩٧٥) (صحيح)

٣٦٥۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے استحاضہ کا خون آرہا ہے اور میں پاک نہیں رہ پاتی ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے، تو جب حیض آئے تو صلاۃ سے رک جاؤ، اور جب ختم ہوجائے تو اپنے بدن سے خون دھولو، اور صلاۃ پڑھو''۔

366۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: لا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاةَ، وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْكِ الدَّمَ، وَصَلِّي)) .

تخریج: انظرحدیث رقم: ۲۱۹ (صحیح)

۳۶۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: میں پاک نہیں رہ پاتی ہوں، کیا صلاۃ ترک کردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے، تو جب حیض آئے تو صلاۃ ترک کردو، اور جب اس کے بقدر گزر جائے تو اپنے بدن سے خون دھولو، اور صلاۃ پڑھو''

367۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لا أَطْهُرُ، أَفَأَتْرُكُ الصَّلاةَ؟ قَالَ: ((لاَ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)) - قَالَ خَالِدٌ وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ - ((وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ، ثُمَّ صَلِّي)) .

تخریج: انظرحدیث رقم: ۲۲۰ (صحیح)

۳۶۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں پاک نہیں رہ پاتی ہوں، کیا صلاۃ ترک کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں یہ تو رگ (کا خون) ہے، (خالد کہتے ہیں: اور اس روایت میں جسے میں نے ہشام پر پڑھا ہے ''وليست بالحيضة'' کا جملہ نہیں ہے) تو جب حیض آئے تو صلاۃ چھوڑ دو، اور جب ختم ہوجائے تو اپنے (جسم) سے خون دھولو، پھر صلاۃ پڑھو۔

7۔بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

۷۔ باب: زرد اور مٹیالے رنگ کے حیض میں داخل نہ ہونے کا بیان

368۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: كُنَّا لا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا .

تخریج: خ/الحیض ۲۵ (۳۲۶)، د/الطھارۃ ۱۹۹ (۳۰۸)، ق/فیہ ۱۲۷ (۶۴۷)، (تحفۃ الأشراف ۱۸۰۹۶) (صحیح)

۳۶۸۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا (نسیبہ) کہتی ہیں کہ ہم لوگ زردی اور مٹیالا پن کو کچھ نہیں شمار کرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی اس کا شمار حیض میں نہیں کرتے تھے۔

8۔بَابُ مَا يُنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ -عَزَّ وَجَلَّ-: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾ الآيَةَ

۸۔ باب: حائضہ سے استفادے کا بیان اور اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ (البقرۃ: ۲۲۲) کی تفسیر

369۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ، وَلَا يُشَارِبُوهُنَّ، وَلَا يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى﴾ الآيَةَ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ، وَيُشَارِبُوهُنَّ، وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ، وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا يَدَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، فَأَخْبَرَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَا: أَنُجَامِعُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ فَتَمَعَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمَعُّرًا شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ، فَقَامَا، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَدِيَّةَ لَبَنٍ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا، فَرَدَّهُمَا، فَسَقَاهُمَا، فَعُرِفَ أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٨٩ وهو مختصر (صحيح)

٣٦٩- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہود کی عورتیں جب حائضہ ہو جاتیں تھی تو وہ ان کے ساتھ نہ کھاتے پیتے اور نہ انہیں اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے تھے، تو لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے (اس کے متعلق) پوچھا، تو اللہ عزوجل نے آیت کریمہ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾ ❶ نازل فرمائی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ کھائیں پئیں اور انہیں اپنے گھروں میں رکھیں، اور جماع کے علاوہ ان کے ساتھ سب کچھ کریں، اس پر یہود کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کوئی معاملہ ایسا نہیں چھوڑتے جس میں ہماری مخالفت نہ کرتے ہوں، اس پر اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما دونوں اٹھے، اور جا کر رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی، اور کہنے لگے: کیا ہم حیض کے دنوں میں ان سے جماع نہ کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سخت متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ناراض ہو گئے ہیں، (اسی دوران میں) آپ ﷺ کے پاس دودھ کا تحفہ آیا، تو آپ نے ان کے پیچھے (آدمی) بھیجا وہ انہیں بلا کر لایا، آپ نے ان کو دودھ پلایا، تو اس سے جانا گیا کہ آپ ان دونوں سے ناراض نہیں ہیں۔

فائدہ ❶ :......آپ سے لوگ حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ کہہ دیجیے وہ گندگی ہے، (البقرة : ٢٢٢)

9- ذِكْرُ لِمَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللَّهِ تَعَالَى

۹- باب: شرعی ممانعت کا علم رکھنے کے باوجود حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنے کے کفارے کا بیان

370- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ: ((يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ، أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظرحدیث رقم: ۲۹۰ (صحیح)

۳۷۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی اپنی بیوی کے پاس آئے ❶ اور وہ حائضہ ہو تو وہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔ ❷

فائدہ ❶: ...... آنے سے کنایہ جماع کرنے کی طرف ہے۔

فائدہ ❷: ...... یہ حکم استحبابی ہے۔

10۔ مُضَاجَعَةُ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا

۱۰۔ باب: حائضہ کو حیض کے کپڑے میں ساتھ لٹانے کا بیان

371۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، (ح) وَأَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، (ح) وَأَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنَفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي، فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ، وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ.

تخریج: انظر حدیث رقم: ۲۸٤ (صحیح)

۳۷۱۔ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی کہ اسی دوران میں مجھے حیض آ گیا، تو میں چپکے سے کھسک آئی، اور جا کر میں نے اپنے حیض کا کپڑا لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تم حائضہ ہوگئی؟'' میں نے عرض کی: ہاں، پھر آپ نے مجھے بلایا، تو میں جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی، یہ الفاظ عبیداللہ بن سعید کے ہیں۔

11۔ بَابُ نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيلَتِهِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ

۱۱۔ باب: حائضہ عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں سونے کا بیان

372۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خِلَاسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ حَائِضٌ، فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ، غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ يَعُودُ، فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ، وَصَلَّى فِيهِ.

تخریج: انظرحدیث رقم: ۲۸۵ (صحیح)

۳۷۲۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی کپڑے میں رات گزارتے تھے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں حائضہ ہوتی، اگر آپ کو مجھ سے کچھ لگ جاتا تو آپ اُسی جگہ کو دھوتے، اس سے تجاوز نہ فرماتے، اور اسی کپڑے میں صلاۃ ادا کرتے، پھر واپس آ کر لیٹ جاتے، پھر اگر دوبارہ مجھ سے آپ کو کچھ لگ جاتا تو آپ پھر اسی طرح کرتے، صرف اسی جگہ کو دھوتے اس سے تجاوز نہ فرماتے، اور اسی میں صلاۃ پڑھتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... حدیث میں شعار کا لفظ آیا ہے، شعار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو جسم سے لگا ہوتا ہے اور دثار اس کپڑے کو جو شعار کے اوپر ہوتا ہے۔

12۔مُبَاشَرَةُ الْحَائِضِ

۱۲۔ حائضہ کو چمٹانے کا بیان

373۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٨٦ (صحيح)

۳۷۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم بیویوں میں سے کسی کو جب وہ حائضہ ہوتی حکم دیتے کہ وہ اپنا ازار باندھ لے، پھر آپ اس سے چمٹتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یعنی تہبند باندھنے کی جگہ سے اوپر کے حصے سے لذت حاصل کرتے، یعنی جماع کے علاوہ سب کچھ کرتے۔

374۔أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَتَزِرَ، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا .

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٨٧ (صحيح)

۳۷۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم سے کوئی جب حائضہ ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اسے تہبند باندھنے کا حکم دیتے، پھر اس سے چمٹتے۔

13۔ذِكْرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُهُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ

۱۳۔ باب: نبی اکرم ﷺ کی کسی بیوی کو جب حیض آتا تو آپ اس کے ساتھ جو کرتے اس کا بیان

375۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ -وَهُوَ أَبُو بَكْرٍ- عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ، ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا: حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي، فَسَأَلَتَاهَا: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَاكُنَّ؟ قَالَتْ: كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَزِرَ بِإِزَارٍ وَاسِعٍ، ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي وانظرماقبله، (تحفة الأشراف ١٦٠٥٥)، حم٦/١٢٣ (منكر)

(اس کے راوی ''صدقہ'' لین الحدیث ہیں، اور ''جمیع'' سے روایت میں غلطی ہوجایا کرتی تھی، لیکن پچھلی حدیث سے اس کا معنی ثابت ہے)۔

۳۷۵۔ جمیع بن عمیر کہتے ہیں: میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، تو ان دونوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: جب آپ میں سے کوئی حائضہ ہوجاتی تو رسول اللہ ﷺ کیسے کرتے تھے؟ کہا: جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوجاتی تو آپ ہمیں کشادہ تہبند باندھنے کا حکم دیتے، پھر آپ اس کے سینے اور چھاتی سے چمٹتے۔

376۔ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، وَاللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ بُدَيَّةَ -وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَدَبَةَ - مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ . فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ تَحْتَجِزُ بِهِ .

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٨٨ (صحيح)

۳۷۶۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی حائضہ بیوی سے چمٹتے جب وہ تہبند باندھے ہوتی جو کبھی اس کے دونوں رانوں کے نصف تک پہنچتا، اور کبھی گھٹنوں تک۔ لیث کی روایت میں ہے: وہ اسے اپنی کمر پر باندھے ہوتی۔

14۔بَابُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

۱۴۔باب: حائضہ کو اپنے ساتھ کھلانے اور اس کا جھوٹا پینے کا بیان

377۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفٍ، قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ، شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُونِي، فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ، كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ، فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ، فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ، ثُمَّ أَضَعُهُ، فَيَأْخُذُهُ، فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ، وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ، وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ، فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ، فَآخُذُهُ، فَأَشْرَبُ مِنْهُ، ثُمَّ أَضَعُهُ، فَيَأْخُذُهُ، فَيَشْرَبُ مِنْهُ، وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ .

تخريج: انظرحديث رقم: ٧٠ (صحيح الإسناد)

۳۷۷۔ شریح کہتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا عورت اپنے شوہر کے ساتھ کھاسکتی ہے جب کہ وہ حائضہ ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، رسول اللہ ﷺ مجھے بلاتے تو میں آپ کے ساتھ کھاتی، اور میں حائضہ ہوتی، آپ ہڈی لیتے تو مجھے اس کے سلسلے میں قسم دلاتے، تو میں اس سے اپنے دانتوں سے نوچتی پھر رکھ دیتی تو آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اٹھا لیتے اوراس سے اپنے دانتوں سے نوچتے، آپ ہڈی پر اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں اپنا منہ رکھے ہوتی، اور آپ پانی مانگتے تو پینے سے پہلے مجھے اس کے سلسلے میں قسم دلاتے، تو میں اسے اٹھا لیتی اوراس میں سے پیتی، پھر اسے رکھ دیتی، تو آپ اسے اٹھا لیتے اوراس میں سے پیتے، آپ پیالے میں اسی جگہ اپنا منہ رکھتے جہاں میں اپنا منہ رکھے ہوتی۔

378- أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ، وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي، وَأَنَا حَائِضٌ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٠ (صحيح)

٣٧٨- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں سے میں پیتی تھی، آپ میرا بچا ہوا پانی پیتے تھے، اور میں حائضہ ہوتی۔

15-الانْتِفَاعُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

١٥- باب: حائضہ کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کا بیان

379- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنَاوِلُنِي الإِنَاءَ، فَأَشْرَبُ مِنْهُ، وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُعْطِيهِ، فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فَمِي، فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٠ (صحيح)

٣٧٩- شریح کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے برتن دیتے تو میں اس سے پیتی جب کہ میں حائضہ ہوتی تھی، پھر میں اسے آپ کو دے دیتی تھی تو آپ میرے منہ رکھنے کی جگہ تلاشتے اوراسی (جگہ) کو اپنے منہ پر رکھتے۔

380- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ، فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ، فَيَشْرَبُ مِنْهُ، وَأَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَأَنَا حَائِضٌ، فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ .

تخريج: انظرحديث رقم: ٧٠ (صحيح)

٣٨٠- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں پیالے سے پانی پیتی اور میں حائضہ ہوتی، پھر اسے نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی تو آپ اپنا منہ میرے منہ کی جگہ رکھتے اوراس سے پیتے، اور میں ہڈی سے اپنے دانت سے گوشت نوچتی اور حائضہ ہوتی، پھر اسے نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی، تو آپ اپنا منہ میرے منہ کی جگہ پر رکھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16۔بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

١٦۔باب: آدمی کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھنے کا بیان

381۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ -وَاللَّفْظُ لَهُ- قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ، وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٧٥ (حسن)

٣٨١۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سر ہم (بیویوں) میں سے کسی کی گود میں ہوتا، اور وہ حائضہ ہوتی اور آپ قرآن پڑھتے۔

17۔بَابُ سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ

١٧۔باب: حائضہ سے صلاۃ ساقط ہونے کا بیان

382۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ عَائِشَةَ: أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ.

تخريج: خ/الحيض ٢٠ (٣٢١)، م/فيه ١٥ (٣٣٥)، د/الطهارة ١٠٥ (٢٦٢)، ت/فيه ٩٧ (١٣٠)، ق/فيه ١١٩ (٦٣١)، (تحفة الأشراف ١٧٩٦٤)، حم٦/٣٢، ٩٤، ٩٧، ١٢٠، ١٤٣، ١٨٥، ٢٣١، د/الطهارة ١٠٢، ١٠٢٠، ١٠٢١، ١٠٢٨ ويأتي عند المؤلف في الصوم ٣٦ (برقم ٢٣٢٠) (صحيح)

٣٨٢۔ معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حائضہ اپنی صلاۃ قضا کرے گی؟ تو انہوں نے کہا: کیا تو حروریہ [1] (خارجیہ) ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حائضہ ہوتی تھیں، تو نہ ہم قضا کرتے اور نہ ہمیں قضا کا حکم دیا جاتا تھا۔

فائدہ [1] :......خوارج کا ایک گروہ ہے جو کوفہ کے قریب ایک جگہ حروراء کی طرف منسوب ہے، یہ لوگ حیض کے مسئلے میں متشدد تھے، ان کا کہنا تھا کہ حائضہ روزے کی طرح صلاۃ کی بھی قضا کرے گی، اسی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کو ان لوگوں سے تشبیہ دی۔

18۔بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

١٨۔باب: حائضہ سے کام لینے کا بیان

383۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! نَاوِلِينِي الثَّوْبَ)) فَقَالَتْ: إِنِّي لَا أُصَلِّي، فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ)) فَنَاوَلَتْهُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٧١ (صحيح)

۳۸۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے کہ اسی دوران میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! مجھے کپڑا اٹھا دو''، تو انہوں نے کہا: میں (آج کل) صلاۃ نہیں پڑھ رہی ہوں ❶ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (حیض) تمہارے ہاتھ میں نہیں''، تو انہوں نے کپڑا اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کو دے دیا۔

فائدہ ❶: ......یعنی حائضہ ہوں۔

384۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، ح و أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ))، فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ)).

قَالَ إِسْحَاقُ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٧٢ (صحيح)

۳۸۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مسجد سے چٹائی اٹھا دو''، میں نے کہا: میں حائضہ ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا حیض تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: مجھے ابومعاویہ نے خبر دی ہے، وہ اعمش سے اسی سند سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

19۔ بَسْطُ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

۱۹۔ باب: حائضہ کے مسجد میں چٹائی بچھانے کا بیان

385۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْبُوذٍ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا، فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ، وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِخُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٧٤ (حسن)

۳۸۵۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی کی گود میں اپنا سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کرتے وہ حائضہ ہوتی، اور ہم میں سے کوئی آپ کی چٹائی لے کر مسجد جاتی، اور اس کو بچھا دیتی ❶ وہ حائضہ ہوتی۔

فائدہ ❶: ......بغیر مسجد میں داخل ہوئے اور یہ ممکن ہے۔

20۔ بَابُ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

۲۰۔ باب: حائضہ کے مسجد میں معتکف اپنے شوہر کے سر میں کنگھا کرنے کا بیان

386۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا.

تخريج: خ/الاعتكاف ١٩(٢٠٤٦)، (تحفة الأشراف ١٦٦٤١)، م/الحيض٣(٢٩٧)، د/الصوم ٧٩ (٢٤٦٧)، ت/فيه ٨٠ (٨٠٤)، ق/الطهارة ١٢٠ (٦٣٣)، ط/الطهارة ٢٨ (١٠٢)، حم٤/١٠٤،٦، ٢٠٤، ٢٣١، ٢٣٤، ٢٤٧، ٢٦٢، ٢٧٢، د/ الطهارة ١٠٨، ١٠٩٨ (صحيح)

٣٨٦۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتیں وہ حائضہ ہوتیں، اور آپ معتکف ہوتے، (اس طرح کہ) آپ اپنا سر (مسجد سے نکال کر) ان کے پاس کر دیتے، اور وہ اپنے حجرے میں ہوتیں۔

21۔ غَسْلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

۲۱۔ باب: حائضہ کے شوہر کا سر دھونے کا بیان

387۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٧٦ (صحيح)

٣٨٧۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور آپ معتکف ہوتے تو میں اسے دھوتی، اور میں حائضہ ہوتی۔

388۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ -وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ- عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١٦٣٣٤)، حم ٦/٣٢، ٢٣٠، دي/الطهارة ١٠٨ (١١٠٦، ١١٠٩) (صحيح)

٣٨٨۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مسجد سے نکالتے اور آپ معتکف ہوتے تو میں اسے دھوتی، اور میں حائضہ ہوتی۔

389۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٧٨ (صحيح)

٣٨٩۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی، اور میں حائضہ ہوتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

22۔بَابُ شُهُودِ الْحُيَّضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ

۲۲۔باب: عیدین اور مسلمانوں کی دعا میں حائضہ عورتوں کی حاضری کا بیان

390۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لا تَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلا قَالَتْ: بِأَبَا، فَقُلْتُ: أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ بِأَبَا، قَالَ: ((لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ، فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى)).

تخريج: خ/الحيض ٢٣ (٣٢٤)، والصلاة ٢ (٣٥١)، والعيدين ١٥ (٩٧١)، ٢٠ (٩٨٠)، ٢١ (٩٨١)، والحج ٨١ (١٦٥٢)، (تحفة الأشراف ١٨١١٨)، وقد أخرجه: م/العيدين ١ (٨٩٠)، د/الصلاة ٢٤٧ (١١٣٦)، ت/فيه ٢٧١ (٥٣٩)، ق/إقامة ١٦٥ (١٣٠٨)، حم٥/٨٤، ٨٥، ويأتي عند المؤلف في العيدين ٢ (برقم ١٥٥٩) (صحيح)

۳۹۰۔ حفصہ (بنت سیرین) کہتی ہیں کہ ام عطیہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتیں: میرے والد آپ پر قربان ہوں، تو میں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے، انہوں نے کہا: ہاں، میرے والد آپ پر قربان ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ”بالغ لڑکیاں، پردے والیاں، اور حائضہ عورتیں نکلیں، اور خطبہ اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں، البتہ حائضہ عورتیں صلاۃ پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں۔“

23۔ اَلْمَرْأَةُ تَحِيضُ بَعْدَ الإِفَاضَةِ

۲۳۔باب: طواف افاضہ کے بعد عورت کے حائضہ ہونے کا بیان

391۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ؟)) قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: ((فَاخْرُجْنَ)).

تخريج: خ/الحيض ٢٧ (٣٢٨)، م/الحج ٦٧ (١٢١١)، ط/فيه ٧٥ (٢٢٦)، حم٦/٣٨، ٣٩، ٨٢، ٩٩، ١٢٢، ١٦٤، ١٧٥، ١٧٧، ١٩٣، ٢٠٢، ٢٠٧، ٢١٣، ٢٢٣، ٢٥٣ (تحفة الأشراف ١٧٩٤٩) وقد أخرجه: د/فيه ٥٨ (٢٠٠٣)، ت/فيه ٩٩ (٩٤٣)، ق/فيه ٨٣ (٣٠٧٢)، (صحيح)

۳۹۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شاید وہ ہمیں روک لے گی، کیا اس نے تم لوگوں کے ساتھ طواف (افاضہ) نہیں کیا تھا؟“ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں (ضرور کیا تھا)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر تو نکلو“ ❶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :......یعنی طواف زیارت جو فرض ہے ادا ہو چکا ہے اب صرف طواف وداع رہ گیا ہے جس کے لیے حائضہ کا ٹھہرنا ضروری نہیں، اور اگر طواف افاضہ نہ کیا ہو تو حیض سے فارغ ہونے تک مکے میں انتظار کرے، اور طواف افاضہ کر کے ہی کے گھر واپس ہو، کیوں کہ طواف افاضہ رکن حج ہے، فدیہ سے پورا نہیں ہوگا، اور موجودہ وقت میں فلائٹوں کی پریشانی کی وجہ سے انتظار ممکن نہ ہو تو صاف ستھرا ہو کر لنگوٹ باندھ کر اور عطر لگا کر حالت حیض ہی میں طواف افاضہ کر لے اور ایک فدیہ (دم) دے دے۔

24-مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الإِحْرَامِ؟

۲۴-باب: نفاس والی عورتیں احرام کے وقت کیا کریں؟

392- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لأَبِي بَكْرٍ: ((مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، وَتُهِلَّ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢١٥ (صحيح)

۳۹۲-جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے واقعے کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب انہیں ذوالحلیفہ میں نفاس آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''انہیں حکم دو کہ غسل کر لیں، اور احرام باندھ لیں۔'' ❶

فائدہ ❶ :......مطلب یہ ہے کہ حیض یا نفاس کا آ جانا احرام کے لیے مانع نہیں ہے، جس عورت کو اس قسم کا عارضہ پیش آ جائے وہ غسل کر کے احرام باندھ لے، اور طواف کے علاوہ باقی سارے ارکان ادا کرے۔

25-بَابُ الصَّلاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ

۲۵-باب: نفاس والی عورتوں کی صلاۃ جنازہ کا بیان

393- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ حُسَيْنٍ: - يَعْنِي الْمُعَلِّمَ - عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلاةِ فِي وَسَطِهَا.

تخريج: خ/الحيض ٢٩ (٣٣٢)، والجنائز ٦٢ (١٣٣١)، ٦٣ (١٣٣٢)، م/فيه ٢٧ (٩٦٤)، د/فيه ٥٧ (٣١٩٥)، ت/فيه ٤٥ (١٠٣٥)، ق/فيه ٢١ (١٤٩٣)، (تحفة الأشراف ٤٦٢٥)، حم٥/١٤، ١٩، ويأتي عند المؤلف في الجنائز ٧٣ (برقم: ١٩٧٨) (صحيح)

۳۹۳-سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام کعب رضی اللہ عنہا کی صلاۃ جنازہ پڑھی جو اپنی نفاس میں وفات پا گئی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ صلاۃ میں ان کے بیچ میں (کمر کے پاس) کھڑے ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

26۔بَابُ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۲۶۔باب: حیض کا خون کپڑے میں لگ جانے کا بیان

394۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ - وَكَانَتْ تَكُونُ فِي حَجْرِهَا - أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ: ((حُتِّيهِ، وَاقْرُصِيهِ، وَانْضَحِيهِ، وَصَلِّي فِيهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٩٤ (صحيح)

۳۹۴۔ فاطمہ بنت منذر اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں (جو اُن کے زیر پرورش تھیں) کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کے بارے میں جو کپڑے میں لگ جائے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے رگڑ دو، اور ناخن سے مل لو، اور پانی سے دھولو، اور اس میں صلاۃ پڑھو۔''

395۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ؛ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، قَالَ: ((حُكِّيهِ بِضِلَعٍ، وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٩٣ (صحيح)

۳۹۵۔ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کپڑے میں حیض کا خون لگ جانے کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے لکڑی سے کھرچ دو، اور پانی اور بیری کے پتے سے دھوڈالو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ
۴۔ کتاب: غسل اور تیمّم کے احکام ومسائل

1۔بَابُ ذِكْرِ نَهْيِ الْجُنُبِ عَنِ الاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
۱۔باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی کے غسل کرنے کی ممانعت کا بیان

396۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، وَهُوَ جُنُبٌ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢١ (صحيح)

۳۹۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے، اور وہ جنبی ہو۔''

397۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا يَبُولَنَّ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ، أَوْ يَتَوَضَّأُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١٤٦٩١) (صحيح)

۳۹۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے، پھر اسی سے غسل یا وضو کرے۔''

398۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ يُغْتَسَلَ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١٣٨٧٠) (حسن صحيح)

۳۹۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے پھر اس میں جنابت کا غسل کیا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

399۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ، ثُمَّ يُغْتَسَلَ مِنْهُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٢ (صحيح بما قبله)

۳۹۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے، پھر اسی سے غسل کیا جائے۔

400۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.
قَالَ سُفْيَانُ: قَالُوا لِهِشَامٍ -يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ- إِنَّ أَيُّوبَ إِنَّمَا يَنْتَهِي بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ؟ فَقَالَ: إِنَّ أَيُّوبَ لَوِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَرْفَعَ حَدِيثًا لَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١٤٤٤٠) (صحيح الإسناد) (موقوف في حكم المرفوع)

۴۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو بہتا نہ ہو ہرگز پیشاب نہ کرے، پھر اسی سے غسل بھی کرے۔

سفیان کہتے ہیں: لوگوں نے ہشام (یعنی ابن حسان) سے کہا کہ ایوب تو اس حدیث کی سند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تک ہی ختم کر دیتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ایوب اگر کسی حدیث کو بغیر مرفوع کیے روایت کر سکتے ہیں تو وہ اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف کسی حدیث کے منسوب کرنے کو بہت اہم معاملہ سمجھتے تھے، اور ڈرتے تھے کہ کہیں آپ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ ہو جائے جو فی الواقع آپ نے نہ کہی ہو۔

2۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

۲۔ باب: حمام میں داخل ہونے کی رخصت کا بیان

401۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ٢٨٨٧)، حم٣/٣٣٩ (صحيح)

۴۰۱۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو۔“

3۔ بَابُ الِاغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

۳۔ باب: برف اور اولوں سے غسل کرنے کا بیان

402۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَجْزَأَةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ زَاهِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَالْمَاءِ الْبَارِدِ)).

تخريج: م/الصلاة ٤٠ (٤٧٦)، (تحفة الأشراف ٥١٨١)، وقد أخرجه: ت/الدعوات ١٠٢ (٣٥٤٧)، حم٤/٣٥٤، ٣٨١ (صحيح)

۴۰۲۔عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دعا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے پاک کردے، اے اللہ! مجھے اس سے اسی طرح پاک کردے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے، اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کردے۔“

4۔بَابُ الاغْتِسَالِ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ

۴۔باب: ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کا بیان

403۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ رُقْبَةَ، عَنْ مَجْزَأَةَ الأَسْلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۴۰۳۔ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے: ”اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کردے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے اسی طرح پاک کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا جاتا ہے۔“

5۔بَابُ الاغْتِسَالِ قَبْلَ النَّوْمِ

۵۔باب: سونے سے پہلے غسل کرنے کا بیان

404۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْجَنَابَةِ؟، أَيَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، أَوْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ.

تخريج: م/الحيض ٦ (٣٠٧)، ت/فضائل القرآن ٢٣ (٢٩٢٤)، (تحفة الأشراف ١٦٢٨٠)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٣٤٣ (١٤٣٧) (صحيح)

۴۰۴۔عبداللہ بن ابوقیس کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حالتِ جنابت میں رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے سوتے تھے؟ کیا آپ سونے سے پہلے غسل کرتے تھے یا غسل سے پہلے سوتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ یہ سب کرتے تھے، کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی (صرف) وضو کر کے سو جاتے۔

6۔بَابُ الاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

۶۔باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا بیان

405۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَسَأَلْتُهَا فَقُلْتُ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، أَوْ مِنْ آخِرِهِ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ كَانَ، رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ، قُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الأَمْرِ سَعَةً.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٢٣ (صحيح)

۴۰۵۔غضیف بن حارث کہتے ہیں کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، تو میں نے ان سے سوال کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرتے تھے یا آخری حصے میں؟ تو انہوں نے کہا: دونوں طرح سے (کرتے تھے) کبھی رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرتے، اور کبھی آخری حصے میں، اس پر میں نے کہا: اس اللہ کی تعریف ہے جس نے شریعت مطہرہ والے معاملے کے اندر گنجائش رکھی ہے۔

7۔بَابُ الاسْتِتَارِ عِنْدَ الاغْتِسَالِ

۷۔باب: غسل کے وقت پردہ کرنے کا بیان

406۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ يَعْلَى؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ -عَزَّ وَجَلَّ- حَلِيمٌ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ، يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ، فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْتَتِرْ)).

تخريج: د/الحمام ٢ (٤٠١٢)، (تحفة الأشراف ١١٨٤٥)، حم٤/٢٢٤ (صحيح)

۴۰۶۔یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کھلی جگہ غسل کرتے دیکھا تو منبر پر چڑھے، اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ حلیم (بردبار)، حیی (باحیا) اور ستیر (پردہ پوشی پسند فرمانے والا) ہے، حیا اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے، تو جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو پردہ کر لے''۔

407۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سِتِّيرٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ، فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: د/الحمام ٤(٤٠١٣)، (تحفة الأشراف ١١٨٤٠)، حم ٤/٢٢٣ (حسن صحيح)

۴۰۷۔ یعلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اللہ عزوجل ستیر (پردہ پوشی کرنے والا) ہے، تو جب تم میں سے کوئی غسل کرنا چاہے تو کسی چیز سے پردہ کر لے۔''

408 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَاءً، قَالَتْ: فَسَتَرْتُهُ، فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ، قَالَتْ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ، فَلَمْ يُرِدْهَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٥٤ (صحيح)

۴۰۸۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا، پھر میں نے آپ کے لیے پردہ کیا، پھر آپ نے غسل کا ذکر کیا، پھر میں آپ کے پاس ایک کپڑا لے کر آئی تو آپ نے اسے نہیں (لینا) چاہا۔

409- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا أَيُّوبُ عَلَيْهِ السَّلَام يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ، قَالَ: - فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ -: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَبِّ! وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَاتِكَ)).

تخريج: خ/الغسل ٢٠(٢٧٩) تعليقاً، و الأنبياء ٢٠(٣٣٩١)، و التوحيد ٣٥ (٧٤٩٣)، (تحفة الأشراف ١٤٢٢٤)، حم ٢/٣١٤ (صحيح)

۴۰۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایوب علیہ السلام ننگے غسل کر رہے تھے [1] کہ اسی دوران میں ان کے اوپر سونے کی ٹڈی گری، تو وہ اسے اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے، تو اللہ عزوجل نے انہیں آواز دی: ایوب! کیا میں نے تمہیں بے نیاز نہیں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، کیوں نہیں میرے رب! لیکن تیری برکتوں سے میں بے نیاز نہیں ہو سکتا۔''

فائدہ [1] :...... یہ غسل انہوں نے ایسی جگہ پر کیا ہوگا جہاں وہ لوگوں کی نگاہوں سے مامون و محفوظ رہے ہوں۔

8- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنْ لَا تَوْقِيتَ فِي الْمَاءِ الَّذِي يُغْتَسَلُ فِيهِ

۸- باب: جس پانی سے غسل کیا جائے اس کے عدم تحدید کی دلیل

410 - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْإِنَاءِ وَهُوَ الْفَرَقُ، وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١٧٥٥٣) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے جس کا نام فرق تھا ❶ غسل کرتے تھے، اور میں اور آپ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... ایک معروف برتن ہے۔

9۔ بَابُ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

۹۔ باب: شوہر اور بیوی کے ایک برتن سے غسل کرنے کا بیان

411۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ هِشَامٍ، ح و أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا. وَقَالَ سُوَيْدٌ: قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٣٣، (تحفة الأشراف ١٦٩٧٦، ١٧١٧٤) (صحيح الإسناد)

۴۱۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور میں دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے، ہم اس سے لپ (بھر بھر کر) لیتے تھے۔

سوید کی روایت میں "أن رسول الله ﷺ كان يغتسل و أنا" کے بجائے "كنت أنا اغتسل و رسول الله ﷺ" کے الفاظ ہیں۔

412۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٣٤ (صحيح)

۴۱۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک برتن سے غسلِ جنابت کرتے تھے۔

413۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْإِنَاءَ، أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٣٥ (صحيح)

۴۱۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے برتن کے سلسلے میں کھینچا تانی کر رہی ہوں، میں اور آپ دونوں اسی سے غسل کر رہے تھے۔

10۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۰۔ باب: شوہر اور بیوی کے ایک ساتھ غسل کرنے کی رخصت کا بیان

414۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَنْ عَاصِمٍ، ح و أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَصْرٍ، قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ أُبَادِرُهُ وَيُبَادِرُنِي حَتَّى يَقُولَ: ((دَعِي لِي))، وَأَقُولَ أَنَا: دَعْ لِي. قَالَ سُوَيْدٌ: يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ: دَعْ لِي دَعْ لِي.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٤٠ (صحيح)

۴۱۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک برتن سے غسل کرتے تھے، میں چاہتی کہ آپ سے پہلے میں نہالوں اور آپ چاہتے کہ مجھ سے پہلے آپ نہالیں یہاں تک کہ آپ ﷺ فرماتے: ''تم میرے لیے چھوڑ دو''، اور میں کہتی: آپ میرے لیے چھوڑ دیجیے۔

سوید کی روایت میں ''أُبَادِرُهُ وَيُبَادِرُنِي حَتَّى يَقُولَ: ((دَعِي لِي))، وَأَقُولَ أَنَا: دَعْ لِي'' کے الفاظ ہیں۔

11- بَابُ الِاغْتِسَالِ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ

۱۱- آٹا لگے ہوئے برتن میں پانی بھر کر غسل کرنے کا بیان

415 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ؛ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، قَدْ سَتَرَتْهُ بِثَوْبٍ دُونَهُ، فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ قَالَتْ: فَصَلَّى الضُّحَى، فَمَا أَدْرِي كَمْ صَلَّى حِينَ قَضَى غُسْلَهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١٨٠٠٩)، حم٦/٣٤١ (شاذ)

(اس کا آخری ٹکڑا فمـا أدری...... الخ ہی شاذ ہے، کیوں کہ ام ہانی کی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے آٹھ رکعات پڑھیں، دیکھیے حدیث رقم ۲۲۶)

۴۱۵۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں، آپ ایک ٹب سے غسل کر رہے تھے جس میں گندھا ہوا آٹا لگا تھا، اور آپ کو (فاطمہ رضی اللہ عنہا ❶) کپڑے سے پردہ کیے ہوئے تھیں، تو جب آپ غسل کر چکے، تو آپ نے چاشت کی صلاۃ پڑھی، اور میں نہیں جان سکی کہ آپ نے کتنی رکعت پڑھی۔

فائدہ ❶: ...... جیسا کہ دوسری روایتوں میں ہے، راوی نے اختصار کی غرض سے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

12- بَابُ تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الِاغْتِسَالِ

۱۲- باب: غسل کے وقت عورت کے سر کے بال نہ کھولنے کا بیان

416- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ هَذَا، فَإِذَا تَوْرٌ مَوْضُوعٌ مِثْلُ الصَّاعِ - أَوْ دُونَهُ -، فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا، فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي بِيَدَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَمَا أَنْقُضُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِي شَعْرًا .

تخريج: م/الحيض ١٢ (٣٣١) مطولاً، ق/الطهارة ١٠٨ (٦٠٤) مطولاً، (تحفة الأشراف ١٦٣٢٤)، حم٦/ ٤٣ كلاهما في سياق آخر (صحيح)

۴۱۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اس برتن سے غسل کرتے تھے، تو میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہاں ایک ڈول رکھا ہوا تھا جو ایک صاع کے برابر تھا، یا اس سے کچھ کم، (اور وہ اسی کی طرف اشارہ کررہی تھیں) (وہ کہہ رہی تھیں کہ) ہم دونوں غسل ایک ساتھ شروع کرتے، تو میں اپنے سر پر اپنے ہاتھوں سے تین مرتبہ پانی بہاتی، اور میں اپنے بال نہیں کھولتی تھی۔

13- بَابُ إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

۱۳- باب: خوشبو لگا کر (احرام کے لیے) غسل کرنے اور خوشبو کا اثر باقی رہنے کا بیان

417- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا، فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ، فَقَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا .

تخريج: خ/الغسل ١٢ (٢٦٧)، ١٤ (٢٧٠)، م/الحج ٧ (١١٩٢)، (تحفة الأشراف ١٧٥٩٨) حم٦/١٧٥، ويأتي عندالمؤلف بأرقام: ٤٣١، ٢٧٠٥ (صحيح)

۴۱۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں (اپنے جسم پر) تارکول مل لوں یہ میرے لیے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں اس حال میں احرام باندھوں کہ میرے جسم سے خوشبو پھوٹ رہی ہو، تو (محمد بن منتشر کہتے ہیں) میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، اور میں نے انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ بات بتائی تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی، اور آپ نے اپنی بیویوں کا چکر لگایا (1) آپ نے محرم ہو کر صبح کی (اس وقت آپ کے جسم پر خوشبو کا اثر باقی تھا)۔

فائدہ (1) :......یعنی ان سے صحبت کی۔

14- بَابُ إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

۱۴- باب: پانی بہانے سے پہلے جنبی کا اپنے اوپر لگی ہوئی گندگی دور کرنے کا بیان

418- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ، وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ: هٰذِهِ غِسْلَةٌ لِلْجَنَابَةِ .

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٥٤ (صحيح)

۴۱۸۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کیا، البتہ اپنے دونوں پاؤں نہیں دھوئے، اور (وضو سے پہلے) آپ نے اپنی شرمگاہ اور اس پر لگی ہوئی گندگی دھوئی، پھر اپنے جسم پر پانی بہایا، پھر اپنے دونوں پاؤں کو ہٹایا اور انہیں دھویا، یہی (آپ کے) غسلِ جنابت کا طریقہ تھا۔

15-بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

۱۵-باب: شرم گاہ دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ ملنے کا بیان

419- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الأَرْضِ، ثُمَّ يَمْسَحُهَا، ثُمَّ يَغْسِلُهَا، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلاةِ، ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ يَتَنَحَّى، فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ .

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٥٤ (صحيح)

۴۱۹۔ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے، اور اپنی شرم گاہ دھوتے، پھر زمین پر اپنا ہاتھ مارتے، پھر اسے ملتے، پھر دھوتے، پھر صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر اپنے سر اور باقی جسم پر پانی ڈالتے، پھر وہاں سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوتے۔

16-بَابُ الِابْتِدَاءِ بِالْوُضُوءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۱۶-باب: غسلِ جنابت میں پہلے وضو کرنے کا بیان

420- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاةِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ .

تخريج: خ/الغسل١٥ (٢٧٢)، (تحفة الأشراف ١٦٩٦٩) (صحيح)

۴۲۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر غسل کرتے، پھر ہاتھ سے اپنے بالوں کا خلال کرتے، یہاں تک کہ جب آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان لیتے کہ اپنی کھال تر کر لی ہے تو اس پر تین مرتبہ پانی بہاتے، پھر اپنے تمام جسم کو دھوتے۔

17- بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ

۱۷- باب: طہارت میں داہنے سے شروع کرنے کا بیان

421- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ، وَتَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ. وَقَالَ بِوَاسِطٍ: فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٢ (صحيح)

۴۲۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ طہارت میں، جوتا پہننے میں، اور کنگھا کرنے میں جہاں تک ہو سکتا تھا داہنے کو پسند فرماتے۔

مسروق نے واسط ❶ میں کہا: اپنے تمام امور میں (داہنے کو پسند کرتے تھے)۔

فائدہ ❶: ......واسط عراق میں ایک شہر کا نام ہے جسے حجاج نے کوفہ اور بصرہ کے درمیان بسایا تھا۔

18- بَابُ تَرْكِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۱۸- باب: غسلِ جنابت کے وضو میں سر کا مسح نہ کرنے کا بیان

422- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللهِ - هُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - قَالَ: أَنْبَأَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ - وَاتَّسَقَتِ الأَحَادِيثُ عَلَى هَذَا - يَبْدَأُ: فَيُفْرِغُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا، ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الإِنَاءِ، فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ، وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ، فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنْقِيَهُ، ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنْقِيَهَا، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلاثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيُمَضْمِضُ، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ، وَأَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَهَكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا ذُكِرَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ٨٢٤٧، ١٧٧٨٧) (صحيح الأسناد)

۴۲۲- ام المومنین عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے غسلِ جنابت کے متعلق سوال کیا، اس جگہ دونوں احادیث (عائشہ اور ابن عمر کی) متفق ہو جاتی ہیں کہ آپ (غسل) شروع کرتے تو پہلے اپنے داہنے ہاتھ پر دو یا تین بار پانی ڈالتے، پھر اپنا داہنا ہاتھ برتن میں داخل کرتے، اس سے اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالتے، اور آپ کا بایاں ہاتھ شرم گاہ پر ہوتا، تو جو گندگی وہاں ہوتی دھوتے یہاں تک کہ اسے صاف کر دیتے، پھر اگر چاہتے تو بایاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ مٹی پر ملتے، پھر اس پر پانی بہا کر صاف کر لیتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ تین بار دھوتے، ناک میں پانی ڈالتے، کلی کرتے اور اپنا چہرہ اور دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوتے، یہاں تک کہ جب اپنے سر کے پاس پہنچتے تو اس کا مسح نہیں کرتے، اس کے اوپر پانی بہا لیتے، تو اسی طرح جیسا کہ ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ کا غسلِ (جنابت) ہوتا تھا۔

19۔ بَابُ اسْتِبْرَاءِ الْبَشَرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۱۹۔ باب: غسلِ جنابت میں سر کی پوری جلد تک پانی پہنچانے کا بیان

423۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُخَلِّلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ، غَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ.

تخريج: م/الحيض ٩ (٣١٦)، (تحفة الأشراف ١٧١٠٨) (صحيح)

۴۲۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر اپنی صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر اپنی انگلیوں کے ذریعے سر کا خلال کرتے یہاں تک کہ جب آپ کو یہ محسوس ہو جاتا کہ سر کی پوری جلد تک پانی پہنچا لیا ہے، تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے، پھر پورے جسم کو دھوتے۔

424۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحِلَابِ، فَأَخَذَ بِكَفِّهِ، بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ.

تخريج: خ/الغسل ٦ (٢٥٨)، م/الحيض ٩ (٣١٨)، د/الطهارة ٩٨ (٢٤٠)، (تحفة الأشراف ١٧٤٤٧) (صحيح)

۴۲۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت کرتے تو دودھ دوہنے کے برتن [1] کی طرح ایک برتن منگاتے، اور اس سے اپنے لپ سے پانی لیتے اور اپنے سر کے داہنے حصے سے شروع کرتے، پھر بائیں سے، پھر اپنے دونوں لپ سے پانی لیتے، اور انہیں سے اپنے سر پر ڈالتے۔

فائدہ [1] :...... حلاب بروزن کتاب ایک برتن ہے جس میں دودھ دوہا جاتا ہے، خطابی نے کہا: حلاب وہ برتن ہے جس میں ایک اونٹنی کا دودھ سما جائے، یہی مشہور ہے، زہری نے کہا: جُلاب جیم معجمہ کے ضمہ اور لام کی تشدید کے ساتھ اس سے مراد گلاب ہے، یعنی سر میں خوشبو لانے کے لیے آپ گلاب منگواتے۔ امام بخاری کے ترجمۃ الباب سے یہی معنی مطابقت رکھتا ہے، اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ لفظ حائے مہملہ کے کسرہ کے ساتھ حلاب ہے، جس کے معنی ظرف کے ہیں، مراد خوشبو کا ظرف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20۔بَابُ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

۲۰۔ باب: جنبی کے لیے سر پر کتنا پانی بہانا کافی ہے؟

425۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ح وَأَنْبَأَنَا سُوَيْدُ ابْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ، فَقَالَ: ((أَمَّا أَنَا، فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا)) لَفْظُ سُوَيْدٍ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٥١ (صحيح)

۴۲۵۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غسل (جنابت) کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رہا میں تو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔“

یہ راوی سوید کے الفاظ ہیں۔

426۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ، شُعْبَةَ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا.

تخريج: خ/الغسل ٤ (٢٥٥)، (تحفة الأشراف ٢٦٤٢)، حم٣/٢٩٨، وقد أخرجه: م/الحيض ١١ (٣٢٩)، نحوه (صحيح)

۴۲۶۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے۔

21۔بَابُ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

۲۱۔ باب: حیض کے غسل کے طریقہ کا بیان

427۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهُورِ؟ قَالَ: ((خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا)) قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا؟ قَالَ: ((تَوَضَّئِي بِهَا))، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا؟، قَالَتْ: ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَبَّحَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا، فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: فَأَخَذْتُهَا وَجَبَذْتُهَا إِلَيَّ، فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٥٢ (صحيح)

۴۲۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اللہ کے رسول! میں طہارت کے وقت کیسے غسل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم مشک کا ایک پھاہا لو، اور اس سے پاکی حاصل کرو“، اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے کہا: میں اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پاکی حاصل کرو''، اس نے (پھر) عرض کی: میں اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے سبحان اللہ کہا، اور اس سے اپنا رخ پھیر لیا، عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو سمجھ گئیں جو رسول اللہ ﷺ بتانا چاہ رہے تھے، آپ کہتی ہیں: تو میں نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا، اور رسول اللہ ﷺ جو چاہ رہے تھے اسے بتایا۔''

22- بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً

۲۲- باب: غسل میں اعضا کو ایک ایک بار دھونے کا بیان

428- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، وَدَلَكَ يَدَهُ بِالأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٥٤ (صحيح)

۴۲۸- ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جنابت کا غسل کیا، تو آپ نے اپنی شرم گاہ کو دھویا، اور زمین یا دیوار پر اپنا ہاتھ رگڑا، پھر صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کیا، پھر اپنے سر اور پورے جسم پر پانی بہایا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... چوں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے پانی بہانے کے متعلق دو یا تین بار کا ذکر نہیں کیا ہے، اس لیے ایک بار ہی سمجھا جائے گا، کیوں کہ یہی اصول ہے، لیکن یہ وجوب کی حد تک ہے، دو یا تین بار بھی دھویا جا سکتا ہے۔

23- بَابُ اغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ عِنْدَ الإِحْرَامِ

۲۳- باب: احرام باندھنے کے وقت نفاس والی عورتوں کے غسل کا بیان

429- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ: ((اغْتَسِلِي، ثُمَّ اسْتَثْفِرِي، ثُمَّ أَهِلِّي)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٩٢ (صحيح)

۴۲۹- محمد (باقر) کہتے ہیں: ہم لوگ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، اور ہم نے ان سے حجۃ الوداع کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پچیس ذی قعدہ کو (مدینہ سے) نکلے، ہم آپ کے ساتھ تھے، یہاں تک کہ جب آپ ذوالحلیفہ آئے تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر کو جنا، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے پوچھوایا کہ میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”تم غسل کرلو، پھر لنگوٹ باندھ لو، پھر (احرام باندھ کر) لبیک پکارو۔“

24۔ بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۲۴۔ باب: غسل کرنے کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان

430۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا: حَسَنٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَايَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٢٥٣ (صحيح)

۴۳۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

25۔ بَابُ الطَّوَافِ عَلَى النِّسَاءِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

۲۵۔ باب: ایک ہی غسل میں ساری عورتوں کے پاس جانے کا بیان

431۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ بِشْرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا.

تخريج: انظرحديث رقم: ٤١٧ (صحيح)

۴۳۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی، پھر آپ اپنی بیویوں کے پاس جاتے (1) پھر آپ محرم ہو کر صبح کرتے، اور آپ کے جسم سے خوشبو پھوٹتی ہوتی۔ (2)

فائدہ (1) :...... اس سے کنایہ جماع کی طرف ہے۔

فائدہ (2) :...... باب پر استدلال اس طرح سے ہے کہ آپ ﷺ ہر بیوی سے جماع کے بعد الگ الگ غسل کرتے تو جسم پر خوشبو کا اثر باقی نہ رہتا۔

26۔ بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ

۲۶۔ باب: مٹی سے تیمم کرنے کا بیان

432۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سَيَّارٌ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُعْطِيتُ خَمْسًا، لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَأَيْنَمَا أَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ يُصَلِّي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخريج: خ/التيمم ١ (٣٣٥)، والصلاة ٥٦ (٤٣٨)، م/المساجد ٣ (٥٢١)، (تحفة الأشراف ٣١٣٩)، حم٣/٣٠٤، د/الصلاة ١١١ (١٤٢٩)، ويأتي عند المؤلف (برقم ٧٣٧) مختصرًا على قوله: "جعلت لي الأرض مسجدا" الخ (صحيح)

۴۳۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: ❶ ایک مہینے کی مسافت پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، ❷ میرے لیے پوری روئے زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دی گئی ہے، تو میری امت کا کوئی فرد جہاں بھی صلاۃ کا وقت پالے، صلاۃ پڑھ لے، اور مجھے شفاعت (عظمیٰ) عطا کی گئی ہے، یہ چیز مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی، اور میں سارے انسانوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں، اور (مجھ سے پہلے) نبی خاص اپنی قوم کے لیے بھیجے جاتے تھے۔“

فائدہ ❶ :...... آگے جو تفصیل بیان کی گئی ہے اس میں صرف چار کا ذکر ہے، پانچویں خصوصیت کا ذکر نہیں، اور وہ مالِ غنیمت کا حلال کیا جانا ہے جو سابقہ امتوں کے لیے حلال نہیں تھا، صرف رسول اللہ ﷺ اور آپ کی امت کے لیے اسے حلال کیا گیا ہے۔

فائدہ ❷ :...... یعنی میرا دشمن ایک مہینے کی مسافت پر ہو تبھی سے میرا رعب اس کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔

27۔ بَابُ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلاةِ

۲۷۔ باب: تیمّم سے صلاۃ پڑھنے کے بعد اگر پانی مل جائے تو کیا حکم ہے؟

433۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ نَافِعٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ بَكْرِ ابْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا، ثُمَّ وَجَدَا مَاءً فِي الْوَقْتِ، فَتَوَضَّأَ أَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلاتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ، وَلَمْ يُعِدِ الآخَرُ، فَسَأَلا النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ: ((أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلاتُكَ)) وَقَالَ لِلآخَرِ: ((أَمَّا أَنْتَ، فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ)).

تخريج: د/الطهارة ١٢٨ (٣٣٨، ٣٣٩) مرسلاً، د/الطهارة ٦٥ (٧٧١)، (تحفة الأشراف ٤١٧٦) (صحيح)
(اس کا مرسل ہونا ہی زیادہ صحیح ہے، کیوں کہ ابن نافع کے حفظ میں تھوڑی سی کمی ہے، اور دیگر ثقات نے اس کو مرسل ہی روایت کیا ہے)۔

www.KitaboSunnat.com

۴۳۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے تیمّم کر کے صلاۃ پڑھ لی، پھر انہیں وقت کے اندر ہی پانی مل گیا، تو ان میں سے ایک شخص نے وضو کر کے وقت کے اندر صلاۃ دوبارہ پڑھ لی، اور دوسرے نے صلاۃ نہیں دہرائی، ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے اس شخص سے جس نے صلاۃ نہیں لوٹائی تھی فرمایا: ”تم نے سنت کے موافق عمل کیا، اور تمہاری صلاۃ تمہیں کفایت کر گئی“، اور دوسرے سے فرمایا: ”رہے تم تو تمہارے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوہرا اجر ہے۔"

434- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِيرَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۴۳۴- عطا بن یسار سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے، پھر یہی حدیث بیان کی۔

435- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، أَنَا خَالِدٌ، ثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ مُخَارِقًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَجُلاً أَجْنَبَ، فَلَمْ يُصَلِّ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((أَصَبْتَ))، فَأَجْنَبَ رَجُلٌ آخَرُ، فَتَيَمَّمَ وَصَلَّى، فَقَالَ: نَحْواً مِمَّا قَالَ لِلآخَرِ، يَعْنِي: أَصَبْتَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٣٢٥ (صحيح الأسناد)

۴۳۵- طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص جنبی ہوگیا تو اس نے صلاۃ نہیں پڑھی اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نے ٹھیک کیا"، پھر ایک دوسرا آدمی جنبی ہوا تو اس نے تیمم کیا اور صلاۃ پڑھ لی، تو آپ نے اس سے بھی اسی طرح کی بات کہی جو آپ نے دوسرے سے کہی تھی، یعنی تم نے ٹھیک کیا۔

28- بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

۲۸- باب: مذی نکلنے سے وضو کرنے کا بیان

436- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنِّي امْرُؤٌ مَذَّاءٌ، وَإِنِّي أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي، فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا، فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا -وَنَسِيتُهُ- سَأَلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ذَاكَ الْمَذْيُ، إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ، فَلْيَغْسِلْ ذَلِكَ مِنْهُ، وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ -لِلصَّلاةِ-، أَوْ كَوُضُوءِ الصَّلاةِ-)).

تخريج: م/الحيض ٤ (٣٠٣)، (تحفة الأشراف ١٠١٩٥)، حم ١/١١٠، وعبدالله بن أحمد، ويأتي عندالمؤلف برقم (٤٣٧، ٤٣٩، ٤٤٠) (صحيح الأسناد)

۴۳۶- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ علی، مقداد اور عمار رضی اللہ عنہم نے آپس میں بات کی، علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک ایسا آدمی ہوں جسے بہت مذی آتی ہے اور میں رسول اللہ ﷺ سے (اس کے بارے میں) پوچھنے سے شرماتا ہوں، اس لیے کہ آپ کی صاحبزادی میرے عقدِ نکاح میں ہیں، تو تم دونوں میں سے کوئی آپ ﷺ سے پوچھے (عطاء کہتے ہیں:) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے ذکر کیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے (میں اس کا نام بھول گیا) آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ مذی ہے، جب تم میں سے کوئی اسے پائے تو اسے اپنے جسم سے دھو لے، اور صلاۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وضو کی طرح وضو کرے"، (راوی کو شک ہے "وضوءہ للصلاۃ" کہا یا "کوضوء الصلاۃ" کہا)۔

(28 م 1) الاختِلافُ عَلَى سُلَيْمَانَ

(۲۸ م ۱) سلیمان الاعمش سے روایت میں ان کے تلامذہ کے اختلاف کا بیان ❶

437- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً، فَأَمَرْتُ رَجُلاً، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((فِيهِ الْوُضُوءُ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۴۳۷- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک ایسا آدمی تھا جسے بہت مذی آتی تھی، تو میں نے ایک آدمی کو حکم دیا، تو اس نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس میں وضو ہے۔"

438- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ، مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: ((فِيهِ الْوُضُوءُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٥٧ (صحيح)

۴۳۸- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مذی کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے میں فاطمہ کی وجہ سے شرما رہا تھا تو میں نے مقداد کو حکم دیا، انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس میں وضو ہے۔"

فائدہ ❶: ...... مؤلف کا مقصود اس حدیث کی روایت کے سلسلے میں سلیمان الاعمش کے تلامذہ کے باہمی اختلاف کو واضح کرنا ہے کہ یہی حدیث محمد بن حاتم کی سند میں عبیدہ نے اسے بواسطہ اعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن علی اور بعد والی حدیث محمد بن عبدالاعلی کی سند میں شعبہ نے بواسطہ اعمش عن منذر عن محمد بن علی عن علی روایت کیا ہے۔

(28 م 2) الاختِلافُ عَلَى بُكَيْرٍ

(۲۸ م ۲) بکیر سے روایت میں ان کے تلامذہ کے اختلاف کا بیان ❶

439- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ - وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا - أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَذْيِ، فَقَالَ: ((تَوَضَّأْ، وَانْضَحْ فَرْجَكَ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَانِ: مَخْرَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظر رقم: ٤٣٦ (صحیح بما قبله وبما بعده) (مخرمہ کا اپنے باپ ''بکیر'' سے سماع نہیں ہے)

۴۳۹۔علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مقداد کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ وہ (جا کر) آپ سے مذی کے متعلق پوچھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کرلو، اور اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لو۔''

ابوعبدالرحمٰن (امام نسائی) کہتے ہیں: راوی مخرمہ نے اپنے باپ سے کچھ نہیں سنا ہے۔

440۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: أَرْسَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمِقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْيَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَغْسِلُ ذَكَرَهُ ، ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ)) .

تخریج: انظر حدیث رقم: ٤٣٦، و بإرساله تفرد المؤلف.

(''سلیمان بن یسار'' اور ''علی رضی اللہ عنہ'' کے درمیان سند میں انقطاع ہے) (صحیح بما قبله وبما بعده)

۴۴۰۔سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مقداد کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ وہ آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھیں جو مذی پاتا ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنی شرم گاہ دھولے، پھر وضو کرلے۔''

441۔ أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا أَسْمَعُ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْأَةِ ، فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ ، فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: ((إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ ، وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)) .

تخریج: انظرحدیث رقم: ١٥٦ (صحیح)

۴۴۱۔مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھیں کہ جب وہ عورت سے قریب ہوتا ہو تو اسے مذی نکل آتی ہو، چونکہ میرے عقدِ نکاح میں آپ کی صاحبزادی ہیں اس لیے میں پوچھنے سے شرما رہا ہوں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اسے پائے تو اسے چاہیے کہ اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لے، اور اپنی صلاۃ کے وضو کی طرح وضو کرلے۔''

فائدہ ❶ :......پہلی حدیث میں مخرمہ بن بکیر نے اسے بواسطہ بکیر عن سلیمان بن یسار عن ابن عباس روایت کیا ہے، اور اس میں شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کا ذکر ہے، اور دوسری حدیث میں لیث بن سعد نے بکیر عن سلیمان بن یسار مرسلاً بغیر ابن عباس کے واسطے کے روایت کیا ہے، اور اس میں شرمگاہ کے دھونے کا ذکر ہے، تیسری روایت کی سند میں بکیر کا ذکر نہیں ہے، غالباً مصنف نے اسے نضح والی روایت کی تائید میں یا دونوں روایتوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقویت کے لیے ذکر کیا ہے، کیونکہ ان دونوں روایتوں میں انقطاع ہے، پہلی میں اس لیے کہ مخرمہ کا سماع اپنے باپ سے نہیں اور دوسری مرسل ہے۔

29- بَابُ الأَمْرِ بِالْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

۲۹- باب: نیند کی وجہ سے وضو کا حکم

442- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ؟)).

تخريج: ت/الطهارة١٩(٢٤)، ق/الطهارة٤٠(٣٩٣)، (تحفة الأشراف ١٣١٨٩) (صحيح)

۴۴۲- سعید بن مسیب کہتے ہیں: مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رات میں اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے، یہاں تک کہ دو یا تین مرتبہ اس پر پانی ڈال لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات میں کہاں کہاں رہا۔''

443- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى، ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، مُخْتَصَرٌ.

تخريج: خ/الوضوء ٥ (١٣٨)، ٣٦ (١٨٣)، والأذان ٥٨ (٦٩٨)، ٧٧ (٧٢٦)، ١٦١ (٨٥٩)، م/المسافرين ٢٦ (٧٦٣)، ت/الصلاة٥٧(٢٣٢)، ق/الطهارة٤٨(٤٢٣)، حم١/٢٢٠، ٢٣٤، ٢٤٤، ٢٨٣، ٢٣٠ ويأتي عند المؤلف برقم: ٦٧٨، ويأتي عند المؤلف برقم: ٨٠٧، (تحفة الأشراف ٦٣٥٦)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٣١٦ (١٣٦٤) (صحيح)

۴۴۳- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک رات صلاۃ پڑھی تو میں (جا کر) آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی داہنی طرف کر لیا، اور صلاۃ ادا کی، پھر لیٹے اور سو گئے اتنے میں مؤذن آپ کے پاس آیا (اس نے آپ کو جگایا) تو آپ نے (جا کر) صلاۃ پڑھی، اور وضو نہیں کیا ❶ روایت مختصر ہے۔

فائدہ ❶ :...... نیند خود بنفسہ ناقض وضو نہیں ہے، وہ صرف ہوا وغیرہ کے خارج ہونے کا مظنہ ہے، اور یہ مظنہ نبی ﷺ کے حق میں مؤثر نہیں، کیونکہ آپ کا دل ہمیشہ بیدار رہتا تھا سوتا نہیں تھا، اس لیے ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی چیز خارج ہو اور آپ کو اس کا احساس نہ ہو سکے، یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔

444- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلاتِهِ، فَلْيَنْصَرِفْ، وَلْيَرْقُدْ)).

تخريج: خ/الوضوء ٥٣ (٢١٣)، حم ٣/١٠٠، ١٤٢، ١٥٠، ٢٥٠، (تحفة الأشراف ٩٥٣) (صحيح)

۴۴۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنی صلاۃ میں اونگھے تو وہ لوٹ جائے، اور (جا کر) سو جائے۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... کیونکہ نیند کے غلبہ سے اس کا وضوٹوٹ سکتا ہے، اور صلاۃ باطل ہوسکتی ہے۔

30۔بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۳۰۔باب: عضوِ تناسل چھونے سے وضو کا بیان

445 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي: ابْنَ أَبِي بَكْرٍ - قَالَ عَلَى أَثَرِهِ: قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَانِ: -وَلَمْ أُتْقِنْهُ- عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ، فَلْيَتَوَضَّأْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٣ (صحيح)

۴۴۵۔ بسرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنا ذکر (عضوِ تناسل) چھوئے، تو چاہیے کہ وہ وضو کرے۔“

446 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ، فَلْيَتَوَضَّأْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٣ (صحيح)

۴۴۶۔ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنا ہاتھ اپنے ذکر (عضوِ تناسل) تک لے جائے (چھوئے) تو چاہیے کہ وہ وضو کرے۔“

447 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ: اَلْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَخْبَرَتْنِيهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ، فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٦٣ (صحيح)

۴۴۷۔ عروہ بن زبیر مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: شرم گاہ چھونے پر وضو ہے، تو مروان نے کہا: مجھ سے اِسے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا ہے، تو عروہ نے بسرہ کے پاس (اس کی تصدیق کے لیے آدمی) بھیجا، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو کیا جاتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ذکر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھونے سے بھی وضو ہے۔"

448۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ ، فَلَا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ)) .
قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ ، وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ .

تخريج : انظرحديث رقم: ١٦٣ (صحيح)

۴۴۸۔ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنا ذکر (عضوِ تناسل) چھوئے، تو صلاۃ نہ پڑھے یہاں تک کہ وضو کر لے۔"

ابوعبدالرحمن (امام نسائی) کہتے ہیں: ہشام بن عروہ نے اس حدیث ❶ کو اپنے باپ سے نہیں سنا ہے، واللّٰہ سبحانہ تعالیٰ أعلم۔

فائدہ ❶ :......اور دوسری حدیثوں کا سماع ان سے ثابت ہے، اور یہ حدیث بواسطہ "عروہ عن مروان، عن بسرۃ" متصل اور صحیح ہے، دیکھیے سند رقم ۱۶۳، ۱۶۴.

محكم دلائل سے مزين متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مكتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ كِتَابُ الصَّلَاةِ

۵۔ کتاب: صلاۃ کے احکام ومسائل

1– فَرْضُ الصَّلَاةِ، وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاخْتِلَافُ أَلْفَاظِهِمْ فِيهِ

۱۔باب: صلاۃ کی فرضیت اور اس سلسلے میں انس بن مالک کی حدیث کی سند اور الفاظ میں راویوں کے اختلاف کا بیان

449۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، إِذْ أَقْبَلَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، مَلْآنَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ، فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ -عَلَيْهِ السَّلَام- فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟! مَرْحَبًا بِهِ، وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، فَمِثْلُ ذَلِكَ، فَأَتَيْتُ عَلَى يَحْيَى وَعِيسَى، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا، فَقَالَا: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، فَمِثْلُ ذَلِكَ، فَأَتَيْتُ عَلَى يُوسُفَ -عَلَيْهِ السَّلَام-، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، فَمِثْلُ ذَلِكَ، فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ -عَلَيْهِ السَّلَام-، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَمِثْلُ ذَلِكَ، فَأَتَيْتُ عَلَى هَارُونَ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ، فَمِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلَامِ-، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى، قِيلَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ! هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَكْثَرُ وَأَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ، فَمِثْلُ ذَلِكَ، فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ -عَلَيْهِ السَّلَام- ، فَسَلَّمْتُ، عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ، ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، فَإِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ، وَإِذَا فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ، فَفِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ، فَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، قَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، إِنِّي عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يُطِيقُوا ذَلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكَ، فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي، فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلَام- ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: جَعَلَهَا أَرْبَعِينَ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى، فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي -عَزَّ وَجَلَّ- ، فَجَعَلَهَا ثَلَاثِينَ. فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى، فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَجَعَلَهَا عِشْرِينَ، ثُمَّ عَشَرَةً، ثُمَّ خَمْسَةً، فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلَام- ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى، فَقُلْتُ: إِنِّي أَسْتَحِي مِنْ رَبِّي -عَزَّ وَجَلَّ- أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَنُودِيَ: أَنْ قَدْ أَمْضَيْتُ، فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، وَأَجْزِي بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا)) .

تخريج: خ/بدء الخلق ٦ (٣٢٠٧)، أحاديث الأنبياء ٢٢ (٣٣٩٣)، ٤٢ (٣٤٣٠)، مناقب الأنصار ٤٢ (٣٨٨٧)، م/الإيمان ٧٤ (١٦٤)، ت/تفسير سورة الم نشرح (٣٣٤٦) (مختصراً، وقال: في الحديث قصة في طويلة)، (تحفة الأشراف: ١١٢٠٢)، حم٢٠٧/٢، ٢٠٨، ٢١٠ (صحيح)

۴۴۹۔ انس بن مالک، مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کعبے کے پاس نیم خواب اور نیم بیداری میں تھا کہ اسی دوران میں میرے پاس تین (فرشتے) آئے، ان تینوں میں سے ایک جو دو کے بیچ میں تھا میری طرف آیا، اور میرے پاس حکمت وایمان سے بھرا ہوا سونے کا ایک طشت لایا گیا، تو اس نے میرا سینہ حلقوم سے پیٹ کے نچلے حصے تک چاک کیا، اور دل کو آبِ زمزم سے دھویا، پھر وہ حکمت وایمان سے بھر دیا گیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک جانور لایا گیا، میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ چلا، تو ہم آسمانِ دنیا پر آئے ، تو پوچھا گیا کون ہو؟ انہوں نے کہا: جبریل ہوں، پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں ، پوچھا گیا: کیا بلائے گئے ہیں؟ مرحبا، مبارک ہو ان کی تشریف آوری! پھر میں آدم علیہ السلام کے پاس آیا، اور میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا: خوش آمدید تمہیں اے بیٹے اور نبی !، پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے ، پوچھا گیا: کون ہو؟ انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے کہا: جبریل ہوں، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) ہیں، یہاں بھی اسی طرح ہوا، یہاں میں عیسیٰ اور یحییٰ کے پاس آیا، اور میں نے ان دونوں کو سلام کیا، ان دونوں نے کہا: خوش آمدید تمہیں اے بھائی اور نبی!، پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے، پوچھا گیا کون ہو؟ انہوں نے کہا: جبریل ہوں، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) ہیں، یہاں بھی اسی طرح ہوا، یہاں میں یوسف علیہ السلام کے پاس آیا، اور میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا: خوش آمدید تمہیں اے بھائی اور نبی!، پھر ہم چوتھے آسمان پر آئے، وہاں بھی اسی طرح ہوا، یہاں میں ادریس علیہ السلام کے پاس آیا، اور میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا: خوش آمدید تمہیں اے بھائی اور نبی!، پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے، یہاں بھی ویسا ہی ہوا، میں ہارون علیہ السلام کے پاس آیا، اور میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا: خوش آمدید تمہیں اے بھائی، اور نبی!، پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے، یہاں بھی ویسا ہی ہوا، تو میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، اور میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا: خوش آمدید تمہیں اے بھائی اور نبی!، تو جب میں ان سے آگے بڑھا، تو وہ رونے لگے [1]، ان سے پوچھا گیا آپ کو کون سی چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا: پروردگار! یہ لڑکا جسے تو نے میرے بعد بھیجا ہے اس کی امت سے جنت میں داخل ہونے والے لوگ میری امت کے داخل ہونے والے لوگوں سے زیادہ اور افضل ہوں گے، پھر ہم ساتویں آسمان پر آئے، یہاں بھی ویسا ہی ہوا، تو میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا، اور میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا: خوش آمدید تمہیں اے بیٹے اور نبی! پھر بیتِ معمور [2] میرے قریب کر دیا گیا، میں نے (اس کے متعلق) جبریل سے پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ بیت معمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے صلاۃ ادا کرتے ہیں، جب وہ اس سے نکلتے ہیں تو پھر دوبارہ اس میں واپس نہیں ہوتے، یہی ان کا آخری داخلہ ہوتا ہے، پھر سدرۃ المنتھی [3] میرے قریب کر دیا گیا، اس کے بیر ہجر کے مٹکوں جیسے، اور اس کے پتے ہاتھی کے کان جیسے تھے، اور اس کی جڑ سے چار نہریں نکلی ہوئی تھی، دو نہریں [4] باطنی ہیں، اور دو ظاہری، میں نے جبریل سے پوچھا، تو انہوں نے کہا: باطنی نہریں تو جنت میں ہیں، اور ظاہری نہریں فرات اور نیل ہیں، پھر میرے اوپر پچاس وقت کی صلاتیں فرض کی گئیں، میں لوٹ کر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آیا، تو انہوں نے پوچھا: آپ نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میرے اوپر پچاس صلاتیں فرض کی گئیں ہیں، انہوں نے کہا: میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں، میں بنی اسرائیل کو خوب جھیل چکا ہوں، آپ کی امت اس کی طاقت بالکل نہیں رکھتی، اپنے رب کے پاس واپس جائیے، اور اس سے گزارش کیجیے کہ اس میں تخفیف کر دے، چنانچہ میں اپنے رب کے پاس واپس آیا، اور میں نے اس سے تخفیف کی گزارش کی، تو اس نے چالیس صلاتیں کر دیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا، انہوں نے پوچھا: آپ نے کیا کیا؟ میں نے کہا: اس نے انہیں چالیس صلاتیں کر دی ہیں، پھر انہوں نے مجھ سے وہی بات کہی جو پہلی بار کہی تھی، تو میں پھر اپنے رب عزوجل کے پاس واپس آیا، تو اس نے انہیں تیس کر دیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، اور انہیں اس کی خبر دی، تو انہوں نے پھر وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی، تو میں اپنے رب کے پاس واپس گیا، تو اس نے انہیں بیس پھر دس اور پھر پانچ کر دیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا، تو انہوں نے پھر وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی، تو میں نے کہا: (اب مجھے) اپنے رب عزوجل کے پاس (بار بار) جانے سے شرم آ رہی ہے، تو آواز آئی: میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا ہے، اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ہے، اور میں نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا ہوں۔''

فائدہ ❶ :......موسیٰ علیہ السلام کا یہ رونا حسد کے طور پر نہیں تھا، بلکہ یہ بطور تاسف و رنج تھا کہ میری امت نے میری ایسی پیروی نہیں کی جیسی محمد ﷺ کی ان کی امت نے کی۔

فائدہ ❷ :......خانہ کعبہ کے عین اوپر اور ساتویں آسمان پر ایک عبادت خانہ ہے جہاں فرشتے بہت بڑی تعداد میں عبادت کرتے ہیں۔

فائدہ ❸ :...... بیری کا وہ درخت جو ساتویں آسمان پر ہے، اور جس سے آگے کوئی نہیں جا سکتا۔

فائدہ ❹ :......ان دونوں سے مراد جنت کی دونوں نہریں کوثر اور سلسبیل ہیں۔

450- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ حَزْمٍ: قَالاَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَرَضَ اللهُ- عَزَّ وَجَلَّ -عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلاةً ، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى -عَلَيْهِ السَّلام- ، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلاةً ، قَالَ لِي مُوسَى: فَرَاجِعْ رَبَّكَ- عَزَّ وَجَلَّ - ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لا تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَرَاجَعْتُ رَبِّي -عَزَّ وَجَلَّ- ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى ، فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاتُطِيقُ ذَلِكَ ، فَرَاجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ ، لا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى ، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ ، فَقُلْتُ: قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي- عَزَّوَجَلَّ-)) .

تخريج: خ/الصلاة ١/٣٤٩ وأحاديث الأنبياء ٥ (٣٣٤٢)، م/الإيمان ٧٤ (١٦٣)، ق/إقامة ١٩٤ (١٣٩٩)، (تحفة الأشراف : ١٥٥٦) (صحيح)

۴۵۰۔ انس بن مالک اور ابن حزم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے میری امت پر پچاس صلاتیں فرض کیں، تو میں انہیں لے کر لوٹا، تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزر ہوا، تو انہوں نے پوچھا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اس نے ان پر پچاس صلاتیں فرض کی ہیں، تو موسیٰ نے مجھ سے کہا: جا کر اپنے رب سے پھر سے بات کیجیے، آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، تو میں نے اپنے رب عزوجل سے بات کی، تو اس نے اس میں سے آدھا ❶ معاف کر دیا، تو میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، اور میں نے انہیں اس کی خبر دی، تو انہوں نے کہا: اپنے رب سے پھر بات کیجیے، آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، چنانچہ میں نے اپنے رب سے پھر سے بات کی، تو اس نے کہا: یہ پانچ صلاتیں ہیں جو (اجر میں) پچاس (کے برابر) ہیں، میرے نزدیک فرمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بدلا نہیں جاتا، پھر میں موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس واپس آیا، تو انہوں نے کہا: اپنے رب سے جا کر پھر بات کیجیے، میں نے کہا: مجھے اپنے رب کے پاس (بار بار) جانے سے شرم آرہی ہے۔"

فائدہ ❶ :......یعنی پانچ پانچ کر کے پانچ بار میں آدھا معاف کیا، یا شطر سے مراد آدھا نہیں بلکہ کچھ حصہ ہے۔

451۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أُتِيتُ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ، خَطْوُهَا عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهَا، فَرَكِبْتُ وَمَعِي جِبْرِيلُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، فَسِرْتُ، فَقَالَ: انْزِلْ فَصَلِّ، فَفَعَلْتُ، فَقَالَ: أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ؟ صَلَّيْتَ بِطَيْبَةَ وَإِلَيْهَا الْمُهَاجَرُ، ثُمَّ قَالَ: انْزِلْ فَصَلِّ، فَصَلَّيْتُ، فَقَالَ: أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ؟ صَلَّيْتَ بِطُورِ سَيْنَاءَ حَيْثُ كَلَّمَ اللهُ -عَزَّ وَجَلَّ- مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، ثُمَّ قَالَ: انْزِلْ فَصَلِّ، فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ، فَقَالَ: أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ؟ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيسَى -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَجُمِعَ لِي الْأَنْبِيَاءُ -عَلَيْهِمُ السَّلَامُ-، فَقَدَّمَنِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَمَمْتُهُمْ، ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا فِيهَا آدَمُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَإِذَا فِيهَا ابْنَا الْخَالَةِ عِيسَى وَيَحْيَى -عَلَيْهِمَا السَّلَامُ-، ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَإِذَا فِيهَا يُوسُفُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَإِذَا فِيهَا هَارُونُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَإِذَا فِيهَا إِدْرِيسُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَإِذَا فِيهَا مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، ثُمَّ صُعِدَ بِي فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَاتٍ، فَأَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى، فَغَشِيَتْنِي ضَبَابَةٌ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، فَقِيلَ لِي: إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً، فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ، فَرَجَعْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَلَمْ يَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: كَمْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ بِهَا أَنْتَ وَلَا أُمَّتُكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا، ثُمَّ أَتَيْتُ مُوسَى، فَأَمَرَنِي بِالرُّجُوعِ، فَرَجَعْتُ، فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا، ثُمَّ رُدَّتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّهُ فَرَضَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ صَلَاتَيْنِ فَمَا قَامُوا بِهِمَا، فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي -عَزَّ وَجَلَّ-، فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ، فَقَالَ: إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً، فَخَمْسٌ بِخَمْسِينَ، فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ، فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللهِ -تَبَارَكَ وَتَعَالَى- صِرَّى، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، فَقَالَ: ارْجِعْ، فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صِرًّى -يَقُوْلُ: أَيْ حَتْمٌ - فَلَمْ أَرْجِعْ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١٧٠١) (منكر)

(فریضہ صلاۃ پانچ وقت ہو جانے کے بعد پھر اللہ سے رجوع، اور اس کے جواب سے متعلق ٹکڑا صحیح نہیں ہے، صحیح یہی ہے کہ پانچ ہو جانے کے بعد آپ نے شرم سے رجوع ہی نہیں کیا)

۴۵۱۔ یزید بن ابی مالک کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ایک جانور لایا گیا، اس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی، تو میں سوار ہو گیا، اور میرے ہمراہ جبریل علیہ السلام تھے، میں چلا، پھر جبریل نے کہا: اتر کر صلاۃ پڑھ لیجیے، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، انہوں نے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں صلاۃ پڑھی ہے؟ آپ نے طیبہ میں صلاۃ پڑھی ہے، اور اسی کی طرف ہجرت ہو گی، پھر انہوں نے کہا: اتر کر صلاۃ پڑھیے، تو میں نے صلاۃ پڑھی، انہوں نے کہا: کیا جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں صلاۃ پڑھی ہے؟ آپ نے طورِ سینا پر صلاۃ پڑھی ہے، جہاں اللہ عز وجل نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا، پھر کہا: اتر کر صلاۃ پڑھیے، میں نے اتر کر صلاۃ پڑھی، انہوں نے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں صلاۃ پڑھی ہے؟ آپ نے بیت اللحم میں صلاۃ پڑھی ہے، جہاں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی، پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا، تو وہاں میرے لیے انبیاء علیہم السلام کو اکٹھا کیا گیا، جبریل نے مجھے آگے بڑھایا یہاں تک کہ میں نے ان کی امامت کی، پھر مجھے لے کر جبریل آسمانِ دنیا پر چڑھے، تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں آدم علیہ السلام موجود ہیں، پھر وہ مجھے لے کر دوسرے آسمان پر چڑھے، تو دیکھتا ہوں کہ وہاں دونوں خالہ زاد بھائی عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام موجود ہیں، پھر تیسرے آسمان پر چڑھے، تو دیکھتا ہوں کہ وہاں یوسف علیہ السلام موجود ہیں، پھر چوتھے آسمان پر چڑھے تو وہاں ہارون علیہ السلام ملے، پھر پانچویں آسمان پر چڑھے تو وہاں ادریس علیہ السلام موجود تھے، پھر چھٹے آسمان پر چڑھے وہاں موسیٰ علیہ السلام ملے، پھر ساتویں آسمان پر چڑھے وہاں ابراہیم علیہ السلام ملے، پھر ساتویں آسمان کے اوپر چڑھے اور ہم سدرۃ المنتہیٰ تک آئے، وہاں مجھے بدلی نے ڈھانپ لیا، اور میں سجدے میں گر پڑا، تو مجھ سے کہا گیا: جس دن میں نے زمین و آسمان کی تخلیق کی تم پر اور تمہاری امت پر میں نے پچاس صلاتیں فرض کیں، تو تم اور تمہاری امت انہیں ادا کرو، پھر میں لوٹ کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا، میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: تم پر اور تمہاری امت پر کتنی (صلاتیں) فرض کی گئیں؟ میں نے کہا: پچاس صلاتیں، تو انہوں نے کہا: نہ آپ اسے انجام دے سکیں گے اور نہ ہی آپ کی امت، تو اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اس سے تخفیف کی درخواست کیجیے، چنانچہ میں اپنے رب کے پاس واپس گیا، تو اس نے دس صلاتیں تخفیف کر دیں، پھر میں موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آیا، تو انہوں نے مجھے پھر واپس جانے کا حکم دیا، چنانچہ میں پھر واپس گیا تو اس نے (پھر) دس صلاتیں تخفیف کر دیں، میں پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آیا، انہوں نے مجھے پھر واپس جانے کا حکم دیا، چنانچہ میں واپس گیا، تو اس نے مجھ سے دس صلاتیں تخفیف کر دیں، پھر (بار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار درخواست کرنے سے) پانچ صلاتیں کردی گئیں، (اس پر بھی) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اپنے رب کے حضور واپس جایئے اور تخفیف کی گزارش کیجیے، اس لیے کہ بنی اسرائیل پر دو صلاتیں فرض کی گئیں تھیں تو وہ اسے ادا نہیں کر سکے، چنانچہ میں اپنے رب کے حضور واپس آیا، اور میں نے اس سے تخفیف کی گزارش کی، تو اس نے فرمایا: جس دن میں نے زمین وآسمان پیدا کیا، اسی دن میں نے تم پر اور تمہاری امت پر پچاس صلاتیں فرض کیں، تو اب یہ پانچ پچاس کے برابر ہیں، انہیں تم ادا کرو، اور تمہاری امت (بھی)، تو میں نے جان لیا کہ یہ اللہ عزوجل کا قطعی حکم ہے، چنانچہ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا، تو انہوں نے کہا: پھر جایئے، لیکن میں نے جان لیا تھا کہ یہ اللہ کا قطعی، یعنی حتمی فیصلہ ہے، چنانچہ میں پھر واپس نہیں گیا۔''

452- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا عُرِجَ بِهِ مِنْ تَحْتِهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا أُهْبِطَ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا، حَتَّى يُقْبَضَ مِنْهَا، قَالَ: ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ قَالَ: فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَأُعْطِيَ ثَلَاثًا: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِهِ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ.

تخريج: م/الإيمان ٧٦ (١٧٣)، ت/تفسير سورة النجم (٣٢٧٦)، (تحفة الأشراف ٩٥٤٨)، حم١/٣٨٧، ٤٢٢ (صحيح)

۴۵۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (معراج کی شب) جب رسول اللہ ﷺ کو لے جایا گیا تو جبریل علیہ السلام آپ کو لے کر سدرۃ المنتہیٰ پہنچے، یہ چھٹے آسمان پر ہے ❶ جو چیزیں نیچے سے اوپر چڑھتی ہیں ❷ یہیں ٹھہر جاتی ہیں، اور جو چیزیں اس کے اوپر سے اترتی ہیں ❸ یہیں ٹھہر جاتی ہیں، یہاں تک کہ یہاں سے وہ لی جاتی ہیں ❹ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ ❺ (جب کہ سدرۃ کو ڈھانپ لیتی تھیں وہ چیزیں جو اس پر چھا جاتی تھیں) پڑھی اور (اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے) کہا: وہ سونے کے پروانے تھے، تو (وہاں) آپ کو تین چیزیں دی گئیں: پانچ صلاتیں، سورۂ بقرۃ کی آخری آیتیں، ❻ اور آپ کی امت میں سے اس شخص کی کبیرہ گناہوں کی بخشش، جو اللہ کے ساتھ بغیر کچھ شرک کیے مرے۔

فائدہ ❶:......اس سے پہلے انس والی روایت میں ہے کہ ساتویں آسمان پر ہے، دونوں میں تطبیق اس طرح دی جاتی ہے کہ اس کی جڑ چھٹے آسمان پر ہے اور شاخیں ساتویں آسمان پر ہیں۔

فائدہ ❷:......یعنی نیک اعمال یا روحیں وغیرہ۔

فائدہ ❸:......یعنی اوامر اور فرامینِ الٰہی وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ 4 :.....مطلب یہ ہے کہ فرشتے یہیں سے اسے وصول کرتے ہیں اور جہاں حکم ہوتا ہے اسے پہنچاتے ہیں۔

فائدہ 5 :.....جب اس بیری کو ڈھانپ رہا تھا جو ڈھانپ رہا تھا۔ (النجم : ١٦)

فائدہ 6 :.....یعنی یہ طے ہوا کہ آپ کو عنقریب یہ آیتیں دی جائیں گی، یہ تاویل اس لیے کرنی پڑ رہی ہے کہ یہ آیتیں مدنی ہیں اور معراج کا واقعہ مکی دور میں پیش آیا تھا، یا یہ کہا جائے کہ یہ آیتیں مکی ہیں اور باقی پوری سورت مدنی ہے۔

2۔بَابٌ أَيْنَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ؟

۲۔باب: صلاۃ کہاں فرض ہوئی؟

453۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ عَبْدَ رَبِّهِ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْبُنَانِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ، وَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَذَهَبَا بِهِ إِلَى زَمْزَمَ، فَشَقَّا بَطْنَهُ، وَأَخْرَجَا حَشْوَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَغَسَلَاهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ كَبَسَا جَوْفَهُ حِكْمَةً وَعِلْمًا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ٤٥٤) (صحيح)

۴۵۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پنج وقتہ صلاتیں مکے میں فرض کی گئیں، دو فرشتے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، وہ دونوں آپ کو زمزم کے پاس لے گئے، اور آپ کا پیٹ چاک کیا، اور اندر کی چیزیں نکال کر سونے کے ایک طشت میں رکھیں، اور انہیں آبِ زمزم سے دھویا، پھر آپ کا پیٹ علم وحکمت سے بھر کر بند کر دیا۔

3۔بَابٌ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ؟

۳۔باب: صلاۃ کیسے فرض ہوئی؟

454۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَوَّلَ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ.

تخريج: خ/الصلاة ١ (٣٥٠)، وتقصير الصلاة ٥ (١٠٩٠)، ومناقب الأنصار ٨ (٣٩٣٥)، م/صلاة المسافرين ١ (٦٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٦٤٣٩)، د/ الصلاة ١٧٩ (١٥٥٠)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٧٠ (١١٩٨) (صحيح)

۴۵۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابتدا میں دو رکعت صلاۃ فرض کی گئی، پھر سفر کی صلاۃ (دو ہی) باقی رکھی گئی اور حضر کی صلاۃ (بڑھا کر) پوری کر دی گئی۔

455۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو - يَعْنِي: الْأَوْزَاعِيَّ - أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَرَضَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - الصَّلَاةَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ أَوَّلَ مَا فَرَضَهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أُتِمَّتْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٥٢٦) (صحيح)

۴۵۵۔ ولید کہتے ہیں کہ ابوعمرو اوزاعی نے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے زہری سے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا کہ مدینے کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے مکے میں آپ کی صلاۃ کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے کہا: مجھے عروہ نے خبر دی ہے، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر دو دو رکعت صلاۃ فرض کی، پھر حضر میں چار رکعت کر کے انہیں مکمل کر دی، اور سفر کی صلاۃ سابق حکم ہی پر برقرار رکھی گئی۔

456۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

تخريج: خ/الصلاة١ (٣٥٠)، م/صلاة المسافرين١ (٦٨٥)، د/الصلاة٢٧٠ (١١٩٨)، (تحفة الأشراف: ١٦٣٤٨)، ط/قصر الصلاة ٢ (٨)، حم٦/٢٧٢ (صحيح)

۴۵۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ صلاۃ دو دو رکعت فرض کی گئی، پھر سفر کی صلاۃ (دو ہی) برقرار رکھی گئی، اور حضر کی صلاۃ میں اضافہ کر دیا گیا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ابن خزیمہ (۱/۱۵۷) اور ابن حبان (۳/۱۸۰) کی روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے، تو حضر کی صلاۃ میں دو دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا گیا، اور فجر اور مغرب کی صلاۃ میں اضافہ اس لیے نہیں کیا گیا کہ فجر میں قراءت لمبی ہوتی ہے اور مغرب دن کی وتر ہے۔

457۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

تخريج: م/المسافرين حديث ٦ (٦٨٧)، د/الصلاة ٢٨٧ (١٢٤٧)، ق/إقامة ٧٣ (١٠٦٨)، (تحفة الأشراف: ٦٣٨٠)، بدون الشطر الأخير، حم١/٢٣٧، ٢٤٣، ٢٥٤، ٣٥٥، ويأتي عند المؤلف (برقم: ١٤٤٢، ١٤٤٣، ١٥٣٣) (صحيح)

۴۵۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صلاۃ بزبان نبی اکرم ﷺ حضر میں چار رکعت، سفر میں دو رکعت، اور خوف میں ایک رکعت فرض کی گئی۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی خوف کی حالت میں ایک ہی رکعت پر اکتفا کرے تو جائز ہے، کئی ایک صحابہ کرام اور ائمہ عظام اس کے قائل بھی ہیں، حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کی صراحت بھی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

458- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الشُّعَيْثِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: كَيْفَ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ؟، وَإِنَّمَا قَالَ اللهُ- عَزَّ وَجَلَّ-: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ﴾ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا ابْنَ أَخِي! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَانَا وَنَحْنُ ضُلَّالٌ، فَعَلَّمَنَا، فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللهَ -عَزَّ وَجَلَّ- أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ. قَالَ الشُّعَيْثِيُّ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

تخريج: ق/إقامة ٧٣ (١٠٦٦)، حم٢/٩٤، ١٤٨، ويأتي عند المؤلف (برقم: ١٤٣٥) (صحيح)

۴۵۸- امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ صلاۃ (بغیر خوف کے) کیسے قصر کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ﴾ ❶ (اگر خوف کی وجہ سے تم لوگ صلاۃ قصر کرتے ہو تو تم پر کوئی حرج نہیں) تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: بھتیجے! رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس وقت آئے جب ہم گمراہ تھے، آپ نے ہمیں تعلیم دی، آپ کی تعلیمات میں سے یہ بھی تھا کہ ہم سفر میں دو رکعت صلاۃ پڑھیں، شعیثی کہتے ہیں کہ زہری اس حدیث کو عبداللہ بن ابوبکر کے طریق سے روایت کرتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... (النساء: ١٠١)

4- بَابُ كَمْ فُرِضَتْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟

۴- باب: دن اور رات میں کتنی صلاتیں فرض کی گئیں؟

459- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ- مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ - ثَائِرَ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ، وَلَا نَفْهَمُ مَا يَقُولُ، حَتَّى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ؟، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)) قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ))، قَالَ: ((وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ))، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟، قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)) وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟، قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ))، فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ)).

تخريج: خ/الإيمان ٣٤ (٤٦)، والصوم ١ (١٨٩١)، والشهادات ٢٦ (٢٦٧٨)، والحيل ٣ (٦٩٥٦)، م/الإيمان ٢ (١١)، د/الصلاة ١ (٣٩١، ٣٩٢)، الأيمان والنذور ٥ (٣٢٥٢)، م/قصر الصلاة ٢٥ (٩٤)، (تحفة الأشراف: ٥٠٠٩)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٢٠٩٢، ٥٠٣١، حم١/١٦٢، د/الصلاة ٢٠٨ (١٦١٩) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۹۔ ابو سہیل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ اہل نجد کا ایک آدمی پراگندہ سر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سن رہے تھے، لیکن جو کہہ رہا تھا اسے سمجھ نہیں پا رہے تھے، یہاں تک کہ وہ قریب آ گیا، تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”(اسلام) دن اور رات میں پانچ وقت کی صلاۃ پڑھنا ہے“، اس نے پوچھا: کیا میرے اوپر ان کے علاوہ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، الا یہ کہ تم نفل پڑھو“، نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”ماہ رمضان کا صوم ہے“، اس نے پوچھا: اس کے علاوہ بھی کوئی صوم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، الا یہ کہ تم نفل رکھو“، رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکات کا بھی ذکر کیا، تو اس نے پوچھا: کیا میرے اوپر اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، الا یہ کہ تم نفل صدقہ دو“، پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا، اور وہ کہہ رہا تھا: قسم اللہ کی! میں اس سے نہ زیادہ کروں گا نہ کم، (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کامیاب ہو گیا اگر اس نے سچ کہا“۔

460۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَمِ افْتَرَضَ اللهُ- عَزَّوَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ؟ قَالَ: ((افْتَرَضَ اللهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا؟ قَالَ: ((افْتَرَضَ اللهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا))، فَحَلَفَ الرَّجُلُ لا يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا، وَلاَيَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف ١١٦٦)، وقد أخرجه: حم٣/٢٦٧، م/في الايمان ٣ (١٢)، ت/في الزكاة ٢ (٦١٩) والمؤلف في الصوم ١ (برقم: ٢٠٩٣) من طريق ثابت عن أنس مطولاً (صحيح)

۴۶۰۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر کتنی صلاتیں فرض کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ صلاتیں فرض کی ہیں“، اس نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا ان سے پہلے یا بعد میں بھی کوئی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ صلاتیں ہی فرض کی ہیں“، تو اس آدمی نے قسم کھائی کہ وہ نہ اس پر کوئی اضافہ کرے گا، اور نہ کوئی کمی کریگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس نے سچ کہا تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا“۔

5۔ بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۵۔ باب: پانچوں صلاتوں پر بیعت کرنے کا بیان

461۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَبِيبُ الأَمِينُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَلا تُبَايِعُونَ رَسُولَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ؟)) فَرَدَّدَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدَّمْنَا أَيْدِينَا، فَبَايَعْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ؟ قَالَ: ((عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ - وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً - أَنْ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا)).

تخريج: م/الزكاة ٣٥ (١٠٤٣) مطولاً، د/الزكاة ٢٧ (١٦٤٢) مطولاً، ق/الجهاد ٤١ (٢٨٦٧) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١٠٩١٩) (صحيح)

۴۶۱۔ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرو گے؟'' آپ نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا، تو ہم سب نے اپنا ہاتھ بڑھایا، اور آپ سے بیعت کی، پھر ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم نے آپ سے بیعت تو کر لی لیکن یہ بیعت کس چیز پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بیعت اس بات پر ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، پانچوں صلاتیں ادا کرو گے''، اور آپ نے ایک اور بات آہستہ سے کہی کہ ''لوگوں سے کچھ مانگو گے نہیں''۔

6- بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۶- باب: پانچوں صلاتوں کی محافظت کا بیان

462- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ - يُدْعَى: الْمُخْدَجِيَّ - سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ - يُكْنَى: أَبَا مُحَمَّدٍ - يَقُولُ: الْوِتْرُ وَاجِبٌ، قَالَ الْمُخْدَجِيُّ: فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَاعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَائِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ، فَقَالَ عُبَادَةُ: كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ، مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ، فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٣٧ (١٤٢٠)، ق/إقامة ١٩٤ (١٤٠١)، (تحفة الأشراف: ٥١٢٢)، ط/صلاة الليل ١٤/٣(١٤)، حم٥/٣١٥، ٣١٩، ٣٢٢، د/الصلاة ٢٠٨ (١٦١٨) (صحيح)

۴۶۲۔ ابن محیریز سے روایت ہے کہ بنی کنانہ کے ایک آدمی نے جسے مخدجی کہا جاتا تھا شام میں ایک آدمی کو جس کی کنیت ابومحمد تھی کہتے سنا کہ وتر واجب ہے، مخدجی کہتے ہیں: تو میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور میں نے مسجد جاتے ہوئے انہیں راستے ہی میں روک لیا، اور انہیں ابومحمد کی بات بتائی، تو عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابومحمد نے جھوٹ کہا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ صلاتیں فرض کی ہیں، جو انہیں ادا کرے گا، اور ان میں سے کسی کو ہلکا سمجھتے ہوئے ضائع نہیں کرے گا تو اللہ کا اس سے پختہ وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے انہیں ادا نہیں کیا تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر چاہے تو اسے عذاب دے، اور چاہے تو اسے جنت میں داخل کرے۔"

7۔ فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۷۔ باب: پنجوقتہ صلاتوں کی فضیلت کا بیان

463۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟)) قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ، قَالَ: ((فَكَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)).

تخريج: خ/مواقيت ٦ (٥٢٨)، م/المساجد ٥١ (٦٦٧)، ت/الأمثال ٥ (٢٨٦٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٩٩٨)، حم ٢/٣٧٩، ٤٢٦، ٤٢٧، ٤٤١، د/الصلاة ١٢٢١/١ (صحيح)

۴۶۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو جس سے وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟" لوگوں نے کہا: کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اسی طرح پانچوں صلاتوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔" ❶

فائدہ ❶: ......لیکن شرط یہ ہے کہ ان صلاتوں کو سنت کے مطابق خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔

8۔ بَابُ الْحُكْمِ فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ

۸۔ باب: تارکِ صلاۃ کا حکم

464۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)).

تخريج: ت/الإيمان ٩ (٢٦٢١)، ق/إقامة ٧٧ (١٠٧٩)، (تحفة الأشراف: ١٩٦٠)، حم ٥/٣٤٦، ٣٥٥ (صحيح)

۴۶۴۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو (فرق کرنے والا) عہد ہے، وہ صلاۃ ہے، تو جو اسے چھوڑ دے گا، کافر ہو جائے گا۔" ❶

فائدہ ❶: ......جمہور کے نزدیک یہ حکم ایسے شخص کے لیے ہے جو صلاۃ کے ترک کو حلال سمجھے، اور جو شخص محض سستی کی وجہ سے اسے چھوڑ دے تو وہ کافر نہیں ہوتا، لیکن صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے بہت سے محققین کے نزدیک صلاۃ کی فرضیت کے عدمِ انکار کے باوجود عملاً چھوڑ دینے والا بھی کافر ہے، دیکھیے اس موضوع پر عظیم کتاب "تعظیم قدر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الـصلاۃ‘‘ مؤلفہ امام محمد بن نصر مروزی (تحقیق دکتور عبدالرحمٰن الفریوائی)، اور تارکِ صلاۃ کا حکم ’’تصنیف شیخ ابن عثیمین (ترجمہ: دکتور عبدالرحمٰن الفریوائی)۔

465- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلا تَرْكُ الصَّلاةِ)).

تخريج: م/الإيمان ٣٥ (٨٢)، (تحفة الأشراف: ٢٨١٧)، وقد أخرجه: د/السنة ١٥ (٤٦٧٨)، ت/الإيمان ٩ (٢٦٢٠)، ق/إقامة ٧٧ (١٠٧٨)، حم٣/٣٧٠، ٨٩ (صحيح)

۴۶۵- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بندے اور کفر کے درمیان سوائے صلاۃ چھوڑ دینے کے کوئی اور حدِ فاصل نہیں‘‘۔

9-بَابُ الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلاةِ

۹-باب: صلاۃ پر محاسبہ ہونے کا بیان

466- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ - هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ - قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ -عَزَّوَجَلَّ- أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلاتِهِ، فَإِنْ صَلَحَتْ، فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ، فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ)) قَالَ هَمَّامٌ: لا أَدْرِي هَذَا مِنْ كَلامِ قَتَادَةَ أَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ ((فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهِ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ)). خَالَفَهُ أَبُو الْعَوَّامِ.

تخريج: ت/الصلاة ١٨٩ (٤١٣)، حم٢/٤٢٥، (تحفة الأشراف: ١٢٢٣٩) وقد أخرجه: ق/إقامة الصلاة ٢٠٢ (١٤٢٥) (صحيح)

۴۶۶- حریث بن قبیصہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا، وہ کہتے ہیں: میں نے دعا کی اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہم نشین عنایت فرما، تو مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہم نشینی ملی، وہ کہتے ہیں: تو میں نے ان سے کہا کہ میں نے اللہ عزوجل سے دعا کی تھی کہ مجھے ایک نیک ہم نشین عنایت فرما تو (مجھے آپ ملے ہیں) آپ مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجیے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، ہوسکتا ہے اللہ اس کے ذریعے مجھے فائدہ پہنچائے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ’’(قیامت کے دن) بندے سے سب سے پہلے اس کی صلاۃ کے بارے میں باز پرس ہوگی، اگر یہ درست ہوئی تو یقیناً وہ کامیاب و کامران رہے گا، اور اگر خراب رہی تو بلاشبہ ناکام و نامراد رہے گا‘‘، راوی ہمام کہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں: مجھے نہیں معلوم یہ قتادہ کی بات ہے یا روایت کا حصہ ہے، اگر اس کے فرائض میں کوئی کمی رہی تو اللہ فرمائے گا: ''دیکھو میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے؟ (اگر ہو تو) فرض میں جو کمی ہے اس کے ذریعے پوری کردی جائے، پھر اس کا باقی عمل بھی اسی طرح ہوگا۔''

راوی ابوالعوام نے (جو اگلی سند میں ہیں) ہمام کی مخالفت کی ہے۔ [1]

فائدہ [1] :.....مخالفت اس طرح ہے کہ ہمام نے اسے بطریق قتادہ عن الحسن عن حریث عن ابی ہریرہ، اورابوالعوام نے بطریق قتادہ عن الحسن عن ابی رافع عن ابی ہریرہ روایت کیا ہے۔

467- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي: ابْنَ بَيَانِ بْنِ زِيَادِ بْنِ مَيْمُونٍ - قَالَ: كَتَبَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ تَامَّةً، وَإِنْ كَانَ انْتُقِصَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ: انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ، يُكَمِّلُ لَهُ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيضَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهِ؟، ثُمَّ سَائِرُ الْأَعْمَالِ تَجْرِي عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٦٦٠)، حم٤/١٠٣ (صحيح)

۴۶۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے اس کی صلاۃ کے بارے میں باز پرس ہوگی، اگر وہ پوری ملی تو پوری لکھ دی جائے گی، اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ کہے گا: دیکھو تم اس کے پاس کوئی نفل پا رہے ہو کہ جس کے ذریعے جو فرائض اس نے ضائع کیے ہیں اسے پورا کیا جا سکے، پھر باقی تمام اعمال بھی اسی کے مطابق جاری ہوں گے۔''

468- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ، فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا وَإِلَّا قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: انْظُرُوا لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟، فَإِنْ وُجِدَ لَهُ تَطَوُّعٌ، قَالَ: أَكْمِلُوا بِهِ الْفَرِيضَةَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٨١٨)، حم٤/١٠٣ (صحيح)

۴۶۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے بندے سے صلاۃ کی باز پرس ہوگی، اگر اس نے اسے پورا کیا ہے (تو ٹھیک ہے) ورنہ اللہ عزوجل فرمائے گا: دیکھو میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے؟ اگر اس کے پاس کوئی نفل ملا تو فرمائے گا: اس کے ذریعے فرض پورا کردو۔''

10- بَابُ ثَوَابِ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ

۱۰- باب: صلاۃ قائم کرنے والے کے ثواب کا بیان

469- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى ابْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ...... ذَرْهَا))، كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

تخريج: خ/الزكاة ١ (١٣٩٦)، والأدب ١٠ (٥٩٨٣، ٥٩٨٢)، م/الإيمان ٤ (١٣)مطولاً، (تحفة الأشراف: ٣٤٩١)، حم٥/٤١٧، ٤١٨ (صحيح)

۴۶۹۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کرے ❶ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، صلاۃ قائم کرو، زکاۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو، اسے چھوڑ دو'' گویا آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یہاں مراد دخولِ اولین ہے، ورنہ جنت میں داخل ہونے کے لیے تو ایمان ہی کافی ہے۔

فائدہ ❷ :...... یہ اعرابی سامنے آ کر اونٹنی کی باگ تھام کر پوچھ رہا تھا آپ ﷺ جواب دے چکے تو آپ نے اس سے فرمایا: اونٹنی کی باگ چھوڑ دے اسے جانے دے۔

11۔ بَابُ عَدَدِ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ

۱۱۔ باب: حضر میں ظہر کی صلاۃ کی تعداد کا بیان

470۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، سَمِعَا أَنَسًا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: خ/تقصير الصلاة ٥ (١٠٨٩)، والحج ٢٤ (١٥٤٧)، ٢٥ (١٥٤٨)، ١١٩ (١٧١٤)، والجهاد ١٠٤ (٢٩٥١)، م/صلاة المسافرين ١ (٦٩٠)، د/الصلاة ٢٧١ (١٢٠٢)، والمناسك ٢١ (١٧٧٣)، ت/الصلاة ٣٩١ (٥٤٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٧٣، ١٦٦)، حم٣/١١٠، ١١١، ١٧٧، ١٨٦، ٢٣٧، ٢٦٨، د/الصلاة ١٧٩ (١٥٤٩) (صحيح)

۴۷۰۔ ابن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینے میں ظہر کی صلاۃ چار رکعت پڑھی، اور ذوالحلیفہ میں عصر کی صلاۃ دو رکعت پڑھی۔ ❶

فائدہ ❶ :...... قصر اس لیے پڑھی کہ آپ حج کے لیے مکہ جا رہے تھے، نہ اس لیے کہ ذوالحلیفہ قصر کی حد ہے۔

12۔ بَابُ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

۱۲۔ باب: سفر میں ظہر کی صلاۃ کا بیان

471۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِلَى الْبَطْحَاءِ - فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ.

تخريج: خ/الوضوء ٤٠ (١٨٧)، الصلاة ٩٣ (٤٩٩)، ٩٤ (٥٠١)، المناقب ٢٣ (٣٥٥٣)، مطولاً م/الصلاة ٤٧ (٥٠٣)، وقد أخرجه (تحفة الأشراف: ١١٧٩٩)، حم٤/٣٠٧، ٣٠٨، ٣٠٩، د/الصلاة ١٢٤ (١٤٤٩) (صحيح)

۴۷۱- حکم بن عتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر میں نکلے (ابن مثنی کی روایت میں ہے: بطحا کی طرف نکلے) تو آپ نے وضو کیا، اور ظہر کی صلاۃ دو رکعت پڑھی، اور عصر کی دو رکعت پڑھی، اور آپ کے سامنے نیزہ (بطور سترہ) تھا۔

13- بَابُ فَضْلِ صَلاةِ الْعَصْرِ

۱۳- باب: صلاۃ عصر کی فضیلت کا بیان

472- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَالْبَخْتَرِيُّ ابْنُ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، كُلُّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)).

تخريج: م/المساجد ٣٧ (٦٣٤)، د/الصلاة ٩ (٤٢٧)، (تحفة الأشراف: ١٠٣٧٨)، حم٤/١٣٦، ٢٦١ ويأتي عند المؤلف برقم: ٤٨٨ (صحيح)

۴۷۲- عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو شخص سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے صلاۃ پڑھے گا وہ ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔'' ❶

فائدہ ❶:...... فجر اور عصر کی صلاتوں کا ذکر ان کی خصوصی اہمیت کے پیش نظر کیا گیا ہے، یہ مطلب نہیں کہ صرف ان صلاتوں کی پابندی کرنے والا جہنم سے محفوظ رہے گا، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو ان دونوں کی پابندی کرے گا وہ یقیناً دوسری صلاتوں میں بھی کوتاہی نہیں کرے گا۔

14- بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلاةِ الْعَصْرِ

۱۴- باب: صلاۃ عصر کی محافظت کا بیان

473- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ -مَوْلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ- قَالَ: أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا، فَقَالَتْ: إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الآيَةَ فَآذِنِّي: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الْوُسْطَى﴾، فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا، فَأَمْلَتْ عَلَيَّ: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الْوُسْطَى وَصَلاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ، ثُمَّ قَالَتْ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: م/المساجد ٣٩ (٦٢٩)، د/الصلاة ٥ (٤١٠)، ت/تفسير البقرة (٢٩٨٢)، ط/صلاة الجماعة ٨ (٢٥)، (تحفة الأشراف: ١٧٨٠٩)، حم ٦/٧٣، ١٧٨ (صحيح)

۴۷۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابو یونس کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لیے ایک مصحف لکھوں، اور کہا: جب اس آیت کریمہ: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الْوُسْطَى﴾ ❶ پر پہنچنا تو مجھے بتانا، چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے انہیں بتایا، توانہوں نے مجھے املا کرایا "حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الْوُسْطَى وَصَلاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ" پھر انہوں نے کہا: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ ❷

فائدہ ❶ :...... اور اگر تم کسی سفر پر ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو ایسی گروی لازم ہے جو قبضے میں لے لی گئی ہو، پھر اگر تم میں سے کوئی کسی پر اعتبار کرے تو جس پر اعتبار کیا گیا ہے وہ اپنی امانت ادا کرے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور شہادت مت چھپاؤ اور جو اسے چھپائے تو بے شک وہ، اس کا دل گناہ گار ہے اور اللہ جو کچھ تم کر رہے ہو اسے خوب جاننے والا ہے۔ (البقرة : ٢٨٣)

فائدہ ❷ :...... اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ صلاۃ وسطیٰ عصر کے علاوہ کوئی اور صلاۃ ہے، الا یہ کہ اسے عطف تفسیری مانا جائے، اور صحیح بھی یہی لگتا ہے کہ اسے نبی اکرم ﷺ نے آیت کی تفسیر کے طور پر ذکر کیا ہوگا، اور اسے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت کا جزء سمجھ لیا۔

474۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((شَغَلُونَا عَنِ الصَّلاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ)).

تخريج: خ/الجهاد ٩٨ (٢٩٣١) مطولاً، المغازي ٢٩ (٤١١١) مطولاً، تفسير البقرة ٤٢ (٤٥٣٣)، الدعوات ٥٨ (٦٣٩٦)، م/المساجد ٣٥ (٦٢٧)، ٣٦ (٦٢٧) مطولاً، د/الصلاة ٥ (٤٠٩) مطولاً، ت/تفسير البقرة (٢٩٨٤) مطولاً، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ١٠٢٣٢)، حم ١/٧٩، ١٢٢، ١٣٥، ١٣٧، ١٤٤، ١٥٢، ١٥٣، ١٥٤، د/الصلاة ٢٨ (١٢٦٨) (صحيح)

۴۷۴۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (جنگ خندق کے موقع پر) فرمایا: "ان لوگوں (کافروں) نے ہمیں بیچ والی صلاۃ سے مشغول کر دیا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔"

15۔ بَابُ مَنْ تَرَكَ صَلاةَ الْعَصْرِ

۱۵۔ باب: عصر کی صلاۃ چھوڑ دینے والے شخص کا بیان

475۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمَلِيحِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ: بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ)).

تخريج: خ/المواقيت ١٥ (٥٥٣)، ٣٤ (٥٩٤)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٢٠١٣)، حم٥/٣٤٩، ٣٥٠، ٣٥٧، ٣٦٠، ٣٦١ (صحيح)

۴۷۵- ابوالملیح (بن اسامہ) کہتے ہیں کہ بدلی والے ایک دن میں ہم بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو انہوں نے کہا: صلاۃ جلدی پڑھو، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "جس نے عصر کی صلاۃ چھوڑی اس کا عمل رائیگاں گیا۔" ❶

فائدہ ❶ : ......اس سے اس معصیت کی سنگینی کا اظہار مقصود ہے۔

16- بَابُ عَدَدِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ

۱۶- باب: حضر میں عصر کی صلاۃ کی رکعتوں کی تعداد کا بیان

476- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ.

تخريج: م/الصلاة ٣٤ (٤٥٢)، د/الصلاة ١٣٠ (٨٠٤)، (تحفة الأشراف: ٣٩٧٤)، حم٣/٨٥، د/الصلاة ٦٢ (١٢٢٥، ١٢٢٦) (صحيح)

۴۷۶- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے، تو ہم نے ظہر کی پہلی دونوں رکعتوں میں آپ کے قیام کا اندازہ سورۂ سجدہ کی تیس آیتوں کے بقدر لگایا، اور آخر کی دونوں رکعتوں میں اس کا آدھا، اور ہم نے عصر کی پہلی دونوں رکعتوں میں آپ کے قیام کا اندازہ ظہر کی آخری دونوں رکعتوں کے بقدر لگایا، اور عصر کی آخری دونوں رکعتوں کا اندازہ اس کا آدھا لگایا۔

477- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ فِي الظُّهْرِ، فَيَقْرَأُ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، ثُمَّ يَقُومُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٢٥٩)، حم٣/٢ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ ظہر میں قیام کرتے تھے تو ہر رکعت میں تیس آیت کے بقدر پڑھتے تھے، پھر عصر میں پہلی دونوں رکعتوں میں پندرہ آیت پڑھنے کے بقدر قیام کرتے۔

17۔ بَابُ صَلاةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ

۱۷۔ باب: سفر میں عصر کی صلاۃ کا بیان

478۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: خ/الحج ٢٤ (١٥٤٧)، ٢٥ (١٥٤٨)، ٢٧ (١٥٥١)، ١١٩ (١٧١٤، ١٧١٥)، الجهاد ١٠٤ (٢٩٥١)، ١٢٦ (٢٩٨٦)، م/ صلاة المسافرين (٦٩٠)، د/المناسك ٢٤ (١٧٩٦)، الضحايا ت (٢٧٩٣)، حم٣/ ١١١، ١٦٤، ١٨٦، ٢٦٨ (صحيح)

۴۷۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں ظہر کی صلاۃ چار رکعت، اور ذوالحلیفہ میں عصر کی صلاۃ دو رکعت پڑھی۔

479۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ فَاتَتْهُ صَلاةُ الْعَصْرِ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)). قَالَ عِرَاكٌ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ فَاتَتْهُ صَلاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)). خَالَفَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: (١١٧١٧)، وحديث عراك بن مالك عن عبدالله بن عمر قد تفرد به النسائي (أيضاً)، تحفة الأشراف: (٧٣٢٠)، وقد أخرجه عن طريق مالك عن نافع عن عبدالله بن عمر: خ/المناقب ٢٥ (٣٦٠٢)، مواقيت ١٤ (٥٥٢)، م/المساجد ٣٥ (٦٢٦)، د/الصلاة ٥ (٤١٤)، ت/الصلاة ١٦ (١٧٥)، ق/الصلاة ٦ (٦٨٥)، طا/وقوت الصلاة ٥ (٢١)، (تحفة الأشراف: ٨٣٤٥)، حم٨/٢، ١٣، ٢٧، ٤٨، ٥٤، ٦٤، ٧٥، ٧٦، ١٠٢، ١٣٤، ١٤٥، ١٤٨، د/الصلاة ٢٧ (١٢٦٧) (صحيح)

۴۷۹۔ نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس کی عصر کی صلاۃ فوت ہوگئی تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ جس کی صلاۃ عصر فوت ہوگئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

یزید نے (آنے والی روایت میں) جعفر کی مخالفت کی ہے۔ ❶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :...... یہ مخالفت سند اور متن دونوں میں ہے، سند میں اس طرح کہ جعفر کی روایت میں ہے کہ نوفل نے عراک سے بیان کی ہے اور یزید کی روایت میں ہے کہ عراک کو یہ بات پہنچی ہے کہ نوفل بن معاویہ نے کہا، دونوں میں فرق واضح ہے پہلی صورت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عراک نے نوفل بن معاویہ سے خود سنا ہے، اور دوسری صورت سے پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں کے بیچ میں واسطہ ہے، متن میں مخالفت اس طرح ہے کہ جعفر کی روایت میں "من فاتته صلاة العصر" کے الفاظ ہیں، اور یزید کے الفاظ اس طرح ہیں "من الصلاة صلاة من فاتته"۔

480- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)). قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ)). خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٧٩ (صحيح)

۴۸۰- نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "صلاتوں میں ایک صلاۃ ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہو جائے گویا اس کا گھر بار لٹ گیا"۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "یہ عصر کی صلاۃ ہے"، محمد بن اسحاق نے (آنے والی روایت میں) لیث کی مخالفت کی ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہاں بھی سند اور متن دونوں میں مخالفت ہے، سند میں مخالفت اس طرح ہے کہ محمد بن اسحاق کی روایت میں ہے کہ عراک نے نوفل بن معاویہ سے سنا ہے، اور لیث کی روایت میں ہے کہ عراک کو یہ بات پہنچی ہے کہ نوفل بن معاویہ نے کہا ہے، اور متن میں اس طرح کہ محمد بن اسحاق نے اسے موقوف قرار دیا ہے، اور لیث نے مرفوع قرار دیا ہے، اور وقف اور رفع میں کوئی منافات نہیں ہے کیوں کہ صحابی کبھی مرفوع روایت کو بصورتِ فتویٰ بیان کرتا ہے، اور اسے نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب نہیں کرتا، اور کبھی اسے مرفوعاً روایت کرتا ہے۔

481- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَوْفَلَ ابْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٧٩ (صحيح)

۴۸۱- نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک صلاۃ ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہو جائے گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ عصر کی صلاۃ ہے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18-بَابُ صَلاةِ الْمَغْرِبِ

۱۸-باب: مغرب کی صلاۃ کا بیان

482- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ أَقَامَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَقَامَ، فَصَلَّى -يَعْنِي الْعِشَاءَ- رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ، وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ.

تخريج: م/الحج ٤٧ (١٢٨٨)، د/الحج ٦٥ (١٩٣٠، ١٩٣١)، ت/الحج ٥٦ (٨٨٨)، (تحفة الأشراف: ٧٠٥٢)، حم١/٢٨٠، ٢/٣، ٣٣، ٥٩، ٦٢، ٧٩، ٨١، د/الصلاة ١٨٣ (١٥٥٩، ١٥٦٠)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٤٨٤، ٤٨٥، ٦٠٧، ٦٥٨، ٣٠٣٣ (صحيح)

۴۸۲- سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو مزدلفہ ❶ میں دیکھا، انہوں نے اقامت کہی، اور مغرب کی صلاۃ تین رکعت پڑھی، پھر اقامت کہی، اور عشا کی صلاۃ دو رکعت پڑھی، پھر انہوں نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے ساتھ اسی جگہ میں ایسا ہی کیا، اور ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (بھی) اس جگہ میں ایسا ہی کیا تھا۔

فائدہ ❶ :...... مزدلفہ کو ''جمع'' اس لیے کہتے ہیں کہ آدم وحوا جب جنت سے زمین پر اتارے گئے تو اسی مقام پر دونوں جمع ہوئے، یا مغرب اور عشا دونوں صلاتیں یہاں جمع کی جاتی ہیں اس لیے اسے جمع کہا گیا۔

19- بَابُ فَضْلِ صَلاةِ الْعِشَاءِ

۱۹-باب: صلاۃِ عشا کی فضیلت کا بیان

483- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْعِشَاءِ، حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ-: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلاةَ غَيْرَكُمْ)) وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

تخريج: خ/الأذان ١٦١ (٨٦٢) تعليقاً، (تحفة الأشراف: ١٦٦٤٢)، وقد أخرجه: م/المساجد ٣٩ (٦٣٨)، حم٦/٣٤، ١٩٩، ٢١٥، ٢٧٢، د/الصلاة ١٩ (١٢٤٩) (صحيح)

۴۸۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عشا کو مؤخر کیا یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نکلے، اور فرمایا: ''تمہارے سوا کوئی نہیں جو اس صلاۃ کو (اس وقت) پڑھ رہا ہو''، ان دنوں اہل مدینہ کے سوا کوئی اور صلاۃ پڑھنے والا نہیں تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20۔ بَابُ صَلاةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

۲۰۔ باب: سفر میں عشا کی صلاۃ کا بیان

484۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلاثًا بِإِقَامَةٍ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ، وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ ذَلِكَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٨٢ بلفظ "ثم أقام فصلى يعني العشاء" وهو المحفوظ (صحيح)

۴۸۴۔ حکم کہتے ہیں کہ ہمیں سعید بن جبیر نے مزدلفہ میں ایک اقامت سے مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیرا، پھر (دوسری اقامت سے) عشا کی دو رکعت پڑھائی، پھر ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا، اور انہوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بھی) ایسا ہی کیا تھا۔

485۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ، فَأَقَامَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلاثًا، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٨٢ (صحيح)

۴۸۵۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مزدلفہ میں صلاۃ پڑھتے دیکھا، انہوں نے اقامت کہی، اور مغرب کی صلاۃ تین رکعت پڑھی، پھر (دوسری اقامت سے) عشا کی دو رکعت پڑھی، پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

21۔ بَابُ فَضْلِ صَلاةِ الْجَمَاعَةِ

۲۱۔ باب: صلاۃ باجماعت کی فضیلت کا بیان

486۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاةِ الْفَجْرِ وَصَلاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ - فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ)).

تخريج: خ/مواقيت ١٦ (٥٥٥)، بدء الخلق ٦ (٣٢٢٣)، التوحيد ٢٣ (٧٤٢٩)، ٣٢ (٧٤٨٦)، م/المساجد ٣٧ (٦٣٢)، ط/قصر الصلاة ٢٤ (٨٢)، (تحفة الأشراف: ١٣٨٠٩)، حم٢/٢٥٧، ٣١٢، ٤٨٦ (صحيح)

۴۸۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے [1] باری باری آتے جاتے ہیں، اور فجر اور عصر کی صلاۃ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں، پھر جن فرشتوں نے تمہارے پاس رات گزاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی وہ اوپر چڑھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے، ❷ ہمارے بندوں کو تم کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ''ہم نے انہیں صلاۃ کی حالت میں چھوڑا ہے، اور ہم ان کے پاس آئے تھے تو بھی وہ صلاۃ ہی میں مصروف تھے۔''

فائدہ ❶ :...... اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو لوگوں کے اعمال لکھتے ہیں اور جنہیں کراماً کاتبین کہا جاتا ہے۔

فائدہ ❷ :...... اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے، وہ فرشتوں سے اپنے بندوں کی بابت اس لیے پوچھتا ہے تاکہ فرشتوں پر بھی اہل ایمان کا فضل وشرف واضح ہو جائے۔

487- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمْعِ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا، وَيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ)) وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾.

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي (تحفة الأشراف: ١٣٢٥٩)، كلهم مقتصرا الى قوله "خمس وعشرين جزءا" الا البخاري وأحمد (صحيح)

۴۸۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جماعت کی صلاۃ تمہاری تنہا صلاۃ سے پچیس گنا فضیلت رکھتی ہے ❶ رات اور دن کے فرشتے صلاۃِ فجر میں اکٹھا ہوتے ہیں، اگر تم چاہو تو آیت کریمہ: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ ❷ پڑھ لو۔''

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں ۲۵ گنا کا ذکر ہے، اور صحیحین کی ایک روایت میں ۲۷ گنا وارد ہے، اس کی توجیہ اس طرح کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۲۵ گنا بتایا گیا پھر ۲۷ گنا، تو جیسے جیسے آپ کو بتایا گیا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اسی طرح بتلایا، اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ کمی وبیشی صلاۃ کے خشوع وخضوع اور صلاۃ کی ہیئت وآداب کی حفاظت کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

فائدہ ❷ :...... اور اگر کبھی تو ان سے بے توجہی کر ہی لے، اپنے رب کی کسی رحمت کی تلاش کی وجہ سے، جس کی تو امید رکھتا ہو تو ان سے وہ بات کہہ جس میں آسانی ہو۔ (الاسراء : ٢٨)

488- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٧٢ (صحيح)

۴۸۸- عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے صلاۃ پڑھے گا۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی فجر اور عصر کی صلاتوں کی محافظت کرے گا، کیونکہ جو ان دونوں صلاتوں کی محافظت کرے گا وہ دیگر فرائض کی بدرجہ اولیٰ محافظت کرے گا۔

22۔ بَابُ فَرْضِ الْقِبْلَةِ

۲۲۔باب: قبلہ کی فرضیت کا بیان

489۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا - شَكَّ سُفْيَانُ - وَصُرِفَ إِلَى الْقِبْلَةِ .

تخريج: خ/تفسير البقرة ١٨ (٤٤٩٢)، م/المساجد ٢ (٥٢٥)، (تحفة الأشراف: ١٨٤٩)، حم٤/ ٢٨٨ (صحيح)

۴۸۹۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف رخ کرکے صلاۃ پڑھی، یہ شک سفیان کی طرف سے ہے، پھر آپ ﷺ قبلہ (خانہ کعبہ) کی طرف پھیر دیے گئے۔

490۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨٣٥)، وقد أخرجه: خ/الإيمان ٣٠ (٤٠)، الصلاة ٣١ (٣٩٩)، تفسير البقرة ١٢ (٤٤٨٦)، أخبار الآحاد ١ (٧٢٥٢)، م/المساجد ٢ (٥٢٥)، ت/الصلاة ٢٥٥ (٣٤٠)، تفسير البقرة (٢٩٦٢)، ق/إقامة ٥٦ (١٠١٠)، حم٢٨٣/٤، ويأتي عند المؤلف في القبلة ١ (برقم: ٧٤٣) (صحيح)

۴۹۰۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو آپ نے سولہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کرکے صلاۃ پڑھی، پھر آپ ﷺ کعبے کی طرف پھیر دیے گئے، تو ایک آدمی جو آپ ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھ چکا تھا، انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کعبے کی طرف پھیر دیے گئے ہیں، (لوگوں نے یہ سنا) تو وہ بھی قبلے کی طرف پھر گئے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے خبر واحد، جو ظنی ہے، سے قرآن سے ثابت حکم قطعی کا منسوخ ہونا ثابت ہورہا ہے، نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نسخ کے علم سے پہلے منسوخ کے مطابق جو عمل کیا گیا ہو وہ صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23- بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

۲۳- باب: قبلے کے علاوہ کی طرف رخ کرنے کی صورت کا بیان

491- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَتَوَجَّهُ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

تخريج: خ/الوتر ٦ (١٠٠٠)، تقصير الصلاة ٩ (١٠٩٧) تعليقاً ١٢ (١١٠٥)، م/المسافرين ٤ (٧٠٠)، د/الصلاة ٢٧٧ (١٢٢٤)، (تحفة الأشراف: ٦٩٧٨)، حم٢/١٣٢ ويأتي عند المؤلف برقم: ٧٤٥ (صحيح)

۴۹۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل پڑھتے تھے، وہ چاہے جس طرف متوجہ ہو جاتی، نیز آپ اس پر وتر (بھی) پڑھتے تھے، البتہ فرض صلاۃ اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

492- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَفِيهِ أُنْزِلَتْ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾.

تخريج: م/صلاة المسافرين ٤ (٧٠٠)، ت/تفسير البقرة (٢٩٥٨)، (تحفة الأشراف: ٧٠٥٧)، حم٢/٢٠، ٤١ (صحيح)

۴۹۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر (نفل) صلاۃ پڑھ رہے تھے، اور آپ مکے سے مدینے آ رہے تھے، اسی سلسلے میں یہ آیت کریمہ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ نازل ہوئی۔ [1]

فائدہ [1]: ......تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کا منہ ہے۔ (البقرة: ١١٥)

493- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

تخريج: وقد أخرجه: م/المسافرين ٤ (٧٠٠)، ط/سفر ٧ (٢٦)، (تحفة الأشراف: ٧٢٣٨)، حم٢/١٣، (٦٦)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٧٤٤ (صحيح)

۴۹۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں اپنی سواری پر صلاۃ پڑھتے تھے جس طرف بھی وہ متوجہ ہوتی۔ مالک کہتے ہیں کہ عبداللہ بن دینار نے کہا: اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

24۔ بَابُ اسْتِبَانَةِ الْخَطَإِ بَعْدَ الاجْتِهَادِ

۲۴۔ باب: اجتہاد کر کے قبلہ متعین کرنے کے بعد اس کی غلطی واضح ہو جانے کا بیان

494۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

تخريج: خ/الصلاة ۳۲ (۴۰۳)، تفسير البقرة ۱۴ (۴۴۸۸)، ۱۶ (۴۴۹۰)، ۱۷ (۴۴۹۱)، ۱۹ (۴۴۹۳)، ۲۰ (۴۴۹۴)، خبر الآحاد ۱ (۷۲۵۱)، م/المساجد ۲ (۵۲۶)، ط/قبلة ۴ (۶)، (تحفة الأشراف: ۷۲۲۸)، حم۲/۱۱۳، ويأتي عند المؤلف برقم: ۷۴۶ (صحيح)

۴۹۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ قبا میں صبح کی صلاۃ پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران میں ایک آنے والا آیا، اور کہنے لگا: رسول اللہ ﷺ پر آج رات (وحی) نازل کی گئی ہے، اور آپ کو حکم ملا ہے کہ (صلاۃ میں) کعبے کی طرف رخ کریں، لہٰذا تم لوگ بھی اسی کی طرف رخ کر لو، (اس وقت) ان کے چہرے شام (بیت المقدس) کی طرف تھے، تو وہ لوگ کعبے کی طرف گھوم گئے۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس طرح پھر جانے سے لوگ آگے ہو جائیں گے، اور امام لوگوں کے پیچھے ہو جائے گا، الا یہ کہ یہ کہا جائے کہ پہلے امام مسجد کے پچھلے حصے میں چلا گیا ہوگا، پھر لوگ اپنی جگہ پر گھوم گئے ہوں گے، اس طرح پہلے جو اگلی صف تھی اب وہ پچھلی ہوگئی ہوگی، اور حدیث کا مستفاد یہ ہے کہ جس کو حالتِ صلاۃ میں صحیح قبلے کے بارے میں علم ہو جائے وہ بھی اسی طرح قبلہ رخ ہو جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ كِتَابُ الْمَوَاقِيتِ

۶۔ کتاب: صلاۃ کے اوقات کے متعلق احکام ومسائل

1۔ بَابُ إِمَامَةِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامِ

ا۔باب: جبریل علیہ السلام کی امامت کا بیان

495۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامِ - قَدْ نَزَلَ، فَصَلَّى إِمَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَقَالَ عُمَرُ: اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ! فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَزَلَ جِبْرِيلُ، فَأَمَّنِي، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ)) يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ .

تخريج: خ/المواقيت ۱ (۵۲۱)، بدء الخلق ٦ (۳۲۲۱)، المغازي ۱۲ (٤٠٠٧)، م/المساجد ۳۱ (٦١٠)، د/الصلاة ۲ (۳۹٤)، ق/الصلاة ۱ (٦٦٨)، ط/وقوت الصلاة ۱ (۱)، (تحفة الأشراف: ۹۹۷۷)، حم ٤/۱۲۰، ٥/۲۷٤، د/الصلاة ۲ (۱۲۲۳) (صحيح)

۴۹۵۔ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عصر میں کچھ تاخیر کر دی، تو عروہ نے ان سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں؟ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے، اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کو صلاۃ پڑھائی ❶ اس پر عمر بن عبدالعزیز نے کہا: عروہ! جو تم کہہ رہے ہو اسے خوب سوچ سمجھ کر کہو، تو عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے ابومسعود سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جبریل اترے، اورانہوں نے میری امامت کرائی، تو میں نے ان کے ساتھ صلاۃ پڑھی، پھر ان کے ساتھ صلاۃ پڑھی، پھر ان کے ساتھ صلاۃ پڑھی، پھر ان کے ساتھ صلاۃ پڑھی، پھر ان کے ساتھ صلاۃ پڑھی، آپ اپنی انگلیوں پر پانچوں صلاتوں کو گن رہے تھے۔

فائدہ ❶ :......اس سے عروہ کا مقصود یہ تھا کہ صلاۃ کے اوقات کا معاملہ کافی اہمیت کا حامل ہے، اس کے اوقات کی تحدید کے لیے جبریل علیہ السلام آئے، اورانہوں نے عملی طور پر نبی اکرم ﷺ کو اسے سکھایا، اس لیے اس سلسلے میں کوتاہی مناسب نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- أَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ

۲- باب: ظہر کے اول وقت کا بیان

496- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: كَمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: كَانَ لا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَلا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَلا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا. قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ، فَسَأَلْتُهُ، قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ لا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ، ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ، فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ. قَالَ: وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

تخريج: خ/المواقيت ١١ (٥٤١)، ١٣ (٥٤٧)، ٢٣ (٥٦٨)، ٣٨ (٥٩٩)، الأذان ١٠٤ (٧٧١)، م/المساجد ٤٠ (٦٤٧)، د/الصلاة ٣ (٣٩٨)، وقد أخرجه: ق/الصلاة ٣ (٦٧٤) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١١٦٠٥)، حم٤/٤٢٠، ٤٢١، ٤٢٣، ٤٢٤، ٤٢٥، د/الصلاة ٦٦ (١٣٣٨)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٥٢٦، ٥٣١ (صحيح)

۴۹۶- سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے متعلق سوال کر رہے تھے، شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے (سیار بن سلامہ سے) پوچھا: آپ نے اسے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: (میں نے اسی طرح سنا ہے) جس طرح میں اس وقت آپ کو سنا رہا ہوں، میں نے اپنے والد سے سنا وہ (ابو برزہ سے) رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے متعلق سوال کر رہے تھے، تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ آدھی رات تک عشا کی تاخیر کی پروا نہیں کرتے تھے، اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد گفتگو کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے، شعبہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں پھر سیار سے ملا اور میں نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ ظہر اس وقت پڑھتے جس وقت سورج ڈھل جاتا، اور عصر اس وقت پڑھتے کہ آدمی (عصر پڑھ کر) مدینے کے آخری کنارے تک جاتا، اور سورج زندہ رہتا [1] اور مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے مغرب کا کون سا وقت ذکر کیا، اس کے بعد میں پھر ان سے ملا تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ فجر پڑھتے تو آدمی پڑھ کر پلٹتا اور اپنے ساتھی کا جسے وہ پہچانتا ہو چہرہ دیکھتا تو پہچان لیتا، انہوں نے کہا: آپ ﷺ فجر میں ساٹھ سے سو آیتوں کے درمیان پڑھتے تھے۔

فائدہ [1] :......یعنی زرد نہیں پڑتا۔

497- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى بِهِمْ صَلاةَ الظُّهْرِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٣٥)، وقد أخرجه عن طريق شعيب عن الزهري عن أنس بن مالك: خ/المواقيت ١١ مطولاً (٥٤٠)، م/الفضائل ٣٧ (٢٣٥٩)، د/الصلاة ١٣ (١٢٤٢)، (تحفة الأشراف: ١٤٩٣) (صحيح)

۴۹۷۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نکلے اور آپ نے انہیں ظہر پڑھائی۔

498- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ، فَلَمْ يُشْكِنَا. قِيلَ لِأَبِي إِسْحَاقَ: فِي تَعْجِيلِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

تخريج: م/المساجد ٣٣ (٦١٩)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٣٥١٣)، حم٥/١٠٨، ١١٠ (صحيح)

۴۹۸۔ خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (تیز دھوپ سے) زمین جلنے کی شکایت کی، تو آپ نے ہماری شکایت کا ازالہ نہیں کیا [1]، راوی ابو اسحاق سے پوچھا گیا: (یہ شکایت) اسے جلدی پڑھنے کے سلسلے میں تھی؟ انہوں نے کہا ہاں، (اسی سلسلے میں تھی)۔

فائدہ [1]: ......یعنی ظہر تاخیر سے پڑھنے کی اجازت نہیں دی، جیسا کہ مسلم کی روایت میں صراحت ہے۔

3-بَابُ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

۳۔ باب: سفر میں ظہر جلدی پڑھنے کا بیان

499- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ.

تخريج: د/الصلاة ٢٧٣ (١٢٠٥)، (تحفة الأشراف: ٥٥٥)، حم ٣/١٢٠، ١٢٩ (صحيح)

۴۹۹۔ حمزہ عائذی کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ظہر سے پہلے) جب کسی جگہ اترتے [1] تو جب تک ظہر نہ پڑھ لیتے وہاں سے کوچ نہیں کرتے، اس پر ایک آدمی نے کہا: اگر چہ ٹھیک دوپہر ہوتی؟ انہوں نے کہا: اگر چہ ٹھیک دوپہر ہوتی۔ [2]

فائدہ [1]: ......یعنی زوال (سورج ڈھلنے) سے پہلے اترتے، جیسا کہ دیگر روایات میں ہے۔

فائدہ [2]: ......مراد زوال کے فوراً بعد ہے، کیوں کہ ظہر کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔

4-تَعْجِيلُ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ

۴۔ باب: جاڑے میں ظہر جلدی پڑھنے کا بیان

500- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دِينَارٍ أَبُو خَلْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ.

تخريج: خ/الجمعة ١٧ (٩٠٦)، وفيه "يعني الجمعة"، (تحفة الأشراف: ٨٢٣) (صحيح)

۵۰۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب گرمی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ ❶ ٹھنڈی کر کے پڑھتے ❷ اور جب جاڑا ہوتا تو جلدی پڑھتے۔

فائدہ ❶ :...... صحیح بخاری کی روایت میں کسی راوی نے ''صلاۃ'' کی تفسیر ''جمعہ'' سے کی ہے، کیوں کہ اسی حدیث کی ایک روایت میں ہے کہ کسی سائل نے انس رضی اللہ عنہ سے جمعہ ہی کے بارے میں پوچھا تھا (فتح الباری) مؤلف نے اس کے مطلق لفظ ''الصلاۃ'' سے استدلال کیا ہے، نیز یہ کہ جمعہ اور ظہر کا وقت معتاد ایک ہی ہے۔

فائدہ ❷ :...... یعنی گرمی کی شدت کے سبب اس کے معتاد وقت سے اسے اتنا مؤخر کرتے کہ دیواروں کا اتنا سایہ ہو جاتا کہ اس میں چل کر لوگ مسجد آ سکیں، اور گرمی کی شدت کم ہو جائے۔

5۔ الإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

۵۔ باب: سخت گرمی میں ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا بیان

501۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).

تخريج: وقد أخرجه: م/المساجد ٣٢ (٦١٥)، د/الصلاة ٤ (٤٠٢)، ت/الصلاة ٥ (١٥٧)، ق/الصلاة ٤ (٦٧٧)، ط/وقوت الصلاة ٧ (٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٢٦)، حم٢/٢٢٩، ٢٣٨، ٢٥٦، ٢٦٦، ٣٤٨، ٣٧٧، ٣٩٣، ٤٠٠، ٤١١، ٤٦٢، د/الصلاة ١٤ (١٢٤٣)، والرقاق ١١٩ (٢٨٨٧)، وعن طريق أبي سلمة ابن عبدالرحمن عن أبي هريرة، (تحفة الأشراف: ١٥٢٣٧) (صحيح)

۵۰۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب گرمی سخت ہو تو صلاۃ ٹھنڈی کر کے پڑھو، اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش مارنے کی وجہ سے ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... جمہور علما نے اسے حقیقت پر محمول کیا ہے، اور بعض لوگوں نے کہا ہے یہ بطور تشبیہ وتقریب کہا گیا ہے، یعنی یہ گویا جہنم کی آگ کی طرح ہے اس لیے اس کی ضرر رسانیوں سے بچو اور احتیاط کرو۔

502۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، ح وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ، ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى يَرْفَعُهُ، قَالَ: ((أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ، فَإِنَّ الَّذِي تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٩٨٣) (صحيح)

(پچھلی روایت سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''ثابت بن قیس نخعی'' لین الحدیث ہیں)

٥٠٢۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو، کیونکہ جو گرمی تم محسوس کر رہے ہو یہ جہنم کے جوش مارنے کی وجہ سے ہے۔''

6۔ آخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ

٦۔ باب: ظہر کے اخیر وقت کا بیان

503۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَذَا جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ، فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، وَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ رَأَى الظِّلَّ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلَّى بِهِ الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَ قَلِيلاً، ثُمَّ صَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَاحِدٍ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: الصَّلَاةُ مَا بَيْنَ صَلَاتِكَ أَمْسِ وَصَلَاتِكَ الْيَوْمَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٠٨٥) (حسن)

٥٠٣۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام ہیں، تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے ہیں، تو انہوں نے صلاۃ فجر اس وقت پڑھائی جب فجر طلوع ہوئی، اور ظہر اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا، پھر عصر اس وقت پڑھائی جب انہوں نے سایہ کو اپنے مثل دیکھ لیا، پھر مغرب اس وقت پڑھائی جب سورج ڈوب گیا، اور صائم کے لیے افطار جائز ہو گیا، پھر عشا اس وقت پڑھائی جب شفق، یعنی رات کی سرخی ختم ہو گئی، پھر وہ آپ کے پاس دوسرے دن آئے، اور آپ کو فجر اس وقت پڑھائی جب تھوڑی روشنی ہو گئی، پھر ظہر اس وقت پڑھائی جب سایہ ایک مثل ہو گیا، پھر عصر اس وقت پڑھائی جب سایہ دو مثل ہو گیا، پھر مغرب (دونوں دن) ایک ہی وقت پڑھائی جب سورج ڈوب گیا، اور صائم کے لیے افطار جائز ہو گیا، پھر عشا اس وقت پڑھائی جب رات کا ایک حصہ گزر گیا، پھر کہا: صلاتوں کا وقت یہی ہے تمہارے آج کی اور کل کی صلاتوں کے بیچ میں۔''

504۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَذْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ، وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ.

تخريج: د/الصلاة ٤ (٤٠٠)، (تحفة الأشراف: ٩١٨٦) (صحيح)

۵۰۴- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گرمی میں رسول اللہ ﷺ کی ظہر کا اندازہ تین قدم سے پانچ قدم کے درمیان، اور جاڑے میں پانچ قدم سے سات قدم کے درمیان ہوتا۔

7- أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ

۷- باب: عصر کے اول وقت کا بیان

505- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرٌ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((صَلِّ مَعِي))، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَالْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ. قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الإِنْسَانِ مِثْلَهُ، وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ، وَالْمَغْرِبَ حِينَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ. قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَارِثِ: ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ: أُرَى إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ.

تخريج: د/الصلاة ٢ (٣٩٥) (تعليقًا ومختصراً)، (تحفة الأشراف: ٢٤١٧)، حم ٣/٣٥١ (صحيح)

۵۰۵- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے صلاۃ کے اوقات کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ''تم میرے ساتھ صلاۃ پڑھو''، تو آپ ﷺ نے ظہر اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا، اور عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا، اور مغرب اس وقت پڑھائی جب سورج ڈوب گیا، اور عشا اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہوگئی، پھر (دوسرے دن) ظہر اس وقت پڑھائی جب انسان کا سایہ اس کے برابر ہوگیا، اور عصر اس وقت پڑھائی جب انسان کا سایہ اس کے قد کے دوگنا ہوگیا، اور مغرب شفق غائب ہونے سے کچھ پہلے پڑھائی۔
عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: پھر انہوں نے عشا کے سلسلے میں کہا: میرا خیال ہے اس کا وقت تہائی رات تک ہے۔

8- تَعْجِيلُ الْعَصْرِ

۸- باب: عصر جلدی پڑھنے کا بیان

506- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا.

تخريج: خ/المواقيت ١ (٥٢٢)، ١٣ (٥٤٥)، الخمس ٤ (٣١٠٣)، وقد أخرجه: ت/فيه ٦ (١٥٩)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفة الأشراف: ١٦٥٨٥)، ط/وقوت الصلاة ١ (٢) (صحيح)

٥٠٦- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر پڑھی، اور دھوپ ان کے حجرے میں تھی، اور سایہ ان کے حجرے سے (دیوار پر) نہیں چڑھا تھا۔

507- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَقَالَ الآخَرُ: وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

تخريج: خ/المواقيت ١٣ (٥٤٨)، م/المساجد ٣٤ (٦٢١)، ط/وقوت الصلاة ١ (١٠)، (تحفة الأشراف: ٢٠٢) (صحيح)

٥٠٧- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر پڑھتے تھے، پھر جانے والا قباء ❶ جاتا، زہری اور اسحاق دونوں میں سے ایک کی روایت میں ہے تو وہ ان کے پاس پہنچتا اور وہ لوگ صلاۃ پڑھ رہے ہوتے، اور دوسرے کی روایت میں ہے: اور سورج بلند ہوتا۔

فائدہ ❶ :...... مسجد قبا مسجد نبوی سے تین میل کی دوری پر ہے۔

508- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

تخريج: وقد أخرجه عن طريق شعيب عن الزهري: م/المساجد ٣٤ (٦٢١)، د/الصلاة ٥ (٤٠٤)، ق/فيه ٥ (٦٨٢)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٢)، حم٣/ ٢٢٣ (صحيح)

٥٠٨- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر پڑھتے اور سورج بلند اور تیز ہوتا، اور جانے والا (صلاۃ پڑھ کر) عوالی ❶ جاتا، اور سورج بلند ہوتا۔

فائدہ ❶ :...... مدینے کے ارد گرد جنوب مغرب میں جو بستیاں تھیں انہیں عوالی کہا جاتا تھا، ان میں سے بعض مدینے سے دو میل بعض تین میل اور بعض آٹھ میل کی دوری پر تھیں۔

509- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي الأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧١٠)، حم٣/١٣١، ١٦٩، ١٨٤، ٢٣٢ (صحيح الإسناد)

٥٠٩- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عصر پڑھاتے اور سورج سفید اور بلند ہوتا۔

510- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ: قُلْتُ: يَا عَمِّ! مَا هَذِهِ الصَّلاَةُ الَّتِي صَلَّيْتَ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: الْعَصْرَ ، وَهَذِهِ صَلاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي .

تخريج: خ/المواقيت ١٣ (٥٤٩)، م/المساجد ٣٤ (٦٢٣)، (تحفة الأشراف: ٢٢٥) (صحيح)

۵۱۰- ابو امامہ بن سہل کہتے ہیں: ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ظہر پڑھی، پھر ہم نکلے، یہاں تک کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو ہم نے انہیں عصر پڑھتے ہوئے پایا، تو میں نے پوچھا: میرے چچا! آپ نے یہ کون سی صلاۃ پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: عصر کی، یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ ہے جسے ہم لوگ پڑھتے تھے۔

511- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ الْمَدَنِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ: صَلَّيْنَا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا: صَلَّيْتُمْ؟ قُلْنَا: صَلَّيْنَا الظُّهْرَ ، قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ، فَقَالُوا لَهُ: عَجَّلْتَ ، فَقَالَ: إِنَّمَا أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧١٨) (حسن الإسناد)

۵۱۱- ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے عہد میں صلاۃ پڑھی، پھر انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں (بھی) صلاۃ پڑھتے ہوئے پایا، جب وہ صلاۃ پڑھ کر پلٹے تو انہوں نے ہم سے پوچھا: تم صلاۃ پڑھ چکے ہو؟ ہم نے کہا: (ہاں) ہم نے ظہر پڑھ لی ہے، انہوں نے کہا: میں نے تو عصر پڑھی ہے، تو لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے جلدی پڑھ لی، انہوں نے کہا: میں اسی طرح پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے اصحاب کو پڑھتے دیکھا ہے۔

9-بَابُ التَّشْدِيدِ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ

۹- باب: عصر تاخیر سے پڑھنے کی وعید کا بیان

512- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرِجِ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلاءُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ ، وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ: أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ قُلْنَا: لاَ ، إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ ، قَالَ: فَصَلُّوا الْعَصْرَ ، قَالَ: فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((تِلْكَ صَلاةُ الْمُنَافِقِ ، جَلَسَ يَرْقُبُ صَلاةَ الْعَصْرِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ ، فَنَقَرَ أَرْبَعًا لا يَذْكُرُ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - فِيهَا إِلا قَلِيلاً)) .

تخريج: م/المساجد ٣٤ (٦٢٢)، د/الصلاة ٥ (٤١٣)، ت/الصلاة ٦ (١٦٠)، ط/القرآن ١٠ (٤٦)، (تحفة الأشراف: ١١٢٢)، حم٣/١٠٢، ١٠٣، ١٤٩، ١٨٥، ٢٤٧ (صحيح)

۵۱۲- علاء کہتے ہیں کہ وہ جس وقت ظہر پڑھ کر پلٹے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بصرہ میں ان کے گھر گئے، اور ان کا گھر مسجد کے بغل میں تھا، تو جب ہم لوگ ان کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے عصر پڑھ لی؟ ہم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: نہیں، ہم لوگ ابھی ظہر پڑھ کر پلٹے ہیں، تو انھوں نے کہا: تو عصر پڑھ لو، ہم لوگ کھڑے ہوئے اور ہم نے عصر پڑھی، جب ہم پڑھ چکے تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''یہ منافق کی صلاۃ ہے کہ بیٹھا عصر کا انتظار کرتا رہے، یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہو جائے، (غروب کے قریب ہو جائے) تو اٹھے اور چار ٹھونگیں مار لے، اور اس میں اللہ کا ذکر معمولی سا کرے۔''

513- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

تخريج: م/المساجد ٣٥ (٦٢٦)، ق/الصلاة ٦ (٦٨٥)، (تحفة الأشراف: ٦٨٢٩)، حم٢/٨، د/الصلاة ٢٧ (١٢٦٦) (صحيح)

٥١٣- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی عصر فوت ہو گئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔''

513/ م- أخبرنا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابنِ عُمَرَ - رضي الله عنهما - أَنَّ رَسُولَ الله ﷺ قَالَ: ((اَلَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)).

٥١٣/م- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی عصر فوت ہو گئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔''

10- آخِرُ وَقْتِ الْعَصْرِ

١٠- باب: عصر کے اخیر وقت کا بیان

514- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ وَاضِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُدَامَةُ - يَعْنِي ابْنَ شِهَابٍ - عَنْ بُرْدٍ - هُوَ ابْنُ سِنَانَ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُعَلِّمُهُ مَوَاقِيتَ الصَّلَاةِ، فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، وَأَتَاهُ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَ شَخْصِهِ، فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ، فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ، فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِيَ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهِ، فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ بِالأَمْسِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصَيْهِ، فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالأَمْسِ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالأَمْسِ، فَصَلَّى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَغْرِبَ فَنِمْنَا، ثُمَّ قُمْنَا، ثُمَّ نِمْنَا، ثُمَّ قُمْنَا، فَأَتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالأَمْسِ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ امْتَدَّ الْفَجْرُ وَأَصْبَحَ، وَالنُّجُومُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ، فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالأَمْسِ، فَصَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلاتَيْنِ وَقْتٌ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٤٠١)، حم٣/٣٣٠ (صحيح)

۵۱۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے وہ آپ ﷺ کو صلاۃ کے اوقات سکھا رہے تھے، تو جبریل علیہ السلام آگے بڑھے، اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے تھے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھے، تو جبرئیل علیہ السلام نے ظہر پڑھائی جس وقت سورج ڈھل گیا، پھر جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سایہ قد کے برابر ہوگیا، اور جس طرح انہوں نے پہلے کیا تھا ویسے ہی پھر کیا، جبریل آگے بڑھے، اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے ہوئے، اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے، پھر انہوں نے عصر پڑھائی، پھر جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج ڈوب گیا، تو جبریل آگے بڑھے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے ہوئے، اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے، پھر انہوں نے مغرب پڑھائی، پھر جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب شفق غائب ہوگئی، تو وہ آگے بڑھے، اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے ہوئے، اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے، تو انہوں نے عشا پڑھائی، پھر جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب فجر کی پو پھٹی، تو وہ آگے بڑھے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے، انہوں نے فجر پڑھائی، پھر جبرئیل علیہ السلام دوسرے دن آپ کے پاس اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہوگیا، چنانچہ انہوں نے ویسے ہی کیا جس طرح کل کیا تھا، تو ظہر پڑھائی، پھر وہ آپ کے پاس اس وقت آئے جب انسان کا سایہ اس کے قد کے دوگنا ہوگیا، انہوں نے ویسے ہی کیا جس طرح کل کیا تھا، تو انہوں نے عصر پڑھائی، پھر آپ کے پاس اس وقت آئے جب سورج ڈوب گیا، تو انہوں نے ویسے ہی کیا جس طرح کل کیا تھا، تو انہوں نے مغرب پڑھائی، پھر ہم سو گئے، پھر اٹھے، پھر سو گئے پھر اٹھے، پھر جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے، اور اسی طرح کیا جس طرح کل انہوں نے کیا تھا، پھر عشا پڑھائی، پھر آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب فجر (کی روشنی) پھیل گئی، صبح ہوگئی، اور ستارے نمودار ہوگئے، اور انہوں نے ویسے ہی کیا جس طرح کل کیا تھا، تو انہوں نے فجر پڑھائی، پھر کہا: "ان دونوں صلاتوں کے درمیان میں ہی صلاۃ کے اوقات ہیں"۔

11-مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ [1] مِنَ الْعَصْرِ

۱۱۔ باب: (سورج ڈوبنے سے پہلے) عصر کی دو رکعت پا لینے کا بیان

515۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، أَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ)).

تخريج: م/المساجد ٣٠ (٦٠٨)، د/الصلاة ٥ (٤١٢)، حم٢/ ٢٨٢، (تحفة الأشراف: ١٣٥٧٦) (صحيح)

۵۱۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی دو رکعت ❷ یا سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی تو اس نے (صلاۃ کا وقت) پالیا۔ ❸

فائدہ ❶: ......بعض نسخوں میں اس باب میں ''رکعة'' کا لفظ ہے۔

فائدہ ❷: ......اکثر روایتوں میں ہے ایک رکعت پالی ہے۔

فائدہ ❸: ......یعنی اس کی یہ دونوں صلاتیں ادا سمجھی جائیں گی نہ کہ قضا۔

516- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ، أَوْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ)).

تخريج: وقد أخرجه: م/المساجد ٣٠ (٦٠٨)، ق/الصلاة ١١ (٧٠٠)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٧٤)، ط/وقوت الصلاة ١ (٥)، حم٢/٢٥٤، ٢٦٠، ٢٨٢، ٣٩٩، ٤٦٢، ٤٧٤ (صحيح)

۵۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی یا سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی اس نے (پوری صلاۃ) پالی۔''

517- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلاتَهُ، وَإِذَا أَدْرَكَ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلاتَهُ)).

تخريج: خ/المواقيت ١٧ (٥٥٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٣٧٥)، حم٢/٣٠٦ (صحيح)

۵۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورج ڈوبنے سے پہلے جب تم میں سے کوئی صلاۃ عصر کا پہلا سجدہ پالے تو اپنی صلاۃ مکمل کرلے، اور جب سورج نکلنے سے پہلے صلاۃ فجر کا پہلا سجدہ پالے تو اپنی صلاۃ مکمل کرلے۔''

518- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنِ الأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: خ/المواقيت ٢٨ (٥٧٩)، م/المساجد ٣٠ (٦٠٨)، ت/الصلاة ٢٣ (١٨٦)، ق/الصلاة ١١ (٦٩٩)، (تحفة الأشراف: ١٢٢٠٦)، ط/وقوت الصلاة ١ (٥)، حم٢/ ٤٦٢، د/الصلاة ٢٢ (١٢٥٨) (صحيح)

۵۱۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی تو اس نے فجر پالی، اور جس نے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے عصر پالی۔''

519۔ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاذٍ أَنَّهُ طَافَ مَعَ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ: أَلَا تُصَلِّي؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)) .

تخريج: تفرد به النسائي (تحفة الأشراف: ١١٣٧٤)، حم٤/٢١٩، ٢٢٠ (ضعيف الإسناد) (اس کے راوی ''نصر بن عبدالرحمن کنانی'' لین الحدیث ہیں، لیکن معنی دوسری روایات سے ثابت ہے، دیکھیے حدیث رقم ۵۶۲، ۵۶۹)

۵۱۹۔ معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا، تو انہوں نے صلاۃ (طواف کی دو رکعت) نہیں پڑھی، تو میں نے پوچھا: کیا آپ صلاۃ نہیں پڑھیں گے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''عصر کے بعد کوئی صلاۃ نہیں (1) یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے، اور فجر کے بعد کوئی صلاۃ نہیں یہاں تک سورج نکل آئے۔''

فائدہ (1) :...... یہاں نفی نہی کے معنی میں ہے، جیسے ''لا رفث ولا فسوق'' میں ہے۔

12۔أَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۱۲۔باب: مغرب کے اول وقت کا بیان

520۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((أَقِمْ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ)) ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ رَأَى الشَّمْسَ بَيْضَاءَ، فَأَقَامَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، فَأَقَامَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ، فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ، ثُمَّ أَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ، وَأَخَّرَ عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ، فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ)) .

تخريج: م/المساجد ٣١ (٦١٣)، ت/الصلاة ١ (١٥٢)، ق/الصلاة ١ (٦٦٧)، (تحفة الأشراف: ١٩٣١)، حم٥/٣٤٩ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۰۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور آپ سے صلاۃ کے وقت کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ”تم یہ دو دن ہمارے ساتھ قیام کرو“، آپ نے بلال کو حکم دیا، تو انہوں نے فجر طلوع ہوتے ہی اقامت کہی، آپ ﷺ نے صلاۃِ فجر پڑھائی، پھر آپ نے جس وقت سورج ڈھل گیا، انہیں اقامت کہنے کا حکم دیا، تو آپ ﷺ نے ظہر پڑھائی، پھر جس وقت دیکھا کہ سورج ابھی سفید ہے ❶ آپ نے انہیں اقامت کہنے کا حکم دیا، تو انہوں نے عصر کی تکبیر کہی، پھر جب سورج کا کنارہ ڈوب گیا تو آپ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی اقامت کہی، پھر جب شفق ❷ غائب ہوگئی تو آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشا کی اقامت کہی، پھر دوسرے دن انہیں حکم دیا تو انہوں نے فجر کی اقامت خوب اجالا ہوجانے پر کہی، پھر ظہر کو آپ ﷺ نے خوب ٹھنڈا کر کے پڑھا، پھر عصر پڑھائی جب کہ سورج سفید (روشن) تھا، لیکن پہلے دن سے کچھ دیر ہوگئی تھی، پھر مغرب شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھائی، پھر بلال کو حکم دیا، تو انھوں نے عشا کی اقامت اس وقت کہی جب تہائی رات گزر گئی، تو آپ ﷺ نے عشا پڑھائی، پھر فرمایا: ”صلاۃ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ تمہاری صلاتوں کا وقت ان کے درمیان ہے جو تم نے دیکھا۔“

فائدہ ❶ :...... یعنی ابھی اس میں زردی نہیں آئی تھی۔

فائدہ ❷ :...... شفق اس سرخی کو کہتے ہیں جو سورج ڈوب جانے کے بعد مغرب (پچھم) میں باقی رہتی ہے۔

13۔تَعْجِيلُ الْمَغْرِب

۱۳۔باب: مغرب جلدی پڑھنے کا بیان

521۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهَالِيهِمْ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ، يَرْمُونَ وَيُبْصِرُونَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ.

تخريج: تفرد به النسائي (تحفة الأشراف: ١٥٥٤٧)، حم ٣٧١/٥ (صحيح الإسناد)

۵۲۱۔ قبیلہ اسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگ، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب پڑھتے، پھر اپنے گھروں کو مدینے کے آخری کونے تک لوٹتے، اور تیر مارتے تو تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ مغرب کی صلاۃ آپ جلدی پڑھتے تھے، افضل یہی ہے، بعض حدیثوں میں شفق ڈوبنے تک مغرب کو مؤخر کرنے کا جو ذکر ملتا ہے وہ بیانِ جواز کے لیے ہے۔

14۔تَأْخِيرُ الْمَغْرِب

۱۴۔باب: مغرب دیر سے پڑھنے کا بیان

522۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ هَـذِهِ الصَّلاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا، وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلا صَلاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ)) وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ.

تخريج: م/صلاة المسافرين ٥١ (٨٣٠)، (تحفة الأشراف: ٣٤٤٥)، حم٦/٣٩٦، ٣٩٧ (صحيح)

۵۲۲۔ ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مخمص ❶ میں عصر پڑھائی، اور فرمایا: ''یہ صلاۃ تم سے پہلے جولوگ گزرے ان پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا، جو اس پر محافظت کرے گا اسے دہرا اجر ملے گا، اس کے بعد کوئی صلاۃ نہیں ہے یہاں تک کہ شاہد طلوع ہو جائے ❷، شاہد ستارہ ہے۔

فائدہ ❶ :......مخمص ایک جگہ کا نام ہے۔

فائدہ ❷ :......سورج ڈوبنے کے تھوڑی دیر بعد ہی شاہد طلوع ہوتا ہے، مصنف نے اس سے مغرب کی تاخیر پر استدلال کیا ہے، جیسا کہ ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے، یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ مغرب کی تعجیل نصوص سے ثابت ہے یہ ایک اجماعی مسئلہ ہے۔

15۔ آخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۱۵۔ باب: مغرب کے اخیر وقت کا بیان

523۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ شُعْبَةُ: كَانَ قَتَادَةُ يَرْفَعُهُ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا لاَ يَرْفَعُهُ - قَالَ: ((وَقْتُ صَلاةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ صَلاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَا لَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ، وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ)).

تخريج: م/المساجد ٣١ (٦١٢)، د/الصلاة ٢ (٣٩٦)، (تحفة الأشراف: ٨٩٤٦)، حم٢/٢١٠، ٢١٣، ٢٢٣ (صحيح)

۵۲۳۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے شعبہ کہتے ہیں: قتادہ اسے کبھی مرفوع کرتے تھے اور کبھی مرفوع نہیں کرتے تھے ❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک عصر کا وقت نہ آ جائے، اور عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ ہو جائے، اور مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق کی سرخی چلی نہ جائے، اور عشا کا وقت آدھی رات تک ہے، اور فجر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج نکل نہ جائے۔

فائدہ ❶ :......صحیح مسلم میں دیگر دو سندوں سے مرفوعا ہی ہے۔

524۔ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالاَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ بَدْرِ ابْنِ عُثْمَانَ - قَالَ: إِمْلاءً عَلَيَّ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْقَائِلُ يَقُولُ: انْتَصَفَ النَّهَارُ، وَهُوَ أَعْلَمُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ، فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ، فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حِينَ انْصَرَفَ، وَالْقَائِلُ يَقُولُ: طَلَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ، وَالْقَائِلُ يَقُولُ: احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَلْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ)).

تخريج: م/المساجد ٣١ (٦١٤)، د/الصلاة ٢ (٣٩٥)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٩١٣٧)، حم٤/٤١٦، ٣٤٩، ٥/ (صحيح)

۵۲۴۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سائل آیا وہ آپ سے صلاۃ کے اوقات کے بارے میں پوچھ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جس وقت فجر کی پو پھٹ گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی جب سورج ڈھل گیا، اور کہنے والے نے کہا: کیا دوپہر ہوگئی؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہوتا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے عصر کی اقامت کہی جبکہ سورج بلند تھا، پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی تکبیر کہی جب سورج ڈوب گیا، پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشا کی اقامت کہی جب شفق غائب ہوگئی، پھر دوسرے دن آپ نے فجر کو مؤخر کیا، جس وقت صلاۃ پڑھ کر لوٹے تو کہنے والے نے کہا کہ سورج نکل آیا، پھر ظہر کو کل کے عصر کی وقت کے قریب وقت تک مؤخر کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر دیر سے پڑھی یہاں تک کہ پڑھ کر لوٹے تو کہنے والے نے کہا سورج سرخ ہوگیا ہے، پھر آپ نے مغرب دیر سے پڑھی یہاں تک کہ شفق کے ڈوبنے کا وقت ہوگیا، پھر عشا کو آپ نے تہائی رات تک مؤخر کیا، پھر فرمایا: ''صلاۃ کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔''

525۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ - وَذَاكَ زَمَنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ - قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ طُولَ الرَّجُلِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ - أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ، شَكَّ زَيْدٌ - ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ، فَأَسْفَرَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٢١٧) (صحيح) بما تقدم برقم: ٥٠٥ وما يأتي بأرقام ٥٢٧، ٥٢٨ (اس کے راوی "حسین" لین الحدیث ہیں، لیکن متابعات سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے)

۵۲۵۔ بشیر بن سلام کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن علی دونوں جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے ہم نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے متعلق بتائیے، یہ حجاج بن یوسف کا عہد تھا، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نکلے اور آپ نے ظہر پڑھائی جس وقت سورج ڈھل گیا، اور فی (زوال کے بعد کا سایہ) تسمے کے برابر ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے عصر پڑھائی جس وقت فئی تسمے کے اور آدمی کے سائے کے برابر ہوگیا، پھر آپ نے مغرب پڑھائی جب سورج ڈوب گیا، پھر آپ ﷺ نے عشا پڑھائی جب شفق غائب ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے فجر پڑھائی جس وقت فجر طلوع ہوگئی، پھر دوسرے دن آپ نے ظہر پڑھائی جب سایہ آدمی کی لمبائی کے برابر ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے عصر پڑھائی جب آدمی کا سایہ اس کے دوگنا ہوگیا، اور اس قدر دن تھا جس میں سوار متوسط رفتار میں ذوالحلیفہ تک جا سکتا تھا، پھر آپ ﷺ نے مغرب پڑھائی جس وقت سورج ڈوب گیا، پھر تہائی رات یا آدھی رات کو عشا پڑھائی، یہ شک زید کو ہوا ہے، پھر آپ ﷺ نے فجر پڑھائی تو آپ نے خوب اجالا کر دیا۔

16- كَرَاهِيَةُ النَّوْمِ بَعْدَ صَلاةِ الْمَغْرِبِ

۱۶- باب: مغرب کے بعد سونا مکروہ ہے

526- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلامَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَرْزَةَ فَسَأَلَهُ أَبِي: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ حِينَ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٤٩٦ (صحيح)

۵۲۶۔ سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میرے والد نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ فرض صلاۃ کیسے (یعنی کب) پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ظہر جسے تم لوگ پہلی صلاۃ کہتے ہو اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا، اور عصر پڑھتے جب ہم میں سے مدینے کے آخری کونے پر رہنے والا آدمی اپنے گھر لوٹ کر آتا، تو سورج تیز اور بلند ہوتا، مغرب کے سلسلے میں جو انہوں نے کہا میں اسے بھول گیا، اور آپ ﷺ عشا کو جسے تم لوگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عتمہ کہتے ہو مؤخر کرنا پسند کرتے تھے، اور اس سے پہلے سونا اور اس کے بعد گفتگو کرنا ناپسند فرماتے تھے، اور آپ ﷺ فجر سے اس وقت فارغ ہوتے جب آدمی اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو پہچاننے لگتا، اور آپ اس میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھتے تھے۔

17- أَوَّلُ وَقْتِ الْعِشَاءِ

۱۷- باب: عشا کے اول وقت کا بیان

527- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ! فَصَلِّ الظُّهْرَ، - حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ -، ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى إِذَا كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ، جَاءَهُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ! فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، جَاءَهُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً، ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ جَاءَهُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ، فَقَامَ فَصَلَّاهَا، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِي الصُّبْحِ فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ! فَصَلِّ، فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ! فَصَلِّ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ! فَصَلِّ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلصُّبْحِ حِينَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، فَقَالَ: مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ.

تخريج: وقد أخرجه: ت/الصلاة ١ (١٥٠) نحوه، (تحفة الأشراف: ٣١٢٨)، حم ٣٣٠/٣، ٣٣١ (صحيح)

۵۲۷- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج ڈھل گیا، اور کہا: محمد! اٹھیں اور جا کر جس وقت سورج ڈھل جائے ظہر پڑھیں، پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ جب آدمی کا سایہ اس کے مثل ہو گیا، تو وہ آپ کے پاس عصر کے لیے آئے اور کہا: محمد! اٹھیں اور عصر پڑھیں، پھر وہ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ جب سورج ڈوب گیا تو پھر آپ کے پاس آئے اور کہا: محمد! اٹھیں اور مغرب پڑھیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اٹھ کر جس وقت سورج اچھی طرح ڈوب گیا مغرب پڑھی، پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ جب شفق ختم ہو گئی تو جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے، اور کہا: اٹھیں اور عشا پڑھیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اٹھ کر عشا کی صلاۃ پڑھی، پھر وہ آپ کے پاس صبح میں آئے جس وقت فجر روشن ہو گئی، اور کہنے لگے: محمد! اٹھیں اور صلاۃ پڑھیں، چنانچہ آپ ﷺ نے صلاۃ فجر ادا فرمائی، پھر وہ آپ کے پاس دوسرے دن اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے ایک مثل ہو گیا، اور کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد! اٹھیں اور صلاۃ ادا کریں، چنانچہ آپ ﷺ نے ظہر پڑھی، پھر آپ کے پاس اس وقت آئے جس وقت آدمی کا سایہ اس کے دو مثل ہوگیا، اور کہنے لگے: محمد! اٹھیں اور صلاۃ پڑھیں چنانچہ آپ ﷺ نے عصر پڑھی، پھر وہ آپ ﷺ کے پاس مغرب کے لیے اس وقت آئے جس وقت سورج ڈوب گیا جس وقت پہلے روز آئے تھے، اور کہا: محمد! اٹھیں اور صلاۃ ادا کریں، چنانچہ آپ ﷺ نے مغرب پڑھی، پھر وہ آپ کے پاس عشا کے لیے آئے جس وقت رات کا پہلا تہائی حصہ ختم ہوگیا، اور کہا: اٹھیں اور صلاۃ ادا کریں، چنانچہ آپ ﷺ نے عشا پڑھی، پھر وہ آپ کے پاس آئے جس وقت خوب اجالا ہوگیا، اور کہا: اٹھیں اور صلاۃ ادا کریں، چنانچہ آپ ﷺ نے صلاۃِ فجر ادا کی، پھر انہوں نے کہا: ان دونوں کے بیچ میں پورا وقت ہے۔

18۔ تَعْجِيلُ الْعِشَاءِ

۱۸۔ باب: عشا جلدی پڑھنے کا بیان

528۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ، قَالَ: قَدِمَ الْحَجَّاجُ، فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ.

تخريج: خ/المواقيت ١٨ (٥٦٠)، ٢١ (٥٦٥)، م/المساجد ٤٠ (٦٤٦)، د/الصلاة ٣ (٣٩٧)، (تحفة الأشراف: ٢٦٤٤)، حم٣/٣٦٩، ٣٧٠، د/الصلاة ٢ (١٢٢٢) (صحيح)

۵۲۸۔ محمد بن عمرو بن حسن کہتے ہیں کہ حجاج آئے تو ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ظہر دوپہر میں (سورج ڈھلتے ہی) پڑھتے تھے، اور عصر اس وقت پڑھتے جب سورج سفید اور صاف ہوتا، اور مغرب اس وقت پڑھتے جب سورج ڈوب جاتا، اور عشا جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے، اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر کر رہے ہیں تو مؤخر کرتے۔

19۔ الشَّفَقُ

۱۹۔ باب: شفق کا بیان

529۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ حَبِيبِ ابْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيقَاتِ هَذِهِ الصَّلاَةِ عِشَاءِ الآخِرَةِ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

تخريج: د/الصلاة ٧ (٤١٩)، ت/الصلاة ٩ (١٦٦)، حم٤/ ٢٧٠، ٢٧٢، ٢٧٤، د/الصلاة ١٨ (١٢٤٧)، (تحفة الأشراف: ١١٦١٤) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۹۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اس صلاۃ، یعنی عشائے آخرہ کا وقت لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تیسری تاریخ کا چاند ڈوبنے کے وقت پڑھتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... تیسری رات کا چاند دو گھنٹے تک رہتا ہے، لہٰذا اگر چھ بجے سورج ڈوبے تو آٹھ بجے عشا پڑھنی چاہیے۔

530- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ، صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۵۳۰۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں اس صلاۃ، یعنی عشا کا وقت لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تیسری تاریخ کا چاند ڈوبنے کے وقت پڑھتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... باب سے حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ عشا کا وقت شفق کے غائب ہونے پر ہی شروع ہوتا ہے، گویا شفق تیسرے دن کے چاند کے غائب ہونے تک رہتی ہے۔

20- مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ

۲۰۔ باب: عشا کو تاخیر سے پڑھنے کے استحباب کا بیان

531- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، قَالَ: وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ تُؤَخَّرَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ، قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٩٦ (صحيح)

۵۳۱۔ سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد دونوں ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو میرے والد نے ان سے پوچھا: ہمیں بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض صلاۃ کیسے (یعنی کب) پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر، جسے تم لوگ پہلی صلاۃ کہتے ہو، اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر پڑھتے تھے پھر ہم میں سے ایک آدمی (صلاۃ پڑھ کر) مدینے کے آخری کونے پر واقع اپنے گھر کو لوٹ آتا، اور سورج تیز اور بلند ہوتا، اور انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مغرب کے بارے میں جو کہا میں (اسے) بھول گیا، اور کہا: اور آپ ﷺ عشا جسے تم لوگ عتمہ کہتے ہو، تاخیر سے پڑھنے کو پسند کرتے تھے، اور اس سے قبل سونے اور اس کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے، اور آپ ﷺ فجر سے اس وقت فارغ ہوتے جب آدمی اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو پہچاننے لگتا، آپ اس میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھتے تھے۔

532- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خِلْوًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةَ، الصَّلَاةَ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ، قَالَ: وَأَشَارَ، فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً: كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ؟ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ كَمَا أَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ بِشَيْءٍ مِنْ تَبْدِيدٍ، ثُمَّ وَضَعَهَا، فَانْتَهَى أَطْرَافُ أَصَابِعِهِ إِلَى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ، ثُمَّ ضَمَّهَا يَمُرُّ بِهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ، ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ الْجَبِينِ، لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ شَيْئًا إِلَّا كَذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُصَلُّوهَا إِلَّا هَكَذَا)).

تخريج: خ/المواقيت ٢٤ (٥٧١)، والتمني ٩ (٧٢٣٩)، م/المساجد ٣٩ (٦٤٢)، (تحفة الأشراف: ٥٩١٥)، حم ١/٢٢١، ٣٦٦، د/الصلاة ١٩ (١٢٥١) (صحيح)

۵۳۲۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطا سے پوچھا: عشا کی امامت کرنے یا تنہا پڑھنے کے لیے کون سا وقت آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشا مؤخر کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے، (پھر) بیدار ہوئے (پھر) سو گئے، (پھر) بیدار ہوئے، تو عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہنے لگے: صلاۃ! صلاۃ! تو اللہ کے نبی ﷺ نکلے۔ گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، اور آپ اپنا ہاتھ سر کے ایک حصے پر رکھے ہوئے تھے۔

راوی (ابن جریج) کہتے ہیں: میں نے عطاء سے جاننا چاہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر کیسے رکھا؟ تو انہوں نے مجھے اشارے کے ذریعے بتایا جیسا کہ ابن عباس نے انہیں اشارے سے بتایا تھا، عطاء نے اپنی انگلیوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ کیا، پھر اسے رکھا یہاں تک کہ ان کی انگلیوں کے سرے سر کے اگلے حصے تک پہنچ گئے، پھر انہیں ملا کر سر پر اس طرح گزارتے رہے کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کان کے کناروں کو جو چہرے سے ملا ہوتا ہے چھو لیتے، پھر کنپٹی اور پیشانی کے کناروں پر پھیرتے، نہ دیر کرتے نہ جلدی سوائے اتنی تاخیر کے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اپنی امت کے لیے دشوار نہیں سمجھتا تو انہیں حکم دیتا کہ وہ اسی قدر تاخیر سے عشا پڑھیں۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

533- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَنَادَى: الصَّلاَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((إِنَّهُ الْوَقْتُ، لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۵۳۳- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشا میں تاخیر کی یہاں تک کہ رات کا (ایک حصہ) گزر گیا، تو عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آواز دی: اللہ کے رسول! صلاۃ! عورتیں اور بچے سو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نکلے، آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، اور آپ فرما رہے تھے: ”یہی (مناسب اور پسندیدہ) وقت ہے، اگر میں اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا“ (تو اسے انہیں اسی وقت پڑھنے کا حکم دیتا)۔

534- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ.

تخريج: م/المساجد ٣٩ (٦٤٣)، (تحفة الأشراف: ٢١٧٠)، حم٥/٨٩، ٩٣، ٩٤، ٩٥ (صحيح)

۵۳۴- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ عشا کو مؤخر کرتے تھے۔

535- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ، وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ)).

تخريج: وقد أخرجه: م/الطهارة ١٥ (٢٥٢) مختصراً، د/الطهارة ٢٥ (٤٦) مختصراً، ق/الطهارة ٧ (٢٨٧) مختصراً، الصلاة ٨ (٦٩٠) مختصراً، ط/الطهارة ٣٢ (١١٤)، حم٢/٢٤٥، ٢٥٠، ٢٥٩، ٢٨٧، ٤٠٠، ٤٢٩، ٤٣٣، ٤٦٠، ٥٠٩، ٥١٧، ٥٣١، د/الصلاة ١٦٨ (١٥٢٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٦٧٣) (صحيح)

۵۳۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اپنی امت کے لیے شاق نہ سمجھتا تو انہیں عشا کو مؤخر کرنے، اور ہر صلاۃ کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا“۔

21- آخِرُ وَقْتِ الْعِشَاءِ

۲۱- باب: عشا کے اخیر وقت کا بیان

536- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَبْلَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ، فَنَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وقَالَ: ((مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ)) وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ إلا بِالْمَدِينَةِ، ثُمَّ قَالَ: ((صَلُّوهَا فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ))، وَاللَّفْظُ لِابْنِ حِمْيَرٍ.

تخريج: حديث شعيب بن أبي حمزة عن الزهري عن عروة أخرجه: خ/الأذان ١٦١ (٨٦٢)، ١٦٢ (٨٦٤)، حم٦/ ٢٧٢، (تحفة الأشراف: ١٦٤٦٩)، وحديث ابراهيم بن أبي عبلة عن الزهري عن عروة قد تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٤٠٥) (صحيح)

۵۳۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشا میں تاخیر کی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نکلے، اور فرمایا: "تمہارے سوا اس صلاۃ کا کوئی انتظار نہیں کر رہا ہے،" ❶ اور (اس وقت) صرف مدینہ ہی میں صلاۃ پڑھی جا رہی تھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے شفق غائب ہونے سے لے کر تہائی رات تک پڑھو۔"

اور اس حدیث کے الفاظ ابن حمیر کے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... مطلب یہ ہے کہ یہ شرف فضیلت صرف تم ہی کو حاصل ہے، اس لیے اس انتظار کو تم اپنے لیے باعثِ زحمت نہ سمجھو، بلکہ یہ تمہارے لیے شرف اور رحمت کا باعث ہے۔

537- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومِ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ - أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ - قَالَتْ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ، وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَوَقْتُهَا، لَوْ لا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي)).

تخريج: م/المساجد ٣٩ (٦٣٨)، (تحفة الأشراف: ١٧٩٨٤)، حم٦/ (١٥٠)، د/الصلاة ١٩ (١٢٥٠) (صحيح)

۵۳۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشا میں تاخیر کی یہاں تک کہ رات کا بہت سا حصہ گزر گیا، اور مسجد کے لوگ سو گئے، پھر آپ ﷺ نکلے اور صلاۃ پڑھائی، اور فرمایا: "یہی (اس صلاۃ کا پسندیدہ) وقت ہے، اگر میں اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا" (تو اسے اس کا حکم دیتا)۔

538- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِعِشَاءِ الآخِرَةِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ، فَقَالَ حِينَ خَرَجَ: ((إِنَّكُمْ تَنْتَظِرُونَ صَلاةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ، وَلَوْلا أَنْ يَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ)) ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ، فَأَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى.

تخريج: وقد أخرجه: م/المساجد ٣٩ (٦٣٩)، د/الصلاة ٧ (٤٢٠)، (تحفة الأشراف: ٧٦٤٩)، حم٢/

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٢٦ (صحيح)

۵۳۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک رات ہم صلاۃ عشا کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے رہے، جب تہائی یا اس سے کچھ زیادہ رات گزر گئی تو آپ نکل کر ہمارے پاس آئے، اور جس وقت نکل کر آئے آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ ایک ایسی صلاۃ کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے سوا کسی اور دین کا ماننے والا اس کا انتظار نہیں کر رہا ہے، اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ سمجھتا تو انہیں اسی وقت صلاۃ پڑھاتا“، پھر آپ ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا، تو اس نے اقامت کہی، پھر آپ ﷺ نے صلاۃ پڑھائی۔

539- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلاةَ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَخَرَجَ فَصَلَّى بِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا، وَأَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلاةَ، وَلَوْلا ضَعْفُ الضَّعِيفِ، وَسَقَمُ السَّقِيمِ، لَأَمَرْتُ بِهَذِهِ الصَّلاةِ أَنْ تُؤَخَّرَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ)).

تخريج: د/الصلاة ٧ (٤٢٢)، ق/الصلاة ٨ (٦٩٣)، (تحفة الأشراف: ٤٣١٤)، حم٥/٣ (صحيح)

۵۳۹- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو مغرب پڑھائی، پھر آپ نہیں نکلے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی، پھر نکلے اور آپ نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی، پھر فرمایا: ”لوگ صلاۃ پڑھ کر سو گئے ہیں، اور تم لوگ جب تک صلاۃ کا انتظار کرتے رہے صلاۃ ہی میں تھے، اگر کمزور کی کمزوری، اور بیمار کی بیماری نہ ہوتی تو میں حکم دیتا کہ اس صلاۃ کو آدھی رات تک مؤخر کیا جائے۔“

540- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالا: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ: هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخَّرَ لَيْلَةً صَلاةَ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَلَمَّا أَنْ صَلَّى أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا)). قَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ. فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ - وَهُوَ ابْنُ حُجْرٍ - ((إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ)).

تخريج: حديث إسماعيل عن حميد أخرجه: خ/المواقيت ٢٥ (٥٧٢)، الأذان ٣٦ (٦٦١)، ١٥٦ (٨٤٧)، اللباس ٤٨ (٥٨٦٩)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٥٧٨)، حم٣/١٨٢، ١٨٩، ٢٠٠، ٢٦٧، وحديث خالد عن حميد أخرجه: ق/الصلاة ٨ (٦٩٢)، (تحفة الأشراف: ٦٣٥) (صحيح)

۵۴۰- حمید کہتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھی پہنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، ایک رات آپ نے آدھی رات کے قریب تک عشا مؤخر کی، جب صلاۃ پڑھ چکے تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ”جب تک تم لوگ صلاۃ کا انتظار کرتے رہے برابر صلاۃ میں رہے۔“

انس کہتے ہیں: گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

علی بن حجر کی روایت میں ”الی قریب من شطرا للیل“ کے بجائے ”الی شطر اللیل “ ہے۔

22-الرُّخْصَةُ فِي أَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ: الْعَتَمَةُ

۲۲- باب: صلاۃِ عشا کو عتمہ کہنے کے جواز کا بیان

541- أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)).

تخريج: خ/الأذان ٩ (٦١٥)، ٣٢ (٦٥٤)، ٧٢ (٧٢١)، الشهادات ٣٠ (٢٦٨٩)، م/الصلاة ٢٨ (٤٣٧)، ت/الصلاة ٥٢ (٢٢٥)، ط/الصلاة ١ (٣)، الجماعة ٢ (٦)، (تحفة الأشراف: ١٢٥٧٠)، حم٢/٢٣٦، ٢٧٨، ٣٠٣، ٣٣٤، ٣٧٥، ٣٧٦، ٤٢٤، ٤٦٦، ٤٧٢، ٤٧٩، ٥٣١، ٥٣٣، ويأتي عند المؤلف في باب ٣١ برقم: ٦٧٢ (صحيح)

۵۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگ اس ثواب کو جو اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے میں ہے جان لیتے پھر اس کے لیے سوائے قرعہ اندازی کے کوئی اور راہ نہ پاتے، تو ضرور قرعہ ڈالتے، اور اگر لوگ جان لیتے کہ اول وقت صلاۃ پڑھنے میں کتنا ثواب ہے، تو ضرور اس کی طرف سبقت کرتے، اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ عتمہ (عشا) اور فجر میں آنے میں کیا ثواب ہے، تو وہ ان دونوں صلاتوں میں ضرور آتے خواہ انہیں گھٹنے یا سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔“

23-الْكَرَاهِيَةُ فِي ذَلِكَ

۲۳- باب: عشا کو عتمہ کہنے کی کراہت

542- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ - هُوَ الْحَفَرِيُّ - عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّهُمْ يُعْتِمُونَ عَلَى الإِبِلِ، وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ)).

تخريج: م/المساجد ٣٩ (٦٤٤)، د/الأدب ٨٦ (٤٩٨٤)، ق/الصلاة ١٣ (٧٠٤)، (تحفة الأشراف: ٨٥٨٢)، حم٢/١٠، ١٨، ٤٩، ١٤٤ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے اس صلاۃ کے نام کے سلسلے میں اعراب تم پر غالب نہ آجائیں ❶ وہ لوگ اپنی اونٹنیوں کو دوہنے کے لیے دیر کرتے ہیں (اسی بنا پر دیر سے پڑھی جانے والی اس صلاۃ کو عتمہ کہتے ہیں) حالانکہ یہ عشا ہے۔''

فائدہ ❶ :...... یعنی تم ان کی پیروی میں اسے عتمہ نہ کہنے لگو بلکہ اسے عشا کہو۔

543۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((لاَ تَغْلِبَنَّكُمُ الأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلاتِكُمْ، أَلا إِنَّهَا الْعِشَاءُ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۵۴۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا: ''تمہارے اس صلاۃ کے نام کے سلسلے میں اعراب تم پر غالب نہ آجائیں، جان لو اس کا نام عشا ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے عشا کو عتمہ کہنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ یہ اعراب (دیہاتیوں) کی اصطلاح ہے، قرآن میں ''ومن بعد صلاة العشاء'' وارد ہے بعض حدیثوں میں جو عشا کو عتمہ کہا گیا ہے اس کی تاویل کئی طریقے سے کی جاتی ہے: ایک تو یہ کہ یہ اطلاق نہی (ممانعت) سے پہلے کا ہوگا، دوسرے یہ کہ نہی تنزیہی ہے، تیسرے یہ کہ یہ اطلاق ان اعراب کو سمجھانے کے لیے ہوگا جو عشا کو عتمہ کہتے ہیں۔

24۔ أَوَّلُ وَقْتِ الصُّبْحِ

۲۴۔ باب: فجر کے اوّل وقت کا بیان

544۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٦٢٧)، وأخرجه م/الحج ١٩ (١٢١٨)، د/المناسك ٥٧ (١٩٠٥)، ق/المناسك ٨٤ (٣٠٧٤)، (تحفة الأشراف: ٢٥٩٣)، (من حديثه في سياق حجة النبي) (صحيح)

۵۴۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر پڑھی جس وقت صبح (صادق) آپ پر واضح ہوگئی۔

545۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلاةِ الْغَدَاةِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ أَمَرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ أَنْ تُقَامَ الصَّلاةُ، فَصَلَّى بِنَا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَ فَأُقِيمَتِ الصَّلاةُ، فَصَلَّى بِنَا، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلاةِ؟ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتٌ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٩٢)، حم٣/١١٣، ١٨٢ (صحيح الإسناد)

۵۴۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ سے فجر کے وقت کے بارے میں پوچھا، تو جب ہم نے دوسرے دن صبح کی تو آپ نے ہمیں جس وقت فجر کی پو پھٹی صلاۃ کھڑی کرنے کا حکم دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صلاۃ پڑھائی، پھر جب دوسرا دن آیا، اور خوب اجالا ہو گیا تو حکم دیا تو صلاۃ کھڑی کی گئی، پھر آپ نے ہمیں صلاۃ پڑھائی، پھر فرمایا: ”صلاۃ کا وقت پوچھنے والا کہاں ہے؟ انہی دونوں کے درمیان (فجر کا) وقت ہے۔“

25۔ التَّغْلِيسُ فِي الْحَضَرِ

۲۵۔ باب: حضر (حالتِ اقامت) میں فجر اندھیرے میں پڑھنے کا بیان

546۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

تخريج: خ/الصلاة ١٣ (٣٧٢)، المواقيت ٢٧ (٥٧٨)، والأذان ١٦٣ (٨٦٧)، ١٦٥ (٨٧٢)، م/المساجد ٤٠ (٦٤٥)، د/الصلاة ٨ (٤٢٣)، ت/الصلاة ٢ (١٥٣)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ١٧٩٣١)، ط/وقوت الصلاة ١ (٤)، حم٦/٣٣، ٣٦، ١٧٨، ٢٤٨، ٢٥٩ (صحيح)

۵۴۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر پڑھتے تھے (آپ کے ساتھ صلاۃ پڑھ کر) عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی لوٹتی تھیں تو وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

547۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، فَيَرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

تخريج: م/المساجد ٤٠ (٦٤٥)، ق/الصلاة ٢ (٦٦٩)، حم ٦/ ٣٧، (تحفة الأشراف: ١٦٤٤٢) (صحيح)

۵۴۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی فجر پڑھتی تھیں، پھر وہ لوٹتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں پہچان نہیں پاتا تھا۔

26۔ التَّغْلِيسُ فِي السَّفَرِ

۲۶۔ باب: سفر میں غلس میں صلاۃ پڑھنے کا بیان

548۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلاَةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ، وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْهُمْ، فَأَغَارَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: ((اللهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ - مَرَّتَيْنِ - إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: خ/الصلاة ١٢ (٣٨١)، الخوف ٦ (٩٤٧)، (تحفة الأشراف: ٣٠١)، حم٣/١٠٢، ١٨٦، ٢٤٢، (صحيح)

۵۴۸۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فجر غلس (اندھیرے) میں پڑھی، آپ خیبر والوں کے قریب ہی تھے، پھر آپ نے ان پر حملہ کیا، اور دو بار کہا: ''اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) خیبر ویران و برباد ہوا، جب ہم کسی قوم کے علاقے میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی وہ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور ہم فتح یابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

27۔ الإِسْفَارُ

۲۷۔ باب: صلاۃ فجر اسفار میں پڑھنے کا بیان

549۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ)).

تخريج: د/الصلاة ٨ (٤٢٤) مطولاً، ت/الصلاة ٥ (١٥٤) مطولاً، ق/الصلاة ٢ (٦٧٢) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٣٥٨٢)، حم٣/٤٦٥، ٤/ ١٤٠، ١٤٢، دي/الصلاة ٢١ (١٢٥٣، ١٢٥٤، ١٢٥٥) (حسن صحيح)

۵۴۹۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فجر اسفار میں پڑھو۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی اس قدر تاخیر کرو کہ طلوع فجر میں شبہ باقی نہ رہے، یا یہ حکم ان چاندنی راتوں میں ہے جن میں طلوعِ فجر واضح نہیں ہوتا۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے ''حجة الله البالغه'' میں لکھا ہے کہ یہ خطاب ان لوگوں کو ہے جنہیں جماعت میں کم لوگوں کی حاضری کا خدشہ ہو، یا ایسی بڑی مساجد کے لوگوں کو ہے جس میں کمزور اور بچے سبھی جمع ہوتے ہوں، یا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ فجر خوب لمبی پڑھو تا کہ ختم ہوتے ہوتے خوب اجالا ہو جائے جیسا کہ ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فجر پڑھ کر لوٹتے تو آدمی اپنے ہم نشین کو پہچان لیتا، اس طرح اس میں اور غلس والی روایت میں کوئی منافات نہیں ہے۔

550۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا أَسْفَرْتُمْ، بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ بِالأَجْرِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ١٥٦٧٠) (صحيح الإسناد)

۵۵۰۔ محمود بن لبید اپنی قوم کے کچھ انصاری لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم فجر اجالے میں پڑھو گے، اتنا ہی ثواب زیادہ ہو گا۔'' ❶

فائدہ ❶ :......علماء نے اسفار کی تاویل یہ کی ہے کہ فجر واضح ہو جائے، اس کے طلوع میں کوئی شک نہ ہو، اور ایک تاویل یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں صلاۃ سے نکلنے کے وقت کا بیان ہے نہ کہ صلاۃ میں داخل ہونے کا اس تاویل کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رو سے فجر غلس میں شروع کرنا، اور اسفار میں ختم کرنا افضل ہے۔

28- بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلاةِ الصُّبْحِ

۲۸- باب: جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صلاۃِ فجر کی ایک رکعت پالی

551- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمنِ الأَعْرَجُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا، وَمَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٩٣٧)، حم٢/٣٩٩، ٤٧٤ (صحيح)

۵۵۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سورج نکلنے سے پہلے صلاۃِ فجر کا ایک سجدہ پالیا اس نے صلاۃِ فجر پالی ❶ اور جس نے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کا ایک سجدہ پالیا اس نے صلاۃِ عصر پالی۔“

فائدہ ❶ :...... یہاں مقصد ایک پوری رکعت پالینے کا ہے، جیسا کہ عائشہ کی حدیث میں آرہا ہے، یعنی اس کی وجہ سے وہ اس قابل ہوگیا کہ اس کے ساتھ باقی اور رکعتیں ملالے، اس کی یہ صلاۃ ادا سمجھی جائیگی قضا نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ یہ رکعت پوری صلاۃ کے لیے کافی ہوگی، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ صلاۃ کے دوران میں سورج نکلنے سے اس کی صلاۃ فاسد ہوجائے گی وہ کہتے ہیں کہ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ اگر اسے اتنا وقت مل گیا جس میں وہ ایک رکعت پڑھ سکتا ہوتو وہ صلاۃ کا اہل ہوگیا، اور وہ صلاۃ اس پر واجب ہوگئی، مثلاً: بچہ ایسے وقت میں بالغ ہوا یا حائضہ حیض سے پاک ہوئی یا کافر اسلام لے آیا ہو کہ وہ وقت کے اندر ایک رکعت پڑھ سکتا ہو، تو وہ صلاۃ اس پر واجب ہوگئی، لیکن حدیث رقم: (۵۱۷) سے جس میں ”فليتم صلاته“ کے الفاظ وارد ہیں اس تاویل کی نفی ہورہی ہے۔

552- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا)).

تخريج: م/المساجد ٣٠ (٦٠٩)، ق/الصلاة ١١ (٧٠٠)، (تحفة الأشراف: ١٦٧٠٥)، حم٦/٧٨ (صحيح)

۵۵۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی اس نے فجر پالی، اور جس نے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر پالی۔“

29- آخِرُ وَقْتِ الصُّبْحِ

۲۹- باب: فجر کے آخری وقت کا بیان

553- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالا: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي صَدَقَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ، وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ قَالَ عَلَى إِثْرِهِ: وَيُصَلِّي الصُّبْحَ إِلَى أَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ.

تخريج: تفرد به النسائي (تحفة الأشراف: ٢٥٩)، حم٣/١٢٩، ١٦٩ (صحيح الإسناد)

۵۵۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اس وقت پڑھتے تھے، جب سورج ڈھل جاتا تھا، اور عصر تمہاری ان دونوں صلاتوں ❶ کے درمیان پڑھتے تھے، اور مغرب اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈوب جاتا تھا، اور عشا اس وقت پڑھتے تھے جب شفق غائب ہو جاتی تھی، پھر اس کے بعد انہوں نے کہا: اور آپ فجر پڑھتے تھے یہاں تک کہ نگاہ پھیل جاتی تھی۔ ❷

فائدہ ❶ :......ان دونوں صلاتوں سے مراد ظہر اور عصر ہے، یعنی تمہاری ظہر اور تمہاری عصر کے بیچ میں رسول اللہ ﷺ کی عصر ہوتی تھی، مقصود اس سے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر جلدی پڑھتے تھے اور تم لوگ تاخیر سے پڑھتے ہو۔

فائدہ ❷ :......یعنی اجالا ہو جاتا اور ساری چیزیں دکھائی دینے لگتی تھیں۔

30- مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ

۳۰- باب: جس نے صلاۃ کی ایک رکعت پالی

554- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)).

تخريج: خ/المواقيت ٢٩ (٥٨٠)، م/المساجد ٣٠ (٦٠٧)، د/الصلاة ٢٤١ (١١٢١)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٤٣)، ط/وقوت الصلاة ٣ (١٥)، حم٢/٢٤١، ٢٦٥، ٢٧١، ٢٨٠، ٣٧٥، ٣٧٦، د/الصلاة ٢٢ (١٢٥٦، ١٢٥٧) (صحيح) وقد أخرجه:

۵۵۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صلاۃ کی ایک رکعت پالی اس نے صلاۃ پالی۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی اس نے صلاۃ وقت پر ادا کرنے کی فضیلت پالی۔

555- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَهَا)).

تخريج: م/المساجد ٣٠ (٦٠٧)، (تحفة الأشراف: ١٥٢١٤)، حم٢/ ٣٧٥ (صحيح)

۵۵۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صلاۃ کی ایک رکعت پالی اس نے صلاۃ پالی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

556- أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلاةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاةَ)).

تخريج: م/المساجد ٣٠ (٦٠٧)، د/الصلاة ٢٢ (١٢٥٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٠١) (صحيح)

۵۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صلاۃ کی ایک رکعت پالی اس نے صلاۃ پالی۔''

557- أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلاةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَهَا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣١٩٥) (صحيح)

۵۵۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صلاۃ کی ایک رکعت پالی اس نے صلاۃ پالی۔''

558- أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا، فَقَدْ تَمَّتْ صَلاتُهُ)).

تخريج: ق/إقامة ٩١ (١١٢٣)، (تحفة الأشراف: ٧٠٠١) (صحيح)

۵۵۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جمعے کی یا کسی اور صلاۃ کی ایک رکعت پالی اس کی صلاۃ مکمل ہوگئی۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی پوری صلاۃ کے وقت پر ادا کرنے کا ثواب اسے مل گیا نہ کہ بالفعل اسے پوری صلاۃ مل گئی۔

559- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا إِلا أَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح بما قبله) (یہ روایت مرسل ہے، مگر پچھلی روایت سے تقویت پاکر یہ بھی صحیح ہے)۔

۵۵۹- سالم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی صلاۃ کی ایک رکعت پالی اس نے صلاۃ پالی، البتہ وہ چھٹی ہوئی رکعتوں کو پڑھ لے۔''

31- السَّاعَاتُ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلاةِ فِيهَا

۳۱- باب: صلاۃ کے ممنوع اوقات کا بیان

560- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ الصُّنَابِحِيِّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا، فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا، فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا))، وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ.

تخريج: ق/إقامة ١٤٨ (١٢٥٣)، ط/القرآن ١٠ (٤٤)، (تحفة الأشراف: ٩٦٧٨)، حم٤/٣٤٨، ٣٤٩ (صحيح) (لیکن تعلیل میں "فاذا استوت قارنها، فاذا زالت فارقها" کا جملہ منکر ہے، اس کی جگہ عمرو بن عبسہ کی حدیث (رقم: ٥٧٣) میں "فانها ساعة تُفتح فيها أبواب جهنّم وتُسجر" کا جملہ صحیح ہے)۔

۵۶۰۔ عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سورج نکلتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کی سینگ ہوتی ہے ❶، پھر جب سورج بلند ہوجاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوجاتا ہے، پھر جب دوپہر کو سورج سیدھائی پر آجاتا ہے تو پھر اس سے مل جاتا ہے، اور جب ڈھل جاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہے، پھر جب سورج ڈوبنے کے قریب ہوتا ہے، تو اس سے مل جاتا ہے، پھر جب سورج ڈوب جاتا ہے تو وہ اس سے جدا ہوجاتا ہے"، رسول اللہ ﷺ نے ان (تینوں) اوقات میں صلاۃ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی شیطان سورج سے اتنا قریب ہوجاتا ہے کہ وہ اس کی دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے، اس سے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ سورج کے پوجنے والوں کا سجدہ اس کے لیے ہوجائے۔

561۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ، وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

تخريج: م/المسافرين ٥١ (٨٣١)، د/الجنائز ٥٥ (٣١٩٢)، ت/الجنائز ٤١ (١٠٣٠)، ق/الجنائز ٣٠ (١٥١٩)، (تحفة الأشراف: ٩٩٣٩)، حم٤/١٥٢، د/الصلاة ١٤٢ (١٤٧٢)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٥٦٦، ٢٠١٥ (صحيح)

۵۶۱۔ عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تین اوقات ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں صلاۃ پڑھنے سے اور اپنے مردوں کو دفنانے سے منع کرتے تھے: ایک تو جس وقت سورج نکل رہا ہو، یہاں تک کہ بلند ہوجائے، دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے کے لیے مائل ہوجائے یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

32۔ النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ

۳۲۔باب: فجر کے بعد صلاۃ سے ممانعت کا بیان

562۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

تخريج: وقد أخرجه: م/المسافرين ٥١ (٨٢٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٩٦٦)، ط/القرآن ١٠ (٤٨)، حم٢/٤٦٢، ٤٩٦، ٥١٠، ٥٢٩ (صحيح)

۵۶۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد صلاۃ پڑھنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے، اور فجر کے بعد (بھی) یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔

563۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - مِنْهُمْ، عُمَرُ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

تخريج: خ/المواقيت ٣٠ (٥٨١)، م/المسافرين ٥١ (٨٢٦)، د/الصلاة ٢٩٩ (١٢٧٦)، ت/الصلاة ٢٠ (١٨٣)، ق/إقامة ١٤٧ (١٢٥٠)، (تحفة الأشراف: ١٠٤٩٢)، حم١/ ١٨، ٢٠، ٣٩، ٥٠، ٥١، د/الصلاة ١٤٢ (١٤٧٣) (صحيح)

۵۶۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا ہے، جن میں عمر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ میرے نزدیک سب سے محبوب تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کے بعد صلاۃ سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے ❶، اور عصر کے بعد صلاۃ سے منع فرمایا، یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے۔

فائدہ ❶:...... بخاری کی روایت میں "حتى ترتفع الشمس" ہے دونوں روایتوں میں تطبیق اس طرح دی جاتی ہے کہ طلوع (نکلنے) سے مراد مخصوص قسم کا طلوع ہے، اور وہ سورج کا نیزے کے برابر اوپر چڑھ آنا ہے۔

33۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۳۳۔ باب: سورج نکلتے وقت صلاۃ پڑھنے کی ممانعت کا بیان

564۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَحَرَّ أَحَدُكُمْ، فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَعِنْدَ غُرُوبِهَا)).

www.KitaboSunnat.com

تخريج: خ/المواقيت ٣٠ (٥٨٢)، ٣١ (٥٨٥)، ٣٢ (٥٨٩)، فضل الصلاة بمكة والمدينة والحج ٧٣ (١١٩٢)، بدء الخلق ١١ (٣٢٧٢)، م/المسافرين ٥١ (٨٢٨)، ط/القرآن ١٠ (٤٧)، (تحفة الأشراف: ٨٣٧٥)، حم٢/١٣، ١٩، ٣٣، ٣٦، ٦٣، ١٠٦ (صحيح)

۵۶۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی سورج نکلتے یا ڈوبتے وقت صلاۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پڑھنے کا قصد نہ کرے۔"

565- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، أَنْبَأَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا .

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٨٨٦)، حم٢/ ٢٩، ٣٦ (صحيح)

٥٦٥- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج کے نکلنے یا اس کے ڈوبنے کے ساتھ صلاۃ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

34- النَّهْيُ عَنِ الصَّلاةِ نِصْفَ النَّهَارِ

۳۴- باب: ٹھیک دوپہر کے وقت صلاۃ پڑھنے کی ممانعت کا بیان

566- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ - عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: ثَلاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ، وَحِينَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ .

تخريج: انظرحديث رقم : ٥٦١ (صحيح)

٥٦٦- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ تین اوقات ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں صلاۃ پڑھنے، یا اپنے مردوں کو قبر میں دفنانے سے منع فرماتے تھے: ایک جس وقت سورج نکل رہا ہو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے کے لیے مائل ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

35- النَّهْيُ عَنِ الصَّلاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۳۵- باب: عصر کے بعد صلاۃ کی ممانعت کا بیان

567- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوعِ، وَعَنِ الصَّلاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوبِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٠٨٤) حم٣/ ٦، ٦٦ (صحيح)

٥٦٧- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کے بعد سورج نکلنے تک، اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک صلاۃ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

568- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَبْزُغَ الشَّمْسُ، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ)).

تخريج: خ/المواقيت ٣١ (٥٨٦)، فضل الصلاة بمكة ٦ (١١٩٧)، الصيد ٢٦ (١٨٦٤)، الصوم ٦٧ (١٩٩٥)، م/المسافرين ٥١ (٨٢٧)، (تحفة الأشراف: ٤١٥٥)، حم٣/ ٧، ٣٩، ٤٦، ٥٢، ٥٣، ٦٠، ٦٧، ٧١، ٩٥ (صحيح)

۵۶۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''فجر کے بعد کوئی صلاۃ نہیں ہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے، اور عصر کے بعد کوئی صلاۃ نہیں ہے یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے۔''

569- أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح الإسناد)

۵۶۹۔ اس سند سے بھی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

570- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٧٦١)، د/المقدمة ٣٨ (٤٤٠) (صحيح الإسناد)

۵۷۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد صلاۃ سے منع فرمایا ہے۔

571- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَوْهَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ تَتَحَرَّوْا بِصَلاَتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ)).

تخريج: م/المسافرين ٥٣ (٨٣٣)، (تحفة الأشراف: ١٦١٥٨)، حم٦/ ١٢٤، ٢٥٥ (كلاهما بدون قوله "فانها......" (صحيح)

۵۷۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ سے وہم ہوا ہے (1) رسول اللہ ﷺ نے تو صرف یہ فرمایا ہے: ''سورج نکلتے یا ڈوبتے وقت تم اپنی صلاۃ کا ارادہ نہ کرو، اس لیے کہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔''

فائدہ (1) :...... ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصود یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ فجر اور عصر کے بعد مطلقاً صلاۃ پڑھنے کی ممانعت ہے، یہ صحیح نہیں، بلکہ ممانعت اس بات کی ہے کہ آدمی صلاۃ کے لیے ان دونوں وقتوں کو خاص کرلے، اور یہ عقیدہ رکھے کہ ان دونوں وقتوں میں صلاۃ پڑھنا اولیٰ وانسب ہے، یا یہ ممانعت سورج کے نکلنے یا ڈوبنے کے وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے ساتھ خاص ہے نہ کہ عصر اور فجر کے بعد مطلقاً لیکن صحیح قول یہ ہے کہ یہ ممانعت مطلقاً ہے، کیونکہ ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں علی الاطلاق ممانعت وارد ہے، اور بعض روایات میں جو تقیید ہے وہ اطلاق کی نفی پر دلالت نہیں کر رہی ہیں، نووی نے دونوں روایتوں میں تطبیق اس طرح دی ہے کہ تحری والی روایت اس بات پر محمول ہوگی کہ فرض صلاۃ کو اس قدر مؤخر کیا جائے کہ سورج کے نکلنے یا ڈوبنے کا وقت ہو جائے، اور مطلقاً ممانعت والی روایت ان صلاتوں پر محمول ہوگی جو سببی نہیں ہیں۔

572ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تُشْرِقَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغْرُبَ)).

تخريج: خ/المواقيت ٣٠ (٥٨٢)، بدء الخلق ١١ (٣٢٧٢)، م/المسافرين ٥١ (٨٢٩)، ط/القرآن ١٠ (٤٥) (مرسلاً)، حم٢/١٣، ١٩، ٢٤، ١٠٦، (تحفة الأشراف: ٧٣٢٢) (صحيح)

۵۷۲ـ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو صلاۃ کو مؤخر کرو، یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے، اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے تو صلاۃ کو مؤخر کرو یہاں تک کہ وہ ڈوب جائے“۔

573ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ، قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ مِنَ الأُخْرَى، أَوْ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ يُبْتَغَى ذِكْرُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ - عَزَّ وَجَلَّ - مِنَ الْعَبْدِ جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ، فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ قِيدَ رُمْحٍ، وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَعْتَدِلَ الشَّمْسُ اعْتِدَالَ الرُّمْحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ، فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَتُسْجَرُ، فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى يَفِيءَ الْفَيْءُ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغِيبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَهِيَ صَلَاةُ الْكُفَّارِ)).

تخريج: تفرد به النسائي: (تحفة الأشراف: ١٠٧٦١)، وقد أخرجه: م/المسافرين ٥٢ (٨٣٢) مطولاً، د/الصلاة ٢٩٩ (١٢٧٧)، ت/الدعوات ١١٩ (٣٥٧٤)، (مختصراً)، ق/اقامة ١٨٢ (١٣٦٤)، حم٤/١١١، ١١٤ (صحيح)

۵۷۳ـ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ایسی گھڑی ہے جس میں دوسری گھڑیوں کی بنسبت اللہ تعالیٰ کا قرب زیادہ ہوتا ہو، یا کوئی ایسا وقت ہے جس میں اللہ کا ذکر مطلوب ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اللہ عزوجل بندوں کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے، اگر تم اس وقت اللہ عزوجل کو یاد کرنے والوں میں ہو سکتے ہو تو ہو جاؤ، کیونکہ فجر میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور سورج نکلنے تک رہتے ہیں، (پھر چلے جاتے ہیں) کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے، اور یہ کافروں کی صلاۃ کا وقت ہے، لہٰذا (اس وقت) تم صلاۃ نہ پڑھو، یہاں تک کہ سورج نیزے کے برابر بلند ہو جائے، اور اس کی شعاع جاتی رہے پھر صلاۃ میں فرشتے حاضر ہوتے، اور موجود رہتے ہیں یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر میں سورج نیزے کی طرح سیدھا ہو جائے، تو اس وقت بھی صلاۃ نہ پڑھو، یہ ایسا وقت ہے جس میں جہنم کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور وہ بھڑکائی جاتی ہے، تو اس وقت بھی صلاۃ نہ پڑھو یہاں تک کہ سایہ لوٹنے لگ جائے، پھر صلاۃ میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور موجود رہتے ہیں یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے، کیوں کہ وہ شیطان کی دو سینگوں کے درمیان ڈوبتا ہے، اور وہ کافروں کی صلاۃ کا وقت ہے۔“

36- الرُّخْصَةُ فِي الصَّلاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

٣٦- باب: عصر کے بعد صلاۃ کی اجازت کا بیان

574- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الأَجْدَعِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُرْتَفِعَةً.

تخريج: د/الصلاة ٢٩٩ (١٢٧٤) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١٠٣١٠)، حم١/ ٨٠، ٨١، ١٢٩، ١٤١ (صحيح)

۵۷۴- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد صلاۃ پڑھنے سے منع فرمایا الا یہ کہ سورج سفید، صاف اور بلند ہو۔

575- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ.

تخريج: خ/المواقيت ٣٣ (٥٩١)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ١٧٣١١)، حم٦/٥٠ (صحيح)

۵۷۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد کی دو رکعت کبھی بھی نہیں چھوڑیں۔ [1]

فائدہ [1] :...... بہت سے علما نے اسے نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص قرار دیا ہے، کیونکہ ایک بار آپ سے ظہر کے بعد کی دونوں سنتیں فوت ہوگئی تھیں جن کی قضا آپ نے عصر کے بعد کی تھی، پھر آپ نے اس کا التزام شروع کر دیا تھا، اور قضا کا التزام قطعی طور پر آپ ہی کے لیے مخصوص ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

576- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلا صَلاَّهُمَا.

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٩٧٨) (صحيح)

٥٧٦۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد میرے پاس جب بھی آتے تو دونوں رکعتوں کو پڑھتے۔

577- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا وَالأَسْوَدَ قَالاَ: نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ صَلاَّهُمَا.

تخريج: خ/المواقيت ٣٣ (٥٩٣)، م/المسافرين ٥٤ (٨٣٥)، د/الصلاة ٢٩٩ (١٢٧٩)، (تحفة الأشراف: ١٦٠٢٨، ١٧٦٥٦)، حم٦/ ١٣٤، ١٧٦، د/الصلاة ١٤٣ (١٤٧٤) (صحيح)

٥٧٧۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب عصر کے بعد میرے پاس ہوتے تو ان دونوں رکعتوں کو پڑھتے۔

578- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: صَلاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي سِرًّا وَلاَ عَلانِيَةً، رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

تخريج: خ/المواقيت ٣٣ (٥٩٢)، م/المسافرين ٥٤ (٨٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٦٠٠٩)، حم٦/١٥٩ (صحيح)

٥٧٨۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں فجر کے پہلے کی دو رکعتوں اور عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو چھپے اور کھلے کبھی نہیں چھوڑا۔

579- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ، عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ - عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا - فَصَلاَّهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلاةً أَثْبَتَهَا.

تخريج: م/المسافرين ٥٤ (٨٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٥٢)، حم٦/٤٠، ٦١، ٢٤١، حم٦/١٨٤، ١٨٨ (صحيح)

٥٧٩۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دونوں رکعتوں کے متعلق سوال کیا جنہیں رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد پڑھتے تھے، تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ انہیں عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے پھر آپ کی

www.KitaboSunnat.com

کام میں مشغول ہو گئے یا بھول گئے تو انہیں عصر کے بعد ادا کیا، اور آپ جب کوئی صلاۃ شروع کرتے تو اسے برقرار رکھتے۔

580- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ أُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتَّى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ)).

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨٢٤٢)، حم٦/ ٣٠٤، ٣١٠ (صحيح)

۵۸۰- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں عصر کے بعد دو رکعت صلاۃ پڑھی تو انہوں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ دو رکعتیں ہیں جنہیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا تو میں انہیں نہیں پڑھ سکا، یہاں تک کہ میں نے عصر پڑھ لی''، (تو میں نے اب عصر کے بعد پڑھی ہے)۔

581- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: شُغِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، فَصَلاَّهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨١٩٣)، حم٦/٣٠٦ (حسن صحيح)

۵۸۱- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے والی دو رکعت نہیں پڑھ سکے، تو انہیں عصر کے بعد پڑھی۔

37- الرُّخْصَةُ فِي الصَّلاةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

۳۷- باب: سورج ڈوبنے سے پہلے صلاۃ کی رخصت کا بیان

582- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ حُدَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ لاَحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: كَانَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ؟ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ: فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، فَشُغِلَ عَنْهُمَا، فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلُ وَلا بَعْدُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨٢٢٤)، حم٦/ ٣٠٩، ٣١١ (صحيح الإسناد)

۵۸۲- عمران بن حدیر کہتے ہیں: میں نے لاحق (بن حمید ابومجلز) سے سورج ڈوبنے سے پہلے دو رکعت صلاۃ پڑھنے کے متعلق پوچھا، توانہوں نے کہا: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما انہیں پڑھتے تھے، تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پچھوا بھیجا کہ سورج ڈوبنے کے وقت کی یہ دونوں رکعتیں کیسی ہیں؟ تو انہوں نے بات ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دی، تو ام المومنین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے تو (ایک مرتبہ) آپ انہیں نہیں پڑھ سکے، تو انہیں سورج ڈوبنے کے وقت ❶ پڑھی، پھر میں نے آپ کو انہیں نہ تو پہلے پڑھتے دیکھا اور نہ بعد میں۔

فائدہ ❶ :...... ایسے وقت میں پڑھی جب سورج کے ڈوبنے کا وقت قریب آ گیا تھا، یہ مطلب نہیں کہ سورج ڈوبنے کے بعد پڑھی، کیونکہ اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں۔

38- الرُّخْصَةُ فِي الصَّلاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۳۸- باب: مغرب سے پہلے صلاۃ کی رخصت کا بیان

583- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: انْظُرْ إِلَى هَذَا، أَيَّ صَلاةٍ يُصَلِّي؟ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَرَآهُ، فَقَالَ: هَذِهِ صَلاةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: خ/التهجد ٣٥ (١١٨٤) نحوه، (تحفة الأشراف: ٩٩٦١)، حم٤/ ١٥٥ (صحيح)

۵۸۳- ابوالخیر کہتے ہیں کہ ابوتمیم جیشانی مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، تو میں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: انہیں دیکھیے! یہ کون سی صلاۃ پڑھ رہے ہیں؟ تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دیکھ کر بولے: یہ وہی صلاۃ ہے جسے ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پڑھا کرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنا جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے، صحیح بخاری (کے مذکورہ باب) میں عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو "صلوا قبل المغرب" حکم کے صیغے کے ساتھ وارد ہے، یعنی مغرب سے پہلے (نفل) پڑھو۔

39- الصَّلاةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

۳۹- باب: طلوع فجر کے بعد صلاۃ پڑھنے کا بیان

584- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لا يُصَلِّي إِلا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

تخريج: خ/الأذان ١٢ (٦١٨)، التهجد ٢٩ (١١٧٣)، ٣٤ (١١٨١)، م/المسافرين ١٤ (٧٢٣)، ت/الصلاة ٢٠٣ (٤٣٣)، ق/إقامة ١٠١ (١١٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٥٨٠١)، حم٦/٢٨٤، د/الصلاة ١٤٦ ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٧٦١، ١٧٦٢ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۴۔ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر طلوع ہونے کے بعد صرف دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے۔

40۔ إِبَاحَةُ الصَّلاةِ إِلَى أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ

۴۰۔باب: فجر پڑھنے تک (نفل) صلاۃ کے جائز ہونے کا بیان

585۔ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَيُّوبُ حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَسَنٌ: أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَسْلَمَ مَعَكَ؟ قَالَ: ((حُرٌّ وَعَبْدٌ))، قُلْتُ: هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - مِنْ أُخْرَى؟ قَالَ: ((نَعَمْ! جَوْفُ اللَّيْلِ الآخِرُ، فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ، ثُمَّ انْتَهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ - وَقَالَ أَيُّوبُ: فَمَا دَامَتْ - كَأَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتَّى تَنْتَشِرَ، ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى يَقُومَ الْعَمُودُ عَلَى ظِلِّهِ، ثُمَّ انْتَهِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ، ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ انْتَهِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ)).

تخريج: ق/إقامة الصلاة ١٤٨ (١٢٥١)، ١٨٢ (١٣٦٤)، (تحفة الأشراف: ١٠٧٦٢)، حم١١١/٤، ١١٣، ١١٤ (صحیح) (پچھلی روایت سے تقویت پا کر یہ روایت صحیح ہے، ورنہ اس سند کے اندر "عبدالرحمن بیلمانی" ضعیف ہیں)

۵۸۵۔عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ کون اسلام لایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک آزاد اور ایک غلام"، ❶ میں نے عرض کی: کوئی ایسی گھڑی ہے جس میں دوسری گھڑیوں کی بنسبت اللہ تعالیٰ کا قرب زیادہ حاصل ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، رات کا آخری حصہ ہے، اس میں فجر پڑھنے تک جتنی صلاۃ چاہو پڑھو، پھر رک جاؤ یہاں تک کہ سورج نکل آئے، اور اسی طرح اس وقت تک رکے رہو جب تک سورج ڈھال کی طرح رہے، ایوب کی روایت میں "وما دامت" کے بجائے "فما دامت" ہے، یہاں تک کہ روشنی پھیل جائے، پھر جتنی چاہو پڑھو یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر کھڑا ہو جائے ❷ پھر رک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، اس لیے کہ نصف النہار (کھڑی دوپہر) میں جہنم سلگائی جاتی ہے، پھر جتنا مناسب سمجھو صلاۃ پڑھو یہاں تک کہ عصر پڑھ لو، پھر رک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے، اس لیے کہ سورج شیطان کی دونوں سینگوں کے درمیان ڈوبتا ہے، اور دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔"

فائدہ ❶: ......آزاد سے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور غلام سے بلال رضی اللہ عنہ مراد ہیں

فائدہ ❷: ......یعنی سایہ کم ہوتے ہوتے صرف ستون کے نیچے رہ جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

41-إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

۴۱-باب: مکہ مکرمہ میں ہر وقت صلاۃ پڑھنے کے جواز کا بیان

586- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ بَابَاهَ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى، أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

تخريج: د/المناسك ٥٣ (١٨٩٤)، ت/الحج ٤٢ (٨٦٨)، ق/إقامة ١٤٩ (١٢٥٤)، (تحفة الأشراف: ٣١٨٧)، حم٤/٨٠، ٨١، ٨٤، د/المناسك ٧٩ (١٩٦٧)، ويأتي عند المؤلف في المناسك ١٣٧ (برقم: ٢٩٢٧) (صحيح)

۵۸۶- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی عبد مناف! تم کسی کو رات یا دن کسی بھی وقت اس گھر کا طواف کرنے، اور صلاۃ پڑھنے سے نہ روکو''

42-الْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۴۲-باب: مسافر کس وقت ظہر اور عصر کو جمع کرے؟

587- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

تخريج: خ/تقصير الصلاة ١٥ (١١١١)، ١٦ (١١١٢)، م/المسافرين ٥ (٧٠٤)، د/الصلاة ٢٧٤ (١٢١٨)، حم٣/٢٤٧، ٢٦٥، (تحفة الأشراف: ١٥١٥) يأتي عند المؤلف برقم: ٥٩٥ (صحيح)

۵۸۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو عصر تک ظہر کو مؤخر کر دیتے، پھر سواری سے نیچے اترتے اور جمع بین الصلاتین کرتے، یعنی دونوں صلاتوں کو ایک ساتھ پڑھتے، [1] اور اگر سفر کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ لیتے پھر سوار ہوتے۔

فائدہ [1]: ......اس حدیث میں سفر میں جمع بین الصلاتین کا جواز ثابت ہوتا ہے، احناف سفر اور حضر کسی میں جمع بین الصلاتین کے جواز کے قائل نہیں، ان کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ''من جمع بين الصلاتين من غير عذر فقد أتى باباً من أبواب الكبائر '' ہے، لیکن یہ روایت حد درجہ ضعیف ہے، قطعاً استدلال کے قابل نہیں، اس کے برعکس سفر میں جمع بین الصلاتین پر جو روایتیں دلالت کرتی ہیں وہ صحیح ہیں، ان کی تخریج مسلم اور ان کے علاوہ اور بہت سے لوگوں نے کی ہے۔

588- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوكَ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

تخريج: م/المسافرين ٦ (٧٠٦)، الفضائل ٣ (٧٠٦) مختصراً، د/الصلاة ٢٧٤ (١٢٠٦، ١٢٠٨)، ق/إقامة ٧٤ (١٠٧٠) مختصراً، ط/السفر ١ (٢)، (تحفة الأشراف: ١١٣٢٠)، حم٥/٢٢٨، ٢٣٠، ٢٣٣، ٢٣٦، ٢٣٧، ٢٣٨، د/الصلاة ١٨٢ (١٥٥٦)، (صحيح)

۵۸۸۔ ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے سال نکلے، تو رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر اور مغرب وعشا کی صلاتوں کو جمع کر کے پڑھتے رہے، چنانچہ آپ ﷺ نے ایک دن صلاۃ کو مؤخر کیا، پھر نکلے اور ظہر اور عصر کو ایک ساتھ ادا کیا، پھر اندر داخل ہوئے، پھر نکلے تو مغرب اور عشا ایک ساتھ پڑھی۔

43-بَيَانُ ذٰلِكَ

۴۳۔ باب: جمع بین الصلاتین کا بیان

589- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ قَارَوَنْدَا، قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ صَلَاةِ أَبِيهِ فِي السَّفَرِ، وَسَأَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ فِي سَفَرِهِ؟ فَذَكَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ، فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي زَرَّاعَةٍ لَهُ: أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ، فَرَكِبَ، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ إِلَيْهَا، حَتّٰى إِذَا حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ، قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ: الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ: أَقِمْ، فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ، فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَ، حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ: الصَّلَاةَ، فَقَالَ: كَفِعْلِكَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ، ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ: أَقِمْ، فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ، فَصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ الَّذِي يَخَافُ فَوْتَهُ، فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ)).

تخريج: تفرد به النسائي (تحفة الأشراف: ٦٧٩٥)، وقد أخرجه: خ/تقصير الصلاة ٦ (١٠٩١)، العمرة ٢٠ (١٨٠٥)، الجهاد ١٣٦ (٣٠٠٠)، د/الصلاة ٢٧٤ (١٢٠٧)، ت/الصلاة ٢٧٧ (٥٥٥)، حم٢/٥١، ويأتي عند المؤلف برقم: (٥٩٨) (حسن)

(متابعات سے تقویت پاکر یہ روایت حسن ہے، ورنہ اس کے راوی "کثیر بن قاروندا" لین الحدیث ہیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۹۔ کثیر بن قاروندا کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے سفر میں ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا، نیز ہم نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ سفر کے دوران میں کسی صلاۃ کو جمع کرتے تھے؟ تو انہوں نے ذکر کیا کہ صفیہ بنت ابی عبید (جو ان کے عقد میں تھیں) نے انہیں لکھا، اور وہ اپنے ایک کھیت میں تھے کہ میرا دنیا کا آخری دن اور آخرت کا پہلا دن ہے، ❶ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے، اور ان تک پہنچنے کے لیا انہوں نے بڑی تیزی دکھائی یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت ہوا تو مؤذن نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! صلاۃ پڑھ لیجیے، لیکن انہوں نے اس کی بات کی طرف کوئی توجہ نہیں کی یہاں تک کہ جب دونوں صلاتوں کا درمیانی وقت ہوگیا، تو سواری سے اترے اور بولے: تکبیر کہو، اور جب میں سلام پھیرلوں تو (پھر) تکبیر کہو، ❷ چنانچہ انہوں نے صلاۃ پڑھی، پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب سورج ڈوب گیا تو ان سے مؤذن نے کہا: صلاۃ پڑھ لیجیے، انہوں نے کہا: جیسے ظہر اور عصر میں کیا گیا ویسے ہی کرو، پھر چل پڑے یہاں تک کہ جب ستارے گھنے ہوگئے، تو سواری سے اترے، پھر مؤذن سے کہا: تکبیر کہو، اور جب میں سلام پھیرلوں تو پھر تکبیر کہو، تو انہوں نے صلاۃ پڑھی، پھر پلٹے اور ہماری طرف متوجہ ہوئے، اور بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”جب تم میں سے کسی کو ایسا معاملہ پیش آجائے جس کے فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو تو وہ اسی طرح (جمع کرکے) صلاۃ پڑھے“۔

فائدہ ❶ :......یعنی میری موت کا وقت قریب ہے۔

فائدہ ❷ :......یعنی تھوڑا سا رک کر، جیسا کہ صحیح بخاری میں ((فلما يلبث حتى يقيم العشاء)) کے الفاظ وارد ہیں۔

44- اَلْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُقِيمُ

۴۴- باب: مقیم کے جمع بین الصلاتین کرنے کے وقت کا بیان

590- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا، أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ.

تخريج: خ/المواقيت ١٢ (٥٤٣)، ١٨ (٥٦٢)، التهجد ٣٠ (١١٧٤)، م/المسافرين ٦ (٧٠٥) د/الصلاة ٢٧٤ (١٢١٤)،" كلهم بدون قوله: أخر...... الخ"، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٥٣٧٧)، حم١/٢٢١، ٢٢٣، ٢٧٣، ٢٨٥، ٣٦٦، ويأتي عند المؤلف برقم: ٥٩١، ٦٠٤، (صحيح) (لیکن "أخر الظهر......الخ" کا ٹکڑا حدیث میں سے نہیں ہے، نسائی کے کسی راوی سے وہم ہوگیا ہے، یہ مؤلف کے سوا کسی اور کے یہاں ہے بھی نہیں، مدرج ہونے کی صراحت مسلم میں موجود ہے)

۵۹۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے میں ایک ساتھ آٹھ رکعت، اور سات رکعت صلاۃ پڑھی، آپ نے ظہر کو مؤخر کیا، اور عصر میں جلدی کی، اور مغرب کو مؤخر کیا اور عشا میں جلدی کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

591۔ أَخْبَرَنِي أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ -وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ- عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى بِالْبَصْرَةِ الأُولَى وَالْعَصْرَ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ، فَعَلَ ذَلِكَ مِنْ شُغْلٍ، وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الأُولَى وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ.

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ٥٣٧٧) (صحيح)

۵۹۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ میں پہلی صلاۃ ❶ (ظہر) اور عصر ایک ساتھ پڑھی، ان کے درمیان کوئی اور صلاۃ نہیں پڑھی، اور مغرب وعشا ایک ساتھ پڑھی ان کے درمیان کوئی اور صلاۃ نہیں پڑھی، انہوں نے ایسا کسی مشغولیت کی بناء پر کیا، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ انہوں نے مدینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی صلاۃ (ظہر) اور عصر آٹھ رکعتیں پڑھی، ان دونوں صلاتوں کے درمیان کوئی صلاۃ فاصل نہیں تھی۔

فائدہ ❶ :......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صلاۃِ ظہر کو اولیٰ کہتے تھے، کیونکہ یہی وہ پہلی صلاۃ تھی جسے جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھائی تھی۔

45۔ اَلْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۴۵۔ باب: مسافر کے مغرب اور عشا کی صلاتوں کو جمع کرنے کا بیان

592۔ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْحِمَى، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ: الصَّلاَةَ، فَسَارَ حَتَّى ذَهَبَ بَيَاضُ الأُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عَلَى إِثْرِهَا، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٦٤٩)، حم ٢/١٢ (صحيح)

۵۹۲۔ قریش کے ایک شیخ اسماعیل بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں حمی ❶ تک ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہا، جب سورج ڈوب گیا تو میں ڈرا کہ ان سے یہ کہوں کہ صلاۃ پڑھ لیجیے، چنانچہ وہ چلتے رہے، یہاں تک کہ افق کی سفیدی اور ابتدائی رات کی تاریکی ختم ہوگئی، پھر وہ اترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں، پھر اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

فائدہ ❶ :......مدینے کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ جہاں سرکاری جانور چرا کرتے تھے اور یہ سرکاری چراگاہ تھی۔

593۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ ح وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا عَجِلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ .

تخريج: خ/تقصير الصلاة ٦ (١٠٩١)، ١٣ (١١٠٦)، ١٤ (١١٠٩)، العمرة ٢٠ (١٨٠٥)، الجهاد ١٣٦ (٣٠٠٠)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٦٨٤٤)، حم٢/٧، ٨، ٥١، ٦٣ (صحيح)

۵۹۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب مؤخر کرتے یہاں تک کہ اس کو اور عشا کو ایک ساتھ جمع کرتے۔

594- أَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ، فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ بِسَرِفَ .

تخريج: د/الصلاة ٢٧٤ (١٢١٥)، (تحفة الأشراف: ٢٩٣٧)، حم٣٠٥/٣ (ضعيف الإسناد)

(اس کے رواۃ ''مؤمل، یحیٰی، اور عبدالعزیز'' تینوں حافظے کے کمزور رواۃ ہیں)

۵۹۴- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سورج ڈوب گیا، اور رسول اللہ ﷺ مکے میں تھے، تو آپ نے مقامِ سرف ❶ میں مغرب اور عشا کی صلاتیں اکٹھی پڑھیں۔

فائدہ ❶ :...... سرف مکے سے دس میل کی دوری پر ایک جگہ ہے۔ سورج ڈوبنے کے بعد اتنی مسافت طے کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جمع صوری نہیں حقیقی رہی ہوگی، اور صلاۃ آپ نے شفق غائب ہونے کے بعد پڑھی ہوگی۔

595- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ .

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٧ (صحيح)

۵۹۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر کرتے، پھر دونوں کو ایک ساتھ جمع کرتے، اور مغرب کو شفق کے ڈوب جانے تک مؤخر کرتے، اور پھر اسے اور عشا کو ایک ساتھ جمع کرتے۔

596- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ يُرِيدُ أَرْضًا، فَأَتَاهُ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا، فَانْظُرْ أَنْ تُدْرِكَهَا، فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهُ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلاةَ، وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلاةِ، فَلَمَّا أَبْطَأَ، قُلْتُ: الصَّلاةَ يَرْحَمُكَ اللهُ! فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضَى، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ، وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هَكَذَا.

تخريج: د/الصلاة ٢٧٤ (١٢١٣)، (تحفة الأشراف: ٧٧٥٩) (صحيح)

۵۹۶۔ نافع کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں نکلا، وہ اپنی زمین (کھیتی) کا ارادہ کر رہے تھے، اتنے میں ایک آنے والا آیا، اور اس نے کہا: آپ کی بیوی صفیہ بنت ابوعبید سخت بیمار ہیں تو آپ جا کر ان سے مل لیجیے، چنانچہ وہ بڑی تیز رفتاری سے چلے اور ان کے ساتھ ایک قریشی تھا وہ بھی ساتھ جا رہا تھا، آفتاب غروب ہوا تو انہوں نے صلاۃ نہیں پڑھی، اور مجھے معلوم تھا کہ وہ صلاۃ کی بڑی محافظت کرتے ہیں، تو جب انہوں نے تاخیر کی تو میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم کرے! صلاۃ پڑھ لیجیے، تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے لگی تو اترے اور مغرب پڑھی، پھر عشا کی تکبیر کہی، اس وقت شفق غائب ہو گئی تھی، انہوں نے ہمیں (عشا کی) صلاۃ پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلنے کی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے تھے۔

597۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ سَارَ بِنَا حَتَّى أَمْسَيْنَا، فَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلاةَ، فَقُلْنَا لَهُ: الصَّلاةَ، فَسَكَتَ وَسَارَ حَتَّى كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: هَكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٢٣١) (صحيح)

۵۹۷۔ نافع کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ سے آئے، تو جب وہ رات آئی تو وہ ہمیں لے کر چلے (اور برابر چلتے رہے) یہاں تک کہ ہم نے شام کر لی، اور ہم نے گمان کیا کہ وہ صلاۃ بھول گئے ہیں، چنانچہ ہم نے ان سے کہا: صلاۃ پڑھ لیجیے، تو وہ خاموش رہے اور چلتے رہے یہاں تک کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی، [1] پھر وہ اترے اور انہوں نے صلاۃ پڑھی، اور جب شفق غائب ہو گئی تو عشا پڑھی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے، اور کہنے لگے: جب چلنے کی جلدی ہوتی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے۔

فائدہ [1] :......اس روایت میں اس بات کی تصریح ہے کہ یہ جمع صوری تھی حقیقی نہیں، لیکن صحیح مسلم کی روایت میں نافع سے "جمع بين المغرب والعشاء بعدأن يغيب الشفق" کے الفاظ وارد ہیں، اور صحیح بخاری میں "حتى كان بعد غروب الشفق نزل فصلى المغرب والعشاء جمعاًبينهما" اور سنن ابوداود میں "حتى غاب الشفق وتصوبت النجوم نزل فصلى الصلاتين جمعاً" اور عبدالرزاق کی روایت میں "فأخر المغرب بعد ذهاب الشفق حتى ذهب هوى من الليل" کے الفاظ ہیں، ان روایتوں میں تطبیق اس طرح دی جاتی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اسے تعدد واقعہ پر محمول کیا جائے نہیں تو صحیحین کی روایت راجح ہوگی۔

598- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ قَارَوَنْدَا، قَالَ: سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ، فَقُلْنَا: أَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: لَا، إِلَّا بِجَمْعٍ، ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ: كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةُ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ، فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ: الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ، فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ: أَقِمْ، فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ، فَأَقِمْ مَكَانَكَ، فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ، فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ: الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! فَقَالَ: كَفِعْلِكَ الْأَوَّلِ، فَسَارَ حَتَّى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ، نَزَلَ فَقَالَ: أَقِمْ، فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمْ أَمْرٌ يَخْشَى فَوْتَهُ، فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٥٨٩ (حسن)

۵۹۸۔ کثیر بن قاروندا کہتے ہیں کہ ہم نے سالم بن عبداللہ سے سفر کی صلاۃ کے بارے میں پوچھا، ہم نے کہا: کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں جمع بین الصلاتین کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، سوائے مزدلفہ کے، پھر چونکے اور کہنے لگے: ان کے نکاح میں صفیہ تھیں، انہوں نے انہیں کہلوا بھیجا کہ میں دنیا کے آخری اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں [1] (اس لیے آپ آ کر آخری ملاقات کر لیجیے)، تو وہ سوار ہوئے اور میں اس ان کے ساتھ تھا، وہ تیز رفتاری سے چلتے رہے یہاں تک کہ صلاۃ کا وقت آ گیا تو ان سے مؤذن نے کہا: ابوعبدالرحمن! صلاۃ پڑھ لیجیے، لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ دونوں صلاتوں کا درمیانی وقت آ گیا، تو اترے اور مؤذن سے کہا: اقامت کہو، اور جب میں ظہر پڑھ لوں تو اپنی جگہ پر (دوبارہ) اقامت کہنا، چنانچہ اس نے اقامت کہی، تو انہوں نے ظہر کی دو رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر تو (موذن نے) اپنی اسی جگہ پر پھر اقامت کہی، تو انہوں نے عصر کی دو رکعت پڑھائی، پھر سوار ہوئے اور تیزی سے چلتے رہے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا، تو موذن نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمن! صلاۃ پڑھ لیجئے، تو انہوں نے کہا جیسے پہلے کیا تھا، اسی طرح کرو اور تیزی سے چلتے رہے یہاں تک کہ جب ستارے گھنے ہوگئے تو اترے، اور کہنے لگے: اقامت کہو، اور جب سلام پھیر چکوں تو دوبارہ اقامت کہنا، پھر انہوں نے مغرب کی تین رکعت پڑھائی، پھر اپنی اسی جگہ پر اس نے پھر تکبیر کہی تو انہوں نے عشا پڑھائی، اور اپنے چہرے کے سامنے ایک ہی سلام پھیرا، اور کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو اسی طرح صلاۃ پڑھے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :......یعنی میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔

46۔ اَلْحَالُ الَّتِي يُجْمَعُ فِيهَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

۴۶۔باب: جمع بین الصلاتین کے احوال وظروف کا بیان

599۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

تخريج: م/المسافرين ٥ (٧٠٣)، ط/السفر ١ (٣)، حم٢/٧، ٦٣، (تحفة الأشراف: ٨٣٨٣) (صحيح)

۵۹۹۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب اور عشا کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

600۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَوْ حَزَبَهُ أَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨٥٠٥)، حم٢/٨٠ (صحيح الإسناد)

(لیکن "أو حزبه أمر" کا جملہ شاذ ہے، کیونکہ نافع کے طریق سے مروی کسی بھی روایت میں یہ موجود نہیں ہے، نیز اس کے محرف ہونے کا بھی امکان ہے، اور مصنف عبدالرزاق (۲/ ۵٤۷) کی سند سے ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے، "أو أجد به المسير")

۶۰۰۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چلنے کی جلدی ہوتی یا کوئی معاملہ درپیش ہوتا، تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

601۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

تخريج: خ/تقصير الصلاة ١٣ (١١٠٦)، م/المسافرين ٥ (٧٠٣)، حم٢/٨، د/الصلاة ١٨٢ (١٥٥٨)، (تحفة الأشراف: ٦٨٢٢) (صحيح)

۶۰۱۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب اور عشا کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

47۔ اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

۴۷۔باب: دوران اقامت (حضر میں) جمع بین الصلاتین کا بیان

602۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: م/المسافرين ٦ (٧٠٥)، د/الصلاة ٢٧٤ (١٢١٠)، وقد أخرجه: ط/السفر ١ (٤)، (تحفة الأشراف: ٥٦٠٨)، حم١/٢٨٣، ٣٤٩ (صحيح)

۶۰۲۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر خوف اور بغیر سفر کے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھی۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شدید ضرورت کے وقت مقیم بھی جمع بین الصلا تین کر سکتا ہے لیکن یہ عادت نہ بنالی جائے۔

603۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ - وَاسْمُهُ غَزْوَانُ - قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِينَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلا مَطَرٍ، قِيلَ لَهُ: لِمَ؟ قَالَ: لِئَلا يَكُونَ عَلَى أُمَّتِهِ حَرَجٌ.

تخريج: م/المسافرين ٦ (٧٠٥)، د/الصلاة ٢٧٤ (١٢١١)، ت/الصلاة ٢٤ (١٨٧)، حم١/٣٥٤، (تحفة الأشراف: ٥٤٧٤) (صحيح)

۶۰۳۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں ❶ بغیر خوف اور بغیر بارش کے ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کر کے پڑھتے تھے، ان سے پوچھا گیا: آپ ایسا کیوں کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: تا کہ آپ کی امت کے لیے کوئی پریشانی نہ ہو۔

فائدہ ❶ :......اس سے معلوم ہوا کہ حالتِ قیام میں بغیر کسی خوف اور بارش کے جمع بین الصلا تین بوقتِ ضرورت جائز ہے، سنن ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی یہ روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو دو صلاتوں کو بغیر کسی عذر کے جمع کرے تو وہ بڑے گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے میں داخل ہوگیا'' ضعیف ہے، اس کی اسناد میں حنش بن قیس راوی ضعیف ہے، اس لیے یہ استدلال کے لائق نہیں، ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے، اور یہ ضعیف حدیث ان صحیح روایات کی معارض نہیں ہوسکتی جن سے جمع کرنا ثابت ہوتا ہے، اور بعض لوگ جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیماری کی وجہ سے ایسا کیا ہو تو یہ بھی صحیح نہیں کیوں کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کے منافی ہے کہ اس (جمع بین الصلا تین) سے مقصود یہ تھا کہ امت حرج میں نہ پڑے۔

604۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا.

تخريج: انظرحديث رقم: ٥٩٠ (صحيح)

۶۰۴۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (ظہر وعصر کی) آٹھ رکعتیں، اور (مغرب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعشاء کی) سات رکعتیں ملا کر پڑھیں۔

48- اَلْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

۴۸- باب: عرفے میں ظہر وعصر جمع کر کے پڑھنے کا بیان

605- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ، فَرُحِلَتْ لَهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ أَقَامَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٦٢٩)، د/المناسك ٣٤ (١٨٩٢)، ويأتي عند المؤلف برقم: (٦٥٦) (صحيح)

۶۰۵- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (حج میں منی سے مزدلفہ) چلے یہاں تک کہ آپ عرفہ آئے تو دیکھا کہ نمرہ ❶ میں آپ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا ہے، آپ نے وہاں قیام کیا، یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا آپ نے قصواء نامی اونٹنی ❷ لانے کا حکم دیا، تو آپ کے لیے اس پر کجاوہ کسا گیا، جب آپ وادی میں پہنچے تو لوگوں کو خطبہ دیا، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر پڑھائی، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عصر پڑھی، اور ان دونوں کے بیچ کوئی اور صلاۃ نہیں پڑھی۔

فائدہ ❶ :...... عرفات میں ایک جگہ کا نام ہے، جو عرفات کے مغربی کنارے پر ہے، آج کل یہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے جس کا آدھا حصہ عرفات کے اندر ہے، اور آدھا مغربی حصہ عرفات کے حدود سے باہر ہے۔

فائدہ ❷ :...... نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کا نام قصواء تھا، قصواء کے معنی کن کٹی کے ہیں، لیکن آپ کی اونٹنی کن کٹی نہیں تھی یہ اس کا لقب تھا۔

49- اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۴۹- باب: مزدلفے میں مغرب وعشا کو جمع کرنے کا بیان

606- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا.

تخريج: خ/الحج ٩٦ (١٦٧٤)، المغازي ٧٦ (٤٤١٤)، م/الحج ٤٧ (١٢٨٧)، ق/المناسك ٦٠ (٣٠٢٠)، (تحفة الأشراف: ٣٤٦٥)، ط/الحج ٦٥ (١٩٨)، حم٥/٤١٨، ٤١٩، ٤٢٠، ٤٢١، د/الصلاة ١٨٢ (١٥٥٧)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المناسك ٥٢ (١٩٢٥)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٣٠٢٩ مختصراً (صحيح)

۶۰۶۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفے میں مغرب اور عشا جمع کر کے پڑھی۔

607۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا أَتَى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هَذَا.

تخريج: انظرحديث رقم: ٤٨٢ (صحيح)

۶۰۷۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما عرفات سے چلے تو میں ان کے ساتھ تھا، جب وہ مزدلفہ آئے تو مغرب وعشا ایک ساتھ پڑھی، اور جب فارغ ہوئے تو کہنے لگے: اس جگہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح صلاۃ پڑھی تھی۔

608۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

تخريج: وقد أخرجه: م/الحج ٤٧ (٧٠٣)، د/المناسك ٦٥ (١٩٢٦)، ط/الحج ٦٥ (١٩٦)، حم٢/٥٦، (تحفة الأشراف: ٦٩١٤) (صحيح)

۶۰۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مزدلفے میں مغرب وعشا (جمع کرکے) پڑھی۔

609۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ صَلاتَيْنِ إِلا بِجَمْعٍ، وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا.

تخريج: خ/الحج ٩٩ (١٦٨٢)، م/الحج ٤٨ (١٢٨٩)، د/المناسك ٦٥ (١٩٣٤)، (تحفة الأشراف: ٩٣٨٤)، حم١/٣٨٤، ٤٢٦، ٤٣٤، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٣٠١٣، ٣٠٣٠، ٣٠٤١ مختصراً (صحيح)

۶۰۹۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مزدلفے کے علاوہ کسی جگہ جمع بین الصلا تین کرتے نہیں دیکھا، ❶ آپ نے اس روز فجر (اس کے عام) وقت سے ❷ پہلے پڑھ لی۔

فائدہ ❶ :...... عبداللہ بن مسعود کا نہ دیکھنا جمع بین الصلا تین کی نفی کو مستلزم نہیں، خصوصا جب عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے جمع بین الصلا تین کی صحیح روایات منقول ہیں۔

فائدہ ❷ :...... یعنی فجر طلوع ہوتے ہی پڑھ لی جب کہ عام حالات میں طلوع فجر کے بعد کچھ انتظار کرتے تھے۔

50۔ كَيْفَ الْجَمْعُ؟

۵۰۔ باب: جمع بین الصلا تین کیسے کی جائے؟

610۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ -، فَلَمَّا أَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ، وَلَمْ يَقُلْ: أَهْرَاقَ الْمَاءَ قَالَ: فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةَ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ، فَلَمَّا أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ نَزَعُوا رِحَالَهُمْ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٧)، وقد أخرجه: خ/الوضوء ٣٥ (١٨١)، الحج ٩٥ (١٦٧٢)، م/الحج ٤٧ (١٢٨٠)، د/المناسك ٦٤ (١٩٢٥)، حم ٥/٢٠٠، ٢٠٢، ٢٠٨، ٢١٠ (صحيح)

۶۱۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (انہیں نبی اکرم ﷺ نے عرفے میں سواری پر پیچھے بٹھالیا تھا) تو جب آپ ﷺ گھاٹی پر آئے تو اترے اور پیشاب کیا، (انہوں نے لفظ "بَالَ" کہا "أهراق الماء" نہیں کہا ❶) تو میں نے برتن سے آپ ﷺ پر پانی ڈالا، آپ نے ہلکا پھلکا وضو کیا، میں نے آپ سے عرض کی: صلاۃ پڑھ لیجیے، تو آپ نے فرمایا: صلاۃ تمہارے آگے ہے، جب آپ مزدلفہ پہنچے تو مغرب پڑھی، پھر لوگوں نے اپنی سواریوں سے کجاوے اتارے، پھر آپ نے عشا پڑھی۔

فائدہ ❶ :...... ان دونوں لفظوں کے معنی ہیں "پیشاب کیا"۔

51- فَضْلُ الصَّلَاةِ لِمَوَاقِيتِهَا

۵۱۔ باب: وقت پر صلاۃ پڑھنے کی فضیلت کا بیان

611- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ - وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِاللَّهِ -، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: ((اَلصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -)).

تخريج: خ/المواقيت ٥ (٥٢٧)، الجهاد ١ (٢٧٨٢)، الأدب ١ (٥٩٧٠)، التوحيد ٤٨ (٧٥٣٤)، م/الإيمان ٣٦ (٨٥)، ت/الصلاة ١٣ (١٧٣)، البر والصلة ٢ (١٨٩٨)، (تحفة الأشراف: ٩٢٣٢)، حم ١/٤٠٩، ٤٣٩، ٤٤٢، ٤٥١، د/الصلاة ٢٤ (١٢٦١) (صحيح)

۶۱۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وقت پر صلاۃ پڑھنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" ❶

فائدہ ❶ :...... مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو افضل الاعمال (زیادہ بہتر) کہا گیا ہے، اس کی توجیہ بعض لوگوں نے اس طرح کی ہے کہ ان میں "مِـن" پوشیدہ ہے، یعنی من افضل الاعمال، یعنی یہ کام زیادہ فضیلت والے عملوں میں سے ہے یا ان کی فضیلت میں مختلف اقوال، اوقات یا جگہوں کا اعتبار ملحوظ ہے، مثلاً: کسی وقت اول وقت صلاۃ پڑھنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افضل ہے، اور کسی وقت جہاد یا حجِ مبرور افضل ہے، یا مخاطب کے اعتبار سے اعمال کی افضلیت بتائی گئی ہے۔

612۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ - عَزَّ وَجَلَّ - قَالَ: ((إِقَامُ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ -)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٦١١ (صحيح)

٦١٢۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”صلاۃ کو اس کے وقت پر ادا کرنا، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا، اور اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔“

613۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَعَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَهُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُوتِرُ، قَالَ: وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْأَذَانِ وِتْرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ، وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى، وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٤٨١)، وأعاده برقم: ١٦٨٦ (صحيح)

٦١٣۔ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے کہ صلاۃ کی اقامت کہی گئی، تو لوگ ان کا انتظار کرنے لگے (جب وہ آئے تو) انہوں نے کہا: میں وتر پڑھنے لگا تھا، (اس لیے تاخیر ہوئی) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا: کیا (فجر کی) اذان کے بعد وتر ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، اور اقامت کے بعد بھی، اور انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ سو گئے حتیٰ کہ سورج نکل آیا، پھر آپ ﷺ نے صلاۃ پڑھی [1] اس حدیث کے الفاظ یحییٰ بن حکیم کے ہیں۔

فائدہ [1] :...... اس سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ وقت گزر جانے سے صلاۃ ساقط نہیں ہوتی، بلکہ اس کی قضا کرنی پڑتی ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ قضا فرائض کے ساتھ خاص ہے وہ اس حدیث سے وتر کے واجب ہونے پر دلیل پکڑتے ہیں، لیکن اس روایت میں فرائض کے ساتھ قضا کی تخصیص کی کوئی دلیل نہیں، سنتوں کی قضا بھی ثابت ہے جیسا کہ صحیحین میں ہے۔

52۔ فِيمَنْ نَسِيَ صَلَاةً

۵۲۔ باب: جو شخص صلاۃ بھول جائے تو کیا کرے؟

614۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَسِيَ صَلاةً، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا)) .

تخريج: م/المساجد ٥٥ (٦٨٤)، د/الصلاة ١١ (٤٤٢) مختصراً، ت/الصلاة ١٧ (١٧٨)، ق/الصلاة ١٠ (٦٩٦)، (تحفة الأشراف: ١٤٣٠)، حم١٠٠/٣، ٢٤٣، ٢٦٧، ٢٦٩، ٢٨٢ (صحيح)

۶۱۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص صلاۃ بھول جائے، جب یاد آ جائے تو اسے پڑھ لے۔“

53۔ فِيمَنْ نَامَ عَنِ الصَّلاةِ

۵۳۔ باب: جو شخص صلاۃ سے سو جائے تو کیا کرے؟

615۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الأَحْوَلُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلاةِ أَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((كَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا)) .

تخريج: ق/الصلاة ١٠ (٦٩٥)، حم٢٦٧/٣، (تحفة الأشراف: ١١٥١) (صحيح)

۶۱۵۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو صلاۃ سے سو جاتا ہے یا اس سے غافل ہو جاتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آ جائے تو اسے پڑھ لے۔“

616۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلاةِ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا)) .

تخريج: وقد أخرجه: د/الصلاة ١١ (٤٤١) مختصراً، ت/الصلاة ١٦ (١٧٧)، (تحفة الأشراف: ١٢٠٨٥)، حم٢٩٨/٥، ٣٠٢، ٣٠٥ (صحيح)

۶۱۶۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے صلاتوں سے اپنے سو جانے کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیند کی حالت میں کوئی تقصیر (کمی) نہیں ہے، تقصیر (کمی) تو جاگنے میں ہے (کہ جاگتا ہو اور صلاۃ نہ پڑھے یہاں تک کہ وقت گزر جائے)، تو جب تم میں سے کوئی آدمی صلاۃ بھول جائے، یا اس سے سو جائے تو جب یاد آئے اسے پڑھ لے۔“

617۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِيمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلاةِ الأُخْرَى، حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا)) .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۶۱۷۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیند کی حالت میں کوئی تقصیر (کمی) نہیں ہے، تقصیر (کمی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تواس شخص میں ہے جو صلاۃ نہ پڑھے یہاں تک کہ جس وقت اسے اس کا ہوش آئے تو دوسری نماز کا وقت ہو جائے۔''

54-إِعَادَةُ مَا نَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ

۵۴-باب: جس صلاۃ سے آدمی سو جائے تو اسے دوسرے روز اس کے وقت پر دوبارہ پڑھنے کا بیان

618- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلْيُصَلِّهَا أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٠٩٣) (صحيح)

۶۱۸- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب لوگ صلاۃ سے سو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے دوسرے روز اس کے وقت پر پڑھنا۔'' ❶

فائدہ ❶ :......مطلب یہ ہے کہ آج نیند کی وجہ سے تقصیر ہوگئی تو ہوگئی، اس کی ابھی قضا پڑھ لی ہے، لیکن کل سے اسے اپنے وقت پر پڑھنا، کیونکہ صحیح مسلم میں اس روایت کے الفاظ یوں ہیں ''فليصلها حين ينتبه لها، فإذا كان الغد فليصلها عند وقتها'' (یعنی: اس صلاۃ کو جب اٹھے تب پڑھ لے (یعنی قضا کر کے)، اور کل سے اس کو اپنے وقت پر پڑھا کرے) مؤلف سے ذہول ہوا ہے، اسی ذہول کی بنا پر انہوں نے مذکورہ باب باندھا ہے۔

619- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نَسِيتَ الصَّلَاةَ، فَصَلِّ إِذَا ذَكَرْتَ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ: (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي))). قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا بِهِ يَعْلَى مُخْتَصَرًا.

تخريج: وقد أخرجه، تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٢٤٣) (صحيح)

۶۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم صلاۃ بھول جاؤ تو یاد آنے پر اسے پڑھ لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ ❶ (صلاۃ قائم کرو جب میری یاد آئے)۔''

عبدالاعلی کہتے ہیں: اس حدیث کو ہم سے یعلی نے مختصراً بیان کیا ہے۔

فائدہ ❶ :......مشہور قراءت یاء متکلم کی طرف اضافت کے ساتھ ہے، لیکن یہ قراءت مقصود کے مناسب نہیں اس لیے اس کی تاویل یہ کی جاتی ہے کہ مضاف مقدر ہے اصل عبارت یوں ہے ''وقت ذكر صلاتي'' اور ایک شاذ قراءت ''للذكرى'' اسم مقصور کے ساتھ ہے جو أوفق بالمقصود ہے۔ (جو رقم: ۶۲۱ کے تحت آرہی ہے)۔

620- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ، عَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٣٣٧٣) (صحيح)

۶۲۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی صلاۃ بھول جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: صلاۃ قائم کرو جب میری یاد آئے۔“

621۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى﴾)). قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: هَكَذَا قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٢٠ (صحيح)

۶۲۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی صلاۃ بھول جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”صلاۃ قائم کرو یاد آنے پر“، معمر کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح پڑھا ہے؟ کہا: ہاں (یعنی: للذکریٰ)۔

55۔ كَيْفَ يُقْضَى الْفَائِتُ مِنَ الصَّلَاةِ؟

۵۵۔ باب: فوت شدہ صلاۃ کی قضاء کیسے کی جائے؟

622۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَسْرَيْنَا لَيْلَةً، فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَامَ، وَنَامَ النَّاسُ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُؤَذِّنَ، فَأَذَّنَ، ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٢٠١) (صحیح) (شواہد سے تقویت پا کر یہ روایت صحیح ہے ورنہ اس کے راوی ”عطاء“ آخری عمر میں مختلط ہو گئے تھے، اور ابوالاحوص نے ان سے اختلاط کی حالت میں روایت لی ہے)

۶۲۲۔ ابومریم (مالک بن ربیعہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، تو ہم رات بھر چلتے رہے جب صبح ہونے لگی تو آپ ﷺ اترے اور سو رہے، لوگ بھی سو گئے، تو سورج کی دھوپ پڑنے ہی پر آپ جاگے، تو آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اذان دی، پھر آپ نے فجر سے پہلے کی دونوں رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے اقامت کہی، اور آپ نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی، پھر آپ نے قیامت قائم ہونے تک جو اہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزیں ہونے والی ہیں انہیں ہم سے بیان کیں۔

623۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَحُبِسْنَا عَنْ صَلاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: فِي نَفْسِي نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلالاً، فَأَقَامَ، فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ، فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقَامَ، فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَقَامَ، فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ، ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((مَا عَلَى الأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ))

تخريج: ت/الصلاة ١٨ (١٧٩)، (تحفة الأشراف: ٩٦٣٣)، حم١/٣٧٥، ٤٢٣، ويأتي عند المؤلف برقم: ٦٦٣، ٦٦٤ (صحيح لغيره) (اس کی سند میں ''ابوعبیدۃ'' اور ان کے والد ''ابن مسعود رضی اللہ عنہ'' کے درمیان انقطاع ہے، نیز ''ابوالزبیر'' مدلس ہیں اور روایت عنعنہ سے کی ہے، مگر ابوسعید کی حدیث (رقم: ٦٦٢) اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث (رقم: ٤٨٣، ٥٣٦) سے تقویت پاکر یہ روایت بھی صحیح ہے)

۶۲۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہمیں (کافروں کی طرف سے) ظہر، عصر، مغرب اور عشاء سے روک لیا گیا، تو یہ میرے اوپر بہت گراں گزرا، پھر میں نے اپنے جی میں کہا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں، اور اللہ کے راستے میں ہیں، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، تو انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے ہمیں ظہر پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی، تو آپ نے ہمیں عصر پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی، تو آپ نے ہمیں مغرب پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی، تو آپ نے ہمیں عشا پڑھائی، پھر آپ ﷺ ہم پر گھومے اور فرمایا: ''روئے زمین پر تمہارے علاوہ کوئی جماعت نہیں ہے، جو اللہ کو یاد کر رہی ہو۔''

624۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: عَرَّسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ))، قَالَ: فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاةُ، فَصَلَّى الْغَدَاةَ.

تخريج: م/المساجد ٥٥ (٦٨٠)، (تحفة الأشراف: ١٣٤٤٤)، حم٢/٤٢٨، ٤٢٩ (صحيح)

۶۲۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کے آخری حصے میں سونے کے لیے پڑاؤ ڈالا، تو ہم (سوتے رہے) جاگ نہیں سکے یہاں تک کہ سورج نکل آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی سواری کا سر تھام لے (یعنی سوار ہو کر یہاں سے نکل جائے) کیوں کہ یہ ایسی جگہ ہے جس میں شیطان ہمارے ساتھ رہا''، ہم نے ایسا ہی کیا، پھر آپ ﷺ نے پانی مانگا اور وضو کیا، پھر دو رکعت صلاۃ پڑھی، پھر اقامت کہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی تو آپ نے فجر پڑھائی۔

625- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي سَفَرٍ لَهُ: ((مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لاَ نَرْقُدَ - عَنِ الصَّلاَةِ - عَنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ؟)) قَالَ بِلاَلٌ: أَنَا، فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ، فَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ حَتَّى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ، فَقَامُوا فَقَالَ: ((تَوَضَّئُوا))، ثُمَّ أَذَّنَ بِلاَلٌ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٢٠١)، حم٤/٨١ (صحيح الإسناد)

٦٢٥- جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک سفر میں فرمایا: ''آج رات کون ہماری نگرانی کرے گا تا کہ ہم فجر میں سوئے نہ رہ جائیں؟'' بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں، پھر انہوں نے سورج نکلنے کی جانب رخ کیا، تو ان پر ایسی نیند طاری کردی گئی کہ کوئی آواز ان کے کان تک پہنچ ہی نہیں سکی یہاں تک کہ سورج کی گرمی نے انہیں بیدار کیا، تو وہ اٹھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ وضو کرو''، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، تو آپ ﷺ نے دو رکعت فجر کی سنت پڑھی، اور لوگوں نے بھی فجر کی دو رکعت سنت پڑھی، پھر لوگوں نے فجر پڑھی۔

626- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَدْلَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ عَرَّسَ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا، فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى، وَهِيَ صَلاَةُ الْوُسْطَى.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٣٨٨)، وانظر حم١/٢٥٩ (منکر) (فجر کو ''صلاة الوسطیٰ'' کہنا منکر ہے، ''صلاة الوسطیٰ'' عصر کی صلاۃ ہے، اس کے راوی ''حبيب بن أبي حبيب'' سے وہم ہو جایا کرتا تھا)

٦٢٦- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں چلے، پھر رات کے آخری حصے میں سونے کے لیے پڑاؤ ڈالا، تو آپ جاگ نہیں سکے یہاں تک کہ سورج نکل آیا، یا اس کا کچھ حصہ نکل آیا، اور آپ صلاۃ نہیں پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج اوپر چڑھ آیا، پھر آپ نے صلاۃ پڑھی، اور یہی صلاۃ وسطیٰ ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :......لیکن ''صلاۃ فجر'' کو ''صلاة الوسطیٰ'' کہنا منکر ہے، ''صلاة الوسطیٰ'' عصر کی صلاۃ ہے، جب کہ وہ فجر کی صلاۃ تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7۔ كِتَابُ الْأَذَانِ
۷۔ کتاب: اذان کے احکام ومسائل

1۔ بَدْءُ الْأَذَانِ
۱۔ باب: اذان کی شروعات

627۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ، فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ، وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَوَ لَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ)).

تخريج: خ/الأذان ١ (٦٠٤)، م/الصلاة ١ (٣٧٧)، ت/الصلاة ٢٥ (١٩٠)، (تحفة الأشراف: ٧٧٧٥)، حم٢/١٤٨ (صحيح)

۶۲۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس وقت مسلمان مدینہ آئے تو وہ جمع ہو کر صلاۃ کے وقت کا اندازہ کرتے تھے، اس وقت کوئی صلاۃ کے لیے اذان نہیں دیتا تھا، تو ایک دن لوگوں نے اس سلسلے میں گفتگو کی، تو کچھ لوگ کہنے لگے: نصاریٰ کے مانند ایک ناقوس بنالو، اور کچھ لوگ کہنے لگے: بلکہ یہود کے سنکھ کی طرح ایک سنکھ بنالو، تو اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم کسی شخص کو بھیج نہیں سکتے کہ وہ صلاۃ کے لیے پکار دیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال! اٹھو اور صلاۃ کے لیے پکارو۔''

2۔ تَثْنِيَةُ الْأَذَانِ
۲۔ باب: اذان دہری کہنے کا بیان

628۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

تخريج: خ/الأذان ١ (٦٠٣)، ٢ (٦٠٥)، ٣ (٦٠٧)، أحاديث الأنبياء ٥٠ (٣٤٥٧)، م/الصلاة ٢ (٣٧٨)، د/الصلاة ٢٩ (٥٠٨، ٥٠٩)، ت/الصلاة ٢٧ (١٩٣)، ق/الأذان ٦ (٧٢٩، ٧٣٠)، (تحفة الأشراف: ٩٤٣)، حم٣/١٠٣، ١٨٩، د/الصلاة ٦ (١٢٣٠، ١٢٣١) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۸ـ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دہری اور اقامت اکہری کہنے کا حکم دیا۔

629ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى، وَالإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً، إِلاَّ أَنَّكَ تَقُولُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ.

تخريج: د/الصلاة ٢٩ (٥١٠، ٥١١)، (تحفة الأشراف: ٧٤٥٥)، حم٢/٨٥، ٨٧، د/الصلاة ٦ (١٢٢٩)، ويأتي عند المؤلف برقم: (٦٦٩) (حسن)

۶۲۹ـ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عہد رسالت میں اذان دہری اور اقامت اکہری تھی، البتہ تم "قد قامت الصلاة، قد قامت الصلاة" (دوبار) کہو۔

3ـ خَفْضُ الصَّوْتِ فِي التَّرْجِيعِ فِي الأَذَانِ

۳ـ باب: اذان میں ترجیع ❶ دھیمی آواز سے کرنے کا بیان

630ـ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ وَجَدِّي عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْعَدَهُ، فَأَلْقَى عَلَيْهِ الأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: هُوَ مِثْلُ أَذَانِنَا هَذَا، قُلْتُ لَهُ: أَعِدْ عَلَيَّ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ - مَرَّتَيْنِ - أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - مَرَّتَيْنِ - ثُمَّ قَالَ بِصَوْتٍ دُونَ ذَلِكَ الصَّوْتِ يُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهُ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ - مَرَّتَيْنِ -، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - مَرَّتَيْنِ - حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ - مَرَّتَيْنِ - حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ - مَرَّتَيْنِ - اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ.

تخريج: د/الصلاة ٢٨ (٥٠٠، ٥٠١، ٥٠٣، ٥٠٥)، ت/الصلاة ٢٦ (١٩١) مختصراً، ق/الأذان ٢ (٧٠٨)، حم٢/٤٠٨، ٤٠٩، د/الصلاة ٧ (١٢٣٢)، (تحفة الأشراف: ١٢١٦٩)، ويأتي عند المؤلف: (٦٣٣) (منکر) (ابومحذورہ سے مروی دیگر روایات کے برخلاف ہے اس میں الٹ پھیر ہے، دیکھیں اگلی روایات)

۶۳۰ـ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بٹھایا، اور حرفاً حرفاً اذان سکھائی (راوی) ابراہیم کہتے ہیں: وہ ہماری اس اذان کی طرح تھی۔ بشر بن معاذ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے (ابراہیم سے) کہا کہ میرے اوپر دہراؤ، تو انہوں نے کہا: "اللہ أکبر اللہ أکبر" ❷ "أشهد أن لا إله إلا الله" دومرتبہ، "أشهد أن محمدا رسول الله" دومرتبہ، پھر اس آواز سے دھیمی آواز میں کہا: وہ اپنے اردگرد والوں کو سنا رہے تھے، "أشهد أن لا إله إلا الله" دوبار، "أشهد أن محمدا رسول الله" دوبار، "حي على الصلاة" دوبار، "حي على الفلاح" دوبار، "الله أكبر الله أكبر، لا إله إلا الله"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ ❶ :......شہادتین کے کلمات کو پہلے دوبار آہستہ کہنے، پھر انہیں دوبار بلند آواز سے پکار کر کہنے کو ترجیع کہتے ہیں، جیسا کہ ابوداود کی روایت میں اس کی تصریح آئی ہے، لیکن باب کی حدیث سے اس کے برعکس ظاہر ہے، الا یہ کہ "دون ذلك" کی تاویل "سوی ذالك" سے کی جائے۔

فائدہ ❷ :......اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیگر کلمات کی طرح تکبیر بھی دو ہی بار ہے، لیکن آگے روایت آرہی ہے جس میں اذان کے کلمات ضبط کیے گئے ہیں، اس میں تکبیر چار بار ہے نیز اس روایت میں ترجیع کی تصریح آئی ہے، اور بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں ترجیع کا ذکر نہیں ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں صورتیں جائز ہیں، ترجیع کے ساتھ بھی اذان کہی جاسکتی ہے اور بغیر ترجیع کے بھی۔

4۔ كَمِ الْأَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ؟

۴۔باب: اذان میں کتنے کلمے ہیں؟

631۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ ، حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْأَذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ، وَالْإِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً)) ، ثُمَّ عَدَّهَا أَبُو مَحْذُورَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ، وَسَبْعَ عَشْرَةَ .

تخريج: م/الصلاة ٣ (٣٧٩)، د/ الصلاة ٢٨ (٥٠٢، ٥٠٤)، ت/الصلاة ٢٦ (١٩٢)، ق/الأذان ٢ (٧٠٩)، (تحفة الأشراف: ١٢١٦٩)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٦٣٢، ٦٣٤ (صحيح)

٦٣١۔ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذان کے انیس کلمے ہیں، اور اقامت کے سترہ کلمے"، پھر ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے انیس اور سترہ کلموں کو گن کر بتایا۔ ❶

فائدہ ❶ :......اذان میں اُنیس کلمات ترجیع والی اذان کے ساتھ مکمل ہوتے ہیں۔

5۔ كَيْفَ الْأَذَانُ

۵۔باب: اذان کیسے دیں؟

632۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَذَانَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ)) ثُمَّ يَعُودُ ، فَيَقُولُ: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَكْبَرُ، لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ)) .

تخریج: انظر حدیث رقم: ٦٣١ (حسن صحيح)

٦٣٢۔ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان سکھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَللّٰه أكبر اَللّٰه أكبر ، اَللّٰه أكبر اَللّٰه أكبر ، أشهد أن لا إله إلا اللّٰه ، أشهد أن لا إله إلا اللّٰه ، أشهد أن محمداً رسول اللّٰه ، أشهد أن محمداً رسول اللّٰه" پھر آپ لوٹتے اور کہتے: "أشهد أن لا إله إلا اللّٰه ، أشهد أن لا إله إلا اللّٰه ، أشهد أن محمدا رسول اللّٰه أشهد أن محمدا رسول اللّٰه ، حي على الصلاة ، حي على الصلاة ، حي على الفلاح ، حي على الفلاح ، اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر ، لا إله إلا اللّٰه۔

(اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، صلاۃ کے لیے آؤ، صلاۃ کے لیے آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں)۔

633۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ أَخْبَرَهُ - وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حَتَّى جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ - قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ: إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ ، وَأَخْشَى أَنْ أُسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ لَهُ: خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ ، فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ حُنَيْنٍ - مَقْفَلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ - فَلَقِيَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلاةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ ، فَظَلِلْنَا نَحْكِيهِ وَنَهْزَأُ بِهِ ، فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّوْتَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا حَتَّى وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ؟)) فَأَشَارَ الْقَوْمُ إِلَيَّ ، وَصَدَقُوا ، فَأَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي ، فَقَالَ: ((قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلاةِ)) ، فَقُمْتُ ، فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ ، قَالَ : ((قُلِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ)) ، ثُمَّ قَالَ: ((ارْجِعْ فَامْدُدْ صَوْتَكَ)) ، ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلا اللّٰهُ)) ثُمَّ دَعَانِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ ، فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مُرْنِي بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ: ((أَمَرْتُكَ بِهِ)) ، فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ، فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

تخریج: انظرحدیث رقم: ٦٣٠ (حسن صحیح)

٦٣٣۔عبداللہ بن محیریز، جو ابومحذورہ کے زیرِ پرورش ایک یتیم کے طور پر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ان کے شام کے سفر کے لیے سامان تیار کیا کہتے ہیں کہ میں نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں شام جا رہا ہوں، اور میں ڈرتا ہوں کہ آپ کی اذان کے متعلق مجھ سے کہیں سوال کیا جائے اور میں جواب نہ دے پاؤں، اس لیے مجھے اذان سکھا دو)، تو آپ نے کہا: میں چند لوگوں کے ساتھ نکلا، رسول اللہ ﷺ کے حنین سے لوٹتے وقت ہم حنین کے راستے میں تھے، ہم رسول اکرم ﷺ سے راستے میں ملے، آپ ﷺ کے مؤذن نے صلاۃ کے لیے آپ ﷺ کے پاس (ہی) اذان دی، ہم نے مؤذن کی آواز سنی، اور حال یہ تھا کہ ہم اس سے متنفر تھے، ہم اس کی نقل اتارنے اور اس کا مذاق اڑانے لگے، رسول اللہ ﷺ نے آواز سنی تو ہمیں بلوایا تو ہم آ کر آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے پوچھا: ''میں نے (ابھی) تم میں سے کس کی آواز سنی ہے؟'' تو لوگوں نے میری جانب اشارہ کیا، اور انہوں نے سچ کہا تھا، آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا، اور مجھے روک لیا اور فرمایا: ''اٹھو اور صلاۃ کے لیے اذان دو۔'' تو میں اٹھا، آپ ﷺ نے بذاتِ خود مجھے اذان سکھائی، آپ نے فرمایا: ''کہو: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ'' (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوبارہ اپنی آواز کھینچو (بلند کرو)''، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو! أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، صلاۃ کے لیے آؤ، صلاۃ کے لیے آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں)، پھر جس وقت میں نے اذان پوری کر لی تو آپ نے مجھے بلایا، اور ایک تھیلی دی جس میں کچھ چاندی تھی، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے مکے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اذان دینے پر مامور فرما دیجیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں اس کے لیے مامور کر دیا“، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے عامل عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس مکہ آیا تو میں نے ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے صلاۃ کے لیے اذان دی۔

6ـ الْأَذَانُ فِي السَّفَرِ

۶۔باب: سفر میں اذان دینے کا بیان

634ـ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشْرَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ، فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُونَ بِالصَّلَاةِ، فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ، نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ سَمِعْتُ فِي هَؤُلَاءِ تَأْذِينَ إِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ)) ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا، فَأَذَّنَّا رَجُلٌ رَجُلٌ، وَكُنْتُ آخِرَهُمْ، فَقَالَ حِينَ أَذَّنْتُ: ((تَعَالَ)) ، فَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، فَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِي، وَبَرَّكَ عَلَيَّ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَأَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ)) ، قُلْتُ: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَعَلَّمَنِي كَمَا تُؤَذِّنُونَ الْآنَ بِهَا: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ)) - فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ - قَالَ: وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ - مَرَّتَيْنِ -: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ)) . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هَذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ، عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذَلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ .

تخریج: انظر حدیث رقم: ٦٣١ (صحیح)

۶۳۴۔ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسولِ اکرم ﷺ حنین سے نکلے تو میں (بھی) نکلا، میں اہلِ مکہ کا دسواں شخص تھا، ہم انہیں تلاش کر رہے تھے تو ہم نے انہیں صلاۃ کے لیے اذان دیتے ہوئے سنا، تو ہم بھی اذان دینے (اور) ان کا مذاق اڑانے لگے، تو رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ان لوگوں میں سے ایک اچھی آواز والے شخص کی اذان میں نے سنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے" چنانچہ آپ نے ہمیں بلا بھیجا تو یکے بعد دیگرے سبھی لوگوں نے اذان دی، اور میں ان میں سب سے آخری شخص تھا جب میں اذان دے چکا (تو آپ ﷺ نے فرمایا): "ادھر آؤ!" چنانچہ آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا، اور میری پیشانی پر (شفقت کا) ہاتھ پھیرا، اور تین بار برکت کی دعائیں دیں، پھر فرمایا: "جاؤ اور خانہ کعبہ کے پاس اذان دو" (تو) میں نے کہا: کیسے اللہ کے رسول؟ تو آپ نے مجھے اذان سکھائی جیسے تم اس وقت اذان دے رہے ہو: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ)) (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، صلاۃ کے لیے آؤ، صلاۃ کے لیے آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ)، اور فجر میں ((اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ)) (صلاۃ نیند سے بہتر ہے، صلاۃ نیند سے بہتر ہے) کہا، (اور) کہا: مجھے آپ نے اقامت دہری سکھائی: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آؤ صلاۃ کے لیے، آؤ صلاۃ کے لیے، آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، صلاۃ قائم ہوگئی، صلاۃ قائم ہوگئی، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں) ابن جریج کہتے ہیں کہ یہ پوری حدیث مجھے عثمان نے بتائی، وہ اسے اپنے والد اور عبدالملک بن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ کی ماں دونوں کے واسطے سے روایت کر رہے تھے کہ ان دونوں نے اسے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔

7۔ أَذَانُ الْمُنْفَرِدِيْنَ فِي السَّفَرِ

۷۔ باب: سفر میں دو شخص ہوں تو ان کی اذان کا بیان

635۔ أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي - وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: أَنَا وَصَاحِبٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِي - فَقَالَ: ((إِذَا سَافَرْتُمَا، فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا)).

تخريج: خ/الأذان ١٨ (٦٣٠)، الجهاد ٤٢ (٢٨٤٨)، م/المساجد ٥٣ (٦٧٤)، ت/الصلاة ٣٧ (٢٠٥)، ق/إقامة ٤٦ (٩٧٩)، (تحفة الأشراف: ١١١٨٢)، حم٣/٤٣٦، ٥/٥٣، د/الصلاة ٤٢ (١٢٨٨)، ويأتي عند المؤلف: ٧٨٢ (صحيح)

۶۳۵۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے ایک چچا زاد بھائی دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، دوسری بار انہوں نے کہا کہ میں اور میرے ایک ساتھی دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم دونوں سفر کرو تو دونوں اذان کہو ❶ اور دونوں اقامت کہو، اور جو تم دونوں میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔“

فائدہ ❶: ...... یعنی ایک اذان کہے اور دوسرا جواب دے، یا یہ کہا جائے کہ دونوں کی طرف اسناد مجازی ہے، مطلب یہ ہے کہ تم دونوں کے درمیان اذان اور اقامت ہونی چاہیے، جو بھی کہے، اذان اور اقامت کا معاملہ چھوٹے یا بڑے کے ساتھ خاص نہیں، البتہ امامت جو بڑا ہو وہ کرے۔

8۔ اِجْتِزَاءُ الْمَرْءِ بِأَذَانِ غَيْرِهِ فِي الْحَضَرِ

۸۔ باب: حضر میں دوسرے کی اذان پر آدمی کے اکتفا کرنے کا بیان

636۔ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا إِلَى أَهْلِنَا، فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَاهُ مِنْ أَهْلِنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا عِنْدَهُمْ، وَعَلِّمُوهُمْ، وَمُرُوهُمْ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

تخريج: خ/الأذان ١٧ (٦٢٨) مطولاً، ١٨ (٦٣١) مطولاً، ٣٥ (٦٥٨)، ٤٩ (٦٨٥) مطولاً، ١٤٠ (٨١٩)، الأدب ٢٧ (٦٠٠٨) مطولاً، أخبار الآحاد ١ (٧٢٤٦) مطولاً، م/المساجد ٥٣ (٦٧٤) مطولاً، د/الصلاة ٦١ (٥٨٩)، (تحفة الأشراف: ١١١٨٢)، ويأتي عند المؤلف (٦٧٠) (صحيح)

۶۳۶۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے، ہم نے آپ کے پاس بیس روز قیام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحیم (بہت مہربان) اور نرم دل تھے، آپ نے سمجھا کہ ہم اپنے گھر والوں کے مشتاق ہوں گے، تو آپ نے ہم سے پوچھا: ہم اپنے گھروں میں کن کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں؟ ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ، (اور) ان کے پاس رہو، اور (جو کچھ سیکھا ہے اسے) ان لوگوں کو بھی سکھاؤ، اور جب صلاۃ کا وقت آ پہنچے تو انہیں حکم دو کہ تم میں سے کوئی ایک اذان کہے، اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

637۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ، فَقَالَ [لِي أَبُو قِلَابَةَ: هُوَ حَيٌّ أَفَلَا تَلْقَاهُ؟ قَالَ أَيُّوبُ: فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ:] لَمَّا كَانَ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ، فَذَهَبَ أَبِي بِإِسْلَامِ أَهْلِ حِوَائِنَا، فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلْنَاهُ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ - وَاللّٰهِ - مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَقًّا، فَقَالَ: ((صَلُّوا صَلَاةَ - كَذَا - فِي حِينِ كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا)).

تخريج: خ/المغازي ٥٣ (٤٣٠٢) مطولاً، د/الصلاة ٦١ (٥٨٥، ٥٨٦، ٥٨٧)، (تحفة الأشراف: ٤٥٦٥)، حم٥/٤٧٥، ٣/٢٩، و٥/٢٩، ٣٠، ٧١، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٧٦٨، ٧٩٠ (صحيح)

۶۳۷۔ ایوب کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے مجھ سے کہا کہ عمرو بن سلمہ زندہ ہیں تم ان سے مل کیوں نہیں لیتے، (کہ براہِ راست ان سے یہ حدیث سن لو) تو میں عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے ملا، اور میں نے ان سے جا کر پوچھا تو انہوں نے کہا: جب فتح (مکہ) کا واقعہ پیش آیا، تو ہر قبیلے نے اسلام لانے میں جلدی کی، تو میرے باپ (بھی) اپنی قوم کے اسلام لانے کی خبر لے کر گئے، جب وہ (واپس) آئے تو ہم نے ان کا استقبال کیا، تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم، میں اللہ کے سچے رسول ﷺ کے پاس سے آیا ہوں، انہوں نے فرمایا ہے: ”فلاں صلاۃ فلاں وقت اس طرح پڑھو، فلاں صلاۃ فلاں وقت اس طرح، اور جب صلاۃ کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی ایک اذان دے، اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ تمہاری امامت کرے۔“

9۔ الْمُؤَذِّنَانِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

۹۔ باب: ایک مسجد میں دو مؤذن ہونے کا بیان

638۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ)).

تخريج: خ/الأذان ١٢ (٦٢٠)، وقد أخرجه: ط/الصلاة ٣ (١٤)، (تحفة الأشراف: ٧٢٣٧) (صحيح)

۶۳۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بلال رات ہی میں اذان دیتے ہیں تو تم لوگ کھاؤ پیو [1] یہاں تک کہ (عبداللہ) ابن ام مکتوم اذان دیں۔“

فائدہ [1] ...... بلال رضی اللہ عنہ سحری کے لیے سونے والوں کو جگاتے ہیں اور فجر کی تیاری کے لیے، رات باقی رہتی تھی تبھی اذان دیتے تھے، اور عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد اذان دیا کرتے تھے، اس لیے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان پر کھاتے پیتے رہنے کی اجازت دی گئی۔

639۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: ((إِنَّ بِلالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)).

تخريج: م/الصيام ٨ (١٠٩٢)، ت/الصلاة ٣٥ (٢٠٣)، (تحفة الأشراف: ٦٩٠٩) (صحيح)

٦٣٩۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال رات رہتی ہے تبھی اذان دے دیتے ہیں، تو تم لوگ کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کے اذان دینے کی آواز سنو۔''

10۔ هَلْ يُؤَذِّنَانِ جَمِيعًا أَوْ فُرَادَى ؟

١٠۔ باب: کیا دونوں مؤذن ایک ساتھ اذان دیتے تھے یا یکے بعد دیگرے؟

640۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَذَّنَ بِلالٌ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ))، قَالَتْ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَصْعَدَ هَذَا .

تخريج: خ/الأذان ١٣ (٦٢٢، ٦٢٣)، مختصراً الصوم ١٧ (١٩١٨، ١٩١٩)، م/الصيام ٨ (١٠٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٣٥)، حم٦/٤٤، ٤٥، ١٨٥، ١٨٦، د/الصلاة ٤ (١٢٢٧) (صحيح)

٦٤٠۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بلال اذان دیں تو کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں''، ان دونوں کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ یہ اتر رہے ہوتے اور وہ چڑھ رہے ہوتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... مبالغے کے طور پر ایسا کہا ہے، ورنہ صحیح بخاری میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں صراحت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ تہجد پڑھنے والوں کو اور سونے والوں کو متنبہ کرنے کے لیے اذان دیتے تھے کہ جا کر سحری کھا لو، یا غسل وغیرہ کی ضرورت ہو تو فارغ ہو لو، (دیکھیے: حدیث نمبر ٦٤٢)

641۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هُشَيْمٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَذَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا، وَإِذَا أَذَّنَ بِلالٌ فَلا تَأْكُلُوا، وَلا تَشْرَبُوا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٧٨٣)، حم٦/٤٣٣ (صحيح)

٦٤١۔ اُنیسہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب (عبداللہ) ابن ام مکتوم اذان دیں تو کھاؤ پیو، اور جب بلال اذان دیں تو کھانا پینا بند کر دو۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... یہ ان بیشتر روایتوں کے خلاف ہے جن میں ہے کہ بلال کی اذان پہلے ہوتی تھی، چنانچہ ابن عبدالبر وغیرہ نے کہا ہے کہ اس روایت میں قلب ہوا ہے، اور صحیح وہی ہے جو بیشتر روایتوں میں ہے۔ امام بیہقی نے ابن خزیمہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: اگر یہ روایت صحیح ہے تو ممکن ہے ان دونوں کے درمیان باری رہی ہو، تو جب بلال رضی اللہ عنہ کی باری رات میں اذان کہنے کی ہوتی تو وہ رات میں اذان کہتے، اور جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی ہوتی تو وہ رات میں کہتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11- اَلْأَذَانُ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ

١١- باب: صلاۃ کا وقت ہوئے بغیر اذان دینے کا بیان

642- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُوقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا)). يَعْنِي: فِي الصُّبْحِ.

تخریج: خ/الأذان ١٣ (٦٢١) مطولاً، الطلاق ٢٤ (٥٢٩٨) مطولاً، أخبار الآحاد ١ (٧٢٤٨) مطولاً، م/الصوم ٨ (١٠٩٣) مطولاً، د/الصوم ١٧ (٢٣٤٧) مطولاً، ق/الصوم ٢٣ (١٦٩٦) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٩٣٧٥)، حم١/٣٨٦، ٣٩٢، ٤٣٥، ويأتي عند المؤلف بأتم منه في الصيام ٣٠ برقم: ٢١٧٢ (صحيح)

٦٤٢- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "بلال رات رہتی ہے تبھی اذان دے دیتے ہیں تاکہ سونے والوں کو جگادیں اور تہجد پڑھنے والوں کو (سحری کھانے کے لیے) گھر لوٹادیں، اور وہ اس طرح نہیں کرتے، یعنی صبح ہونے پر اذان نہیں دیتے ہیں، بلکہ پہلے ہی دیتے ہیں۔" ❶

فائدہ ❶ :......لہٰذا ان کی اذان پر کھانا پینا نہ چھوڑو۔

12- وَقْتُ أَذَانِ الصُّبْحِ

١٢- باب: صبح کی اذان کا وقت

643- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ، فَأَمَرَ - رَسُولُ اللهِ ﷺ - بِلَالًا، فَأَذَّنَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَخَّرَ الْفَجْرَ حَتَّى أَسْفَرَ، ثُمَّ أَمَرَهُ، فَأَقَامَ فَصَلَّى، ثُمَّ قَالَ: ((هَذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ)).

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨١٥)، حم٣/١٢١ (صحيح الإسناد)

٦٤٣- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک پوچھنے والے نے رسول اللہ ﷺ سے فجر کی اذان کا وقت پوچھا تو آپ نے بلال کو حکم دیا، تو انہوں نے فجر طلوع ہونے کے بعد اذان دی، پھر جب دوسرا دن ہوا تو انہوں نے فجر کو مؤخر کیا یہاں تک کہ خوب اجالا ہوگیا، پھر آپ نے انہیں (اقامت کا) حکم دیا، تو انہوں نے اقامت کہی، اور آپ نے صلاۃ پڑھائی پھر فرمایا: "یہ ہے فجر کا وقت۔"

13- كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ؟

١٣- باب: اذان دیتے وقت مؤذن کیا کرے؟

644- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ، فَجَعَلَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ - هَكَذَا -،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَنْحَرِفُ يَمِينًا وَشِمَالاً .

تخريج: خ/الأذان ١٩ (٦٣٤)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ١١٨٠٧)، حم٤/٣٠٨، د/الصلاة ٨ (١٢٣٤) (صحيح)

٦٤٤۔ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو بلال رضی اللہ عنہ نے نکل کر اذان دی، تو وہ اپنی اذان میں اس طرح کرنے لگے یعنی (حَيَّ عَلٰی ...... کے وقت) دائیں اور بائیں مڑ رہے تھے۔

14-رَفْعُ الصَّوْتِ بِالأَذَانِ

۱۴۔باب: اذان میں آواز بلند کرنے کا بیان

645- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ مَالِكٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الأَنْصَارِيُّ - الْمَازِنِيُّ - عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاسَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ ، فَإِنَّهُ لا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلا إِنْسٌ وَلا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ .

تخريج: خ/الأذان ٥ (٦٠٩)، بدء الخلق ١٢ (٣٢٩٦)، التوحيد ٥٢ (٧٥٤٨)، ق/الأذان ٥ (٧٢٣)، ط/الصلاة ١ (٥)، حم٣/٦، ٣٥، ٤٣، (تحفة الأشراف: ٤١٠٥) (صحيح)

٦٤٥۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بن صعصعہ انصاری مازنی روایت کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور صحراء کو محبوب رکھتے ہو، تو جب تم اپنی بکریوں میں یا اپنے جنگل میں رہو اور صلاۃ کے لیے اذان دو تو اپنی آواز بلند کرو، کیونکہ مؤذن کی آواز جو بھی جن وانس یا کوئی اور چیز [1] سنے گی تو وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گی، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

فائدہ [1] :......کوئی اور چیز عام ہے اس میں حیوانات نباتات اور جمادات سبھی داخل ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہیں بھی قوتِ گویائی عطا فرمائے گا اور یہ چیزیں بھی مؤذن کی اذان کی گواہی دیں گی۔

646- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِي: ابْنَ زُرَيْعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، سَمِعَهُ مِنْ فَمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ ، وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ)) .

تخريج: د/الصلاة ٣١ (٥١٥) مطولاً، ق/الأذان ٥ (٧٢٤) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١٥٤٦٦)، حم٢/٢٦٦، ٤١١، ٤٢٩، ٤٥٨، ٤٦١ (صحيح)

٦٤٦۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک کو یہ کہتے سنا ہے: ''مؤذن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی آواز جہاں تک پہنچتی ❶ ہے اس کی مغفرت کردی جائے گی، اور تمام خشک وتر اس کی گواہی دیں گے۔"

فائدہ ❶ :...... یعنی جتنی بلند اس کی آواز ہوگی اسی قدر اس کی بخشش ہوگی، یا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر مسافت میں اس کے جتنے گناہوں کی سمائی ہوگی وہ سب بخش دیے جائیں گے۔

647- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْكُوفِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ، وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨٨٨)، حم٤/٢٨٤، ٢٩٨، وقد أخرجه: د/الصلاة ٩٤ (٦٦٤)، ق/إقامة ٥١ (٩٩٧) (صحيح)

٦٤٧- براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر صلاۃ، یعنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے ان کے لیے صلاۃ بھیجتے، یعنی ان کے حق میں دعا کرتے ہیں، اور مؤذن کو جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے بخش دیا جاتا ہے، اور خشک وتر میں سے جو بھی اسے سنتا ہے اس کی تصدیق کرتا ہے، اور اُسے ان تمام کے برابر ثواب ملے گا جو اس کے ساتھ صلاۃ پڑھیں گے۔"

15- التَّثْوِيبُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ

۱۵- باب: فجر کی اذان میں تثویب، یعنی "الصلاۃ خیر من النوم" کے کہنے ❶ کا بیان

648- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَانَ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، قَالَ: كُنْتُ أُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَكُنْتُ أَقُولُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ الأَوَّلِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢١٧٠)، حم٣/٤٠٨ (صحيح)

٦٤٨- ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے اذان دیتا تھا، اور میں فجر کی پہلی اذان ❷ میں کہتا تھا: ((حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)). (آؤ کامیابی کی طرف، صلاۃ نیند سے بہتر ہے، صلاۃ نیند سے بہتر ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں)

فائدہ ❶ :...... تثویب سے مراد فجر کی اذان میں "الصلاۃ خیر من النوم" کہنا ہے۔

فائدہ ❷ :...... پہلی اذان سے مراد اذان ہے، اقامت کو دوسری اذان کہتے ہیں۔

649- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهٰذَا الإِسْنَادِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَلَيْسَ بِأَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ.

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ١٢١٧٠) (صحيح)

۶۴۹۔اس سند سے بھی سفیان سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔
ابوعبدالرحمٰن امام نسائی کہتے ہیں: ابوجعفر سے مراد ابوجعفر الفراء نہیں ہیں۔

16۔ آخِرُ الْأَذَانِ

۱۶۔باب: اذان کے آخری الفاظ

650۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ بِلاَلٍ، قَالَ: آخِرُ الأَذَانِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٠٣١) (صحيح)

۶۵۰۔ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اذان کا آخری کلمہ "اَللّٰه أكبر اَللّٰه أكبر، لا إله إلا الله" ہے۔

651۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: كَانَ آخِرُ أَذَانِ بِلاَلٍ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٠٣١) (صحيح الإسناد)

۶۵۱۔اسود کہتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخری کلمات یہ تھے "الله أكبر الله أكبر، لا إله إلا الله"۔

652۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٠٣١) (صحيح)

۶۵۲۔اس سند سے بھی اسود سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

653۔أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ آخِرَ الأَذَانِ: ((لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢١٧١) (صحيح)

۶۵۳۔ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اذان کا آخری کلمہ "لا إله إلا الله" ہے۔

17۔الْأَذَانُ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُودِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ

۱۷۔باب: بارش کی رات میں جماعت میں نہ آنے کے لیے اذان کے طریقے کا بیان

654۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، يَقُولُ: أَنْبَأَنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُنَادِيَ النَّبِيِّ ﷺ - يَعْنِي فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ فِي السَّفَرِ - يَقُولُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٧٠٦)، حم١٦٨/٤، ٣٤٦، ٣٧٠/٥، ٣٧٣ (صحيح الإسناد)

٦٥٤۔ عمرو بن اوس کہتے ہیں کہ ہمیں قبیلہ ثقیف کے ایک شخص نے خبر دی کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کے منادی کو سفر میں بارش کی رات میں "حيّ على الصلاة، حيّ على الفلاح، صلوا في رحالكم" (صلاۃ کے لیے آؤ، فلاح (کامیابی) کے لیے آؤ، اپنے ڈیروں میں صلاۃ پڑھ لو) کہتے سنا۔ ❶

فائدہ ❶: ...... یہ صلاۃ میں نہ آنے کی اجازت ہے، اور "حي على الصلاة" میں جو آنا چاہے اس کے لیے آنے کی ندا ہے، دونوں میں کوئی منافات نہیں۔

655- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ.

تخريج: خ/الأذان ٤٠ (٦٦٦)، م/المسافرين ٣ (٦٩٧)، د/الصلاة ٢١٤ (١٠٦٣)، وقد أخرجه: ط/الصلاة ٢ (١٠)، حم٦٣/٢، د/الصلاة ٥٥ (١٣١١)، (تحفة الأشراف: ٨٣٤٢) (صحيح)

٦٥٥۔ نافع روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سرد اور ہوا والی رات میں صلاۃ کے لیے اذان دی، تو انہوں نے کہا: "ألا صلّوا في رحالكم" (لوگو سنو! (اپنے) گھروں میں صلاۃ پڑھ لو) کیوں کہ رسول اللہ ﷺ جب سرد بارش والی رات ہوتی تو مؤذن کو حکم دیتے تو وہ کہتا: "ألا صلّوا فی الرِّحال" (لوگو سنو! (اپنے) گھروں میں صلاۃ پڑھ لو)۔

18- الْأَذَانُ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي وَقْتِ الْأُولَى مِنْهُمَا

۱۸۔باب: صلاۃ میں جمع تقدیم کے لیے پہلی صلاۃ کے وقت اذان کا بیان

656- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ قَالَ: سَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَنَزَلَ بِهَا، حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ، حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ أَقَامَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

تخريج: انظرحديث حديث رقم: ٦٠٥ (صحيح)

٦٥٦۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چلے یہاں تک کہ عرفہ آئے، تو آپ کو نمرہ ❶ میں اپنے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خیمہ لگا ہوا ملا، وہاں آپ نے قیام کیا یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے قصواء نامی اونٹنی پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا، تو وہ کسا گیا (اور آپ سوار ہوکر چلے) یہاں تک کہ جب آپ وادی کے اندر پہنچے تو آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر پڑھائی، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عصر پڑھائی، اوران دونوں کے درمیان کوئی اور چیز نہیں پڑھی۔

فائدہ ❶: ......عرفات کی حدود سے پہلے ایک جگہ کا نام ہے۔

19۔ الأَذَانُ لِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِ الأُولَى مِنْهُمَا

۱۹۔ باب: صلاۃ میں جمع تاخیر کے لیے پہلی صلاۃ کے ختم ہوجانے کے بعد کی اذان کا بیان

657۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَهَى إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٦٣٠) (صحيح)

٦٥٧۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ (عرفہ سے) لوٹے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے، تو آپ ﷺ نے ایک اذان اور دو اقامت سے مغرب اور عشا پڑھائی، اوران دونوں کے درمیان کوئی صلاۃ نہیں پڑھی۔

658۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا مَعَهُ بِجَمْعٍ فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلَاةَ، فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: هَكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ .

تخريج: انظرحديث حديث رقم: ٤٨٢ (صحيح)

(لیکن "ثم قال: الصلاۃ" کا ٹکڑا صحیح نہیں ہے، اس کی جگہ "ثم أقام الصلاۃ" صحیح ہے، جیسا کہ رقم: ٨٢) میں گزرا)۔

٦٥٨۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مزدلفے میں تھے، تو انہوں نے اذان دی پھر اقامت کہی، اور ہمیں مغرب پڑھائی، پھر کہا: عشا بھی پڑھ لی جائے، پھر انہوں نے عشا دو رکعت پڑھائی، میں نے کہا: یہ کیسی صلاۃ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس جگہ ایسی ہی صلاۃ پڑھی ہے۔

20۔ الإِقَامَةُ لِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ

٢٠۔ جو شخص جمع بین الصلاتین کرے وہ اقامت ایک بار کہے یا دو بار کہے؟

659۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظرحدیث رقم: ٤٨٢ (شاذ) (لیکن "بإقامة واحدة" (ایک اقامت سے) کا ٹکڑا شاذ ہے، محفوظ یہ ہے کہ "دو اقامت" سے پڑھی' جیسا کہ رقم: ۴۸۲ میں گزرا)

۶۵۹۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مزدلفے میں مغرب اور عشا ایک اقامت سے پڑھی، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (بھی) ایسے ہی کیا تھا، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

660۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

تخریج: انظرحدیث رقم: ٤٨٢ (شاذ)

(ایک اقامت سے دونوں صلاتیں پڑھنے کی بات شاذ ہے، صحیح بات یہ ہے کہ ہرایک الگ الگ اقامت سے پڑھے)

۶۶۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزدلفے میں ایک اقامت سے صلاۃ پڑھی۔

661۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ، صَلَّى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ، وَلَمْ يَتَطَوَّعْ قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَلا بَعْدُ.

تخریج: خ/الحج ٩٦ (١٦٧٣)، د/المناسك ٦٥ (١٩٢٧، ١٩٢٨)، حم٢/٥٦، ١٥٧، د/المناسك ٥٢ (١٩٢٦)، ويأتي عند المؤلف: ٣٠٣١) (تحفة الأشراف: ٦٩٢٣) (صحيح)

۶۶۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفے میں دو صلاتیں جمع کیں (اور) ان دونوں میں سے ہرایک کو ایک اقامت سے پڑھیا ❶ اور ان دونوں (صلاتوں) سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل صلاۃ نہیں پڑھی۔

فائدہ ❶ :...... اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر صلاۃ کے لیے الگ الگ اقامت کہی، اور اس سے پہلے جو روایتیں گزری ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ دونوں کے لیے ایک ہی اقامت کہی۔ دونوں کے لیے الگ الگ اقامت کہنے کی تائید جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے جو مسلم میں آئی ہے، اور جس میں "بأذان واحد و إقامتين" کے الفاظ آئے ہیں، نیز اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے "أقيمت الصلاة فصلى المغرب، ثم أناخ كل إنسان بعيره في منزله، ثم أقيمت العشاء فصلاها" لہٰذا مثبت کی روایت کو منفی روایت پر ترجیح دی جائے گی، یا ایک اقامت والی حدیث کی تاویل یہ کی جائے کہ ہر صلاۃ کے لیے اقامت کہی۔

21۔ الْأَذَانُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلَوَاتِ

۲۱۔ باب: فوت شدہ صلاتوں کے لیے اذان کہنے کا بیان

662۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: شَغَلَنَا الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ صَلاةِ الظُّهْرِ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِي الْقِتَالِ مَا نَزَلَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ﴾، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلالاً فَأَقَامَ لِصَلاةِ الظُّهْرِ، فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا لِوَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ لِلْعَصْرِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا، ثُمَّ أَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤١٢٦)، حم٣/٢٥، ٤٩، ٦٧، د/الصلاة ١٨٦ (١٥٦٥) (صحيح)

٦٦٢۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مشرکین نے غزوۂ خندق (احزاب) کے دن ہمیں ظہر سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا، یہ واقعہ قتال کے سلسلے میں جو (آیتیں) اتری ہیں ان کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے، چنانچہ اللہ عزوجل نے ﴿وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ﴾ ❶ نازل فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی صلاۃ کی اقامت کہی تو آپ نے اسے ویسے ہی ادا کیا جیسے آپ اسے اس کے وقت پر ادا کرتے تھے، پھرانہوں نے عصر کی اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ویسے ہی ادا کیا جیسے آپ اسے اس کے وقت پر پڑھا کرتے تھے، پھرانہوں نے مغرب کی اذان دی تو آپ نے ویسے ہی ادا کیا، جیسے آپ اسے اس کے وقت پر پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ ❶:......اوراس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مؤمنوں کو کافی ہوگیا (الاحزاب : ٢٥)۔

22۔ الاجْتِزَاءُ لِذٰلِكَ كُلِّهِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ، وَالإِقَامَةُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

٢٢۔ باب: ساری فوت شدہ صلاتوں کے لیے ایک اذان کے کافی ہونے اور ہرایک کے لیے الگ الگ اقامت کہنے کا بیان

663۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَأَمَرَ بِلالاً فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٦٢٣ (صحيح)

(پچھلی روایت سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''ابوعبیدہ'' کا اپنے والد ابن مسعود سے سماع نہیں ہے)۔

٦٦٣۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگِ خندق (احزاب) کے دن مشرکین نے نبی اکرم ﷺ کو چار صلاتوں سے روکے رکھا، چنانچہ آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی، پھر اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر پڑھی، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی تو آپ ﷺ نے عصر پڑھی، پھرانہوں نے اقامت کہی تو آپ نے مغرب پڑھی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے عشا پڑھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23۔ الاكْتِفَاءُ بِالإِقَامَةِ لِكُلِّ صَلاةٍ

۲۳۔ باب: ہر صلاۃ کے لیے صرف اقامت پر اکتفا کرنے کا بیان

664۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ، فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُونَ عَنْ صَلاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنَادِيًا، فَأَقَامَ لِصَلاةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا، وَأَقَامَ لِصَلاةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا، وَأَقَامَ لِصَلاةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا، وَأَقَامَ لِصَلاةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا، ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: ((مَا عَلَى الأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٦٢٣ (صحيح لغيره) (اس کے راوی ''ابوالزبیر'' مدلس ہیں اور عنعنہ سے روایت کیے ہوئے ہیں، اور ''ابوعبیدہ'' اور ان کے والد ''ابن مسعود'' کے درمیان سند میں انقطاع ہے، مگر شواہد سے تقویت پا کر صحیح ہے)

۶۶۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے تو مشرکوں نے ہمیں ظہر عصر، مغرب اور عشا سے روکے رکھا، تو جب مشرکین بھاگ کھڑے ہوئے تو رسول اکرم ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے صلاۃ ظہر کے لیے اقامت کہی تو ہم نے ظہر پڑھی (پھر) اس نے عصر کے لیے اقامت کہی تو ہم نے عصر پڑھی، (پھر) اس نے مغرب کے لیے اقامت کہی تو ہم لوگوں نے مغرب پڑھی، پھر اس نے عشا کے لیے اقامت کہی تو ہم نے عشا پڑھی، پھر نبی اکرم ﷺ ہماری طرف گھومے (اور) فرمایا: ''روئے زمین پر تمہارے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ عز وجل کو یاد کر رہی ہو''

24۔ الإِقَامَةُ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً مِنْ صَلاةٍ

۲۴۔ باب: ایک رکعت بھول جانے کے بعد اسے پڑھنے کے لیے اقامت کہنے کا بیان

665۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى يَوْمًا، فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلاةِ رَكْعَةٌ، فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نَسِيتَ مِنَ الصَّلاةِ رَكْعَةً، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَأَمَرَ بِلالاً فَأَقَامَ الصَّلاةَ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً، فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي: أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ؟ قُلْتُ: لاَ إِلاَّ أَنْ أَرَاهُ، فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ: هَذَا هُوَ، قَالُوا: هَذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ.

تخريج: د/الصلاة ١٩٦ (١٠٢٣)، (تحفة الأشراف: ١١٣٧٦)، حم ٦/٤٠١ (صحيح)

۶۶۵۔ معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صلاۃ پڑھائی، اور ابھی صلاۃ کی ایک رکعت باقی ہی رہ گئی تھی کہ آپ نے سلام پھیر دیا، ایک شخص آپ کی طرف بڑھا، اور اس نے عرض کی کہ آپ ایک رکعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ بھول گئے ہیں، تو آپ مسجد کے اندر آئے اور بلال کو حکم دیا تو انہوں نے صلاۃ کے لیے اقامت کہی، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک رکعت صلاۃ پڑھائی، میں نے لوگوں کو اس کی خبر دی تو لوگوں نے مجھ سے کہا: کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، لیکن میں اسے دیکھ لوں (تو پہچان لوں گا) کہ یکا یک وہ میرے قریب سے گزرا تو میں نے کہا: یہ ہے وہ شخص، تو لوگوں نے کہا: یہ طلحہ بن عبید اللہ (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

25_أَذَانُ الرَّاعِي

۲۵۔باب: چرواہے کی اذان کا بیان

666_ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّحْمنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا لَرَاعِي غَنَمٍ، أَوْ عَازِبٌ عَنْ أَهْلِهِ))، فَنَظَرُوا، فَإِذَا هُوَ رَاعِي غَنَمٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٢٥١)، حم٤/٣٣٦، وفي اليوم والليلة ١٨ (٣٨) (صحيح الاسناد)

٦٦٦۔عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے ایک شخص کی آواز سنی جو اذان دے رہا تھا، تو آپ ﷺ نے بھی اسی طرح کہا جیسے اس نے کہا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کوئی بکریوں کا چرواہا ہے، یا اپنے گھر والوں سے بچھڑا ہوا ہے''، لوگوں نے دیکھا تو وہ (واقعی) بکریوں کا چرواہا نکلا۔

26_ الْأَذَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ

۲۶۔باب: اکیلے صلاۃ پڑھنے والے کے لیے اذان کا بیان

667_ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ، يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، يَخَافُ مِنِّي، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ)).

تخريج: د/الصلاة ٢٧٢ (١٢٠٣)، (تحفة الأشراف: ٩٩١٩)، حم٤/١٤٥، ١٥٧، ١٥٨ (صحيح)

٦٦٧۔عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''تمہارا رب اس بکری کے چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی کے کنارے پر اذان دیتا اور صلاۃ پڑھتا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: دیکھو میرے اس بندے کو یہ اذان دے رہا ہے اور صلاۃ قائم کر رہا ہے، یہ مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے (اس) بندے کو بخش دیا، اور اسے جنت میں داخل کر دیا ہے''۔

27_الْإِقَامَةُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ

۲۷۔باب: اکیلے صلاۃ پڑھنے والے کے لیے اقامت کا بیان

668_أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْـنِ رِفَـاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِي صَفِّ الصَّلَاةِ .... الْحَدِيثَ.

تخريج: د/الصلاة ١٤٨ (٨٦١)، ت/الصلاة ١١١ (٣٠٢) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٣٦٠٤)، حم٤/٣٤٠، وقد أخرجه: د/الصلاة ١٤٨ (٨٥٧، ٨٥٨، ٨٥٩، ٨٦٠)، ق/الطهارة ٥٧ (٤٦٠)، ويأتي عند المؤلف: ١٠٥٤، ١١٣٧، ١٣١٤، ١٣١٥ (صحيح)

٦٦٨۔ رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان صلاۃ کی صف میں بیٹھے ہوئے تھے، آگے راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ مسیئ صلاۃ (جلدی جلدی صلاۃ پڑھنے والے شخص) والی حدیث ہے جسے مصنف نے درج ذیل تین ابواب:(١) باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع، (٢) باب الرخصة في الذكر في السجود اور (٣)باب أقل ما يجزى به الصلاة میں ذکر کیا ہے،لیکن ان تینوں جگہوں پر کسی میں بھی اقامت کا ذکر نہیں ہے، البتہ ابوداود اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس میں ”فتوضأ كما أمرك الله ثم تشهد فأقم“ کے الفاظ وارد ہیں جس سے حدیث اور باب میں مناسبت ظاہر ہے۔

28- كَيْفَ الْإِقَامَةُ؟

۲۸۔ باب: اقامت کیسے کہے؟

669- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَذَانِ فَقَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً، إِلَّا أَنَّكَ إِذَا قُلْتَ: ”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ، فَإِذَا سَمِعْنَا ”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ تَوَضَّأْنَا، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٢٩ (صحيح)

٦٦٩۔ جامع مسجد کے موذن ابومثنیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان دوہری اور اقامت اکہری ہوتی تھی، البتہ جب آپ ”قد قامت الصلاة“ کہتے تو اسے دوبار کہتے، چنانچہ جب ہم ” قد قامت الصلاة “سن لیتے، تو وضو کرتے پھر ہم صلاۃ کے لیے نکلتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ایسا بعض لوگ اور کبھی کبھی کرتے تھے، پھر بھی آپ کی لمبی قراءت کے سبب جماعت پا لیتے تھے۔

29- إِقَامَةُ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهِ

۲۹۔ باب: ہر ایک کا اپنے لیے الگ الگ اقامت کہنے کا بیان

670- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلِصَاحِبٍ لِي: ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَحَدُكُمَا)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٦٣٦ (صحيح)

٦٧٠۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے اور میرے ایک ساتھی سے فرمایا: ''جب صلاۃ کا وقت آ جائے تو تم دونوں اذان دو، پھر دونوں ❶ اقامت کہو، پھر تم دونوں میں سے کوئی ایک امامت کرے۔''

فائدہ ❶ :......ترجمۃ الباب پر ''ثم أقيما'' سے استدلال ہے، اس سے لازم آتا ہے کہ اذان بھی ہر ایک اپنے لیے الگ الگ کہے، لیکن یہ بعید از فہم ہے، اور اس کی توجیہ حدیث رقم: ٦٣٥ میں گزر چکی ہے۔

30۔فَضْلُ التَّأْذِينِ

٣٠۔ باب: اذان دینے کی فضیلت کا بیان

671۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظَلَّ الْمَرْءُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى؟!)).

تخريج: خ/الأذان ٤ (٦٠٨)، وقد أخرجه: خ/، د/المساجد ٣١ (٥١٦)، ط/الصلاة ١ (٦)، (تحفة الأشراف: ١٣٨١٨)، حم٢/٣١٣، ٣٩٨، ٤١١، ٤٦٠، ٥٠٣، ٥٢٢، ٥٣١، د/الصلاة ١١ (١٢٤٠) (صحيح)

٦٧١۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب صلاۃ کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا ❶ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے کہ اذان (کی آواز) نہ سنے، پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو واپس لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ جب صلاۃ کے لیے اقامت کہی جاتی ہے، تو (پھر) پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے، اور جب اقامت ہو چکتی ہے تو پھر آ جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی اور اس کے نفس کے درمیان وسوسے ڈالتا ہے، کہتا ہے (کہ) فلاں چیز یاد کر فلاں چیز یاد کر جو پہلے یاد نہ تھیں، یہاں تک کہ آدمی کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ وہ جان نہیں پاتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔''

فائدہ ❶ :......یعنی تیزی سے پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے جس سے اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور پیچھے سے ہوا خارج ہونے لگتی ہے، یا وہ بالقصد شرارتاً گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے۔

31۔الِاسْتِهَامُ عَلَى التَّأْذِينِ

٣١۔ باب: اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کا بیان

672۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٥٤١ (صحيح)

٦٧٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگرلوگ جان لیں کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں رہنے میں کیا ثواب ہے، پھر قرعہ اندازی کے علاوہ اورکوئی راستہ نہ پائیں تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی کریں گے، نیز اگر وہ جان لیں (کہ) ظہر اول وقت پر پڑھنے کا کیا ثواب ہے تو وہ اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے، اور اگر وہ اس ثواب کو جان لیں جو عشا اور فجر میں ہے تو وہ ان دونوں صلاتوں میں ضرور آئیں گے، گو چوتڑ کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......حدیث میں "حبوا" کا لفظ آیا ہے جس کے معنی ہاتھوں کے سہارے چلنے کے ہیں، جیسے بچہ ابتدا میں چلتا ہے یا چوتڑوں کے بل گھسٹ کر چلنے کو حبو کہتے ہیں۔

32۔ اتِّخَاذُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِي لا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا

٣٢۔ باب: اجرت نہ لینے والے آدمی کو موذن مقرر کرنے کا بیان

673۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي، فَقَالَ: ((أَنْتَ إِمَامُهُمْ، وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا)).

تخريج: د/الصلاة ٤٠ (٥٣١)، ق/الأذان ٣ (٩٨٧)، (تحفة الأشراف: ٩٧٧٠)، حم ٤/٢١ (٢١٧، ٢١٨)، وقد أخرجه: م/ الصلاة ٣٧ (٤٦٨) (صحيح)

٦٧٣۔ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے میرے قبیلے کا امام بنا دیجیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان کے امام ہو (لیکن) ان کے کمزور لوگوں کی اقتدا کرنا ❶ اور ایسے شخص کو موذن رکھنا جو اپنی اذان پر اجرت نہ لے۔''

فائدہ ❶ :......یعنی ان کی رعایت کرتے ہوئے صلاۃ ہلکی پڑھانا۔

33۔ الْقَوْلُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

٣٣۔ باب: جس طرح مؤذن کہے اسی طرح اذان سننے والا بھی کہے

674۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ)).

تخريج: خ/الأذان ٧ (٦١١)، م/الصلاة ٧ (٣٨٣)، د/الصلاة ٣٦ (٥٢٢)، ت/الصلاة ٤٠ (٢٠٨)، ق/الأذان ٤ (٧٢٠)، (تحفة الأشراف: ٤١٥٠)، ط/الصلاة ١ (٢)، حم٥/٣، ٥٣، ٧٨، ٩٠، د/الصلاة ١٠ (١٢٣٧) (صحيح)

٦٧٤۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اذان سنو تو ویسے ہی کہو جیسا مؤذن کہتا ہے۔''

34۔ ثَوَابُ ذَلِكَ

٣٤۔ باب: اذان کا جواب دینے کے ثواب کا بیان

675۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الأَشَجِّ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ خَالِدٍ الزُّرَقِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّضْرَ بْنَ سُفْيَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ بِلالٌ يُنَادِي، فَلَمَّا سَكَتَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٦٤١)، حم٢/٣٥٢ (حسن)

٦٧٥۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر اذان دینے لگے، جب وہ خاموش ہوگئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یقین کے ساتھ اس طرح کہا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

35۔ اَلْقَوْلُ مِثْلَ مَا يَتَشَهَّدُ الْمُؤَذِّنُ

٣٥۔ باب: مؤذن کے تشہد کی طرح سننے والا بھی تشہد کہے

676۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَالَ: ((اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ)) فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ: ((أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ)) فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ: ((أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ)) فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي هَكَذَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: خ/الجمعة ٢٣ (٩١٤)، (تحفة الأشراف: ١١٤٠٠)، وفي عمل اليوم والليلة رقم: (٣٥٠، ٣٥١)، حم٤/٩٣، ٩٥، ٩٨ (صحيح)

٦٧٦۔ مجمع بن یحییٰ انصاری کہتے ہیں کہ میں ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ مؤذن اذان دینے لگا، اور اس نے کہا: الله أكبر الله أكبر، تو انہوں نے بھی دومرتبہ الله أكبر الله أكبر کہا، پھر اس نے أشهد أن لا إله إلا الله کہا، تو انہوں نے بھی دومرتبہ أشهد أن لا إله إلا الله کہا، پھر اس نے أشهد أن محمداً رسول الله کہا، تو انہوں نے بھی دومرتبہ أشهد أن محمداً رسول الله کہا، پھر انہوں نے کہا: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کہتے تھے۔

677- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُجَمِّعٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ.

تخريج: أنظر ما قبله، وقد أخرجه المؤلف في اليوم والليلة برقم: (٣٤٩) (صحيح)

٦٧٧- ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا تو جیسے اس نے کہا ویسے ہی آپ نے بھی کہا۔

36- اَلْقَوْلُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ

۳۶- باب: جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ کہے تو سننے والا کیا کہے؟

678- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ، قَالا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى أَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: إِنِّي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، حَتَّى إِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ قَالَ: لاَحَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللّٰهِ، فَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ قَالَ: لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللّٰهِ، وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٤٣١)، حم٤/٩١، ٩٨، د/الصلاة ١٠ (١٢٣٩) (حسن)

٦٧٨- علقمہ بن وقاص کہتے ہیں کہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے مؤذن نے اذان دی، تو آپ ویسے ہی کہتے رہے جیسے مؤذن کہہ رہا تھا یہاں تک کہ جب اس نے "حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ" کہا تو انہوں نے: "لاَحَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللّٰهِ" کہا، پھر جب اس نے حی علی الفلاح کہا تو انہوں نے: "لاَحَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللّٰهِ" کہا، اور اس کے بعد مؤذن جس طرح کہتا رہا وہ بھی ویسے کہتے رہے پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کہتے ہوئے سنا ہے۔

37- اَلصَّلاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الأَذَانِ

۳۷- باب: اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود (صلاۃ) بھیجنے کا بیان

679- أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، وَصَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِي الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لاَ تَنْبَغِي إِلاَّ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ)).

تخريج: م/الصلاة ٧ (٣٨٤)، د/الصلاة ٣٦ (٥٢٣)، ت/المناقب ١ (٣٦١٤)، (تحفة الأشراف: ٨٨٧١)، حم٢/١٦٨، وفي اليوم والليلة (٤٥) (صحيح)

٦٧٩۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا: ''جب مؤذن کی آواز سنو تو تم بھی ویسے ہی کہو جیسے وہ کہتا ہے، اور مجھ پر صلاۃ وسلام ❶ بھیجو، کیوں کہ جو مجھ پر ایک بار صلاۃ بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت وبرکت بھیجتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ ❷ طلب کرو، کیونکہ وہ جنت میں ایک درجہ ومرتبہ ہے جو کسی کے لائق نہیں سوائے اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے، اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں، تو جو میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا، اس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔'' ❸

فائدہ ❶ :...... صلاۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کے معنی رحمت ومغفرت کے ہیں، اور فرشتوں کی طرف ہو تو مغفرت طلب کرنے کے ہیں، اور بندوں کی طرف ہو تو دعا کرنے کے ہیں۔

فائدہ ❷ :...... وسیلے کے معنی قرب کے، اور اس طریقہ کے ہیں جس سے انسان اپنے مقصود تک پہنچ جائے، یہاں مراد جنت کا وہ درجہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا جائے گا۔

فائدہ ❸ :...... بشرطیکہ اس کا خاتمہ ایمان اور توحید پر ہوا ہو۔

38۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الأَذَانِ

٣٨۔ باب: اذان سننے کے بعد کی دعا کا بیان

680۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِاللهِ - بْنِ قَيْسٍ - عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَ اللهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولاً، وَبِالإِسْلامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)).

تخريج: م/الصلاة ٧ (٣٨٦)، د/الصلاة ٣٦ (٥٢٥)، ت/الصلاة ٤٢ (٢١٠)، ق/الأذان ٤ (٧٢١)، (تحفة الأشراف: ٣٨٧٧)، حم١/١٨١، في اليوم والليلة (٧٣) (صحيح)

٦٨٠۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مؤذن (کی اذان) سن کر یہ کہا: ''وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلا اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولاً وَبِالإِسْلامِ دِينًا'' (اور میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد ﷺ کے رسول ہونے، اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں) تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔“

681۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ، إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

تخريج: خ/الأذان ٨ (٦١٤)، تفسير الاسراء ١١ (٤٧١٩)، د/الصلاة ٣٨ (٥٢٩)، ت/الصلاة ٤٣ (٢١١)، ق/الأذان ٤ (٧٢٣)، (تحفة الأشراف: ٣٠٤٦)، وفي اليوم والليلة (٤٦) (صحيح)

٦٨١۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ)) (اے اللہ! اس کامل پکار اور قائم رہنے والی صلاۃ کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ ❶ اور فضیلت ❷ عطا فرما، اور مقامِ محمود ❸ میں پہنچا جس کا تو نے وعدہ کیا ہے ❹ تو قیامت کے دن اس پر میری شفاعت نازل ہوگی“ ❺۔

فائدہ ❶ :......وسیلہ جنت کے درجات میں سے ایک اعلیٰ درجے کا نام ہے۔

فائدہ ❷ :......فضیلت وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کو خصوصیت کے ساتھ تمام مخلوق پر حاصل ہوگا، اور یہ بھی احتمال ہے کہ وسیلہ ہی کی تفسیر ہو۔

فائدہ ❸ :...... یہ وہ مقام ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو عطا کرے گا، اور اسی جگہ آپ ﷺ وہ شفاعتِ عظمیٰ فرمائیں گے جس کے بعد لوگوں کا حساب وکتاب ہوگا۔

فائدہ ❹ :......بیہقی کی روایت میں اس دعا کے بعد ”إنك لا تخلف الميعاد“ کا اضافہ ہے، لیکن یہ صحیح نہیں، اسی طرح اس دعا کے پڑھتے وقت کچھ لوگ ”يا أرحم الراحمين“ کا اضافہ کرتے ہیں، اس اضافہ کا بھی کتبِ حدیث میں کہیں وجود نہیں۔

فائدہ ❺ :...... یہ وعدہ آیتِ کریمہ: ﴿عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (الإسراء: ٧٩) میں کیا گیا ہے۔

39۔ اَلصَّلَاةُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

٣٩۔ باب: اذان اور اقامت کے درمیان سنت (نفل صلاۃ) پڑھنے کا بیان

682۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ كَهْمَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، لِمَنْ شَاءَ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: خ/الأذان ١٤ (٦٢٤)، ١٦ (٦٢٧)، م/المسافرین ٥٦ (٨٣٨)، د/الصلاة ٣٠٠ (١٢٨٣)، ت/الصلاة ٢٢ (١٨٥) مختصراً، ق/إقامة ١١٠ (١١٦٢)، (تحفة الأشراف: ٩٦٥٨)، حم ٤/٨٦ و ٥/٥٤، ٥٥، ٥٧، د/الصلاة ١٤٥ (١٤٨٠) (صحیح)

۶۸۲۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر دو اذان ❶ کے درمیان ایک صلاۃ ہے، ہر دو اذان کے درمیان ایک صلاۃ ہے، ہر دو اذان کے درمیان ایک صلاۃ ہے، جو چاہے اس کے لیے۔''

فائدہ ❶ :...... ہر دو اذان سے مراد اذان اور اقامت ہے جیسا کہ مؤلف نے ترجمۃ الباب میں اشارہ کیا ہے، اس حدیث سے مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے کا استحباب ثابت ہو رہا ہے، جس کے لیے دوسرے دلائل موجود ہیں واللہ أعلم۔

683۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ، حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ كَذَلِكَ، وَيُصَلُّونَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ شَيْءٌ.

تخریج: خ/الصلاة ٩٥ (٥٠٣)، الأذان ١٤ (٦٢٥)، (تحفة الأشراف: ١١١٢)، وقد أخرجه: حم ٣/٢٨٠، د/الصلاة ١٤٥ (١٤٨١) (صحیح)

۶۸۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مؤذن جب اذان دیتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ کھڑے ہوتے، اور ستون کے پاس جانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے، اور صلاۃ پڑھتے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے، اور وہ اسی طرح (صلاۃ کی حالت میں) ہوتے، اور مغرب سے پہلے بھی پڑھتے، اور اذان و اقامت کے بیچ کوئی زیادہ فاصلہ نہیں ہوتا تھا۔ ❶

فائدہ ❶ :......مطلب یہ ہے کہ ان دونوں رکعتوں کے پڑھنے میں جلدی کرتے، کیونکہ اذان اور اقامت میں کوئی زیادہ فاصلہ نہیں ہوتا۔

40۔ اَلتَّشْدِيدُ فِي الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الأَذَانِ
۴۰۔ باب: اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنے کی برائی کا بیان

684۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ حَتَّى قَطَعَهُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

تخریج: م/المساجد ٤٥ (٦٥٥)، د/الصلاة ٤٣ (٥٣٦)، ت/الصلاة ٣٦ (٢٠٤)، ق/الأذان ٧ (٧٣٣)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفة الأشراف: ١٣٤٧٧)، حم ٠ ٢/٤١، ٤١٦، ٤٧١، ٥٠٦، ٥٣٧، د/الصلاة ١٢ (١٢٤١) (صحيح)

٦٨٤۔ ابوالشعثاء کہتے ہیں: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک شخص اذان کے بعد مسجد سے گزرنے لگا یہاں تک کہ مسجد سے باہر نکل گیا، تو انہوں نے کہا: رہا یہ شخص تو اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

685۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو صَخْرَةَ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ .

تخريج: انظرحديث رقم: ٦٨٤ (صحيح)

٦٨٥۔ ابوالشعثاء کہتے ہیں کہ ایک شخص صلاۃ کی اذان ہوجانے کے بعد مسجد سے باہر نکلا، تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

41-إِيذَانُ الْمُؤَذِّنِينَ الْأَئِمَّةَ بِالصَّلَاةِ

۴۱۔ باب: مؤذن کا امام کو صلاۃ کی خبر دینے کا بیان

686۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْإِقَامَةِ، فَيَخْرُجُ مَعَهُ. وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ .

تخريج: وقد أخرجه: م/المسافرين ١٧ (٧٣٦)، د/الصلاة ٣١٦ (١٣٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٦٥٧٣)، حم ٦/٣٤، ٧٤، ٨٣، ٨٥، ٨٨، ١٤٣، ٢١٥، ٢٤٨، ويأتي عند المؤلف في السهو ٧٤ (برقم: ١٣٢٩) (صحيح)

٦٨٦۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عشا سے فارغ ہونے سے لے کر فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے، ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے، اور ایک رکعت وتر پڑھتے، ❶ اور ایک اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ اتنی دیر میں تم میں کا کوئی پچاس آیتیں پڑھ لے، پھر اپنا سر اٹھاتے، اور جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہوجاتا اور آپ ﷺ پر فجر عیاں اور ظاہر ہوجاتی تو ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے، پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آکر آپ کو خبر کردیتا کہ اب اقامت ہونے والی ہے، تو آپ اس کے ساتھ نکلتے۔

بعض راوی ایک دوسرے پر اس حدیث میں اضافہ کرتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس سے صراحت کے ساتھ ایک رکعت کے وتر کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

687- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ كُرَيْبًا مُولَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ فَوَصَفَ أَنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ، ثُمَّ نَامَ حَتّٰى اسْتَثْقَلَ، فَرَأَيْتُهُ يَنْفُخُ، وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ: اَلصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

تخريج: خ/الوضوء ٥ (١٣٨)، ٣٦ (١٨٣)، الأذان ٥٨ (٦٩٨)، ٧٧ (٧٢٦)، ١٦١ (٨٥٩)، الوتر ١ (٩٩٢)، العمل في الصلاة ١ (١١٩٨)، تفسير آل عمران ١٩ (٤٥٧١)، ٢٠ (٤٥٧٢)، الدعوات ١٠ (٦٣١٦)، التوحيد ٢٧ (٧٤٥٢)، م/المسافرين ٢٦ (٧٦٣)، د/الصلاة ٣١٦ (١٣٦٤، ١٣٦٧)، ت/الشمائل ٣٨، ٣٩، ٢٤٥، ٢٥٢، ق/إقامة ١٨١ (١٣٦٣)، (تحفة الأشراف: ٦٣٦٢)، ط/صلاة الليل ٢ (١١)، حم٢٤٢/١، ٣٥٨، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٦٢١ (صحيح)

٦٨٧- کریب مولی ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد (صلاۃ اللیل) کیسی تھی؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے ساتھ گیارہ رکعتیں پڑھیں، پھر سو گئے یہاں تک کہ نیند گہری ہوگئی، پھر میں نے آپ کو خراٹے لیتے ہوئے دیکھا، اتنے میں آپ کے پاس بلال رضی اللہ عنہ آئے، اورعرض کی: اللہ کے رسول! صلاۃ؟ تو آپ نے اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں، پھر لوگوں کو صلاۃ پڑھائی اور (پھر سے) وضو نہیں کیا۔

42- إِقَامَةُ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ

۴۲- باب: امام کے نکلنے کے وقت مؤذن کے اقامت کہنے کا بیان

688- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي خَرَجْتُ)).

تخريج: خ/الأذان ٢٢ (٦٣٧)، ٢٣ (٦٣٨)، الجمعة ١٨ (٩٠٩)، م/المساجد ٢٩ (٦٠٤)، د/الصلاة ٤٦ (٥٣٩، ٥٤٠)، ت/الصلاة ٢٩٨ (٥٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٢١٠٦)، حم٣٠٢/٥، ٣٠٤، ٣٠٧، ٣٠٨، ٣٠٩، ٣١٠، د/الصلاة ٤٧ (١٢٩٦، ١٢٩٧)، ويأتي عند المؤلف في الإمامة برقم: ٧٩١ (صحيح)

٦٨٨- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب صلاۃ کے لیے اقامت کہی جائے تو جب تک تم مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8- كِتَابُ الْمَسَاجِدِ
٨- کتاب: مسجد کے فضائل ومسائل

1- اَلْفَضْلُ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ
ا- باب: مسجد بنانے کی فضیلت کا بیان

689- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ، بَنَى اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ - لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٧٦٧)، حم٤/٣٨٦ (صحيح)

٦٨٩- عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“

2- اَلْمُبَاهَاةُ فِي الْمَسَاجِدِ
٢- باب: مساجد کی تعمیر میں فخر ومباہات کا بیان

690- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ)).

تخريج: د/الصلاة ١٢ (٤٤٩)، ق/المساجد ٢ (٧٣٩)، (تحفة الأشراف: ٩٥١)، حم٣/١٣٤، ١٤٥، ١٥٢، ٢٣٠، ٢٨٣، د/الصلاة ١٢٣ (١٤٤٨) (صحيح)

٦٩٠- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لوگ مساجد بنانے میں فخر ومباہات کریں گے۔“

3- ذِكْرُ أَيِّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلًا؟
٣- باب: سب پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟

691- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السِّكَّةِ، فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ! أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلاً؟ قَالَ: ((اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ))، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((الْمَسْجِدُ الأَقْصَى))، قُلْتُ: وَكَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: ((أَرْبَعُونَ عَامًا وَالأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكْتَ الصَّلاَةَ فَصَلِّ)).

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ١٠ (٣٣٦٦)، ٤٠ (٣٤٢٥)، م/المساجد ١ (٥٢٠)، ق/المساجد ٧ (٧٥٣)، (تحفة الأشراف: ١١٩٩٤)، حم٥/١٥٠، ١٥٦، ١٥٧، ١٦٠، ١٦٦، ١٦٧ (صحيح)

٦٩١۔ ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ گلی میں راستہ چلتے ہوئے میں اپنے والد (یزید بن شریک) کو قرآن سنا رہا تھا، جب میں نے آیتِ سجدہ پڑھی تو انہوں نے سجدہ کیا، میں نے کہا: ابا محترم! کیا آپ راستے میں سجدہ کرتے ہیں؟ کہا: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجدِ حرام''، میں نے عرض کی: پھر کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجدِ اقصیٰ'' ❶ میں نے پوچھا: ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس سال کا، اور پوری روئے زمین تمہارے لیے سجدہ گاہ ہے، تو تم جہاں کہیں صلاۃ کا وقت پا جاؤ صلاۃ پڑھ لو''۔

فائدہ ❶ :...... یہاں ابراہیم علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کا مسجد بنانا مراد نہیں ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک ہزار سال سے زیادہ کا فاصلہ ہے، بلکہ مراد آدم علیہ السلام کا بنانا ہے، ابن ہشام کی کتاب التیجان میں ہے کہ آدم علیہ السلام جب کعبہ بنا چکے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیت المقدس جانے اور وہاں ایک مسجد بنانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ گئے اور جا کر وہاں بھی انہوں نے ایک مسجد بنائی، (کذا فی زهر الربى)، حافظ ابن کثیر (البداية والنهاية ١٦٢١) میں لکھتے ہیں کہ اہلِ کتاب کا کہنا ہے کہ مسجدِ اقصیٰ کی تعمیر پہلے یعقوب علیہ السلام نے کی ہے، اگر یہ قول صحیح ہے تو ابراہیم اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہما السلام کے خانہ کعبہ کی تعمیر اور یعقوب علیہ السلام کے مسجد اقصیٰ کی تعمیر میں چالیس سال کا فاصلہ ہوسکتا ہے۔ تاریخِ انسانی میں ایسا دوسری بار ہوا تھا۔

4-فَضْلُ الصَّلاةِ فِي الْمَسَاجِدِ

۴- باب: مساجد میں صلاۃ پڑھنے کی فضیلت

692-أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلصَّلاةُ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ)).

تخريج: م/الحج ٩٤ (١٣٩٦) (وعنده "عن ابن عباس عن ميمونة، وهو الصواب كما في التحفة، (تحفة الأشراف: ١٨٠٥٧)، حم٦/٣٣٣، ويأتي عند المؤلف في المناسك ١٢٤ (برقم: ٢٩٠١) (صحيح)

٦٩٢۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں صلاۃ پڑھی تو میں نے اس کے متعلق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے: ''اس مسجد میں صلاۃ پڑھنا دوسری مسجدوں میں صلاۃ پڑھنے سے ہزار گنا افضل ہے، سوائے خانہ کعبہ کے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... خانہ کعبہ کی ایک رکعت مسجدِ نبوی کی سو رکعت کے برابر ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے ''صلاة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلاة ف غيره إلا المسجد الحرام فانه أفضل منه بمائة صلاة'' (میری مسجد (مسجد نبوی) میں صلاۃ دوسری مسجدوں سے ہزار گنا افضل (بہتر) ہے، ہاں، مسجد حرام میں صلاۃ اس (مسجد نبوی) سے سو گنا افضل (بہتر) ہے)۔

5۔الصَّلاةُ فِي الْكَعْبَةِ

۵۔ باب: خانۂ کعبہ کے اندر صلاۃ پڑھنے کا بیان

693۔أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ، فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ .

تخريج: خ/الصلاة ٣٠ (٣٩٧)، ٨١ (٤٦٨)، ٩٦ (٥٠٤، ٥٠٥)، التهجد ٢٥ (١١٦٧)، الحج ٥١ (١٥٩٨، ١٥٩٩)، الجهاد ١٢٧ (٢٩٨٨) مطولاً، المغازي ٤٩ (٤٢٨٩) مطولاً، ٧٧ (٤٤٠٠) مطولاً، م/الحج ٦٨ (١٣٢٩)، د/الحج ٩٣ (٢٠٢٣، ٢٠٢٤، ٢٠٢٥)، وقد أخرجه: ق/الحج ٧٩ (٣٠٦٣)، (تحفة الأشراف: ٢٠٣٧)، ط/الحج ٦٣ (١٩٣)، حم٢/٢٣، ٣٣، ٥٥، ١١٣، ١٢٠، ١٣٨، ٦/١٢، ١٣، ١٤، ١٥، د/المناسك ٤٣ (١٩٠٩)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٧٥٠، ٢٩٠٨، ٢٩٠٩، ٢٩١٠، ٢٩١١ (صحيح)

۶۹۳۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اکرم ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے، اور ان لوگوں نے خانہ کعبہ کا دروازہ بند کرلیا، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اسے کھولا تو سب سے پہلے اندر جانے والا میں تھا، پھر میں بلال سے ملا تو میں نے ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں صلاۃ پڑھی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، آپ نے دونوں یمانی ستونوں، یعنی رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان صلاۃ پڑھی ہے۔

6۔فَضْلُ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَالصَّلَاةِ فِيهِ

۶۔ باب: مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) اور اس میں صلاۃ پڑھنے کی فضیلت کا بیان

694۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ((أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ ﷺ لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - خِلَالًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَـلاثَةً: سَـأَلَ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ ، فَأُوتِيَهُ ، وَسَأَلَ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - مُلْكًا لا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ ، فَأُوتِيَهُ ، وَسَأَلَ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - حِينَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلاةُ فِيهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) .

تخريج : ق/إقامة ١٩٦ (١٤٠٨)، (تحفة الأشراف : ٨٨٤٤)، حم٢/١٧٦ (صحيح)

٦٩٤۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سلیمان بن داود علیہما السلام نے جب بیت المقدس کی تعمیر فرمائی تو اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں: اللہ عزوجل سے مانگا کہ وہ لوگوں کے مقدمات کے ایسے فیصلے کریں جو اس کے فیصلے کے موافق ہوں، تو انہیں یہ چیز دے دی گئی، نیز انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی سلطنت مانگی جو ان کے بعد کسی کو نہ ملی ہو، تو انہیں یہ بھی دے دی گئی، اور جس وقت وہ مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو کوئی اس مسجد میں صرف صلاۃ کے لیے آئے تو اسے اس کے گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے کہ وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا۔''

7۔ فَضْلُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالصَّلاةِ فِيهِ

۷۔ باب: مسجد نبوی اور اس میں صلاۃ کی فضیلت کا بیان

695۔ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِاللّٰهِ الأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ - وَكَانَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ آخِرُ الأَنْبِيَاءِ ، وَمَسْجِدُهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَمُنِعْنَا أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ ، وَتَلاوَمْنَا أَنْ لا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ ، جَالَسْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنِّي آخِرُ الأَنْبِيَاءِ ، وَإِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ)) .

تخريج : من طريق عبدالله بن ابراهيم بن قارظ عن أبي هريرة أخرجه : م/الحج ٩٤ (١٣٩٤)، (تحفة الأشراف : ١٣٥٥١)، حم٢/٢٥١، ٢٧٣، ومن طريق أبي عبدالله (سلمان الأغر) عن أبي هريرة قد أخرجه : خ/الصلاة في مسجد مكة والمدينة ١ (١١٩٠)، م/الحج ٩٤ (١٣٩٤)، ت/الصلاة ١٢٦ (٣٢٥)، ق/إقامة ١٩٥ (١٤٠٤)، ط/القبلة ٥ (٩)، حم٢/٢٥٦، ٣٨٦، ٤٦٦، ٤٧٣، ٤٨٥، د/الصلاة ١٣١ (١٤٥٨)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفة الأشراف: ١٣٤٦٤)، وحديث أبي سلمة تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٩٦٠) (صحيح)

۶۹۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں صلاۃ پڑھنا دوسری مسجدوں میں صلاۃ پڑھنے سے ہزار گنا افضل ہے سوائے خانہ کعبہ کے، کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد آخری مسجد ہے ❶ ابوسلمہ اور ابوعبداللہ الاغر کہتے ہیں: ہمیں شک نہیں کہ ابوہریرہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی بیان کرتے تھے، اسی وجہ سے ہم نے ان سے یہ وضاحت طلب نہیں کی کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے یا خود ان کا قول ہے، یہاں تک کہ جب ابوہریرہ وفات پا گئے تو ہم نے اس کا ذکر کیا تو ہم ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ ہم نے اس سلسلے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیوں نہیں گفتگو کر لی کہ اگر انہوں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو اسے آپ کی طرف منسوب کریں، ہم اسی تردد میں تھے کہ ہم نے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کی مجالست اختیار کی، تو ہم نے اس حدیث کا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث پوچھنے میں جو ہم نے کوتاہی کی تھی دونوں کا ذکر کیا، تو عبداللہ بن ابراہیم نے ہم سے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: ”بلا شبہہ میں آخری نبی ہوں، اور یہ (مسجد نبوی) آخری مسجد ہے۔“

فائدہ ❶ :...... یعنی ان تینوں مساجد میں جن کی فضیلت کی گواہی دی گئی ہے مسجد نبوی آخری مسجد ہے، یا انبیاء کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

696۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)).

تخريج: خ/الصلاة في مسجد مكة والمدينة ٥ (١١٩٥)، م/الحج ٩٢ (١٣٩٠)، ط/القبلة ٥ (١١)، (تحفة الأشراف: ٥٣٠٠)، حم٤/٣٩، ٤٠، ٤١ (صحيح)

۶۹۶۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو حصہ میرے گھر ❶ اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔“ ❷

فائدہ ❶ :...... گھر سے مراد حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا ہے جس میں آپ کی قبر شریف ہے، طبرانی کی روایت میں ”ما بين المنبر وبيت عائشة“ ہے، اور بزار کی روایت (كشف الأستار ٢/٥٦) میں ”ما بين قبري ومنبري“ ہے۔

فائدہ ❷ :...... اس کی تاویل میں کئی اقوال وارد ہیں: ایک قول یہ ہے کہ اتنی جگہ اٹھ کر جنت کی ایک کیاری بن جائے گی، دوسرا قول یہ ہے جو شخص یہاں عبادت کرے گا جنت میں داخل ہوگا، اور جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری پائے گا، تیسرا قول یہ ہے کہ یہ حصہ جنت ہی سے آیا ہوا ہے، چوتھا قول یہ ہے کہ اس میں حرف تشبیہ محذوف ہے ”أَيْ كَرَوْضَةٍ فِي نُزُوْلِ الرَّحْمَةِ وَالسَّعَادَةِ بِمَا يَحْصُلُ مِنْ مُلاَزَمَةِ حِلَقِ الذِّكْرِ، لاَ سِيَّمَا فِي عَهْدِهِ“ (یعنی رحمت وسعادت کے نازل ہونے میں روضہ کی طرح ہے، ذکر کے حلقات کی پابندی سے خاص طور پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے عہد مبارک میں)۔

697-أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِي هَذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨٢٣٥)، حم٦/٢٨٩، ٢٩٢ (صحيح)

٦٩٧- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے اس منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔''

8-ذِكْرُ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

٨-باب: تقویٰ اور اخلاص کی بنیاد پر بنائی جانے والی مسجد کا بیان

698- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَمَارَى رَجُلاَنِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ، وَقَالَ الآخَرُ: هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ مَسْجِدِي هَذَا)).

تخريج: م/الحج ٩٦ (١٣٩٨)، ت/تفسير التوبة ١٠ (٣٠٩٩)، (تحفة الأشراف: ٤١١٨)، حم٣/٨، ٨٩ (صحيح)

٦٩٨- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو آدمی اس بارے میں لڑ پڑے کہ وہ کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، تو ایک شخص نے کہا: یہ مسجد قبا ہے، اور دوسرے نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ میری یہ مسجد ہے (یعنی مسجد نبوی)۔''

9-فَضْلُ مَسْجِدِ قُبَاءَ وَالصَّلاَةِ فِيهِ

٩-باب: مسجد قبا اور اس میں صلاۃ کی فضیلت کا بیان

699-أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

تخريج: وقد أخرجه: م/الحج ٩٧ (١٣٩٩)، ط/السفر ٢٣ (٧١)، (تحفة الأشراف: ٧٢٣٩)، حم٢/٥، ٣٠، ٥٧، ٥٨، ٦٥ (صحيح)

٦٩٩- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا (کبھی) سوار ہو کر اور (کبھی) پیدل جاتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶: ...... صحیحین کی روایت میں ہے کہ آپ ہر ہفتہ مسجد قبا آتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے۔

700-أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِرْمَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: قَالَ أَبِي: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هَذَا الْمَسْجِدَ، مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ كَانَ لَهُ عَدْلَ عُمْرَةٍ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: ق/إقامة ۱۹۷ (۱٤۱۲)، (تحفة الأشراف: ٤٦٥٧)، حم۳/٤٨٧ (صحیح)

۷۰۰۔ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے یہاں تک کہ وہ اس مسجد، یعنی مسجد قبا میں آ کر اس میں صلاۃ پڑھے تو اس کے لیے عمرے کے برابر ثواب ہے۔"

10۔ مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

۱۰۔ باب: وہ مساجد جن کے لیے سفر کرنا جائز ہے

701۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي هٰذَا، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى)).

تخریج: خ/فضل الصلاة في مسجد مكة ۱ (۱۱۸۹)، م/الحج ۹۵ (۱۳۹۷)، د/الحج ۹۸ (۲۰۳۳)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ۱۳۱۳۰)، حم۲/۲۳٤، ۲۳۸، ۲۷۸، ۵۰۱، د/الصلاة ۱۳۲ (صحیح)

۷۰۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(ثواب کی نیت سے) صرف تین مسجدوں کے لیے سفر کیا جائے: ایک مسجد حرام، دوسری میری یہ مسجد (مسجد نبوی)، اور تیسری مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔"

11۔ اتِّخَاذُ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ

۱۱۔ باب: گرجا گھروں کو مساجد بنانے کا بیان

702۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ مُلَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا، فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَبَّهُ فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ: ((اخْرُجُوا، فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ، وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ، وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا))، قُلْنَا: إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ، وَالْحَرَّ شَدِيدٌ، وَالْمَاءَ يَنْشُفُ، فَقَالَ: ((مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِيبًا))، فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا، فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا، ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا، فَنَادَيْنَا فِيهِ بِالْأَذَانِ، قَالَ: وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّئٍ، فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ: دَعْوَةُ حَقٍّ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا، فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ.

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۵۰۲۸) (صحیح)

۷۰۲۔ طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وفد کی شکل میں نکلے، ہم نے آ کر آپ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ صلاۃ پڑھی، اور آپ کو بتایا کہ ہماری سرزمین میں ہمارا ایک گرجا گھر ہے، ہم نے آپ سے آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کی درخواست کی، تو آپ نے پانی منگوایا وضو کیا، اور کلی کی پھر اسے ایک برتن میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انڈیل دیا، اور ہمیں (جانے) کا حکم دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ جاؤ اور جب تم لوگ اپنے علاقے میں پہنچنا تو گرجا (کلیسا) کو توڑ ڈالنا، اور اس جگہ اس پانی کو چھڑک دینا اور اسے مسجد بنا لینا“، ہم نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارا ملک دور ہے، اور گرمی سخت ہے، پانی سوکھ جاتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں اور پانی ملا لیا کرنا، کیونکہ تم جس قدر ملاؤ گے اس کی خوشبو بڑھتی جائے گی“؛ چنانچہ ہم نکلے یہاں تک کہ اپنے ملک میں آ گئے، تو ہم نے گرجا کو توڑ ڈالا، پھر ہم نے اس جگہ پر یہ پانی چھڑکا اور اسے مسجد بنا لیا، پھر ہم نے اس میں اذان دی، اس گرجا کا راہب قبیلہ طے کا ایک آدمی تھا، جب اس نے اذان سنی تو کہا: یہ حق کی پکار ہے، پھر وہ ہمارے ٹیلوں میں ایک ٹیلے کی طرف چلا گیا، اس کے بعد ہم نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔

12-نَبْشُ الْقُبُورِ وَاتِّخَاذُ أَرْضِهَا مَسْجِدًا

۱۲-باب: قبروں کو اکھیڑنے اور ان کی جگہ مسجد بنانے کا بیان

703- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فِي عُرْضِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ - يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ - فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ، فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُوبَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - رَدِيفَهُ، وَمَلأٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، وَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلاةُ، فَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ، فَجَاءُوا فَقَالَ: ((يَا بَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا))، قَالُوا: وَاللَّهِ لا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلا إِلَى اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -، قَالَ أَنَسٌ: وَكَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَتْ، وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ:

اَللَّهُمَّ لا خَيْرَ إِلا خَيْرُ الآخِرَةِ
فَانْصُرِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

تخريج: خ/الصلاة ٤٨ (٤٢٨)، فضائل المدينة ١ (١٨٦٨)، فضائل الأنصار ٤٦ (٣٩٣٢)، م/المساجد ١ (٥٢٤)، د/الصلاة ١٢ (٤٥٣، ٤٥٤)، ق/المساجد ٣ (٧٤٢)، (تحفة الأشراف: ١٦٩١)، حم٣/١١٨، ١٢٣، ١٨٠، ٢١١، ٢١٢، ٢٤٤ (صحيح)

۷۰۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو اس کے ایک کنارے بنی عمرو بن عوف نامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قبیلہ میں اترے، آپ نے ان میں چودہ دن تک قیام کیا، پھر آپ نے بنونجار کے لوگوں کو بلا بھیجا تو وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے، آپ ان کے ساتھ چلے گویا میں آپ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی سواری پر ہیں، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سوار ہیں، اور بنی نجار کے لوگ آپ کے اردگرد ہیں، یہاں تک کہ آپ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے دروازے پر اترے، جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہاں آپ صلاۃ پڑھ لیتے، یہاں تک کہ آپ بکریوں کے باڑوں میں بھی صلاۃ پڑھ لیتے، پھر آپ کو مسجد بنانے کا حکم ہوا، تو آپ ﷺ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلوایا، وہ آئے تو آپ نے فرمایا: ''بنونجار! تم مجھ سے اپنی اس زمین کی قیمت لے لو''، ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈر اور کھجور کے درخت تھے، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو مشرکین کی قبریں کھود ڈالی گئیں، کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے، اور کھنڈرات ہموار کر دیے گئے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کھجور کے درختوں کو مسجد کے قبلے کی جانب لائن میں رکھ دیا، اور چوکھٹ کے دونوں پٹ پتھر کے بنائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پتھر ڈھوتے، اور اشعار پڑھتے جاتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ تھے، وہ لوگ کہہ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ لا خَيْرَ إِلا خَيْرَ الآخِرَة
فَانْصُرِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے، انصار ومہاجرین کی تو مدد فرما۔

13ـ النَّهْيُ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

۱۳۔ باب: قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت کا بیان

704ـ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ وَيُونُسَ، قَالا: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالا: لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَطَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، قَالَ - وَهُوَ كَذَلِكَ -: ((لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)).

تخريج: خ/الصلاة ٥٥ (٤٣٥)، أحاديث الأنبياء ٥٠ (٣٤٥٣)، المغازي ٨٣ (٤٤٤٢، ٤٤٤٣)، اللباس ١٩ (٥٨١٦)، والحديث عند خ/الجنائز ٦١ (١٣٣٠)، ٩٥ (١٣٩٠)، م/المساجد ٣ (٥٣١)، حم١/٢١٨ و ٦/٣٤، ٢٢٨، ٢٧٥)، (تحفة الأشراف: ٥٨٤٢، ١٦٣١٠)، ويأتي عند المؤلف د/الصلاة ١٢٠ (١٤٤٣) (صحيح)

۷۰۴۔ ام المومنین عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت آیا تو آپ اپنی چادر چہرۂ مبارک پر ڈالتے، اور جب دم گھٹنے لگتا تو چادر اپنے چہرے سے ہٹا دیتے، اور اس حالت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

705ـ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا تِيكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

تخريج: خ/الصلاة ٤٨ (٤٢٧)، ٥٤ (٤٣٤)، الجنائز ٧٠ (١٣٤١)، مناقب الأنصار ٣٧ (٣٨٧٣)، م/المساجد ٣ (٥٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٧٣٠٦)، حم ٦/٥١ (صحيح)

۷۰۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما دونوں نے ایک کنیسہ (گرجا گھر) کا ذکر کیا جسے ان دونوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، اس میں تصویریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان میں کا کوئی صالح آدمی مرتا تو یہ اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے، اور اس کی مورتیاں بنا کر رکھ لیتے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔''

14ـ اَلْفَضْلُ فِي إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ

۱۴۔ باب: مسجد میں آنے کی فضیلت کا بیان

706ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ ابْنُ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ، فَرِجْلٌ تُكْتَبُ حَسَنَةً، وَرِجْلٌ تَمْحُو سَيِّئَةً)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٩٤٧)، حم٢/٣١٩، ٤٣١، ٤٧٨ (صحيح)

۷۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت بندہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک برائی مٹادی جاتی ہے۔''

15ـ النَّهْيُ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ مِنْ إِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ

۱۵۔ باب: عورتوں کو مسجد میں آنے سے روکنے کی ممانعت کا بیان

707ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا يَمْنَعْهَا)).

تخريج: خ/الأذان ١٦٦ (٨٧٣)، النكاح ١١٦ (٥٢٣٨)، م/الصلاة ٣٠ (٤٤٢)، (تحفة الأشراف: ٦٨٢٣)، حم٢/٧، ٩ (صحيح)

۷۰۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت چاہے تو وہ اسے نہ روکے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16-مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ؟

۱۶-باب: کن لوگوں کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا؟

708- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ: الثُّومِ، ثُمَّ قَالَ: الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ - فَلا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا، فَإِنَّ الْمَلائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الإِنْسُ)).

تخريج: خ/الأذان ١٦٠ (٨٥٤)، الأطعمة ٤٩ (٥٤٥٢)، الاعتصام ٢٤ (٧٣٥٩)، م/المساجد ١٧ (٥٦٤)، وقد أخرجه: ت/الأطعمة ١٣ (١٨٠٧)، (تحفة الأشراف: ٢٤٤٧)، حم ٣/٣٨٠ (صحيح)

۷۰۸- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اس درخت میں سے کھائے - پہلے دن آپ نے فرمایا لہسن میں سے، پھر فرمایا: لہسن، پیاز اور گندنا میں سے-، تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے، کیوں کہ فرشتے بھی ان چیزوں سے اذیت محسوس کرتے ہیں جن سے انسان اذیت و تکلیف محسوس کرتا ہے۔''

17-مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ؟

۱۷-باب: کن لوگوں کو مسجد سے باہر نکالا جائے؟

709- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ! تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أُرَاهُمَا إِلا خَبِيثَتَيْنِ: هَذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ أَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا، فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

تخريج: م/المساجد ١٧ (٥٦٧) مطولاً، ق/إقامة ٥٨ (١٠١٤)، الأطعمة ٥٩ (٣٣٦٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٦٤٦)، حم ١/١٥، ٢٦، ٢٧، ٤٨ (صحيح)

۷۰۹- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگو! تم ان دونوں پودوں میں سے کھاتے ہو جنہیں میں خبیث ہی سمجھتا ہوں ❶ یعنی اس پیاز اور لہسن سے، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کسی آدمی سے ان میں سے کسی کی بد بو پاتے تو اسے مسجد سے نکل جانے کا حکم دیتے، چنانچہ اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا، جو ان دونوں کو کھائے تو پکا کر ان کی بو کو مار دے۔

فائدہ ❶ :...... مطلب یہ ہے کہ دونوں ایسی چیزیں ہیں جن کی بو ناگوار اور مکروہ ہے جب تک یہ کچے ہوں، یہ اس اعتبار سے خبیث ہیں کہ انہیں کھا کر مسجد میں جانا ممنوع ہے، البتہ پکنے کے بعد اس کا حکم بدل جائے گا، اور ان کا کھانا جائز ہوگا، اسی طرح مسجد میں جانے کا وقت نہ ہو تو اس وقت بھی ان کا کھانا جائز ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18-ضَرْبُ الْخِبَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ

۱۸۔باب: مسجد میں خیمہ لگانے کا بیان

710- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ، فَأَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَأَمَرَ فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ، وَأَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَهَا أَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((آلْبِرَّ تُرِدْنَ؟!)) فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

تخريج: خ/الاعتكاف ٦ (٢٠٣٣)، ٧ (٢٠٣٤)، ١٤ (٢٠٤١)، ١٨ (٢٠٤٥)، م/الاعتكاف ٢ (١١٧٢)، د/الصوم ٧٧ (٢٤٦٤)، ت/الصوم ٧١ (٧٩١) مختصراً، ق/الصوم ٥٩ (١٧٧١)، (تحفة الأشراف: ١٧٩٣٠)، حم٦/٨٤، ٢٢٦ (صحيح)

۷۱۰۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر پڑھتے، پھر آپ اس جگہ میں داخل ہو جاتے جہاں آپ اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے، چنانچہ آپ نے ایک رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا، تو آپ نے (خیمہ لگانے کا) حکم دیا تو آپ کے لیے خیمہ لگایا گیا، ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی حکم دیا تو ان کے لیے بھی ایک خیمہ لگایا گیا، پھر جب ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا نے ان کے خیمے دیکھے تو انہوں نے بھی حکم دیا تو ان کے لیے بھی ایک خیمہ لگایا گیا، جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیمے دیکھے تو فرمایا: ''کیا تم لوگ اس سے نیکی کا ارادہ رکھتی ہو؟'' ❶ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سال) رمضان میں اعتکاف نہیں کیا (اور اس کے بدلے) شوال میں دس دنوں کا اعتکاف کیا۔

فائدہ ❶ :......یعنی بظاہر تو یہی لگتا ہے کہ تم لوگوں نے ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی یہ خیمے لگائے ہیں۔

711- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ رَمْيَةً فِي الْأَكْحَلِ، فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ.

تخريج: خ/الصلاة ٧٧ (٤٦٣) مطولاً، المغازي ٣٠ (٤١٢٢) مطولاً، م/الجهاد ٢٢ (١٧٦٩)، د/الجنائز ٨ (٣١٠١)، (تحفة الأشراف: ١٦٩٧٨)، حم ٦/٥٦، ١٣١، ٢٨٠ (صحيح)

۷۱۱۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: غزوۂ خندق (احزاب) کے دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے، قبیلۂ قریش کے ایک شخص نے ان کے ہاتھ کی رگ ❶ میں تیر مارا، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگایا تاکہ آپ قریب سے ان کی عیادت کر سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :...... اکحل ہاتھ میں ایک رگ ہوتی ہے جسے "عرق الحیاۃ" کہتے ہیں اگر وہ کٹ جائے تو خون رکتا نہیں سارا خون بہہ جاتا ہے، اور آدمی مر جاتا ہے۔

19- إِدْخَالُ الصِّبْيَانِ الْمَسَاجِدَ

۱۹- باب: بچوں کو مسجد میں لے جانے کا بیان

712- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، - وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا -، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ، يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ، وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ، حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهَا.

تخريج: خ/الصلاة ١٠٦ (٥١٦)، الأدب ١٨ (٥٩٩٦) مختصراً، م/المساجد ٩ (٥٤٣)، د/الصلاة ١٦٩ (٩١٧، ٩١٨، ٩١٩، ٩٢٠)، ط/السفر ٢٤ (٨١)، (تحفة الأشراف: ١٢١٢٤)، حم٥/٢٩٥، ٢٩٦، ٣٠٣، ٣٠٤، ٣١٠، ٣١١، د/الصلاة ٩٣ (١٣٩٩، ١٤٠٠)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٨٢٨، ١٢٠٥، ١٢٠٦ (صحيح)

۷۱۲- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران میں رسول اکرم ﷺ امامہ بنت ابی العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کو (گود میں) اٹھائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، ان کی ماں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا ہیں، اُمامہ ایک (کمسن) بچی تھیں، آپ انہیں اٹھائے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے صلاۃ پڑھائی، جب رکوع میں جاتے تو انہیں اتار دیتے، اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں پھر گود میں اٹھا لیتے، ❶ یہاں تک کہ اسی طرح کرتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی صلاۃ پوری کی۔

فائدہ ❶ :...... یہ با جماعت صلاۃ تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرض صلاۃ رہی ہوگی، کیونکہ جماعت سے عموماً فرض صلاۃ ہی پڑھی جاتی ہے، اس سے یہ ظاہر ہوا کہ فرض صلاۃ میں بھی بوقتِ ضرورت ایسا کرنا جائز ہے، نبی اکرم ﷺ کا ایسا کرنا یا تو ضرورت کے تحت رہا ہوگا، یا بیانِ جواز کے لیے، کچھ لوگوں نے اسے منسوخ کہا ہے، اور کچھ نے اسے آپ کے خصائص میں سے شمار کیا ہے، لیکن یہ دعوے ایسے ہیں جن پر کوئی دلیل نہیں۔

20- رَبْطُ الْأَسِيرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

۲۰- باب: قیدی کو مسجد کے کھمبے سے باندھنے کا بیان

713- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، - يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ -، فَرُبِطَ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ. مُخْتَصَرٌ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظرحدیث رقم : ١٨٩ (صحیح)

٧١٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو قبیلۂ نجد کی جانب بھیجا، تو وہ قبیلۂ بنی حنیفہ کے ثمامہ بن اثال نامی ایک شخص کو (گرفتار کرکے) لائے، جو اہلِ یمامہ کا سردار تھا، اُسے مسجد کے کھمبے سے باندھ دیا گیا، یہ ایک لمبی حدیث کا اختصار ہے۔

21-إِدْخَالُ الْبَعِيرِ الْمَسْجِدَ

٢١۔ باب: اونٹ کو مسجد میں داخل کرنے کا بیان

714- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ .

تخريج: خ/الحج ٥٨ (١٦٠٧)، ٦١ (١٦١٢)، ٦٢ (١٦١٣)، ٧٤ (١٦٣٢)، الطلاق ٢٤ (٥٢٩٣)، م/الحج ٤٢ (١٢٧٢)، د/الحج ٤٩ (١٨٧٧)، وقد أخرجه: ق/الحج ٢٨ (٢٩٤٨)، (تحفة الأشراف: ٥٨٣٧)، حم١/٢١٤، ٢٣٧، ٢٤٨، ٣٠٤، د/المناسك ٣٠ (١٨٨٧)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٢٩٥٧ (صحيح)

٧١٤۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا، آپ ایک چھڑی سے حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔

22-اَلنَّهْيُ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلاةِ الْجُمُعَةِ

٢٢۔ باب: مسجد میں خرید وفروخت کرنا اور جمعے سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنا منع ہے

715- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلاةِ، وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ .

تخريج: د/الصلاة ٢٢٠ (١٠٧٩) مطولاً، ت/الصلاة ١٢٤ (٣٢٢) مطولاً، ق/المساجد ٥ (٧٤٩) مختصراً، وإقامة ٩٦ (١١٣٣) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٨٧٩٦)، حم٢/١٧٩، ٢١٢ (صحيح)

٧١٥۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن صلاۃ سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے، اور مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ [1]

فائدہ [1] :...... جمعہ کے دن مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ جمعے کے دن مسجد میں خطبہ سننا اور خاموش رہنا ضروری ہے، اور جب لوگ حلقہ بنا کر بیٹھیں گے تو خواہ مخواہ باتیں کریں گے، اور اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ جمعے سے پہلے کسی وقت بھی حلقہ باندھ کر نہیں بیٹھ سکتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23-اَلنَّهْيُ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۳۔ باب: مسجد میں اشعار پڑھنے کی ممانعت کا بیان

716- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ.

تخريج: د/الصلاة ٢٢٠ (١٠٧٩)، ت/الصلاة ١٢٤ (٣٢٢)، ق/المساجد ٥ (٧٤٩)، حم٢/١٧٩، والمؤلف في عمل اليوم والليلة ٦٦ (برقم: ١٧٣)، (تحفة الأشراف: ٨٧٩٦) (حسن)

۷۱۶۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے [1]۔

فائدہ [1] :...... مسجد میں فحش اور مخرب اخلاق اشعار پڑھنا ممنوع ہے، رہے ایسے اشعار جو توحید اور اتباع سنت وغیرہ اصلاحی مضامین پر مشتمل ہوں تو ان کے پڑھنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں، جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے۔

24-اَلرُّخْصَةُ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۴۔ باب: مسجد میں اچھے اشعار پڑھنے کی رخصت کا بیان

717- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ أَنْشَدْتُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَجِبْ عَنِّي، اَللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟)) قَالَ: اَللَّهُمَّ نَعَمْ!.

تخريج: خ/الصلاة ٦٨ (٤٥٣)، بدء الخلق ٦ (٣٢١٢)، الأدب ٩١ (٦١٥٢)، م/فضائل الصحابة ٣٤ (٢٤٨٥)، د/الأدب ٩٥ (٥٠١٣، ٥٠١٤) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٣٤٠٢)، حم٥/٢٢٢، وفي اليوم والليلة (١٧١) (صحيح)

۷۱۷۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، تو عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف گھورنے لگے، تو انہوں نے کہا: میں نے (مسجد میں) شعر پڑھا ہے، اور اس میں ایسی ہستی موجود ہوتی تھی جو آپ سے بہتر تھی، پھر وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے، اور پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو (مجھ سے) یہ کہتے نہیں سنا کہ ”تم میری طرف سے (کافروں کو) جواب دو، اے اللہ! روح القدس کے ذریعے ان کی تائید فرما!“، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا! ہاں (سنا ہے)۔

25- اَلنَّهْيُ عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۵۔ باب: مسجد میں گمشدہ چیز کے ڈھونڈنے سے ممانعت کا بیان

718- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا وَجَدْتَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٧٤٢) (صحيح)

۷۱۸۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آ کر مسجد میں ایک گمشدہ چیز ڈھونڈنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کرے تو نہ پائے۔“

26۔ إِظْهَارُ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۶۔ باب: مسجد میں ہتھیار نکالنے کا بیان

719۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: أَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذْ بِنِصَالِهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ.

تخريج: خ/الصلاة ٦٦ (٤٥١)، الفتن ٧ (٧٠٧٣)، م/البر والصلة والآداب ٣٤ (٢٦١٥)، وقد أخرجه: ق/الأدب ٥١ (٣٧٧٧، ٣٧٧٨)، (تحفة الأشراف: ٢٥٢٧)، حم٣/٣٠٨، ٣٥٠، د/المقدمة ٥٣ (٦٥٧)، الصلاة ١١٩ (١٤٤٢) (صحيح)

۷۱۹۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا: کیا آپ نے جابر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک شخص مسجد میں کچھ تیر لے کر گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”ان کی پیکان پکڑ کر رکھو“، تو عمرو نے کہا: ہاں (سنا ہے)۔

27۔ تَشْبِيكُ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۷۔ باب: مسجد میں انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنے کا بیان

720۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا: أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ، فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ.

تخريج: م/المساجد ٥ (٥٣٤)، (تحفة الأشراف: ٩١٦٤)، حم١/٤١٤، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٠٣٠ (صحيح) (یہ حدیث منسوخ ہے)

۷۲۰۔ اسود کہتے ہیں کہ میں اور علقمہ دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، تو آپ نے ہم سے پوچھا: کیا ان لوگوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے صلاۃ پڑھ لی؟ ہم نے کہا: نہیں، تو آپ نے کہا: اٹھو صلاۃ پڑھو، ہم چلے تاکہ آپ کے پیچھے کھڑے ہوں، تو آپ نے ہم میں سے ایک کو اپنی داہنی طرف، اور دوسرے کو اپنی بائیں طرف کرلیا، پھر بغیر کسی اذان اور اقامت کے صلاۃ پڑھائی، جب آپ رکوع کرتے تو اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرلیتے، اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے بیچ کرلیتے، ❶ اور (صلاۃ کے بعد) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

فائدہ ❶ :......ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کرانھیں دونوں رانوں کے بیچ میں رکھنے کو تطبیق کہتے ہیں، اور یہ بالاتفاق منسوخ ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کی منسوخی کا علم نہیں ہوسکا تھا۔ یہاں یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ جب یہ منسوخ ہے تو مصنف کا اس کے جواز پر استدلال کرنا کیسے درست ہے؟ کیونکہ رکوع کی حالت میں ایسا کرنا منسوخ ہے، واضح رہے کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ مسجد میں ایسا کرنا بھی جائز نہیں، نیز حدیث میں ممانعت ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنے کی نہیں ہے، بلکہ رکوع کی حالت میں اس کیفیت میں ہاتھ لٹکانے کی ممانعت ہے۔

721- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ. قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِاللهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

تخريج: م/المساجد ٥ (٥٣٤)، د/الصلاة ١٥٠ (٨٦٨)، (تحفة الأشراف: ٩١٦٤، ٩١٦٥)، ويأتي عند المؤلف برقم: (١٠٣١) (صحيح)

۷۲۱- اس سند سے علقمہ اور اسود نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث ذکر کی ہے۔

28- الاِسْتِلْقَاءُ فِي الْمَسْجِدِ

۲۸- باب: مسجد میں چت لیٹنے کا بیان

722- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

تخريج: خ/الصلاة ٨٥ (٤٧٥)، اللباس ١٠٣ (٥٩٦٩)، الاستئذان ٤٤ (٦٢٨٧)، م/اللباس ٢٢ (٢١٠٠)، د/الأدب ٣٦ (٤٨٦٦)، ت/الأدب ١٩ (٢٧٦٥)، ط/السفر ٢٤ (٨٧)، (تحفة الأشراف: ٥٢٩٨)، حم٤/٣٨، ٣٩، ٤٠، د/الاستئذان ٢٧ (٢٦٩٨) (صحيح)

۷۲۲- عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں اپنے ایک پیر کو دوسرے پیر پر رکھ کر چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ ❶

فائدہ ❶ :......زمین پر پیٹھ رکھ کر گدی کے بل لیٹنے کو استلقاء کہتے ہیں، اس روایت سے استلقاء کا جواز ثابت ہوتا ہے، ایک روایت میں اس کی ممانعت آئی ہے، دونوں میں تطبیق اس طرح دی جاتی ہے کہ جواز والی روایت دونوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر پھیلا کر اس طرح سونے پر محمول ہوگی کہ شرم گاہ کے کھلنے کا اندیشہ نہ ہو، اور نہی (ممانعت) والی روایت کو انہیں کھڑا کر کے سونے پر محمول ہوگی جس میں شرم گاہ کے کھل جانے کا خدشہ رہتا ہے۔

29۔اَلنَّوْمُ فِي الْمَسْجِدِ

۲۹۔باب: مسجد میں سونے کا بیان

723۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ، وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا أَهْلَ لَهُ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: خ/الصلاة ٥٨ (٤٤٠)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٨١٧٣)، حم٢/١٢٠، د/الصلاة ١١٧ (١٤٤٠) (صحيح)

۷۲۳۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جب وہ نوجوان اور غیر شادی شدہ تھے تو مسجد نبوی میں سوتے تھے۔

30۔ اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۔باب: مسجد میں تھوکنے کا بیان

724۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)).

تخريج: وقد أخرجه: م/المساجد ١٣ (٥٥٢)، د/الصلاة ٢٢ (٤٧٥)، ت/الصلاة ٢٨٤ (٥٧٢)، (تحفة الأشراف: ١٤٢٨)، حم٣/١٧٣، ٢٣٢، ٢٧٤، ٢٧٧، د/الصلاة ١١٦ (١٤٣٥) (صحيح)

۷۲۴۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے، اور اس کا کفارہ اسے مٹی ڈال کر دبا دینا ہے۔'' [1]

فائدہ [1] :...... یہ اس صورت میں ہے جب مسجد کچی ہو، اس میں مٹی یا ریت وغیرہ موجود ہو تو تھوک کر مٹی کے نیچے چھپا دے، اور بعض نے کہا ہے کہ دفن کرنے سے مراد اسے صاف کر کے مسجد سے باہر پھینک دینا ہے۔

31۔اَلنَّهْيُ عَنْ أَنْ يَتَنَخَّمَ الرَّجُلُ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

۳۱۔باب: مسجد میں قبلے کی طرف تھوکنا منع ہے

725۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ، فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى)).

تخريج: خ/الصلاة ٣٣ (٤٠٦)، الأذان ٩٤ (٧٥٣)، العمل في الصلاة ١٢ (١٢١٣)، الأدب ٧٥ (٦١١١)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م/المساجد ١٣ (٥٤٧)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٨٣٦٦)، ط/القبلة ٣ (٤)، حم٢/٣٢، ٦٦، د/الصلاة ١١٦ (١٤٣٧) (صحيح)

٧٢٥- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلے والی دیوار پر تھوک دیکھا تو اسے رگڑ دیا، پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص صلاۃ پڑھ رہا ہو تو اپنے چہرے کی جانب ہرگز نہ تھوکے، کیونکہ جب وہ صلاۃ پڑھ رہا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے۔''

32- ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ فِي صَلاتِهِ

٣٢- باب: صلاۃ میں سامنے یا داہنی طرف تھوکنا منع ہے

726- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ، وَنَهَى أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ: ((يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى)).

تخريج: خ/الصلاة ٣٤ (٤٠٨)، ٣٥ (٤١٠)، ٣٦ (٤١٤)، م/المساجد ١٣ (٥٤٧)، وقد أخرجه: ق/المساجد ١٠ (٧٦١)، (تحفة الأشراف: ٣٩٩٧)، حم٣/٦، ٢٤، ٥٨، ٨٨، ٩٣، د/الصلاة ١١٦ (١٤٣٨) (صحيح)

٧٢٦- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی قبلہ (والی دیوار پر) بلغم دیکھا تو اسے کنکری سے کھرچ دیا، اور لوگوں کو اپنے سامنے اور دائیں طرف تھوکنے سے روکا، اور فرمایا: ''(جسے ضرورت ہو) وہ اپنے بائیں تھوکے یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے۔''

33- اَلرُّخْصَةُ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهِ

٣٣- باب: مصلی کو اپنے پیچھے یا بائیں جانب تھوکنے کی رخصت کا بیان

727- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كُنْتَ تُصَلِّي، فَلا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلا عَنْ يَمِينِكَ، وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ، إِنْ كَانَ فَارِغًا وَإِلا فَهَكَذَا)). - وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَدَلَكَهُ -.

تخريج: د/الصلاة ٢٢ (٤٧٨)، ت/الصلاة ٢٨٤، الجمعة ٤٩ (٥٧١) مختصراً، ق/إقامة ٦١ (١٠٢١) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٤٩٨٧)، حم٦/٣٩٦ (صحيح)

٧٢٧- طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم صلاۃ پڑھ رہے ہو تو اپنے سامنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے داہنے ہرگز نہ تھوکو، بلکہ اپنے پیچھے تھوکو، یا اپنے بائیں تھوکو، بشرطیکہ بائیں طرف کوئی نہ ہو، ورنہ اس طرح کرو"، آپ ﷺ نے اپنے پیر کے نیچے تھوک کر اسے مل دیا۔

34۔بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهُ ؟

۳۴۔باب: کس پاؤں سے اپنا تھوک رگڑے؟

728۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى .

تخريج: م/المساجد ١٣ (٥٥٤)، د/الصلاة ٢٢ (٤٨٢، ٤٨٣)، حم٤/٢٥، ٢٦، (تحفة الأشراف: ٥٣٤٨) (صحيح)

۷۲۸۔شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے کھکھار کر تھوکا، پھر اسے اپنے بائیں پیر سے رگڑ دیا۔

35۔تَخْلِيقُ الْمَسَاجِدِ

۳۵۔باب: مساجد کو خوشبو میں بسانے کا بیان

729۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا، وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا أَحْسَنَ هَذَا؟)) .

تخريج: ق/المساجد ١٠ (٧٦٢)، (تحفة الأشراف: ٦٩٨)، وقد أخرجه: خ/الصلاة ٣٩ (٤١٧)، حم٣/١٨٨، ١٩٩، ٢٠٠ (صحيح)

۷۲۹۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلے میں بلغم دیکھا تو غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، انصار کی ایک عورت نے اٹھ کر اسے کھرچ کر صاف کر دیا، اور اس جگہ پر خلوق خوشبو مل دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے کیا ہی اچھا کیا"

36۔اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْهُ

۳۶۔باب: مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت پڑھی جانے والی دعا کا بیان

730۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ الْغَيْلَانِيُّ - بَصْرِيٌّ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا أُسَيْدٍ يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: م/المسافرين ١٠ (٧١٣)، د/الصلاة ١٨ (٤٦٥)، ق/المساجد ١٣ (٧٧٢)، (تحفة الأشراف: ١١١٩٦، ١١٨٩٣)، حم٣/٤٩٧، ٥ (٤٢٥)، د/الصلاة ١١٥ (١٤٣٤) (صحيح)

۷۳۰۔ ابوحمید اور ابو اُسید (مالک بن ربیعہ) رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ: "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" (اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) پڑھے، اور جب نکلے تو: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" (اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں) پڑھے۔''

37۔ اَلْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُلُوسِ فِيهِ

۳۷۔ باب: مسجد میں بیٹھنے سے پہلے صلاۃ پڑھنے کے حکم کا بیان

731۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)).

تخريج: خ/الصلاة ٦٠ (٤٤٤)، التهجد ٢٥ (١١٦٣)، م/المسافرين ١١ (٧١٤)، د/الصلاة ١٩ (٤٦٧)، ت/الصلاة ١١٩ (٣١٦)، ق/إقامة ٥٧ (١٠١٣)، (تحفة الأشراف: ١٢١٢٣)، ط/السفر ١٨ (٥٧)، حم٥/٢٩٥، ٢٩٦، ٣٠٣، ٣٠٥، ٣١١، د/الصلاة ١١٤ (١٤٣٣) (صحيح)

۷۳۱۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔''

38۔ اَلرُّخْصَةُ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلَاةٍ

۳۸۔ باب: بغیر صلاۃ پڑھے مسجد میں بیٹھنے اور اس سے نکلنے کی رخصت کا بیان

732۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ: وَصَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلا، فَقَبِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ، وَبَايَعَهُمْ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَّلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ-، حَتَّى جِئْتُ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: ((تَعَالَ))، فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: ((مَا خَلَّفَكَ؟، أَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلاً، وَلَكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ لِتَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشَكُ أَنَّ اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُسْخِطُكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِنِّي لأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هٰذَا، فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ)) فَقُمْتُ، فَمَضَيْتُ. مُخْتَصَرٌ.

تخريج: خ/الجهاد ١٩٨ (٣٠٨٨)، م/المسافرين ١٢ (٧١٦)، د/الجهاد ١٧٣ (٢٧٧٣)، ١٧٨ (٢٧٨١)، (تحفة الأشراف: ١١١٣٢)، وقد أخرجه: ت/التفسير ١٠ (٣١٠٢)، حم٣/٤٥٥، ٤٥٧، ٤٥٩ و ٦/٣٨٨ (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مفصل تخریج کے لیے حدیث رقم: (۳۴۵۱) کی تخریج دیکھیے، یہاں باب کی مناسبت سے متن اور تخریج میں اختصار سے کام لیا گیا ہے) (صحیح)

۷۳۲۔ عبداللہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ اپنا وہ واقعہ بیان کر رہے تھے جب وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کو تشریف لائے، اور جب آپ ﷺ سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد جاتے اور اس میں دو رکعت صلاۃ پڑھتے، پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے، جب آپ ﷺ نے ایسا کر لیا تو جنگ سے پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ کے پاس آئے، آپ سے معذرت کرنے لگے، اور آپ کے سامنے قسمیں کھانے لگے، وہ اسّی سے کچھ زائد لوگ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ظاہری بیان کو قبول کر لیا اور ان سے بیعت کر لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کی اور ان کے دلوں کے راز کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیا، یہاں تک کہ میں آیا تو جب میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ مجھے دیکھ کر مسکرائے جیسے کوئی غصہ میں مسکراتا ہے، پھر فرمایا: ''آ جاؤ!'' چنانچہ میں آ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا ❶، تو آپ نے مجھ سے پوچھا: ''تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ کیا تم نے اپنی سواری خرید نہیں لی تھی؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم اگر میں آپ کے علاوہ کسی اور کے پاس ہوتا تو میں اس کے غصے سے اپنے آپ کو یقیناً بچا لیتا، مجھے باتیں بنانی خوب آتی ہے، لیکن اللہ کی قسم، میں جانتا ہوں کہ اگر آپ کو خوش کرنے کے لیے میں آج آپ سے جھوٹ موٹ کہہ دوں تو قریب ہے کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے، اور اگر میں آپ سے سچ سچ کہہ دوں تو آپ مجھ پر ناراض تو ہوں گے، لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے معاف کر دے گا، اللہ کی قسم جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا تھا تو اس وقت میں زیادہ طاقت ور اور زیادہ مال والا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رہا یہ شخص تو اس نے سچ کہا، اٹھو چلے جاؤ یہاں تک کہ اللہ آپ کے بارے میں کوئی فیصلہ کر دے''، چنانچہ میں اٹھ کر چلا آیا، یہ حدیث لمبی ہے یہاں مختصراً منقول ہے۔

فائدہ ❶ :.....مؤلف نے اسی سے باب پر استدلال کیا ہے، یعنی: کعب رضی اللہ عنہ بغیر تحیۃ المسجد پڑھے بیٹھ گئے، پھر اٹھ کر چلے گئے، رسول اکرم ﷺ نے ان کو تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم نہیں دیا، لیکن یہ بعض حالات کے لیے ہے۔

39- صَلاةُ الَّذِي يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ

۳۹۔ باب: مسجد سے گزرنے پر صلاۃ پڑھنے کا بیان

733- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى، قَالَ: كُنَّا نَغْدُو إِلَى السُّوقِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَنَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ، فَنُصَلِّي فِيهِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٠٤٨) (ضعيف) (سند میں "مروان" ضعیف ہیں)

۷۳۳- ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں بازار جاتے تو مسجد سے گزرتے تو اس میں صلاۃ پڑھتے تھے۔

40- اَلتَّرْغِيبُ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ

۴۰- باب: مسجد میں بیٹھنے اور صلاۃ کا انتظار کرنے کی ترغیب کا بیان

734- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ)).

تخريج: خ/الوضوء ٣٤ (١٧٦)، الصلاة ٦١ (٤٤٥)، ٨٧ (٤٧٧)، الأذان ٣٠ (٦٤٧)، ٣٦ (٦٥٩)، البيوع ٤٩ (٢١١٩)، بدء الخلق ٧ (٣٢٢٩)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٢٠ (٤٦٩)، (تحفة الأشراف: ١٣٨١٦)، ط/السفر ١٨ (٥٤)، حم٢/٢٦٦، ٢٨٩، ٣١٢، ٣٩٤، ٤١٥، ٤٢١، ٤٨٦، ٥٠٢ (صحيح)

۷۳۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتے تمہارے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے صلاۃ پڑھی ہے، اور وضو نہ توڑا ہو، وہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اسے بخش دے، اور اے اللہ! تو اس پر رحم فرما"۔

735- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٨٠٨)، حم٥/٣٣١ (صحيح)

۷۳۵- سہل ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "جو شخص مسجد میں صلاۃ کا انتظار کرتا ہے، وہ صلاۃ ہی میں رہتا ہے"۔

41- ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

۴۱- باب: اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ پڑھنے کی ممانعت کا بیان

736- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ .

تخريج: ق/المساجد ١٢ (٧٦٩) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٩٦٥١)، حم٨٥/٤، ٨٦، و ٥٤/٥، ٥٥، ٥٦ (صحيح)

٧٣٦۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ پڑھنے سے روکا ہے۔

42۔ اَلرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ

۴۲۔ باب: اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ پڑھنے کی رخصت کا بیان

737۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، أَيْنَمَا أَدْرَكَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ صَلَّى)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٣٢ (صحيح)

٧٣٧۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پوری روئے زمین ❶ میرے لیے سجدہ گاہ اور پاکی کا ذریعہ بنادی گئی ہے، میری امت کا کوئی بھی آدمی جہاں صلاۃ کا وقت پائے صلاۃ پڑھ لے۔''

فائدہ ❶ :......یعنی اس عموم میں اونٹوں کے باڑے بھی شامل ہیں، مگر پھر بھی اس عموم سے دیگر دلائل کی بنیاد پر زمین کے بعض حصے مستثنیٰ ہیں، مثلاً: گندی اور ناپاک جگہیں۔

43۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الْحَصِيرِ

۴۳۔ باب: چٹائی پر صلاۃ پڑھنے کا بیان

738۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهَا، فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهَا، فَتَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، فَأَتَاهَا، فَعَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ، فَنَضَحَتْهُ بِمَاءٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلَّوْا مَعَهُ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٢٢٠) (صحيح) یہ حدیث آگے (٨٠٢) پر آرہی ہے۔

٧٣٨۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ان کے پاس تشریف لاکران کے گھر میں صلاۃ پڑھ دیں تاکہ وہ اسی کو اپنی صلاۃ گاہ بنالیں ❶، چنانچہ آپ ان کے ہاں تشریف لائے، تو انہوں نے چٹائی لی اوراس پر پانی چھڑکا، پھرآپ نے اس پر صلاۃ پڑھی، اورآپ کے ساتھ گھر والوں نے بھی صلاۃ پڑھی۔

فائدہ ❶ :......ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی کھانے کی دعوت کی تھی اس موقع پر آپ سے گھر میں مصلی بنانے کی جگہ پر صلاۃ اداکرنے کی فرمائش کی تو آپ نے اسے قبول فرمالیا، یہ ایک اتفاقیہ بات تھی، مصلی بنانے کی کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریب نہ تھی، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: (۸۰۲ کے حوالہ جات)۔

44۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الْخُمْرَةِ

۴۴۔باب: کھجور کی چٹائی پہ صلاۃ پڑھنے کا بیان

739۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ - يَعْنِي الشَّيْبَانِيَّ - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

تخريج: خ/الحيض ٣٠ (٣٣٣)، الصلاة ١٩ (٣٧٩)، ٢١ (٣٨١)، وقد أخرجه: ق/إقامة ٦٣ (١٠٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٨٠٦٢)، حم٦/٣٣٠، ٣٣٥، ٣٣٦، د/الصلاة ١٠١ (١٤١٣) (صحيح)

۷۳۹۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھجور کی چھوٹی چٹائی پر صلاۃ پڑھتے تھے۔

45۔ اَلصَّلَاةُ عَلَى الْمِنبَرِ

۴۵۔باب: منبر پر صلاۃ پڑھنے کا بیان

740۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ - وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ؟ - ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لأَعْرِفُ مِمَّ هُوَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ، وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى فُلَانَةَ - امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ - أَنْ: ((مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ))، فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأُرْسِلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهَا، فَوُضِعَتْ هَا هُنَا، ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَقِيَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى، فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا، لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي)).

تخريج: خ/الصلاة ١٨ (٣٧٧)، ٦٤ (٤٤٨)، الجمعة ٢٦ (٩١٧)، البيوع ٣٢ (٢٠٩٤)، م/المساجد ١٠ (٥٤٤)، د/الصلاة ٢٢١ (١٠٨٠)، (تحفة الأشراف: ٤٧٧٥)، حم٥/٣٣٩، د/الصلاة ٤٥ (١٢٩٣) (صحيح)

۷۴۰۔ ابوحازم بن دینار کہتے ہیں کہ کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ لوگ منبر کی لکڑی کے بارے میں بحث کر رہے تھے کہ وہ کس چیز کی تھی؟ ان لوگوں نے سہیل رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ یہ منبر کس لکڑی کا تھا، میں نے اسے پہلے ہی دن دیکھا تھا جس دن وہ رکھا گیا، اور جس دن رسول ﷺ پہلے پہل اس پر بیٹھے (ہوا یوں تھا) کہ رسول اللہ ﷺ نے فلاں عورت (سہل رضی اللہ عنہ نے اس کا نام لیا تھا) کو کہلوا بھیجا کہ آپ اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے کہیں کہ وہ میرے لیے کچھ لکڑیوں کو اس طرح بنا دے کہ جب میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو وعظ ونصیحت کروں تو اس پر بیٹھ سکوں، تو اس عورت نے غلام سے منبر بنانے کے لیے کہہ دیا، چنانچہ غلام نے جنگل کے جھاؤ سے اسے تیار کیا، پھر اسے اس عورت کے پاس لے کر آیا تو اس نے اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیا، آپ ﷺ کے حکم پر اسے یہاں رکھا گیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس پر چڑھے، اور اس پر صلاۃ پڑھی، آپ نے اللہ اکبر کہا، آپ اسی پر تھے، پھر آپ نے رکوع کیا اور آپ اسی پر تھے، پھر آپ الٹے پاؤں اترے اور منبر کے پایوں کے پاس سجدہ کیا، پھر آپ نے دوبارہ اسی طرح کیا، تو جب آپ فارغ ہو گئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! میں نے یہ کام صرف اس لیے کیا ہے تاکہ تم لوگ میری پیروی کر سکو اور (مجھ سے) میری صلاۃ سیکھ سکو۔''

46۔اَلصَّلاةُ عَلَى الْحِمَارِ

۴۶۔ باب: گدھے پر صلاۃ پڑھنے کا بیان

741۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ.

تخريج: م/المسافرين ٤ (٧٠٠)، د/الصلاة ٢٧٧ (١٢٢٦)، ط/السفر ٧ (٢٥)، (تحفة الأشراف: ٧٠٨٦)، حم٢/٢، ٤٩، ٥٢، ٥٧، ٧٥، ٨٣، ١٢٨ (صحيح)

۷۴۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر صلاۃ پڑھتے ہوئے دیکھا، اور آپ کا رخ خیبر کی طرف تھا۔

742۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ إِلَى خَيْبَرَ، وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهُ.

قَالَ أَبُو عَبْدالرَّحْمَنِ: لا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى عَلَى قَوْلِهِ: "يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ"، وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ الصَّوَابُ مَوْقُوفٌ، وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٦٥)، وقد أخرجه: خ/تقصير الصلاة ١٠ (١١٠٠)، ط/قصر الصلاة ٧ (٢٦) (حسن صحيح)

۷۴۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر صلاۃ پڑھتے دیکھا، آپ سوار ہو کر خیبر کی طرف جا رہے تھے اور قبلہ آپ کے پیچھے تھا۔

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں کہ ہم کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے جس نے عمرو بن یحییٰ کی ان کے قول ''يصلي على حمار'' میں متابعت کی ہو [1] اور یحییٰ بن سعید کی حدیث جو انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، صحیح یہ ہے کہ وہ موقوف ہے [2]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم بالصواب۔

فائدہ ❶ :...... مؤلف کا یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما کی پچھلی حدیث سے متعلق ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عمرو بن یحییٰ کے سوا دیگر رواۃ نے "حمار" کی جگہ مطلق سواری (راحلتہ) کا ذکر کیا ہے، اور بعض روایات میں "اونٹ" کی صراحت ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اونٹ پر سوار تھے نہ کہ گدھے پر، لیکن نووی نے دونوں روایتوں کو صحیح قرار دیا ہے کہ کبھی آپ اونٹ پر سوار ہوئے اور کبھی گدھے پر، اور اس سے اصل مسئلے میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سواری کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر یا نفل پڑھی ہے۔

فائدہ ❷ :...... صحیح مسلم میں تو اس کی صراحت موجود ہے کہ لوگوں نے انس رضی اللہ عنہ کو گدھے پر سوار ہو کر صلاۃ پڑھتے دیکھا تو سوال کیا، اس پر انہوں نے صراحتاً کہا: "اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تو ایسا نہیں کرتا" اس لیے ان کی روایت کو محض ان کا فعل قرار دینا صحیح نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9- كِتَابُ الْقِبْلَةِ

۹۔ کتاب: قبلہ کے احکام ومسائل

1- بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

ا۔ باب: قبلہ رخ ہونے کا بیان

743- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٩٠ (صحيح)

۷۴۳۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے سولہ ماہ تک بیت المقدس کی جانب صلاۃ پڑھی، پھر آپ خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیے گئے، ایک شخص جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلاۃ پڑھ چکا تھا، انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ کعبے کی طرف کر دیا گیا ہے، وہ لوگ (یہ سنتے ہی صلاۃ کی حالت میں) کعبے کی طرف پھر گئے۔

2- بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

۲۔ باب: ایسی حالت کا بیان جس میں قبلے کے علاوہ کی طرف رخ کرنا جائز ہے

744- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٩٣ (صحيح)

۷۴۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی سواری پر صلاۃ پڑھتے تھے خواہ وہ کسی بھی طرف متوجہ ہو جاتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک کہتے ہیں کہ عبداللہ بن دینار کا کہنا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

745۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ بِهِ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٤٩١ (صحيح)

۷۴۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر صلاۃ پڑھتے خواہ وہ کسی بھی طرف آپ کو لے کر متوجہ ہوتی، وتر بھی اسی پر پڑھتے تھے، البتہ فرض صلاۃ اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

3۔ بَابُ اسْتِبَانَةِ الْخَطَإِ بَعْدَ الاجْتِهَادِ

۳۔ باب: کوشش اور اجتہاد کے بعد قبلے کے غلط ہو جانے کا بیان

746۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءَ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٤٩٤ (صحيح)

۷۴۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ مسجد قبا میں فجر کی صلاۃ پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران میں ایک آنے والا آیا، اور اس نے کہا: آج رات رسول اللہ ﷺ پر کچھ قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ قبلے (کعبے) کی طرف رخ کریں، تو ان لوگوں نے کعبے کی طرف رخ کرلیا، اور حال یہ تھا کہ ان کے چہرے شام کی طرف تھے تو وہ کعبے کی طرف (جنوب کی طرف) گھوم گئے۔ ❶

فائدہ ❶ :......مطلب یہ ہے کہ تحری اور اجتہاد کے بعد آدمی صلاۃ شروع کرے پھر صلاۃ کے دوران ہی میں اسے غلط سمت میں صلاۃ پڑھنے کا علم ہو جائے تو اپنا رخ پھیر کر صحیح سمت کی طرف کر لے، اور لاعلمی میں جو حصہ پڑھ چکا ہے اسے دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

4۔ سُتْرَةُ الْمُصَلِّي

۴۔ باب: مصلی کے سترے کا بیان

747۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي، فَقَالَ: ((مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ)).

تخريج: م/الصلاة ٤٧ (٥٠٠)، (تحفة الأشراف: ١٦٣٩٥) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک میں صلاۃ کے سترے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”یہ کجاوہ کی پچھلی لکڑی کی طرح کی کوئی بھی چیز ہوسکتی ہے۔“

748۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ، ثُمَّ يُصَلِّي إِلَيْهَا.

تخريج: خ/الصلاة ۹۲ (۴۹۸)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ۸۱۷۲)، حم۲/۱۳، ۱۸، ۱۴۲، د/الصلاة ۱۲۴ (۱۴۵۰) (صحيح)

۷۴۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے سامنے) نیزہ گاڑتے تھے، پھر اس کی طرف (رخ کرکے) صلاۃ پڑھتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... کھلا میدان ہو یا بند مکان، حتی کہ مسجد میں بھی امام اور منفرد سب کے لیے سترہ فرض ہے، مساجد میں دیوار، کھمبا یا کسی آدمی ہی کو سہی سترہ بنالے، تو وہ آدمی اس کی صلاۃ ختم ہونے تک اس کے سامنے بیٹھا رہے۔

5۔ اَلْأَمْرُ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

۵۔ باب: سترے سے قریب رہنے کا حکم

749۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ، فَلْيَدْنُ مِنْهَا، لاَ يَقْطَعَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلاَتَهُ)).

تخريج: د/الصلاة ۱۰۷ (۶۹۵)، (تحفة الأشراف: ۴۶۴۸)، حم۲/۴ (صحيح)

۷۴۹۔ سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی سترے کی طرف (رخ کرکے) صلاۃ پڑھے تو اس سے قریب رہے کہ شیطان اس کی صلاۃ باطل نہ کرسکے۔“

6۔ مِقْدَارُ ذٰلِكَ

۶۔ باب: سترے سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہو؟

750۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَبِلاَلٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ: فَسَأَلْتُ بِلاَلاً حِينَ خَرَجَ: مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلاَثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ - وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ - ثُمَّ صَلَّى، وَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلاَثَةِ أَذْرُعٍ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظرحدیث رقم: ٦٩٣ (صحیح)

٧٥٠۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم چاروں خانہ کعبہ میں داخل ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بند کرلیا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب وہ لوگ نکلے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبے کے اندر) کیا کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھمبا اپنے بائیں طرف کیا، دو کھمبے اپنے دائیں طرف، اور تین کھمبے اپنے پیچھے، (ان دنوں خانہ کعبہ چھے ستونوں پر تھا) پھر آپ نے صلاۃ پڑھی، اوراپنے اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ رکھا۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی مصلی اپنے اورسترے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ رکھے۔

7- ذِكْرُ مَا يَقْطَعُ الصَّلاةَ وَمَا لا يَقْطَعُ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ

٧- باب: مصلی کے سامنے سترہ نہ ہوتو کون سی چیز صلاۃ توڑ دیتی ہے اورکون سی نہیں توڑتی؟

751- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلالٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّي، فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ - إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ - مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلاتَهُ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الأَسْوَدُ))، قُلْتُ: مَا بَالُ الأَسْوَدِ مِنَ الأَصْفَرِ مِنَ الأَحْمَرِ، فَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَقَالَ: ((اَلْكَلْبُ الأَسْوَدُ شَيْطَانٌ)).

تخريج: م/الصلاة ٥٠ (٥٠١)، د/فيه ١١٠ (٧٠٢)، ت/فيه ١٣٧ (٣٣٨)، ق/إقامة ٣٨ (٩٥٢) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١١٩٣٩)، حم٥/١٤٩، ١٥١، ١٥٥، ١٥٨، ١٦٠، ١٦١، د/الصلاة ١٢٨ (١٤٠٤) (صحيح)

٧٥١۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھڑا ہوکر صلاۃ پڑھ رہا ہوتو جب اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی کوئی چیز ہوتو وہ اس کے لیے سترہ ہوجائے گی، اوراگر کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز نہ ہوتو عورت، گدھا اور کالا کتا اس کی صلاۃ باطل کردے گا۔'' ❶

عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: پیلے اور لال رنگ کے مقابلے میں کالے (کتے) کی کیا خصوصیت ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جس طرح آپ نے مجھ سے پوچھا ہے میں نے بھی یہی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کالا کتا شیطان ہے۔'' ❷

فائدہ ❶ :......بعض لوگوں نے اسے ظاہر پر محمول کیا ہے، اور کہا ہے کہ ان چیزوں کے گزرنے سے واقعی صلاۃ باطل ہوجائے گی، لیکن جمہور نے اس کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ باطل ہونے سے مراد صلاۃ میں نقص ہے، کیونکہ ان چیزوں کی وجہ سے دل صلاۃ کی طرف پوری طرح سے متوجہ نہیں ہو سکے گا اور صلاۃ کے خشوع وخضوع میں فرق آجائے گا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کچھ لوگوں نے اس روایت ہی کو منسوخ مانا ہے۔

فائدہ ❷ :.......بعض لوگوں نے اسے حقیقت پر محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ شیطان کالے کتے کی شکل اختیار کر لیتا ہے، اور بعض لوگوں نے کہا کہ وہ دوسرے کتوں کے بالمقابل زیادہ ضرر رساں ہوتا ہے اس لیے اسے شیطان کہا گیا ہے (واللہ اعلم)۔

752ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: مَا يَقْطَعُ الصَّلاةَ؟ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اَلْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ. قَالَ يَحْيَى: رَفَعَهُ شُعْبَةُ.

تخريج: د/الصلاة ١١٠ (٧٠٣)، ق/إقامة ٣٨ (٩٤٩)، حم١/٣٤٧، (تحفة الأشراف: ٥٣٧٩)، (من طريق شعبة مرفوعاً) (صحيح)

۷۵۲۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن زید سے پوچھا: کون سی چیز صلاۃ کو باطل کر دیتی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے: حائضہ عورت اور کتا۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے اسے مرفوعا روایت کیا ہے۔

753ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانٍ لَنَا، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ - ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا - فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ، فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا.

تخريج: خ/العلم ١٨ (٧٦)، الصلاة ٩٠ (٤٩٣)، الأذان ١٦١ (٨٦١)، جزاء الصيد ٢٥ (١٨٥٧)، المغازي ٧٧ (٤٤١٢)، م/الصلاة ٤٧ (٥٠٤)، د/الصلاة ١١٣ (٧١٥)، ت/الصلاة ١٣٦ (٣٣٧)، ق/الإقامة ٣٨ (٩٤٧)، (تحفة الأشراف: ٥٨٣٤)، ط/السفر ١١ (٣٨)، حم١/٢١٩، ٢٦٤، ٢٦٥، ٣٣٧، ٣٤٢، د/الصلاة ١٢٩ (١٤٥٥) (صحيح)

۷۵۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اور فضل دونوں اپنی ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے، اور رسول اللہ ﷺ عرفہ میں لوگوں کو صلاۃ پڑھا رہے تھے (پھر انہوں نے ایک بات کہی جس کا مفہوم تھا:) تو ہم صف کے کچھ حصے سے گزرے، پھر ہم اترے اور ہم نے گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کچھ نہیں کہا۔ ❶

فائدہ ❶ :.......یعنی اس پر رسول اللہ ﷺ نے ہماری کوئی سرزنش نہیں کی، کیونکہ امام مقتدیوں کا سترہ ہوتا ہے، اور وہ دونوں صف کے کچھ ہی حصے سے گزرے تھے، امام کو عبور نہیں کیا تھا۔

754ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ، قَالَ: زَارَ رَسُولُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ عَبَّاسًا فِي بَادِيَةٍ لَنَا، وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ تَرْعَى، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يُزْجَرَا، وَلَمْ يُؤَخَّرَا.

تخريج: د/الصلاة ١١٤ (٧١٨)، (تحفة الأشراف: ١١٠٤٥)، حم١/٢١١، ٢١٢ (منكر)

(اس کے راوی ''محمد بن عمر'' لین الحدیث ہیں، اوران کی یہ روایت ثقات کی روایات کے خلاف ہے)

۷۵۴۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ایک بادیہ میں عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے، وہاں ہماری ایک کتیا موجود تھی، اور ہماری ایک گدھی چر رہی تھی، نبی اکرم ﷺ نے عصر کی صلاۃ پڑھی، اور وہ دونوں آپ کے آگے موجود تھیں، تو انہیں نہ ہانکا گیا اور نہ ہٹا کر پیچھے کیا گیا۔

755- أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ الْحَكَمَ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يُحَدِّثُ عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَغُلامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، فَنَزَلُوا وَدَخَلُوا مَعَهُ، فَصَلَّوْا وَلَمْ يَنْصَرِفْ، فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ تَسْعَيَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَأَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْهِ، فَفَرَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ.

تخريج: د/الصلاة ١١٣ (٧١٦، ٧١٧)، (تحفة الأشراف: ٥٦٨٧)، حم١/٢٣٥، ٣٤١ (صحيح)

۷۵۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ اور بنی ہاشم کا ایک لڑکا دونوں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک گدھے پر سوار ہو کر گزرے، آپ صلاۃ پڑھ رہے تھے، تو وہ دونوں اترے اور آپ کے ساتھ صلاۃ میں شریک ہو گئے، پھر ان لوگوں نے صلاۃ پڑھی اور آپ نے صلاۃ نہیں توڑی، اور ابھی آپ صلاۃ ہی میں تھے کہ اتنے میں بنی عبدالمطلب کی دو بچیاں دوڑتی ہوئی آئیں، اور آپ کے گھٹنوں سے لپٹ گئیں، آپ نے ان دونوں کو جدا کیا، اور صلاۃ نہیں توڑی۔ ❶

فائدہ ❶ :...... مطلب یہ ہے کہ گدھے کے گزرنے سے لوگوں نے صلاۃ میں کوئی حرج نہیں سمجھا، اسی لیے بعض علما نے گدھے کو صلاۃ باطل کرنے والی چیزوں میں سے مستثنیٰ کر دیا ہے، لیکن ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث (رقم: ۷۵۱) اس باب میں واضح اور قاطع ہے، نیز یہ قطعی نہیں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا گدھا چھوڑ دینے کے بعد امام کے آگے سے گزرا بھی ہو، بلکہ حدیث (رقم: ۷۵۳) سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ صف کے کچھ ہی حصے تک گدھا بھی محدود رہا، اور دونوں بچیاں چونکہ ابھی بالغ نہیں ہوئی تھیں اس لیے ان کے گزرنے سے کوئی حرج نہیں سمجھا گیا۔

756- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ كَرِهْتُ أَنْ أَقُومَ، فَأَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، انْسَلَلْتُ انْسِلالاً.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخریج: خ/الصلاة ۹۹ (۵۰۸)، ۱۰۲ (۵۱۱)، ۱۰۵ (۵۱۴)، الاستئذان ۳۷ (۶۲۷۶)، م/الصلاة ۵۱ (۵۱۲)، (تحفة الأشراف: ۱۵۹۸۷)، حم۶/۱۷۴، ۲۶۶ (صحیح)

۷۵۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھی، آپ صلاۃ پڑھ رہے تھے تو جب میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو مجھے یہ بات ناگوار لگی کہ میں اٹھ کر آپ کے سامنے سے گزروں تو میں دھیرے سے سرک گئی۔ [1]

فائدہ ❶ :......ایک تو عائشہ رضی اللہ عنہا چارپائی پر سوئی ہوئی تھیں (جس کو آپ نے سترہ بنایا ہوا تھا) دوسرے وہ آپ کے آگے گزری نہیں، بلکہ سرک گئی تھیں، مرور کہتے ہیں ایک جانب سے دوسری جانب تک، یعنی ادھر سے ادھر تک گزرنا، اور انسلال کہتے ہیں کہ ایک ہی جانب سے سرک جانا۔

8۔ اَلتَّشْدِيدُ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ

۸۔باب: مصلی اور سترے کے درمیان گزرنے کی شناعت کا بیان

757۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ؟! لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)).

تخریج: خ/الصلاة ۱۰۱ (۵۱۰)، م/الصلاة ۴۸ (۵۰۷)، د/الصلاة ۱۰۹ (۷۰۱)، ت/الصلاة ۱۳۵ (۳۳۶)، ق/إقامة ۳۷ (۹۴۵)، (تحفة الأشراف: ۱۱۸۸۴)، ط/السفر ۱۰ (۳۴)، حم۴/۱۶۹، د/الصلاة ۱۳۰ (۱۴۵۷) (صحیح)

۷۵۷۔ بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد نے انہیں ابوجہیم رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، وہ ان سے پوچھ رہے تھے کہ انہوں نے مصلی کے سامنے سے گزرنے والے کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہتے سنا ہے؟ تو ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مصلی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو وہ چالیس (دن، مہینے یا سال) تک کھڑا رہنے کو اس بات سے بہتر جانتا کہ وہ اس کے سامنے سے گزرے۔''

758۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَلَا يَدَعْ أَحَدًا أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ)).

تخریج: وقد أخرجه: م/الصلاة ۴۸ (۵۰۵)، د/الصلاة ۱۰۸ (۶۹۷، ۶۹۸) مطولاً، ق/إقامة ۳۹ (۹۵۴) مطولاً، (تحفة الأشراف: ۴۱۱۷)، ط/السفر ۱۰ (۳۳)، حم۳/۳۴، ۴۳، ۴۹، ۵۷، ۹۳، د/الصلاة ۱۲۵ (۱۴۵۱) (صحیح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۵۸۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی صلاۃ پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے، اگر وہ نہ مانے تو اُسے سختی سے دفع کرے۔''

9- اَلرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ

۹۔ باب: مصلی اور سترے کے درمیان گزرنے کی رخصت کا بیان

759- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَائِهِ فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطُّوَّافِ أَحَدٌ.

تخريج: د/الحج ۸۹ (۲۰۱٦)، ق/الحج ۳۳ (۲۹۵۸)، (تحفة الأشراف: ۱۱۲۸۵)، حم۶/۳۹۹، ويأتي عند المؤلف برقم: ۲۹٦۲ (ضعيف) (اس کے راوی ''کثیر بن المطلب'' لین الحدیث ہیں، اسی لیے ان کے بیٹے کثیر بن کثیر ان کا نام حذف کرکے کبھی ''عن بعض أهله'' اور کبھی ''عمن سمع جده'' کہا کرتے تھے)

۷۵۹۔ مطلب بن ابی وداعہ سہمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے خانہ کعبہ کا سات چکر لگایا، پھر مقامِ ابراہیم کے حاشیے میں اپنے جوتوں کے ساتھ دو رکعت صلاۃ پڑھی، اور آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی (سترہ) نہ تھا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اولاً: تو یہ حدیث ہی ضعیف ہے، اس سے استدلال درست نہیں، ثانیاً: مقام ابراہیم ہی بطور سترہ کافی تھا، اس اعتبار سے یہ روایت ان لوگوں کی دلیل نہیں بن سکتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مکے میں سترے کی ضرورت نہیں۔

10- اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمِ

۱۰۔ باب: سونے والے کے پیچھے صلاۃ پڑھنے کی رخصت کا بیان

760- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

تخريج: خ/الصلاة ۱۰۳ (۵۱۲)، الوتر ۳ (۹۹۷)، (تحفة الأشراف: ۱۷۳۱۲)، حم۶/۵۰، وقد أخرجه: خ/الصلاة ۲۲ (۳۸۳)، ۱۰٤ (۵۱۳)، ۱۰۷ (۵۱۸)، العمل في الصلاة ۱۰ (۱۲۰۹)، م/الصلاة ۵۱ (۵۱۲)، د/الصلاة ۱۱۲ (۷۱۲)، ط/صلاة الليل ۱ (۲)، حم۶/۵۰، ۱۹۲، ۲۰۵، ۲۳۱، د/الصلاة ۱۲۷ (۱٤۵۳) (صحيح)

۷٦۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو صلاۃ پڑھتے تھے، اور میں آپ کے اور قبلے کے بیچ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے بستر پر چوڑان میں سوئی رہتی تھی، تو جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے جگاتے، تو میں (بھی) وتر پڑھتی۔

11۔اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلاةِ إِلَى الْقَبْرِ

۱۱۔ باب: قبر کی جانب (رخ کر کے) صلاۃ پڑھنے سے ممانعت کا بیان

761۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ الأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لاَتُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلاَ تَجْلِسُوا عَلَيْهَا)).

تخريج: م/الجنائز ٣٣ (٩٧٢)، د/الجنائز ٧٧ (٣٢٢٩)، ت/الجنائز ٥٧ (١٠٥٠، ١٠٥١)، (تحفة الأشراف: ١١١٦٩)، حم٤/١٣٥ (صحيح)

۷٦١۔ ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ تم قبروں کی طرف (رخ کر کے) صلاۃ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔''

12۔اَلصَّلاةُ إِلَى ثَوْبٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ

۱۲۔ باب: تصویر والے کپڑے کی جانب (رخ کر کے) صلاۃ پڑھنے کا بیان

762۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَخِّرِيهِ عَنِّي)) فَنَزَعْتُهُ، فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ.

تخريج: وقد أخرجه: م/اللباس ٢٦ (٢١٠٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٤٩٤)، حم٦/١٧٢، د/الاستئذان ٣٣ (٢٧٠٤)، ويأتي عند المؤلف في الزينة في المجتبى ١١١ (برقم: ٥٣٥٦) (صحيح)

۷٦٢۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے گھر ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں، میں نے اسے گھر کے ایک روشندان پر لٹکا دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف (رخ کر کے) صلاۃ پڑھتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! اسے میرے پاس سے ہٹادو''، تو میں نے اسے اتار لیا، اور اس کے تکیے بنا ڈالے۔

13۔ اَلْمُصَلِّي يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الإِمَامِ سُتْرَةٌ

۱۳۔ باب: مصلی اور امام کے درمیان پردہ حائل ہونے کا بیان

763۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ، كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَصِيرَةٌ يَبْسُطُهَا بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهَا بِاللَّيْلِ، فَيُصَلِّي فِيهَا، فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ، فَصَلَّوْا بِصَلاتِهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَهُمُ الْحَصِيرَةُ، فَقَالَ: ((اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - لا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - أَدْوَمُهُ، وَإِنْ قَلَّ))، ثُمَّ تَرَكَ مُصَلَّاهُ ذَلِكَ، فَمَا عَادَ لَهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلاً أَثْبَتَهُ.

تخريج: خ/الأذان ٨١ (٧٣٠) مختصراً، اللباس ٤٣ (٥٨٦١)، م/المسافرين ٣٠ (٧٨٢)، د/الصلاة ٣١٧ (١٣٦٨) (من قوله: اكلفوا من العمل الخ)، ق/إقامة ٣٦ (٩٤٢) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١٧٧٢٠)، حم٦/٤٠، ٦١، ٢٤١، (وليس قوله: "ثم ترك مصلاه... حتى قبضه الله" عند أحد سوى المؤلف (صحيح)

۷۶۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جسے آپ دن میں بچھایا کرتے تھے، اور رات میں اس کو حجرہ نما بنا لیتے اور اس میں صلاۃ پڑھتے، لوگوں کو اس کا علم ہوا تو آپ کے ساتھ وہ بھی صلاۃ پڑھنے لگے، آپ کے اور ان کے درمیان وہی چٹائی حائل ہوتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(اتنا ہی) عمل کرو جتنا کہ تم میں طاقت ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا، البتہ تم (عمل سے) تھک جاؤ گے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر مداومت ہو گرچہ وہ کم ہو"، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جگہ چھوڑ دی، اور وہاں دوبارہ صلاۃ نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی، آپ جب کوئی کام کرتے تو اسے جاری رکھتے تھے۔

14۔ اَلصَّلاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۴۔ باب: ایک کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کا بیان

764۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: ((أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ)).

تخريج: خ/الصلاة ٤ (٣٥٨)، ٩ (٣٦٥)، م/الصلاة ٥٢ (٥١٥)، د/الصلاة ٧٨ (٦٢٥)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ١٣٢٣١)، ط/الجماعة ٩ (٣٠)، حم٢/٢٣٠، ٢٣٩، ٢٨٥، ٣٤٥، ٤٩٥، ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٠١، د/الصلاة ٩٩ (١٤١٠، ١٤١١) (صحيح)

۷۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں؟"۔

765۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

تخريج: خ/الصلاة ٤ (٣٥٦)، م/الصلاة ٥٢ (٥١٧)، ت/الصلاة ١٣٨ (٣٣٩)، ق/إقامة ٦٩ (١٠٤٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٦٨٤)، ط/الجماعة ٩ (٢٩)، حم٤/٢٦، ٢٧ (صحيح)

۷۶۵۔ عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے کپڑے میں صلاۃ پڑھتے دیکھا جس کے دونوں کناروں کو آپ اپنے دونوں کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

15۔ اَلصَّلاةُ فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ

۱۵۔ باب: ایک قمیص میں صلاۃ پڑھنے کا بیان

766۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي لأَكُونُ فِي الصَّيْدِ، وَلَيْسَ عَلَيَّ إِلا الْقَمِيصُ، أَفَأُصَلِّي فِيهِ؟ قَالَ: ((وَزُرَّهُ عَلَيْكَ، وَلَوْ بِشَوْكَةٍ)).

تخريج: د/الصلاة ٨١ (٦٣٢)، (تحفة الأشراف: ٤٥٣٣)، حم٤/٤٩، ٥٤ (حسن)

۷۶۶۔ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں شکار پر جاتا ہوں اور میرے جسم پر سوائے قمیص کے کچھ نہیں ہوتا، تو کیا میں اس میں صلاۃ پڑھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(ہاں پڑھ لو) اور اس میں ایک تکمہ لگا لو گرچہ کانٹے ہی کا ہو۔“

16۔ اَلصَّلاةُ فِي الإِزَارِ

۱۶۔ باب: تہبند میں صلاۃ پڑھنے کا بیان

767۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَاقِدِينَ أُزْرَهُمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ: ((لا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا)).

تخريج: خ/الصلاة ٦ (٣٦٢)، الأذان ١٣٦ (٨١٤)، العمل في الصلاة ١٤ (١٢١٥)، م/الصلاة ٢٩ (٤٤١)، د/الصلاة ٧٩ (٦٣٠)، (تحفة الأشراف: ٤٦٨١)، حم٣/٤٣٣، ٥/٣٣١ (صحيح)

۷۶۷۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچوں کی طرح اپنا تہبند باندھے صلاۃ پڑھ رہے تھے، تو عورتوں سے (جو مردوں کے پیچھے پڑھ رہی تھیں) کہا گیا: ”جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں تم اپنے سروں کو نہ اٹھاؤ۔“

768۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ قَوْمِي مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: إِنَّهُ قَالَ: ((لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قِرَاءَةً لِلْقُرْآنِ))، قَالَ: فَدَعَوْنِي، فَعَلَّمُونِي الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَكُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ مَفْتُوقَةٌ، فَكَانُوا يَقُولُونَ لأَبِي: أَلا تُغَطِّي عَنَّا اسْتَ ابْنِكَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٣٧ (صحيح)

۷۶۸۔ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میرے قبیلے کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ کر آئے تو کہنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ''تم میں جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ تمہاری امامت کرائے''، تو ان لوگوں نے مجھے بلا بھیجا، اور مجھے رکوع اور سجدہ کرنا سکھایا تو میں ان لوگوں کو صلاۃ پڑھاتا تھا، میرے جسم پر ایک پھٹی چادر ہوتی، تو وہ لوگ میرے والد سے کہتے تھے کہ تم ہم سے اپنے بیٹے کی سرین کیوں نہیں ڈھانپ دیتے؟۔

17- صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَى امْرَأَتِهِ

۱۷- باب: مرد کا ایسے کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کا بیان جس کا کچھ حصہ اس کی بیوی پر ہو

769- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِاللهِ ابْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ، وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ، وَعَلَيَّ مِرْطٌ بَعْضُهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: م/الصلاة ٥١ (٥١٤)، د/الطهارة ١٣٥ (٣٧٠)، ق/الطهارة ١٣١ (٦٥٢)، (تحفة الأشراف: ١٦٣٠٨)، حم٦/٦٧، ٩٩، ١٣٧، ١٩٩، ٢٠٤ (صحيح)

۷۶۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو صلاۃ پڑھتے تھے، اور میں آپ کے پہلو میں ہوتی اور میں حائضہ ہوتی اور میرے اوپر ایک چادر ہوتی جس کا کچھ حصہ رسول اللہ ﷺ پر (بھی) ہوتا۔

18- صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْئٌ

۱۸- باب: مرد کا ایک کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کا بیان جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو

770- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْئٌ)).

تخريج: وقد أخرجه: م/الصلاة ٥٢ (٥١٦)، د/الصلاة ٧٨ (٦٢٦)، (تحفة الأشراف: ١٣٦٧٨)، حم٢/٢٤٣، ٤٦٤، د/الصلاة ٩٩ (١٤١١) (صحيح)

۷۷۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں صلاۃ نہ پڑھے جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو''

19- اَلصَّلاَةُ فِي الْحَرِيرِ

۱۹- باب: ریشمی کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کا بیان

771- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا - كَالْكَارِهِ لَهُ - ثُمَّ قَالَ: ((لاَ يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ)).

تخريج: خ/الصلاة ١٦ (٣٧٥)، اللباس ١٢ (٥٨٠١)، م/الصلاة ٢ (٢٠٧٥)، (تحفة الأشراف: ٩٩٥٩)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حم٤/١٤٣، ١٤٩، ١٥٠ (صحيح)

۷۷۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی قبا ہدیے میں دی گئی، تو آپ نے اسے پہنا، پھر اس میں صلاۃ پڑھی، پھر جب آپ صلاۃ پڑھ چکے تو اسے زور سے اتار پھینکا جیسے آپ اسے ناپسند کر رہے ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل تقویٰ کے لیے یہ مناسب نہیں۔''

20۔ اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ

۲۰۔ باب: نقش ونگار والی چادر میں صلاۃ پڑھنے کی رخصت کا بیان

772۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، ثُمَّ قَالَ: ((شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هَذِهِ، اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ، وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ)) .

تخريج: خ/الصلاة ١٤ (٣٧٣)، الأذان ٩٣ (٧٥٢)، اللباس ١٩ (٥٨١٧)، م/المساجد ١٥ (٥٥٦)، د/الصلاة ١٦٧ (٩١٤)، اللباس ١١ (٤٠٥٣)، ق/الصلاة ١ (٣٥٥٠)، (تحفة الأشراف: ١٦٤٣٤)، ط/الصلاة ١٨ (٦٨) مرسلاً، حم ٦/٣٧، ٤٦، ١٧٧، ١٩٩، ٢٠٨ (صحيح)

۷۷۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں صلاۃ پڑھی جس میں نقش ونگار تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان بیل بوٹوں نے مجھے مشغول کر دیا، اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ، اور اس کے عوض کوئی سادی چادر لے آؤ۔''

21۔ اَلصَّلَاةُ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ

۲۱۔ باب: سرخ کپڑوں میں صلاۃ پڑھنے کا بیان

773۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، فَرَكَزَ عَنَزَةً، فَصَلَّى إِلَيْهَا، يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ .

تخريج: وقد أخرجه: خ/الصلاة ١٧ (٣٧٦)، الأذان ١٨ (٦٣٣)، المناقب ٢٣ (٣٥٥٣)، اللباس ٣ (٥٧٨٦)، م/الصلاة ٤٧ (٥٠٣)، د/الصلاة ٣٤ (٥٢٠)، ت/الصلاة ٣٠ (١٩٧)، تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٨٠٨)، حم٤/٣٠٧، ٣٠٨، ٣٠٩ (بعضهم لم يذكر الحلة) (صحيح)

۷۷۳۔ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ جوڑے میں نکلے، اور آپ نے اپنے سامنے ایک برچھی گاڑی، پھر اس کی طرف رخ کر کے صلاۃ پڑھی، اور اس کے پیچھے سے کتے، عورتیں اور گدھے گزرتے رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22-اَلصَّلاةُ فِي الشِّعَارِ ❶

۲۲- باب: جسم سے لگے کپڑے میں صلاۃ پڑھنے کا بیان

774- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خِلاسَ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو الْقَاسِمِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ، وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ، فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ، غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ، ثُمَّ يَعُودُ مَعِي؛ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٨٥ (صحيح)

۷۷۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور رسول اکرم ابو القاسم ﷺ دونوں جسم سے لگے ایک ہی کپڑے میں سوتے اور میں حائضہ ہوتی، اگر مجھ سے آپ کو کچھ (خون) لگ جاتا تو آپ جتنی دور میں لگتا اسی کو دھو لیتے اور اس سے آگے تجاوز نہ فرماتے، اور اُسی میں صلاۃ پڑھتے، پھر واپس آ کر میرے ساتھ لیٹتے، اگر پھر مجھ سے کچھ (خون) لگ جاتا تو آپ پھر ویسے ہی کرتے، اور اس سے آگے تجاوز نہ فرماتے۔

فائدہ ❶ :......شعار: اس کپڑے کو کہتے ہیں جو آدمی کے جسم سے ملا ہوا ہوتا ہے، جیسے کرتے کے نیچے بنیان، یا بغیر بنیان کے کرتا اور چادر وغیرہ، یہاں چادر ہی مراد ہے۔

23-اَلصَّلاةُ فِي الْخُفَّيْنِ

۲۳- باب: موزوں میں صلاۃ پڑھنے کا بیان

775- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرًا بَالَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا.

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٨ (صحيح)

۷۷۵- ہمام کہتے ہیں کہ میں نے جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر پانی منگایا، اور وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر وہ کھڑے ہوئے اور صلاۃ پڑھی، تو اس کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

24-اَلصَّلاةُ فِي النَّعْلَيْنِ

۲۴- باب: جوتوں میں صلاۃ پڑھنے کا بیان

776- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَغَسَّانَ بْنِ مُضَرَ قَالا: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ وَاسْمُهُ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ - بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ - قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ .

تخريج: خ/الصلاة ٢٤ (٣٨٦)، اللباس ٣٧ (٥٨٥٠)، م/المساجد ١٤ (٥٥٥)، ت/الصلاة ١٧٧ (٤٠٠)، حم ٣/١٠٠، ١٦٦، ١٨٩، د/الصلاة ١٠٣ (١٤١٧)، (تحفة الأشراف: ٨٦٦) (صحيح)

٧٧٦۔ ابوسلمہ، ان کا نام سعید بن یزید بصری ہے اور وہ ثقہ ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں میں صلاۃ پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں (پڑھتے تھے)۔

25۔أَيْنَ يَضَعُ الإِمَامُ نَعْلَيْهِ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ ؟

٢٥۔ باب: جب امام لوگوں کو صلاۃ پڑھائے تو اپنے جوتے کہاں رکھے؟

777۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ، فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ .

تخريج: د/الصلاة ٨٩ (٦٤٨)، ق/إقامة ٢٠٥ (١٤٣١)، (تحفة الأشراف: ٥٣١٤)، حم ٣/٤١٠ (صحيح)

٧٧٧۔ عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح (مکہ) کے دن صلاۃ پڑھی، تو آپ نے اپنے جوتوں کو اپنے بائیں جانب رکھا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... چونکہ نبی اکرم ﷺ امام تھے، آپ کے بائیں جانب کوئی نہیں تھا اس لیے آپ نے اپنے جوتوں کو اپنے بائیں رکھا، اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی بائیں جانب ہو تو بائیں بھی جوتا نہیں رکھنا چاہیے، کیونکہ تمہارا بایاں دوسرے شخص کا دایاں ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10- كِتَابُ الْإِمَامَةِ

١٠- کتاب: امامت کے احکام ومسائل

1- ذِكْرُ الْإِمَامَةِ وَالْجَمَاعَةِ: إِمَامَةُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

١- باب: امامت وجماعت کا ذکر اور اہلِ علم وفضل کی امامت کا بیان

778- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتِ الأَنْصَارُ: مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَأَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالُوا: نَعُوذُ بِاللهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٥٨٧)، حم١/٣٩٦، ٤٠٥ (حسن الإسناد)

٧٧٨- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار کہنے لگے: ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے، تو عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، اور کہا: کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو صلاۃ پڑھانے کا حکم دیا ہے، ❶ تو اب بتاؤ ابوبکر سے آگے بڑھنے پر تم میں سے کس کا جی خوش ہوگا؟ ❷ تو لوگوں نے کہا: ہم ابوبکر سے آگے بڑھنے پر اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ❸

فائدہ ❶ :......اس سے معلوم ہوا کہ امامت کے لیے صاحبِ علم وفضل کو آگے بڑھانا چاہیے۔

فائدہ ❷ :......اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھا کہ امامتِ صغریٰ کے لیے رسول اللہ ﷺ کا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھانا اس بات کا اشارہ تھا کہ وہی امامت کبریٰ کے بھی اہل ہیں، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زیادہ علم والا، زیادہ قرآن پڑھنے والے پر مقدم ہوگا، اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے متعلق "أقرأكم أبي" فرمایا ہے، اس کے باوجود آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے مقدم کیا۔

فائدہ ❸ :......اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر انصار رضی اللہ عنہم بھی راضی ہوگئے۔

2- اَلصَّلاةُ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

٢- باب: ظالم حکمرانوں کے پیچھے صلاۃ پڑھنے کا بیان

779- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَرَّاءِ، قَالَ: أَخَّرَ زِيَادٌ الصَّلَاةَ، فَأَتَانِي ابْنُ صَامِتٍ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ صُنْعَ زِيَادٍ، فَعَضَّ عَلَى شَفَتَيْهِ، وَضَرَبَ عَلَى فَخِذِي وَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ - كَمَا سَأَلْتَنِي -؟ فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - كَمَا سَأَلْتَنِي - فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: ((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ: إِنِّي صَلَّيْتُ، فَلَا أُصَلِّي)).

تخريج: م/المساجد ٤١ (٦٤٨)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ١١٩٤٨)، حم٥/١٤٧، ١٦٠، ١٦٨، د/الصلاة ٢٥ (١٢٦٣)، ويأتي عند المؤلف في الإمامة ٥٥ (برقم: ٨٦٠) (صحيح)

٧٧٩۔ ابوالعالیہ البراء کہتے ہیں کہ زیاد نے صلاۃ میں دیر کردی تو میرے پاس (عبداللہ) ابن صامت آئے میں نے ان کے لیے ایک کرسی لا کر رکھی، وہ اس پہ بیٹھے، میں نے ان سے زیاد کی کارستانیوں کا ذکر کیا، تو انہوں نے اپنے دونوں ہونٹوں کو بھینچا [1] اور میری ران پر ہاتھ مارا، اور کہا: میں نے بھی ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح پوچھا جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو انہوں نے میری ران پہ ہاتھ مارا جس طرح میں نے تیری ران پہ مارا ہے، اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پوچھا ہے، جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو آپ نے میری ران پہ ہاتھ مارا جس طرح میں نے تمہاری ران پہ مارا ہے، اور فرمایا: "صلاۃ اس کے وقت پر پڑھ لیا کرو، اور اگر تم ان کے ساتھ صلاۃ کا وقت پاؤ تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لو، اور یہ نہ کہو کہ میں نے صلاۃ پڑھ لی ہے، لہٰذا اب نہیں پڑھوں گا" [2]۔

فائدہ ❶ :...... اس سے اس کے فعل پر ناپسندیدگی کا اظہار مقصود تھا۔

فائدہ ❷ :...... کیونکہ اس سے فتنے کا اندیشہ ہے۔

780- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُونَ أَقْوَامًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَصَلُّوا مَعَهُمْ، وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً)).

تخريج: ق/إقامة ١٥٠ (١٢٥٥)، (تحفة الأشراف: ٩٢١١)، حم١/٣٧٩، ٤٥٥، ٤٥٩، وقد أخرجه: م/المساجد ٥ (٥٣٤) (صحيح)

٧٨٠۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنقریب تم کچھ ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو صلاۃ کو بے وقت کرکے پڑھیں گے، تو اگر تم ایسے لوگوں کو پاؤ تو تم اپنی صلاۃ وقت پر پڑھ لیا کرو، اور ان کے ساتھ بھی پڑھ لیا کرو [1] اور اسے سنت (نفل) بنالو" [2]۔

فائدہ ❶ :...... اس سے ظالم حکمرانوں کے ساتھ صلاۃ پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

فائدہ ❷ :...... صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں "واجعلوا صلاتكم معهم نافلة" یعنی بعد میں ان کے ساتھ جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صلاۃ پڑھوا سے نفل سمجھو۔

3-مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ ؟

۳-باب: امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟

781- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا، وَلَا تَؤُمَّ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا تَقْعُدْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ)).

تخريج: م/المساجد ٥٣ (٦٧٣)، د/الصلاة ٦١ (٥٨٢، ٥٨٣، ٥٨٤)، ت/الصلاة ٦٠ (٢٣٥)، الأدب ٢٤ (٢٧٧٢)، ق/إقامة ٤٦ (٩٨٠)، (تحفة الأشراف: ٩٩٧٦)، حم٤/١١٨، ١٢١، ١٢٢، ٥/٢٧٢، ويأتي عند المؤلف برقم: ٧٨٤ (صحيح)

۷۸۱- ابومسعود (عقبہ بن عمرو) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کی امامت وہ کرے جسے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) سب سے زیادہ یاد ہو، اور سب سے اچھا پڑھتا ہو، ❶ اور اگر قرآن پڑھنے میں سب برابر ہوں تو جس نے ان میں سے سب پہلے ہجرت کی ہے وہ امامت کرے، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو جو سنت کا زیادہ جاننے والا ہو وہ امامت کرے، ❷ اور اگر سنت (کے جاننے) میں بھی برابر ہوں تو جو ان میں عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے، اور تم ایسی جگہ آدمی کی امامت نہ کرو جہاں اس کی سیادت وحکمرانی ہو، اور نہ تم اس کی مخصوص جگہ ❸ پر بیٹھو، الا یہ کہ وہ تمہیں اجازت دے دے۔“ ❹

فائدہ ❶ :...... یہ اس صورت میں ہے جب وہ قرآن سمجھتا ہو (واللہ أعلم)

فائدہ ❷ :...... کیونکہ ہجرت میں سبقت اور پہل کے شرف کا تقاضا ہے کہ اسے آگے بڑھایا جائے۔ صحیح مسلم کی روایت (جو ابومسعود رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے) میں سنت کے جانکار کو ہجرت میں سبقت کرنے والے پر مقدم کیا گیا ہے، ابوداود اور ترمذی میں بھی یہی ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے (واللہ أعلم)۔

فائدہ ❸ :...... مثلاً: کسی کی مخصوص کرسی یا مسند وغیرہ پر۔

فائدہ ❹ :...... ”إلا أن يأذن لكم“ کا تعلق دونوں فعلوں، یعنی امامت کرنے اور مخصوص جگہ پر بیٹھنے سے ہے، لہٰذا اس استثنا کی رو سے مہمان میزبان کی اجازت سے اس کی امامت کر سکتا ہے۔

4-تَقْدِيمُ ذَوِي السِّنِّ

۴-باب: امامت کے لیے عمر دراز شخص کو آگے بڑھانے کا بیان

782- أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِيُّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي - وَقَالَ مَرَّةً: أَنَا وَصَاحِبٌ لِي - فَقَالَ: ((إِذَا سَافَرْتُمَا، فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٦٣٥ (صحيح)

٧٨٢۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے ایک چچازاد بھائی (اور کبھی انہوں) نے کہا: میں اور میرے ایک ساتھی۔ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم دونوں سفر کرو تو تم دونوں اذان اور اقامت کہو، اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔'' [1]

فائدہ [1] :......یعنی ایک اذان کہے دوسرا اس کا جواب دے، یا دونوں میں سے کوئی اذان دے اور دوسرا امامت کرائے۔

5۔اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ فِي مَوْضِعٍ هُمْ فِيهِ سَوَاءٌ

۵۔باب: لوگ کسی جگہ اکٹھا ہوں اور سب برابر ہوں تو کون امامت کرے؟

783۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً، فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ)).

تخريج: م/المساجد ٥٣ (٦٧٢)، (تحفة الأشراف: ٤٣٧٢)، حم٣/٢٤، ٣٤، ٣٦، ٥١، ٨٤، د/الصلاة ٤٢ (١٢٨٩)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٨٤١ (صحيح)

٧٨٣۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تین شخص ہوں تو ان میں سے ایک کو امامت کرنی چاہیے، اور ان میں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔''

6۔اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ وَفِيهِمُ الْوَالِي

٦۔باب: کئی لوگ ایک ساتھ ہوں اور ان میں حاکم بھی موجود ہو تو کون امامت کرے؟

784۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٨١ (صحيح)

٧٨٤۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی امامت ایسی جگہ نہ کی جائے جہاں اس کی سیادت و حکمرانی ہو، اور بغیر اجازت اس کی مخصوص نشست گاہ پر نہ بیٹھا جائے۔'' [1]

فائدہ [1] :......اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر حاکم موجود ہو تو وہی امامت کا مستحق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7- إِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِي هَلْ يَتَأَخَّرُ ؟

۷- باب: امامت کے لیے رعایا میں سے کوئی آگے بڑھ جائے، پھر حاکم آ جائے تو کیا وہ پیچھے ہٹ جائے؟

785- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَحَانَتِ الأُولَى، فَجَاءَ بِلالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلالٌ، وَتَقَدَّمَ أَبُوبَكْرٍ، فَكَبَّرَ بِالنَّاسِ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، وَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لا يَلْتَفِتُ فِي صَلاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُوبَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ؟، إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِلا الْتَفَتَ إِلَيْهِ، يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

تخريج: خ/الأذان ٤٨ (٦٨٤)، العمل في الصلاة ٣ (١٢٠١)، ٥ (١٢٠٤)، ١٦ (١٢١٨)، السهو ٩ (١٢٣٤)، الصلح ١ (٢٦٩٠)، الأحكام ٣٦ (٧١٩٠)، م/الصلاة ٢٢ (٤٢١)، وقد أخرجه: حم٥/٣٣٦، ٣٣٨، د/الصلاة ٩٥ (١٤٠٤، ١٤٠٥) (صحيح)

۷۸۵- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں میں کچھ اختلاف ہو گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو لے کر نکلے تاکہ آپ ان میں صلح کرا دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی معاملہ میں مشغول رہے یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ پہنچا ❶ تو بلال رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور کہنے لگے: ابو بکر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابھی تک) نہیں آ سکے ہیں، اور صلاۃ کا وقت ہو چکا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت کر دیں گے؟ انہوں نے کہا: ہاں کر دوں گا اگر تم چاہو، چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، اور اللہ اکبر کہہ کر لوگوں کو صلاۃ پڑھانی شروع کر دی، اسی دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، اور آپ صفوں میں چلتے ہوئے آئے یہاں تک کہ (پہلی) صف میں آ کر کھڑے ہو گئے، اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر) لوگ تالیاں بجانے لگے، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی صلاۃ میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے تھے، تو جب لوگوں نے کثرت سے تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے، تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ موجود ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارے سے حکم دیا کہ وہ صلاۃ پڑھائیں، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، پھر وہ الٹے پاؤں اپنے پیچھے لوٹ کر صف میں کھڑے ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور جا کر لوگوں کو صلاۃ پڑھائی، اور جب آپ صلاۃ سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: ”لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ جب تمہیں صلاۃ میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تالیاں بجانے لگتے ہو، حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لیے مخصوص ہے، جسے اس کی صلاۃ میں کوئی بات پیش آئے وہ سبحان اللہ کہے، کیونکہ جب کوئی سبحان اللہ کہے گا تو جو بھی اسے سنے گا اس کی طرف ضرور متوجہ ہو گا (پھر آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے) اور فرمایا: ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کر دیا تھا تو تم نے لوگوں کو صلاۃ کیوں نہیں پڑھائی؟“، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا؟ ابوقحافہ کے بیٹے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے صلاۃ پڑھائے۔ ❷

فائدہ ❶ :...... صحیح بخاری میں اور خود مؤلف کے یہاں (حدیث رقم: ۷۹۴ میں) یہ صراحت ہے کہ یہ عصر کا وقت تھا۔

فائدہ ❷ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر امام راتب (مستقل امام) کہیں گیا ہوا ہو، اور اس کی جگہ کوئی اور صلاۃ پڑھا رہا ہو، تو جب امام راتب درمیان صلاۃ آ جائے تو چاہے تو وہی نائب صلاۃ پڑھاتا رہے، اور چاہے تو وہ پیچھے ہٹ آئے اور امام راتب صلاۃ پڑھائے، مگر یہ بات اس وقت تک ہے جب نائب نے ایک رکعت بھی نہ پڑھائی ہو، اور اگر ایک رکعت پڑھا دی ہو تو پھر باقی صلاۃ بھی وہی پوری کرائے، امام ابن عبدالبر کے نزدیک یہ بات نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص تھی۔

8۔ صَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ رَعِيَّتِهِ

۸۔ باب: امام کا رعیت میں سے کسی شخص کے پیچھے صلاۃ پڑھنے کا بیان

786۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ الْقَوْمِ، صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٩٤)، حم٣/١٥٩، ٢١٦، ٢٤٣ (صحيح)

۷۸۶۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی آخری صلاۃ وہ تھی جسے آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک کپڑے میں اس حال میں پڑھی تھی کہ اس کے دونوں کنارے بغل سے نکال کر آپ کندھے پر ڈالے ہوئے تھے۔

787۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيسَى - صَاحِبُ الْبُصْرِيِّ -، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى لِلنَّاسِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّفِّ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: ت/الصلاة ١٥٢ (٣٦٢)، (تحفة الأشراف: ١٧٦١٢)، حم٦/١٥٩ (صحيح)

٧٨٧۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف میں تھے۔

9- إِمَامَةُ الزَّائِرِ

٩۔باب: زائر کی امامت کا بیان

788- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى لَنَا، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا زَارَ أَحَدُكُمْ قَوْمًا، فَلا يُصَلِّيَنَّ بِهِمْ)).

تخريج: د/الصلاة ٦٦ (٥٩٦) مطولاً، ت/الصلاة ١٤٨ (٣٥٦) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١١١٨٦)، حم٣/٤٣٦، ٤٣٧، و ٥/٥٣ (صحيح)

٧٨٨۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے: ”جب تم میں سے کوئی کسی قوم کی زیارت کے لیے جائے تو وہ انہیں ہرگز صلاۃ نہ پڑھائے۔“ ❶

فائدہ ❶:...... الا یہ کہ وہ لوگ اس کی اجازت دیں جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، جو اوپر گزر چکی ہے جس میں ”إلا بإذنه“ کے الفاظ وارد ہیں۔

10- إِمَامَةُ الْأَعْمَى

١٠۔باب: نابینا (اندھے) کی امامت کا بیان

789- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ ابْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى، وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ، وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللهِ! فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذْهُ مُصَلًّى، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ؟)) فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

تخريج: خ/الصلاة ٤٥ (٤٢٤)، ٤٦ (٤٢٥) مطولاً، الأذان ٤٠ (٦٦٧)، ٥٠ (٦٨٦)، ١٥٤ (٨٤٠)، التهجد ٣٦ (١١٨٦) مطولاً، الأطعمة ١٥ (٥٤٠١) مطولاً، م/الإيمان ١٠ (٣٣)، المساجد ٤٧ (٣٣)، ق/المساجد ٨ (٧٥٤)، (تحفة الأشراف: ٩٧٥٠)، ط/السفر ٢٤ (٨٦)، حم٤/٤٣، ٤٤، ٥/٤٤٩، ٤٥٠، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٨٤٥، ١٣٢٨ مطولاً (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۹۔ محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کی امامت کرتے تھے اور وہ نابینا تھے، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: رات میں تاریکی ہوتی ہے اور کبھی بارش ہوتی ہے اور راستے میں پانی بھر جاتا ہے، اور میں آنکھوں کا اندھا آدمی ہوں، تو اللہ کے رسول! آپ میرے گھر میں کسی جگہ صلاۃ پڑھ دیجیے تاکہ میں اسے مصلیٰ بنالوں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے، اور آپ نے پوچھا: ”تم کہاں صلاۃ پڑھوانی چاہتے ہو؟“ انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ میں صلاۃ پڑھی۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نابینا کی امامت بغیر کراہت جائز ہے۔

11-إِمَامَةُ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ

۱۱۔ باب: نابالغ بچے کی امامت کا بیان

790- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ الْجَرْمِيُّ قَالَ: كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ، فَنَتَعَلَّمُ مِنْهُمُ الْقُرْآنَ، فَأَتَى أَبِي النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا))، فَجَاءَ أَبِي فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا))، فَنَظَرُوا فَكُنْتُ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا، فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٣٧ (صحيح)

۷۹۰۔ عمرو بن سلمہ جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تھے تو ہم ان سے قرآن سیکھتے تھے (جب) میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے امامت وہ آدمی کرے جسے قرآن زیادہ یاد ہو“، تو جب میرے والد لوٹ کر آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”تم میں سے امامت وہ آدمی کرے جسے قرآن زیادہ یاد ہو“، تو لوگوں نے نگاہ دوڑائی تو ان میں سب سے بڑا قاری میں ہی تھا، چنانچہ میں ہی ان کی امامت کرتا تھا، اور اس وقت میں آٹھ سال کا بچہ تھا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ابو داود کی روایت میں ۷ سال کا ذکر ہے، اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ غیر مکلّف نابالغ بچہ مکلّف لوگوں کی امامت کرسکتا ہے، اس لیے کہ ”یؤم القوم أقراهم لكتاب الله“ کے عموم میں صبی ممیّز (باشعور بچہ) بھی داخل ہے، اور کتاب وسنت میں کوئی بھی نص ایسی نہیں جو اس سے متعارض ومتصادم ہو، رہا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کے قبیلے نے انہیں اپنے اجتہاد سے اپنا امام بنایا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع نہیں تھی، تو یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ نزولِ وحی کا یہ سلسلہ ابھی جاری تھا، اگر یہ چیز درست نہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دے دی جاتی، اور آپ اس سے ضرور منع فرمادیتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12ـ قِيَامُ النَّاسِ إِذَا رَأَوُا الإِمَامَ

۱۲۔ باب: (صلاۃ کے لیے) لوگوں کے کھڑے ہونے کا بیان

791ـ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٦٨٨ (صحيح)

۷۹۱۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب صلاۃ کے لیے اذان دی جائے، تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہوا کرو۔“ ❶

فائدہ ❶: ...... یہ ممانعت اس وجہ سے تھی کہ کہیں لوگوں کو دیر تک کھڑا رہنا نہ پڑ جائے، کیونکہ بسا اوقات کسی وجہ سے آنے میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

13ـ اَلإِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الإِقَامَةِ

۱۳۔ باب: اقامت کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آ جائے جس سے وہ صلاۃ مؤخر کر دے

792ـ أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ.

تخريج: وقد أخرجه: م/الحيض ٣٣ (٣٧٦)، (تحفة الأشراف: ١٠٠٣)، حم١٠١/٣، ١١٤، ١٨٢ (صحيح)

۷۹۲۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صلاۃ کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی، اور رسول اللہ ﷺ ایک شخص سے راز داری کی باتیں کر رہے تھے، تو آپ صلاۃ کے لیے کھڑے نہیں ہوئے یہاں تک کہ لوگ سونے لگے۔ ❶

فائدہ ❶: ...... ہو سکتا ہے یہ گفتگو کسی ضروری امر پر مشتمل رہی ہو یا آپ ﷺ نے بیانِ جواز کے لیے ایسا کیا ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اقامت میں اور صلاۃ شروع کرنے میں فصل کرنا صلاۃ کے لیے مضر نہیں۔

14ـ اَلإِمَامُ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِي مُصَلَّاهُ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۱۴۔ باب: مصلی پر کھڑے ہو جانے کے بعد امام کو یاد آئے کہ وہ پاک نہیں ہے تو کیا کرے؟

793ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ، وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: ((مَكَانَكُمْ))، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ، فَاغْتَسَلَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَحْنُ صُفُوفٌ .

تخريج: خ/الأذان ٢٥ (٦٣٩، ٦٤٠)، م/المساجد ٢٩ (٦٠٥)، د/الطهارة ٩٤ (٢٣٥)، الصلاة ٤٦ (٥٤١)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٠٠)، حم٢/٢٣٧، ٢٥٩، ٢٨٣، ٣٣٨، ٣٣٩ (صحيح)

۷۹۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صلاۃ کے لیے اقامت کہی گئی، تو لوگوں نے اپنی صفیں درست کیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے نکل کر صلاۃ پڑھنے کی جگہ پر آ کر کھڑے ہوئے، پھر آپ کو یاد آیا کہ غسل نہیں کیا ہے ❶ تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''تم اپنی جگہوں پر رہو''، پھر آپ واپس اپنے گھر گئے پھر نکل کر ہمارے پاس آئے، اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، اور ہم صف باندھے کھڑے تھے۔

فائدہ ❶ :......اس سے بظاہر یہی لگتا ہے کہ آپ نے ابھی صلاۃ شروع نہیں کی تھی۔

15۔اِسْتِخْلافُ الإِمَامِ إِذَا غَابَ

۱۵۔باب: امام کا اپنی عدم موجودگی میں کسی کو اپنا نائب بنانے کا بیان

794۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ - ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِبِلالٍ: ((يَا بِلالُ! إِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ آتِ، فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَلَمَّا حَضَرَتْ أَذَّنَ بِلالٌ، ثُمَّ أَقَامَ، فَقَالَ لأَبِي بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -: تَقَدَّمْ، فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، فَدَخَلَ فِي الصَّلاةِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، وَصَفَّحَ الْقَوْمُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ، فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ التَّصْفِيحَ لا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، فَحَمِدَ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - عَلَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَهُ: ((امْضِهْ))، ثُمَّ مَشَى أَبُو بَكْرٍ الْقَهْقَرَى عَلَى عَقِبَيْهِ، فَتَأَخَّرَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَقَدَّمَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضَى صَلاتَهُ قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لا تَكُونَ مَضَيْتَ؟!)) فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ لابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ لِلنَّاسِ: ((إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ، فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ)).

تخريج: خ/الأحكام ٣٦ (٧١٩٠)، د/الصلاة ١٧٣ (٩٤١)، حم٥/٣٣٢، د/الصلاة ٩٥ (١٤٠٤)، (تحفة الأشراف: ٤٦٦٩) (صحيح)

۷۹۴۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں آپس میں لڑائی ہوئی، یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو آپ نے ظہر پڑھی، پھر ان کے پاس آئے تا کہ ان میں صلح کرا دیں، اور بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بلال! جب عصر کا وقت آ جائے اور میں نہ آ سکوں تو ابو بکر سے کہنا کہ وہ لوگوں کو صلاۃ پڑھا دیں''؛ چنانچہ جب عصر کا وقت آیا، تو بلال رضی اللہ عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اذان دی، پھر اقامت کہی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آگے بڑھیے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، اور صلاۃ پڑھانے لگے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، اور لوگوں کو چیرتے ہوئے آگے آئے ❶ یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے، تو لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ جب وہ صلاۃ شروع کر دیتے تو کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوتے، مگر جب انہوں نے دیکھا کہ برابر تالی بج رہی ہے تو وہ متوجہ ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا "تم صلاۃ جاری رکھو"، تو اس بات پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، پھر وہ اپنی ایڑیوں کے بل الٹے چل کر پیچھے آ گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ نے آگے بڑھ کر لوگوں کو صلاۃ پڑھائی، پھر جب اپنی صلاۃ پوری کر چکے تو آپ نے فرمایا: "ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کر دیا تھا تو تم نے صلاۃ کیوں نہیں پڑھائی؟" تو انہوں نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی امامت کرے، پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: "جب تمہیں صلاۃ کے اندر کوئی بات پیش آ جائے، تو مرد سبحان اللہ کہیں، اور عورتیں تالی بجائیں۔"

فائدہ ❶: ......صفوں کو چیر کر اندر داخل ہونا درست نہیں، پھر یا تو امام کے لیے یہ جائز ہو، یا پھر آپ نے پہلی صف میں خالی جگہ دیکھی ہو اسے پُر کرنے کے لیے آپ نے ایسا کیا ہو۔

16-الائْتِمَامُ بِالإِمَامِ

۱۶-باب: امام کی اقتدا (پیروی) کرنے کا بیان

795- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ يَعُودُونَهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلاةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاةَ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)).

تخريج: خ/الصلاة ١٨ (٣٧٨)، والأذان ٥١ (٦٨٩)، ٨٢ (٧٣٢)، ١٢٨ (٨٠٥) مطولاً، تقصير الصلاة ١٧ (١١١٤)، م/الصلاة ١٩ (٤١١)، وقد أخرجه: ق/إقامة ١٤٤ (١٢٣٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٥)، ط/الجماعة ٥ (١٦)، حم٣/١١٠، ١٦٢، د/الصلاة ٤٤ (١٢٩١)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٠٦٢ (صحيح)

۷۹۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے اپنے داہنے پہلو پر گر پڑے، تو لوگ آپ کی عیادت کرنے آئے، اور صلاۃ کا وقت آ پہنچا، جب آپ نے صلاۃ پوری کر لی تو فرمایا: "امام بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، اور جب وہ "سمع الله لمن حمده" کہے تو تم "ربنا لك الحمد" کہو۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17- الائْتِمَامُ بِمَنْ يَأْتَمُّ بِالإِمَامِ

۱۷- باب: امام کی اقتدا کرنے والے کی اقتدا کرنے کا بیان

796- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ: ((تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلاَ يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ -)).

تخريج: م/الصلاة ٢٨ (٤٣٨)، د/الصلاة ٩٨ (٦٨٠)، ق/إقامة ٤٥ (٩٧٨)، (تحفة الأشراف: ٤٣٠٩)، حم٣/١٩، ٣٤، ٥٤ (صحيح)

۷۹۶- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ میں پیچھے رہنے کا عمل دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''تم لوگ آگے آؤ اور میری اقتدا کرو، اور جو تمہارے بعد ہیں وہ تمہاری اقتدا کریں، یاد رکھو کچھ لوگ برابر (اگلی صفوں سے) پیچھے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں (اپنی رحمت سے یا اپنی جنت سے) پیچھے کر دیتا ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں امام کے قریب کھڑے ہونے کی تاکید اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب ہے۔

797- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ نَحْوَهُ.

تخريج: م/الصلاة ٢٨ (٤٣٨)، (تحفة الأشراف: ٤٣٣١) (صحيح)

۷۹۷- اس سند سے بھی ابونضرہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

798- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ، قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَاللهِ بْنَ عَبْدِاللهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ، فَصَلَّى قَاعِدًا وَأَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٣١٩) (صحيح)

۷۹۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو صلاۃ پڑھائیں، نبی اکرم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے تھے، تو آپ ﷺ نے بیٹھ کر صلاۃ پڑھائی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو صلاۃ پڑھا رہے تھے، اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھے۔

799- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - يَعْنِي: ابْنَ يَحْيَى - قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ، فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُنَا.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: م/الصلاۃ ۱۹ (۴۱۳)، (تحفة الأشراف: ۲۷۸۶) (صحیح)

۷۹۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی صلاۃ پڑھائی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اللہ أکبر" کہتے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی "اللہ أکبر" کہتے، وہ ہمیں (آپ کی تکبیر) سنا رہے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......اور یہ بتا رہے تھے کہ آپ ایک حالت سے دوسری حالت میں جا رہے ہیں۔

18۔مَوْقِفُ الإِمَامِ إِذَا كَانُوا ثَلاثَةً وَالاخْتِلافُ فِي ذَلِكَ

۱۸۔ باب: جب تین آدمی ہوں تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس میں اختلاف کا بیان

800۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ، قَالا: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِاللَّهِ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ يَشْتَغِلُونَ عَنْ وَقْتِ الصَّلاةِ، فَصَلُّوا لِوَقْتِهَا، ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ.

تخریج: د/الصلاۃ ۷۱ (۶۱۳)، حم۱/۴۲۴، ۴۵۱، ۴۵۵، ۴۵۹، (تحفة الأشراف: ۹۱۷۳) (صحیح)

۸۰۰۔ اسود اور علقمہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم دوپہر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو انہوں نے کہا: عنقریب امرا صلاۃ کے وقت سے غافل ہو جائیں گے، تو تم لوگ صلاتوں کو ان کے وقت پر ادا کرنا، پھر وہ اٹھے اور میرے اور ان کے درمیان کھڑے ہو کر صلاۃ پڑھائی، پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ ❶

فائدہ ❶ :......اہل علم کی ایک جماعت جن میں امام شافعی بھی شامل ہیں نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے، کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے مکے میں سیکھا تھا، اس میں تطبیق کے ساتھ اور دوسری باتیں بھی تھیں جو اب متروک ہیں، یہ بھی منجملہ انہیں میں سے ہے۔

801۔ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ فَرْوَةَ الأَسْلَمِيُّ، عَنْ غُلامٍ - لِجَدِّهِ يُقَالُ لَهُ: مَسْعُودٌ -، فَقَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ: يَا مَسْعُودُ! ائْتِ أَبَا تَمِيمٍ - يَعْنِي مَوْلاهُ - فَقُلْ لَهُ: يَحْمِلْنَا عَلَى بَعِيرٍ وَيَبْعَثْ إِلَيْنَا بِزَادٍ وَدَلِيلٍ يَدُلُّنَا، فَجِئْتُ إِلَى مَوْلايَ، فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ مَعِي بِبَعِيرٍ وَوَطْبٍ مِنْ لَبَنٍ، فَجَعَلْتُ آخُذُ بِهِمْ فِي إِخْفَاءِ الطَّرِيقِ، وَحَضَرَتِ الصَّلاةُ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ الإِسْلامَ وَأَنَا مَعَهُمَا، فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا، فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَدْرِ أَبِي بَكْرٍ، فَقُمْنَا خَلْفَهُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: بُرَيْدَةُ هَذَا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٢٦٤) (ضعيف)

(اس کا راوی ''بریدہ بن سفیان'' ضعیف ہے، اور رافضی شیعہ ہے)

۸۰۱۔ فروہ اسلمی کے غلام مسعود بن ھبیرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: مسعود! تم ابوتمیم، یعنی اپنے مالک کے پاس جاؤ، اور ان سے کہو کہ وہ ہمیں سواری کے لیے ایک اونٹ دے دیں، اور ہمارے لیے کچھ زادِ راہ اور ایک رہبر بھیج دیں جو ہماری راہ نمائی کرے، تو میں نے اپنے مالک کے پاس آ کر انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور ایک کُپّا دودھ بھیجا، میں انہیں لے کر خفیہ راستوں سے چھپ چھپا کر چلاتا کہ کافروں کو پتہ نہ چل سکے، جب صلاۃ کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر صلاۃ پڑھنے لگے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں طرف کھڑے ہوئے، ان دونوں کے ساتھ رہ کر میں نے اسلام سیکھ لیا تھا، تو میں آ کر ان دونوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر انہیں پیچھے کی طرف ہٹایا، تو (وہ آ کر ہم سے مل گئے اور) ہم دونوں آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں: یہ بریدہ بن سفیان حدیث میں قوی نہیں ہیں۔

19- إِذَا كَانُوا ثَلاثَةً وَامْرَأَةً

۱۹- باب: جب تین مرد اور ایک عورت ہو تو کیسے صف بندی کی جائے؟

802- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ، لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: ((قُومُوا فَلأُصَلِّيَ لَكُمْ))، قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

تخريج: خ/الصلاة ٢٠ (٣٨٠)، الأذان ١٦١ (٨٦٠)، م/المساجد ٤٨ (٦٥٨)، د/الصلاة ٧١ (٦١٢)، ت/الصلاة ٥٩ (٢٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٩٧)، ط/السفر ٩ (٣١)، حم٣/١٣١، ١٤٩، ١٦٤، د/الصلاة ٦١ (١٣٢٤) (صحيح)

۸۰۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کیا جسے انہوں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھایا، پھر فرمایا: ''اٹھو تا کہ میں تمہیں صلاۃ پڑھاؤں''، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں اٹھ کر اپنی ایک چٹائی کی طرف بڑھا جو کافی دنوں سے پڑی رہنے کی وجہ سے کالی ہو گئی تھی، میں نے اس پر پانی چھڑکا، اور اسے آپ کے پاس لا کر بچھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی، اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت صلاۃ پڑھائی پھر واپس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لے گئے۔

20-إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ

۲۰-باب: دومرد اور دو عورتیں ہوں تو کیسے صف بندی کرے؟

803- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا، وَأُمِّي، وَالْيَتِيمُ، وَأُمُّ حَرَامٍ - خَالَتِي - فَقَالَ: ((قُومُوا فَلأُصَلِّيَ بِكُمْ))، قَالَ: فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ، قَالَ: فَصَلَّى بِنَا.

تخريج: م/المساجد ٤٨ (٦٦٠)، فضائل الصحابة ٣٢ (٢٤٨١) (في سياق أطول وبدون ذكر اليتيم في كلا الموضعين)، (تحفة الأشراف: ٤٠٩)، حم٣/١٩٣، ٢١٧ (صحيح)

۸۰۳- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے، اور اس وقت وہاں صرف میں، میری ماں، ایک یتیم، اور میری خالہ ام حرام تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو تاکہ میں تمہیں صلاۃ پڑھاؤں''، (یہ کسی صلاۃ کا وقت نہ تھا) تو آپ ﷺ نے ہمیں صلاۃ پڑھائی۔

804- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ مُخْتَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُمُّهُ وَخَالَتُهُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ أَنَسًا عَنْ يَمِينِهِ، وَأُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا.

تخريج: م/المساجد ٤٨ (٦٦٠)، د/الصلاة ٧٠ (٦٠٩) مختصراً، ق/إقامة ٤٤ (٩٧٥) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١٦٠٩)، حم٣/١٩٤، ٢٥٨، ٢٦١، ويأتي عند المؤلف برقم: ٨٠٦ (صحيح)

۸۰۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ تھے، اور ان کی ماں اور ان کی خالہ تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ پڑھائی، آپ نے انس رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا، اور ان کی ماں اور خالہ دونوں کو اپنے اور انس رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا کیا۔

21-مَوْقِفُ الإِمَامِ إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

۲۱-باب: امام کے ساتھ ایک بچہ اور ایک عورت ہو تو وہ کہاں کھڑا ہو؟

805- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا، وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ أُصَلِّي مَعَهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٢٠٦)، حم١/٣٠٢، ويأتي عند المؤلف برقم: ٨٤٢ (صحيح)

۸۰۵- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے بغل میں صلاۃ پڑھی، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ساتھ ہمارے پیچھے صلاۃ پڑھ رہی تھیں، اور میں نبی اکرم ﷺ کے بغل میں آپ کے ساتھ صلاۃ پڑھ رہا تھا۔

806- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّى بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِي، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا.

تخريج: انظرحديث رقم: ٨٠٤ (صحيح)

٨٠٦- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور میرے گھر کی ایک عورت کو صلاۃ پڑھائی، تو آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کھڑا کیا، اور عورت ہمارے پیچھے تھی۔

22- مَوْقِفُ الإِمَامِ وَالْمَأْمُومُ صَبِيٌّ

٢٢- باب: مقتدی بچہ ہو تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

807- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ، فَقَالَ بِي - هَكَذَا -، فَأَخَذَ بِرَأْسِي، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

تخريج: خ/الأذان ٥٩ (٦٩٩)، تحفة الأشراف: ٥٥٢٩)، حم ١/٣٦٠، وقد أخرجه: خ/العلم ٤١ (١١٧)، الوضوء ٥ (١٣٨)، الأذان ٥٧ (٦٩٧)، ٧٩ (٧٢٨)، الوتر ١ (٩٩٢)، اللباس ٧١ (٥٩١٩)، م/المسافرين ٢٦ (٧٦٣)، د/الصلاة ٧٠ (٦١٠)، حم ١/٢١٥، ٢٥٢، ٢٨٥، ٢٨٧، ٣٤١، ٣٤٧، ٣٥٤، ٣٥٧، ٣٦٥، د/الصلاة ٤٣ (١٢٩٠) (صحيح)

٨٠٧- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری، رسول اللہ ﷺ رات میں اٹھ کر صلاۃ پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ ﷺ نے میرے ساتھ اس طرح کیا، یعنی آپ نے میرا سر پکڑ کر مجھے اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا۔

23- مَنْ يَلِي الإِمَامَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ؟

٢٣- باب: امام کے قریب کون لوگ ہوں پھر ان سے قریب کون ہوں؟

808- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلاةِ، وَيَقُولُ: ((لاَ تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُو الأَحْلامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ))، قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلافًا.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَانِ: أَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ: عَبْدُاللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: م/الصلاة ٢٨ (٤٣٢)، د/الصلاة ٩٦ (٦٧٤) مختصراً، ق/إقامة ٤٥ (٩٧٦)، (تحفة الأشراف: ٩٩٩٤)، حم٤/١٢٢، د/الصلاة ٥١ (١٣٠٢)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٨١٣ (صحيح)

٨٠٨۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ میں (صف بندی کے وقت) ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے، اور فرماتے: ''تم آگے پیچھے نہ کھڑے ہو کہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے، اور تم میں سے ہوش مند اور باشعور لوگ مجھ سے قریب رہیں، پھر وہ جو ان سے قریب ہوں، پھر وہ جو (اس وصف میں) ان سے قریب ہوں''، ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اسی بنا پر تم میں آج اختلافات زیادہ ہیں۔

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: ابومعمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

809- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بنِ عُبَادٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً، فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي، فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلاتِي، فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ يَا فَتَى لاَ يَسُوْكَ اللَّهُ!، إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: هَلَكَ أَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ - ثَلاثًا -، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى، وَلَكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا!، قُلْتُ: يَا أَبَا يَعْقُوبَ! مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعُقَدِ؟ قَالَ: الأُمَرَاءُ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٧٢)، حم٥/١٤٠ (صحيح)

٨٠٩۔ قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں مسجد میں اگلی صف میں تھا کہ اسی دوران میں مجھے میرے پیچھے سے ایک شخص نے زور سے کھینچا، اور مجھے ہٹا کر میری جگہ خود کھڑا ہوگیا، تو قسم اللہ کی غصے کے مارے مجھے اپنی صلاۃ کا ہوش نہیں رہا، جب وہ (سلام پھیر کر) پلٹا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں تو انہوں نے مجھے مخاطب کر کے کہا: اے نوجوان! اللہ تجھے رنج ومصیبت سے بچائے! حقیقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا میثاق (عہد) ہے کہ ہم ان سے قریب رہیں، پھر وہ قبلہ رخ ہوئے، اور انہوں نے تین بار کہا: ربّ کعبہ کی قسم! تباہ ہوگئے اہلِ عقد، پھر انہوں نے کہا: لیکن ہمیں ان پر غم نہیں ہے، بلکہ غم ان پر ہے جو بھٹک گئے ہیں، میں نے پوچھا: اے ابویعقوب! اہلِ عقد سے آپ کا کیا مطلب؟ تو انہوں نے کہا: اُمراء (حکام) مراد ہیں۔

24- إِقَامَةُ الصُّفُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ الإِمَامِ

٢٤- باب: امام کے نکلنے سے پہلے صفوں کی درستی کا بیان

810- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أُقِيمَتِ الصَّلاةُ، فَقُمْنَا، فَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلاَّهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَانْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا: ((مَكَانَكُمْ)) ، فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ اغْتَسَلَ ، يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً ، فَكَبَّرَ وَصَلَّى .

تخريج: خ/الغسل ١٧ (٢٧٥)، م/المساجد ٢٩ (٦٠٥)، د/الطهارة ٩٤ (٢٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٥٣٠٩)، حم٢/٥١٨ (صحيح)

٨١٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صلاۃ کے لیے اقامت کہی گئی تو ہم کھڑے ہوئے اور صفیں، اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلیں، درست کر لی گئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے یہاں تک کہ جب آپ اپنی صلاۃ پڑھانے کی جگہ پر آ کر کھڑے ہو گئے تو اس سے پہلے کہ آپ تکبیر (تحریمہ) کہیں ہماری طرف پلٹے، اور فرمایا: ”تم لوگ اپنی جگہوں پہ رہو“، تو ہم برابر کھڑے آپ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ہماری طرف آئے، آپ غسل کیے ہوئے تھے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، تو آپ نے تکبیرِ (تحریمہ) کہی، اور صلاۃ پڑھائی۔

25۔ كَيْفَ يُقَوِّمُ الإِمَامُ الصُّفُوفَ ؟

۲۵۔ باب: امام صفیں کیسے درست کرے؟

811۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَوِّمُ الصُّفُوفَ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ ، فَأَبْصَرَ رَجُلاً خَارِجًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ)) .

تخريج: وقد أخرجه: م/الصلاة ٢٨ (٤٣٦)، د/الأذان ٩٤ (٦٦٣، ٦٦٥)، ت/الصلاة ٥٣ (٢٢٧)، ق/إقامة ٥٠ (٩٩٤)، (تحفة الأشراف: ١١٦٢٠)، حم٤/٢٧٠، ٢٧١، ٢٧٢، ٢٧٦، ٢٧٧ (حسن صحيح)

٨١١۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیں درست فرماتے تھے جیسے تیر درست کیے جاتے ہیں، آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم اپنی صفیں ضرور درست کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف پیدا فرما دے گا۔“ [1]

فائدہ [1] :...... ”چہروں کے درمیان اختلاف پیدا فرما دے گا“، مطلب یہ ہے کہ تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دے گا۔ جس کی وجہ سے تمہارے اندر تفرق و انتشار عام ہو جائے گا، اور بعض لوگوں نے کہا ہے اس کے حقیقی معنی مراد ہیں، یعنی تمہارے چہروں کو گدی کی طرف پھیر کر انہیں بدل اور بگاڑ دے گا۔

812۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُورَنَا ، وَيَقُولُ: ((لاَتَخْتَلِفُوا ، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ)) ، وَكَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَةِ)) .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: د/الصلاة ٩٤ (٦٦٤)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٦)، حم٤/٢٨٥، ٢٩٦، ٢٩٧، ٢٩٨، ٢٩٩، ٣٠٤، د/الصلاة ٤٩ (١٢٩٩) (صحيح)

۸۱۲۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ❶ صفوں کے بیچ میں سے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے، اور فرماتے: ''اختلاف نہ کرو ❷ ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں'' ❸ نیز فرماتے: ''اللہ تعالیٰ اگلی صفوں پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور اس کے فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔''

فائدہ ❶:......یعنی انہیں درست کرتے ہوئے۔

فائدہ ❷:......یعنی آگے پیچھے نہ کھڑے ہو۔

فائدہ ❸:......یعنی ان میں پھوٹ پڑ جائے۔

26۔مَا يَقُولُ الإِمَامُ إِذَا تَقَدَّمَ فِي تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ؟

۲۶۔باب: جب امام آگے بڑھے تو صفیں برابر کرنے کے لیے کیا کہے؟

813۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَيَقُولُ: ((اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، وَلْيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُو الأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٨٠٨ (صحيح)

۸۱۳۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مونڈھوں پہ ہاتھ پھیرتے ❶ اور فرماتے: ''صفیں سیدھی رکھو، اختلاف نہ کرو ❷ ورنہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا، اور تم میں سے جو ہوش مند اور باشعور ہوں مجھ سے قریب رہیں، پھر (اس وصف میں) وہ جو ان سے قریب ہوں، پھر وہ جو ان سے قریب ہوں۔''

فائدہ ❶:......مونڈھوں پہ ہاتھ پھیرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے مبارک ہاتھوں سے انہیں درست فرماتے تاکہ کوئی صف سے آگے پیچھے نہ رہے۔

فائدہ ❷:......اختلاف نہ کرو کا مطلب ہے کسی کا کندھا آگے پیچھے نہ ہو، ورنہ اس کا اثر دلوں پر پڑے گا، اور تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

27۔كَمْ مَرَّةً يَقُولُ: اسْتَوُوا؟

۲۷۔باب: ''سیدھے کھڑے ہو جاؤ'' کتنی بار کہے؟

814۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اسْتَوُوا، اسْتَوُوا، اسْتَوُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٨١)، حم٣/٢٦٨، ٢٨٦ (صحيح)

٨١٤۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے: ”برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح تمہیں اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔“

28۔حَثُّ الْإِمَامِ عَلَى رَصِّ الصُّفُوفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

٢٨۔باب: امام کا صفیں درست کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کی ترغیب دلانا

815۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي)).

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ٥٩٥)، وقد أخرجه: خ/الأذان ٧١ (٧١٨)، ٧٢ (٧١٩)، ٧٦ (٧٢٥)، م/الصلاة ٢٨ (٤٣٤)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٨٤٦ (صحيح)

٨١٥۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ کے لیے کھڑے ہوتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے، اور اللہ أکبر کہنے سے پہلے فرماتے: ”تم اپنی صفیں درست کرلو، اور سیسہ پلائی دیوار کی مانند ہوجاؤ، ❶ کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں“۔

فائدہ ❶:...... ”تراص“ کے معنی اس طرح مل کر کھڑے ہونے کے ہیں جیسے دیوار میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کے ساتھ پیوست ہوتی ہے درمیان میں ذرا سا بھی فاصلہ اور شگاف نہیں ہوتا۔

816۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ، كَأَنَّهَا الْحَذَفُ)).

تخريج: د/الصلاة ٩٤ (٦٦٧)، (تحفة الأشراف: ١١٣٢)، حم٣/٢٦٠، ٢٨٣ (صحيح)

٨١٦۔ قتادہ کہتے ہیں کہ ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی صفیں سیسہ پلائی دیوار کی طرح درست کرلو، اور انہیں ایک دوسرے کے نزدیک رکھو، اور گردنیں ایک دوسرے کے بالمقابل رکھو، کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، میں شیاطین کو صف کے درمیان ❶ گھستے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے وہ بکری کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کالے بچے ہوں۔“

فائدہ ❶ :...... نبی اکرم ﷺ کا صفوں کے درمیان شگافوں میں شیطان کو گھستے ہوئے دیکھنا یا تو حقیقتاً ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزے کے طور پر یہ منظر دکھایا ہو، یا بذریعہ وحی آپ کو اس سے آگاہ کیا گیا ہو کہ صفوں میں خلا رکھنے سے شیطان خوش ہوتا ہے، اور اسے وسوسہ اندازی کا موقع ملتا ہے۔

817ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟)) قَالُوا: وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالَ: ((يُتِمُّونَ الصَّفَّ الأَوَّلَ، ثُمَّ يَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ)).

تخريج: م/الصلاة ٢٧ (٤٣٠) مطولاً، د/الصلاة ٩٤ (٦٦١)، ق/إقامة ٥٠ (٩٩٢)، (تحفة الأشراف: ٢١٢٧)، حم ١٠١/٥، ١٠٦ (صحيح)

٨١٧ـ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ”کیا تم لوگ صف نہیں باندھو گے جس طرح فرشتے اپنے رب کے پاس باندھتے ہیں“، لوگوں نے پوچھا: فرشتے اپنے رب کے پاس کیسے صف باندھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ پہلے اگلی صف پوری کرتے ہیں، پھر وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“

29ـ فَضْلُ الصَّفِّ الأَوَّلِ عَلَى الثَّانِي

٢٩ـ باب: پہلی صف کی دوسری صف پر فضیلت کا بیان

818ـ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الأَوَّلِ ثَلَاثًا، وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً.

تخريج: ق/إقامة ٥١ (٩٩٦)، (تحفة الأشراف: ٩٨٨٤)، حم ١٢٦/٤، ١٢٧، ١٢٨، د/الصلاة ٥٠ (١٣٠٠) (صحيح)

٨١٨ـ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی صف کے لیے تین بار اور دوسری صف کے لیے ایک بار دعا فرماتے تھے۔

30ـ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

٣٠ـ باب: پچھلی صف کا بیان

819ـ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتِمُّوا الصَّفَّ الأَوَّلَ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، وَإِنْ كَانَ نَقْصٌ، فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ)).

تخريج: د/الصلاة ٩٤ (٦٧١)، (تحفة الأشراف: ١١٩٥)، حم٣/١١٦، ١٣٢، ٢١٥، ٢٣٣ (صحيح)

٨١٩۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلے اگلی صف پوری کرو، پھر جو اس سے قریب ہو، اور اگر کچھ کمی رہے تو پچھلی صف میں رہے۔''

31- مَنْ وَصَلَ صَفًّا

٣١۔ باب: جو صف کو جوڑے

820- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَثْرُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ - عَزَّوَجَلَّ -)).

تخريج: د/الصلاة ٩٤ (٦٦٦) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٧٣٨٠)، حم٢/٩٧، ٩٨ (صحيح)

٨٢٠۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو صف کو جوڑے گا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے گا، اور جو صف کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے گا۔'' ❶

فائدہ ❶ :......صف کو جوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خلا اور شگاف باقی نہ رہنے دیا جائے، اسی طرح اگلی صف مکمل کیے بغیر دوسری صف شروع نہ کی جائے، اور صف کو کاٹنا یہ ہے کہ صف میں خلا چھوڑ دیا جائے یا اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف شروع کر دی جائے۔

32- ذِكْرُ خَيْرِ صُفُوفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوفِ الرِّجَالِ

٣٢۔ باب: عورتوں کی سب سے بہتر اور مردوں کی سب سے بدتر صفوں کا بیان

821- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا)).

تخريج: م/الصلاة ٢٨ (٤٤٠)، وقد أخرجه: د/الصلاة ٩٨ (٦٧٨)، ت/الصلاة ٥٢ (٢٢٤)، ق/إقامة ٥٢ (١٠٠٠)، (تحفة الأشراف: ١٢٥٩٦)، حم٢/٢٤٧، ٣٣٦، ٣٤٠، ٣٦٧، ٤٨٥، د/الصلاة ٥٢ (١٣٠٤) (صحيح٧٩٠)

٨٢١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی صف ہے، ❶ اور بدتر صف آخری صف ہے، ❷ اور عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری صف ہے، ❸ اور ان کی سب سے بدتر صف پہلی صف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔“ ❹

فائدہ ❶ :......پہلی صف سے مراد وہ صف ہے جو امام سے متصل ہوتی ہے ”سب سے بہتر صف پہلی صف ہے“ کا مطلب ہے کہ دوسری صفوں کی بہ نسبت اس میں خیر و بھلائی زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ جو صف امام سے قریب ہوتی ہے تو جو لوگ اس میں ہوتے ہیں وہ امام سے براہِ راست فائدہ اٹھاتے ہیں، تلاوت قرآن اور تکبیرات سنتے ہیں، اور عورتوں سے دور رہنے سے صلاۃ میں خلل انداز ہونے والے وسوسوں، اور بُرے خیالات سے محفوظ رہتے ہیں، اور ”آخری صف سب سے بُری صف ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خیر و بھلائی دوسری صفوں کی بہ نسبت کم ہے، یہ مطلب نہیں کہ اس میں جو لوگ ہوں گے وہ برے ہوں گے۔

فائدہ ❷ :......کیونکہ عورتوں سے قریب ہوتی ہے۔

فائدہ ❸ :......عورتوں کے حق میں آخری صف اس لیے بہتر ہے کہ یہ مردوں سے دور ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس صف میں شریک عورتیں شیطان کے وسوسوں اور فتنوں سے محفوظ رہتی ہیں۔

فائدہ ❹ :......عورتوں کے حق میں پہلی صف اس لیے بدتر ہے کہ یہ مردوں سے قریب ہوتی ہے۔

33۔اَلصَّفُّ بَيْنَ السَّوَارِي

۳۳۔باب: ستونوں کے بیچ صف بندی کا بیان

822۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ أَنَسٍ، فَصَلَّيْنَا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الأُمَرَاءِ، فَدَفَعُونَا حَتَّى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَجَعَلَ أَنَسٌ يَتَأَخَّرُ، وَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: د/الصلاة ٩٥ (٦٧٣) مختصراً، ت/الصلاة ٥٥ (٢٢٩)، (تحفة الأشراف: ٩٨٠)، حم٣/١٣١ (صحيح)

۸۲۲۔عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ہم نے حکام میں سے ایک حاکم کے ساتھ صلاۃ پڑھی، لوگوں نے ہمیں (بھیڑ کی وجہ سے) دھکیلا یہاں تک کہ ہم نے دوستونوں کے درمیان کھڑے ہوکر صلاۃ پڑھی، تو انس رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے اور کہنے لگے: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اس سے بچتے تھے۔

34۔اَلْمَكَانُ الَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

۳۴۔باب: صف کی مستحب جگہ کا بیان

823۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ.

تخريج: م/المسافرين ٨ (٧٠٩)، د/الصلاة ٧٢ (٦١٥)، ق/إقامة ٥٥ (١٠٠٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٨٩)، حم٤/٢٩٠، ٣٠٠، ٣٠٤ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۲۳۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صلاۃ پڑھتے تو میں آپ کے دائیں کھڑا ہونے کو پسند کرتا تھا۔

35- مَا عَلَى الإِمَامِ مِنَ التَّخْفِيفِ ؟

۳۵۔باب: امام صلاۃ کتنی ہلکی پڑھے؟

824- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ، فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ)).

تخريج: خ/الأذان ٦٢ (٧٠٣)، وقد أخرجه: د/الصلاة ١٢٧ (٧٩٤)، ط/الجماعة ٤ (١٣)، (تحفة الأشراف: ١٣٨١٥)، حم٢/٢٥٦، ٢٧١، ٣١٧، ٣٩٣، ٤٨٦، ٥٠٢، ٥٣٧ (صحيح)

۸۲۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی لوگوں کو صلاۃ پڑھائے تو ہلکی پڑھائے، کیوں کہ ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے لوگ بھی ہوتے ہیں، اور جب کوئی تنہا صلاۃ پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے"۔

825- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلاةً فِي تَمَامٍ.

تخريج: م/الصلاة ٣٧ (٤٦٩)، ت/الصلاة ٦١ (٢٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٤٣٢)، حم٣/١٧٠، ١٧٣، ١٧٩، ٢٣١، ٢٣٤، ٢٧٦، ٢٧٩، د/الصلاة ٤٦ (١٢٩٥) (صحيح)

۸۲۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے ہلکی اور کامل صلاۃ پڑھتے تھے۔ [1]

فائدہ [1]: ......یعنی ایسی ہلکی نہیں ہوتی تھی جس سے صلاۃ کے ارکان کی ادائیگی میں کوئی خلل اور نقص واقع ہو، قیام وقعود اور رکوع وسجود وغیرہ ارکان میں اہتمام فرماتے تھے۔

826- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي لأَقُومُ فِي الصَّلاةِ، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأُوجِزُ فِي صَلاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ)).

تخريج: خ/الأذان ٦٥ (٧٠٧)، ١٦٣ (٨٦٨)، د/الصلاة ١٢٦ (٧٨٩)، ق/إقامة ٤٩ (٩٩١)، (تحفة الأشراف: ١٢١١٠)، حم٥/٣٠٥ (صحيح)

۸۲۶۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں صلاۃ میں کھڑا ہوتا ہوں اور بچوں کا رونا سنتا ہوں تو اپنی صلاۃ ہلکی کر دیتا ہوں، اس ڈر سے کہ میں اس کی ماں کو مشقت میں نہ ڈال دوں"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

36۔اَلرُّخْصَةُ لِلْإِمَامِ فِي التَّطْوِيلِ

۳۶۔باب: کبھی کبھی امام کو صلاۃ لمبی کرنے کی رخصت کا بیان

827۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيفِ، وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٧٤٩)، حم٢/٢٦، ٤٠، ١٥٧ (صحيح)

۸۲۷۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی صلاۃ پڑھانے کا حکم دیتے، اور آپ ہماری امامت سورۂ صافات سے کرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......جس میں ایک سو اسی آیتیں ہیں، اور عمومی طور پر آپ ساٹھ سے سو آیتیں پڑھا کرتے تھے۔

37۔ مَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلاةِ

۳۷۔باب: صلاۃ میں امام کے لیے کتنا عمل جائز ہے؟

828۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا .

تخريج: انظر حديث رقم: ٧١٢ (صحيح)

۸۲۸۔ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی امامت کرتے ہوئے دیکھا، آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے، جب آپ رکوع میں جاتے تو اسے اتار دیتے، اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اسے دوبارہ اٹھا لیتے۔

38۔مُبَادَرَةُ الْإِمَامِ

۳۸۔باب: رکوع، سجود وغیرہ میں امام سے سبقت کرنے کا بیان

829۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((أَلا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)).

تخريج: وقد أخرجه: م/الصلاة ٢٥ (٤٢٧)، ت/فيه ٢٩٢ (٥٨٢)، ق/إقامة ٤١ (٩٦١)، (تحفة الأشراف: ١٤٣٦٢)، حم٢/٢٦٠، ٢٧١، ٤٢٥، ٤٥٦، ٤٦٩، ٤٧٢، ٥٠٤، د/الصلاة ٧٢ (١٣٥٥) (صحيح)

۸۲۹۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنا سر امام سے پہلے اٹھا لیتا ہے کیا وہ (اس بات سے) نہیں ڈرتا کہ ❶ اللہ اس کا سر گدھے کے سر میں تبدیل نہ کر دے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :......یعنی وہ اس سزا کا مستحق ہے اس لیے اسے اس کا ڈر اور خدشہ لگا رہنا چاہیے۔

830- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ - وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ - أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ سَاجِدًا، ثُمَّ سَجَدُوا.

تخريج: خ/الأذان ٥٢ (٦٩٠)، ٩١ (٧٤٧)، ١٣٣ (٨١١)، م/الصلاة ٣٩ (٤٧٤)، د/فيه ٧٥ (٦٢٠)، ت/فيه ٩٣ (٢٨١)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٢)، حم٤/٢٨٤، ٢٨٥، ٣٠٠، ٣٠٤ (صحيح)

٨٣٠- براء رضی اللہ عنہ (جو جھوٹے نہ تھے ❶) سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھتے، اور آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو وہ سیدھے کھڑے رہتے یہاں تک کہ وہ دیکھ لیتے کہ آپ سجدہ میں جا چکے ہیں، پھر وہ سجدہ میں جاتے۔

فائدہ ❶ :......یعنی بھروسہ مند اور قابل اعتماد تھے۔

831- أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى، فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ؟ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، قَالَ: يَاحِطَّانُ! لَعَلَّكَ قُلْتَهَا؟ قَالَ: لَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَسُنَّتَنَا، فَقَالَ: ((إِنَّمَا الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللهُ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَقَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، فَإِنَّ الإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ)) - قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ -: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ)).

تخريج: م/الصلاة ١٦ (٤٠٤)، د/الصلاة ١٨٢ (٩٧٢، ٩٧٣)، ق/إقامة الصلاة ٢٤ (٩٠١)، (تحفة الأشراف: ٨٩٨٧)، حم٤/٣٩٣، ٣٩٤، ٤٠١، ٤٠٥، ٤٠٩، ٤١٥، د/الصلاة ٧١ (١٣٥١)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٠٦٥، ١١٧٣، ١٢٨١ (صحيح)

٨٣١- حطان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں صلاۃ پڑھائی تو جب وہ قعدہ میں گئے تو قوم کا ایک آدمی اندر آیا اور کہنے لگا کہ صلاۃ نیکی اور زکاۃ کے ساتھ ملا دی گئی ہے ❶، تو جب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سلام پھیر کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے پوچھا: تم میں سے کس نے یہ بات کہی ہے؟ تو سبھی لوگ خاموش رہے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، تو انہوں نے کہا: اے حطان! شاید تم نے ہی یہ بات کہی ہے! تو انہوں نے کہا: نہیں میں نے نہیں کہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ مجھ ہی کو اس پر سرزنش نہ کرنے لگ جائیں، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں ہماری صلاۃ اور ہمارے طریقے سکھاتے تھے، تو آپ فرماتے: ''امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، تو جب وہ اللہ أکبر کہے تو تم بھی اللہ أکبر کہو، اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم لوگ آمین کہو، تو اللہ تعالیٰ تمہاری (دعا) قبول فرمائے گا، اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ (رکوع) سے سر اٹھائے اور ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہو، تو اللہ تعالیٰ تمہاری سنے گا، اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، اور جب وہ سجدے سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے، اور تم سے پہلے سر بھی اٹھاتا ہے''، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ادھر کی کسر اُدھر پوری ہو جائے گی''۔

فائدہ ❶ :......یعنی: صلاۃ کا نیکی اور زکاۃ کے ساتھ قرآن میں ذکر کیا گیا ہے، اور تینوں کا ایک ساتھ حکم دیا گیا ہے۔

39- خُرُوجُ الرَّجُلِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَفَرَاغُهُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ

۳۹- باب: مقتدی کا امام کی صلاۃ سے نکل جانے اور جا کر مسجد کے ایک گوشے میں اپنی صلاۃ پڑھ لینے کا بیان

832- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَأَبِي صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ مُعَاذٍ، فَطَوَّلَ بِهِمْ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَصَلَّى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَمَّا قَضَى مُعَاذٌ الصَّلَاةَ قِيلَ لَهُ: إِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُعَاذٌ: لَئِنْ أَصْبَحْتُ لَأَذْكُرَنَّ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَتَى مُعَاذٌ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَمِلْتُ عَلَى نَاضِحِي مِنَ النَّهَارِ، فَجِئْتُ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا، فَطَوَّلَ، فَانْصَرَفْتُ، فَصَلَّيْتُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ؟!، أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ؟! أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ؟!)).

تخريج: خ/الأذان ٦٠ (٧٠١)، ٦٣ (٧٠٥)، وقد أخرجه: خ/الأدب ٧٤ (٦١٠٦)، م/الصلاة ٣٦ (٤٦٥)، د/الصلاة ٦٨ (٥٩٩)، ١٢٧ (٧٩٠)، ق/إقامة ٤٨ (٩٨٦)، (تحفة الأشراف: ٢٢٣٧، ٢٥٨٢)، حم٣/٢٩٩، ٣٠٨، ٣٦٩، د/الصلاة ٦٥ (١٣٣٣)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٩٨٥ مختصراً، ٩٩٨ مختصراً (صحيح)

۸۳۲- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار کا ایک شخص آیا اور صلاۃ کھڑی ہو چکی تھی تو وہ مسجد میں داخل ہوا، اور جا کر معاذ رضی اللہ عنہ کے پیچھے صلاۃ پڑھنے لگا، انہوں نے رکعت لمبی کر دی، تو وہ شخص (صلاۃ توڑ کر) الگ ہو گیا، اور مسجد کے ایک گوشے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جا کر (تنہا) صلاۃ پڑھ لی، پھر چلا گیا، جب معاذ رضی اللہ عنہ نے صلاۃ پوری کر لی تو ان سے کہا گیا کہ فلاں شخص نے ایسا ایسا کیا ہے، تو معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے صبح کر لی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور بیان کروں گا؛ چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپ سے اس کا ذکر کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلا بھیجا، وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تمہیں کس چیز نے ایسا کرنے پر ابھارا؟'' تو اس نے جواب دیا: اللہ کے رسول! میں نے دن بھر (کھیت کی) سینچائی کی تھی، میں آیا، تو جماعت کھڑی ہو چکی تھی، تو میں مسجد میں داخل ہوا، اور ان کے ساتھ صلاۃ میں شامل ہو گیا، انہوں نے فلاں فلاں سورت پڑھنی شروع کر دی، اور (قراءت) لمبی کر دی، تو میں نے صلاۃ توڑ کر جا کر الگ ایک کونے میں صلاۃ پڑھ لی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں ڈالنے والے ہو؟ معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں ڈالنے والے ہو؟ معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں ڈالنے والے ہو؟'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی لوگوں کو پریشان کرتے ہو کہ وہ مجبور ہو کر صلاۃ توڑ دیں۔

40۔ الائْتِمَامُ بِالإِمَامِ يُصَلِّي قَاعِدًا

۴۰۔ باب: امام بیٹھ کر صلاۃ پڑھتا ہو تو مقتدی بھی بیٹھ کر صلاۃ پڑھیں

833۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا، فَصُرِعَ عَنْهُ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ)).

تخريج: خ/الأذان ٥١ (٦٨٩)، م/الصلاة ١٩ (٤١١)، د/الصلاة ٦٩ (٦٠١)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٩)، ط/الجماعة ٥ (١٦)، د/الصلاة ٤٤ (١٢٩١) (صحيح)

۸۳۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے تو آپ اس سے گر گئے اور آپ کے داہنے پہلو میں خراش آ گئی، تو آپ نے کچھ صلاتیں بیٹھ کر پڑھیں، ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر صلاۃ پڑھی، جب آپ سلام پھیر کر پلٹے تو فرمایا: ''امام بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، تو جب وہ کھڑے ہو کر صلاۃ پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو، اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ ''سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہو، اور جب وہ بیٹھ کر صلاۃ پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔''

834۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَ بِلالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلاةِ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتَى يَقُومُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي مَقَامِكَ لا يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ، فَقَالَتْ لَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّكُنَّ لأَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، قَالَتْ: فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ، فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، قَالَتْ: فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلاهُ تَخُطَّانِ فِي الأَرْضِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ، فَذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ: ((قُمْ كَمَا أَنْتَ))، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ جَالِسًا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا، وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا، يَقْتَدِهِ أَبُو بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلاةِ أَبِي بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -.

تخريج: خ/الأذان ٣٩ (٦٦٤)، ٦٧ (٧١٢)، ٦٨ (٧١٣)، م/الصلاة ٢١ (٤١٨)، ق/إقامة ١٤٢ (١٢٣٢)، (تحفة الأشراف: ١٥٩٤٥)، حم٦/٣٤، ٩٦، ٩٧، ٢١٠، ٢٢٤، ٢٢٨، ٢٤٩، ٢٥١، د/المقدمة ١٤ (٨٢) (صحيح)

۸۳۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری بڑھ گئی، بلال رضی اللہ عنہ آپ کو صلاۃ کی خبر دینے آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو صلاۃ پڑھائیں"، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ابوبکر نرم دل آدمی ہیں، وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو (قرآن) نہیں سُنا سکیں گے ❶ اگر آپ عمر کو حکم دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو صلاۃ پڑھائیں"، تو میں نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے کہو، تو حفصہ نے (بھی) آپ سے کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہو، ❷ ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو صلاۃ پڑھائیں"، (بالآخر) لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، تو جب انہوں نے صلاۃ شروع کی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبیعت میں کچھ ہلکا پن محسوس کیا، تو آپ اٹھے اور دو آدمیوں کے سہارے چل کر صلاۃ میں آئے، آپ کے دونوں پاؤں زمین سے گھسٹ رہے تھے، جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے آنے کی آہٹ محسوس کی، اور وہ پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ "جس طرح ہو اسی طرح کھڑے رہو"، ام المومنین کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں بیٹھ گئے، آپ ﷺ لوگوں کو بیٹھ کر صلاۃ پڑھا رہے تھے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے، ابوبکر رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے، اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صلاۃ کی اقتدا کر رہے تھے۔

فائدہ ❶ :......یعنی وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان پر ایسی رقت طاری ہو جائے گی کہ وہ رونے لگیں گے، اور قراءت نہیں کر سکیں گے۔

فائدہ ❷ :......اس سے مراد صرف عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں، جیسے قرآن میں صرف "امرأة العزیز" مراد ہے، اور مطلب یہ ہے کہ عائشہ "امرأة العزیز" کی طرح دل میں کچھ اور چھپائے ہوئے تھیں، اور اظہار کسی اور بات کا کر رہی تھیں، وہ یہ کہتی تھیں کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ امامت کے لیے کھڑے ہوئے، اور آپ کی وفات ہو گئی تو لوگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منحوس سمجھیں گے، اس لیے بہانہ بنارہی تھیں رقیق القلبی کا، ایک موقع پر انہوں نے یہ بات ظاہر بھی کر دی۔

835۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَلاَ تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَصَلَّى النَّاسُ؟)) فَقُلْنَا: لاَ، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)) ، فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: ((أَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)) ، فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ، ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ، قَالَتْ: وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِصَلاَةِ الْعِشَاءِ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ: ((صَلِّ بِالنَّاسِ)) ، فَجَاءَهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ - وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلاً رَقِيقًا - فَقَالَ: يَا عُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ، فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَجَاءَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ - أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ - لِصَلاَةِ الظُّهْرِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لاَ يَتَأَخَّرَ، وَأَمَرَهُمَا، فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِهِ، فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَاعِدًا، فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: أَلاَ أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟! قَالَ: نَعَمْ، فَحَدَّثْتُهُ، فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ - كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ - .

تخريج: خ/الأذان ٥١ (٦٨٧)، م/الصلاة ٢١ (٤١٨)، (تحفة الأشراف: ١٦٣١٧)، حم٢/٥٢، ٦/٢٤٩، ٢٥١، د/الصلاة ٤٤ (١٢٩٢) (صحيح)

۸۳۵۔ عبید اللہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، اور میں نے ان سے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض الموت کا حال نہیں بتائیں گی؟ انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی شدت بڑھ گئی تو آپ نے پوچھا: ''کیا لوگوں نے صلاۃ پڑھ لی؟'' تو ہم نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے ٹب میں پانی رکھو''؛ چنانچہ ہم نے رکھا، تو آپ نے غسل کیا، پھر اٹھنے چلے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا لوگوں نے صلاۃ پڑھ لی؟'' تو ہم نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے ٹب میں پانی رکھو''؛ چنانچہ ہم نے رکھا، تو آپ نے غسل کیا، پھر آپ اٹھنے چلے تو پھر بے ہوش ہوگئے، پھر تیسری بار بھی آپ نے ایسا

www.KitaboSunnat.com

ہی فرمایا، لوگ مسجد میں جمع تھے، اور عشا کی صلاۃ کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، بالآخر رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلوا بھیجا کہ وہ لوگوں کو صلاۃ پڑھائیں، تو قاصد ان کے پاس آیا، اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو صلاۃ پڑھائیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی تھے، تو انہوں نے (عمر سے) کہا: عمر! تم لوگوں کو صلاۃ پڑھا دو، تو انہوں نے کہا: آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں؛ چنانچہ ان ایام میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اندر ہلکا پن محسوس کیا، تو دو آدمیوں کے سہارے، ان دونوں میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے، ظہر کی صلاۃ کے لیے آئے، تو جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں، اور ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو ان کے بغل میں بٹھا دیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر صلاۃ پڑھا رہے تھے، لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صلاۃ کی اقتدا کر رہے تھے، اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر صلاۃ پڑھا رہے تھے۔

(عبیداللہ کہتے ہیں) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: کیا میں آپ سے وہ چیزیں بیان نہ کر دوں جو مجھ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ کی بیماری کے متعلق بیان کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں! ضرور بیان کرو، تو میں نے ان سے سارا واقعہ بیان کیا، تو انہوں نے اس میں سے کسی بھی چیز کا انکار نہیں کیا، البتہ اتنا پوچھا: کیا انہوں نے اس شخص کا نام لیا جو عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: نہیں، تو انہوں نے کہا: وہ علی (کرم اللہ وجهہ) تھے۔

41- اِخْتِلَافُ نِيَّةِ الإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

۴۱- باب: امام اور مقتدی کی نیت کے اختلاف کا بیان

836- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ يَؤُمُّهُمْ، فَأَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلَاةَ وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ يَؤُمُّهُمْ، فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَأَخَّرَ، فَصَلَّى ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالُوا: نَافَقْتَ يَا فُلَانُ؟ فَقَالَ: وَاللهِ مَا نَافَقْتُ، وَلَآتِيَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَأُخْبِرُهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ، ثُمَّ يَأْتِينَا فَيَؤُمُّنَا، وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ، فَصَلَّى مَعَكَ، ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا، فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ، وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اقْرَأْ بِسُورَةِ كَذَا وَسُورَةِ كَذَا)).

تخريج: م/الصلاة ٣٦ (٤٦٥)، د/الصلاة ٦٨ (٦٠٠)، ١٢٧ (٧٩٠)، (تحفة الأشراف: ٢٥٣٣) (صحيح)

۸۳۶- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھتے، پھر اپنی قوم میں واپس جا کر ان کی امامت کرتے، ایک رات انہوں نے صلاۃ لمبی کر دی، نبی اکرم ﷺ کے ساتھ انہوں نے صلاۃ پڑھی، پھر وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اپنی قوم کے پاس آ کران کی امامت کرنے لگے، توانہوں نے سورہ بقرہ کی قراءت شروع کردی، جب مقتدیوں میں سے ایک شخص نے قراءت سنی تو صلاۃ توڑ کر پیچھے جا کرالگ سے صلاۃ پڑھ لی، پھروہ (مسجد سے) نکل گیا، تو لوگوں نے پوچھا، فلاں! تو منافق ہوگیا ہے؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے منافقت نہیں کی ہے، اور میں نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤں گا، اور آپ کو اس سے باخبر کروں گا؛ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اور اس نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! معاذ آپ کے ساتھ صلاۃ پڑھتے ہیں، پھر ہمارے پاس آتے ہیں، اور ہماری امامت کرتے ہیں، پچھلی رات انہوں نے صلاۃ بڑی لمبی کردی، انہوں نے آپ کے ساتھ صلاۃ پڑھی، پھر واپس آ کرانہوں نے ہماری امامت کی، تو سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کردی، جب میں نے ان کی قراءت سنی تو پیچھے جا کر میں نے (تنہا) صلاۃ پڑھ لی، ہم پانی ڈھونے والے لوگ ہیں، دن بھر اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا: ''معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں ڈالنے والے ہو تم (صلاۃ میں) فلاں، فلاں سورت پڑھا کرو'' ❶

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی صلاۃ صحیح ہے۔

837- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى صَلاةَ الْخَوْفِ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ، وَبِالَّذِينَ جَاءُوا رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعًا، وَلِهَؤُلاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: د/الصلاة ٢٨٨ (١٢٤٨) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١١٦٦٣)، حم٣٩/٥، ٤٩، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٥٥٢ (صحيح)

٨٣٧- ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خوف کی صلاۃ پڑھائی، تو اپنے پیچھے والوں کو دو رکعت پڑھائی، (پھر وہ چلے گئے) اور جو ان کی جگہ آئے انہیں بھی دو رکعت پڑھائی، تو اس طرح نبی ﷺ کی چار رکعتیں ہوئیں، اور لوگوں کی دو دو رکعتیں۔ ❶

فائدہ ❶ :...... نبی اکرم ﷺ کی چار رکعتوں میں سے پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں، جب کہ ان دو رکعتوں میں آپ کے جو مقتدی تھے انہوں نے اپنی فرض پڑھی تھی۔

42-فَضْلُ الْجَمَاعَةِ

۴۲-باب: صلاۃ باجماعت کی فضیلت کا بیان

838- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((صَلاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً)).

تخريج: خ/الأذان ٣٠ (٦٤٥)، ٣١ (٦٤٩)، م/المساجد ٤٢ (٦٥٠)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٨٣٦٧)، ط/الجماعة ١ (١)، حم١٧/٢، ٦٥، ١٠٢، ١١٢، ١٥٦، د/الصلاة ٥٦ (١٣١٣) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۳۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جماعت کی صلاۃ تنہا صلاۃ پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔“

839- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((صَلاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ جُزْءًا)).

تخريج: وقد أخرجه: م/المساجد ٤٢ (٦٤٩)، ت/الصلاة ٤٧ (٢١٦)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٣٩)، ط/الجماعة ١ (٢)، حم٢/٢٥٢، ٢٦٤، ٢٦٦، ٢٧٣، ٣٢٨ (بلفظ: سبع وعشرون) ٣٩٦، ٤٥٤، ٤٧٣، ٤٧٥، ٤٨٥، ٤٨٦، ٥٢٠، ٥٢٥، ٥٢٩ (صحيح)

۸۳۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جماعت کی صلاۃ تم میں سے کسی کی تنہا صلاۃ سے پچیس گنا ❶ افضل ہے۔“

فائدہ ❶ :...... اس سے پہلے والی حدیث میں ۲۷ گنا، اور اس میں ۲۵ گنا زیادہ فضیلت بتائی گئی ہے، اس کی توجیہ بعض علما نے یہ کی ہے کہ یہ فضیلت رسول اللہ ﷺ کو پہلے ۲۵ گنا بتلائی گئی، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس میں مزید اضافہ فرما کر اسے ۲۷ گنا کر دیا، اور بعض نے کہا ہے کہ یہ کمی بیشی صلاۃ میں خشوع وخضوع اور اس کے سنن وآداب کی حفاظت کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

840- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلاةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلاةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً)).

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٤٧١)، حم٦/٤٩ (صحيح)

۸۴۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جماعت کی صلاۃ تنہا صلاۃ سے پچیس درجے بڑھی ہوتی ہے۔“

43- اَلْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا ثَلاثَةً

۴۳۔ باب: جب تین آدمی ہوں تو باجماعت صلاۃ پڑھنے کا بیان

841- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا كَانُوا ثَلاثَةً، فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٨٣ (صحيح)

۸۴۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرے، اور امامت کا زیادہ حقدار ان میں وہ ہے جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

44۔ اَلْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا ثَلاثَةً؛ رَجُلٌ وَصَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

۴۴۔ باب: جب تین افراد ہوں: ایک مرد، ایک بچہ اور ایک عورت تو باجماعت صلاۃ پڑھنے کا بیان

842۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ الْقَيْسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا، وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ أُصَلِّي مَعَهُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٨٠٥ (صحيح)

۸۴۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بغل میں صلاۃ پڑھی، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے ساتھ ہمارے پیچھے صلاۃ پڑھ رہی تھیں، اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بغل میں آپ کے ساتھ صلاۃ پڑھ رہا تھا۔

45۔ اَلْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا اثْنَيْنِ

۴۵۔ باب: جب دو آدمی ہوں تو باجماعت صلاۃ کا بیان

843۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَنِي بِيَدِهِ الْيُسْرَى، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

تخريج: م/المسافرين ٢٦ (٧٦٣) مطولاً، د/الصلاة ٧٠ (٦١٠) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٥٩٠٧)، حم١/٢٤٩، ٣٤٧ (صحيح)

۸۴۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلاۃ پڑھی تو میں آپ کے بائیں کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑا اور (پیچھے سے لاکر) اپنے دائیں کھڑا کرلیا۔

844۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ شُعْبَةُ: وَقَالَ أَبُوإِسْحَاقَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ - قَالَ: سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا صَلاةَ الصُّبْحِ فَقَالَ: ((أَشَهِدَ فُلانٌ الصَّلاةَ؟)) قَالُوا: لا، قَالَ: ((فَفُلانٌ))، قَالُوا: لا، قَالَ: ((إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلاتَيْنِ مِنْ أَثْقَلِ الصَّلاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، الصَّفُّ الأَوَّلُ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلائِكَةِ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لابْتَدَرْتُمُوهُ، وَصَلاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلاتِهِ وَحْدَهُ، وَصَلاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَانُوا أَكْثَرَ، فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ - عَزَّوَجَلَّ -)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخریج: د/الصلاة ٤٨ (٥٥٤)، ق/المساجد ١٦ (٧٩٠) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٣٦)، حم٠ ١٤٠/٥، ١٤١)، د/الصلاة ٥٣ (١٣٠٧، ١٣٠٨) (حسن)

۸۴۴۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی صلاۃ پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا فلاں صلاۃ میں موجود ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور فلاں؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دونوں صلاتیں (عشا اور فجر) منافقین پر سب سے بھاری ہیں، اگر لوگ جان لیں کہ ان دونوں صلاتوں میں کیا اجر وثواب ہے تو وہ ان دونوں میں ضرور آئیں خواہ چوتڑوں کے بل انہیں گھسٹ کر آنا پڑے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے، اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو تم اس میں شرکت کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے، کسی آدمی کا کسی آدمی کے ساتھ مل کر جماعت سے صلاۃ پڑھنا تنہا صلاۃ پڑھنے سے بہتر ہے ❶، اور ایک شخص کا دو آدمیوں کے ساتھ صلاۃ پڑھنا اس کے ایک آدمی کے ساتھ صلاۃ پڑھنے سے بہتر ہے، اور لوگ جتنے زیادہ ہوں گے اتنا ہی وہ صلاۃ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوگی۔''

فائدہ ❶ :...... اسی جملے سے باب کی مناسبت ہے۔

46۔ اَلْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ

۴۶۔ باب: نفل صلاۃ کی جماعت کا بیان

845۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودٍ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ السُّيُولَ لَتَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي، فَتُصَلِّيَ فِي مَكَانٍ مِنْ بَيْتِي أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سَنَفْعَلُ))، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَيْنَ تُرِيدُ؟)) فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٧٨٩ (صحيح)

۸۴۵۔ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے اور میرے قبیلے کی مسجد کے درمیان (برسات میں) سیلاب حائل ہو جاتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لاتے، اور میرے گھر میں ایک جگہ صلاۃ پڑھ دیتے جسے میں مصلیٰ بنا لیتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا ہم آئیں گے''، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: ''تم کہاں چاہتے ہو؟'' تو میں نے گھر کے ایک گوشے کی جانب اشارہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کی، پھر آپ نے ہمیں دو رکعت صلاۃ پڑھائی۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے جماعت کے ساتھ نفل پڑھنے کا جواز ثابت ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

47- اَلْجَمَاعَةُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلَاةِ

۴۷- باب: فوت شدہ صلاۃ کی جماعت کا بیان

846- أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ، فَقَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٨١٥ (صحيح)

۸۴۶- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر (تحریمہ) کہنے سے پہلے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی صفوں کو درست کرلیا کرو، اور باہم مل کر کھڑے ہوا کرو، کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں'' [1]

فائدہ [1]: ......اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہمیشہ اپنی پیٹھ کے پیچھے دیکھنے پر قادر تھے، بلکہ یہ ایک معجزہ تھا جس کا ظہور جماعت کے وقت اللہ کی مشیت سے ہوتا تھا، یہ حدیث نُسّاخ کی غلطی سے یہاں درج ہوگئی ہے، باب سے اس کو کوئی مناسبت نہیں ہے، اور بقول علامہ پنجابی: یہ بعض نسخوں کے اندر ہے بھی نہیں۔

847- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ - وَاسْمُهُ: عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ - عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ))، قَالَ بِلَالٌ: أَنَا أَحْفَظُكُمْ، فَاضْطَجَعُوا، فَنَامُوا، وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((يَا بِلَالُ! أَيْنَ مَا قُلْتَ؟)) قَالَ: مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، فَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ، قُمْ يَا بِلَالُ! فَآذِنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ))، فَقَامَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ، فَتَوَضَّئُوا - يَعْنِي حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ - ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِهِمْ.

تخريج: خ/المواقيت ٣٥ (٥٩٥)، التوحيد ٣١ (٧٤٧١) (مختصراً على قوله: ان الله اذا الخ)، وقد أخرجه: د/الصلاة ١١ (٤٣٩، ٤٤٠)، (تحفة الأشراف: ١٢٠٩٦)، حم٥/٣٠٧ (صحيح)

۸۴۷- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم (سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ لوگ کہنے لگے: اللہ کے رسول! کاش آپ آرام کے لیے پڑاؤ ڈالتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ڈر ہے کہ تم کہیں صلاۃ سے سو نہ جاؤ''، اس پر بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ سب کی نگرانی کروں گا، چنانچہ سب لوگ لیٹے، اور سب سو گئے، بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی پیٹھ اپنی سواری سے ٹیک لی، (اور وہ بھی سو گئے) رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو سورج نکل چکا تھا، آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بلال! کہاں گئی وہ بات جو تم نے کہی تھی؟'' بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھ پر ایسی نیند جیسی اس بار ہوئی کبھی طاری نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے، اور جب چاہتا ہے اسے لوٹا دیتا ہے، بلال اٹھو! اور لوگوں میں صلاۃ کا اعلان کرو“ چنانچہ بلال کھڑے ہوئے اور انہوں نے اذان دی، پھر لوگوں نے وضو کیا، اس وقت سورج بلند ہو چکا تھا، تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو صلاۃ پڑھائی۔

48-اَلتَّشْدِيدُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

۴۸-باب: جماعت چھوڑنے کی شناعت کا بیان

848- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلاعِيُّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَيْنَ مَسْكَنُكَ؟ قُلْتُ: فِي قَرْيَةٍ دُوَيْنَ حِمْصَ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ ثَلاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ، وَلا بَدْوٍ، لا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلاةُ إِلا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ))، قَالَ السَّائِبُ: يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ: اَلْجَمَاعَةَ فِي الصَّلاةِ.

تخريج: د/الصلاة ٤٧ (٥٤٧)، (تحفة الأشراف: ١٠٩٦٧)، حم٥/١٩٦ و ٦/٤٤٦ (حسن)

۸۴۸- معدان بن ابی طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے کہا: حمص کے دُوَین نامی بستی میں، اس پر ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے: ”جب کسی بستی یا بادیہ میں تین افراد موجود ہوں، اور اس میں صلاۃ نہ قائم کی جاتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے، لہذا تم جماعت کو لازم پکڑو، کیونکہ بھیڑیا ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری ہی کو کھاتا ہے۔“

سائب کہتے ہیں: جماعت سے مراد صلاۃ کی جماعت ہے۔

49-اَلتَّشْدِيدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

۴۹-باب: جماعت سے پیچھے رہنے کی شناعت کا بیان

849- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ، فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ)).

تخريج: خ/الأذان ٢٩ (٦٤٤)، وقد أخرجه: خ/الأحكام ٥٢ (٧٢٢٤)، (تحفة الأشراف: ١٣٨٣٢)، ط/صلاة الجماعة ١ (٣)، حم٢/٢٤٤، ٣٧٦، ٤٧٩، ٤٨٠، ٥٣١، د/الصلاة ٥٤ (١٣١٠) (صحيح)

۸۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، تو وہ جمع کی جائے، پھر میں حکم دوں کہ صلاۃ کے لیے اذان کہی جائے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے، پھر میں لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے سمیت ان کے گھروں میں آگ لگادوں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر ان میں سے کوئی یہ جانتا کہ اُسے (مسجد میں) ایک موٹی ہڈی یا دو اچھے کھر ملیں گے تو وہ عشا کی صلاۃ میں ضرور حاضر ہوتا۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ جو لوگ تندرست اور مقیم ہوں اور انہیں کوئی عذر نہ ہو تو مسجد میں آ کر با جماعت صلاۃ پڑھنا ان پر فرض ہے، اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے گو ان کی صلاۃ ہو جاتی ہے مگر وہ فرض کے ترک کا ارتکاب کرتے ہیں۔

50-الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ

۵۰-باب: جہاں پر اذان دی جاتی ہو وہاں صلاتوں کی محافظت کا بیان

850- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - شَرَعَ لِنَبِيِّهِ ﷺ سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَإِنِّي لا أَحْسَبُ مِنْكُمْ أَحَدًا إِلا لَهُ مَسْجِدٌ يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِهِ، فَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ، وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ، فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَمْشِي إِلَى صَلاةٍ إِلا كَتَبَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً، أَوْ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ يُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ نِفَاقُهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

تخريج: م/المساجد ٤٤ (٦٥٤)، د/الصلاة ٤٧ (٥٥٠) مختصراً، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٩٥٠٢)، حم١/٣٨٢، ٤١٤، ٤١٥، ٤١٩، ٤٥٥ (صحيح)

۸۵۰-عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جس شخص کو اس بات کی خوشی ہو کہ وہ کل قیامت کے دن اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے کہ وہ مسلمان ہو تو وہ ان پانچوں صلاتوں کی محافظت کرے ❶، جب ان کی اذان دی جائے، کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے راستے مقرر کر دیے ہیں، اور یہ صلاتیں ہدایت کے راستوں میں سے ایک راستہ ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ تم میں کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جس کی ایک مسجد اس کے گھر میں نہ ہو جس میں وہ صلاۃ پڑھتا ہو، اگر تم اپنے گھروں ہی میں صلاۃ پڑھو گے اور اپنی مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو تم اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دو گے، اور اگر تم اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے، اور جو مسلمان بندہ اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر صلاۃ کے لیے (اپنے گھر سے) چلتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے عوض جسے وہ اٹھاتا ہے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، یا اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، یا اس کے عوض اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے، میں نے اپنے لوگوں (صحابہ کرام) کو دیکھا ہے جب ہم صلاۃ کو جاتے تو قریب قریب قدم رکھتے، (تاکہ نیکیاں زیادہ ملیں) اور میں نے دیکھا کہ صلاۃ سے وہی پیچھے رہتا جو منافق ہوتا، اور جس کا منافق ہونا لوگوں کو معلوم ہوتا، اور میں نے (عہد رسالت میں) دیکھا کہ آدمی کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر (مسجد) لایا جاتا یہاں تک کہ لا کر صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

فائدہ ❶ :......یعنی انہیں مسجد میں جا کر جماعت سے پڑھے۔

851- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ الأَصَمِّ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ أَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الصَّلاةِ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ، قَالَ لَهُ: ((أَتَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلاةِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَأَجِبْ)) .

تخريج: م/المساجد ٤٣ (٦٥٣)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٢٢) (صحيح)

٨٥١- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک نابینا شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، ❶ اور اس نے عرض کی: میرا کوئی راہبر (گائیڈ) نہیں ہے جو مجھے مسجد تک لائے، اس نے آپ سے درخواست کی کہ آپ اسے اس کے گھر میں صلاۃ پڑھنے کی اجازت دے دیں، آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی، پھر جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا، تو آپ ﷺ نے اسے بلایا، اور اس سے پوچھا: ''کیا تم اذان سنتے ہو؟'' اس نے جواب دیا: ہاں، (سنتا ہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو (مؤذن کی پکار پر) لبیک کہو۔'' ❷

فائدہ ❶ :......یہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ ❷ :......یعنی مسجد میں آ کر جماعت ہی سے صلاۃ پڑھو۔

852- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح و أَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ عَابِسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ، قَالَ: ((هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَحَيَّ هَلاً)) ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ .

تخريج: د/الصلاة ٤٧ (٥٥٣)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ١٠٧٨٧) (صحيح)

٨٥٢- عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مدینے میں کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) اور درندے بہت ہیں، (تو کیا میں گھر میں صلاۃ پڑھ لیا کروں) آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم "حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ، اور حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ" کی آواز سنتے ہو؟'' انہوں نے کہا: ہاں، (سنتا ہوں) تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو آ ؤ''، اور آپ نے انہیں جماعت سے غیر حاضر رہنے کی اجازت نہیں دی۔

51۔اَلْعُذْرُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

۵۱۔باب: جماعت چھوڑنے کے عذر کا بیان

853۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ، فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ)).

تخريج: د/الطهارة ٤٣ (٨٨) مطولاً، ت/الطهارة ١٠٨ (١٤٢) مطولاً، ق/الطهارة ١١٤ (٦١٦)، (تحفة الأشراف: ٥١٤١)، (بدون ذكر القصة)، ط/قصر الصلاة في السفر ١٧ (٤٩)، حم٣/٤٨٣، ٤/٣٥، د/الصلاة ١٣٧ (١٤٦٧) (صحيح)

۸۵۳۔عروہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے لوگوں کی امامت کرتے تھے، ایک دن صلاۃ کا وقت آیا، تو وہ اپنی حاجت کے لیے چلے گئے، پھر واپس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے: ''جب تم میں سے کوئی پائے خانہ کی حاجت محسوس کرے تو صلاۃ سے پہلے اس سے فارغ ہو لے۔''

854۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ)).

تخريج: وقد أخرجه: م/المساجد ١٦ (٥٥٧)، ت/الصلاة ١٤٦ (٣٥٣)، ق/إقامة ٣٤ (٩٣٣)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٦)، حم٣/١٠٠، ١١٠، ١٦١، ٢٣١، ٢٣٨، ٢٤٩، د/الصلاة ٥٨ (١٣١٨) (صحيح)

۸۵۴۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب شام کا کھانا حاضر ہو اور صلاۃ (جماعت) کھڑی کر دی گئی ہو، تو پہلے کھانا کھاؤ۔''

855۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِحُنَيْنٍ، فَأَصَابَنَا مَطَرٌ، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

تخريج: د/الصلاة ٢١٣ (١٠٥٧، ١٠٥٨، ١٠٥٩)، ق/إقامة ٣٥ (٩٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٣٣)، حم٥/٢٤، ٧٤، ٧٥ (صحيح)

۸۵۵۔اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین میں تھے کہ ہم پر بارش ہونے لگی، تو رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے آواز لگائی: (لوگو!) اپنے ڈیروں میں صلاۃ پڑھ لو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

52-حَدُّ إِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ

۵۲-باب: (بغیر جماعت) جماعت کا ثواب پانے کی حد کا بیان

856- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ طَحْلاءَ، عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ الْفِهْرِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا، كَتَبَ اللهُ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا، وَلَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا)).

تخريج: د/الصلاة ٥٢ (٥٦٤)، (تحفة الأشراف: ١٤٢٨١)، حم٢/٣٨٠ (صحيح)

۸۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر وہ مسجد کا ارادہ کر کے نکلا، (اور مسجد آیا) تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ صلاۃ پڑھ چکے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھے گا جتنا اس شخص کو ملا ہے جو جماعت میں موجود تھا، اور یہ ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا''۔

857- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ الْحُكَيْمَ بْنَ عَبْدِاللهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَاللهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلاةِ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلاةِ الْمَكْتُوبَةِ، فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ، غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ)).

تخريج: خ/الرقاق ٨ (٦٤٣٣)، م/الطهارة ٤ (٢٣٢)، (تحفة الأشراف: ٩٧٩٧)، حم١/٦٤، ٦٧، ٧١، (صحيح)

۸۵۷- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے صلاۃ کے لیے وضو کیا، اور کامل وضو کیا، پھر فرض صلاۃ کے لیے چلا اور آ کر لوگوں کے ساتھ صلاۃ پڑھی یا جماعت کے ساتھ، یا مسجد میں (تنہا) صلاۃ پڑھی، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں ❶ کو بخش دے گا''۔

فائدہ ❶ :......مراد صغیرہ گناہ ہیں۔

53-إِعَادَةُ الصَّلاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ صَلاةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهِ

۵۳-باب: تنہا صلاۃ پڑھنے کے بعد جماعت کے ساتھ صلاۃ دہرانے کا بیان

858- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدِّيلِ يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ، عَنْ مِحْجَنٍ، أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأُذِّنَ بِالصَّلاةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ؟ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟)) قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا جِئْتَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ، وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، ط/الجماعة ٣ (٨)، (تحفة الأشراف: ١١٢١٩)، حم٤/٣٤، ٣٣٨ (صحيح)

۸۵۸۔ محجن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ موذن نے صلاۃ کے لیے اذان دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے (اور جا کر صلاۃ پڑھی)، پھر (صلاۃ پڑھ کر) لوٹے، اور محجن اپنی مجلس ہی میں بیٹھے رہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''تم نے صلاۃ کیوں نہیں پڑھی؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟'' انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! لیکن میں نے اپنے گھر میں صلاۃ پڑھ لی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''جب تم آ ؤ (اور لوگ صلاۃ پڑھ رہے ہوں) تو لوگوں کے ساتھ تم بھی صلاۃ پڑھ لیا کرو، اگر چہ تم پڑھ چکے ہو۔''

54-إِعَادَةُ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلَّى وَحْدَهُ

۵۴۔ باب: تنہا صلاۃ پڑھنے والے کا فجر کی صلاۃ جماعت کے ساتھ دہرانے کا بیان

859- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ الأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَلَمَّا قَضَى صَلاتَهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ، قَالَ: ((عَلَيَّ بِهِمَا))، فَأُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟)) قَالا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا، قَالَ: ((فَلا تَفْعَلا، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ)).

تخريج: د/الصلاة ٥٧ (٥٧٥، ٥٧٦)، ت/الصلاة ٤٩ (٢١٩)، (تحفة الأشراف: ١١٨٢٢)، حم٤/١٦٠، ١٦١، د/الصلاة ٩٧ (١٤٠٧) (صحيح)

۸۵۹۔ یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد خیف (منیٰ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی صلاۃ میں موجود تھا، جب آپ اپنی صلاۃ پوری کر چکے تو آپ نے دیکھا کہ لوگوں کے آخر میں دو آدمی ہیں جنہوں نے آپ کے ساتھ صلاۃ نہیں پڑھی ہے، آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو میرے پاس لاؤ''، چنانچہ ان دونوں کو لایا گیا، ان کے مونڈھے (گھبراہٹ سے) کانپ رہے تھے وہ گھبرائے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تم دونوں نے ہمارے ساتھ صلاۃ کیوں نہیں پڑھی؟'' تو ان دونوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم اپنے ٹھکانوں میں صلاۃ پڑھ چکے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، جب تم اپنے ٹھکانوں میں صلاۃ پڑھ چکو، پھر مسجد میں آ ؤ جہاں جماعت ہو رہی ہو تو تم ان کے ساتھ دوبارہ صلاۃ پڑھ لیا کرو، یہ [1] تمہارے لیے نفل (سنت) ہو جائے گی۔''

فائدہ [1]: ...... جو تم دونوں نے امام کے ساتھ پڑھی ہے یا جو تم نے ڈیرے میں پڑھی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

55۔إِعَادَةُ الصَّلاةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

۵۵۔باب: صلاۃ کا وقت نکل جانے کے بعد جماعت کے ساتھ صلاۃ دہرانے کا بیان

860۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ - وَضَرَبَ فَخِذِي -: ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟)) قَالَ: مَا تَأْمُرُ؟ قَالَ: ((صَلِّ الصَّلاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ، فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ۷۷۹ (صحيح)

۸۶۰۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے میری ران پہ ہاتھ مار کر مجھ سے فرمایا: ''جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو صلاۃ کو اس کے وقت سے دیر کر کے پڑھیں گے تو کیسے کرو گے؟'' انہوں نے کہا: آپ جیسا حکم دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''صلاۃ اول وقت پر پڑھ لینا، پھر تم اپنی ضرورت کے لیے چلے جانا، اور اگر جماعت کھڑی ہو چکی ہو اور تم (ابھی) مسجد ہی میں ہو تو پھر صلاۃ پڑھ لینا۔''

56۔سُقُوطُ الصَّلاةِ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ الإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً

۵۶۔باب: جو آدمی مسجد میں امام کے ساتھ با جماعت صلاۃ پڑھ چکا ہو اس سے فریضۂ صلاۃ کے ساقط ہونے کا بیان

861۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! مَا لَكَ لا تُصَلِّي؟ قَالَ: إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لا تُعَادُ الصَّلاةُ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ)).

تخريج: د/الصلاة ۵۸ (۵۷۹)، (تحفة الأشراف: ۷۰۹۴)، حم۲/۱۹، ۴۱ (حسن صحيح)

۸۶۱۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بلاط (ایک جگہ کا نام) پر بیٹھے ہوئے دیکھا، اور لوگ صلاۃ پڑھ رہے تھے، میں نے کہا: ابوعبدالرحمن! کیا بات ہے آپ کیوں نہیں صلاۃ پڑھ رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: دراصل میں صلاۃ پڑھ چکا ہوں، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ایک دن میں دوبار صلاۃ نہ لوٹائی جائے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ترجمۃ الباب سے مصنف نے یہ اشارہ کیا ہے کہ یہ بات اس صورت پر محمول ہوگی جب اس نے مسجد میں باجماعت صلاۃ پڑھی ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

57-اَلسَّعْيُ إِلَى الصَّلاةِ

۵۷۔باب: صلاۃ کے لیے دوڑ کر جانے کا بیان

862- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلاةَ، فَلا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا)).

تخريج: وقد أخرجه: م/المساجد ٢٨ (٦٠٢)، ت/الصلاة ١٢٨ (٣٢٩)، (تحفة الأشراف: ١٣١٣٧)، ط/الصلاة ١ (٤)، حم٢/٢٣٧، ٢٣٨، ٢٣٩، ٢٧٠، ٢٨٢، ٣١٨، ٣٨٢، ٣٨٧، ٤٢٧، ٤٥٢، ٤٦٠، ٤٧٢، ٤٨٩، ٥٢٩، ٥٣٢، ٥٣٣، د/الصلاة ٥٩ (١٣١٩) (صحيح)

۸۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم صلاۃ کے لیے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ چلتے ہوئے آؤ، اور تم پر (وقار و) سکینت طاری ہو، صلاۃ جتنی پاؤ اُسے پڑھ لو، اور جو چھوٹ جائے اسے پوری کرلو۔''

58-الإِسْرَاعُ إِلَى الصَّلاةِ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ

۵۸۔باب: صلاۃ کے لیے بغیر دوڑے تیز آنے کا بیان

863- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مَنْبُوذٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ، فَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهُمْ حَتَّى يَنْحَدِرَ لِلْمَغْرِبِ، قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُسْرِعُ إِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِيعِ، فَقَالَ: ((أُفٍّ لَكَ أُفٍّ لَكَ!، قَالَ: فَكَبُرَ ذَلِكَ فِي ذَرْعِي، فَاسْتَأْخَرْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُنِي، فَقَالَ: ((مَا لَكَ؟ امْشِ!))، فَقُلْتُ: أَحْدَثْتَ حَدَثًا، قَالَ: ((مَا ذَاكَ؟)) قُلْتُ: أَفَّفْتَ بِي!، قَالَ: ((لاَ، وَلَكِنْ هَذَا فُلانٌ بَعَثْتُهُ سَاعِيًا عَلَى بَنِي فُلانٍ، فَغَلَّ نَمِرَةً، فَدُرِّعَ الآنَ مِثْلُهَا مِنْ نَارٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٠٢٨)، حم٦/٣٩٢ (حسن)

۸۶۳۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ عصر کی صلاۃ پڑھ چکتے تو بنی عبدالاشہل کے لوگوں میں جاتے اور ان سے گفتگو کرتے یہاں تک کہ مغرب کی صلاۃ کے لیے اترتے، نبی اکرم ﷺ مغرب کی صلاۃ کے لیے تیزی سے جارہے تھے کہ ہم بقیع سے گزرے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''افسوس ہے تم پر، افسوس ہے تم پر'' آپ ﷺ کی یہ بات مجھے گراں لگی، اور یہ سمجھ کر کہ آپ مجھ سے مخاطب ہیں، میں پیچھے ہٹ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟ چلو''، تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا کوئی بات ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کیا؟''، تو میں نے عرض کی: آپ نے مجھ پر اُف کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! (تم پر نہیں) البتہ اس شخص پر (اظہارِ اف) کیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے میں نے فلاں قبیلے میں صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا تو اس نے ایک دھاری دار چادر چرالی ہے، چنانچہ اب اسے ویسی ہی آگ کی چادر پہنا دی گئی ہے۔"

864- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْبُوذٌ - رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي رَافِعٍ -، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن)

۸۶۴- اس سند سے بھی ابو رافع رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

59- اَلتَّهْجِيرُ إِلَى الصَّلَاةِ

۵۹- باب: صلاۃ کے لیے اول وقت میں جانے کا بیان

865- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَأَبُو عَبْدِاللهِ الأَغَرُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَجِّرِ إِلَى الصَّلَاةِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ، ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ، كَالَّذِي يُهْدِي الْبَقَرَةَ، ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ، كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ، ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ، ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ، كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ)).

تخريج: وقد أخرجه: خ/الجمعة ۳۱ (۹۲۹)، بدء الخلق ٦ (۳۲۱۱)، م/الجمعة ۷ (۸۵۰)، ق/إقامة ۸۲ (۱۰۹۲)، تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۱۳۴۷۳، ۱۵۱۸۲)، حم۲/۲۳۹، ۲۵۹، ۲۸۰، ۵۰۵، ۵۱۲، د/الصلاة ۱۹۳ (۱۵۸٤، ۱۵۸۵) (صحيح)

۸۶۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اول وقت میں صلاۃ کے لیے جانے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے، پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے، پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو بھیڑ کی قربانی کرتا ہے، پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو مرغی کی قربانی کرتا ہے، پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو انڈے کی قربانی کرتا ہے۔"

60- مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الإِقَامَةِ

۶۰- باب: اقامت کے بعد نفل یا سنت پڑھنے کی کراہت کا بیان

866- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: م/المسافرين ۹ (۷۱۰)، د/الصلاة ۲۹٤ (۱۲٦٦)، ت/الصلاة ۱۹٦ (٤٢١)، ق/إقامة ۱۰۳ (۱۱۵۱)، (تحفة الأشراف: ۱٤۲۲۸)، حم۲/۳۳۱، ۵۱۷، ۵۳۱، د/الصلاة ۱٤۹ (۱٤۸۸، ۱٤۹۱) (صحيح)

۸٦٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب صلاۃ کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو سوائے فرض صلاۃ کے اور کوئی صلاۃ نہیں۔''

867۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، فَلاَ صَلاَةَ إِلا الْمَكْتُوبَةُ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۸٦۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب صلاۃ کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو سوائے فرض صلاۃ کے اور کوئی صلاۃ نہیں۔''

868۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: أُقِيمَتْ صَلاَةُ الصُّبْحِ، فَرَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، فَقَالَ: ((أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟)).

تخريج: خ/الأذان ۳۸ (٦٦۳)، م/المسافرين ۹ (۷۱۱)، ق/إقامة ۱۰۳ (۱۱۵۳)، (تحفة الأشراف: ۹۱۵۵)، حم۵/۳٤۵، ۳٤٦، د/الصلاة ۱٤۹ (۱٤۹۰) (صحيح)

۸٦۸۔ ابن بحینہ (عبداللہ بن مالک ازدی) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فجر کی صلاۃ کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صلاۃ پڑھتے ہوئے دیکھا اور مؤذن اقامت کہہ رہا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم فجر کی صلاۃ چار رکعت پڑھتے ہو؟''

61۔ فِيمَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالإِمَامُ فِي الصَّلاَةِ

٦١۔ باب: امام (فرض) صلاۃ میں ہو تو سنتیں پڑھنے والے کے حکم کا بیان

869۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ، فَرَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلاَتَهُ قَالَ: ((يَا فُلاَنُ! أَيُّهُمَا صَلاَتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا، أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ؟)).

تخريج: م/المسافرين ۹ (۷۱۲)، د/الصلاة ۲۹٤ (۱۲٦۵)، ق/إقامة ۱۰۳ (۱۱۵۲)، (تحفة الأشراف: ۵۳۱۹)، حم۵/۸۲ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۶۹۔ عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا، اور رسول اللہ ﷺ فجر کی صلاۃ میں تھے، اس نے دو رکعت سنت پڑھی، پھر آپ کے ساتھ صلاۃ میں شریک ہوا، جب رسول اللہ ﷺ اپنی صلاۃ پوری کر چکے تو فرمایا: ”اے فلاں! ان دونوں میں سے تمہاری صلاۃ کونسی تھی، جو تم نے ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟ یا جو خود سے پڑھی ہے۔“ ❶

فائدہ ❶ :......اس سے مقصود اس کی اس حرکت پر زجر و ملامت کرنا تھا کہ جس صلاۃ کی خاطر اس نے مسجد آنے کی زحمت اٹھائی تھی اُسے پا کر دوسری صلاۃ میں لگنا عقلمندی نہیں ہے، سنت کے لیے گھر ہی بہتر جگہ ہے۔

62۔ اَلْمُنْفَرِدُ خَلْفَ الصَّفِّ

۶۲۔ باب: صف کے پیچھے تنہا صلاۃ پڑھنے کا بیان

870۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا، فَصَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا خَلْفَهُ، وَصَلَّتْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

تخريج: خ/الأذان ۷۸ (۷۲۷)، ۱٦٤ (۸۷۱)، (تحفة الأشراف: ۱۷۲)، حم ۳/۱۱۰ (صحيح)

۸۷۰۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر آئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صلاۃ پڑھی، اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے تنہا صلاۃ پڑھی۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس روایت سے مصنف نے صف کے پیچھے تنہا صلاۃ پڑھنے کے جواز پر استدلال کیا ہے جیسا کہ ترجمۃ الباب سے واضح ہوتا ہے، لیکن جو لوگ عدمِ جواز کے قائل ہیں وہ اسے عورتوں کے لیے مخصوص مانتے ہیں۔

871۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحٌ - يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ - عَنِ ابْنِ مَالِكٍ - وَهُوَ عَمْرٌو - عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَسْنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، قَالَ: فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَا يَرَاهَا، وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ، فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ﴾.

تخريج: ت/تفسير سورة الحجر ۱۵ (۳۱۲۲)، ق/إقامة ٦۸ (۱۰٤٦)، (تحفة الأشراف: ٥۳٦٤)، حم ۱/۳۰٥ (صحيح)

۸۷۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صلاۃ پڑھتی تھی، جو لوگوں میں سب سے زیادہ خوب صورت تھی، تو بعض لوگ پہلی صف میں چلے جاتے تاکہ وہ اُسے نہ دیکھ سکیں، اور بعض لوگ پیچھے ہو جاتے یہاں تک کہ بالکل پچھلی صف میں چلے جاتے، ❶ تو جب وہ رکوع میں جاتے تو وہ اپنے بغل سے جھانک کر دیکھتے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ﴾ ❷ (ہم تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے آگے رہنے والوں کو بھی خوب جانتے ہیں، اور پیچھے رہنے والوں کو بھی خوب جانتے ہیں)۔

فائدہ 1 :...... مؤلف نے اسے پیچھے تنہا پڑھنے پر محمول کیا ہے، لیکن حدیث صراحۃ اس پر دلالت نہیں کرتی۔

فائدہ 2 :......(الحجر : ٢٤)

63۔ اَلرُّكُوعُ دُونَ الصَّفِّ

٦٣۔ باب: صف میں ملے بغیر رکوع کرنے کا بیان

872۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ زِيَادٍ الأَعْلَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((زَادَكَ اللهُ حِرْصًا، وَلَا تَعُدْ)).

تخريج: خ/الأذان ١١٤ (٧٨٣)، د/الصلاة ١٠١ (٦٨٣، ٦٨٤)، (تحفة الأشراف: ١١٦٥٩)، حم٥/٣٩، ٤٢، ٤٥، ٤٦، ٥٠ (صحيح)

٨٧٢۔ ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے، نبی اکرم ﷺ رکوع میں تھے تو انہوں نے صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ آپ کی حرص میں اضافہ فرمائے، پھر ایسا نہ کرنا۔'' 1

فائدہ 1 :...... کیونکہ خیر کی حرص گو محبوب و مطلوب ہے، لیکن اسی صورت میں جب یہ شریعت کے مخالف نہ ہو، اور اس طرح صف میں شامل ہونا شرعی طریقے کے خلاف ہے، اس لیے اس سے بچنا اولیٰ ہے۔

873۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ! أَلَا تُحَسِّنُ صَلَاتَكَ؟!، أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي كَيْفَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ؟!، إِنِّي أُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ بَيْنَ يَدَيَّ)).

تخريج: م/الصلاة ٢٤ (٤٢٣)، (تحفة الأشراف: ٤٣٣٤)، حم٢/٤٤٩ (صحيح)

٨٧٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ پڑھائی، پھر سلام پھیر کر پلٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں! تم اپنی صلاۃ درست کیوں نہیں کرتے؟ کیا مصلی دیکھتا نہیں کہ اسے اپنی صلاۃ کیسی پڑھنی چاہیے، (سن لو) میں اپنے پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔''

64۔ اَلصَّلَاةُ بَعْدَ الظُّهْرِ

٦٤۔ باب: ظہر کے بعد سنت پڑھنے کا بیان

874۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَكْعَتَيْنِ ، وَكَانَ لا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمْعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ .

تخريج: خ/الجمعة ٣٩ (٩٣٧)، التهجد ٢٥ (١١٦٥)، ٢٩ (١١٧٢)، ٣٤ (١١٨٠)، الجمعة ١٨ (٨٨٢)، د/الصلاة ٢٩ (١٢٥٢)، وقد أخرجه: ط/السفر ٢٣ (٦٩)، (تحفة الأشراف: ٨٣٤٣)، حم٢/٦٣، ٨٧، د/الصلاة ١٤٤ (١٤٧٧)، ٢٠٧ (١٦١٤)، ويأتي عند المؤلف في الجمعة ٤٣ برقم: ١٤٢٨) (صحيح)

۸۷۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعت سنت پڑھتے تھے، اور اس کے بعد بھی دو رکعت پڑھتے تھے، اور مغرب کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے، اور عشا کے بعد بھی دو رکعت پڑھتے، اور جمعہ کے بعد مسجد میں کچھ نہیں پڑھتے یہاں تک کہ جب گھر لوٹ آتے تو دو رکعت پڑھتے۔

65۔ اَلصَّلاةُ قَبْلَ الْعَصْرِ
وَذِكْرُ اخْتِلافِ النَّاقِلِينَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ فِي ذَلِكَ

۶۵۔ باب: عصر کے پہلے سنت پڑھنے کا بیان
اور اس سلسلے میں ابو اسحاق سبیعی سے رواۃِ حدیث کے اختلاف کا ذکر

875۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَيُّكُمْ يُطِيقُ ذَلِكَ؟ قُلْنَا: إِنْ لَمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا ، قَالَ: كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَا هُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، فَإِذَا كَانَتْ مِنْ هَا هُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَا هُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا ، وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا ثِنْتَيْنِ، وَيُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا ، يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيمٍ عَلَى الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ .

تخريج: ت/الصلاة ٣٠١ (٥٩٨)، ق/إقامة ١٠٩ (١١٦١)، (تحفة الأشراف: ١٠١٣٧)، حم١/٨٥، ١١١، ١٤٣، ١٤٧، ١٦٠ (حسن)

۸۷۵۔ عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: تم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ہم نے کہا: گرچہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے مگر سن تو لیں، تو انہوں نے کہا: جب سورج یہاں ہوتا ❶ جس طرح عصر کے وقت یہاں ہوتا ہے ❷ تو آپ دو رکعت (سنت) پڑھتے، ❸ اور جب سورج یہاں ہوتا جس طرح ظہر کے وقت ہوتا ہے تو آپ چار رکعت (سنت) پڑھتے، ❹ اور ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے، ❺ اور اس کے بعد دو رکعت پڑھتے، اور عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھتے، ہر دو رکعت کے درمیان مقرب فرشتوں اور نبیوں پر اور ان کے پیروکار مومنوں اور مسلمانوں پر سلام کے ذریعے ❻ فصل کرتے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی مشرق میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ ❷ :......یعنی مغرب میں۔

فائدہ ❸ :......یعنی چاشت کے وقت آپ ﷺ دو رکعت پڑھتے۔

فائدہ ❹ :......اس سے مراد صلاۃ الاوّابین ہے جسے آپ ﷺ زوال سے پہلے پڑھتے تھے۔

فائدہ ❺ :......ظہر سے پہلے چار رکعت اور دو رکعت دونوں کی روایتیں آئی ہیں، اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ دونوں جائز ہے، کبھی ایسا کر لے اور کبھی ایسا، لیکن چار والی روایت کو اختیار کرنا اولیٰ ہے، کیونکہ یہ قولی حدیث سے ثابت ہے۔

فائدہ ❻ :......یعنی تشہد کے ذریعے فصل کرتے، تشہد کو تسلیم اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں "السلام علینا وعلى عباد الله الصالحين" کا ٹکڑا ہے۔

876 ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَةِ، قَالَ: مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ؟، ثُمَّ أَخْبَرَنَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي حِينَ تَزِيغُ الشَّمْسُ رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، يَجْعَلُ التَّسْلِيمَ فِي آخِرِهِ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن)

۸۷۶۔ عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی اس صلاۃ کے بارے میں پوچھا جسے آپ دن میں فرض سے پہلے پڑھتے تھے، تو انہوں نے کہا: کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ پھر انہوں نے ہمیں بتایا، اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت سورج ڈھل جاتا دو رکعت پڑھتے، اور نصف النہار ہونے سے پہلے چار رکعت پڑھتے، اور اس کے آخر میں سلام پھیرتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11- كِتَابُ الافْتِتَاحِ
١١- کتاب: صلاۃ شروع کرنے کے مسائل واحکام

1- بَابُ الْعَمَلِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلاةِ
۱- باب: صلاۃ شروع کرنے کے طریقے کا بیان

877- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، ح و أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ الزُّهْرِيُّ - قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ إِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَقَالَ: ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) وَلا يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ، وَلاَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

تخريج: وقد أخرجه: خ/الأذان ٨٥ (٧٣٨)، (تحفة الأشراف: ٦٨٤١)، خ/الأذان ٨٣ (٧٣٥)، ٨٤ (٧٣٦)، ٨٦ (٧٣٩)، م/الصلاة ٩ (٣٩٠)، د/الصلاة ١١٦ (٧٢١)، ت/الصلاة ٧٦ (٢٥٥)، ق/إقامة ١٥ (٨٥٨)، ط/الصلاة ٤ (١٦)، حم٢ / ٨، ١٨، ٤٤، ٤٧، ٦٢، ١٠٠، ١٤٧، د/الصلاة ٧١ (١٣٤٧، ١٣٤٨) (صحيح)

٨٧٧- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ صلاۃ میں تکبیر تحریمہ شروع کرتے تو جس وقت اللہ أکبر کہتے اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک اٹھاتے کہ انہیں اپنے دونوں مونڈھوں کے بالمقابل کرلیتے، اور جب رکوع کے لیے اللہ أکبر کہتے تو بھی اسی طرح کرتے، پھر جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے تو بھی اسی طرح کرتے، ❶ اور "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہتے اور سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت ایسا نہیں کرتے۔

فائدہ ❶:...... اس سے رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کا مسنون ہونا ثابت ہوتا ہے، جولوگ اسے منسوخ یا مکروہ کہتے ہیں ان کا قول درست نہیں، کیونکہ اگر رفع یدین کا نہ کرنا کبھی کبھی ثابت بھی ہو جائے تو یہ رفع یدین کے سنت نہ ہونے پر دلیل نہیں، کیونکہ سنت کی شان ہی یہ ہے کہ اسے کبھی کبھی ترک کردیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ

۲-باب: اللہ أکبر کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان

878- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، قَالَ: وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَيَقُولُ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

تخريج: خ/الأذان ٨٤ (٧٣٦)، م/الصلاة ٩ (٣٩٠)، (تحفة الأشراف: ٦٩٧٩) (صحيح)

۸۷۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ صلاۃ کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک اٹھاتے کہ وہ آپ کے دونوں مونڈھوں کے بالمقابل ہوجاتے، پھر اللہ أکبر کہتے، اور جب رکوع کے لیے اللہ أکبر کہتے تو بھی ایسا ہی کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کرتے، اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے، اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کرتے تھے۔

3-رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

۳-باب: دونوں ہاتھ مونڈھوں کے بالمقابل اٹھانے کا بیان

879- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ، وَقَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))، وَكَانَ لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

تخريج: خ/الأذان ٨٣ (٧٣٥)، (تحفة الأشراف: ٦٩١٥)، ط/الصلاة ٤ (١٦)، حم٢/١٨، ٦٢، د/الصلاة ٤١ (١٢٨٥)، ٧١ (١٣٤٧، ١٣٤٨)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٠٥٨، ١٠٦٠ (صحيح)

۸۷۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں کے بالمقابل اٹھاتے، اور جب رکوع کرتے، اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ان دونوں کو اسی طرح اٹھاتے، اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہتے، اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کرتے تھے۔

4-بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الأُذُنَيْنِ

۴-باب: دونوں ہاتھ کانوں کے بالمقابل اٹھانے کا بیان

880- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا، قَالَ: ((آمِينَ))، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٧٦٣)، حم٤/٣١٨، د/الصلاة ٣٥ (١٢٧٧)، وقد أخرجه: د/الصلاة ١١٦ (٧٢٤) (بدون ذكر آمين)، ق/إقامة ١٤ (٨٥٥)، (بدون ذكر رفع اليدين)، حم٤/٣١٥ (بدون ذكر رفع اليدين)، ٣١٦ (بدون ذكر آمين) ٣١٨ (بتمامه)، وانظر حديث وائل من غير طريق عبدالجبار عن أبيه عند: م/الصلاة ١٥ (٤٠١)، د/الصلاة ١١٦ (٧٢٣)، ق/إقامة ١٥ (٨٦٧)، حم٤/٣١٦، ٣١٧، ٣١٨، ٣١٩ (صحيح)

۸۸۰۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صلاۃ پڑھی، جب آپ نے صلاۃ شروع کی تو اللہ أکبر کہا، اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک اٹھائے کہ انہیں اپنے کانوں کے بالمقابل کیا، پھر سورۂ فاتحہ پڑھنے لگے، جب اس سے فارغ ہوئے تو آواز بلند آمین کہی (اے اللہ اسے قبول فرما)۔ ❶

فائدہ ❶ :...... بعض روایتوں میں ”يرفع بها صوته“ کے بجائے ”يخفض بها صوته“ ہے، لیکن محدثین اسے وہم قرار دیتے ہیں، گوبعض فقہا نے اسی کو ترجیح دی ہے، لیکن محدثین کے مقابلے میں فقہا کی ترجیح کی کوئی حیثیت نہیں، اور جو یہ کہا جارہا ہے کہ عبدالجبار بن وائل کا سماع ان کے والد وائل رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت عبدالجبار کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے، اور صحیح ہے، (دیکھیے تخریج)۔

881- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا، شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

تخريج: وقد أخرجه: م/الصلاة ٩ (٣٩١)، د/الصلاة ١١٨ (٧٤٥)، ق/إقامة ١٥ (٨٥٩)، (تحفة الأشراف: ١١١٨٤)، حم٣/٤٣٦، ٤٣٧، ٥/٥٣، د/الصلاة ٤١ (١٢٨٦)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٠٢٥، ١٠٥٧، ١٠٨٦، ١٠٨٧، ١٠٨٨، ١١٤٤ (صحيح)

۸۸۱۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اور یہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے) کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ پڑھتے تو جس وقت آپ اللہ أکبر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے بالمقابل اٹھاتے، اور جب رکوع کرنے اور رکوع سے اپنا سر اٹھانے کا ارادہ کرتے (تب بھی اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے بالمقابل اٹھاتے)۔

882- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحِينَ رَكَعَ، وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، حَتَّى حَاذَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۸۸۲۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ❶ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جس وقت آپ صلاۃ میں داخل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور جس وقت آپ نے رکوع کیا اور جس وقت رکوع سے اپنا سر اٹھایا (تو بھی انہیں آپ نے اٹھایا) یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کی کانوں کی لو کے بالمقابل ہو گئے۔

فائدہ ❶ :...... مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما دونوں ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی آخری عمر میں آپ کے ساتھ صلاۃ پڑھی ہے، اس لیے ان دونوں کا اسے روایت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین کے منسوخ ہونے کا دعویٰ باطل ہے۔

5۔بَابُ مَوْضِعِ الْإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

۵۔ باب: ہاتھ اٹھاتے وقت دونوں انگوٹھوں کو کہاں تک اٹھائے؟

883۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ .

تخريج: د/الصلاة ١١٧ (٧٣٧)، (تحفة الأشراف: ١١٧٥٩)، حم٤/٣١٦ (ضعيف الإسناد)

(لیکن شواہد اور متابعات سے تقویت پا کر روایت صحیح ہے، دیکھیے رقم: ۸۸۰ کی تخریج)

۸۸۳۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ صلاۃ شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو یہاں تک اٹھاتے کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے کانوں کی لو کے بالمقابل ہو جاتے۔

6۔رَفْعُ الْيَدَيْنِ مَدًّا

٦۔ باب: دونوں ہاتھوں کو بڑھا کر اٹھانے کا بیان

884۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ، قَالَ: جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ: كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ مَدًّا، وَيَسْكُتُ هُنَيْهَةً، وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ .

تخريج: د/الصلاة ١١٩ (٧٥٣) مختصراً، ت/فيه ٦٣ (٢٤٠) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١٣٠٨١)، حم٢/٣٧٥، ٤٣٤، ٥٠٠، د/الصلاة ٣٢ (١٢٧٣) (صحيح)

۸۸۴۔سعید بن سمعان کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قبیلۂ زُریق کی مسجد میں آئے اور کہنے لگے: تین کام ایسے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کرتے تھے اور لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا ہے: ❶ آپ صلاۃ میں اپنے دونوں ہاتھ بڑھا کر اٹھاتے تھے، اور تھوڑی دیر چپ رہتے تھے ❷ اور جب سجدہ کرتے اور سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ أکبر کہتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کے وقت میں بعض سنتوں پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❷ :......یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد، جیسا کہ حدیث رقم (۸۹۶) میں جو آ رہی ہے صراحت ہے۔

7۔فَرْضُ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

۷۔باب: تکبیر تحریمہ کی فرضیت کا بیان

885۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَرَجَعَ، فَصَلَّى كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا، فَعَلِّمْنِي، قَالَ: ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا)).

تخريج: خ/الأذان ٩٥ (٧٥٧)، ١٢٢ (٧٩٣)، الاستئذان ١٨ (٦٢٥٢)، الأيمان والنذور ١٥ (٦٦٦٧)، م/الصلاة ١١ (٣٩٧)، د/الصلاة ١٤٨ (٨٥٦)، ت/الصلاة ١١١ (٣٠٣)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ١٤٣٠٤)، حم٢/٤٣٧ (صحيح)

۸۸۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، اور ایک اور شخص داخل ہوا، اس نے آ کر صلاۃ پڑھی، پھر وہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ”واپس جاؤ اور پھر سے صلاۃ پڑھو، کیونکہ آپ نے صلاۃ نہیں پڑھی“ تو وہ لوٹ گئے اور جا کر پھر سے صلاۃ پڑھی جس طرح پہلی بار پڑھی تھی، پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سلام کیا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے (پھر) فرمایا: ”وعليك السلام، واپس جاؤ اور پھر سے صلاۃ پڑھو، کیونکہ آپ نے صلاۃ نہیں پڑھی“، ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا، پھر عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے، میں اس سے بہتر صلاۃ نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے (صلاۃ پڑھنا) سکھا دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب آپ صلاۃ کے لیے کھڑے ہوں تو اللّٰه أكبر کہیں، ❶ پھر قرآن میں سے جو آسان ہو پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع کی حالت میں آپ کو اطمینان ہو جائے، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ اطمینان سے سجدے کر لو، پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اسی طرح اپنی پوری صلاۃ میں کرو۔“ ❷

فائدہ ❶ :......اس سے مؤلف نے تکبیر تحریمہ کی فرضیت پر استدلال کیا ہے۔

فائدہ ❷ :......اس سے تعدیلِ ارکان کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8- الْقَوْلُ الَّذِي يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ

۸- باب: وہ کلمہ جس کے ذریعے صلاۃ شروع کی جاتی ہے

886- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ - هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَا نَبِيَّ اللهِ! فَقَالَ: ((لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا)).

تخريج: م/المساجد ٢٧ (٦٠١)، ت/الدعوات ١٢٧ (٣٥٩٢)، (تحفة الأشراف: ٧٣٦٩)، حم٢/١٤، ٩٧ (صحيح)

۸۸۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھا: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا" ❶ (اللہ بہت بڑا ہے، اور میں اسی کی بڑائی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور میں اسی کی خوب تعریف کرتا ہوں، اللہ کی ذات پاک ہے، اور میں صبح وشام اس کی ذات کی پاکی بیان کرتا ہوں) تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: "یہ کلمے کس نے کہے ہیں؟" تو اس آدمی نے عرض کی: اللہ کے نبی! میں نے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے بارہ فرشتوں کو اس پر جھپٹتے دیکھا" ❷

فائدہ ❶ :...... تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان صحیح احادیث میں متعدد اذکار اور ادعیہ کا ذکر آیا ہے، ان میں سے کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے، اور بعض لوگوں نے جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ "سبحانك اللهم" کے علاوہ باقی دیگر دعائیں تہجد کی صلاۃ، اور دیگر نفل صلاتوں کے لیے ہیں تو یہ مجرد دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں۔

فائدہ ❷ :...... ہر ایک چاہتا تھا کہ اسے اللہ کے حضور لے جانے کا شرف اسے حاصل ہو۔

887- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرُّوذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((عَجِبْتُ لَهَا))، وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا: ((فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۸۸۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران میں لوگوں میں سے ایک شخص نے: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا" (اللہ بہت بڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور میں اسی کی بڑائی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور میں اسی کی خوب تعریف کرتا ہوں، اللہ کی ذات پاک ہے، اور میں صبح وشام اس کی ذات کی پاکی بیان کرتا ہوں) کہا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”یہ کلمے کس نے کہے ہیں؟“ تو لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے کہے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ”مجھے اس کلمے پر حیرت ہوئی“، اور آپ نے ایک ایسی بات ذکر کی جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے میں نے اسے کبھی نہیں چھوڑا۔

9-وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلاةِ

۹-باب: صلاۃ میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان

888- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالاَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلاةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ.

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٧٧٨)، حم٤/٣١٦، ٣١٨ (صحيح)

۸۸۸- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ صلاۃ میں کھڑے ہوتے تو اپنے داہنے ہاتھ سے اپنا بایاں ہاتھ پکڑتے۔

10-فِي الإِمَامِ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ

۱۰-باب: امام جب کسی شخص کو اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ پہ رکھے ہوئے دیکھے تو کیا کرے؟

889-أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلاةِ، فَأَخَذَ بِيَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي.

تخريج: د/الصلاة ١٢٠ (٧٥٥)، ق/إقامة ٣ (٨١١)، (تحفة الأشراف: ٩٣٧٨)، حم١/٣٤٧ (حسن)

۸۸۹- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں صلاۃ میں اپنا بایاں ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ پر رکھے ہوئے تھا، تو آپ ﷺ نے میرا داہنا ہاتھ پکڑا اور اسے میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

11-بَابُ مَوْضِعِ الْيَمِينِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلاةِ

۱۱-باب: صلاۃ میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر کہاں رکھے؟

890- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: قُلْتُ: لأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَقَامَ، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، قَالَ: وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ سَجَدَ، فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا.

تخريج: د/الصلاة ١١٦ (٧٢٦)، ١٨٠ (٩٥٧)، ق/إقامة ١٥ (٨٦٨)، (تحفة الأشراف: ١١٧٨١)، حم٤/٣١٦، ٣١٧، ٣١٨، ٣١٩، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١١٠٣، ١٢٦٤، ١٢٦٦، ١٢٦٩ (صحيح)

۸۹۰۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ میں یہ ضرور دیکھوں گا کہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ کیسے پڑھتے ہیں؛ چنانچہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے تو اللّٰہ أکبر کہا، اور اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک اٹھائے کہ انہیں اپنے کانوں کے بالمقابل لے گئے، پھر آپ نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی (کی پشت)، کلائی اور بازو پر رکھا ❶، پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو پھر اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا، پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا، پھر جب آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو پھر اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا، پھر آپ نے سجدہ کیا، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں کانوں کے بالمقابل رکھا، پھر آپ نے قعدہ کیا، اور اپنے بائیں پیر کو بچھالیا، اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھا، اور اپنی داہنی کہنی کا سرا اپنی داہنی ران کے اوپر اٹھائے رکھا، پھر آپ نے اپنی انگلیوں میں سے دو کو بند ❷ کرلیا، اور (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) حلقہ (دائرہ) بنالیا، پھر آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اٹھائی، تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے حرکت دے رہے ❸ تھے اور اس سے دعا کرتے تھے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا مسنون ہے، اور حدیث رقم (۸۸۸) میں داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کے پکڑنے کا ذکر ہے یہ دونوں طریقے مسنون ہیں، بعض لوگوں نے جو یہ صورت ذکر کی ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے، اور اپنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑے تو یہ بدعت ہے، اس کا ثبوت نہیں، رہا یہ سوال کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر دونوں ہاتھ کہاں رکھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسے اپنے سینے پر رکھے، کیونکہ ہاتھوں کا سینے پر ہی رکھنا ثابت ہے، اس کے خلاف جو بھی روایت ہے یا تو وہ ضعیف ہے یا تو پھر اس کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔

فائدہ ❷ :......یعنی خنصر اور بنصر کو۔

فائدہ ❸ :......ابن زبیر کی روایت میں ”كان يشير بالسبابة لا يحركها ولا يجاوز بصره إشارته“ (شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اسے حرکت نہ دیتے، اور اسی پر نظر جمائے رکھتے اور اشارہ سے تجاوز نہ فرماتے) کے الفاظ وارد ہیں اس سلسلے کی اکثر روایتیں تحریک کے ذکر سے خالی ہیں، امام بیہقی کہتے ہیں احتمال ہے کہ تحریک سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد اشارہ ہی ہو۔

12- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲- باب: صلاۃ میں کوکھ (کمر) پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا بیان

891- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامٍ، ح وأَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

تخريج: حديث اسحاق بن إبراهيم تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٥١٦)، وحديث سويد بن نصر أخرجه: م/المساجد ١١ (٥٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٤٥٣٢)، وقد أخرجه: خ/العمل في الصلاة ١٧ (١٢٢٠)، د/الصلاة ١٧٦ (٩٤٧)، ت/الصلاة ١٦٥ (٣٨٣)، حم٢/٢٣٢، ٢٩٠، ٢٩٥، ٣٣١، ٣٩٩، د/الصلاة ١٣٨ (١٤٦٨) (صحيح)

۸۹۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص کوکھ (کمر) پر ہاتھ رکھ کر صلاۃ پڑھے۔ ❶

فائدہ ❶:......صلاۃ بارگاہ الٰہی میں عجز و نیاز مندی کے اظہار کا نام ہے، اس کے برخلاف کوکھ (کمر) پر ہاتھ رکھ کر صلاۃ پڑھنے سے تکبر کا اظہار ہوتا ہے، اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ شیطان جب چلتا ہے تو اسی طرح چلتا ہے۔

892- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى خَصْرِي، فَقَالَ لِي هَكَذَا - ضَرْبَةً بِيَدِهِ -، فَلَمَّا صَلَّيْتُ، قُلْتُ لِرَجُلٍ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ، قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! مَا رَابَكَ مِنِّي؟ قَالَ: إِنَّ هَذَا الصَّلْبُ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا عَنْهُ.

تخريج: د/الصلاة ١٦٠ (٩٠٣) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٦٧٢٤)، حم٢/٣٠، ١٠٦ (صحيح)

۸۹۲- زیاد بن صبیح کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بغل میں صلاۃ پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ اپنی کوکھ (کمر) پر رکھ لیا، تو انہوں نے اس طرح اپنے ہاتھ سے مارا، جب میں نے صلاۃ پڑھ لی تو ایک شخص سے (پوچھا) یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، میں نے ان سے پوچھا: ابوعبدالرحمن! میری کیا چیز آپ کو ناگوار لگی؟ تو انہوں نے کہا: یہ صلیب کی ہیئت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے روکا ہے۔

13- اَلصَّفُّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

۱۳- باب: صلاۃ میں دونوں قدموں کے ملانے کا بیان

893- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ: خَالَفَ السُّنَّةَ، وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٦٣١) (ضعيف الإسناد)

(ابوعبیدہ اوران کے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہونے کی وجہ سے سنداً یہ روایت ضعیف ہے)

۸۹۳۔ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں قدم ملا کر صلاۃ پڑھ رہا ہے۔ تو انہوں نے کہا: اس نے سنت کی مخالفت کی ہے، اگر یہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا رکھتا تو بہتر ہوتا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... سنداً اگرچہ یہ روایت ضعیف ہے، مگر بات یہی صحیح ہے کہ مصلی اپنے دونوں قدموں کو آپس میں ملائے نہیں، کیوں کہ اس کو جماعت میں اپنے بغل کے مصلی کے قدم سے قدم ملانا ہے، اگر منفرد ہے تب بھی اپنے قدموں کو آپس میں ملانے سے اس کو پریشانی ہوگی، الگ الگ رکھنے میں راحت ہوتی ہے۔

894۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ: أَخْطَأَ السُّنَّةَ، وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيَّ.

تخريج: انظر ما قبله (ضعيف الإسناد) (سند میں ابوعبیدہ اوران کے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مابین انقطاع ہے)۔

۸۹۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو صلاۃ پڑھتے ہوئے دیکھا، اس نے اپنے دونوں قدم ملا رکھے تھے تو انہوں نے کہا: یہ سنت سے چوک گیا، اگر وہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا رکھتا تو میرے نزدیک زیادہ اچھا ہوتا۔

14۔ سُكُوتُ الإِمَامِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلاَةَ

۱۴۔ باب: صلاۃ شروع کرنے کے بعد امام کے (تھوڑی دیر) خاموش رہنے کا بیان

895۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ سَكْتَةٌ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٦٠ (صحيح)

۸۹۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ شروع کرتے تو تھوڑی دیر چپ رہتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد اور قراءت شروع کرنے سے پہلے، اس دوران میں آپ دعائے ثنا پڑھتے تھے، جیسا کہ اگلی روایت میں صراحت ہے۔

15۔ بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرَةِ وَالْقِرَاءَةِ

۱۵۔ باب: تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان کی دعا کا بیان

896۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ! مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: ((أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.))

تخريج: انظرحديث رقم: ٦٠ (صحيح)

۸۹۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ شروع کرتے تو تھوڑی دیر چپ رہتے، تو میں نے آپ سے پوچھا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان اپنی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کہتا ہوں: "اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ" (اے اللہ! تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کردے جتنی تو نے مشرق ومغرب کے درمیان کر رکھی ہے، اے اللہ! تو مجھے میرے گناہوں سے پاک صاف کردے جس طرح میل کچیل سے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! تو میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھودے)۔

16۔ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

۱۶۔ باب: تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان ایک اور دعا کا بیان

897۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَقِنِي سَيِّئَ الأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الأَخْلَاقِ، لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٠٤٨) (صحيح)

۸۹۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب صلاۃ شروع کرتے تو اللّٰہ أکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے: "إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ، وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الأَعْمَالِ، وَأَحْسَنِ الأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَقِنِي سَيِّئَ الأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الأَخْلَاقِ، لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ)) (بلاشبہ میری صلاۃ، میری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، اے اللہ! مجھے حسن اعمال اور حسن اخلاق کی توفیق دے، تیرے سوا کوئی اس کی توفیق نہیں دے سکتا، اور مجھے برے اعمال اور قبیح اخلاق سے بچا، تیرے سوا کوئی ان برائیوں سے بچا نہیں سکتا)۔

17ـ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

١٧ـ باب: تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان ایک اور دعا کا بیان

898ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ، وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لا إِلٰهَ إِلا أَنْتَ، أَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الأَخْلاقِ، لا يَهْدِي لأَحْسَنِهَا إِلاَّ أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلاَّ أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)).

تخريج: م/المسافرين ٢٦ (٧٧١)، د/الصلاة ١١٨ (٧٤٤)، ١٢١ (٧٦٠، ٧٦١)، ٣٦٠ (١٥٠٩)، ت/الدعوات ٣٢ (٣٤٢١، ٣٤٢٢، ٣٤٢٣)، ق/إقامة الصلاة ١٥ (٨٦٤)، ٧٠ (١٠٥٤)، (تحفة الأشراف: ١٠٢٢٨)، حم٩٣/١، ٩٤، ٩٥، ١٠٢، ١٠٣، ١١٩، د/الصلاة ٣٣ (١٢٧٤)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٠٥١، ١١٢٧ (صحيح)

٨٩٨ـ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاة ❶ شروع کرتے تو اللّٰہ أکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے: "وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ، وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لا إِلٰهَ إِلا أَنْتَ، أَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الأَخْلاقِ، لا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَتُـوبُ إِلَيْكَ" (میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی جانب کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساجھی بنانے والوں میں سے نہیں ہوں، یقیناً میری صلاۃ، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہان کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، اے اللہ! تو صاحب قوت واقتدار ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تیرا غلام ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے، تیرے سوا گناہوں کی مغفرت کوئی نہیں کر سکتا، اور مجھے حسن اخلاق کی توفیق دے، تیرے سوا کوئی اس کی توفیق نہیں دے سکتا، اور مجھ سے برے اخلاق پھیر دے، تیرے سوا اس کی برائی مجھ سے کوئی پھیر نہیں سکتا، میں تیری تابعداری کے لیے بار بار حاضر ہوں، اور ہر طرح کی خیر تیرے ہاتھ میں ہے، اور شر سے تیرا کوئی علاقہ نہیں، ❷ میں تیری وجہ سے ہوں، اور مجھے تیری ہی طرف پلٹنا ہے، تو صاحب برکت اور صاحب علو ہے، میں تجھ سے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں، اور تجھ سے اپنے گناہوں کی توبہ کرتا ہوں۔"

فائدہ ❶ :...... ابن حبان (۳/۱۳۱) کے الفاظ ہیں: "جب صلاۃ شروع کرتے......" اس سے ثابت ہوا کہ بعض حضرات کا یہ کہنا کہ یہ دعائیں نوافل میں پڑھتے تھے، درست نہیں، یہ ساری دعائیں وقتاً فوقتاً بدل بدل کر پڑھی جا سکتی ہیں۔

فائدہ ❷ :......شر کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف نہیں کی جا سکتی اس لیے کہ اس کے فعل میں کوئی شر نہیں، بلکہ اس کے سارے افعال خیر ہیں، اس لیے کہ وہ سب سراسر عدل وحکمت پر مبنی ہیں۔ علامہ ابن قیم لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ خیر وشر دونوں کا خالق ہے پس شر اس کی بعض مخلوقات میں ہے، اس کی تخلیق وعمل میں نہیں، اسی لیے اللہ سبحانہ تعالیٰ اس ظلم سے پاک ہے۔

899- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ - وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الأَعْرَجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا، قَالَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ، وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اَللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ))، ثُمَّ يَقْرَأُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٢٣٠)، ويأتي هذا الحديث عند المؤلف بأرقام: ١٠٥٣، ١١٢٩ (صحيح)

۸۹۹- محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نفل صلاۃ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ" (اللہ بہت بڑا ہے، میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی جانب کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور میں اللہ کے ساتھ ساجھی بنانے والوں میں سے نہیں ہوں، یقیناً میری صلاۃ، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا رب (پالنہار) ہے جس کا کوئی ساجھی نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں پہلا مسلمان ہوں، اے اللہ! تو صاحب قدرت واقتدار ہے، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تیری ذات تمام عیوب سے پاک ہے، اور تو لائق حمد وثناء ہے)، پھر قراءت فرماتے۔"

18- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

۱۸- باب: صلاۃ شروع کرنے اور قراءت کرنے کے بیچ کی ایک اور دعا کا بیان

900- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)).

تخريج: د/الصلاة ۱۲۲ (۷۷۵) مطولاً، ت/الصلاة ٦٥ (۲۲٤) مطولاً، ق/إقامة ۱ (۸۰٤)، (تحفة الأشراف: ٤٢٥٢)، حم ۳/۵۰، ٦٩، د/الصلاة ۳۳ (۱۲۷۵) (صحيح)

۹۰۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب صلاۃ شروع کرتے تو کہتے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ" (اے اللہ! تو (شرک اور تمام عیبوں سے) پاک ہے، اور لائق حمد ہے، تیرا نام بابرکت ہے، اور تیری شان بلند و بالا ہے، اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں)۔

901- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۹۰۱- ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ شروع کرتے تو کہتے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ" (اے اللہ! تو (تمام عیبوں سے) پاک ہے، اور لائق حمد تو ہی ہے، اور بابرکت ہے تیرا نام، اور بلند ہے تیری شان، اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19-نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

۱۹-باب: تکبیر تحریمہ کے بعد کی ایک اور دعا کا بیان

902- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ))، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَيُّكُمُ الَّذِي تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ؟)) فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، قَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا))، قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا)).

تخريج: م/المساجد ٢٧ (٦٠٠)، د/الصلاة ١٢١ (٧٦٣)، (تحفة الأشراف: ٣١٣، ٦١٢، ١١٥٧)، حم٣/١٦٧، ١٦٨، ١٨٨، ٢٥٢ (صحيح)

۹۰۲- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں صلاۃ پڑھا رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا، اور مسجد میں داخل ہوا اس کی سانس پھول گئی تھی، تو اس نے "اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ" (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں ایسی تعریف جو پاکیزہ بابرکت ہو) کہا تو جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی صلاۃ پوری کرلی تو پوچھا: ''یہ کلمے کس نے کہے تھے؟'' لوگ خاموش رہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے کوئی قابل حرج بات نہیں کہی''، تو اس شخص نے کہا: میں نے اے اللہ کے رسول! میں آیا اور میری سانس پھول رہی تھی تو میں نے یہ کلمات کہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا سب جھپٹ رہے تھے کہ اسے کون اوپر لے جائے۔''

20-بَابُ الْبُدَاءَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّورَةِ

۲۰-باب: سورت سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا بیان

903- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

تخريج: وقد أخرجه: ت/الصلاة ٦٨ (٢٤٦)، ق/إقامة ٤ (٨١٣)، (تحفة الأشراف: ١٤٣٥)، حم٣/١٠١، ١١١، ١١٤، ١٨٣ (صحيح)

۹۰۳- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) سے قراءت شروع کرتے تھے۔

904- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -، فَافْتَتَحُوا بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

تخريج: ق/إقامة الصلاة ٤ (٨١٣)، (تحفة الأشراف: ١١٤٢)، حم ٣/١١١ (صحيح)

۹۰۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ صلاۃ پڑھی تو ان لوگوں نے (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) سے قراءت شروع کی۔

21۔ قِرَاءَةُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۱۔ باب: (صلاۃ میں) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھنے کا بیان

905۔أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: بَيْنَمَا ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا - يُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ -، إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَقُلْنَا لَهُ: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ﴾، ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ، آنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكَوَاكِبِ، تَرِدُهُ عَلَيَّ أُمَّتِي، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ: إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي، فَيَقُولُ لِي: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ)).

تخريج: م/الصلاة ١٤ (٤٠٠)، الفضائل ٩ (٢٣٠٤) مختصراً، د/الصلاة ١٢٤ (٧٨٤) مختصراً، والسنة ٢٦ (٤٧٤٧) مختصراً، (تحفة الأشراف: ١٥٧٥)، حم ٣/١٠٢، ٢٨١ (صحيح)

۹۰۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن آپ، یعنی نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ یکا یک آپ کو جھپکی سی آئی، پھر مسکراتے ہوئے آپ نے اپنا سر اٹھایا، تو ہم نے آپ سے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر ابھی ابھی ایک سورت اتری ہے "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ﴾ (''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے''، یقیناً ہم نے آپ کو حوضِ کوثر دیا ہے، تو آپ اپنے رب کے لیے صلاۃ پڑھیں اور قربانی کریں، یقیناً آپ کا دشمن ہی لا وارث اور بے نام ونشان ہے)، پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جنت کی ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، جس کے آبخورے تاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں، میری امت اس حوض پر میرے پاس آئے گی، ان میں سے ایک شخص کھینچ لیا جائے گا تو میں کہوں گا: میرے رب! یہ تو میری امت میں سے ہے؟ تو اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا: تمہیں نہیں معلوم کہ اس نے تمہارے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کی ہیں''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

906- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَرَأَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ))، ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ آمِينَ، فَقَالَ النَّاسُ: آمِينَ، وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الاثْنَتَيْنِ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٦٤٦)، حم٢/٤٩٧ (صحيح)

۹۰۶- نعیم المجمر کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے صلاۃ پڑھی، تو انہوں نے "بسم الله الرحمن الرحيم" کہا، پھر سورۂ فاتحہ پڑھی، اور جب (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) پر پہنچے تو آمین کہی، لوگوں نے بھی آمین کہی ❶، اور جب جب وہ سجدہ کرتے تو الله أكبر کہتے، اور جب دوسری رکعت میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوئے تو الله أكبر کہا، اور جب سلام پھیرا تو کہا: اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تم میں صلاۃ کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ امام ومقتدی دونوں بلند آواز سے آمین کہیں گے، ایک روایت میں صراحت سے اس کا حکم آیا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے گی تو اس کے سارے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اس سے امام کے آمین نہ کہنے پر امام مالک کا استدلال باطل ہو جاتا ہے۔

22- تَرْكُ الْجَهْرِ بِـ: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

۲۲- باب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ زور سے نہ پڑھنے کا بیان

907- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: أَنْبَأَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، وَصَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٠٥) (صحيح الإسناد)

۹۰۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صلاۃ پڑھائی، تو آپ نے ہمیں بسم الله الرحمن الرحيم کی قرأت نہیں سنائی، اور ہمیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے بھی صلاۃ پڑھائی، تو ہم نے ان دونوں سے بھی اسے نہیں سنا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... بسم اللہ سے متعلق زیادہ تر روایتیں آہستہ ہی پڑھنے کی ہیں، جو روایتیں زور (جہر) سے پڑھنے کی آئی ہیں ان میں سے اکثر ضعیف ہیں، سب سے عمدہ روایت نعیم المجمر کی ہے جس میں ہے "صليت وراء أبي هريرة فقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ثم قرأ بأم القرآن" اس روایت پر یہ اعتراض کیا گیا کہ اسے نعیم کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اور بھی لوگوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے، لیکن اس میں بسم اللہ کا ذکر نہیں، اس لیے ان کی روایت شاذ ہوگی لیکن اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ نعیم ثقہ ہیں اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے، اس لیے اس سے جہری پر دلیل پکڑی جاسکتی ہے، لیکن اس میں اشکال یہ ہے کہ ان کی مخالفت ثقات نے کی ہے، اس لیے یہ تفرد غیر مقبول ہوگا۔

908- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ -، فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِـ ((بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)).

تخريج: خ/الأذان ٨٩ (٧٤٣)، م/الصلاة ١٣ (٣٩٩)، حم٣/١٧٦، ١٧٩، ٢٧٣، (تحفة الأشراف: ١٢١٨، ١٢٥٧) (صحيح)

۹۰۸- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے صلاۃ پڑھی، لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے نہیں سنا۔

909- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو نَعَامَةَ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا سَمِعَ أَحَدَنَا يَقْرَأُ: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ يَقُولُ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا -، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾.

تخريج: ت/الصلاة ٦٦ (٢٤٤)، ق/اقامة ٤ (٨١٥)، (تحفة الأشراف: ٩٦٦٧)، حم٤/٨٥ و ٥/٥٤، ٥٥ (ضعيف) (بعض ائمہ نے ''ابن عبداللہ بن مغفل کو مجہول قرار دے کر اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے، جب کہ حافظ مزی نے ان کا نام ''یزید'' لکھا ہے، اور حافظ ابن حجر نے ان کو ''صدوق'' کہا ہے)

۹۰۹- عبداللہ بن مغفل کے بیٹے کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جب ہم میں سے کسی سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے سنتے تو کہتے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صلاۃ پڑھی، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صلاۃ پڑھی اور عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی صلاۃ پڑھی، لیکن میں نے ان میں سے کسی کو بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی زور سے پڑھتے نہیں سنا، نہ کہ بالکل پڑھتے ہی نہیں تھے (دیکھیے پچھلی دونوں حدیثیں)

23- تَرْكُ قِرَاءَةِ ﴿ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ ﴾ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۲۳- باب: سورۂ فاتحہ میں ﴿ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ ﴾ کی قراءت چھوڑ دینے کا بیان

910- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى صَلاَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ، غَيْرُ تَمَامٍ))، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ: إِنِّي أَحْيَانًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَكُونُ وَرَاءَ الإِمَامِ؟ فَغَمَزَ ذِرَاعِي، وَقَالَ: اِقْرَأْ بِهَا - يَافَارِسِيُّ - فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَقُولُ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: - اِقْرَءُ وا -، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ يَقُولُ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: حَمِدَنِي عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴾ يَقُولُ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴾ يَقُولُ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: مَجَّدَنِي عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾ فَهَذِهِ الآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴾ فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)).

تخريج: م/الصلاة ١١ (٣٩٥)، د/الصلاة ١٣٥ (٨٢١)، ت/تفسير الفاتحة ٥ (٢٩٥٣)، ق/إقامة ١١ (٨٣٨) (تحفة الأشراف: ١٤٩٣٥)، ط/الصلاة ٩ (٣٩)، حم٢/٢٤١، ٢٥٠، ٢٨٥، ٢٨٦، ٢٩٠، ٤٥٧، ٤٦٠، ٤٧٨، ٤٨٧ (صحيح)

٩١٠۔ ابوسائب مولی ہشام بن زہرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے صلاۃ پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو وہ صلاۃ ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے، پوری نہیں“، میں نے پوچھا: ابو ہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو (کیسے پڑھوں؟) تو انہوں نے میرا ہاتھ دبایا، اور کہا: اے فارسی! اسے اپنے جی میں پڑھ لیا کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں نے صلاۃ ❶ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں بانٹ دیا ہے، تو آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے، اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو وہ مانگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سورۂ فاتحہ پڑھو، جب بندہ ﴿ الحمد لله رب العالمين ﴾ کہتا ہے ❷ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد (تعریف) کی، اسی طرح جب بندہ ﴿ الرحمن الرحيم ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی، جب بندہ ﴿ مالك يوم الدين ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعظیم و تمجید کی، اور جب بندہ ﴿ اياك نعبد واياك نستعين ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: یہ آیت میرے اور میرے بندے دونوں کے درمیان مشترک ہے، اور جب بندہ ﴿ اهدنا الصراط المستقيم، صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ تینوں آیتیں میرے بندے کے لیے ہیں، اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو وہ مانگے“۔

فائدہ ❶ :...... صلاۃ سے مراد سورۂ فاتحہ ہے کل بول کر جزء مراد لیا گیا ہے۔

فائدہ ❷ :...... اسی سے مؤلف نے سورۂ فاتحہ میں ”بسم الله الرحمن الرحيم“ نہ پڑھنے پر استدلال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے، حالانکہ یہاں بات صرف یہ ہے کہ "اصل سورۂ فاتحہ"تو"الحمد لله" سے ہے، اور رہا پڑھنا "بسم الله" تو سورت کے شروع میں ہونے کی وجہ سے اس کو تو پڑھنا ہی ہوتا ہے، وہ ایک الگ مسئلہ ہے، اس لیے یہاں اس کو نہیں چھیڑا گیا ہے۔

24-إِيجَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلاةِ

۲۴-باب: صلاۃ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے وجوب وفرضیت کا بیان

911- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ صَلاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)).

تخريج: خ/الأذان ٩٥ (٧٥٦)، م/الصلاة ١١ (٣٩٤)، د/فيه ١٣٦ (٨٢٢)، ت/فيه ٦٩ (٢٤٧)، ق/إقامة ١١ (٨٣٧)، (تحفة الأشراف: ٥١١٠)، حم٣١٤/٥، ٣٢١، ٣٢٢، د/الصلاة ٣٦ (١٢٧٨) (صحيح)

۹۱۱-عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کی صلاۃ نہیں جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔" [1]

فائدہ [1] :...... یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر صلاۃ نہیں ہوتی ہے، خواہ وہ فرض ہو یا نفل، اور خواہ پڑھنے والا اکیلے پڑھ رہا ہو یا جماعت سے، امام ہو یا مقتدی، ہر شخص کے لیے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے، اس کے بغیر صلاۃ نہیں ہوگی، کیونکہ لائے نفی جس پر آتا ہے اس سے ذات کی نفی مراد ہوتی ہے، اور یہی اس کا حقیقی معنی ہے، یہ صفات کی نفی کے لیے اس وقت آتا ہے جب ذات کی نفی مشکل اور دشوار ہو، اور اس حدیث میں ذات کی نفی کوئی مشکل نہیں، کیونکہ از روئے شرع صلاۃ مخصوص اقوال وافعال کو مخصوص طریقے سے ادا کرنے کا نام ہے، لہذا جز یا کُل کی نفی سے ذات کی نفی ہو جائے گی، اور اگر بالفرض ذات کی نفی نہ ہو سکتی ہو تو وہ معنی مراد لیا جائے گا جو ذات سے قریب تر ہو، اور وہ صحت کی نفی ہے نہ کہ کمال کی، اس لیے کہ صحت اور کمال ان دونوں مجازوں میں سے صحت ذات سے اقرب (زیادہ قریب) اور کمال ذات سے ابعد (زیادہ دور) ہے، اس لیے یہاں صحت کی نفی مراد ہوگی جو ذات سے اقرب ہے نہ کہ کمال کی نفی، کیونکہ وہ صحت کے مقابلے میں ذات سے ابعد (بعید تر) ہے۔

912- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ صَلاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَصَاعِدًا)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٩١١ (صحيح)

۹۱۲-عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کی صلاۃ نہیں جو سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ مزید [1] نہ پڑھے۔"

فائدہ [1] :...... یہ جملہ ایسے ہی ہے جیسے چوری کی سزا قطع ید (ہاتھ کاٹنے) کے سلسلے میں صحیح حدیث میں ہے "لا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقطع اليد إلا في ربع دينار فصاعدًا'' (چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہی ہاتھ کاٹا جائے گا) یعنی چوتھائی دینار سے کم پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، لہٰذا حدیث میں وارد اس جملے کا مطلب یہ ہوا کہ ''اس شخص کی صلاۃ نہیں ہوگی جس نے سورہ فاتحہ سے کم پڑھا۔''

25-فَضْلُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۲۵- باب: سورۂ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

913- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوالأَحْوَصِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلام - إِذْ سَمِعَ نَقِيضًا فَوْقَهُ، فَرَفَعَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلام - بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: هَذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ، قَالَ: فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا، لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ، فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَمْ تَقْرَأْ حَرْفًا مِنْهُمَا إِلا أُعْطِيتَهُ.

تخريج: م/المسافرين ٤٣ (٨٠٦)، (تحفة الأشراف: ٥٥٤١) (صحيح)

۹۱۳- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور جبریل علیہ السلام ایک ساتھ ہی تھے کہ اچانک جبریل علیہ السلام نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز سنی، تو نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور کہا: یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا، پھر اس سے ایک فرشتہ اترا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: مبارک ہو! آپ کو دو نور دیا گیا ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا، سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں، ان دونوں میں سے ایک حرف بھی تم پڑھوگے تو (اس کا ثواب) تمہیں ضرور دیا جائے گا۔

26-تَأْوِيلُ قَوْلِ اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ -:

﴿ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴾

۲۶- باب: تفسیر آیت کریمہ: ''یقیناً ہم نے آپ کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہے اور عظیم قرآن بھی دے رکھا ہے۔''

914- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي، فَدَعَاهُ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي؟)) قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي، قَالَ: ((أَلَمْ يَقُلِ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ﴾، أَلا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟)) قَالَ: فَذَهَبَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيَخْرُجَ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَوْلَكَ؟ قَالَ: ((﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِي أُوتِيتُ، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ)).

تخريج: خ/تفسير الفاتحة ١ (٤٤٧٤)، تفسير الأنفال ٣ (٤٦٤٧)، تفسير الحجر ٣ (٤٧٠٣)، فضائل القرآن ٩ (٥٠٠٦)، د/الصلاة ٣٥٠ (١٤٥٨)، ق/الأدب ٥٢ (٣٧٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٢٠٤٧)، حم ٣/٤٥٠، ٤ (٢١١)، د/الصلاة ١٧٢ (١٥٣٣)، فضائل القرآن ١٢ (٣٤١٤)، ط/ الصلاة ٨ (٣٧) من حديث أبي بن كعب (صحيح)

۹۱۴۔ ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ صلاۃ پڑھ رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، اور انہیں بلایا، تو میں نے صلاۃ پڑھی، پھر آپ کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''ابوسعید تمہیں مجھے جواب دینے سے کس چیز نے روکا؟'' کہا: میں صلاۃ پڑھ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے!: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ ❶ (اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب وہ تمہیں ایسی چیز کی طرف بلائیں جو تمہارے لیے حیات بخش ہو) کیا تم کو مسجد سے نکلنے سے پہلے میں ایک عظیم ترین سورت نہ سکھاؤں؟'' آپ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے جو کہا تھا بتا دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سورت ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ہے، اور یہی سبع مثانی ❷ ہے جو مجھے دی گئی ہے، یہی قرآنِ عظیم ہے۔''

فائدہ ❶:......(الحجر: ٨٧)

فائدہ ❷:......سورۂ فاتحہ کا نام سبع مثانی ہے، سبع اس لیے ہے کہ یہ سات آیتوں پر مشتمل ہے، اور مثانی اس لیے کہ یہ صلاۃ کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے، اس کی اسی اہمیت وخصوصیت کے اعتبار سے اسے قرآنِ عظیم کہا گیا ہے، گرچہ قرآن کی ہر سورت قرآنِ عظیم ہے جس طرح کعبہ کو بیت اللہ کہا جاتا ہے گرچہ اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں، لیکن اس کی عظمت وخصوصیت کے اظہار کے لیے صرف کعبہ ہی کو بیت اللہ کہتے ہیں۔

915- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - فِي التَّوْرَاةِ، وَلا فِي الإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)).

تخريج: ت/تفسير الحجر (٣١٢٥)، (تحفة الأشراف: ٧٧)، حم ٥/١١٤، د/الفضائل ١٢ (٣٤١٥) (صحيح)

۹۱۵۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ جیسی کوئی سورت نہ تورات میں اتاری ہے اور نہ انجیل میں، یہی ''سبع مثاني'' ہے، یہ میرے اور میرے بندے کے بیچ بٹی ہوئی ہے، اور میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندے کے لیے وہ ہے جو وہ مانگے۔“

916- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُوتِيَ النَّبِيُّ ﷺ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي، السَّبْعَ الطُّوَلَ.

تخريج: د/الصلاة ٣٥١ (١٤٥٩)، (تحفة الأشراف: ٥٦١٧) (صحيح)

٩١٦- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو "سبع مثاني" یعنی سات لمبی سورتیں ❶ عطا کی گئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اور وہ یہ ہیں: ”بقرہ، آل عمران، نساء، مائدۃ، اعراف، ہود اور یونس، یہ ابن عباس رضی اللہ عنہم کا قول ہے اس کی سند میں شریک ضعیف ہیں، نیز ابواسحاق سبیعی مدلس ومختلط، لیکن سابقہ سند سے تقویت پا کر یہ حسن ہے۔

917- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي﴾، قَالَ: السَّبْعُ الطُّوَلُ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٥٩٠) (ضعيف)

(سند میں شریک القاضی ضعیف اور ابواسحاق سبیعی مدلس اور مختلط ہیں)

٩١٧- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ عزوجل کے قول: ﴿سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي﴾ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس سے مراد سات لمبی سورتیں ہیں۔

27- تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ

٢٧- باب: سری صلاتوں میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کا بیان

918- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ، فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا)).

تخريج: م/الصلاة ١٢ (٣٩٨)، د/الصلاة ١٣٨ (٨٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٢٥)، حم٤/٤٢٦، ٤٣١، ٤٣٣، ٤٤١، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٧٤٥ (صحيح)

٩١٨- عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی صلاۃ پڑھائی تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے سورۂ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ پڑھی، جب آپ ﷺ نے صلاۃ پڑھ لی تو پوچھا: سورۂ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ کس نے پڑھی؟“ تو اس آدمی نے عرض کی: میں نے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایسا لگا کہ تم میں سے کسی نے مجھے خلجان میں ڈال دیا ہے۔“

919- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُصَيْنٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ، وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ: ﴿ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا، وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا)).

تخریج: انظر ما قبله (صحیح)

۹۱۹۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر یا عصر کی صلاۃ پڑھائی، اور ایک آدمی آپ کے پیچھے قراءت کر رہا تھا، تو جب آپ نے سلام پھیرا تو پوچھا: ”تم میں سے سورۂ ﴿ سبح اسم ربك الأعلى﴾ کس نے پڑھی ہے؟“ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے، اور میری نیت صرف خیر کی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایسا لگا کہ تم میں سے بعض نے مجھ سے سورت پڑھنے میں خلجان میں ڈال دیا۔“ ❶

فائدہ ❶ :...... خلجان مطلق سورۂ فاتحہ پڑھنے کی وجہ سے نہیں ہوا، بلکہ زور سے پڑھنے کی وجہ سے ہوا، یہی بات قرین قیاس ہے، بلکہ حتمی ہے، اس لیے اس حدیث سے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے پر استدلال واضح نہیں ہے، نیز عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (رقم: ۹۲۱) سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ آپ نے باضابطہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کی صراحت فرما دی ہے۔

28۔ تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ

۲۸۔ باب: جہری صلاۃ میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کا بیان

920۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا؟)) قَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((إِنِّي أَقُولُ: مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟!)) قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلاةِ، حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ.

تخریج: د/الصلاة ١٣٧ (٨٢٦)، ت/الصلاة ١١٧ (٣١٢)، ق/إقامة ١٣ (٨٤٨، ٨٤٩)، (تحفة الأشراف: ١٤٢٦٤)، ط/الصلاة ١٠ (٤٤)، حم ٢/٢٤٠، ٢٨٤، ٢٨٥، ٣٠١، ٣٠٢، ٤٨٧ (صحيح)

۹۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ سے جس میں آپ نے زور سے قراءت فرمائی تھی سلام پھیر کر پلٹے تو پوچھا: ”کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قراءت کی ہے؟“ تو ایک شخص نے کہا: ہاں! اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبھی میں کہہ رہا تھا کہ کیا بات ہے کہ مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے۔“

زہری کہتے ہیں: جب لوگوں نے یہ بات سنی تو جن صلاتوں میں رسول اللہ ﷺ زور سے قراءت فرماتے تھے ان میں قراءت سے رک گئے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ قول کہ ”جب لوگوں نے ......“ زہری کا ہے، ائمہ حدیث نے اس کی تصریح کر دی ہے، اور زہری تابعی صغیر ہیں، وہ اس واقعے کے وقت موجود نہیں تھے، ان کی یہ روایت مرسل ہے، اور مرسل ضعیف کی قسموں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے ہے، یا اس کا یہ معنی ہے کہ لوگ زور سے قراءت کرتے تھے، اسی سے آپ ﷺ کو خلجان ہوتا تھا، اور خلجان کا واقعہ جہری سری دونوں میں پیش آیا ہے (جیسا کہ حدیث رقم: ۹۱۸ میں گزرا) اس واقعے کے بعد لوگ زور سے قراءت کرنے سے رک گئے۔

29- قِرَاءَةُ أُمِّ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ

۲۹- باب: جہری صلاتوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا بیان

921- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ صَدَقَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: ((لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ)).

تخريج: د/الصلاة ۱۳۶ (۸۲٤) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٥١١٦)، حم٥/٣١٣، ٣١٦، ٣٢٢ (حسن صحيح)

(متابعات اور شواہد سے تقویت پا کر یہ روایت حسن صحیح ہے، بعض ائمہ نے محمود میں کچھ کلام کیا ہے، جب کہ بہت سوں نے ان کی توثیق کی ہے، نیز وہ اس روایت میں منفرد بھی نہیں ہیں)

۹۲۱- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کچھ صلاتیں پڑھائیں جن میں قراءت بلند آواز سے کی جاتی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب میں بآواز بلند قراءت کروں تو تم میں سے کوئی بھی سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔''

30- تَأْوِيلُ قَوْلِهِ - عَزَّ وَجَلَّ -:
﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

۳۰- باب: آیت کریمہ: ﴿وإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ کی تفسیر

922- أَخْبَرَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)).

تخريج: د/الصلاة ٦٩ (٦٠٤)، ق/إقامة ١٣ (٨٤٦) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١٢٣١٧)، حم٢/٣٧٦، ٤٢٠، وأخرجه: خ/الأذان ٧٤ (٧٢٢)، ٨٢ (٧٣٤)، م/الصلاة ١٩ (٤١٤)، د/فيه ٧١ (١٣٥٠) (حسن صحيح)

۹۲۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام تو بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، تو جب وہ اللہ أکبر کہے تو تم بھی اللہ أکبر کہو، اور جب قراءت کرے تو تم خاموش رہو [1]، اور جب ''سَمِعَ اللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو۔"

فائدہ 1 :...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اقوال میں آپس میں ٹکراؤ ممکن ہی نہیں، نیز رسول اکرم ﷺ کے اپنے اقوال میں بھی ٹکراؤ محال ہے، یہ مسلّمہ عقیدہ ہے، اس لیے سورۂ فاتحہ کے وجوب پر دیگر قطعی احادیث کے تناظر میں اس صحیح حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ کی قراءت کے وقت امام کی قراءت سنو، اور چپ رہو، رہا سورۂ فاتحہ پڑھنے کے مانعین کا آیت ﴿وَ إِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ سے استدلال، تو ایک تو یہ آیت صلاۃ فرض ہونے سے پہلے کی ہے، تو اس کو صلاۃ پر کیسے فٹ کریں گے؟ دوسرے مکاتب میں ایک طالب علم کے پڑھنے کے وقت سارے بچوں کو خاموش رہ کر سننے کی بات کیوں نہیں کی جاتی؟ جب کہ یہ حکم وہاں زیادہ فٹ ہوتا ہے، اور صلاۃ کے لیے تو "لا صلاة إلا بفاتحة الكتاب" والی حدیث سے استثنا بھی آ گیا ہے۔

923- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ. كَانَ الْمُخَرِّمِيُّ يَقُولُ: هُوَ ثِقَةٌ، يَعْنِي لِمُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن صحيح)

۹۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "امام بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، تو جب وہ اللہ أکبر کہے تو تم بھی اللہ أکبر کہو، اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔"

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: مخرمی کہتے تھے: وہ، یعنی محمد بن سعد الانصاری ثقہ ہیں۔

31- اِكْتِفَاءُ الْمَأْمُومِ بِقِرَاءَةِ الْإِمَامِ

۳۱- باب: امام کی قراءت کے مقتدی کے لیے کافی ہونے کا بیان

924- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَهُ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ هٰذِهِ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ، فَقَالَ: مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ خَطَأٌ، إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ أَبِي الدَّرْدَاءِ. وَلَمْ يَقْرَأْ هٰذَا مَعَ الْكِتَابِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۱۰۹۵۹)، حم ۵/۱۹۷، ۶/۴۴۸ وأخرجه: ق/إقامة ۱۱ (۸۴۲)، (من طريق أبي إدريس الخولاني إلى قوله: وجب هذا) (حسن الإسناد)

۹۲۴- ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا ہر صلاۃ میں قراءت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!“ (اس پر) انصار کے ایک شخص نے کہا: یہ (قراءت) واجب ہوگئی، تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور حال یہ تھا کہ میں ان سے سب سے زیادہ قریب تھا، تو انہوں نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ امام جب لوگوں کی امامت کرے تو (امام کی قراءت) انہیں بھی کافی ہے۔

ابوعبدالرحمن (امام نسائی) کہتے ہیں: اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنا غلط ہے، یہ تو صرف ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ ❶

اور اسے اس کتاب کے ساتھ انہوں نے نہیں پڑھا ہے۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یہ مؤلف کے شاگرد ابوبکر ابن السنی کا مقولہ ہے۔

فائدہ ❷ :......یعنی ابن السنی نے مؤلف پر اس کتاب کو پڑھتے وقت یہ حدیث نہیں پڑھی۔

32-مَا يُجْزِءُ مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ ؟

٣٢-باب: جو قرآن اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو اُسے کیا پڑھنا کافی ہوگا؟

925- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَعَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: ((قُلْ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلاَحَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللَّهِ)).

تخريج: د/الصلاة ١٣٩ (٨٣٢) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٥١٥٠)، حم٤/٣٥٣، ٣٥٦، ٣٨٢ (حسن)

٩٢٥- ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اور اس نے عرض کی: میں قرآن کچھ بھی نہیں پڑھ سکتا، تو مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے جو میرے لیے قرآن کے بدلے کافی ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلا إِلَهَ إِلا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللهِ“ (اللہ پاک ہے اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور طاقت وقوت صرف اللہ ہی کی توفیق سے ہے) پڑھ لیا کرو۔“

33-جَهْرُ الإِمَامِ بِآمِينَ

٣٣-باب: امام کے زور سے آمین کہنے کا بیان

926-أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَمَّنَ الْقَارِءُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّ الْمَلائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلائِكَةِ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٢٦٦)، حم٢/٢٣٨، ٤٤٩، ٤٥٩، د/الصلاة ٣٨ (١٢٨١،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٢٨٢) (صحيح)

٩٢٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قاری (امام) آمین کہے، تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے ❶ گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ بخش دے گا۔''

فائدہ ❶ :......اس سے مؤلف نے امام کے بلند آواز سے آمین کہنے پر استدلال کیا ہے، کیونکہ اگر امام آہستہ آمین کہے گا تو مقتدیوں کو امام کے آمین کہنے کا علم نہیں ہو سکے گا، اور جب انہیں اس کا علم نہیں ہو سکے گا تو ان سے امام کے آمین کہنے کے وقت آمین کہنے کا مطالبہ درست نہ ہوگا۔

927ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ، فَأَمِّنُوا، فَإِنَّ الْمَلائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: خ/الدعوات ٦٣ (٦٤٠٢)، ق/إقامة ١٤ (٨٥١)، حم٢/٢٣٨، (تحفة الأشراف: ١٣١٣٦) (صحيح)

٩٢٧۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قاری (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے گا، اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

928ـ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّ الْمَلائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ، وَإِنَّ الإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: ق/إقامة الصلاة ١٤ (٨٥٢) مختصراً، حم٢/٢٣٣، ٢٧٠، د/الصلاة ٣٨ (١٢٨٢)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٨٧) (صحيح)

٩٢٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم ''آمین'' کہو، کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور امام آمین کہتا ہے تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے گا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

929ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: خ/الأذان ١١١ (٧٨٠)، م/الصلاة ١٨ (٤١٠)، د/الصلاة ١٧٢ (٩٣٦)، ت/الصلاة ٧١ (٢٥٠)، ط/الصلاة ١١ (٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٣٠) (صحيح)

۹۲۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے گا، اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔“

34۔ بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّأْمِينِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۳۴۔ باب: امام کے پیچھے آمین کہنے کا حکم

930۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: خ/الأذان ١١٣ (٧٨٢)، التفسير ٢ (٤٤٧٥)، د/الصلاة ١٧٢ (٩٣٥)، ط/الصلاة ١١ (٤٥)، حم٢/٤٥٩، (تحفة الأشراف: ١٢٥٧٦) (صحيح)

۹۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم لوگ آمین کہو، کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے گا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔“

35۔ فَضْلُ التَّأْمِينِ

۳۵۔ باب: آمین کہنے کی فضیلت کا بیان

931۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: خ/الأذان ١١١ (٧٨١)، (تحفة الأشراف: ١٣٨٢٦)، ط/الصلاة ١١ (٤٦)، حم٢/٤٥٩ (صحيح)

۹۳۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے بھی آسمان پر آمین کہیں اور ان دونوں میں سے ایک کی آمین دوسرے کے موافق ہو جائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔“

36۔ قَوْلُ الْمَأْمُومِ إِذَا عَطَسَ خَلْفَ الإِمَامِ

۳۶۔ باب: جب مقتدی کو امام کے پیچھے چھینک آئے تو کیا کہے؟

932۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْـنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَلَمْ يُكَلِّمْهُ أَحَدٌ ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا ، أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا)) .

تخريج: وقد أخرجه: د/الصلاة ١٢١ (٧٧٣)، ت/الصلاة ١٨٠ (٤٠٤)، (تحفة الأشراف: ٣٦٠٦)، ط/القرآن ٧ (٢٥)، حم ٤/٣٤٠ (صحيح)

۹۳۲۔ رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صلاۃ پڑھی، تو مجھے چھینک آ گئی، تو میں نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى" (اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں، جو پاکیزہ وبابرکت ہوں، جیسا ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے) کہا، تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ پڑھ چکے، اور سلام پھیر کر پلٹے تو آپ نے پوچھا: "صلاۃ میں کون بول رہا تھا؟" تو کسی نے جواب نہیں دیا، پھر آپ نے دوسری بار پوچھا: "صلاۃ میں کون بول رہا تھا؟" تو رفاعہ بن رافع بن عفراء رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "تم نے کیسے کہا تھا؟" انہوں نے کہا: میں نے یوں کہا تھا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى" (اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں، جو پاکیزہ وبابرکت ہوں، جیسا ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تیس سے زائد فرشتے اس پر جھپٹے کہ اسے لے کر کون اوپر چڑھے"۔

933۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا كَبَّرَ ، رَفَعَ يَدَيْهِ أَسْفَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ، فَلَمَّا قَرَأَ: ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴾ قَالَ: آمِينَ ، فَسَمِعْتُهُ وَأَنَا خَلْفَهُ ، قَالَ: فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: ((مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلَاةِ؟)) ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا أَرَدْتُ بِهَا بَأْسًا ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا ، فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، تحفة الأشراف: ١١٧٦٤)، حم ٤/٣١٥، ٣١٧ (صحيح بما قبله، دون قوله: "فما نهنهها...") (اس سند میں عبدالجبار اور ان کے باپ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے)

۹۳۳۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صلاۃ پڑھی، جب آپ نے اللّٰہ أکبر کہا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے نیچے تک اٹھایا، پھر جب آپ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو آپ نے آمین کہی جسے میں نے سنا، اور میں آپ کے پیچھے تھا ❶، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو "الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ" کہتے سنا، تو جب آپ نے اپنی صلاۃ سے سلام پھیر لیا تو پوچھا: "صلاۃ میں کس نے یہ کلمہ کہا تھا؟" تو اس شخص نے کہا: میں نے اللہ کے رسول! اور اس سے میں نے کسی برائی کا ارادہ نہیں کیا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس پر بارہ فرشتے جھپٹے تو اسے عرش تک پہنچنے سے کوئی چیز روک نہیں سکی"۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز سے آمین کہی، رہا بعض حاشیہ نگاروں کا یہ کہنا کہ پہلی صف والوں کے بالخصوص ایسے شخص سے سننے سے جو نبی اکرم ﷺ کے بالکل پیچھے ہو جہر لازم نہیں آتا، تو یہ صحیح نہیں، کیونکہ صاحب ہدایہ نے یہ تصریح کی ہے کہ جہر یہی ہے کہ کوئی دوسرا سن لے، اور کرخی نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جہر کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ بولنے والا آدمی خود اسے سنے، رہی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی خفض والی روایت تو شعبہ نے اس میں کئی غلطیاں کی ہیں، جس کی تفصیل سنن ترمذی حدیث رقم (۲۴۸) میں دیکھی جا سکتی ہے۔

37- جَامِعُ مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ

۳۷- باب: قرآن سے متعلق جامع باب

934- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ قَالَ: ((فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَأَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الْفَتَى، فَيَنْبِذُهُ إِلَيَّ)).

تخريج: وقد أخرجه: م/الفضائل ٢٣ (٢٣٣٣)، (تحفة الأشراف: ١٦٩٢٤)، ط/القرآن ٤ (٧)، حم٦/١٥٨، ١٦٣، ٢٥٧ (صحيح)

۹۳۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: "گھنٹی کی آواز کی طرح، پھر وہ بند ہو جاتی ہے اور میں اسے یاد کر لیتا ہوں، اور یہ قسم میرے اوپر سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے، اور کبھی وحی کا فرشتہ میرے پاس نوجوان آدمی کی شکل میں آتا ہے، اور وہ مجھ سے کہہ جاتا ہے۔"

935- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَجُلًا، فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ، وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا .

تخريج: خ/بدء الوحي ٢ (٢)، ت/المناقب ٧ (٣٦٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٧١٥٢)، ط/القرآن ٤ (٧)، حم٦/٢٥٦ (صحيح)

۹۳۵۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کبھی میرے پاس گھنٹی کی آواز کی شکل میں آتی ہے، اور یہ قسم میرے اوپر سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے، پھر وہ بند ہوجاتی ہے اور جو وہ کہتا ہے میں اسے یاد کرلیتا ہوں، اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آتا ہے ❶ اور مجھ سے باتیں کرتا ہے، اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کرلیتا ہوں''، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کڑکڑاتے جاڑے میں آپ پر وحی اترتے دیکھا، پھر وہ بند ہوتی اور حال یہ ہوتا کہ آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔

فائدہ ❶ :...... ''يتمثل لي الملك رجلا'' میں ''رَجلاً'' منصوب بنزع الخافض ہے، تقدیر یوں ہوگی يتمثل لي الملك صورة رجل، ''صورة'' جو مضاف تھا حذف کردیا گیا ہے، اور ''رجل'' جو مضاف الیہ تھا اس کو مضاف کا اعراب دے دیا گیا ہے۔

936۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴾ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴾ قَالَ: جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ، ثُمَّ تَقْرَؤُهُ: ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾، قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَأَهُ كَمَا أَقْرَأَهُ .

تخريج: خ/بدء الوحي ٤ (٥)، تفسير ''القيامة'' ١ (٤٩٢٧) مختصراً، ٢ (٤٩٢٨) مختصراً، ٣ (٤٩٢٩)، فضائل القرآن ٢٨ (٥٠٤٤)، التوحيد ٤٣ (٧٥٢٤)، م/الصلاة ٣٢ (٤٤٨)، ت/تفسير ''القيامة'' ٧١ (٣٣٢٩) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٥٦٣٧)، حم١/٢٢٠، ٣٤٣ (صحيح)

۹۳۶۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾❶ کی تفسیر میں مروی ہے، کہ نبی اکرم ﷺ وحی اترتے وقت بڑی تکلیف برداشت کرتے تھے، اپنے ہونٹ ہلاتے رہتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے نبی! آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، کیونکہ اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے،'' ❷ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ''جَمْعَهُ'' کے معنی: اس کا آپ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سینے میں بیٹھا دینا ہے، اور "قُرآنَہُ" کے معنی اسے اس طرح پڑھوا دینا ہے کہ جب آپ چاہیں اسے پڑھنے لگ جائیں ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ میں ﴿فاتبع قرآنه﴾ کے معنی ہیں: آپ اسے غور سے سنیں، اور چپ رہیں، چنانچہ جب جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس وحی لے کر آتے تو آپ بغور سنتے تھے، اور جب روانہ ہو جاتے تو آپ اسے پڑھتے جس طرح انہوں نے پڑھایا ہوتا۔

فائدہ ❶ :......(القيامة : ١٦ - ١٧)

فائدہ ❷ :......یعنی یہ ہمارے ذمہ ہے کہ اسے آپ کے دل میں بٹھا دیں، اور آپ اسے پڑھنے لگیں۔

937- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ ابْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا، قُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: كَذَبْتَ، مَا هَكَذَا أَقْرَأَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ تَكُنْ أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اقْرَأْ يَا هِشَامُ!)) فَقَرَأَ كَمَا كَانَ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ)) ثُمَّ قَالَ: ((اقْرَأْ يَا عُمَرُ!)) فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ)).

تخريج: خ/الخصومات ٤ (٢٤١٩)، فضائل القرآن ٥ (٤٩٩٢)، ٢٧ (٥٠٤١)، المرتدين ٩ (٦٩٣٦)، التوحيد ٥٣ (٧٥٥٠)، م/المسافرين ٤٨ (٨١٨)، د/الصلاة ٣٥٧ (١٤٧٥)، ت/القراء ات ١١ (٢٩٤٤)، (تحفة الأشراف: ١٠٥٩١، ١٠٦٤٢)، ط/القرآن ٤ (٥)، حم٢٤/١، ٤٠، ٤٢، ٤٣، ٢٦٣ (صحيح)

٩٣٧- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورہ فرقان پڑھتے سنا، انہوں نے اس میں کچھ الفاظ اس طرح پڑھے کہ نبی ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائے تھے تو میں نے پوچھا: یہ سورت آپ کو کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے، میں نے کہا: آپ غلط کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس طرح کبھی نہیں پڑھائی ہوگی! چنانچہ میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا، اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے مجھے سورہ فرقان پڑھائی ہے، اور میں نے انہیں اس میں کچھ ایسے الفاظ پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "ہشام! ذرا پڑھو تو"، تو انہوں نے ویسے ہی پڑھا جس طرح پہلے پڑھا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ سورت اسی طرح اتری ہے"، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "عمر! اب تم پڑھو تو"، تو میں نے پڑھا، تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا: "اسی طرح اتری ہے"، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے۔" ❶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶ :......اس کی تفسیر میں امام سیوطی نے الاتقان میں (۳۰) سے زائد اقوال نقل کیے ہیں جس میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد سات مشہور لغات ہیں، بعضوں نے کہا اس سے مراد سات لہجے ہیں جو عربوں کے مختلف قبائل میں مروج تھے، اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد سات مشہور قراء تیں ہیں جنہیں قراءتِ سبعہ کہا جاتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

938۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ، حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اقْرَأْ))، فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ)) ثُمَّ قَالَ لِيَ: ((اقْرَأْ))، فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ))، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)).

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ١٠٥٩١) (صحيح)

۹۳۸۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا، جس طرح میں پڑھ رہا تھا وہ اس کے خلاف پڑھ رہے تھے، جبکہ مجھے خود رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا تھا، تو قریب تھا کہ میں ان کے خلاف جلد بازی میں کچھ کر بیٹھوں، ❶ لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ پڑھ کر فارغ ہو گئے، پھر میں نے ان کی چادر سمیت ان کا گریبان پکڑ کر انہیں کھینچا، اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا، اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے انہیں سورۂ فرقان ایسے طریقے پر پڑھتے سنا ہے جو اس طریقے کے خلاف ہے جس طریقے پر آپ نے مجھے یہ سورت پڑھائی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''(اچھا) تم پڑھو!''، انہوں نے اسی طریقے پر پڑھا جس پر میں نے ان کو پڑھتے ہوئے سنا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسی طرح نازل کی گئی ہے''، پھر مجھ سے فرمایا: ''تم پڑھو!'' تو میں نے بھی پڑھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسی طرح نازل کی گئی ہے، یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، ان میں سے جو آسان ہو تم اسی طرح پڑھو۔''

فائدہ ❶ :......یعنی صلاۃ ہی کی حالت میں انہیں پکڑ کر کھینچ لوں۔

939۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا، فَقَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ! اقْرَأْ يَا هِشَامُ)) فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اقْرَأْ يَا عُمَرُ)) فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٩٣٧، (تحفة الأشراف: ١٠٥٩١) (صحيح)

٩٣٩۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا تو میں ان کی قراءت غور سے سننے لگا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کچھ الفاظ ایسے طریقے پر پڑھ رہے ہیں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھایا تھا، چنانچہ قریب تھا کہ میں ان پر صلاۃ میں ہی جھپٹ پڑوں، لیکن میں نے صبر سے کام لیا، یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیر دیا، جب وہ سلام پھیر چکے تو میں نے ان کی چادر سمیت ان کا گریبان پکڑا، اور پوچھا: یہ سورت جو میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے سنی ہے آپ کو کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے، میں نے کہا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو، اللہ کی قسم یہی سورت جو میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے سنی ہے رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود مجھے پڑھائی ہے، بالآخر میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا، اور میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے انہیں سورۂ فرقان کے کچھ الفاظ پڑھتے سنا ہے کہ اس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھایا ہے، حالانکہ سورۂ فرقان آپ نے ہی مجھ کو پڑھائی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! انہیں چھوڑ دو، اور ہشام! تم پڑھو!'' تو انہوں نے اسے اسی طرح پر پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسی طرح نازل کی گئی ہے''، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! اب تم پڑھو!'' تو میں نے اس طرح پڑھا جیسے آپ نے مجھے پڑھایا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسی طرح نازل کی گئی ہے''، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، ان میں سے جو آسان ہو اسی پر پڑھو۔''

940۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، قَالَ: ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ))، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ، قَالَ: ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ))، ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ، فَقَالَ: ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ))، ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: هَذَا الْحَدِيثُ خُولِفَ فِيهِ الْحَكَمُ، خَالَفَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا.

تخريج: م/المسافرين ٤٨ (٨٢٠، ٨٢١)، د/الصلاة ٣٥٧ (١٤٧٨)، (تحفة الأشراف: ٦٠)، حم٥/١٢٧، ١٢٨ (صحيح)

٩٤٠۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ غفار کے تالاب کے پاس تھے کہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے، اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو ایک ہی حرف پر قرآن پڑھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے عفو ومغفرت کی درخواست کرتا ہوں، اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی''، پھر دوسری بار جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے، اورانہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن پڑھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ سے عفو ومغفرت کا طلب گار ہوں، اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی''، پھر جبریل علیہ السلام تیسری بار آپ کے پاس آئے اورانہوں کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی امت کو قرآن تین حرفوں پر قرآن پڑھائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے رب سے عفو ومغفرت کی درخواست کرتا ہوں، اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی ہے''، پھر وہ آپ کے پاس چوتھی بار آئے، اور انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ آپ اپنی امت کو سات حرفوں پر قرآن پڑھائیں، تو وہ جس حرف پر بھی پڑھیں گے صحیح پڑھیں گے۔

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: اس حدیث میں حکم کی مخالفت کی گئی ہے، منصور بن معتمر نے ان کی مخالفت کی ہے، اسے مجاهد عن عبيدبن عمير کے طریق سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

941۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ نُفَيْلٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُورَةً، فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَؤُهَا يُخَالِفُ قِرَاءَتِي، فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ عَلَّمَكَ هَذِهِ السُّورَةَ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: لَا تُفَارِقْنِي حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ هَذَا خَالَفَ قِرَاءَتِي فِي السُّورَةِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي، فَقَالَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْرَأْ يَا أُبَيُّ!)) فَقَرَأْتُهَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحْسَنْتَ))، ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ: ((اقْرَأْ))، فَقَرَأَ، فَخَالَفَ قِرَاءَتِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحْسَنْتَ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أُبَيُّ: إِنَّهُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٤٦)، حم ٥/١١٤، ١٢٧، ١٢٨ (حسن صحيح)

۹۴۱۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک سورت پڑھائی تھی، میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اسی سورت کو پڑھ رہا ہے، اور میری قراءت کے خلاف پڑھ رہا ہے، تو میں نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے، میں نے کہا: تم مجھ سے جدا نہ ہونا جب تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ آ جائیں، میں آپ کے پاس آیا، اور میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ شخص وہ سورت جسے آپ نے مجھے سکھائی ہے میرے طریقے کے خلاف پڑھ رہا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اُبی! تم پڑھو'' تو میں نے وہ سورت پڑھی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب''، پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: ''تم پڑھو!'' تو اس نے اُسے میری قراءت کے خلاف پڑھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب''، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اُبی! قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، اور ہر ایک درست اور کافی ہے۔''

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: معقل بن عبیداللہ (زیادہ) قوی نہیں ہیں۔ ❶

فائدہ ❶ :...... مؤلف نے الف لام کے ساتھ ''القوی'' کا لفظ استعمال کیا ہے، جس سے مراد ائمہ جرح وتعدیل کے نزدیک یہ ہے کہ ''یہ اُتنا قوی نہیں ہیں جتنا صحیح حدیث کے راوی کو ہونا چاہیے'' یہ بقول حافظ ابن حجر ''صدوق یخطیء'' ہیں، یعنی عدالت میں تو ثقہ ہیں مگر حافظے کے ذرا کمزور ہیں، متابعات اور شواہد سے تقویت پا کر ان کی یہ روایت حسن صحیح ہے۔

942۔ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُبَيٍّ، قَالَ: مَا حَاكَ فِي صَدْرِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً، وَقَرَأَهَا آخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِي، فَقُلْتُ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، وَقَالَ الْآخَرُ: أَلَمْ تُقْرِئْنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ - عَلَيْهِمَا السَّلَام - أَتَيَانِي، فَقَعَدَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي، فَقَالَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَام -: اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، قَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ اسْتَزِدْهُ، حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ، فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٨)، حم ٥/١١٤، ١٢٢ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۴۲۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا تو میرے دل میں کوئی خلش پیدا نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ میں نے ایک آیت پڑھی اور دوسرے شخص نے اسے میری قراءت کے خلاف پڑھا، تو میں نے کہا: مجھے یہ آیت خود رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے، تو دوسرے نے بھی کہا: مجھے بھی یہ آیت رسول اللہ ﷺ نے ہی پڑھائی ہے، بالآخر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اور میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ نے مجھے یہ آیت اس اس طرح پڑھائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''، اور دوسرے شخص نے کہا: کیا آپ نے مجھے ایسے ایسے نہیں پڑھایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! جبریل اور میکائیل علیہما السلام دونوں میرے پاس آئے، جبریل میرے داہنے اور میکائیل میرے بائیں طرف بیٹھے، جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ قرآن ایک حرف پر پڑھا کریں، تو میکائیل نے کہا: آپ اسے (اللہ سے) زیادہ کرا دیجیے یہاں تک کہ وہ سات حرفوں تک پہنچے، (اور کہا کہ) ہر حرف شافی وکافی ہے''۔

943۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)).

تخريج: خ/فضائل القرآن ٢٣ (٥٠٣١)، م/المسافرين ٣٢ (٧٨٩)، وقد أخرجه: (تحفة الأشراف: ٨٣٦٨)، ط/القرآن ٤ (٦)، حم٢/٦٥، ١١٢، ١٥٦ (صحيح)

۹۴۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صاحب قرآن ❶ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے اونٹ رسّی سے بندھے ہوں، جب تک وہ ان کی نگرانی کرتا رہتا ہے تو وہ بندھے رہتے ہیں، اور جب انہیں چھوڑ دیتا ہے تو وہ بھاگ جاتے ہیں''۔

فائدہ ❶ :...... صاحب قرآن سے قرآن کا حافظ مراد ہے، خواہ پورے قرآن کا حافظ ہو یا اس کے کچھ اجزاء کا۔

944۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ)).

تخريج: خ/فضائل القرآن ٢٣ (٥٠٣٢)، ٢٦ (٥٠٣٩) مختصراً، م/المسافرين ٣٢ (٧٩٠)، ت/القراءات ١٠ (٢٩٤٢)، (تحفة الأشراف: ٩٢٩٥)، حم١/٣٨٢، ٤١٧، ٤٢٣، ٤٢٩، ٤٣٨، د/الرقاق ٣٢ (٢٧٨٧)، فضائل القرآن ٤ (٣٣٩٠) (صحيح)

۹۴۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ کتنی بری بات ہے کہ کوئی کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا، ❶ بلکہ اسے کہنا چاہیے کہ وہ بھلا دیا گیا، تم لوگ قرآن یاد کرتے رہو، کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں سے رسی سے کھل جانے والے اونٹ سے بھی زیادہ جلدی نکل جاتا ہے''۔

فائدہ ❶ :...... بھول گیا سے غفلت لاپروائی ظاہر ہوتی ہے، اس کے برخلاف بھلا دیا گیا میں حسرت وافسوس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ندامت کا اظہار ہے۔

38ـ اَلْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۳۸۔ باب: فجر کی دونوں رکعتوں میں قراءت کا بیان

945ـ أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، وَفِي الْأُخْرَى: ﴿ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴾ .

تخريج: م/المسافرين ١٤ (٧٢٧)، د/الصلاة ٢٩٢ (١٢٥٩)، (تحفة الأشراف: ٥٦٦٩)، حم ١/٢٣٠، ٢٣١ (صحيح)

۹۴۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دونوں رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں آیت کریمہ: "قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا" ❶ اخیر آیت تک، اور دوسری رکعت میں "آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ" ❷ پڑھتے تھے۔ ❸

فائدہ ❶: ...... کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد کی طرف اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا، ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔ (البقرہ: ١٣٦)

فائدہ ❷: ...... پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر محسوس کیا تو اس نے کہا کون ہیں جو اللہ کی طرف میرے مددگار ہیں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے اور گواہ ہو جا کہ بے شک ہم فرماں بردار ہیں۔

(آل عمران: ٥٢)

فائدہ ❸: ...... مراد سورۂ فاتحہ کے علاوہ ہے، سورۂ فاتحہ کا ذکر اس لیے نہیں کیا گیا ہے کہ سبھی جانتے ہیں کہ اسے تو بہر صورت ہر رکعت میں پڑھنی ہے، اس طرح بہت سی جگہوں پر فاتحہ کے علاوہ پر قراءت کا اطلاق ہوا ہے۔

39ـ بَاب الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: بـ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾

۳۹۔ باب: فجر کی دونوں رکعتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھنے کا بیان

946ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾ وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ .

تخريج: م/المسافرين ١٤ (٧٢٦)، د/الصلاة ٢٩٢ (١٢٥٦)، ق/إقامة ١٠٢ (١١٤٨)، (تحفة الأشراف: ١٣٤٣٨) (صحيح)

۹۴۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دونوں رکعتوں میں "قل یا أیها الکافرون" اور "قل هو الله أحد" پڑھی۔

40- تَخْفِيفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۴۰- باب: فجر کی دونوں رکعتیں ہلکی پڑھنے کا بیان

947- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى أَقُولَ: أَقَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ؟ .

تخريج: خ/التهجد ٢٨ (١١٧١)، م/المسافرين ١٤ (٧٢٤)، د/الصلاة ٢٩٢ (١٢٥٥)، (تحفة الأشراف: ١٧٩١٣)، حم٦/٤٠، ٤٩، ١٠٠، ١٦٤، ١٧٢، ١٨٦، ٢٣٥ (صحيح)

۹۴۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی سنتیں پڑھتے دیکھتی، آپ انہیں اتنی ہلکی پڑھتے کہ میں (اپنے جی میں) کہتی تھی: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سورہ فاتحہ پڑھی ہے (یا نہیں)۔

41- الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّومِ

۴۱- باب: فجر کی صلاۃ میں سورۂ روم پڑھنے کا بیان

948- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ شَبِيبٍ أَبِي رَوْحٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى صَلاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ الرُّومَ، فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا صَلَّى، قَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لا يُحْسِنُونَ الطُّهُورَ؟ فَإِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أُولَئِكَ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٥٩٤)، حم٣/٤٧١، ٥/٣٦٣، ٣٦٨ (حسن) (تراجع الالبانی ٧٢)

۹۴۸- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی صلاۃ پڑھائی، اس میں آپ نے سورۂ روم کی تلاوت فرمائی، تو آپ کو شک ہوگیا، جب صلاۃ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ ہمارے ساتھ صلاۃ پڑھتے ہیں، اور ٹھیک سے طہارت حاصل نہیں کرتے، یہی لوگ ہمیں قراءت میں شک میں ڈال دیتے ہیں''۔

42- الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

۴۲- باب: فجر کی صلاۃ میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھنے کا بیان

949- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ سَيَّارٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- يَعْنِي ابْنَ سَلامَةَ - عَنْ أَبِي بَرْزَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلاةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

تخريج: م/الصلاة ٣٥ (٤٦١)، ق/إقامة الصلاة ٥ (٨١٨)، (تحفة الأشراف: ١١٦٠٧) (صحيح)

۹۴۹- ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی صلاۃ میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

43- اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بـ ﴿ق﴾

۴۳- باب: فجر کی صلاۃ میں سورۂ ق پڑھنے کا بیان

950- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَتْ: مَا أَخَذْتُ ﴿ق، وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ إِلاَّ مِنْ وَرَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَانَ يُصَلِّي بِهَا فِي الصُّبْحِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٨٣٦٣)، حم٦/٤٦٣ (شاذ)

(اس کے راوی "ابن ابی الرجال" حافظے کے کمزور ہیں اس لیے کبھی غلطی کر جاتے تھے، اور یہاں کر بھی گئے ہیں، محفوظ یہ ہے کہ منبر پر خطبے میں پڑھنے کی بات ہے، جیسا کہ مؤلف کے یہاں بھی آ رہا ہے، دیکھیے رقم: ١٤١٢)

۹۵۰- اُم ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے "ق، والقرآن المجید" کو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (سن سن کر) یاد کیا ہے، آپ اسے فجر کی صلاۃ میں (بکثرت) پڑھا کرتے تھے۔

951- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ﴾، قَالَ شُعْبَةُ: فَلَقِيتُهُ فِي السُّوقِ فِي الزِّحَامِ، فَقَالَ: ﴿ق﴾.

تخريج: م/الصلاة ٣٥ (٤٥٧)، ت/فيه ١١٢ (٣٠٦)، ق/إقامة ٥ (٨١٦)، (تحفة الأشراف: ١١٠٨٧)، حم٤/٣٢٢، د/الصلاة ٦٦ (١٣٣٤، ١٣٣٥) (صحيح)

۹۵۱- زیاد بن علاقہ کے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی صلاۃ پڑھی، تو آپ نے ایک رکعت میں ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ﴾ پڑھی ❶، شعبہ کہتے ہیں: میں نے زیاد سے پرہجوم بازار میں ملاقات کی تو انہوں نے کہا: سورۂ ﴿ق﴾ پڑھی۔

فائدہ ❶ :......یعنی وہ سورت پڑھی جس میں یہ آیت ہے، جزء بول کر کل مراد لیا گیا ہے۔

44- اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بـ ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾

۴۴- باب: فجر کی صلاۃ میں ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ پڑھنے کا بیان

952- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ مِسْعَرٍ وَالْمَسْعُودِيِّ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُرَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴾.

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٧٢٢)، حم٣٠٦/٤، ٣٠٧، د/الصلاة ٦٦ (١٣٣٦) (صحيح)

٩٥٢۔عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فجر کی صلاۃ میں ﴿ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴾ پڑھتے سنا۔

45۔ اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

۴۵۔باب: فجر کی صلاۃ میں معوذتین پڑھنے کا بیان

953۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالاَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، قَالَ عُقْبَةُ: فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٩١٥)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٥٤٣٦ (صحيح)

٩٥٣۔عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے معوذتین ❶ کے متعلق پوچھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فجر کی صلاۃ میں انہیں دونوں سورتوں کے ذریعے ہماری امامت فرمائی۔

فائدہ ❶ :......معوذتین سے مراد ﴿ قل أعوذ برب الناس ﴾ اور ﴿قل أعوذ برب الفلق ﴾ ہے۔

46۔بَابُ الْفَضْلِ فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۴۶۔باب: معوذتین پڑھنے کی فضیلت کا بیان

954۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ أَسْلَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ، فَقُلْتُ: أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللهِ! سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ: ((لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللهِ مِنْ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٩٠٨)، حم٤/١٤٩، ١٥٥، ١٥٩، د/فضائل القرآن ٢٥ (٣٤٨٢)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٥٤٤١ (صحيح)

٩٥٤۔عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلا اور آپ سوار تھے تو میں نے آپ کے پاؤں پہ اپنا ہاتھ رکھا، اور آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے سورۂ ہود اور سورۂ یوسف پڑھا دیجیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک ﴿ قل أعوذ برب الفلق ﴾ اور ﴿ قل أعوذ برب الناس ﴾ سے زیادہ بلیغ سورت تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اور نہیں پڑھو گے۔‘‘

955۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((آيَاتٌ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ، لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)).

تخريج: م/المسافرين ٤٦ (٨١٤)، ت/فضائل القرآن ١٢ (٢٩٠٢)، (تحفة الأشراف: ٩٩٤٨)، حم٤/١٤٤، ١٥٠، ١٥١، ١٥٢، د/فضائل القرآن ٢٥ (٣٤٨٤)، ويأتي عند المؤلف برقم: ٥٤٤٢ (صحيح)

٩٥٥۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’آج رات میرے اوپر کچھ ایسی آیتیں اتریں ہیں جن کی طرح (کوئی اور آیتیں) نہیں دیکھی گئیں، وہ ہیں ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل أعوذ برب الناس﴾۔‘‘

47۔ اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۷۔ باب: جمعے کے دن فجر کی صلاۃ میں قراءت کا بیان

956۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو ابْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَى﴾.

تخريج: خ/الجمعة ١٠ (٨٩١)، سجود القرآن ٢ (١٠٦٨)، م/الجمعة ١٧ (٨٨٠)، ق/الاقامة ٦ (٨٢٣)، (تحفة الأشراف: ١٣٦٤٧)، حم٢/٤٣٠، ٤٧٢، د/الصلاة ١٩٢ (١٥٨٣) (صحيح)

٩٥٦۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعے کے دن فجر کی صلاۃ میں رسول اللہ ﷺ ﴿الم تنزيل﴾ (سورہ الم سجدہ) اور ﴿هل أتى﴾ (سورہ دہر) پڑھتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جمعے کو فجر کی صلاۃ میں ان دونوں سورتوں کا پڑھنا مستحب ہے ”کان یقرأ“ کے صیغے سے اس پر نبی اکرم ﷺ کی مواظبت کا پتہ چلتا ہے، بلکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں جس کی تخریج طبرانی نے کی ہے اس پر آپ کی مداومت کی تصریح آئی ہے۔

957۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، ح و أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ الْمُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ﴾.

تخريج: م/الجمعة ١٧ (٨٧٩)، د/الصلاة ٢١٨ (١٠٧٤، ١٠٧٥)، ت/الصلاة ٢٥٨ (٥٢٠)، ق/الإقامة ٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٨٢١)، (تحفة الأشراف : ٥٦١٣)، حم١/٢٢١، ٣٠٧، ٣١٦، ٣٢٨، ٣٣٤، ٣٤٠، ٣٥٤، ٣٦١، ويأتي عند المؤلف في الجمعة ٣٨ (برقم: ١٤٢٢) (صحيح)

٩٥٧۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن فجر کی صلاۃ میں ﴿تنزیل سجدہ﴾ (سورہ سجدہ) اور ﴿هل أتى على الانسان﴾ (سورۂ دہر) پڑھتے تھے۔

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

قرآن میں سجدوں کا بیان

48- السُّجُودُ فِي ﴿ ص ﴾

۴۸۔ باب: سورۂ (ص) میں سجدے کا بیان

958۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي ﴿ص﴾، وَقَالَ: ((سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً، وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ٥٥٠٦) (صحيح)

٩٥٨۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ﴿ص﴾ میں سجدہ کیا، اور فرمایا: ''داود علیہ السلام نے یہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا، اور ہم یہ سجدہ (توبہ کی قبولیت پر) شکر ادا کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔''

49۔ السُّجُودُ فِي ﴿ وَالنَّجْمِ ﴾

۴۹۔ باب: سورۂ نجم میں سجدہ کرنے کا بیان

959۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبَاحٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ سُورَةَ النَّجْمِ، فَسَجَدَ، وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَأَبَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ - وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ - .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ١١٢٨٧)، حم٣/٤٢٠، ٤/٢١٥، ٦/٤٠٠ (حسن)

٩٥٩۔ مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے میں سورۂ نجم پڑھی، تو آپ نے سجدہ کیا، اور جو لوگ آپ کے پاس تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا، لیکن میں نے اپنا سر اٹھائے رکھا، اور سجدہ کرنے سے انکار کیا، (راوی کہتے ہیں) ان دنوں مطلب نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

960۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ النَّجْمَ، فَسَجَدَ فِيهَا .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: خ/سجود القرآن ٤ (١٠٦٧) مطولاً، مناقب الأنصار ٢٩ (٣٨٥٣) مطولاً، المغازي ٨ (٣٩٧٢) مطولاً، تفسير "والنجم" ٤ (٤٨٦٣)، م/المساجد ٢٠ (٥٧٦)، د/الصلاة ٣٣٠ (١٤٠٦) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٩١٨٠)، حم ١/٣٨٨، ٤٠١، ٤٣٧، ٤٤٣، ٤٦٢، د/الصلاة ١٦٠ (١٥٠٦) (صحيح)

٩٦٠۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۂ نجم پڑھی، تو اس میں آپ نے سجدہ کیا۔

50-تَرْكُ السُّجُودِ فِي النَّجْمِ

۵۰۔باب: سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنے کا بیان

961- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الإِمَامِ فَقَالَ: لاَ قِرَاءَةَ مَعَ الإِمَامِ فِي شَيْءٍ، وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ.

تخريج: خ/سجود القرآن ٦ (١٠٧٢، ١٠٧٣) (بدون قوله في القرأة)، م/المساجد ٢٠ (٥٧٧)، د/الصلاة ٣٢٩ (١٤٠٤) مختصراً، ت/فيه ٢٨٧ (٥٧٦) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٣٧٣٣)، حم ٥/١٨٣، ١٨٦، د/الصلاة ١٦٤ (١٥١٣) (صحيح)

٩٦١۔عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قراءت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: امام کے ساتھ قراءت نہیں ہے، ❶ اور انہوں نے کہا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ﴿والنجم اذا هوى﴾ پڑھ کر سنائی، تو آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یہ ان کی اپنی سمجھ کے مطابق ان کا فتویٰ ہے، جو مرفوع حدیث کے مخالف ہے، یا مطلب یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے علاوہ قراءت میں امام کے ساتھ قراءت نہیں ہے۔

فائدہ ❷ :...... اس روایت سے استدلال کرتے ہوئے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں ہے اور سورۂ نجم کے سجدے کے سلسلے میں جو روایتیں وارد ہیں انہیں یہ لوگ منسوخ کہتے ہیں، کیونکہ یہ مکے کا واقعہ تھا، لیکن جمہور جو مفصل کے سجدوں کے قائل ہیں، اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ قاری سامع کے لیے امام کا درجہ رکھتا ہے، چونکہ زید قاری تھے، اور نبی اکرم ﷺ سامع تھے، زید نے اپنی کم سنی کی وجہ سے سجدہ نہیں کیا تو نبی ﷺ نے بھی ان کی اتباع میں سجدہ نہیں کیا۔ دوسرا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ آپ اس وقت باوضو نہیں تھے اس لیے آپ نے بروقت سجدہ نہیں کیا جسے زید نے سمجھا کہ آپ نے سجدہ ہی نہیں کیا ہے۔ تیسرا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہ سجدہ واجب نہیں ہے، اس لیے آپ نے بیانِ جواز کے لیے کبھی کبھی اسے ترک بھی کر دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

51-بَابُ السُّجُودِ فِي ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾

۵۱-باب: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کرنے کا بیان

962- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ: ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ فَسَجَدَ فِيهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا.

تخريج: وقد أخرجه: م/المساجد ٢٠ (٥٧٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٩٦٩)، ط/القرآن ٥ (١٢)، حم١/٢٨١، ٢/٤١٣، ٤٤٩، ٤٥١، ٤٥٤، ٤٦٦، ٤٨٧، ٥٢٩، د/الصلاة ١٦٢ (١٥٠٩) (صحيح)

۹۶۲- ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ پڑھ کر سنائی تو انہوں نے اس میں سجدہ کیا، جب وہ سجدے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ کیا تھا۔

963- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ قَيْسٍ - وَهُوَ مُحَمَّدٌ - عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٩٨٩)، حم٢/٤٥٤ (صحيح)

۹۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿ اذا السماء انشقت ﴾ میں سجدہ کیا۔

964- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾.

تخريج: وقد أخرجه: ت/الصلاة ٢٨٥ (٥٧٤)، ق/الإقامة ٧١ (١٠٥٩)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٦٥)، حم٢/٢٤٧، د/الصلاة ١٦٢ (١٥١١) (صحيح)

۹۶۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ اور ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾ میں سجدہ کیا۔

965- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۹۶۵- اس سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

966- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - فِي ﴿ إِذَا السَّمَاءُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انْشَقَّتْ ﴾ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤٥٠١) (صحيح)

٩٦٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ میں سجدہ کیا، اور جو ان دونوں سے بہتر تھے انہوں نے بھی (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی)۔

52۔اَلسُّجُودُ فِي ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾

۵۲۔باب: ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾ میں سجدہ کرنے کا بیان

967- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا ﷺ فِي ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ وَ ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

٩٦٧۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے اور جو ان دونوں سے بہتر تھے، انہوں نے، یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾ میں سجدہ کیا۔

968- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَوَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ: سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ وَ ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾ .

تخريج: م/المساجد ٢٠ (٥٧٨)، د/الصلاة ٣٣١ (١٤٠٧)، ت/الصلاة ٢٨٥ (٥٧٣)، ق/إقامة الصلاة ٧١ (١٠٥٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٢٠٦)، حم٢/٢٤٩، ٤٦١، د/الصلاة ١٦٣ (١٥١٢) (صحيح)

٩٦٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کیا۔

53۔بَابُ السُّجُودِ فِي الْفَرِيضَةِ

۵۳۔باب: فرض صلاتوں میں تلاوت کے سجدوں کا بیان

969- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ سُلَيْمٍ - وَهُوَ ابْنُ أَخْضَرَ - عَنِ التَّيْمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلاةَ الْعِشَاءِ - يَعْنِي: الْعَتَمَةَ - فَقَرَأَ سُورَةَ ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾، فَسَجَدَ فِيهَا، فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! هَذِهِ -يَعْنِي: سَجْدَةً- مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا؟ قَالَ: سَجَدَ بِهَا أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَأَنَا خَلْفَهُ، فَلا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ .

تخريج: خ/الأذان ١٠٠ (٧٦٦)، ١٠١ (٧٦٨)، سجود القرآن ١١ (١٠٧٨)، م/المساجد ٢٠ (٥٧٨)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د/الصلاة ٣٣١ (١٤٠٧، ١٤٠٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٦٤٩)، حم٢/٢٢٩، ٤٥٦، ٤٥٩ (صحيح)

۹۶۹۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشا، یعنی عتمہ کی صلاۃ پڑھی، تو انہوں نے سورۂ ﴿ اذا السماء انشقت﴾ پڑھی، اوراس میں سجدہ کیا، تو میں نے کہا: ابوہریرہ! اِسے تو ہم کبھی نہیں کرتے تھے، انہوں نے کہا: اسے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، اور میں آپ کے پیچھے تھا، میں یہ سجدہ برابر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملوں۔

54۔ بَابُ قِرَاءَةِ النَّهَارِ

۵۴۔ باب: دن کی صلاتوں میں قراءت کا بیان

970۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: كُلُّ صَلاةٍ يُقْرَأُ فِيهَا، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَاهَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ.

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٤١٧٧)، حم٢/٢٥٨، ٢٧٣، ٢٨٥، ٣٠١، ٣٤٣، ٣٤٨، ٤١١ (صحيح)

۹۷۰۔ عطاء کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہر صلاۃ میں قراءت کی جاتی ہے، تو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنایا ہم تمہیں سنا رہے ہیں، اور جسے آپ نے ہم سے چھپایا ہم بھی تم سے چھپا رہے ہیں۔

971۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: فِي كُلِّ صَلاةٍ قِرَاءَةٌ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَاهَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ.

تخريج: خ/الأذان ١٠٤ (٧٧٢)، م/الصلاة ١١ (٣٩٦)، (تحفة الأشراف: ١٤١٩٠)، حم٢/٢٧٣، ٢٨٥، ٣٤٨، ٤٨٧ (صحيح)

۹۷۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر صلاۃ میں قراءت ہے، تو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنایا ہم تمہیں سنا رہے ہیں، اور جسے آپ نے ہم سے چھپایا ہم تم سے چھپا رہے ہیں۔ [1]

فائدہ [1] :...... یعنی جس میں آپ نے جہر سے قراءت کی ہم بھی اس میں جہر سے قراءت کرتے ہیں، اور جس میں آپ نے سرّی قراءت کی اس میں ہم بھی سرّی قراءت کرتے ہیں۔

55۔ اَلْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ

۵۵۔ باب: ظہر میں قراءت کا بیان

972۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ، فَنَسْمَعُ مِنْهُ الآيَةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَعْدَ الآيَاتِ، مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ .

تخريج: ق/الإقامة ٨ (٨٣٠)، (تحفة الأشراف: ١٨٩١) (ضعيف الإسناد)

(اس کے راوی ''ابواسحاق'' مختلط ہو گئے تھے، نیز مدلس بھی ہیں، اور عنعنہ سے روایت کیے ہوئے ہیں)۔

٩٧٢- براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی صلاۃ پڑھتے تھے، تو ہم آپ سے سورۂ لقمان اور سورۂ والذّاریات کی ایک آدھ آیت کئی آیتوں کے بعد سن لیتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی آپ سری قراءت کرتے تھے، لیکن کبھی کبھی کوئی آیت زور سے بھی پڑھ دیا کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ سری صلاتوں میں کبھی کبھی کوئی آیت جہر سے پڑھ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

973- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرُّوذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ النَّضْرِ، قَالَ: كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ أَنَسٍ، فَصَلَّي بِهِمُ الظُّهْرَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ، فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧١٤) (ضعيف الإسناد)

(اس کے راوی ''ابوبکر بن نضر'' مجہول الحال ہیں)

٩٧٣- عبداللہ بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن نضر کو کہتے سنا کہ ہم طف ❶ میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے لوگوں کو ظہر کی صلاۃ پڑھائی، جب وہ فارغ ہوئے تو کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی صلاۃ پڑھی، تو آپ نے (ظہر کی) دونوں رکعتوں میں یہی دونوں سورتیں، یعنی ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھی۔

فائدہ ❶ :......کوفے کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

56- تَطْوِيلُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ صَلاةِ الظُّهْرِ

٥٦- باب: ظہر کی پہلی رکعت میں لمبا قیام کرنے کا بیان

974- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: لَقَدْ كَانَتْ صَلاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقْضِي حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَجِيءُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى، يُطَوِّلُهَا .

تخريج: م/الصلاة ٣٤ (٤٥٤)، ق/الإقامة ٧ (٨٢٥)، (تحفة الأشراف: ٤٢٨٢)، حم٣/٣٥ (صحيح)

٩٧٤- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ظہر کی صلاۃ کھڑی کی جاتی تھی، پھر جانے والا بقیع جاتا اور اپنی حاجت پوری کرتا، پھر وضو کرتا اور واپس آتا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے، (کیونکہ) آپ اسے خوب لمبی کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

975- أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ - وَهُوَ الْقَنَّادُ - قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كَانَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ، فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ يُسْمِعُنَا الآيَةَ كَذَلِكَ، وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ فِي صَلاةِ الظُّهْرِ، وَالرَّكْعَةَ الأُولَى، يَعْنِي فِي صَلاةِ الصُّبْحِ.

تخريج: خ/الأذان ٩٦ (٧٥٩)، ٩٧ (٧٦٢) مختصراً، ١٠٧ (٧٧٦) مطولاً، ١٠٩ (٧٧٧)، ١١٠ (٧٧٩)، م/الصلاة ٣٤ (٤٥١)، د/الصلاة ١٢٩ (٧٩٨، ٧٩٩)، ق/الإقامة ٨ (٨٢٩)، (تحفة الأشراف: ١٢١٠٨)، حم ٤/٣٨٣، و ٥/٢٩٥، ٢٩٧، ٣٠٠، ٣٠١، ٣٠٥، ٣٠٧، ٣٠٨، ٣٠٩، ٣١٠، ٣١١، د/الصلاة ٦٣ (١٣٢٨، ١٣٢٩، ١٣٣٠) (صحيح)

٩٧٥- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی صلاۃ پڑھاتے تھے تو آپ پہلی دونوں رکعتوں میں قراءت کرتے، اور یونہی کبھی ایک آدھ آیت ہمیں سنا دیتے، اور ظہر اور فجر کی پہلی رکعت بہ نسبت دوسری رکعت کے لمبی کرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :......تاکہ لوگ پہلی رکعت کی فضیلت سے محروم نہ ہونے پائیں۔

57- بَابُ إِسْمَاعِ الإِمَامِ الآيَةَ فِي الظُّهْرِ

٥٧- باب: ظہر کی صلاۃ میں امام کا ایک آدھ آیت بلند آواز سے پڑھ کر سنا دینے کا بیان

976- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسْلِمٍ - يُعْرَفُ بِابْنِ أَبِي جَمِيلٍ الدِّمَشْقِيِّ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ سَمَاعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاةِ الظُّهْرِ وَصَلاةِ الْعَصْرِ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

٩٧٦- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر کی صلاۃ میں پہلی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے، اور کبھی کبھار ہمیں ایک آدھ آیت سنا دیتے، اور پہلی رکعت میں دوسری رکعت کے بہ نسبت قراءت لمبی کرتے تھے۔

58- تَقْصِيرُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ

٥٨- باب: ظہر کی دوسری رکعت میں (پہلی رکعت کی بہ نسبت) قیام مختصر کرنے کا بیان

977- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاةِ الظُّهْرِ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا، وَيُطَوِّلُ فِي الأُولَى، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ، يُطَوِّلُ فِي الأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاةِ الْعَصْرِ، يُطَوِّلُ الأُولَى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٩٧٥ (صحيح)

۹۷۷- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم پر ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرتے، اور کبھی کبھار آپ ہمیں ایک آدھ آیت سنا دیتے، پہلی رکعت میں لمبی قراءت کرتے اور دوسری رکعت میں اس سے کم، اور صبح کی صلاۃ میں بھی ایسے ہی کرتے تھے پہلی میں لمبی قراءت کرتے اور دوسری میں اس سے کم کرتے، اور عصر کی صلاۃ میں بھی پہلی دونوں رکعتوں میں ہم پر قراءت کرتے، پہلی میں لمبی کرتے اور دوسری میں اس سے کم۔

59-الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاةِ الظُّهْرِ

۵۹- باب: صلاۃ ظہر کی پہلی دونوں رکعتوں کی قراءت کا بیان

978- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَكَانَ يُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلاةِ الظُّهْرِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٩٧٥ (صحيح)

۹۷۸- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے، اور آخری دونوں رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے، اور کبھی کبھار ہمیں ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے، اور ظہر کی صلاۃ کی پہلی رکعت لمبی کرتے تھے۔

60-الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاةِ الْعَصْرِ

۶۰- باب: عصر کی پہلی دونوں رکعتوں کی قراءت کا بیان

979- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ الأُولَى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٩٧٥ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۷۹۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے، اور کبھی کبھار ہمیں ایک آدھ آیت سنا دیتے، اور ظہر میں پہلی رکعت لمبی کرتے، اور دوسری رکعت (پہلی کی بہ نسبت) مختصر کرتے تھے، نیز فجر میں بھی ایسا ہی کرتے۔

980- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِـ ﴿السَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ﴾ وَ ﴿السَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ وَنَحْوِهِمَا.

تخريج: د/الصلاة ۱۳۱ (۸۰۵)، ت/الصلاة ۱۱۳ (۳۰۷)، (تحفة الأشراف: ۲۱۴۷)، حم۱۰۳/۵، ۱۰۶، ۱۰۸، د/الصلاة ۶۲ (۱۳۲۷) (صحيح)

۹۸۰۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر میں ﴿والسماء ذات البروج﴾ اور ﴿والسماء والطارق﴾ اور اسی جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

981- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ، وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ.

تخريج: م/الصلاة ۳۵ (۴۵۹)، المساجد ۳۳ (۶۱۸)، د/الصلاة ۱۳۱ (۸۰۶)، ق/الصلاة ۳ (۶۷۳)، (تحفة الأشراف: ۲۱۷۹، ۲۱۸۵)، حم۸۶/۵، ۸۸، ۱۰۱، ۱۰۶، ۱۰۸ (صحيح)

۹۸۱۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ظہر میں ﴿والليل اذا يغشى﴾ پڑھتے تھے، اور عصر میں اسی جیسی سورت پڑھتے، اور صبح میں اس سے زیادہ لمبی سورت پڑھتے۔

61- تَخْفِيفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ

۶۱۔ باب: قیام اور قراءت کی تخفیف کا بیان

982- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: صَلَّيْتُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي لِي وَضُوءًا، مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ أَشْبَهَ صَلاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ إِمَامِكُمْ هَذَا، قَالَ زَيْدٌ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۸۴۰)، حم ۱۶۲/۳، ۱۶۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۹ (صحيح بما بعده)

۹۸۲۔ زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا: تم لوگوں نے صلاۃ پڑھ لی؟ ہم نے کہا: ہاں! تو انہوں نے کہا: بیٹی! میرے لیے وضو کا پانی لاؤ، میں نے کسی امام کے پیچھے صلاۃ نہیں پڑھی جس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ تمہارے اس امام ❶ کی صلاۃ سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ سے مشابہت رکھتی ہو، زید کہتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز رکوع اور سجدے مکمل کرتے اور قیام وقعود ہلکا کرتے تھے۔

فائدہ ❶ :......اس سے مراد خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

983ـ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ، قَالَ سُلَيْمَانُ: كَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطُوَلِ الْمُفَصَّلِ.

تخريج: ق/الاقامة ٧ (٨٢٧)، (تحفة الأشراف: ١٣٤٨٤)، حم٣٠٠/٢، ٣٢٩، ٣٣٠، ٥٣٢ (صحيح)

٩٨٣ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی کے پیچھے ایسی صلاۃ نہیں پڑھی جو فلاں ❶ کی صلاۃ سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے مشابہ ہو، سلیمان کہتے ہیں: وہ ظہر کی پہلی دو رکعتیں لمبی کرتے اور آخری دونوں رکعتیں ہلکی کرتے، اور عصر کو ہلکی کرتے، اور مغرب میں قصارِ مفصل ❷ پڑھتے تھے، اور عشا میں وساطِ مفصل پڑھتے تھے، اور فجر میں طوالِ مفصل پڑھتے تھے۔

فائدہ ❶ :......فلاں سے مراد عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

فائدہ ❷ :......مفصل قرآن کا آخری ساتواں حصہ ہے جس کی ابتدا صحیح قول کی بنا پر سورۂ (ق) سے ہوتی ہے، مفصل کی تین قسمیں ہیں: طوالِ مفصل، وساطِ مفصل، قصارِ مفصل۔ سورۂ (ق) یا سورۂ (حجرات) سے لے کر (عم يتسألون) یا سورۂ (بروج) تک طوالِ مفصل ہے، اور وساطِ مفصل سورۂ (عم يتسألون) سے یا سورۂ (بروج) سے لے کر (والضحىٰ) یا سورۂ (لم يكن) تک ہے، اور قصارِ مفصل (والضحىٰ) یا (لم يكن) سے لے کر اخیر قرآن تک ہے۔

62ـ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

٦٢ـ باب: مغرب میں قصارِ مفصل پڑھنے کا بیان

984ـ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذَلِكَ الْإِنْسَانِ، وَكَانَ يُطِيلُ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ فِي الْعَصْرِ، وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِـ ﴿الشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ وَأَشْبَاهِهَا، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظر ما قبله (صحيح)

۹۸۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے فلاں سے بڑھ کر کسی کے پیچھے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ سے مشابہ صلاۃ نہیں پڑھی (سلیمان کہتے ہیں) ہم نے اس شخص کے پیچھے صلاۃ پڑھی، وہ ظہر کی پہلی دونوں رکعتیں لمبی کرتے تھے، اور آخری دونوں (رکعتیں) ہلکی کرتے، اور عصر کی صلاۃ بھی ہلکی کرتے، اور مغرب میں قصارِ مفصل پڑھتے، اور عشا میں ﴿والشمس وضحاها﴾ اور اسی طرح کی سورتیں پڑھتے، اور فجر میں دو لمبی دو سورتیں پڑھتے۔

63۔اَلْقِرَاءَ ةُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴾

۶۳۔باب: مغرب میں ﴿ سبح اسم ربك الاعلى ﴾ پڑھنے کا بیان

985۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِنَاضِحَيْنِ عَلَى مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَصَلَّى الرَّجُلُ، ثُمَّ ذَهَبَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ! أَلَا قَرَأْتَ بِـ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴾ وَ ﴿ الشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴾ وَنَحْوِهِمَا)).

تخریج: انظر حدیث رقم: ۸۳۲ (صحيح)

۹۸۵۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار کا ایک شخص دو اونٹوں کے ساتھ جن پر سیرابی کے لیے پانی ڈھویا جاتا ہے معاذ کے پاس سے گزرا اور وہ مغرب ❶ کی صلاۃ پڑھ رہے تھے، تو انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کر دی، تو اس شخص نے (الگ جا کر) صلاۃ پڑھی، پھر وہ چلا گیا تو یہ بات نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاذ! کیا تم فتنہ پرداز ہو؟ معاذ کیا تم فتنہ پرداز ہو؟'' ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ اور ﴿والشمس وضحاها﴾ اور اس طرح کی سورتیں کیوں نہیں پڑھتے۔''

فائدہ ❶ :...... صحیح بات یہ ہے کہ یہ واقعہ عشا کی صلاۃ میں ہوا، جیسا کہ صحیح بخاری میں اس کی صراحت ہے، نیز دیکھیے حدیث رقم: ۹۹۸۔

64۔اَلْقِرَاءَ ةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

۶۴۔باب: مغرب میں سورۂ مرسلات پڑھنے کا بیان

986۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ، فَقَرَأَ: الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا صَلَاةً حَتَّى قُبِضَ ﷺ.

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ۱۸۰۵۰)، حم۶/۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰ (صحيح)

۹۸۶۔ ام فضل بنت حارث کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے گھر میں مغرب کی صلاۃ پڑھائی، تو آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ مرسلات پڑھی، اس کے بعد آپ نے کوئی بھی صلاۃ نہیں پڑھائی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

987- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلاتِ .

تخريج: خ/الأذان ٩٨ (٧٦٣) مطولاً، المغازي ٨٣ (٤٤٢٩)، م/الصلاة ٣٥ (٤٦٢)، د/فيه ١٣٢ (٨١٠) مطولاً، ت/فيه ١١٤ (٣٠٨) مطولاً، ق/الإقامة ٩ (٨٣١)، (تحفة الأشراف: ١٨٠٥٢)، ط/الصلاة ٥ (٢٤)، حم٦/٣٣٨، ٣٤٠، د/الصلاة ٦٤ (١٣٣١) (صحيح)

٩٨٧- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی ماں (ام الفضل بنت حارث) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مغرب کی صلاۃ میں سورۂ مرسلات پڑھتے سنا۔

65- اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

٦٥- باب: مغرب کی صلاۃ میں سورۂ طور پڑھنے کا بیان

988- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ .

تخريج: خ/الأذان ٩٩ (٧٦٥)، الجهاد ١٧٢ (٣٠٥٠)، المغازي ١٢ (٤٠٢٣)، تفسير الطور ١ (٤٨٥٤)، م/الصلاة ٣٥ (٤٦٣)، د/فيه ١٣٢ (٨١١)، ق/الاقامة ٩ (٨٣٢)، (تحفة الأشراف: ٣١٨٩)، ط/الصلاة ٥ (٢٣)، حم٤/٨٠، ٨٣، ٨٤، ٨٥، د/الصلاة ٦٤ (١٣٣٢) (صحيح)

٩٨٨- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مغرب کی صلاۃ میں سورۂ طور پڑھتے سنا۔

66- اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿حم﴾ الدُّخَانِ

٦٦- باب: مغرب کی صلاۃ میں سورۂ دخان پڑھنے کا بیان

989- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا، حَيْوَةُ -وَذَكَرَ آخَرَ- قَالا: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ فِي صَلاةِ الْمَغْرِبِ بِـ ﴿حم﴾ الدُّخَانِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٥٧٩) (ضعيف الإسناد)

(اس کے راوی "معاویہ" لین الحدیث ہیں)

٩٨٩- عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی صلاۃ میں سورۂ ﴿حم﴾ الدخان پڑھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

67-اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿ المص ﴾

٦٧۔ باب: مغرب کی صلاۃ میں سورۂ ﴿ المص ﴾ پڑھنے کا بیان

990- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ: يَا أَبَا عَبْدِالْمَلِكِ! أَتَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَحْلُوفَةٌ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ ﴿المص﴾ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٧٣٢)، حم٥/١٨٥، ١٨٧، ١٨٨، ١٨٩ (صحيح)

٩٩٠- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مروان سے پوچھا: اے ابوعبدالملک! کیا تم مغرب کی صلاۃ میں ﴿قل هو الله احد﴾ اور ﴿ انا اعطيناك الكوثر﴾ پڑھتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہاں! تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں ﴿ المص ﴾ جو دو لمبی سورتوں ❶ میں زیادہ لمبی ہے ❷ پڑھتے دیکھا ہے۔

فائدہ: ۱......(أنعام اور أعراف)۔ **فائدہ**: ۲......یعنی سورۂ اعراف۔

991- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: مَا لِي أَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّوَرِ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ؟ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِاللَّهِ! مَا أَطْوَلُ الطُّولَيَيْنِ؟ قَالَ: الأَعْرَافُ .

تخريج: خ/الأذان ٩٨ (٧٦٤) مختصراً، د/الصلاة ١٣٢ (٨١٢)، (تحفة الأشراف: ٣٧٣٨) (صحيح)

٩٩١- عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے انہیں خبر دی کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ کیا بات ہے کہ میں مغرب میں تمہیں چھوٹی سورتیں پڑھتے دیکھتا ہوں، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس صلاۃ میں دو بڑی سورتوں میں جو زیادہ بڑی سورت ہے اسے پڑھتے دیکھا ہے، میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! دو بڑی سورتوں میں سے زیادہ بڑی سورت کون سی ہے؟ انہوں نے کہا: اعراف۔

992- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَأَبُو حَيْوَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي صَلاةِ الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الأَعْرَافِ، فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٩٥٩) (صحيح)

٩٩٢- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی صلاۃ میں سورۂ اعراف پڑھی، آپ نے اسے دونوں رکعتوں میں بانٹ دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

68۔اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۶۸۔باب: مغرب کے بعد کی دونوں رکعتوں میں قراءت کا بیان

993۔ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْجَوَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَمَقْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِشْرِينَ مَرَّةً، يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾.

تخريج: ت/الصلاة ١٩٢ (٤١٧)، ق/الإقامة ١٠٢ (١١٤٩)، (تحفة الأشراف: ٧٣٨٨)، حم٢/٢٤، ٣٥، ٥٨، ٩٤، ٩٥، ٩٩ (حسن)

۹۹۳۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیس مرتبہ مغرب کے بعد کی اور فجر کے پہلے کی دونوں رکعتوں میں ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ اور ﴿قل هو الله أحد﴾ پڑھتے دیکھا ہے۔

69۔اَلْفَضْلُ فِي قِرَاءَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾

۶۹۔باب: ﴿قل هو الله أحد﴾ پڑھنے کی فضیلت کا بیان

994۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ، فَيَخْتِمُ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((سَلُوهُ: لِأَيِّ شَيْءٍ فَعَلَ ذٰلِكَ؟))، فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ - عَزَّ وَجَلَّ -، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يُحِبُّهُ)).

تخريج: خ/توحيد ١ (٧٣٧٥)، م/المسافرين ٤٥ (٨١٣)، (تحفة الأشراف: ١٧٩١٤) (صحيح)

۹۹۴۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کی ایک ٹکڑی کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کو صلاۃ پڑھایا کرتا تھا، اور قراءت ﴿قل هو الله أحد﴾ پر ختم کرتا تھا، جب لوگ لوٹ کر واپس آئے، تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان سے پوچھو، وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟'' ان لوگوں نے ان سے پوچھا: انہوں نے کہا: یہ رحمن عزوجل کی صفت ہے، اس لیے میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اسے بتادو کہ اللہ عزوجل بھی اسے پسند کرتا ہے۔''

995۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى آلِ زَيْدِ ابْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿قُلْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ٥ اللّٰهُ الصَّمَدُ٥ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ٥ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ)) ، فَسَأَلْتُهُ: مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْجَنَّةُ)) .

تخريج: ت/فضائل القرآن ١١ (٢٨٩٧)، (تحفة الأشراف: ١٤١٢٧)، ط/القرآن ٦ (١٨)، حم٢/٣٠٢، ٥٣٥، ٥٣٦ (صحيح)

۹۹۵۔عبید بن حنین مولی آل زید بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا، تو آپ نے ایک شخص کو ﴿قل هو الله أحد٥ الله الصمد٥ لم يلد ولم يولد٥ ولم يكن له كفوا أحد﴾ پڑھتے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی“، میں نے آپ سے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت۔“

996۔أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) .

تخريج: خ/فضائل القرآن ١٣ (٥٠١٣)، الأيمان والنذور ٣ (٦٦٤٣)، التوحيد ١ (٧٣٧٤)، د/الصلاة ٣٥٣ (١٤٦١)، (تحفة الأشراف: ٤١٠٤)، ط/القرآن ٦ (١٧)، حم٣/٢٣، ٣٥، ٤٣ (صحيح)

۹۹۶۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کو ﴿قل هو الله أحد﴾ پڑھتے سنا، وہ اسے بار بار دہرا رہا تھا، جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اور اس نے آپ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ ❶

فائدہ ❶ :......بعض علما نے اس کی توضیح اس طرح کی ہے کہ علوم قرآن کی تین قسمیں ہیں: ایک توحید، دوسری تشریع، اور تیسری اخلاق، ان میں سے پہلی قسم توحید کا جامع بیان اس سورت میں موجود ہے۔ اس لیے اسے ثلث قرآن کہا گیا ہے۔

997۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ امْرَأَةٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ثُلُثُ الْقُرْآنِ)) .

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: مَا أَعْرِفُ إِسْنَادًا أَطْوَلَ مِنْ هَذَا .

تخريج: ت/فضائل القرآن ١١ (٢٨٩٦)، (تحفة الأشراف: ٣٥٠٢)، حم٥/٤١٨، ٤١٩، د/فضائل القرآن ٢٤ (٣٤٨٠) (صحيح بما قبله)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پچھلی روایت سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، ورنہ اس کی سند میں ایک راوی مبہم ہے)

۹۹۷۔ ابو ایوب (خالد بن زید) رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن ہے۔''

ابوعبدالرحمٰن (امام نسائی) کہتے ہیں: میں کسی حدیث کی اس سے زیادہ بڑی سند نہیں جانتا۔

70۔ اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾

۷۰۔ باب: عشا کی صلاۃ میں ﴿سبح اسم ربك الأعلىٰ﴾ پڑھنے کا بیان

998۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَامَ مُعَاذٌ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَطَوَّلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ؟ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ؟ أَيْنَ كُنْتَ عَنْ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ﴿الضُّحَى﴾ وَ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾؟)).

تخريج: انظرحديث رقم: ۸۳۲ (صحيح)

۹۹۸۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عشا کی صلاۃ پڑھائی، تو انہوں نے قراءت لمبی کردی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاذ! کیا تم فتنہ پرداز ہو؟ معاذ! کیا تم فتنہ پرداز ہو؟ ﴿سبح اسم ربك الأعلىٰ﴾، ﴿والضحىٰ﴾ اور ﴿اذا السماء انفطرت﴾ کیوں نہیں پڑھتے؟۔''

71۔ اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِـ ﴿الشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾

۷۱۔ باب: عشا کی صلاۃ میں ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ پڑھنے کا بیان

999۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ، فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ، فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا، فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ؟ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ، فَاقْرَأْ بِـ ﴿الشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ وَ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ﴿اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾)).

تخريج: م/الصلاة ۳۶ (۴۶۵)، ق/اقامة الصلاة ۱۰ (۸۳۶)، ۴۸ (۹۸۶)، (تحفة الأشراف: ۲۹۱۲) (صحيح)

۹۹۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو عشا کی صلاۃ پڑھائی تو انہوں نے قراءت ان پر طویل کردی، تو ہم میں سے ایک شخص نے صلاۃ توڑ دی (اور الگ صلاۃ پڑھ لی) معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے کہا: وہ منافق ہے، جب یہ بات اس شخص کو معلوم ہوئی، تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا تھا آپ کو اس کی خبر دی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''معاذ! کیا تم فتنہ بپا کرنا چاہتے ہو؟ جب تم لوگوں کی امامت کرو تو ﴿والشمس وضحاها﴾، ﴿سبح اسم ربك الأعلىٰ﴾، ﴿والليل اذا يغشىٰ﴾ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿اقرأ باسم ربك﴾ پڑھا کرو"۔

1000- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلاةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ بِـ: ﴿الشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ.

تخريج: ت/الصلاة ١١٥ (٣٠٩)، (تحفة الأشراف: ١٩٦٢)، حم٥/٣٥٤، ٣٥٥ (صحيح)

١٠٠٠- بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلاۃ عشا میں ﴿والشمس وضحٰها﴾ اور اسی جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

72- اَلْقِرَاءَةُ فِيهَا بِـ ﴿التِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾

۷۲- باب: عشا کی صلاۃ میں ﴿والتين والزيتون﴾ پڑھنے کا بیان

1001- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ فِيهَا بِـ ﴿التِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾.

تخريج: خ/الأذان ١٠٠ (٧٦٧)، ١٠٢ (٧٦٩)، تفسير "التين" ١ (٤٩٥٢)، التوحيد ٥٢ (٧٥٤٦)، م/الصلاة ٣٦ (٤٦٤)، د/الصلاة ٢٧٥ (١٢٢١)، ت/الصلاة ٢٣١ (٣١٠)، ق/الإقامة ١٠ (٨٣٤، ٨٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٧٩١)، ط/الصلاة ٥ (٢٧)، حم٤/٢٨٤، ٢٨٦، ٢٩١، ٢٩٨، ٣٠٢، ٣٠٣ (صحيح)

١٠٠١- براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشا کی صلاۃ پڑھی، تو آپ ﷺ نے اس میں ﴿والتين والزيتون﴾ پڑھی۔

73- اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ صَلاةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ

۷۳- باب: عشا کی پہلی رکعت میں قراءت کا بیان

1002- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى بِـ ﴿التِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

١٠٠٢- براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، تو آپ ﷺ نے عشا کی پہلی رکعت میں ﴿والتين والزيتون﴾ پڑھی۔

74- اَلرُّكُودُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ

۷۴- باب: پہلی دونوں رکعتوں میں قراءت لمبی کرنے کا بیان

1003- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُو عَوْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ سَعْدٌ: أَتَّئِدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

تخريج: خ/الأذان ٩٤ (٧٥٥) مطولاً، ٩٥ (٧٥٨)، ١٠٣ (٧٧٠)، م/الصلاة ٣٤ (٤٥٣)، د/الصلاة ١٣٠ (٨٠٣)، (تحفة الأشراف: ٣٨٤٧)، حم٥/١٧٥، ١/١٧٦، ١٧٩، ١٨٠ (صحيح)

۱۰۰۳۔ ابوعون کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگ ہر بات میں تمہاری شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ صلاۃ میں بھی، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں پہلی دونوں رکعتوں میں جلد بازی نہیں کرتا ❶ اور پچھلی دونوں رکعتوں میں قراءت ہلکی کرتا ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کی پیروی میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سے مجھے یہی توقع ہے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرتا ہوں۔

1004- أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلَيَّةَ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ دَاوُدَ الطَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: وَقَعَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فِي سَعْدٍ عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالُوا: وَاللهِ مَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ!، فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۰۰۴۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کوفے کے چند لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت لے کر آئے، اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہ اچھی طرح صلاۃ نہیں پڑھاتے، (عمر کے پوچھنے پر) سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی سی صلاۃ پڑھاتا ہوں، اس میں ذرا بھی کمی نہیں کرتا، پہلی دونوں رکعتوں میں قراءت لمبی کرتا ہوں، اور پچھلی دونوں رکعتوں میں ہلکی کرتا ہوں، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سے یہی توقع ہے۔

75- قِرَاءَةُ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

۷۵۔ باب: ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کا بیان

1005- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ، فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا عَلْقَمَةُ، فَسَأَلْنَاهُ، فَأَخْبَرَنَا بِهِنَّ.

تخريج: فضائل القرآن ٦ (٤٩٩٦)، م/المسافرين ٤٩ (٨٢٢) مطولاً، ت/الصلاة ٣٠٥ (٦٠٢) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٩٢٤٨)، حم١/٣٨٠، ٤١٧، ٤٢٧، ٤٥٥ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰۰۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان سورتوں کو جانتا ہوں جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں، وہ بیس سورتیں ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس رکعتوں میں پڑھتے تھے، پھر انہوں نے علقمہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا، اور اندر لے گئے، پھر علقمہ رضی اللہ عنہ نکل کر باہر ہمارے پاس آئے، تو ہم نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے ہمیں وہ سورتیں بتائیں۔

1006- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِاللهِ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ، قَالَ: هٰذًا كَهَذِّ الشِّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ: فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ .

تخريج: خ/الأذان ١٠٦ (٧٧٥)، م/المسافرين ٤٩ (٨٢٢)، حم١/٤٣٦، (تحفة الأشراف : ٩٢٨٨) (صحيح)

۱۰۰۶۔ ابووائل شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں نے پوری مفصل ایک ہی رکعت میں پڑھ لی، تو انہوں نے کہا: یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہوا، مجھے وہ سورتیں معلوم ہیں جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں، اور جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھا کرتے تھے، تو انہوں نے مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا جن میں آپ دو دو سورتیں ایک رکعت میں ملا کر پڑھا کرتے تھے۔

1007- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ - وَأَتَاهُ رَجُلٌ - فَقَالَ: إِنِّي قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ: هٰذًا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ لَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ؟ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ آلِ ﴿حم﴾ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف : ٩٥٨٦) (صحيح الإسناد)

۱۰۰۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے آج رات ایک رکعت میں پوری مفصل پڑھ ڈالی، تو انہوں نے کہا: یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہوا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿حم﴾ سے اخیر قرآن تک مفصل کی صرف بیس ہم مثل سورتیں ملا کر پڑھتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... وہ سورتیں یہ ہیں "الرحمن" اور "النجم" کو ایک رکعت میں، "اقتربت" اور "الحاقه" کو ایک رکعت میں "الذاریات" اور "الطور" کو ایک رکعت میں "الواقعة" اور "نون" کو ایک رکعت میں، "سأل" اور "والنازعات" کو ایک رکعت میں "عبس" اور "ویل للمطففین" کو ایک رکعت میں "المدثر"، اور "المزمل" کو ایک رکعت میں، "هل أتی" اور "لا أقسم" کو ایک رکعت میں، "عم یتسألون" اور "المرسلات" کو ایک رکعت میں، اور "والشمس کورت" اور "الدخان" کو ایک رکعت میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

76- قِرَاءَةُ بَعْضِ السُّورَةِ

٧٦- باب: سورت کا کچھ حصہ پڑھنے کا بیان

1008- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَبَّادٍ حَدِيثًا رَفَعَهُ إِلَى ابْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى أَوْ عِيسَى - عَلَيْهِمَا السَّلام - أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ، فَرَكَعَ.

تخريج: خ/الأذان ١٠٦ (٧٧٤) تعليقاً، م/الصلاة ٣٥ (٤٥٥)، د/الصلاة ٨٩ (٦٤٩)، ق/الإقامة ٢٠٥ (٨٢٠)، (تحفة الأشراف: ٥٣١٣)، حم٣/٤١١ (صحيح)

١٠٠٨- عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے کعبے کے سامنے صلاۃ پڑھی، اپنے جوتے اتار کرانہیں اپنی بائیں طرف رکھا، اورسورۂ مومنون سے قراءت شروع کی، جب موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام کا ذکر آیا ❶ تو آپ کو کھانسی آ گئی، تو آپ رکوع میں چلے گئے۔

فائدہ ❶:...... موسیٰ علیہ السلام کا ذکر سورۂ مومنون آیت نمبر:۴۵ ﴿ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَى وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ﴾ میں ہے، اور عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر اس سے چار آیتوں کے بعد ﴿وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ﴾ (المؤمنون: ٥٠). میں ہے۔

77- تَعَوُّذُ الْقَارِءِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ

٧٧- باب: عذاب سے متعلق آیت سے گزرنے پر اللہ کی پناہ مانگنے کا بیان

1009- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُالرَّحْمَنِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً، فَقَرَأَ، فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّذَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ وَقَفَ فَدَعَا، وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ))، وَفِي سُجُودِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى)).

تخريج: م/المسافرين ٢٧ (٧٧٢)، د/الصلاة ١٥١ (٨٧١)، ت/الصلاة ٧٩ (٢٦٢، ٢٦٣)، ق/الإقامة ٢٣ (٨٩٧)، ١٧٩ (١٣٥١)، (تحفة الأشراف: ٣٣٥١)، حم٥/٣٨٢، ٣٨٤، ٣٨٩، ٣٩٤، ٣٩٧، د/الصلاة ٦٩ (١٣٤٥)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٠٤٧، ١١٣٤، ١٦٦٥، ١٦٦٦ (صحيح)

١٠٠٩- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں صلاۃ پڑھی، تو آپ نے قراءت کی، آپ جب کسی عذاب کی آیت سے گزرتے تو تھوڑی دیر ٹھہرتے، اور پناہ مانگتے، اور جب کسی رحمت کی آیت سے گزرتے تو دعا کرتے ❶، اور رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" کہتے، اور سجدے میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... ”صلى إلى جنب النبي ﷺ“ سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تہجد کی صلاۃ تھی، اسی لیے علمانے اسے نفل صلاتوں کے ساتھ خاص قرار دیا ہے۔ شیخ عبدالحق لمعات میں لکھتے ہیں: وهو محمول عندنا على النوافل، یعنی یہ ہمارے نزدیک نوافل پر محمول ہوگا۔

78۔مَسْأَلَةُ الْقَارِءِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

۷۸۔باب: رحمت کی آیت سے گزرنے پر اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرنے کا بیان

1010۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ وَالأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ فِي رَكْعَةٍ، لاَ يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ، وَلاَ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلا اسْتَجَارَ.

تخريج: ويأتي عند المؤلف برقم: ١٦٦٦، (تحفة الأشراف: ٣٣٥١، ٣٣٥٨) (صحيح)

١٠١٠۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی رکعت میں تین سورتیں: بقرہ، آل عمران اور نساء پڑھیں، آپ جب بھی رحمت کی آیت سے گزرتے تو (اللہ سے) رحمت کی درخواست کرتے، اور عذاب کی آیت سے گزرتے تو (عذاب سے) اللہ کی پناہ مانگتے۔

79۔تَرْدِيدُ الآيَةِ

۷۹۔باب: کسی خاص آیت کو بار بار دہرانے کا بیان

1011۔ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ، وَالآيَةُ: ﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾.

تخريج: ق/الإقامة ١٧٩ (١٣٥٠)، (تحفة الأشراف: ١٢٠١٢)، حم٥/١٥٦، ١٧٠، ١٧٧ (حسن)

١٠١١۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ صلاۃ میں کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ نے ایک ہی آیت میں صبح کردی، وہ آیت یہ تھی: ﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ❶ یعنی اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف فرمادے تو تو (غالب و زبردست) ہے، اور حکیم (حکمت والا) ہے۔

فائدہ ❶ :......(المائدة: ١١٨)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

80۔ قَوْلُهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾

۸۰۔باب: آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کی تفسیر

1012۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ - وَهُوَ ابْنُ إِيَاسٍ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ - وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ: يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ - وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ، سَبُّوا الْقُرْآنَ، وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ: بِقِرَاءَتِكَ، فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ، ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ، فَلَا يَسْمَعُوا ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾.

تخريج: خ/تفسير الاسراء ١٤ (٤٧٢٢)، التوحيد ٣٤ (٧٤٩٠)، ٤٤ (٧٥٢٥)، ٥٢ (٧٥٤٧) مختصراً، م/الصلاة ٣١ (٤٤٦)، ت/تفسير الإسراء ٣٠٦/٥ (٣١٤٥، ٣١٤٦)، (تحفة الأشراف: ٥٤٥١)، حم٢٣/١، ٢١٥ (صحيح)

۱۰۱۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کے سلسلے میں کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت رسول اللہ ﷺ مکے میں چھپے رہتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو صلاۃ پڑھاتے تو اپنی آواز بلند کرتے، ابن منیع کی روایت میں ہے: قرآن زور سے پڑھتے، جب مشرکین آپ کی آواز سنتے تو قرآن کو اور جس نے اسے نازل کیا ہے اُسے اور جو لے کر آیا ہے اُسے سب کو برا بھلا کہتے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے کہا: اے محمد! اپنی صلاۃ، یعنی اپنی قراءت کو بلند نہ کرو کہ مشرکین سنیں تو قرآن کو برا بھلا کہیں، اور نہ اسے اتنی پست آواز میں پڑھو کہ آپ کے ساتھی سن ہی نہ سکیں، بلکہ ان دونوں کے بیچ کا راستہ اختیار کرو۔

1013۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ، سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهُ أَصْحَابُهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۰۱۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ قرآن بلند آواز سے پڑھتے تھے، تو جب مشرک آپ کی آواز سنتے تو وہ قرآن کو اور اسے لے کر آنے والے کو برا بھلا کہتے، تو نبی اکرم ﷺ قرآن کو اتنی پست آواز سے پڑھنے لگے کہ آپ کے ساتھی بھی نہیں سن پاتے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ ❶، (یعنی اے محمد! نہ تم اپنی صلاۃ بہت بلند آواز سے پڑھو، اور نہ بہت پست آواز سے بلکہ ان کے بیچ کا راستہ تلاش کرو)۔

فائدہ ❶ :......(بنی اسرائیل : ۱۱۰)۔

81-بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

۸۱-باب: قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنے کا بیان

1014- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، عَنْ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي.

تخريج: ت/الشمائل ٤٣ (٣٠١)، ق/الإقامة ١٧٩ (١٣٤٩)، (تحفة الأشراف: ١٨٠١٦)، حم٦/٣٤٢، ٣٤٣، ٤٢٤ (حسن)

۱۰۱۴- ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی قراءت سنتی تھی، اور میں اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

82-بَابُ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

۸۲-باب: قراءت میں آواز کھینچنے کا بیان

1015- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا.

تخريج: خ/فضائل القرآن ٢٩ (٥٠٤٥)، د/الصلاة ٣٥٥ (١٤٦٥)، ت/الشمائل ٤٣ (٢٩٨)، ق/الإقامة ١٧٩ (١٣٥٣)، (تحفة الأشراف: ١١٤٥)، حم٣/١١٩، ١٢٧، ١٣١، ١٩٢، ١٩٨، ٢٨٩ (صحيح)

۱۰۱۵- قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی قراءت کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے کہا: آپ اپنی آواز خوب کھینچتے تھے۔

83-تَزْيِينُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ

۸۳-باب: قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنے کا بیان

1016- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٥٥ (١٤٦٨)، ق/الإقامة ١٧٦ (١٣٤٢)، (تحفة الأشراف: ١٧٧٥)، حم٤/٢٨٣، ٢٨٥، ٢٩٦، ٣٠٤، د/فضائل القرآن ٣٤ (٣٥٤٣) (صحيح)

۱۰۱۶- براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت بخشو۔''

1017- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ)).

قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ: كُنْتُ نَسِيتُ هَذِهِ ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ)) حَتَّى ذَكَّرَنِيهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۰۱۷۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم قرآن کو اپنی آواز سے مزین کرو“۔ عبدالرحمن بن عوسجہ کہتے ہیں: میں اسے، یعنی ”زَيِّنُوا الْقُرْآنَ“ کو بھول گیا تھا یہاں تک کہ مجھے ضحاک بن مزاحم نے یاد دلایا۔

1018- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ، يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهِ)).

تخريج: خ/فضائل القرآن ١٩ (٥٠٢٣)، التوحيد ٣٢ (٧٤٨٢)، ٥٢ (٧٥٤٤)، م/المسافرين ٣٤ (٧٩٢)، د/الصلاة ٣٥٥ (١٤٧٣)، (تحفة الأشراف: ١٤٩٩٧)، حم١/٢٧١، ٢٨٥، ٤٥٠، د/فضائل القرآن ٣٤ (٣٥٣٣، ٣٥٤٠) (صحيح)

۱۰۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اللہ تعالیٰ کوئی چیز اتنی پسندیدگی سے نہیں سنتا جتنی خوش الحان نبی کی زبان سے قرآن سنتا ہے، جواسے خوش الحانی کے ساتھ بلند آواز سے پڑھتا ہو“۔

1019- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَذِنَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لِشَيْءٍ - يَعْنِي - أَذَنَهُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ)).

تخريج: خ/فضائل القرآن ١٩ (٥٠٢٤)، م/المسافرين ٣٤ (٧٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٥١٤٤) (صحيح)

۱۰۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نبی کے خوش الحانی سے قرآن پڑھنے کو اللہ تعالیٰ جس طرح سنتا ہے اس طرح کسی اور چیز کو نہیں سنتا“۔

1020- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: ((لَقَدْ أُوتِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَام -)).

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٢٣١)، حم٢/٣٦٩، ٤٥٠ (صحيح)

۱۰۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قراءت سنی تو فرمایا: ”انہیں آلِ داود کی بانسریوں میں سے ایک بانسری عطا کی گئی“۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1021- أَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: ((لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلام -)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٤٥٦)، حم٦/٣٧، ١٦٧، د/الصلاة ١٧١ (١٥٣٠) (صحيح الإسناد) (وهو عند خ و م من حديث أبي موسىٰ وبريدة)

۱۰۲۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قراءت سنی تو فرمایا: ''یقیناً انہیں آل داود کی بانسریوں میں سے ایک بانسری عطا کی گئی۔''

1022- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: ((لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلام -)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٦٦٧٢)، حم٦/١٦٧ (صحيح الإسناد)

۱۰۲۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قراءت سنی تو فرمایا: ''انہیں داود کی بانسریوں میں سے ایک بانسری عطا کی گئی۔''

1023- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَلاتِهِ؟ قَالَتْ: مَا لَكُمْ وَصَلاتَهُ؟، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

تخريج: د/الصلاة ٣٥٥ (١٤٦٦) مطولاً، ت/فضائل القرآن ٢٣ (٢٩٢٣) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١٨٢٢٦)، حم ٦/٢٩٤، ٢٩٧، ٣٠٠، ٣٠٨، وأعاده المؤلف برقم: ١٦٣٠ (صحيح) (متابعات سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے ورنہ اس کے راوی ''یعلی'' لین الحدیث ہیں، دیکھیے ارواء رقم: ٣٤٣)

۱۰۲۳- یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت اور صلاۃ کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: تم کہاں اور آپ کی صلاۃ کہاں! پھر انہوں نے آپ کی قراءت بیان کی جس کا ایک ایک حرف بالکل واضح تھا۔

84- بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ
۸۴- باب: رکوع کے لیے اللہ أکبر کہنے کا بیان

1024- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ اسْتَخْلَفَهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ، كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى يَقْضِيَ صَلاتَهُ، فَإِذَا قَضَى صَلاتَهُ وَسَلَّمَ، أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لأَشْبَهُكُمْ صَلاةً بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

تخريج: وقد أخرجه: م/الصلاة ١٠ (٣٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٥٣٢٦)، ط/الصلاة ٤ (١٩)، حم٢/٢٣٦، ٢٧٠، ٣٠٠، ٣١٩، ٤٥٢، ٤٩٧، ٥٠٢، ٥٢٧، ٥٣٣، د/الصلاة ٤٠ (١٢٨٣) (صحيح)

١٠٢٤- ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ جس وقت مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینے میں اپنا نائب مقرر کیا تھا، وہ فرض صلاۃ کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ أکبر کہتے، پھر جب وہ رکوع کرتے تو اللہ أکبر کہتے، اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہتے، پھر جب سجدے کے لیے جھکتے تو اللہ أکبر کہتے، پھر جب تشہد کے بعد دوسری رکعت سے اٹھتے تو اللہ أکبر کہتے، (ہر رکعت میں) اسی طرح کرتے یہاں تک کہ اپنی صلاۃ پوری کر لیتے، (ایک بار) جب انہوں نے اپنی صلاۃ پوری کر لی اور سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، اور کہنے لگے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ سے مشابہت رکھتا ہوں۔

85- رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ فُرُوعِ الأُذُنَيْنِ

٨٥- باب: رکوع کے لیے دونوں ہاتھ کانوں کی لو کے بالمقابل اٹھانے کا بیان

1025- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، حَتَّى بَلَغَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٨٨١ (صحيح)

١٠٢٥- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ اللہ أکبر کہتے، اور جب رکوع کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ آپ کی کانوں کی لو تک پہنچ جاتے۔

86- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ

٨٦- باب: رکوع کے لیے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے بالمقابل اٹھانے کا بیان

1026- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: م/الصلاة ۹ (۳۹۰)، د/الصلاة ۱۱۶ (۷۲۱)، ت/الصلاة ۷۶ (۲۵۵)، ق/إقامة ۱۵ (۸۵۸)، (تحفة الأشراف: ۶۸۱۶)، ط/الصلاة ٤ (۱۶)، ویأتي عند المؤلف برقم: ۱۱٤۵ (صحیح)

۱۰۲۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلاۃ شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، یہاں تک کہ آپ انہیں اپنے مونڈھوں کے بالمقابل لے جاتے ❶، اور جب رکوع کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کرتے۔

فائدہ ❶:...... ان دونوں روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں توسع ہے کہ کبھی آپ دونوں ہاتھ کانوں کے اطراف تک اٹھاتے اور کبھی مونڈھوں کے بالمقابل لے جاتے، اور بعض نے دونوں میں تطبیق اس طرح سے دی ہے کہ ہاتھوں کی ہتھلیاں تو مونڈھوں کے بالمقابل رکھتے، اور انگلیوں کے سرے کانوں کے بالمقابل رکھتے۔

87۔ تَرْكُ ذٰلِكَ

۸۷۔ باب: رفع الدین نہ کرنے کا بیان

1027۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ، ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.

تخریج: د/الصلاة ۱۱۹ (۷٤۸، ۷۵۱)، ت/الصلاة ۷۶ (۲۵۷)، (تحفة الأشراف: ۹٤۶۸)، حم۱/۳۸۸، ٤٤۱، ٤٤۲، ویأتي عند المؤلف برقم: ۱۰۵۹ (صحیح)

۱۰۲۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ نہ بتاؤں؟ چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور پہلی بار اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا، پھر انہوں نے دوبارہ ایسا نہیں کیا۔ ❶

فائدہ ❶:...... ایسا ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین نہ کرتے رہے ہوں، کیوں کہ یہ فرض و واجب تو ہے نہیں، اس لیے ممکن ہے بیانِ جواز کے لیے کبھی آپ نے رفع الیدین نہ کیا ہو، اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی حالت میں آپ کو دیکھا ہو، ویسے ان سے تو کچھ ایسی باتیں بھی منقول ہیں کہ جن کا کوئی بھی امام قائل نہیں ہے، جیسے رکوع میں تطبیق (دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں ملاکر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھنا) اور معوذتین کا ان کے مصحف (قرآن) میں نہ ہونا، وغیرہ، تو ممکن ہے ان کی یہ روایت بھی انہی باتوں میں سے ہو، رفع الیدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مستمرہ وراتبہ میں سے نہ ہوتا تو آپ کی وفات کے بعد بیسیوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین نہ کرتے۔

88۔ إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ

۸۸۔ باب: رکوع میں پیٹھ برابر رکھنے کا بیان

1028۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)).

تخريج: د/الصلاة ١٤٨ (٨٥٥)، ت/الصلاة ٨١ (٢٦٥)، ق/الإقامة ١٦ (٨٧٠)، (تحفة الأشراف: ٩٩٩٥)، حم١١٩/٤، ١٢٢، د/الصلاة ٧٨ (١٣٦٦)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١١١٢ (صحيح)

۱۰۲۸۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسی صلاۃ کافی نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع وسجود میں اپنی پیٹھ برابر نہ رکھے۔“

89۔ الاعْتِدَالُ فِي الرُّكُوعِ

۸۹۔ باب: رکوع میں اعتدال کا بیان

1029۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، وَحَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((اعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ)).

تخريج: حديث حماد بن سلمة عن قتادة عن أنس، تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٦١)، وحديث سعيد ابن أبي عروبة عن قتادة عن أنس قد أخرجه: ق/الإقامة ٢١ (٨٩٢)، (تحفة الأشراف: ١١٩٧)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١١١١، ١١١٨، وقد أخرجه: خ/المواقيت ٨ (٥٣٢)، الأذان ١٤١ (٨٢٢)، م/الصلاة ٤٥ (٤٩٣)، د/فيه ١٥٨ (٨٩٧)، ت/فيه ٩٠ (٢٨٦)، حم٣/١١٥، ١٧٧، ١٧٩، ١٩١، ٢١٤، ٢٧٤، ٢٩١، د/الصلاة ٧٥ (١٣٦١) (صحيح)

۱۰۲۹۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رکوع اور سجدوں میں سیدھے رہو ❶ اور تم میں سے کوئی بھی اپنے دونوں بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔“

فائدہ ❶ :...... رکوع میں (اعتدال) سیدھا رہنے کا مطلب یہ ہے کہ پیٹھ کو سیدھا رکھے اور سر کو اس کے برابر رکھے، نہ اوپر نہ نیچے، اور دونوں ہاتھ سیدھے کر کے گھٹنوں پر رکھے، اور سجدے میں اعتدال یہ ہے کہ کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو ران سے جُدا رکھے، کتے کی طرح بازو بچھانے کا مطلب دونوں کہنیوں کو دونوں ہتھیلیوں کے ساتھ زمین پر رکھنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12۔ كِتَابُ التَّطْبِيقِ

۱۲۔ کتاب: تطبیق کے احکام و مسائل

1۔ بَابُ التَّطْبِيقِ

۱۔ باب: تطبیق یعنی رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھنے کا بیان

1030۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِاللهِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ: أَصَلَّى هَؤُلاءِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَأَمَّهُمَا، وَقَامَ بَيْنَهُمَا بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ، قَالَ: إِذَا كُنْتُمْ ثَلاثَةً فَاصْنَعُوا هَكَذَا، وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم: ۷۲۰ (صحيح)

۱۰۳۰۔ علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ وہ دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں تھے، تو انہوں نے پوچھا: کیا ان لوگوں نے صلاۃ پڑھ لی؟ ہم نے کہا: ہاں! تو انہوں نے بغیر اذان و اقامت کے دونوں کی امامت کی، اور ان دونوں کے درمیان میں کھڑے ہوئے، اور کہنے لگے: جب تم تین ہو تو ایسے ہی کرو، اور جب تم اس سے زیادہ ہو تو تم میں کا ایک شخص تمہاری امامت کرے، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنی دونوں رانوں پر بچھا لے، گویا میں رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست دیکھ رہا ہوں۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہاں اختصار ہے، صحیح مسلم کی روایت میں ہے ”وإذا كنتم أكثر من ذلك، فليؤمكم أحدكم، وإذا ركع أحدكم فليفرش ذراعيه على فخذيه، وليجنأ وليطبق بين كفيه، فكأنما أنظر إلى اختلاف أصابع رسول الله“ (یعنی جب تم تین سے زائد ہو تو تم میں سے ایک آگے بڑھ کر امامت کرے، اور جب رکوع کرے تو اپنے دونوں بازو اپنی دونوں رانوں پر بچھا لے، اور رکوع میں جائے اور اپنی دونوں ہتھیلوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کرے، اور انہیں اپنے دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لے، گویا میں رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست دیکھ رہا ہوں) اس کو تطبیق کہتے ہیں اور یہ منسوخ ہے، دیکھیے رقم: ۱۰۳۳۔

1031۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرُّبَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَمْرٌو - وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ - عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالاَ: صَلَّيْنَا مَعَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي بَيْتِهِ، فَقَامَ بَيْنَنَا، فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا، فَنَزَعَهَا، فَخَالَفَ بَيْنَ أَصَابِعِنَا، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٧٢١ (صحيح)

۱۰۳۱۔ اسود اور علقمہ کہتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں صلاۃ پڑھی، وہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، ہم نے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا، تو انہوں نے اسے وہاں سے ہٹادیا اور ہمارے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کر دیا، اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

1032۔ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلاةَ، فَقَامَ، فَكَبَّرَ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَرَكَعَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا، فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي، قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا، ثُمَّ أُمِرْنَا بِهَذَا، - يَعْنِي: الإِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ -.

تخريج: د/الصلاة ١١٨ (٧٤٧)، (تحفة الأشراف: ٩٤٦٩)، حم١/٤١٨ (صحيح)

۱۰۳۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صلاۃ سکھائی، آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے اللّٰہ أکبر کہا، تو جب آپ نے رکوع کرنا چاہا تو اپنے ہاتھوں کو ملا کر اپنے دونوں گھٹنوں کے بیچ کر لیا، اور رکوع کیا، یہ بات سعد رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا: میرے بھائی نے سچ کہا، ہم پہلے ایسا ہی کرتے تھے، پھر ہمیں اس کا، یعنی ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

1/م- نَسْخُ ذَلِكَ

۱/م- باب: تطبیق کی منسوخی کا بیان

1033۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي، وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَقَالَ لِي: اِضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، قَالَ: ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى، فَضَرَبَ يَدِي، وَقَالَ: إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هَذَا، وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ.

تخريج: خ/الأذان ١١٨ (٧٩٠)، م/المساجد ٥ (٥٣٥)، د/الصلاة ١٥٠ (٨٦٧)، ت/فيه ٧٧ (٢٥٩) مختصراً، ق/الإقامة ١٧ (٨٧٣) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٣٩٢٩)، حم١/١٨١، ١٨٢، د/الصلاة ٦٨ (١٣٤١، ١٣٤٢) (صحيح)

۱۰۳۳۔ مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (سعد بن أبی وقاص) کے پہلو میں صلاۃ پڑھی، میں نے رکوع میں اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے درمیان کر لیا، تو انہوں نے مجھ سے کہا: اپنی ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھو، پھر میں نے دوسری بار بھی ایسا ہی کیا، تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا: ہمیں اس سے روک دیا گیا ہے، اور ہاتھوں کو گھٹنوں پہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

1034۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ، فَقَالَ أَبِي: إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ، ثُمَّ ارْتَفَعْنَا إِلَى الرُّكَبِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۰۳۴۔ مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے رکوع کیا، تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کر کے اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان کر لیا تو میرے والد نے کہا: پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے، پھر ہم اسے اٹھا کر گھٹنوں پر رکھنے لگے۔

2۔ الإِمْسَاكُ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ

۲۔ باب: رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنے کا بیان

1035۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ، فَأَمْسِكُوا بِالرُّكَبِ.

تخريج: ت/الصلاة ۷۷ (۲۵۸)، (تحفة الأشراف: ۱۰۴۸۲) (صحيح الإسناد)

۱۰۳۵۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہتھیلیوں سے گھٹنوں کو پکڑے رکھنا تمہارے لیے مسنون قرار دیا گیا ہے، لہذا تم رکوع میں گھٹنوں کو پکڑے رہو۔

1036۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِنَّمَا السُّنَّةُ الأَخْذُ بِالرُّكَبِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۰۳۵ (صحيح الإسناد)

۱۰۳۶۔ ابو عبدالرحمن سلمی کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سنت تو گھٹنوں کو پکڑنا ہی ہے۔

3۔ بَابُ مَوَاضِعِ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

۳۔ باب: رکوع میں دونوں ہتھیلیوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان

1037۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا، وَكَبَّرَ، فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ، وَجَافَى بِمِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَامَ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: د/الصلاة ۱٤۸ (۸٦۳) مطولاً، (تحفة الأشراف: ۹۹۸۵)، حم ٤/۱۱۹، ۱۲۰ و ۵/۲۷٤، د/الصلاة ٦۸ (۱۳٤۳) (صحيح)

(متابعات اور شواہد سے تقویت پا کر یہ روایت بھی صحیح ہے، مگر "انگلیوں والا" ٹکڑا صحیح نہیں ہے، کیوں کہ اس کے راوی "عطاء بن السائب" مختلط راوی ہیں، اور "ابو الاحوص" یا زائدہ یا ابن علیہ (جو اگلی روایتوں میں ان کے راوی ہیں) ان سے اختلاط کے بعد روایت کرنے والے ہیں، اور انگلیوں والے ٹکڑے میں ان کا کوئی متابع نہیں پایا جاتا)

۱۰۳۷۔ سالم البراد کہتے ہیں کہ ہم ابومسعود (عقبہ بن عمرو) کے پاس آئے تو ہم نے ان سے کہا: آپ ہم سے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے بارے میں بیان کیجیے تو وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے، اور اللہ أکبر کہا، اور جب انہوں نے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پہ رکھا، اور انگلیوں کو اس سے نیچے، اور اپنی دونوں کہنیوں کو پہلو سے جدا رکھا، یہاں تک کہ ان کی ہر چیز سیدھی ہوگئی، پھر انہوں نے "سمع الله لمن حمده" کہا اور کھڑے ہوگئے، یہاں تک کہ ان کی ہر چیز سیدھی ہوگئی۔

4۔بَابُ مَوَاضِعِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

۴۔باب: رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان

1038۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي عَبْدِاللَّهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَلاَ أُصَلِّي لَكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي؟ فَقُلْنَا: بَلَى، فَقَامَ، فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ، وَجَافَى إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْئٍ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْئٍ مِنْهُ، ثُمَّ سَجَدَ، فَجَافَى إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْئٍ مِنْهُ، ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْئٍ مِنْهُ، ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْئٍ مِنْهُ، ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، وَهَكَذَا كَانَ يُصَلِّي بِنَا.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح) (مگر انگلیوں والا ٹکڑا صحیح نہیں ہے)

۱۰۳۸۔ ابوعبداللہ سالم بن البرد سے روایت ہے کہ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کیا میں تمہارے سامنے ایسی صلاۃ نہ پڑھوں جیسی میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے دیکھا ہے؟ تو ہم نے کہا: کیوں نہیں! ضرور پڑھیے، تو وہ کھڑے ہوئے، جب انہوں نے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پہ، اور اپنی انگلیوں کو گھٹنوں کے نیچے رکھا، اور اپنی بغلوں کو جدا رکھا یہاں تک کہ ان کی ہر چیز اپنی جگہ پر آ گئی، پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور کھڑے ہوگئے، پھر سجدہ کیا اور اپنی بغلوں کو جدا رکھا یہاں تک ان کی ہر چیز اپنی جگہ جم گئی، پھر وہ بیٹھے یہاں تک کہ جسم کا ہر عضو اپنی جگہ پر آ گیا، پھر انہوں نے سجدہ کیا یہاں تک کہ جسم کا ہر ہر عضو اپنی جگہ پر آ گیا، چاروں رکعتیں اسی طرح ادا کیں، پھر انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو صلاۃ پڑھتے دیکھا ہے، اور آپ ہمیں اسی طرح پڑھاتے بھی تھے۔

5۔بَابُ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ

۵۔باب: رکوع میں دونوں ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھنے کا بیان

1039۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ، قَالَ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَلاَ أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي؟ قُلْنَا: بَلَى، فَقَامَ، فَكَبَّرَ، فَلَمَّا رَكَعَ جَافَى بَيْنَ إِبْطَيْهِ، حَتَّى لَمَّا اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ، فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هَكَذَا، وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي.

تخريج: انظرحديث رقم: ١٠٣٧ (صحيح لغيره)

۱۰۳۹۔ ابوعبداللہ سالم براد کہتے ہیں کہ ابومسعود (عقبہ بن عمرو) رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے صلاۃ پڑھتے تھے؟ تو ہم نے کہا: کیوں نہیں، ضرور دکھایئے، چنانچہ وہ کھڑے ہوئے، اور اللہ أکبر کہا، اور جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی دونوں بغلوں سے جدا رکھا، یہاں تک کہ جب ان کی ہر چیز اپنی جگہ پر آ گئی تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا، اسی طرح انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں، اور کہا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو صلاۃ پڑھتے دیکھا ہے۔

6۔بَابُ الاعْتِدَالِ فِي الرُّكُوعِ

۶۔باب: رکوع میں پیٹھ اور سر کے برابر ہونے کا بیان

1040۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ، فَلَمْ يَنْصِبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

تخريج: خ/الأذان ١٤٥ (٨٢٨) مطولاً، د/الصلاة ١١٧ (٧٣٠، ٧٣١، ٧٣٢)، ١٨١ (٩٦٣، ٩٦٤، ٩٦٥)، ت/الصلاة ١١١ (٣٠٤، ٣٠٥) مطولاً، ق/الإقامة ١٥(٨٦٢)، ٧٢ (١٠٦١) مطولاً، (تحفة الأشراف: ١١٨٩٧)، حم٥/٤٢٤، د/الصلاة ٧٠ (١٣٤٦)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١١٠٢، ١١٨٢، ١٢٦٣ (صحيح)

۱۰۴۰۔ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رکوع کرتے تو پیٹھ اور سر کو برابر رکھتے، نہ تو سر کو بہت اونچا رکھتے اور نہ اسے جھکا کر رکھتے، اور اپنے ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پہ رکھتے۔

7۔ اَلنَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ

۷۔باب: رکوع میں قرآن پڑھنے سے ممانعت کا بیان

1041۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ، وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٠٢٣٨، ١٩٠٠١)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ٥١٨٦، ٥١٨٧، ٥١٨٨ (صحيح)

۱۰۴۱۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے قسی ❶ اور حریر ❷ اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے روکا ہے، اور اس بات سے بھی کہ میں رکوع کی حالت میں قرآن پڑھوں۔

دوسری بار راوی نے "أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ" کے بجائے "أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا" کہا۔

فائدہ ❶ :......ایک ریشمی کپڑا ہے،قس کی طرف منسوب ہے، جو ایک جگہ کا نام ہے۔

فائدہ ❷ :......خالص ریشمی کپڑا۔

1042۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا، وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ.

تخريج: م/الصلاة ٤١ (٤٨٠)، (تحفة الأشراف: ١٠١٩٤)، حم٨١/١، ١٢٣، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٠٤٣، ١١١٩، ٥١٧٥، ٥١٧٦، ٥٢٦٩ (حسن، صحيح الإسناد) (یعنی اس سند سے "حسن صحیح الإسناد" ہے)

۱۰۴۲۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے سے، قس کے بنے ہوئے ریشمی کپڑے اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

1043۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَلاَ أَقُولُ نَهَاكُمْ - عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۰۴۳۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، قس کے بنے ہوئے ریشمی کپڑے پہننے سے، انتہائی سرخ کپڑے اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے، اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع کیا ہے۔

1044۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الذَّهَبِ، وَعَنْ لَبُوسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ.

تخريج: م/الصلاة ٤١ (٤٨٠)، اللباس ٤ (٢٠٧٨)، د/اللباس ١١ (٤٠٤٤، ٤٠٤٥، ٤٠٤٦)، ت/الصلاة ٨٠ (٢٦٤)، اللباس ٥ (١٧٢٥)، ١٣ (١٧٣٧)، ق/اللباس ٢١ (٣٦٠٢)، ٤٠ (٣٦٤٢)، ط/الصلاة ٦ (٢٨)، حم٩٢/١، ١١٤، ١٢٦، ١٣٢، (تحفة الأشراف: ١٠١٧٩)، ويأتي عند المؤلف بالأرقام: ١٠٤٥، ١١٢٠، ٥١٧٧، ٥١٧٨، ٥١٨٠، ٥١٨١، ٥١٨٢، ٥١٨٣، ٥١٨٤، ٥١٨٥، ٥٢٧٠، ٥٢٧١، ٥٢٧٢، ٥٢٧٣، ٥٢٧٤، ٥٣٢٠ (صحيح)

۱۰۴۴۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی سے اور قس کے بنے ریشمی کپڑے، کسم میں رنگے کپڑے پہننے سے، اور رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے۔

1045۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ.

تخريج: أنظر ما قبله (صحيح)

۱۰۴۵۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قس کے بنے ریشمی کپڑے، اور کسم میں رنگے کپڑے پہننے سے، اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے، اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے۔

8۔تَعْظِيمُ الرَّبِّ فِي الرُّكُوعِ

۸۔باب: رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرنے کا بیان

1046۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)).

تخريج: م/الصلاة ٤١ (٤٧٩)، د/فيه ١٥٢ (٨٧٦)، ق/الرؤيا ١ (٣٨٩٩)، (تحفة الأشراف: ٥٨١٢)، حم٢١٩/١، د/الصلاة ٧٧ (١٣٦٤، ١٣٦٥)، و يأتي عند المؤلف في باب ٦٢ (برقم: ١١٢١) (صحيح)

۱۰۴۶۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا، اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے کھڑے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! نبوت کی خوشخبری سنانے والی چیزوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں بچی ہے سوائے سچے خواب کے، جسے مسلمان دیکھے یا اس کے لیے کسی اور کو دکھایا جائے''، پھر فرمایا: ''سنو! مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے سے روکا گیا ہے، رہا رکوع تو اس میں اپنے رب کی بڑائی بیان کرو، اور رہا سجدہ تو اس میں دعا کی کوشش کرو، کیونکہ اس میں تمہاری دعا قبول کیے جانے کے لائق ہے۔"

9- بَابُ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

۹-باب: رکوع کی دعا (ذکر) کا بیان

1047- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَكَعَ، فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ))، وَفِي سُجُودِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى)).

تخريج: انظرحديث رقم: ١٠٠٩ (صحيح)

۱۰۴۷- حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھی، آپ نے رکوع کیا تو اپنے رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" اور سجدے میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى" کہا۔

10- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰-باب: رکوع کی ایک اور دعا (ذکر) کا بیان

1048- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَيَزِيدُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: ((سُبْحَانَكَ رَبَّنَا! وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي)).

تخريج: خ/الأذان ١٢٣ (٧٩٤)، ١٣٩ (٨١٧)، المغازي ٥١ (٤٢٩٣)، تفسير سورة النصر ١ (٤٩٦٧)، ٢ (٤٩٦٨)، م/الصلاة ٤٢ (٤٨٤)، د/فيه ١٥٢ (٨٧٧)، ق/الإقامة ٢٠ (٨٨٩)، (تحفة الأشراف: ١٧٦٣٥)، حم٦/٤٣، ٤٩، ١٠٠، ١٩٠، ٢٣٠، ٢٥٣، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١١٢٣، ١١٢٤ (صحيح)

۱۰۴۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدے میں "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي" (اے ہمارے رب تیری ذات پاک ہے، اور تیری حمد کے ساتھ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، اے اللہ! تو مجھے بخش دے) کثرت سے پڑھتے تھے۔

11- نَوْعٌ آخَرُ مِنْهُ

۱۱-باب: رکوع کی ایک اور دعا (ذکر) کا بیان

1049- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنِي قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخريج: م/الصلاة ٤٢ (٤٨٧)، د/الصلاة ١٥١ (٨٧٢)، (تحفة الأشراف: ١٧٦٦٤)، حم٦/٣٤، ٩٤، ١١٥، ١٤٨، ١٤٩، ١٧٦، ١٩٣، ٢٠٠، ٢٤٤، ٢٦٥، ويأتي عند المؤلف في باب ٧٥ (برقم: ١١٣٥) (صحيح)

۱۰۴۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں "سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ" (فرشتوں اور جبریل امین کا رب ہر نقص وعیب سے پاک اور تمام آلائشوں سے منزہ ہے)، پڑھتے تھے۔

12- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

۱۲- باب: رکوع کی ایک اور دعا (ذکر) کا بیان

1050 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ - يَعْنِي النَّسَائِيَّ - قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ - يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ - عَنِ ابْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ - وَهُوَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ - قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً، فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)).

تخريج: د/الصلاة ١٥١ (٨٧٣) مطولاً، ت/الشمائل ٤٢ (٢٩٦)، (تحفة الأشراف: ١٠٩١٢)، حم٦/٢٤، ويأتي عند المؤلف برقم: ١١٣٣ مطولاً (صحيح)

۱۰۵۰۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (صلاۃ کے لیے) کھڑا ہوا تو جب آپ ﷺ نے رکوع کیا، تو سورۂ بقرہ پڑھنے کے بقدر رکوع میں ٹھہرے، آپ اپنے رکوع میں "سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ" (میں صاحب قدرت وبادشاہت اور صاحب بزرگی وعظمت کی پاکی بیان کرتا ہوں) پڑھ رہے تھے۔

13- نَوْعٌ آخَرُ مِنْهُ

۱۳- باب: رکوع کی ایک اور دعا (ذکر) کا بیان

1051 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اَللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِي)).

تخريج: م/المسافرين ٢٦ (٧٧١)، د/الصلاة ١١٨ (٧٤٤)، ١٢١ (٧٦٠، ٧٦١)، ٣٦٠ (١٥٠٩)، ت/الدعوات ٣٢ (٣٤٢١، ٣٤٢٢، ٣٤٢٣)، ق/الإقامة ١٥ (٨٦٤)، ٧٠ (١٠٥٤)، (تحفة الأشراف: ١٠٢٢٨)، حم١/٩٣، ٩٥، ١٠٢، ١٠٣، ١١٩، د/الصلاة ٣٣ (١٢٧٤)، ٧١ (١٣٥٣)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١١٢٧ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰۵۱۔علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو ”اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِي“ (اے اللہ! میں نے تیرے لیے اپنی پیٹھ جھکا دی، اور اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا، اور میں تجھ پر ایمان لایا، میرے کان، میری آنکھیں، میری ہڈیاں، میرے بھیجے اور میرے پٹھوں نے تیرے لیے عاجزی کا اظہار کیا) پڑھتے تھے۔

14۔نَوْعٌ آخَرُ

۱۴۔باب: رکوع کی ایک اور دعا کا بیان

1052 ۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٠٤٩) (صحيح)

۱۰۵۲۔جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رکوع کرتے تو اس میں ”اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، أَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ (اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی اپنا سر جھکا دیا، تیرے اوپر ہی ایمان لایا، میں نے اپنے آپ کو تیرے ہی حوالے کر دیا، تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا، تو میرا رب ہے، میرے کان، میری آنکھ، میرا خون، میرا گوشت، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے نے اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا رب ہے عاجزی کا اظہار کیا ہے) پڑھتے تھے۔

1053 ۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ - وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ - عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الأَعْرَجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا يَقُولُ إِذَا رَكَعَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٢٣٠)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١١٢٩ (صحيح)

۱۰۵۳۔محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نفل پڑھنے کھڑے ہوتے تو جب رکوع میں جاتے تو ”اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، أَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ (اے اللہ! میں نے تیرے لیے اپنی پیٹھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھکا دی، تیرے اوپر ایمان لایا، میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا، اور تجھ پر بھروسہ کیا، تو میرا رب ہے، میرا کان، میری آنکھ، میرا گوشت، میرا خون، میرا دماغ اور میرے پٹھے نے اللہ رب العالمین کے لیے عاجزی کا اظہار کیا ہے) پڑھتے۔

15- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

۱۵- باب: رکوع میں دعا نہ پڑھنے کی رخصت کا بیان

1054 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ - وَكَانَ بَدْرِيًّا - قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْمُقُهُ وَلَا يَشْعُرُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، - قَالَ: لَا أَدْرِي، فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ - ، قَالَ: وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ، فَعَلِّمْنِي وَأَرِنِي، قَالَ: ((إِذَا أَرَدْتَ الصَّلَاةَ، فَتَوَضَّأْ، فَأَحْسِنِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قُمْ، فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ كَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، فَإِذَا صَنَعْتَ ذَلِكَ، فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ، وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٦٦٨، (تحفة الأشراف: ٣٦٠٤)، ويأتي برقم: ١٣١٤، ١٣١٥ (حسن صحيح)

۱۰۵۴- رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اور اس نے صلاۃ پڑھی، رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے، لیکن وہ جان نہیں رہا تھا، وہ صلاۃ سے فارغ ہوا، تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ تم پھر سے صلاۃ پڑھو، کیونکہ تم نے صلاۃ نہیں پڑھی''، میں نہیں جان سکا کہ اس نے دوسری بار میں یا تیسری بار میں کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے، میں اپنی کوشش کر چکا، آپ مجھے صلاۃ پڑھنا سکھا دیں، اور پڑھ کر دکھا دیں کہ کیسے پڑھوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم صلاۃ کا ارادہ کرو تو وضو کرو اور اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رخ کھڑے ہو، پھر اللہ أکبر کہو، پھر قراءت کرو، پھر رکوع کرو، یہاں تک کہ تم رکوع کی حالت میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے کی حالت میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اپنا سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے کی حالت میں مطمئن ہو جاؤ، جب تم ایسا کرو گے تو اپنی صلاۃ پوری کر لو گے، اور اس میں جو کمی کرو گے تو اپنی صلاۃ ہی میں کمی کرو گے''۔ 1

فائدہ 1 :...... مؤلف نے اس سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے رکوع (یا سجدہ) میں تسبیح کا ذکر نہیں کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، آپ اس کو صلاۃ سکھا رہے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ رکوع (یا سجدہ) میں تسبیح ضروری نہیں ہے، لیکن یہ استدلال صحیح نہیں، اس میں بہت سے واجبات کا ذکر نہیں ہے، دراصل اس آدمی میں تعدیل ارکان کی کمی تھی، اسی پر توجہ دلانا مقصود تھا، اس لیے آپ نے اعتدال پر خاص زور دیا، اور بہت سے واجبات کا ذکر نہیں کیا، دیگر روایات میں تسبیحات کا حکم موجود ہے۔

16- بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْمَامِ الرُّكُوعِ

۱۶- باب: رکوع اچھی طرح کرنے کے حکم کا بیان

1055- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ)).

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٢٩٢) (صحيح)

۱۰۵۵- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رکوع اور سجدہ کرو تو انہیں اچھی طرح کرو۔''

17 -بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

۱۷- باب: رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان

1056 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، هَكَذَا، وَأَشَارَ قَيْسٌ إِلَى نَحْوِ الأُذُنَيْنِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٧٧٩) (صحيح الإسناد)

۱۰۵۶- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صلاۃ پڑھی تو دیکھا کہ جب آپ صلاۃ شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے، اور ''سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہتے تو بھی اسی طرح کرتے۔ قیس بن سلیم (راوی حدیث) نے دونوں کانوں تک اشارہ کر کے دکھایا۔

18 - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ فُرُوعِ الأُذُنَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

۱۸- باب: رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر اٹھانے کا بیان

1057- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٨٨١، (تحفة الأشراف: ١١١٨٤) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۵۷- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ انہیں اپنے کانوں کی لو کے برابر کر لیتے۔

19- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

۱۹- باب: رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو کندھوں کے بالمقابل اٹھانے کا بیان

1058- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) قَالَ: ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))، وَكَانَ لا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ۸۷۹، (تحفة الأشراف: ٦٩١٥) (صحيح)

۱۰۵۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ شروع کرتے تو اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے بالمقابل اٹھاتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح کرتے، اور جب "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے تو "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہتے، اور دونوں سجدوں کے درمیان اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

20- اَلرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذَلِكَ

۲۰- باب: رفع یدین نہ کرنے کی رخصت کا بیان

1059- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ أَنَّهُ قَالَ: أَلا أُصَلِّي بِكُمْ صَلاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلا مَرَّةً وَاحِدَةً.

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۰۲۷ (صحيح)

۱۰۵۹- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ نہ پڑھاؤں؟ چنانچہ انہوں نے ہمیں صلاۃ پڑھائی، تو انہوں نے صرف ایک بار رفع یدین کیا۔

21- بَابُ مَا يَقُولُ الإِمَامُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ؟

۲۱- باب: جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے؟

1060- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا، وَقَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))، وَكَانَ لا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: انظرحديث رقم: ٨٧٩ (صحيح)

١٠٦٠۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے بالمقابل اٹھاتے، اور جب رکوع کے لیے اللہ أکبر کہتے، اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تب بھی اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہتے، اور سجدے میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

1061- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٥٢٩٥)، حم٢/٢٧٠ (صحيح)

١٠٦١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہتے۔

22- بَابُ مَا يَقُولُ الْمَأْمُومُ

۲۲۔ باب: مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے؟

1062- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ يَعُودُونَهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلاةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاةَ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٧٩٥، (تحفة الأشراف: ١٤٨٥) (صحيح)

١٠٦٢۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ گھوڑے سے اپنے داہنے پہلو پر گر پڑے، تو لوگ آپ کی عیادت کرنے آپ کے پاس آئے کہ (اسی دوران میں) صلاۃ کا وقت ہوگیا، (تو آپ نے انہیں صلاۃ پڑھائی) جب آپ نے صلاۃ پوری کرلی تو فرمایا: "امام بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، تو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب وہ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے، تو تم "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہو۔ ❶

فائدہ ❶ ......اس حدیث میں اس بات کی دلیل نہیں کہ مقتدی اور امام دونوں "سمع الله لمن حمده" نہ کہیں، جیسا کہ اس میں اس بات کی دلیل نہیں کہ امام اور مقتدی دونوں "سمع الله لمن حمده" کہیں، کیونکہ یہ حدیث اس بات کے بیان کے لیے نہیں آئی ہے کہ اس موقع پر امام یا مقتدی کیا کہیں، بلکہ اس حدیث کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ مقتدی "ربنا لك الحمد" امام کی "سمع الله لمن حمده" کے بعد پڑھے، اس بات کی تائید اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ امام ہونے کے باوجود "ربنا لك الحمد" کہتے تھے، اسی طرح آپ ﷺ کی حدیث "صلّوا کما رأیتموني أصلي" کا عموم بھی اس بات کا متقاضی ہے کہ مقتدی بھی امام کی طرح "سمع الله لمن حمده" کہے۔

1063 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلًا؟)).

تخريج: خ/الأذان ١٢٦ (٧٩٩)، د/الصلاة ١٢١ (٧٧٠)، (تحفة الأشراف: ٣٦٠٥)، ط/القرآن ٧ (٢٥)، حم ٤/٣٤٠، وانظر رقم: ٩٣٢ (صحيح)

۱۰۶۳- رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صلاۃ پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا، تو آپ کے پیچھے ایک شخص نے "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ" (اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں جو پاکیزہ وبابرکت ہیں) کہا، جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''ابھی ابھی (صلاۃ میں) کون بول رہا تھا؟'' تو اس شخص نے عرض کی: میں تھا اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ان میں سے ہر ایک سبقت لے جانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اسے کون پہلے لکھے۔''

23- بَابُ قَوْلِهِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۲۳-باب: ربنا ولك الحمد کہنے کا بیان

1064- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

تخريج: خ/الأذان ١٢٥ (٧٩٦)، بدء الخلق ٧ (٣٢٢٨)، م/الصلاة ١٨ (٤٠٩)، د/الصلاة ١٤٤ (٨٤٨)، ت/الصلاة ٨٣ (٢٦٧)، (تحفة الأشراف: ١٢٥٦٨)، ط/النداء للصلاة ١١ (٤٧)، حم ٢/٣٨٧، ٤١٧، ٤٥٩، ٤٦٧ (صحيح)

۱۰۶۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے، تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم " رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ " کہو، کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہوگا، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

1065- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ خَطَبَنَا، وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، وَعَلَّمَنَا صَلاتَنَا، فَقَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ، فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ الإِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللهُ، وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، - قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ -: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ، فَإِنَّ اللهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا، فَإِنَّ الإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، - قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ -: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ، فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ: التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، سَبْعُ كَلِمَاتٍ، وَهِيَ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٨٣١، (تحفة الأشراف: ٨٩٨٧) (صحيح)

۱۰۶۵- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اور ہمیں ہمارے طریقے بتائے، اور ہماری صلاۃ سکھائی، آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم صلاۃ پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کرو، پھر تم میں سے کوئی ایک امامت کرے، اور جب امام الله أكبر کہے تو تم بھی الله أكبر کہو، اور جب وہ "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" کہے، تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا، اور جب وہ الله أكبر کہے، اور رکوع کرے تو تم بھی الله أكبر کہو اور رکوع کرو، امام تم سے پہلے رکوع کرے گا، اور تم سے پہلے رکوع سے سر بھی اٹھائے گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تو ادھر کی کمی اُدھر پوری ہو جائے گی"، اور جب وہ "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے، تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری پکار سن لے گا؛ کیونکہ اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے فرمایا ہے: اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی، تو جب وہ الله أكبر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی الله أكبر کہو اور سجدہ کرو، امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا، اور تم سے پہلے سجدے سے سر بھی اٹھائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا: "تو ادھر کی کمی اُدھر پوری ہو جائے گی، جب وہ قعدے میں ہو تو تم میں سے ہر ایک کی پہلی دعا یہ ہو: "التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (آداب بندگیاں، پاکیزہ خیراتیں، اور صلاتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رسول ! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک و صالح بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں) یہ سات کلمے ❶ ہیں اور یہ صلاۃ کا سلام ہے۔“

فائدہ ❶ :...... پہلا ”التحيات“ ہے، دوسرا ”الطيبات“، تیسرا ”الصلوات“، چوتھا ”سلام عليك“، پانچواں ”سلام علينا“، چھٹا ”أشهد أن لا إله إلا الله“، اور ساتواں ”أشهد أن محمداً عبده ورسوله“ ہے۔

24۔قَدْرُ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۴۔باب: رکوع سے اٹھنے اور سجدہ کرنے کے درمیان قیام کی مقدار کا بیان

1066۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ رُكُوعُهُ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ .

تخريج: خ/الأذان ۱۲۱ (۷۹۲)، ۱۲۷ (۸۰۱)، ۱۴۰ (۸۲۰)، م/الصلاة ۳۸ (۴۷۱) مطولاً، د/الصلاة ۱۴۷ (۸۵۲، ۸۵۴)، ت/الصلاة ۹۲ (۲۷۹، ۲۸۰)، (تحفة الأشراف: ۱۷۸۱)، حم۴/۲۸۰، ۲۸۵، ۲۸۸، ۲۹۴، ۲۹۸، د/الصلاة ۸۰ (۱۳۷۲، ۱۳۷۳)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ۱۱۹۴، ۱۳۳۳ (صحيح)

۱۰۶۶۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رکوع کرنا، اور رکوع سے سر اٹھانا اور سجدہ کرنا، اور دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا، تقریباً برابر برابر ہوتا تھا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان ارکان کو نبی اکرم ﷺ کامل اعتدال (اطمینان) کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے، صحیحین کی انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو یہاں تک ہے کہ نبی اکرم ﷺ رکوع کے بعد یا دونوں سجدوں کے درمیان اتنا ٹھہرتے کہ کہنے والا یہ تک کہتا (یعنی سوچتا) کہ شاید آپ اگلے رکن میں جانا بھول گئے ہیں۔

25۔بَابُ مَا يَقُولُ فِي قِيَامِهِ ذَلِكَ ؟

۲۵۔باب: رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد قیام میں کیا کہے؟

1067۔ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) .

تخريج: م/الصلاة ۴۰ (۴۷۸)، (تحفة الأشراف: ۵۹۵۴)، حم۱/۲۷۰، ۲۷۶، ۲۷۷، ۳۳۳، ۳۷۰ (صحيح)

۱۰۶۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب ”سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہتے، تو ”اَللّٰهُمَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْيءٍ بَعْدُ " (اے اللہ! تیری تعریف ہے، آسمانوں بھر، زمین بھر اور اس کے بعد تو جس چیز بھر چاہے) کہتے۔

1068۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مِينَاسٍ الْعَدَنِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ السُّجُودَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ ، وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْيءٍ بَعْدُ)) .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٦٤٢)، حم١/٢٧٧، ٣٣٣ (صحيح)

١٠٦٨۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رکوع کے بعد سجدے کا ارادہ کرتے تو "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْيءٍ بَعْدُ" (اے ہمارے رب! تیری تعریف ہے، تیرا شکر ہے آسمان و زمین بھر اور اس کے بعد تو جس چیز بھر چاہے) کہتے۔

1069 ۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ أَبُو أُمَيَّةَ الْحَرَّانِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: - حِينَ يَقُولُ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) -: ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْيءٍ بَعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ ، خَيْرُ مَا قَالَ الْعَبْدُ - وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ - لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) .

تخريج: م/الصلاة ٤٠ (٤٧٧)، د/الصلاة ١٤٤ (٨٤٧)، (تحفة الأشراف: ٤٢٨١)، حم٣/٨٧، ٧١ (صحيح)

١٠٦٩۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے، تو "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْيءٍ بَعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ ، خَيْرُ مَا قَالَ الْعَبْدُ - وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ - لا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" (اے اللہ، ہمارے رب! تیرا شکر ہے آسمان و زمین بھر، اور اس کے بعد تو جس چیز بھر چاہے، اے لائق تعریف و لائق مجد و شرف! بہتر ہے جو بندے نے کہا، اور ہم سب تیرے بندے ہیں، کوئی روکنے والا نہیں جسے تو دے دے، تیرے مقابلے میں مالداروں کی مالداری کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچائے گی) کہتے۔

1070 ۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَسَمِعَهُ حِينَ كَبَّرَ قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ ذَا الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: ((لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَمْدُ)) وَفِي سُجُودِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى)) وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((رَبِّي اغْفِرْ لِي رَبِّي، اغْفِرْ لِي)) وَكَانَ قِيَامُهُ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ .

تخريج: د/الصلاة ١٥١ (٨٧٤)، ت/الشمائل ٣٩ (٢٦٠)، (تحفة الأشراف: ٣٣٩٥)، وقد أخرجه: ق/الإقامة ٢٣ (٨٩٧)، من قوله: "كان يقول بين السجدتين" ويأتي عند المؤلف برقم: ١١٤٦ (صحيح)

(سند میں ''رجل'' جو مبہم راوی ہے بقول شعبہ ''صلہ بن زفر'' ہے، نیز کئی اس کے متابعات بھی ہیں)

١٠٧٠۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلاۃ پڑھی، جب آپ نے تکبیر کہی تو انہوں نے آپ کو کہتے سنا: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ ذَا الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ" (اللہ سب سے بڑا صاحب قدرت وسطوت اور صاحب بزرگی وعظمت ہے)، اور آپ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" کہتے، اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو: "لِرَبِّيَ الْحَمْدُ، لِرَبِّيَ الْحَمْدُ"، (شکر میرے رب کے لیے، شکر میرے رب کے لیے) کہتے، اور سجدے میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى" کہتے، اور دونوں سجدوں کے درمیان "رَبِّي اغْفِرْ لِي رَبِّي اغْفِرْ لِي"، (اے میرے رب! میری مغفرت فرما، اے میرے رب! میری مغفرت فرما) کہتے، اور آپ کا قیام کرنا، رکوع کرنا، اور رکوع سے سر اٹھانا، اور آپ کا سجدہ کرنا، اور دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا، تقریباً سب برابر برابر ہوتا۔

26۔ بَابُ الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

٢٦۔ باب: رکوع کے بعد قنوت پڑھنے کا بیان

1071۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ، يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ، عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ .

تخريج: خ/الوتر ٧ (١٠٠٣)، المغازي ٢٨ (٤٠٩٤)، م/المساجد ٥٤ (٦٧٧)، تحفة الأشراف: ١٦٥٠)، حم٣/١١٦، ٢٠٤، والحديث أخرجه: خ/الوتر ٧ (١٠٠١)، الجنائز ٤٠ (١٣٠٠)، الجهاد ٩ (٢٨٠١)، ١٩ (٢٨١٤)، ١٨٤ (٣٠٦٤)، الجزية ٨ (٣١٧٠)، المغازي ٢٨ (٤٠٨٨، ٤٠٩٢)، (٤٠٩٤، ٤٠٩٦)، الدعوات ٥٨ (٦٣٩٤)، الاعتصام ١٦ (٧٣٤١)، د/الصلاة ٣٤٥ (١٤٤٣)، ق/الإقامة ١٢٠ (١١٨٤)، حم٣/١١٣، ١١٥، ١٦٦، ١٦٧، ١٨٠، ١٨٤، ١٩١، ٢٠٤، ٢١٧، ٢٣٢، ٢٤٩، ٢٦١، د/الصلاة ٢١٦ (١٦٣٧) (صحيح)

١٠٧١۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی، آپ اس میں رعل، ذکوان اور عصیہ نامی قبائل ❶ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی، بد دعا کرتے رہے۔

فائدہ ❶: ......رعل، ذکوان اور عصیہ تینوں قبائل کے نام ہیں، جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قراء کو دھوکے سے قتل کر دیا تھا، آپ نے ان پر ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی تھی، جو رکوع کے بعد پڑھی جاتی ہے، یہ وتر والی قنوت نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی، وتر والی قنوت میں تو افضل یہ ہے کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے، جائز رکوع کے بعد بھی ہے۔

27۔ بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

۲۷۔ باب: صبح کی صلاۃ میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان

1072۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، سُئِلَ، هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ: قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: بَعْدَ الرُّكُوعِ .

تخريج: خ/الوتر ٧ (١٠٠١)، م/المساجد ٥٤ (٦٧٧) مختصراً، د/الصلاة ٣٤٥ (١٤٤٤)، ق/الإقامة ١٢٠ (١١٨٤)، حم٣/١١٣، د/الصلاة ٢١٦ (١٦٤٠)، (تحفة الأشراف: ١٤٥٣) (صحيح)

۱۰۷۲۔ ابن سیرین سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی صلاۃ میں قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! (پڑھی ہے) پھر ان سے پوچھا گیا، رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ کہا: رکوع کے بعد ❶۔

فائدہ ❶:......اور رکوع سے پہلے کی بھی روایت موجود ہے جیسا کہ ابن ماجہ (حدیث رقم:۱۱۸۳) میں "قنت قبل الركوع وبعده" کے الفاظ آئے ہیں اور اس کی سند قوی ہے۔ گویا دونوں طرح جائز ہے۔

1073۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، قَامَ هُنَيْهَةً .

تخريج: د/الصلاة ٣٤٥ (١٤٤٦)، (تحفة الأشراف: ١٥٦٦٧) (صحيح)

۱۰۷۳۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی صلاۃ پڑھی تھی، بیان کیا کہ جب آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا تو آپ تھوڑی دیر کھڑے رہے۔

1074۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ)) .

تخريج: خ/الأدب ١١٠ (٦٢٠٠)، م/المساجد ٥٤ (٦٧٥)، ق/الإقامة ١٤٥ (١٢٤٤)، حم٢/٢٣٩، د/الصلاة ٢١٦ (١٦٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٣١٣٢)، والحديث أخرجه: خ/الأذان ١٢٨ (٨٠٤)، الاستسقاء ٢ (١٠٠٦)، الجهاد ٩٨ (٢٩٣٢)، الأنبياء ١٩ (٣٣٨٦)، تفسير آل عمران ٩ (٤٥٠٦)، تفسير النساء ٢١ (٤٥٩٨)، الدعوات ٥٨ (٦٣٩٣)، الإكراه ١٥ (٦٩٤٠)، د/الصلاة ٣٤٥ (١٤٤٢)،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حم۲/ ۲۳۹، ۲۵۵، ۲۷۱، ۴۱۸، ۴۷۰، ۵۰۷، ۵۲۱، د/الصلاة ۲۱۶ (۱۶۳۶) (صحیح)

۱۰۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی صلاۃ میں دوسری رکعت سے اپنا سر اٹھایا تو آپ نے دعا کی: ''اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ '' (اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزور لوگوں کو دشمنوں کے چنگل سے نجات دے، اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی پکڑ سخت کر دے، اور ان کے اوپر یوسف علیہ السلام (کی قوم) جیسا قحط مسلط کر دے۔''

1075 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلاةِ - حِينَ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ -: ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ - قَائِمٌ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ -: ((اَللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ))، ثُمَّ يَقُولُ: ((اَللَّهُ أَكْبَرُ))، فَيَسْجُدُ، وَضَاحِيَةُ مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُخَالِفُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

تخريج: حديث سعيد بن المسيب أخرجه: خ/الأذان ۱۲۸ (۸۰۳) مطولاً، (تحفة الأشراف: ۱۳۱۵۵)، وحديث أبي سلمة أخرجه: د/الصلاة ۳۴۵ (۱۴۴۲)، (تحفة الأشراف: ۱۵۱۵۹) (صحيح)

۱۰۷۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ میں جس وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہتے تو دعا کرتے، سجدے میں جانے سے پہلے کھڑے ہو کر کہتے: "اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ" (اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو دشمنوں کے چنگل سے نجات دے، اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی پکڑ سخت کر دے، اور ان پر یوسف سا قحط مسلط کر دے)، پھر آپ اللہ أکبر کہتے اور سجدہ کرتے، ان دنوں قبیلۂ مضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف تھا۔

28 - بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلاةِ الظُّهْرِ

۲۸-باب: ظہر کی صلاۃ میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان

1076 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صَلاةِ الظُّهْرِ وَصَلاةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ، وَصَلاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَفَرَةَ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: خ/الأذان ١٢٦ (٧٩٧)، م/المساجد ٥٤ (٦٧٦)، د/الصلاة ٣٤٥ (١٤٤٠)، (تحفة الأشراف: ١٥٤٢١)، حم٢/٢٥٥، ٣٣٧، ٤٧٠ (صحیح)

١٠٧٦۔ ابوسلمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ قریب تر کر کے دکھاؤں گا؛ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہنے کے بعد ظہر کی آخری رکعت میں اور صلاۃ عشا میں، اور فجر کی صلاۃ میں قنوت پڑھتے تو مومنوں کے لیے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے تھے۔

29۔ بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلاةِ الْمَغْرِبِ

٢٩۔ باب: مغرب کی صلاۃ میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان

1077۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، ح و أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ، قَالا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ. وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج: م/المساجد ٥٤ (٦٧٨)، د/الصلاة ٣٤٥ (١٤٤١)، ت/الصلاة ١٧٨ (٤٠١)، (تحفة الأشراف: ١٧٨٢)، حم٤/٢٨٠، ٢٨٥، ٢٩٩، ٣٠٠، د/الصلاة ٢١٦ (١٦٣٨، ١٦٣٩) (صحیح)

١٠٧٧۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر میں اور مغرب میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔
عبیداللہ بن سعید کی روایت میں "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ" کے بجائے "أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ" ہے۔

30۔ بَابُ اللَّعْنِ فِي الْقُنُوتِ

٣٠۔ باب: دعائے قنوت میں لعنت بھیجنے کا بیان

1078۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ. ح وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا - قَالَ شُعْبَةُ: لَعَنَ رِجَالاً وَقَالَ هِشَامٌ: يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ - ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ، هَذَا قَوْلُ هِشَامٍ، وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلاً وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ.

تخریج: حديث شعبة عن قتادة عن أنس أخرجه: م/المساجد ٥٤ (٦٧٧)، حم٣/٢١٦، ٢٥٩، ٢٧٨، (تحفة الأشراف: ١٢٧٣)، وحديث هشام عن قتادة عن أنس أخرجه: خ/المغازي ٢٨ (٤٠٨٩)، م/المساجد ٥٤ (٦٧٧)، ق/الإقامة ١٤٥ (١٢٤٣)، حم٣/١١٥، ١٨٠، ٢١٧، ٢٤٩، ٢٦١، (تحفة الأشراف: ١٣٥٤) (صحیح)

١٠٧٨۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی۔
شعبہ کی روایت میں ہے آپ نے چند لوگوں پر لعنت بھیجی، اور ہشام کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ عرب کے کچھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلوں پر رکوع کے بعد بددعا فرماتے تھے، پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا، یہ قول ہشام کا ہے، اور شعبہ قتادہ سے اور قتادہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھی، آپ رعل، ذکوان اور لحیان قبائل پر لعنت بھیج رہے تھے۔

31۔ بَابُ لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقُنُوتِ

۳۱۔ باب: دعائے قنوت میں منافقین پر لعنت بھیجنے کا بیان

1079 ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلاةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلانًا وَفُلانًا))، يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فَأَنْزَلَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾ .

تخريج: خ/المغازي ۲۱ (٤٠٦٩)، تفسير آل عمران ۹ (٤٥٥٩)، الاعتصام ۱۷ (۷۳٤٦)، (تحفة الأشراف: ٦٩٤٠)، حم۲/۹۳، ۱٤۷ (صحيح)

۱۰۷۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت آپ نے فجر کی صلاۃ میں آخری رکعت سے اپنا سر اٹھایا کچھ منافقوں پر لعنت بھیجتے ہوئے سنا، آپ کہہ رہے تھے: ''اے اللہ! تو فلاں فلاں کو رسوا کر''، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾، ❶ (اے محمد! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے یا عذاب دے، کیونکہ وہ ظالم ہیں)۔

فائدہ ❶ :......(آل عمران: ۱۲۸)۔

32۔ تَرْكُ الْقُنُوتِ

۳۲۔ باب: قنوتِ (نازلہ) چھوڑ دینے کا بیان

1080۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهُ .

تخريج: انظرحديث رقم: ۱۰۷۸ (صحيح)

۱۰۸۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی، آپ عرب کے ایک قبیلے پر بددعا کر رہے تھے، پھر آپ نے اسے ترک کر دیا۔

1081 ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ خَلَفٍ - وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ - عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ، ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ! إِنَّهَا بِدْعَةٌ.

تخريج: ت/الصلاة ١٧٩ (٤٠٢)، ق/الإقامة ١٤٥ (١٢٤١)، (تحفة الأشراف: ٤٩٧٦)، حم٣/٤٧٢، و ٦/٣٩٤ (صحيح)

۱۰۸۱- ابو مالک اشجعی (سعد) اپنے والد (طارق بن اشیم) سے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صلاۃ پڑھی تو آپ نے دعائے قنوت نہیں پڑھی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صلاۃ پڑھی تو انہوں نے بھی دعائے قنوت نہیں پڑھی، عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صلاۃ پڑھی تو انہوں نے بھی دعائے قنوت نہیں پڑھی، عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے صلاۃ پڑھی تو انہوں نے بھی دعائے قنوت نہیں پڑھی، اور علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے صلاۃ پڑھی تو انہوں نے بھی دعائے قنوت نہیں پڑھی، پھر انہوں نے کہا: میرے بیٹے! یہ (یعنی: مداومت) بدعت ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... قنوتِ نازلہ فجر میں بوقت ضرورت پڑھی گئی تھی، پھر چھوڑ دی گئی، اس لیے مداومت (ہمیشہ پڑھنے) کو انہوں نے بدعت کہا، ضرورت پڑنے پر اب بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

33-بَابُ تَبْرِيدِ الْحَصَى لِلسُّجُودِ عَلَيْهِ

۳۳-باب: کنکریوں پر سجدہ کرنے کے لیے انہیں ٹھنڈا کرنے کا بیان

1082- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ، فَآخُذُ قَبْضَةً مِنْ حَصًى فِي كَفِّي أُبَرِّدُهُ، ثُمَّ أُحَوِّلُهُ فِي كَفِّي الآخَرِ، فَإِذَا سَجَدْتُ وَضَعْتُهُ لِجَبْهَتِي.

تخريج: د/الصلاة ٤ (٣٩٩)، (تحفة الأشراف: ٢٢٥٢)، حم٣/٣٢٧ (صحيح)

۱۰۸۲- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم ظہر کی صلاۃ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے، میں صلاۃ میں ہی ایک مٹھی کنکری اپنے ہاتھ میں لے لیتا، اسے ٹھنڈا کرتا، پھر اسے دوسرے ہاتھ میں پلٹ دیتا، تو جب سجدہ کرتا تو اسے اپنی پیشانی کے نیچے رکھ لیتا۔

34-بَابُ التَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ

۳۴-باب: سجدہ کرنے کے لیے اللہ أکبر کہنے کا بیان

1083- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَى أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ: لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا - قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي: - صَلاَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: خ/الأذان ١١٦ (٧٨٦)، ١٤٤ (٨٢٦)، م/الصلاة ١٠ (٣٩٣)، د/الصلاة ١٤٠ (٨٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٤٨)، حم ٤/٤٠٠، ٤٢٨، ٤٢٩، ٤٣٢، ٤٤٠، ٤٤٤، ويأتي عند المؤلف برقم: ١١٨١ (صحيح)

١٠٨٣۔ مطرف کہتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما دونوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صلاۃ پڑھی، جب وہ سجدہ کرتے تو اللہ أکبر کہتے، اور جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو اللہ أکبر کہتے، اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو اللہ أکبر کہتے، جب وہ صلاۃ پڑھ چکے تو عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: انہوں نے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ یاد دلا دی۔

1084۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَيَحْيَى، قَالاَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - يَفْعَلاَنِهِ.

تخريج: حديث أسود عن عبدالله أخرجه: ت/الصلاة ٧٤ (٢٥٣)، (تحفة الأشراف: ٩١٧٤)، حم ١/٣٨٦، ٣٩٤، ٤١٨، ٤٢٧، ٤٤٢، ٤٤٣، د/الصلاة ٤٠ (١٢٤٨)، وحديث علقمة كحديث أسود، (تحفة الأشراف: ٩٤٧٠)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١١٤٣، ١١٥٠، ١٣٢٠ (صحيح)

١٠٨٤۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جھکنے اور اٹھنے میں اللہ أکبر کہتے تھے، ❶ اور آپ اپنے دائیں اور بائیں دونوں طرف سلام پھیرتے، ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... مراد یہ ہے کہ اکثر جھکتے اور اٹھتے وقت "الله أكبر" کہتے، ورنہ رکوع سے اٹھتے وقت "الله أكبر" نہیں کہتے تھے، بلکہ اس کے بجائے "سمع الله لمن حمده" کہتے۔

35۔ بَابُ كَيْفَ يَخِرُّ لِلسُّجُودِ؟

٣٥۔ باب: سجدے کے لیے (زمین پر) کیسے جھکے؟

1085۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوسُفَ - وَهُوَ ابْنُ مَاهَكَ - يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمٍ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ لا أَخِرَّ إِلا قَائِمًا.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٤٣٧)، حم ٣/٤٠٢ (صحيح الإسناد)

١٠٨٥۔ حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ میں کھڑے کھڑے ہی سجدے میں گروں گا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یعنی رکوع سے واپس قیام میں جاؤں گا، اور سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد سجدہ کے لیے جھکوں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

36-بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُودِ

۳۶-باب: سجدہ کرتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان

1086- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١١٨٤)، وانظرحديث رقم: ٨٨١ (صحيح)

(دونوں سجدوں کے درمیان رفع الیدین کے ذکر کے بغیر یہ حدیث رقم: ۸۸۱ میں گزر چکی ہے)

۱۰۸۶- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو صلاۃ میں، جب آپ رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے اور جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے ❶ رفع یدین کرتے دیکھا، یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کی لو کے بالمقابل کر لیتے۔ ❷

فائدہ ❶ :...... اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھار سجدے میں جاتے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت بھی رفع یدین کرتے تھے۔

فائدہ ❷ :...... گرچہ بعض علما نے "دونوں سجدوں میں جاتے اور ان سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین" والے اس ٹکڑے کی تصحیح کی ہے، مگر اکثر علما اور رفع الیدین کے قائل ائمہ نے اس ٹکڑے کی تضعیف کی ہے، اس کے راوی "قتادہ" مدلس ہیں، اور انہوں نے اسے عنعنہ سے روایت کیا ہے اس باب میں دیگر روایات بھی کلام سے خالی نہیں ہیں، جب کہ سجدے میں رفع الیدین کرنے والی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت صحیحین کی ہے۔

1087- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

تخريج: تفرد به النسائي، وانظرحديث رقم: ٨٨١ (بدون ذكر الزيادة)، (تحفة الأشراف: ١١١٨٤) (صحيح)

۱۰۸۷- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اسی کے مثل روایت ذکر کی۔

1088- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

تخريج: تفرد به النسائي، انظرحديث رقم: ٨٨١ (بدون ذكر الزيادة)، (تحفة الأشراف: ١١١٨٤) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۸۸۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صلاۃ میں داخل ہوجاتے..... پھر آگے انہوں نے اسی طرح کی حدیث ذکر کی، اس میں انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو بھی ایسا ہی کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو بھی۔''

37۔ تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ

۳۷۔ باب: سجدہ کرتے وقت رفع یدین نہ کرنے کا بیان

1089 ۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوفِيُّ الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ، وَكَانَ لا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ .

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٦٩٦٢)، حم٢/٤٧، ١٤٧ (صحيح)

۱۰۸۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور سجدہ کرنے میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

38 ۔ بَابُ أَوَّلِ مَا يَصِلُ إِلَى الأَرْضِ مِنَ الإِنْسَانِ فِي سُجُودِهِ

۳۸۔ باب: سجدے میں سب سے پہلے زمین پر پہنچنے والے انسانی عضو کا بیان

1090۔أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْقُومَسِيُّ الْبَسْطَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا - يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ -، قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

تخريج: د/الصلاة ١٤١ (٨٣٨)، ت/الصلاة ٨٤ (٢٦٨)، ق/الإقامة ١٩ (٨٨٢)، (تحفة الأشراف: ١١٧٨٠)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١١٥٥ (ضعيف)

(شریک القاضی جب کسی روایت میں منفرد ہوں تو ان کی روایت قبول نہیں کی جاتی، اور وہ یہاں اس روایت میں منفرد ہیں)

۱۰۹۰۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھتے، اور جب اٹھتے تو اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ اٹھاتے۔

1091 ۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاتِهِ، فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ)).

تخريج: د/الصلاة ١٤١ (٨٤٠، ٨٤١)، ت/الصلاة ٨٥ (٢٦٩)، (تحفة الأشراف: ١٣٨٦٦)، حم٢/٣٨١، د/الصلاة ٧٤ (١٣٦٠) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰۹۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی اپنی صلاۃ کا قصد کرتا ہے تو وہ بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے؟۔“ ❶

فائدہ ❶ :......آپ ﷺ کا یہ ارشاد ”استفہام انکاری“ ہے، یعنی ایسا نہیں کرنا چاہیے، یعنی اونٹ کے بیٹھنے کی طرح صلاۃ میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ واضح رہے کہ چوپایوں کے گھٹنے ان کے اگلے دونوں پاؤں میں ہوتے ہیں، اونٹ پہلے اپنے اگلے پاؤں رکھتا ہے، یعنی گھٹنے پہلے رکھتا ہے، اور انسان کو صلاۃ میں اونٹ کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے، اس لیے انسان اونٹ کی مخالفت کرتے ہوئے پہلے اپنے ہاتھ رکھے پھر گھٹنے۔

1092۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْبَعِيرِ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ۱۰۹۱ (صحيح)

۱۰۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنا ہاتھ زمین پر رکھے، اور وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے۔“

39۔ بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِي السُّجُودِ

۳۹۔ باب: سجدے میں ہاتھوں کو چہرے کے ساتھ زمین پر رکھنے کا بیان

1093۔ أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ دَلُّوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ، قَالَ: ((إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ، فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا)).

تخريج: د/الصلاة ۱۵۵ (۸۹۲)، (تحفة الأشراف: ۷۵۴۷)، حم۲/۶ (صحيح)

۱۰۹۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دونوں ہاتھ سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے، لہٰذا جب تم میں کا کوئی اپنا چہرہ زمین پر رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے، اور جب اسے اٹھائے تو ان دونوں کو بھی اٹھائے۔“

40۔ بَابٌ عَلَى كَمِ السُّجُودُ؟

۴۰۔ باب: کتنے اعضا پر سجدہ کرے؟

1094۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ، وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: خ/الأذان ١٣٣ (٨٠٩، ٨١٠)، ١٣٧ (٨١٥)، ١٣٨ (٨١٦)، م/الصلاة ٤٤ (٤٩٠)، د/الصلاة ١٥٥ (٨٨٩، ٨٩٠)، ت/الصلاة ٨٨ (٢٧٣)، ق/الإقامة ١٩ (٨٨٣)، ٦٧ (١٠٤٠)، (تحفة الأشراف: ٥٧٣٤)، حم١/٢٢١، ٢٢٢، ٢٥٥، ٢٧٠، ٢٧٩، ٢٨٠، ٢٨٥، ٢٨٦، ٢٩٠، ٣٠٥، ٣٢٤، د/الصلاة ٧٣ (١٣٥٧)، وأعاده المؤلف بأرقام: ١١١٤، ١١١٦ (صحيح)

۱۰۹۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ سات اعضا ❶ پر سجدہ کریں، اور اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹیں۔ ❷

فائدہ ❶ :...... سات اعضا سے مراد چہرہ مع ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں ہیں، جیسا کہ اگلی حدیث میں اس کی تفسیر آ رہی ہے۔

فائدہ ❷ :...... بالوں کو سمیٹنا یہ ہے کہ سب کو اکٹھا کر کے جوڑا باندھ لے، یا دستار میں رکھ لے، اور کپڑوں کا سمیٹنا یہ ہے کہ سجدے یا رکوع میں جاتے وقت کپڑوں کو اس خیال سے سمیٹے کہ کپڑوں میں گرد نہ لگے۔

41ـ تَفْسِيرُ ذَلِكَ

۴۱ـ باب: اعضا سجود کی تفصیل کا بیان

1095ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مِنْهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ)).

تخريج: م/الصلاة ٤٤ (٤٩١)، د/الصلاة ١٥٥ (٨٩١)، ت/الصلاة ٨٨ (٢٧٢)، ق/الإقامة ١٩ (٨٨٥)، (تحفة الأشراف: ٥١٢٦)، حم١/٢٠٦، ٢٠٨، ويأتي عند المؤلف في باب ٤٦ (برقم: ١١٠٠) (صحيح)

۱۰۹۵۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتوں اعضا: اس کا چہرہ، اس کے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، اور دونوں پیر بھی سجدہ کرتے ہیں۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... ناک چہرہ کا ایک جزء ہے اس لیے پیشانی اور ناک دونوں سے سجدہ کرنا ضروری ہے۔

42ـ اَلسُّجُودُ عَلَى الْجَبِينِ

۴۲ـ باب: پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان

1096ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لَهُ- عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى جَبِينِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ. مُخْتَصَرٌ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: خ/الأذان ٤١ (٦٦٩)، ١٣٥ (٨١٣)، ١٥١ (٨٣٦)، ليلة القدر ٢ (٢٠١٦)، الاعتكاف ١ (٢٠٢٧)، ٩ (٢٠٣٦)، ١٣ (٢٠٤٠)، م/الصوم ٤٠ (١١٦٧)، د/الصلاة ١٥٧ (٨٩٤، ٨٩٥)، ١٦٦ (٩١١)، ٣٢٠ (١٣٨٢)، ق/الصيام ٥٦ (١٧٦٦)، ٦٢ (١٧٧٥)، (تحفة الأشراف: ٤٤١٩)، ط/الاعتكاف ٦ (٩)، حم٣/٧، ٢٤، ٦٠، ٧٤، ٩٤، ويأتي عند المؤلف في السهو ٩٨ (برقم: ١٣٥٧) مطولاً (صحيح)

۱۰۹۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (رمضان کی) اکیسویں رات کی صبح کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کا نشان تھا، یہ ایک لمبی حدیث کا اختصار ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... تفصیل سے یہی حدیث باب السہو (۱۳۵۷) میں وارد ہوئی ہے۔

43۔ اَلسُّجُودُ عَلَى الْأَنْفِ

۴۳۔ باب: ناک پر سجدہ کرنے کا بیان

1097 ۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، لَا أَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ: الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ)).

تخريج: خ/الأذان ١٣٤ (٨١٢)، م/الصلاة ٤٤ (٤٩٠)، ق/الإقامة ١٩ (٨٨٤)، (تحفة الأشراف: ٥٧٠٨)، حم١/٢٢٢، ٢٩٢، ٣٠٥، د/الصلاة ٧٣ (١٣٥٨)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٠٩٨، ١٠٩٩ (صحيح)

۱۰۹۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات اعضا: پیشانی اور ناک، دونوں ہتھیلی، دونوں گھٹنے، اور دونوں پیر پر سجدہ کروں، اور بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔“

44۔ اَلسُّجُودُ عَلَى الْيَدَيْنِ

۴۴۔ باب: دونوں ہاتھ پر سجدہ کرنے کا بیان

1098۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ النَّسَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ -وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَنْفِ- وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ١٠٩٧، (تحفة الأشراف: ٥٧٠٨) (صحيح)

۱۰۹۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے: پیشانی پر، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر کا اشارہ کیا، اور دونوں ہتھیلی، دونوں گھٹنے، اور دونوں پیر کے کناروں، یعنی انگلیوں پر۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

45۔ بَابُ السُّجُودِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

۴۵۔باب: دونوں گھٹنے پر سجدہ کرنے کا بیان

1099 ۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ، وَنُهِيَ أَنْ يَكْفِتَ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ: عَلَى يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ لَنَا ابْنُ طَاوُسٍ: وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَبْهَتِهِ، وَأَمَرَّهَا عَلَى أَنْفِهِ. قَالَ: هَذَا وَاحِدٌ، وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ.

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۰۹۷، (تحفة الأشراف: ۵۷۰۸) (صحيح)

۱۰۹۹۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو سات اعضا پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، اور بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنے سے روکا گیا: اپنی دونوں ہتھیلی، دونوں گھٹنے اور انگلیوں کے سروں پر۔

سفیان کہتے ہیں: ابن طاوس نے اپنے دونوں ہاتھ پیشانی پر رکھے، اور انہیں اپنی ناک پر گزارا، اور کہا: یہ سب ایک ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ الفاظ محمد بن منصور کے ہیں۔

46۔ بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

۴۶۔باب: دونوں پیر پر سجدہ کرنے کا بیان

1100 ۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۰۹۵، (تحفة الأشراف: ۵۱۲۶) (صحيح)

۱۱۰۰۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے ساتوں اعضا یعنی اس کا چہرہ، دونوں ہتھیلی، دونوں گھٹنے اور دونوں پیر سجدہ کرتے ہیں۔''

47 ۔ بَابُ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ

۴۷۔باب: سجدے میں دونوں پیر کھڑا رکھنے کا بیان

1101۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ، لاَأُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى نَفْسِكَ)) .

تخريج: انظرحديث رقم: ١٦٩، (تحفة الأشراف: ١٧٨٠٧) (صحيح)

۱۱۰۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پہ نہیں ملے تو میں تلاش کرتی ہوئی آپ تک پہنچی، آپ سجدے میں تھے، آپ کے دونوں قدم کھڑے تھے، اور آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ، لاَ أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ" (اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیری ناراضی سے، تیرے عفوودرگزر کی تیری سزا اور عقوبت سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے غضب سے، میں تیری تعریف کی طاقت نہیں رکھتا، تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف بیان کی ہے)۔

48۔ بَابُ فَتْحِ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُودِ

۴۸۔ باب: سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کو کھلا رکھنے کا بیان

1102۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَهْوَى إِلَى الأَرْضِ سَاجِدًا، جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبِطَيْهِ، وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ. مُخْتَصَرٌ.

تخريج: انظرحديث رقم: ١٠٤٠، (تحفة الأشراف: ١١٨٩٧) (صحيح)

۱۱۰۲۔ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرنے کے لیے زمین کی طرف جھکتے تو اپنے بازوؤں کو اپنی بغل سے الگ رکھتے، اور اپنے پیر کی انگلیوں کو کھلا رکھتے۔ یہ ایک لمبی حدیث کا اختصار ہے۔

49۔ بَابُ مَكَانِ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُودِ

۴۹۔ باب: سجدہ میں دونوں ہاتھ رکھنے کی جگہ کا بیان

1103۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ: لأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ أُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اسْتَقْبَلَ بِهِمَا الصَّلاةَ.

تخريج: انظرحديث رقم: ٨٩٠، (تحفة الأشراف: ١١٧٨١) (صحيح)

۱۱۰۳۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ ضرور دیکھوں گا (کہ آپ کیسے صلاۃ پڑھتے ہیں تو میں نے دیکھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ أکبر کہا، اور اپنے دونوں ہاتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کے دونوں انگوٹھوں کو آپ کے دونوں کانوں کے قریب دیکھا، اور جب آپ نے رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو "اللہ أکبر" کہا، اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا، اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا، پھر آپ نے "اللہ أکبر" کہا اور سجدہ کیا، آپ کے دونوں ہاتھ آپ کی دونوں کانوں کی اس جگہ تک اٹھے جہاں تک آپ نے شروع صلاۃ میں انہیں اٹھایا تھا (یعنی انہیں دونوں کانوں کے بالمقابل اٹھایا)۔

50- بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُودِ

۵۰- باب: سجدے میں بازوؤں کو زمین پر نہ بچھانے کا بیان

1104- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ - وَاسْمُهُ: أَيُّوبُ بْنُ أَبِي مِسْكِينٍ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١١٤٣)، حم٣/١٠٩، ٢٠٢، ٢٣١، ٢٧٩ (صحيح)

۱۱۰۴- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں کوئی شخص سجدے میں اپنے دونوں بازو (زمین پر) کتے کے بچھانے کی طرف نہ بچھائے۔''

51- بَابُ صِفَةِ السُّجُودِ

۵۱- باب: سجدہ کرنے کے طریقے کا بیان

1105- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ السُّجُودَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ، وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ، وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ.

تخريج: د/الصلاة ١٥٨ (٨٩٦)، حم٤/٣٠٣، (تحفة الأشراف: ١٨٦٤) (ضعيف)

(سند میں شریک القاضی حافظے کے کمزور راوی ہیں)

۱۱۰۵- ابو اسحاق سبیعی کہتے ہیں کہ براء رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کر کے دکھایا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، اور اپنی سرین اٹھائے رکھی، اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

1106- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ - هُوَ النَّضْرُ - قَالَ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى جَخَّى.

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٩٠٢) (صحيح)

۱۱۰۶- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ پڑھتے تو اپنے دونوں بازو کھلا رکھتے اور انہیں اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے اور اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھتے۔

1107- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى، فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ .

تخريج: خ/الصلاة ٢٧ (٣٩٠)، الأذان ١٣٠ (٨٠٧)، المناقب ٢٣ (٣٥٦٤)، م/الصلاة ٤٦ (٤٩٥)، (تحفة الأشراف: ٩١٥٧)، حم٥/٣٤٥ (صحيح)

۱۱۰۷۔ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے بیچ کشادگی رکھتے، یہاں تک کہ آپ کے بغل کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔

1108 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لأَبْصَرْتُ إِبْطَيْهِ. قَالَ أَبُو مِجْلَزٍ، كَأَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ لأَنَّهُ فِي صَلاةٍ .

تخريج: د/الصلاة ١١٨ (٧٤٦)، (تحفة الأشراف: ١٢٢١٥) (صحيح)

۱۱۰۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوتا تو میں آپ کی دونوں بغل ضرور دیکھا ہوتا۔ ❶ ابومجلز کہتے ہیں کہ گویا انہوں نے یہ بات اس وجہ سے کہی ہے کیوں کہ وہ صلاۃ میں موجود تھے۔

فائدہ ❶ :...... مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ اس قدر کشادہ رکھتے کہ آپ کی دونوں بغل کی سفیدی دکھائی دیتی۔

1109 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَقْرَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكُنْتُ أَرَى عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ .

تخريج: ت/الصلاة ٨٩ (٢٧٤)، ق/الإقامة ١٩ (٨٨١)، (تحفة الأشراف: ٥١٤٢)، حم٤/٣٥ (صحيح)

۱۱۰۹۔ عبداللہ بن اقرم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھی، جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے آپ کی دونوں بغل کی سفیدی نظر آتی۔

52- بَابُ التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

۵۲۔ باب: سجدے میں بازو کو پہلو سے الگ رکھنے کا بیان

1110 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الأَصَمِّ -، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ الأَصَمِّ -، عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ، حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ .

تخريج: م/الصلاة ٤٦ (٤٩٦، ٤٩٧)، د/الصلاة ١٥٨ (٨٩٨)، ق/الإقامة ١٩ (٨٨٠)، (تحفة الأشراف: ١٨٠٨٣)، حم٦/٣٣١، ٣٣٢، ٣٣٥، د/الصلاة ٧٩ (١٣٦٩، ١٣٧٠، ١٣٧١)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١١٤٨ (صحيح)

۱۱۱۰۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ اپنے پہلو سے جدا رکھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہاں تک کہ اگر کوئی بکری کا بچہ آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔

53۔ بَابُ الاعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

۵۳۔ باب: سجدے میں اپنی ہیئت درمیانی رکھنے کا بیان

1111 ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، ح وأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلاَ يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ)) . اللَّفْظُ لإِسْحَاقَ .

تخريج: حديث سعيد عن قتادة عن أنس قد تقدم، انظرحديث رقم: ۱۰۲۹، (تحفة الأشراف: ۱۱۹۷)، وحديث شعبة عن قتادة عن أنس أخرجه: خ/الأذان ۱٤۱ (۸۲۲)، م/الصلاة ٤٥ (٤٩٣)، د/الصلاة ۱٥۸ (۸۹۷)، ت/الصلاة ۹۰ (۲۷٦)، حم۳/۱۱٥، ۱۷۷، ۱۷۹، ۲۰۲، ۲۷٤، ۲۹۱، د/الصلاة ۷٥ (۱۳٦۱)، (تحفة الأشراف: ۱۲۳۷) (صحيح)

۱۱۱۱۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سجدے میں اپنی ہیئت درمیانی رکھو ❶ اور تم میں سے کوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔“ یہ الفاظ اسحاق بن راہویہ کے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... سجدے میں اپنی ہیئت درمیانی رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھے، اور کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو ران سے الگ رکھے۔

54۔ بَابُ إِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي السُّجُودِ

۵۴۔ باب: سجدے میں پیٹھ سیدھی رکھنے کا بیان

1112 ـ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى - وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ - عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لاَ تُجْزِءُ صَلاَةٌ، لاَيُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)) .

تخريج: انظر حديث رقم: ۱۰۲۸، (تحفة الأشراف: ۹۹۹٥) (صحيح)

۱۱۱۲۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ صلاۃ کفایت نہیں کرتی جس میں آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ رکھے۔“

55 ـ بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ

۵۵۔ باب: کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے سے ممانعت کا بیان

1113 ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ تَمِيمَ بْنَ مَحْمُودٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ شِبْلٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَلاثٍ: عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلاةِ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرُ .

تخريج: د/الصلاة ١٤٨ (٨٦٢)، ق/الإقامة ٢٠٤ (١٤٢٩)، (تحفة الأشراف: ٩٧٠١)، حم٣/٤٢٨، ٤٤٤، د/الصلاة ٧٥ (١٣٦٢) (حسن)

۱۱۱۳۔عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں سے منع کیا ہے: ایک کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے، دوسری درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے سے، اور تیسری یہ کہ آدمی صلاۃ کے لیے ایک جگہ خاص کر لے جیسے اونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ کو خاص کر لیتا ہے۔

56 ـ بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ فِي السُّجُودِ

۵۶۔باب: سجدے میں بال سمیٹنے کی ممانعت کا بیان

1114 ـ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَرَوْحٌ - يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، وَلا أَكُفَّ شَعْرًا وَلاَ ثَوْبًا)) .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٩٤، (تحفة الأشراف: ٥٧٣٤) (صحيح)

۱۱۱۴۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضا پر سجدہ کروں، اور بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔''

57 ـ بَابُ مَثَلِ الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ

۵۷۔باب: سر میں جوڑا باندھے ہوئے مصلی کی مثال کا بیان

1115ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو السَّرْحِيُّ - مِنْ وَلَدِ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ - قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَاللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي، وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ، فَقَامَ، فَجَعَلَ يَحُلُّهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: مَالَكَ وَرَأْسِي؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ)).

تخريج: م/الصلاة ٤٤ (٤٩٢)، د/الصلاة ٨٨ (٦٤٧)، (تحفة الأشراف: ٦٣٣٩)، حم١/٣٠٤، ٣١٦، د/الصلاة ١٠٥ (١٤٢١) (صحيح)

۱۱۱۵۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں صلاۃ پڑھتے دیکھا کہ ان کے سر میں پیچھے جوڑا بندھا ہوا تھا، تو وہ کھڑے ہو کر اسے کھولنے لگے، جب عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سلام پھیر چکے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، اور کہنے لگے: آپ کو میرے سر سے کیا مطلب تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”اس کی مثال اُس آدمی جیسی ہے جو صلاۃ پڑھ رہا ہو اور اس کے ہاتھ بندھے ہوں۔“

58 ـ النَّهْيُ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي السُّجُودِ

۵۸۔باب: سجدے میں کپڑا نہ سمیٹنے کا بیان

1116 ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٩٤، (تحفة الأشراف: ٥٧٣٤) (صحيح)

۱۱۱۶۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور بال اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے۔

59ـ بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثِّيَابِ

۵۹۔باب: کپڑوں پر سجدہ کرنے کا بیان

1117 ـ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ -هُوَ السُّلَمِيُّ- قَالَ: حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ.

تخريج: خ/الصلاة ٢٣ (٣٨٥)، المواقيت ١١ (٥٤٢)، العمل في الصلاة ٩ (١٢٠٨)، م/المساجد ٣٣ (٦٢٠)، د/الصلاة ٩٣ (٦٦٠)، ت/الصلاة ٢٩٤ (الجمعة ٥٨) (٥٨٤)، ق/الاقامة ٦٤ (١٠٣٣)، (تحفة الأشراف: ٢٥٠)، حم ٣/١٠٠، د/الصلاة ٨٢ (١٣٧٦) (صحيح)

۱۱۱۷۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی صلاۃ پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے۔

60ـ بَابُ الأَمْرِ بِإِتْمَامِ السُّجُودِ

۶۰۔باب: اچھی طرح سجدہ کرنے کے حکم کا بیان

1118ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللهِ إِنِّي لأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي فِي رُكُوعِكُمْ وَسُجُودِكُمْ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٢٩، ١١١١، (تحفة الأشراف: ١١٩٧) (صحيح)

۱۱۱۸۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم رکوع اور سجدے پوری طرح کرو، اللہ کی قسم! میں اپنی پیٹھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیچھے سے تمہیں رکوع اور سجدے کی حالت میں دیکھتا ہوں۔“

61- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّجُودِ

۶۱- باب: سجدے میں قرآن پڑھنے سے ممانعت کا بیان

1119 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ -قَالَ: أَبُو عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ: عُثْمَانُ - أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: نَهَانِي حِبِّي ﷺ عَنْ ثَلَاثٍ - لَا أَقُولُ: نَهَى النَّاسَ- نَهَانِي عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ، وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا.

تخريج: انظرحديث رقم: ١٠٤٢، (تحفة الأشراف: ١٠١٩٤) (صحيح)

۱۱۱۹- علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین باتوں سے منع کیا ہے، میں نہیں کہتا کہ لوگوں کو بھی منع کیا ہے، مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، قس کے بنے ہوئے ریشمی کپڑے پہننے سے، اور کُسم میں رنگے ہوئے گہرے سرخ کپڑے پہننے سے منع کیا ہے، اور میں رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن نہیں پڑھتا۔

1120 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

تخريج: انظرحديث رقم: ١٠٤٤، (تحفة الأشراف: ١٠١٧٩) (صحيح)

۱۱۲۰- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے۔

62- بَابُ الْأَمْرِ بِالاجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

۶۲- باب: سجدے میں دعا میں کوشش کرنے کے حکم کا بیان

1121 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ - هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ، أَوْ تُرَى لَهُ، أَلَا! وَإِنِّي قَدْ نُهِيتُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَإِذَا رَكَعْتُمْ فَعَظِّمُوا رَبَّكُمْ، وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَإِنَّهُ قَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ١٠٤٦، (تحفة الأشراف: ٥٨١٢) (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۱۲۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی پردہ ہٹایا، آپ کا سر مبارک کپڑے سے بندھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: ''اے اللہ! میں نے پہنچا دیا (پھر فرمایا:) نبوت کی خوش خبریوں میں سے سوائے سچے خواب کے جسے بندہ خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھتا ہے کوئی اور چیز باقی نہیں رہ گئی ہے، سنو! مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، تو جب تم رکوع کرو تو اپنے رب کی عظمت بیان کرو، اور جب سجدہ کرو تو دعا میں کوشش کرو، کیونکہ یہ حالت اس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول کی جائے''۔

63- بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

۶۳- باب: سجدے میں دعا کا بیان

1122- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ - وَهُوَ كُرَيْبٌ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، وَبَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَهَا، فَرَأَيْتُهُ قَامَ لِحَاجَتِهِ، فَأَتَى الْقِرْبَةَ، فَحَلَّ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ، ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى، فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ، ثُمَّ قَامَ، يُصَلِّي وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِهِ نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَاجْعَلْ أَمَامِهِ نُورًا، وَاجْعَلْ خَلْفِهِ نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا))، ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، فَأَتَاهُ بِلالٌ، فَأَيْقَظَهُ لِلصَّلاةِ.

تخريج: خ/الدعوات ١٠ (٦٣١٦)، م/الحيض ٥ (٣٠٤)، المسافرين ٢٦ (٧٦٣)، د/الأدب ١٠٥ (٥٠٤٣)، ق/الطهارة ٧١ (٥٠٨)، حم١/٢٣٤، ٢٨٣، ٢٨٤، ٣٤٣، (تحفة الأشراف: ٦٣٥٢) (صحيح)

۱۱۲۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس رات کو ان ہی کے پاس رہے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی حاجت کے لیے اٹھے، مشک کے پاس آئے، اور اس کا بندھن کھولا، پھر وضو کیا جو دو وضوؤں کے درمیان تھا، (یعنی شرعی وضو نہیں تھا)، پھر آپ اپنے بستر پہ آئے، اور سو گئے، پھر دوسری بار اٹھے، مشک کے پاس آئے، اور اس کا بندھن کھولا، پھر وضو کیا یہ (شرعی) وضو تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر صلاۃ پڑھنے لگے، آپ اپنے سجدے میں یہ دعا پڑھ رہے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا، وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا'' (اے اللہ! میرے دل کو منور کر دے، میرے کانوں کو نور (روشنی) سے بھر دے، میری آنکھوں کو روشن کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، اور میرے لیے نور کو عظیم کر دے)، پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے، پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صلاۃ کے لیے جگایا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا آپ نے تہجد کے سجدے میں پڑھی تھی، اس لیے تہجد یا نوافل میں اس طرح کی لمبی دعائیں پڑھے، فرائض میں خصوصاً جب امام ہو تو مختصر دعائیں پڑھے جن میں سے بعض کا تذکرہ آگے آ رہا ہے، ان میں سے معروف دعا "سبحان رَبِّيَ الأعلىٰ" ہے۔

64۔ نَوْعٌ آخَرُ

۶۴۔ باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان

1123۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي)) يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ .

تخريج: انظر حديث رقم : ١٠٤٨، (تحفة الأشراف : ١٧٦٣٥) (صحيح)

۱۱۲۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي" (اے اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو مجھے بخش دے) کہہ رہے تھے، آپ قرآن کی عملی تفسیر فرما رہے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: " فسبح بحمد ربك " (آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے) آپ اسی حکم کی تعمیل میں یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

65۔ نَوْعٌ آخَرُ

۶۵۔ باب: (مذکورہ دعا کی) ایک اور سند کا بیان

1124۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي))، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٤٨، (تحفة الأشراف : ١٧٦٣٥) (صحيح)

۱۱۲۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي" (اے اللہ ہمارے رب! تو پاک ہے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو مجھے بخش دے) کہہ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی عملی تفسیر فرما رہے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

66-نَوْعٌ آخَرُ

٦٦-باب: سجدہ کی ایک اور دعا کا بیان

1125- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا -: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَضْجَعِهِ، فَجَعَلْتُ أَلْتَمِسُهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ أَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَهُوَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ١٧٦٧٨)، حم٦/١٤٧، وانظر حديث رقم: ١٦٩ (صحيح)

١١٢٥- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی خواب گاہ میں نہیں ملے، تو میں آپ کو تلاش کرنے لگی، اور مجھے گمان ہوا کہ شاید آپ اپنی کسی لونڈی کے پاس چلے گئے ہیں کہ اچانک میرا ہاتھ آپ پر پڑا، آپ سجدے میں تھے اور کہہ رہے تھے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ" (اے اللہ! بخش دے میرے ان گناہوں کو جنہیں میں نے چھپا کر کیا ہے اور جنہیں میں نے اعلانیہ کیا ہے)۔

1126- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا -، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ أَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ، فَطَلَبْتُهُ، فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ، يَقُولُ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ)).

تخريج: انظر ما قبله، (تحفة الأشراف: ١٧٦٧٨)، وانظر حديث رقم: ١٦٩ (صحيح)

١١٢٦- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو اپنے بستر پر موجود نہیں پایا، میں نے گمان کیا کہ شاید آپ اپنی کسی لونڈی کے پاس چلے گئے ہیں؛ چنانچہ میں نے آپ کو تلاش کیا، تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ سجدے میں ہیں اور کہہ رہے ہیں: "رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ" (اے میرے رب! میرے تمام گناہوں کو جو میں نے چھپے اور کھلے کیے ہیں بخش دے)۔

67-نَوْعٌ آخَرُ

٦٧-باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان

1127-أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظرحديث رقم: ٨٩٨ و ١٠٥١، (تحفة الأشراف: ١٠٢٢٨) (صحيح)

۱۱۲۷۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ" (اے اللہ! میں نے تیرے لیے اپنی پیشانی زمین سے ٹیک دی، اور تیرے ہی لیے میں اسلام لایا، اور تجھی پر میں ایمان لایا، میرے چہرے نے سجدہ کیا، اس ذات کے لیے جس نے اسے پیدا کیا، اور اس کی صورت گری کی، اور اچھی صورت گری کی، اور جس نے اس کے کان اور اس کی آنکھیں پھاڑیں، اللہ بڑی برکت والا ہے، اور سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے)

68۔ نَوْعٌ آخَرُ

٦٨۔ باب: مذکورہ دعا کی ایک اور سند کا بیان

1128۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو حَيْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)).

تخریج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٣٠٥٠) (صحيح)

۱۱۲۸۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدے میں کہتے تھے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ" (اے اللہ! میں نے تیرے لیے اپنی پیشانی زمین پر ٹیک دی، تیرے ہی اوپر ایمان لایا، تیرے ہی لیے میں مسلمان ہوا، تو ہی میرا رب ہے، میرے چہرہ نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اور اس کی صورت گری کی، اور جس نے اس کے کان اور اس کی آنکھیں بنائیں، بڑی برکتوں والا ہے، اللہ سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے)۔

69۔ نَوْعٌ آخَرُ

٦٩۔ باب: مذکورہ دعا کی ایک اور سند کا بیان

1129۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ - وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ - عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي تَطَوُّعًا، قَالَ إِذَا سَجَدَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ٨٩٩ و ١٠٥٣، (تحفة الأشراف: ١١٢٣٠) (صحيح الإسناد)

۱۱۲۹۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں اٹھتے تو نفل پڑھتے، اور جب سجدہ کرتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ" (اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر میں ایمان لایا، تیرے لیے میں مسلمان ہوا، اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اور اس کی صورت گری کی، اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں بنائیں، اللہ بڑی برکتوں والا، سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے)۔

70۔ نَوْعٌ آخَرُ

۷۰۔ باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان

1130۔ أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ الْقَاضِي، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: ((سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)).

تخريج: د/الصلاة ٣٣٤ (١٤١٤)، ت/الصلاة ٢٩٠ (الجمعة ٥٥)، (٥٨٠)، الدعوات ٣٣ (٣٤٢٥)، حم ٦/٣٠، ٢١٧، (تحفة الأشراف: ١٦٠٨٣) (صحيح)

۱۱۳۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو تلاوتِ قرآن کے سجدوں میں کہتے: "سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ" (میرے چہرے نے سجدہ کیا اس ذات کے لیے جس نے اسے پیدا کیا، اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں اپنی قوت وطاقت سے بنائیں)۔

71۔ نَوْعٌ آخَرُ

۷۱۔ باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان

1131۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَوَجَدْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَصُدُورُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لاَ أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ)).

تخريج: ت/الدعوات ٧٦ (٣٤٩٣)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٨٥)، ط/القرآن ٨ (٣١) (صحيح)

۱۱۳۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بستر پر) موجود نہیں پایا تو دیکھا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ سجدے کی حالت میں ہیں اور آپ کے دونوں قدموں کے پنجے قبلہ رخ ہیں تو میں نے آپ کو سجدہ میں کہتے سنا: "أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لاأُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ" (میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیری ناراضی سے، میں پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیری سزا سے، اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے، میں تیری حمد وثنا کا حق نہیں ادا کرسکتا، تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود کی ہے)۔

72۔نَوْعٌ آخَرُ

۷۲۔باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان

1132۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ الْمِقْسَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَتَحَسَّسْتُهُ، فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ، يَقُولُ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ)) فَقَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، إِنِّي لَفِي شَأْنٍ، وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ.

تخريج: م/الصلاة ٤٢ (٤٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٦٢٥٦)، حم٦/١٥١، ويأتي عند المؤلف في عشرة النساء ٤ برقم: (٣٤١٣) (صحيح)

۱۱۳۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات (بستر پر) موجود نہیں پایا تو میں نے گمان کیا کہ آپ اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس چلے گئے ہیں، پھر میں نے آپ کو تلاش کیا تو اچانک کیا دیکھتی ہوں کہ آپ رکوع یا سجدے کی حالت میں کہہ رہے ہیں: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ" (اے اللہ! تو پاک ہے، میں تیری تعریف کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتا ہوں، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی)، تو وہ کہنے لگیں: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! میں کس خیال میں تھی اور آپ کس حال میں ہیں۔

73۔نَوْعٌ آخَرُ

۷۳۔باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان

1133۔ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَدَأَ فَاسْتَاكَ، وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى، فَبَدَأَ، فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبَقَرَةِ، لاَ يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلاَّ وَقَفَ وَسَأَلَ، وَلاَ يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلاَّ وَقَفَ يَتَعَوَّذُ، ثُمَّ رَكَعَ، فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ، يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ))، ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ، يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) ، ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ، ثُمَّ سُورَةً، ثُمَّ سُورَةً، فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ .

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٥٠ (صحيح)

۱۱۳۳۔عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھا، پہلے آپ نے مسواک کی، پھر وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور صلاۃ پڑھنے لگے، تو آپ نے سورۂ بقرہ شروع کی، آپ جب بھی کسی رحمت کی آیت سے گزرتے تو ٹھہرتے اور اللہ تعالیٰ سے اس پر رحمت کا سوال کرتے، اور جب بھی عذاب کی کسی آیت سے گزرتے تو ٹھہرتے اور اس کے عذاب سے اس کی پناہ مانگتے، پھر آپ نے رکوع کیا تو رکوع میں اپنے قیام کے بقدر ٹھہرے رہے، آپ اپنے رکوع میں کہہ رہے تھے: "سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ" پھر آپ نے اپنے رکوع کے بقدر سجدہ کیا اور اپنے سجدے میں آپ کہہ رہے تھے: "سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ"، پھر آپ نے دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران پڑھی، پھر ایک اور سورہ پڑھی، پھر ایک اور سورہ پڑھی، آپ نے اسی طرح کیا۔

74۔نَوْعٌ آخَرُ

۷۴۔باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان

1134 ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَقَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يَرْكَعْ، فَمَضَى، قُلْتُ: يَخْتِمُهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَمَضَى، قُلْتُ: يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ، فَمَضَى، حَتَّى قَرَأَ سُورَةَ النِّسَاءِ، ثُمَّ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) ، وَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَأَطَالَ السُّجُودَ، يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى)) ، لا يَمُرُّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ أَوْ تَعْظِيمٍ لِلَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - إِلا ذَكَرَهُ .

تخريج: انظر رقم: ١٠٠٩ (صحيح)

۱۱۳۴۔حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلاۃ پڑھی، تو آپ نے سورۂ بقرہ شروع کردی، آپ نے سو آیتیں پڑھ لیں، لیکن رکوع نہیں کیا، اور آگے بڑھ گئے، میں نے اپنے جی میں کہا: لگتا ہے کہ آپ اسے دونوں رکعتوں میں ختم کردیں گے، لیکن آپ برابر آگے بڑھتے رہے، تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ آپ اسے ختم کر کے ہی پھر رکوع کریں گے، لیکن آپ سورت ختم کر کے آگے بڑھ گئے، یہاں تک کہ پوری سورۂ نساء آپ نے پڑھ ڈالی، پھر سورۂ آل عمران بھی پڑھ ڈالی، پھر تقریباً اپنے قیام ہی کے برابر رکوع میں رہے، اپنے رکوع میں کہہ رہے تھے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا، اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہا، اور دیر تک کھڑے رہے، پھر آپ نے سجدہ کیا تو دیر تک سجدے میں رہے، آپ سجدے میں کہہ رہے تھے: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى" جب آپ کسی خوف کی یا اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی آیت پر سے گزرتے تو اللہ کا ذکر کرتے، یعنی اس کی حمدوثنا کرتے۔

75۔ نَوْعٌ آخَرُ

۷۵۔ باب: سجدے کی ایک اور دعا کا بیان

1135۔ أَخْبَرَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: ((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)).

تخريج: انظرحديث رقم: ١٠٤٩ (صحيح)

۱۱۳۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں "سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ" (تمام فرشتے اور جبریل کا رب ہر نقص وعیب سے پاک ہے) کہتے۔

76۔ عَدَدُ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُودِ

۷۶۔ باب: سجدے میں تسبیح پڑھنے کی تعداد کا بیان

1136۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هَذَا الْفَتَى - يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ - فَحَزَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ، وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ.

تخريج: د/الصلاة ١٥٤ (٨٨٨)، (تحفة الأشراف: ٨٥٩)، حم٣/١٦٢، وانظرحديث رقم: ٩٨٢ (ضعيف)

(اس کے راوی "وہب" مجہول الحال ہیں، لیکن "عمر بن عبدالعزیز" کی صلاۃ کے نبی اکرم ﷺ کی صلاۃ سے مشابہ ہونے کی تائید ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث (رقم: ۹۸۳) سے ہوتی ہے)

۱۱۳۶۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں نے اس نوجوان، یعنی عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے مشابہ صلاۃ کسی کی نہیں دیکھی، تو ہم نے ان کے رکوع میں دس تسبیحوں کا، اور سجدے میں بھی دس تسبیحوں کا اندازہ لگایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

77- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُودِ

۷۷- باب: سجدے میں دعا نہ پڑھنے کی رخصت کا بیان

1137- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ أَبُو يَحْيَى بِمَكَّةَ - وَهُوَ بَصْرِيٌّ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ مَالِكِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ؛ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ، فَأَتَى الْقِبْلَةَ فَصَلَّى، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ، اذْهَبْ، فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَذَهَبَ فَصَلَّى، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمُقُ صَلَاتَهُ، وَلَا يَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ، اذْهَبْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا عِبْتَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ -، فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ، وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُكَبِّرَ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - وَيَحْمَدَهُ وَيُمَجِّدَهُ - قَالَ هَمَّامٌ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَيَحْمَدَ اللّٰهَ وَيُمَجِّدَهُ وَيُكَبِّرَهُ، قَالَ: فَكِلَاهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ - قَالَ: وَيَقْرَأَ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، وَأَذِنَ لَهُ فِيهِ، ثُمَّ يُكَبِّرَ، وَيَرْكَعَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ، ثُمَّ يَقُولَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَسْتَوِيَ قَائِمًا حَتَّى يُقِيمَ صُلْبَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَسْجُدَ حَتَّى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ، - وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: جَبْهَتَهُ: - حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ، وَيُكَبِّرَ، فَيَرْفَعَ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ، وَيُقِيمَ صُلْبَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْجُدَ حَتَّى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ وَيَسْتَرْخِيَ، فَإِذَا لَمْ يَفْعَلْ هٰكَذَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاتُهُ .

تخريج: انظرحديث رقم: ٦٦٨، ويأتي برقم: ١٣١٤ (صحيح)

۱۱۳۷- رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اور ہم لوگ آپ کے اردگرد تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور وہ قبلہ رخ ہوکر صلاۃ پڑھنے لگا، جب وہ اپنی صلاۃ پوری کر چکا تو آیا، اور رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو سلام کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم پر بھی سلامتی ہو، جاؤ پھر سے صلاۃ پڑھو، کیونکہ تم نے صلاۃ نہیں پڑھی''، تو وہ گیا اور اس نے جا کر پھر سے صلاۃ پڑھی، رسول اللہ ﷺ اس کی صلاۃ کو کنکھیوں سے دیکھ رہے تھے، لیکن وہ یہ جان نہیں رہا تھا کہ اس میں وہ کیا غلطی کر رہا ہے؟ تو جب وہ اپنی صلاۃ پوری کر چکا تو آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو سلام کیا، رسول اللہ ﷺ نے پھر اس سے فرمایا: ''تم پر بھی سلامتی ہو، جاؤ پھر سے صلاۃ پڑھو، کیونکہ تم نے صلاۃ نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھی"، چنانچہ اس نے دو یا تین بار صلاۃ دہرائی، پھر اس شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! میری صلاۃ میں آپ نے کیا خامی پائی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کی صلاۃ پوری نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اچھی طرح وضو نہ کرلے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے کرنے کا حکم دیا ہے، وہ اپنا چہرہ دھوئے، اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے، اپنے سر کا مسح کرے، اور اپنے دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھوئے، پھر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرے (یعنی تکبیر تحریمہ کہے) اور اس کی حمد وثناء اور بزرگی بیان کرے" (یعنی دعائے ثنا پڑھے)۔

ہمام کہتے ہیں: میں نے اسحاق کو "وَيَحْمَدَ اللهَ وَيُمَجِّدُهُ وَيُكَبِّرُهُ" بھی کہتے سنا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے دونوں طرح سے انہیں کہتے سنا ہے۔

آگے آپ ﷺ نے فرمایا: "اور قرآن میں سے حسب توفیق اور مرضی الٰہی جو آسان ہو پڑھے، پھر "الله أكبر" کہے اور رکوع کرے یہاں تک کہ اس کے تمام جوڑ اپنی جگہ آجائیں، اور ڈھیلے پڑ جائیں، پھر "سمع الله لمن حمده" کہے، پھر سیدھا کھڑا ہو جائے یہاں تک اس کی پیٹھ برابر ہو جائے، پھر "الله أكبر" کہے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ وہ اپنا چہرہ زمین پر ٹکا دے"، (میں نے اسحاق کو "اپنی پیشانی بھی" کہتے سنا ہے)، اور تمام جوڑ اپنی جگہ آجائیں اور ڈھیلے پڑ جائیں، پھر الله أكبر کہے، اور اپنا سر اٹھائے یہاں تک کہ اپنی سرین پر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے، اور اپنی پیٹھ سیدھی کرلے، پھر "الله اكبر" کہے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ وہ اپنا چہرہ زمین سے اچھی طرح ٹکا دے اور ڈھیلا پڑ جائے، اگر اس نے اس طرح نہیں کیا تو اس کی صلاۃ پوری نہیں ہوئی۔" ❶

فائدہ ❶ :...... مؤلف نے اس سے سجدے میں تسبیحات نہ پڑھنے پر استدلال اس طرح کیا ہے کہ اس میں تسبیحات کا ذکر نہیں ہے، مگر آپ ﷺ نے اس میں دیگر بہت سے واجبات کا بھی ذکر نہیں کیا ہے، یہاں صرف تعدیل ارکان پر توجہ دلانا مقصود ہے۔

78۔ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ -

۷۸۔ باب: سجدے میں بندے کا اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہونے کا بیان

1138۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)).

تخريج: م/الصلاة ٤٢ (٤٨٢)، د/فيه ١٥٢ (٧٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٢٥٦٥)، حم ٢/٤٢١ (صحيح)

۱۱۳۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، لہٰذا (سجدے میں) تم لوگ بکثرت دعا کیا کرو۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

79۔ فَضْلُ السُّجُودِ

۷۹۔ باب: سجدے کی فضیلت کا بیان

1139۔ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ هِقْلِ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الأَسْلَمِيُّ، قَالَ: كُنْتُ آتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ، فَقَالَ: ((سَلْنِي!)) قُلْتُ: مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: ((أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟!)) قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: ((فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)).

تخريج: م/الصلاة ٤٣ (٤٨٩)، د/فيه ٣١٢ (١٣٢٠)، ت/الدعوات ٢٧ (٣٤١٦)، ق/الدعاء ١٦ (٣٨٧٩)، (تحفة الأشراف: ٣٦٠٣)، حم٤/٥٧، ٥٨، ٥٩ (صحيح)

۱۱۳۹۔ ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کے وضو اور آپ کی حاجت کا پانی لے کر آتا تھا، تو ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو مانگنا ہو مجھ سے مانگو“، میں نے کہا: میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے علاوہ اور بھی کچھ؟“ میں نے عرض کی: بس یہی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اپنے اوپر کثرتِ سجدہ کو لازم کر کے میری مدد کرو۔“ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی کثرت سے سجدے کیا کرو، اس لیے کہ صلاۃ کی عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، شاید تمہاری کثرتِ سجود سے مجھے تمہارے لیے اپنی رفاقت کی سفارش کا موقع مل جائے۔

80۔ بَابُ ثَوَابِ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - سَجْدَةً

۸۰۔ باب: خالص اللہ کے لیے سجدے کرنے والے کے ثواب کا بیان

1140۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ، قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ - بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً))، قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ، فَقَالَ لِي: عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً)).

تخريج: م/الصلاة ٤٣ (٤٨٨)، ت/الصلاة ١٧٠ (٣٨٨، ٣٨٩)، ق/الإقامة ٢٠١ (١٤٢٣) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٢١١٢، ١٠٩٦٥)، حم٥/٢٧٦، ٢٨٠، ٢٨٣ (صحيح)

۱۱۴۰۔ معدان بن طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو میں نے کہا: مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے فائدہ پہنچائے، یا مجھے جنت میں داخل کرے، وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: تم سجدوں کو لازم پکڑو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جب بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔''

معدان کہتے ہیں: پھر میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے وہی سوال کیا جو ثوبان رضی اللہ عنہ سے کر چکا تھا تو انہوں نے بھی مجھ سے یہی کہا: تم سجدوں کو لازم پکڑو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ''جب بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔''

81 - بَابُ مَوْضِعِ السُّجُودِ

۸۱- باب: سجدے میں اعضا کا وہ حصہ جو زمین پر لگتا ہے

1141 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ بِالْمَصِّيصَةِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ، فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ، وَالآخَرُ مُنْصِتٌ، قَالَ: فَتَأْتِي الْمَلائِكَةُ فَتَشْفَعُ، وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ، - وَذَكَرَ الصِّرَاطَ -، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، فَإِذَا فَرَغَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهِ، وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللهُ الْمَلائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ، فَيُعْرَفُونَ بِعَلامَاتِهِمْ، إِنَّ النَّارَ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْجَنَّةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ)).

تخريج: خ/الأذان ۱۲۹ (۸۰٦)، الرقاق ٥٢ (٦٥٧٣)، التوحيد ٢٤ (٧٤٣٧)، م/الإيمان ٨٠ (١٨٢)، (تحفة الأشراف: ٤١٥٦، ١٤٢١٣)، حم٢/٢٧٥، ٢٩٣، ٥٣٣ و ٣/٩٤، د/الرقاق ٩٦ (٢٨٥٩) (صحيح)

۱۱۴۱- عطاء بن یزید کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو ان دونوں میں سے ایک نے شفاعت کی حدیث بیان کی، اور دوسرے خاموش رہے، انہوں نے کہا: فرشتے آئیں گے، شفاعت کریں گے، اور انبیاء ورسل بھی شفاعت کریں گے، نیز انہوں نے پل صراط کا ذکر کیا، اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''پل صراط پار کرنے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا'' جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے فیصلوں سے فارغ ہو گا اور جہنم سے جسے نکالنا چاہے گا نکال لے گا تو اللہ فرشتوں کو اور رسولوں کو حکم دے گا کہ وہ شفاعت کریں، قابل شفاعت لوگ اپنی نشانیوں سے پہچان لیے جائیں گے، آگ ابن آدم کی ہر چیز کھا جائے گی سوائے سجدے کی جگہ کے، پھر ان پر چشمۂ حیات کا پانی انڈیلا جائے گا، تو وہ اگنے لگیں گے جیسے سیلاب کے خس وخاشاک میں دانہ اُگتا ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :......جس طرح سیلاب کے کوڑا کرکٹ میں دانہ اُگ کر جلد ہی تروتازہ ہو جاتا ہے، اسی طرح یہ لوگ بھی اس پانی کی برکت سے بھلے چنگے ہو جائیں گے اور آگ کے نشانات مٹ جائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

82۔ بَابٌ هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةٌ أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ؟

۸۲۔ باب: کیا جائز ہے کہ ایک سجدہ دوسرے سجدے سے لمبا ہو؟

1142۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ، وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا، أَوْ حُسَيْنًا، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ، فَصَلَّى، فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا، قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي، وَإِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، أَوْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ، وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي، فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ)).

تخريج: تفرد به النسائي، حم٣/٤٩٣، ٦/٤٦٧، (تحفة الأشراف: ٤٨٣٢) (صحيح)

۱۱۴۲۔ شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مغرب اور عشا کی دونوں صلاتوں میں سے کسی ایک صلاۃ کے لیے نکلے، اور حسن یا حسین کو اٹھائے ہوئے تھے، جب آپ صلاۃ پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو انہیں (زمین پر) بٹھا دیا، پھر آپ نے صلاۃ کے لیے تکبیر تحریمہ کہی اور صلاۃ شروع کر دی اور اپنی صلاۃ کے دوران میں آپ نے ایک سجدہ لمبا کر دیا، تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بچہ رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر ہے اور آپ سجدے میں ہیں، پھر میں اپنے سجدے کی طرف دوبارہ پلٹ گیا، جب رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ پوری کر لی تو لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے صلاۃ کے درمیان ایک سجدہ اتنا لمبا کر دیا کہ ہم نے سمجھا کوئی معاملہ پیش آ گیا ہے، یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی، البتہ میرے بیٹے نے مجھے سواری بنا لی تھی تو مجھے ناگوار لگا کہ میں جلدی کروں یہاں تک کہ وہ اپنی خواہش پوری کر لے۔''

83۔ بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ

۸۳۔ باب: سجدہ سے اٹھتے وقت اللہ أکبر کہنے کا بیان

1143۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ. قَالَ: وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - يَفْعَلَانِ ذَلِكَ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظرحديث رقم: ١٠٨٤ (صحيح)

۱۱۴۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر جھکنے، اٹھنے، کھڑے ہونے اور بیٹھنے میں "الله أكبر" کہتے دیکھا، اور آپ اپنے دائیں اور بائیں "السلام عليكم ورحمة الله وبركاته" کہتے ہوئے سلام پھیرتے، یہاں تک کہ آپ کے گال کی سفیدی دکھائی دیتی اور میں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

84- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولَى

۸۴- باب: پہلے سجدہ سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان

1144 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ كُلِّهِ، يَعْنِي رَفْعَ يَدَيْهِ.

تخريج: انظر الأرقام: ١٠٨٦، ١٠٨٨ (صحيح)

۱۱۴۴۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب صلاۃ شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور جب رکوع کرتے تو بھی ایسا ہی کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کرتے، اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کرتے، یعنی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... دیکھئے حاشیہ حدیث رقم: ۱۰۸۶۔

85- تَرْكُ ذَلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۵- باب: دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنے کا بیان

1145 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

تخريج: انظرحديث رقم: ١٠٢٦ (صحيح)

۱۱۴۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب صلاۃ شروع کرتے تو الله أكبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے، اور جب رکوع کرتے تو بھی، اور رکوع کے بعد بھی، اور دونوں سجدوں کے درمیان نہیں اٹھاتے تھے۔

86- بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۶- باب: دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا کا بیان

1146 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْسٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ إِلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَنْبِهِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) ، ثُمَّ قَرَأَ بِالْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ، فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) ، وَقَالَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ: ((لِرَبِّيَ الْحَمْدُ، لِرَبِّيَ الْحَمْدُ)) ، وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى)) ، وَكَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي)).

تخريج: انظرحديث رقم: ١٠٧٠ (صحيح)

۱۱۴۶۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ کے پہلو میں جا کر کھڑے ہو گئے، آپ نے "اَللّٰهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ" کہا، پھر آپ نے سورہ بقرہ پڑھی، پھر رکوع کیا، آپ کا رکوع تقریباً آپ کے قیام کے برابر رہا، اور آپ نے رکوع میں: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" کہا، اور جب آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا تو: "لِرَبِّيَ الْحَمْدُ، لِرَبِّيَ الْحَمْدُ" کہا، اور آپ اپنے سجدے میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى" اور دونوں سجدوں کے درمیان "رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي" کہتے تھے۔

87۔ بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ تِلْقَاءَ الْوَجْهِ

۸۷۔ باب: دونوں سجدوں کے درمیان چہرے کے سامنے رفع یدین کرنے کا بیان

1147 ۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُوسَى الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيرٍ أَبُو سَهْلٍ الأَزْدِيُّ، قَالَ: صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ بِمِنًى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الأُولَى، فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا، رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَأَنْكَرْتُ أَنَا ذَلِكَ، فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ: إِنَّ هَذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ، فَقَالَ لَهُ وُهَيْبٌ: تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ نَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ؟ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ: رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ، وَقَالَ أَبِي: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ، وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهُ.

تخريج: د/الصلاة ١١٧ (٧٤٠)، (تحفة الأشراف: ٥٧١٩) (صحيح لغيره)

(اس کے راوی "نضر بن کثیر" ضعیف ہیں، لیکن شواہد سے تقویت پاکر یہ روایت صحیح ہے)

۱۱۴۷۔ نضر بن کثیر ابوسہل ازدی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن طاؤس نے منیٰ میں مسجد خیف میں میرے پہلو میں صلاۃ پڑھی، تو انہوں نے جب پہلا سجدہ کیا اور سجدے سے اپنا سر اٹھایا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے بالمقابل اٹھایا، مجھے یہ بات عجیب لگی تو میں نے وہیب بن خالد سے کہا کہ یہ ایسا کام کر رہے ہیں جو میں نے کبھی کسی کو کرتے نہیں دیکھا؟، تو وہیب نے ان سے کہا: آپ ایسا کام کرتے ہیں جسے ہم نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا؟ اس پر عبداللہ بن طاؤس نے کہا: میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے والد کو ایسا کرتے دیکھا ہے، اور میرے والد نے کہا: میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے دیکھا ہے، اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

88- بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ؟

۸۸- باب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت کا بیان؟

1148- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الأَصَمِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الأَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ، حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ، وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى.

تخريج: انظر حديث رقم: ١١١٠ (صحيح)

۱۱۴۸- ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے پہلو سے جدا رکھتے یہاں تک کہ آپ کے پیچھے آپ کے بغل کی سفیدی نظر آتی، اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران زمین پر لگا کر بیٹھتے۔

89- قَدْرُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۹- باب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار کا بیان

1149- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كَانَ صَلاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ، وَقِيَامُهُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٦٦ (صحيح)

۱۱۴۹- براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ، یعنی آپ کا رکوع، سجدہ، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کا قیام اور دونوں سجدوں کے درمیان کا بیٹھنا تقریباً سب برابر برابر ہوتا۔

90- بَابُ التَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ

۹۰- باب: سجدے کے لیے اللہ أکبر کہنے کا بیان

1150- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ، وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ -.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٠٨٤ (صحيح)

۱۱۵۰- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اٹھتے، جھکتے، کھڑے ہوتے اور بیٹھتے وقت اللہ أکبر کہتے، اور ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1151 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى - قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا، حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ.

تخريج: خ/الأذان ١١٧ (٧٨٩)، م/الصلاة ١٠ (٣٩٢)، د/الصلاة ١١٧ (٧٣٨)، حم ٢/٢٧٠، ٤٥٤، (تحفة الأشراف: ١٤٨٦٢) (صحيح)

۱۱۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ کے لیے اٹھتے تو جس وقت کھڑے ہوتے "الله أكبر" کہتے، پھر جب رکوع کرتے تو "الله أكبر" کہتے، پھر جس وقت اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھاتے تو "سمع الله لمن حمده" کہتے، پھر کھڑے ہو کر کہتے: "ربنا لك الحمد" پھر جب سجدے کے لیے جھکتے تو الله أكبر کہتے، پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو الله أكبر کہتے، پھر جب (دوسرا) سجدہ کرتے تو الله أكبر کہتے، پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو الله أكبر کہتے، پھر پوری صلاۃ میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ آپ اسے پوری کر لیتے، اور جس وقت دوسری رکعت سے بیٹھنے کے بعد اٹھتے تو (بھی) الله أكبر کہتے۔

91 - بَابُ الاسْتِوَاءِ لِلْجُلُوسِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

۹۱۔ دونوں سجدوں سے اٹھتے وقت بیٹھنے کے لیے سیدھا ہونے کا بیان

1152 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا، فَقَالَ: أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي؟، قَالَ: فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الآخِرَةِ.

تخريج: خ/الأذان ٤٥ (٦٧٧)، ١٢٧ (٨٠٢)، ١٤٠ (٨١٨)، د/الصلاة ١٤٢ (٨٤٢، ٨٤٣)، (تحفة الأشراف: ١١١٨٥)، حم ٣/٤٣٦، ٥/٥٣ (صحيح)

۱۱۵۲۔ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں آئے اور کہنے لگے: میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے صلاۃ پڑھتے دیکھا ہے، تو وہ پہلی رکعت میں آخری سجدے سے اپنا سر اٹھاتے وقت بیٹھے۔ ❶

فائدہ ❶:...... اس بیٹھک کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ مسنون نہیں، اور وہ اس روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جواب یہ دیتے ہیں کہ آپ اسے بالقصد نہیں کرتے تھے، بلکہ اخیر عمر میں کبرسنی کی وجہ سے ایسا کرتے تھے، لیکن یہ صحیح نہیں، کیونکہ صحیحین کی روایت میں اس کے کرنے کا حکم آیا ہے، اور جو روایتیں اس کے خلاف آئی ہیں وہ ضعیف اور نا قابل اعتبار ہیں، اور اگر نبی اکرم ﷺ اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کا ترک تسلیم بھی کرلیا جائے تو یہ اس کے مسنون ہونے کے منافی نہیں، کیونکہ جو چیز واجب نہ ہو اُسے کبھی کبھی ترک کرنا جائز ہے۔

1153 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا.

تخریج: خ/الأذان ۱۴۲ (۸۲۳)، د/الصلاة ۱۴۲ (۸۴۴)، ت/الصلاة ۹۸ (۲۸۷)، (تحفة الأشراف: ۱۱۱۸۳) (صحیح)

۱۱۵۳- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صلاۃ پڑھتے دیکھا، جب آپ اپنی صلاۃ کی طاق رکعتوں میں ہوتے تو جب تک بیٹھ کر سیدھے نہیں ہوجاتے نہیں اٹھتے۔

92 - بَابُ الِاعْتِمَادِ عَلَى الْأَرْضِ عِنْدَ النُّهُوضِ

۹۲- باب: اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ ٹیکنے کا بیان

1154- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا، فَيَقُولُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟، فَيُصَلِّي فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي أَوَّلِ الرَّكْعَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا، ثُمَّ قَامَ، فَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ.

تخریج: انظر حدیث رقم: ۱۱۵۲، (تحفة الأشراف: ۱۱۱۸۵) (صحیح)

۱۱۵۴- ابو قلابہ کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آتے تو کہتے: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو وہ بغیر وقت کے صلاۃ پڑھتے، جب وہ پہلی رکعت میں دوسرے سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو بیٹھ کر سیدھے ہوجاتے، پھر کھڑے ہوتے تو زمین پر اپنا ہاتھ ٹیکتے۔

93 - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَنِ الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

۹۳- باب: زمین سے ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھانے کا بیان

1155- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: لَمْ يَقُلْ هَذَا عَنْ شَرِيكٍ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: انظر حدیث رقم: ١٠٩٠ (ضعیف) (شریک القاضی حافظے کے کمزور راوی ہیں، اس لیے جب کسی روایت میں منفرد ہوں تو ان کی روایت قبول نہیں کی جاتی)

١١٥٥۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے، اور جب اٹھتے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: اسے شریک سے یزید بن ہارون کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کیا ہے، واللہ تعالیٰ أعلم۔

94۔ بَابُ التَّكْبِيرِ لِلنُّهُوضِ

٩٤۔ باب: اٹھنے کے لیے اللہ أکبر کہنے کا بیان

1156 ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: وَاللّهِ! إِنِّي لأَشْبَهُكُمْ صَلاةً بِرَسُولِ اللّهِ ﷺ.

تخريج: خ/الأذان ١١٥ (٧٨٥)، م/الصلاة ١٠ (٣٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٤٧)، ط/الصلاة ٤ (١٩)، حم٢/٢٣٦، ٥٠٢، ٥٢٧ (صحيح)

١١٥٦۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں صلاۃ پڑھاتے تھے، تو جب جب جھکتے اور اٹھتے "اللہ أکبر" کہتے، پھر جب وہ سلام پھیر کر پلٹتے تو کہتے: قسم اللہ کی، میں تم میں صلاۃ کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

1157 ـ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّهِ بْنِ سَوَّارٍ، قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ -، فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللّهِ ﷺ، مَا زَالَتْ هَذِهِ صَلاتُهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا. وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ.

تخريج: خ/الأذان ١٢٨ (٨٠٣)، د/الصلاة ١٤٠ (٨٣٦)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٦٤)، حم٢/٢٧٠، د/الصلاة ٤٠ (١٢٨٣) (صحيح)

١١٥٧۔ ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ان دونوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے صلاۃ پڑھی، جب انہوں نے رکوع کیا تو اللہ أکبر کہا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو "سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولك الحمد" کہا، پھر سجدہ کیا تو اللہ أکبر کہا، اور سجدے سے اپنا سر اٹھایا تو اللہ أکبر کہا، پھر جس وقت رکعت پوری کر کے کھڑے ہوئے تو اللہ أکبر کہا، پھر کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں صلاۃ میں از روئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشابہت تم میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ قریب ہوں، برابر آپ کی صلاۃ ایسے رہی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے، یہ الفاظ سوار کے ہیں۔

95- بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ لِلتَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ ؟

۹۵- باب: پہلے تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان؟

1158- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلاةِ أَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى .

تخريج: خ/الأذان ١٤٥ (٨٢٧) مطولاً، د/الصلاة ١٨٠ (٩٥٨، ٩٥٩، ٩٦٠، ٩٦١) مختصراً، (تحفة الأشراف: ٧٢٦٩)، ط/الصلاة ١٢ (٥١) (صحيح)

۱۱۵۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صلاۃ کی سنت میں سے یہ بات ہے کہ تم اپنے بائیں پیر کو بچھاؤ اور دائیں کو کھڑا رکھو۔

96 - بَابُ الاسْتِقْبَالِ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُودِ لِلتَّشَهُّدِ

۹۶- باب: تشہد میں بیٹھتے وقت پیر کی انگلیوں کے سروں کو قبلہ رخ کرنے کا بیان

1159 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى، أَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ - عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مِنْ سُنَّةِ الصَّلاةِ أَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنَى، وَاسْتِقْبَالُهُ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ، وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرَى .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح الإسناد)

۱۱۵۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صلاۃ کی سنت میں سے دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور اس کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا اور بائیں پیر پر بیٹھنا ہے۔

97 - بَابُ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

۹۷- باب: پہلے تشہد کے لیے بیٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان

1160- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَضْجَعَ الْيُسْرَى، وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَنَصَبَ أُصْبُعَهُ لِلدُّعَاءِ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ، فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تخريج: د/الصلاة ١١٦ (٧٢٨)، (تحفة الأشراف: ١١٧٨٣)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٢٦٤ (حسن صحيح)

۱۱۶۰۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ صلاۃ شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ اپنے دونوں کندھوں کے بالمقابل کر لیتے، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو بھی ایسے ہی اٹھاتے، اور جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھتے تو بائیں پیر کو بچھا دیتے، اور دائیں کو کھڑا رکھتے، اور اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے، اور (شہادت کی) انگلی دعا کے لیے کھڑی رکھتے، اور اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ران پر رکھتے۔

وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں آئندہ سال ان لوگوں کے پاس آیا، تو میں نے لوگوں کو جبّوں کے اندر اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

98 - بَابُ مَوْضِعِ الْبَصَرِ فِي التَّشَهُّدِ

۹۸۔ باب: تشہد میں نگاہ رکھنے کی جگہ کا بیان

1161 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلا يُحَرِّكُ الْحَصَى بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُاللهِ: لاَ تُحَرِّكِ الْحَصَى وَأَنْتَ فِي الصَّلاةِ، فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ، قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ، وَرَمَى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوِهَا، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ.

تخريج: م/المساجد ٢١ (٥٨٠)، د/الصلاة ١٨٦ (٩٨٧)، (تحفة الأشراف: ٧٣٥١)، ط/الصلاة ١٢ (٩٨)، حم ١٠/٢، ٤٥، ٦٥، ٧٣، د/الصلاة ٨٣ (١٣٧٨)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١٢٦٧، ١٢٦٨ (حسن صحيح)

۱۱۶۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صلاۃ کی حالت میں اپنے ہاتھ سے کنکریاں ہٹا رہا ہے، تو جب وہ سلام پھیر چکا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: جب تم صلاۃ میں رہو تو کنکریوں کو ادھر ادھر مت کرو، کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، البتہ اس طرح کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، اس نے پوچھا: آپ کیسے کرتے تھے؟ تو انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا، اور اپنی اس انگلی سے جو انگوٹھے سے متصل ہے قبلے کی طرف اشارہ کیا، اور اپنی نگاہ اسی انگلی پر رکھی، پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ [1]

فائدہ [1]: ......اس سے سلام پھیرنے تک برابر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا ثبوت ملتا ہے، اشارہ کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد انگلی کے گرا لینے یا "لا اله" پر اٹھانے اور "الا الله" پڑھ کر گرا لینے کی کوئی دلیل حدیث میں نہیں ہے۔

99۔بَابُ الْإِشَارَةِ بِالْأُصْبُعِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

۹۹۔باب: پہلے تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان

1162۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السِّجْزِيُّ - يُعْرَفُ بِخَيَّاطِ السُّنَّةِ، نَزَلَ بِدِمَشْقَ، أَحَدُ الثِّقَاتِ - قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَامِرُ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الثِّنْتَيْنِ، أَوْ فِي الْأَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ أَشَارَ بِأُصْبُعِهِ.

تخريج: وقد أخرجه: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٥٢٦٥) (صحيح)

۱۱۶۲۔عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دوسری یا چوتھی رکعت میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پہ رکھتے پھر اپنی (شہادت کی) انگلی سے اشارہ کرتے۔

100۔ كَيْفَ التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ؟

۱۰۰۔باب: پہلے تشہد کی کیفیت کا بیان؟

1163۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، عَنِ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَقُولَ إِذَا جَلَسْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ: ((التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

تخريج: ت/الصلاة ٩٩ (٢٨٩)، ق/الإقامة ٢٤ (٨٩٩) مطولاً، (تحفة الأشراف: ٩١٨١)، حم١/٤١٣، ٤٢٣، ويأتي عند المؤلف برقم: ١١٦٧ (صحيح)

۱۱۶۳۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم دوسری رکعت میں بیٹھیں تو "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (تمام بزرگیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، تمام دعائیں اور صلاتیں اور تمام پاک چیزیں بھی، اے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، اور سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) کہیں۔

1164۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ: كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، غَيْرَ أَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُسَبِّحَ ، وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا ، وَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ ، فَقَالَ: ((إِذَا قَعَدْتُمْ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ ، فَقُولُوا: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ، وَالصَّلَوَاتُ ، وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا ، وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) ، وَلْيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ ، فَلْيَدْعُ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - .

تخريج: د/الصلاة ١٨٢ (٩٦٩)، ت/النكاح ١٧ (١١٠٥)، ق/الإقامة ٢٤ (٨٩٩)، حم١/٤٠٨، ٤١٣، ٤١٨، ٤٢٣، ٤٣٧، (تحفة الأشراف: ٩٥٠٥) (صحيح)

١١٦٤۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ ہر دو رکعت (کے بعد قعدہ) میں کیا کہیں، سوائے اس کے کہ ہم اپنے رب کی پاکی بیان کریں، اوراس کی بڑائی اور حمد وثنا کریں، حالانکہ محمد ﷺ نے خیر کے فواتح اور خواتم سکھا دیے ہیں (یعنی وہ ساری باتیں سکھادی ہیں جن میں خیرو بھلائی ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ہر دو رکعت کے بعد بیٹھو تو کہو: ''اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ، وَالصَّلَوَاتُ ، وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'' تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اُسے جو دعا بھی اچھی لگے اختیار کرے، اور اللہ عز وجل سے دعا کرے۔

1165۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ ، وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ ، فَأَمَّا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ، وَالصَّلَوَاتُ ، وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ ، وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا ، وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) .

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٦٤ (صحيح)

١١٦٥۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صلاۃ کا تشہد اور حاجت کا تشہد دونوں سکھایا، رہا صلاۃ کا تشہد تو وہ ''اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ، وَالصَّلَوَاتُ ، وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'' ہے۔

1166 ۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ آدَمَ - قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَتَشَهَّدُ بِهَذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَيَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، ح وَحَدَّثَنَا مَنْصُورٌ ، وَحَمَّادٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: حديث أبي اسحاق عن أبي الأحوص، عن عبدالله تقدم تخريجه، أنظر حديث رقم: ١١٦٤، ولكن حديث منصور وحماد عن أبي وائل عن عبدالله أخرجه: خ/الدعوات ١٧ (٦٣٢٨)، م/الصلاة ١٦ (٤٠٢)، ق/الإقامة ٢٤ (٨٩٩م١)، (تحفة الأشراف: ٩٢٤٢، ٩٢٩٦)، حم١/٤١٣، ٤٣٩، ٤٤٠، ٤٦٤، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ١١٧٠، ١١٧١، ١٢٧٨ (صحيح)

۱۱۶۶۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ میں نے سفیان (ثوری) کو یہی تشہد فرض اور نفل دونوں میں پڑھتے سنا، اور وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسحاق نے بیان کیا انہوں نے ابواحوص سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، نیز اسے ہم سے منصور اور حماد نے بیان کیا اور ان دونوں نے ابووائل سے روایت کیا اور انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

1167 ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ الْجَزَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا إِسْحَاقَ حَدَّثَهُ عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لا نَعْلَمُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: قُولُوا فِي كُلِّ جَلْسَةٍ: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٦٣، (تحفة الأشراف: ٩١٨١، ٩٤٧٢) (صحيح)

۱۱۶۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم کچھ نہیں جانتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''تم ہر جلسہ میں ''اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'' کہو۔

1168 ـ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ الرَّافِقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلاءُ بْنُ هِلالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: كُنَّا لاَ نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا صَلَّيْنَا، فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، فَقَالَ لَنَا: ((قُولُوا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ: قَالَ زَيْدٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يُعَلِّمُنَا هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخريج: تفرد به النسائي، (تحفة الأشراف: ٩٤١٣) (حسن صحيح)

۱۱۶۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ جب ہم صلاۃ پڑھیں تو کیا کہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جامع کلمات سکھائے، آپ نے ہم سے فرمایا: کہو: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ہمیں یہ کلمات اسی طرح سکھاتے تھے جیسے وہ ہمیں قرآن سکھاتے تھے۔

1169- أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ عَطِيَّةَ - وَكَانَ مِنْ زُهَّادِ النَّاسِ - عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَقُولُ: اَلسَّلامُ عَلَى اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَى جِبْرِيلَ، اَلسَّلامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لا تَقُولُوا اَلسَّلامُ عَلَى اللهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلامُ، وَلَكِنْ قُولُوا: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاإِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر حديث رقم: ١١٦٨) (شاذ) (وحده لا شريك له...... کا اضافہ شاذ ہے)

۱۱۶۹۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلاۃ پڑھتے تو کہتے: "اَلسَّلامُ عَلَى اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَى جِبْرِيلَ، اَلسَّلامُ عَلَى مِيكَائِيلَ" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "السلام على الله" نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ سراپا سلام ہے، بلکہ یوں کہو: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

1170- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ - هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ - عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَقُولُ: اَلسَّلامُ عَلَى اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَى جِبْرِيلَ، اَلسَّلامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لاتَقُولُوا: السَّلامُ عَلَى اللهِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلامُ، وَلَكِنْ قُولُوا، ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاإِلَهَ إِلا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ١١٦٦ (صحيح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۷۰۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھتے تو کہتے: "اَلسَّلامُ عَلَى اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَى جِبْرِيلَ، اَلسَّلامُ عَلَى مِيكَائِيلَ" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "السلام على الله" نہ کہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ سراپا سلام ہے، بلکہ یوں کہو: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔"

1171۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، وَحَمَّادٍ، وَمُغِيرَةَ، وَأَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ فِي التَّشَهُّدِ: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: أَبُو هَاشِمٍ غَرِيبٌ.

تخريج: حديث منصور وحماد، عن أبي وائل، عن عبدالله تقدم تخريجه انظر حديث رقم: ١١٦٦، ولكن حديث سليمان بن مهران، عن الأعمش، عن أب وائل، عن عبدالله (صحيح)

۱۱۷۱۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ تشہد میں "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" کہتے۔

ابوعبدالرحمن (نسائی) کہتے ہیں: ابو ہاشم غریب ہیں۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی اس روایت میں ان کا ذکر صرف اس سند میں ہے۔

1172۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَقُولُ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

تخريج: خ/الاستئذان ٢٨ (٦٢٦٥) مطولاً، م/الصلاة ١٦ (٤٠٢)، حم١/٤١٤، (تحفة الأشراف: ٩٣٣٨)، خ/الأذان ١٤٨ (٨٣١)، ١٥٠ (٨٣٥)، الاستئذان ٣ (٦٢٣٠)، م/الصلاة ١٦ (٤٠٢)، د/الصلاة ١٨٢ (٩٦٨)، ق/الإقامة ٢٤ (٨٩٩)، (تحفة الأشراف: ٩٢٤٥)، حم١/٣٨٢، ٤١٣، ٤٢٣، ٤٢٧، ٤٣١، ٤٤٠،

www.KitaboSunnat.com

د/الصلاة ٨٤ (١٣٧٩)، وحديث مغيرة بن مقسم، عن أبي وائل، عن عبدالله أخرجه: خ/التوحيد ٥ (٧٣٨١)، حم ١/٤٤٠، (تحفة الأشراف: ٩٢٩٣)، وحديث يحيى بن دينار، وأبي هاشم أخرجه: ق/الإقامة ٢٤ (٨٩٩م١)، (تحفة الأشراف: ٩٣١٤) (صحيح)

۱۱۷۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد سکھاتے جیسے ہمیں قرآن کی سورہ سکھاتے تھے اور میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان ہوتی (آپ فرماتے: کہو) ”اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“

101- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۰۱- باب: تشہد کی ایک اور قسم کا بیان

1173- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَامَةَ السَّرْخَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا، فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا، وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، وَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَكَعَ، فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، - قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ - وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَسَجَدَ، فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، - قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ -، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ، فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ، أَنْ يَقُولَ: اَلتَّحِيَّاتُ، الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٨٣١، ويأتي برقم: ١١٧٤ مختصراً، ١٢٨١ (صحيح)

۱۱۷۳- ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے خطاب کیا، تو اس میں آپ نے ہمیں ہمارا طریقہ سکھایا، اور ہم سے ہماری صلاۃ کی تشریح فرمائی، اور فرمایا: ”اپنی صفیں درست کرو، پھر تم میں کا کوئی امامت کرے، تو جب وہ الله أكبر کہے تو تم بھی الله أكبر کہو، اور وہ ”وَلَا الضَّالِّينَ“ کہے تو تم ”آمين“ کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری یہ دعا قبول کرے گا، اور جب امام الله أكبر کہے، اور رکوع کرے تو تم بھی الله أكبر کہو اور رکوع کرو، امام تم سے پہلے رکوع کرے گا، اور تم سے پہلے رکوع سے اپنا سر اٹھائے گا، ادھر کی تاخیر اُدھر پوری ہو جائے گی، اور جب وہ ”سَمِعَ اللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری سنے گا، اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی زبان پر فرمایا ہے: اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی، پھر جب امام "اللہ أكبر" کہے، اور سجدہ کرے تو تم بھی "اللہ أكبر" کہو اور سجدہ کرو، امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا، اور تم سے پہلے سجدے سے سر اٹھائے گا، ادھر کی تاخیر اُدھر پوری ہو جائے گی" ❶ اور جب امام قعدے میں ہو تو تم میں سے ہر ایک کی زبان پہ پہلی دعا یہ ہو: "اَلتَّحِيَّاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، وَالصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔"

فائدہ ❶ :...... یعنی امام تم سے جتنا پہلے سجدے میں گیا اتنا ہی پہلے وہ سجدے سے اٹھ گیا، اس طرح تمہاری اور امام کی صلاۃ برابر ہوگئی۔

102- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۰۲- باب: تشہد کی ایک اور قسم کا بیان

1174 - أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ - وَهُوَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ - عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ، فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ۸۳۱، ۱۱۷۳ (صحيح)

۱۱۷۴- حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان لوگوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلاۃ پڑھی، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب امام قعدے میں ہو تو تم میں سے ہر ایک کی زبان پہ پہلی دعا یہ ہو: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔" ❶

فائدہ ❶ :...... ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ان دونوں تشہدوں میں فرق یہ ہے کہ اس دوسری میں "التحیات" کے بعد "للہ" کا اضافہ ہے۔

103- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۰۳- باب: ایک اور تشہد کا بیان

1175 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، وَكَانَ يَقُولُ: ((اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

تخريج: م/الصلاة ١٦ (٤٠٣)، د/الصلاة ١٨٢ (٩٧٤)، ت/الصلاة ١٠١ (٢٩٠)، ق/الإقامة ٢٤ (٩٠٠)، (تحفة الأشراف: ٥٧٥٠)، حم١/٢٩٢ ويأتي عند المؤلف في السهو ٤٢ (برقم: ١٢٧٩) (صحيح)

۱۱۷۵- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد سکھاتے جیسے ہمیں قرآن پڑھنا سکھاتے تھے، آپ کہتے تھے: ''اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ ❶ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔''

فائدہ ❶ :......تمام کلمات کے اندر واؤ پوشیدہ ہے، یعنی: ''التحیات والمبارکات والصلوات والطیبات للہ'' واؤ کو اختصاراً حذف کر دیا گیا ہے۔

104 - نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۰۴- باب: ایک اور طرح کے تشہد کا بیان

1176- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَيْمَنَ - وَهُوَ ابْنُ نَابِلٍ - يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)).

تخريج: ق/الإقامة ٢٤ (٩٠٢)، (تحفة الأشراف: ٢٦٦٥)، ويأتي عند المؤلف برقم: ١٢٨٢ (ضعيف)

(اس کے راوی ''أیمن'' حافظے کے کمزور ہیں، اور کسی نے اس پر ان کی متابعت نہیں کی ہے، دیکھیے اس حدیث پر خود مؤلف کا کلام حدیث رقم: ۱۲۸۲)

۱۱۷۶- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد پڑھنا سکھاتے جیسے ہمیں قرآن کی سورۃ پڑھنا سکھاتے، فرماتے: ''بِسْمِ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

105- بَابُ التَّخْفِيفِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

۱۰۵- باب: پہلے قعدے کو ہلکا کرنے کا بیان

1177- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ، قُلْتُ: حَتَّى يَقُومَ؟ قَالَ: ذَلِكَ يُرِيدُ.

تخريج: د/الصلاة ۱۸۸ (۹۹۵)، ت/الصلاة ۱۵٤ (۳٦٦)، (تحفة الأشراف: ۹٦۰۹)، حم۱/۳۸٦، ٤۱۰، ٤۲۸، ٤۳٦، ٤٦۰ (ضعيف) (ابوعبیدہ کا ان کے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے)

۱۱۷۷- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں ایسا بیٹھتے جیسے گرم پتھر پر بیٹھے ہوں، راوی نے کہا: میں نے کہا: اٹھنے تک؟ تو انہوں نے (استاد نے) کہا: ہاں! یہی مراد ہے۔

106- بَابُ تَرْكِ التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

۱۰۶- باب: پہلا تشہد بھول کر چھوڑ دینے کا بیان

1178- أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى، فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ، فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

تخريج: خ/الأذان ۱٤٦ (۸۲۹)، ۱٤۷ (۸۳۰)، السهو ۱، ٥ (۱۲۲٤، ۱۲۲٥ و ۱۲۳۰)، الأيمان ۱٥ (٦٦۷۰)، م/المساجد ۱۹ (٥۷۰)، د/الصلاة ۲۰۰ (۱۰۳٤، ۱۰۳٥)، ت/الصلاة ۱۷۲ (۳۹۱)، ق/الإقامة ۱۳۱ (۱۲۰٦، ۱۲۰۷)، (تحفة الأشراف: ۹۱٥٤)، ط/الصلاة ۱۷ (٦٥)، حم٥/۳٤٥، ۳٤٦، د/الصلاة ۱۷٦ (۱٥٤۰، ۱٥٤۱)، ويأتي عند المؤلف بأرقام: ۱۱۷۷، ۱۲۲۳، ۱۲۲٤، ۱۲٦۲ (صحيح)

۱۱۷۸- ابن بحینہ (عبداللہ بن مالک) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلاۃ پڑھائی، تو دوسری رکعت میں جس میں آپ بیٹھنا چاہتے تھے کھڑے ہو گئے، اور اپنی صلاۃ جاری رکھی، یہاں تک کہ صلاۃ کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

1179- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَسَبَّحُوا، فَمَضَى، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

www.KitaboSunnat.com

۱۱۷۹- ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلاۃ پڑھائی تو دوسری رکعت میں کھڑے ہو گئے، لوگوں نے سبحان اللہ کہا، لیکن آپ نے صلاۃ جاری رکھی، اور جب صلاۃ سے فارغ ہوئے تو دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22603

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مکتبہ بیت السلام

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

Tel: +966114381155 - +966114381122 Fax: +966114385991

Mob: +966542666646,+966566661236,+966532666640

Email: bait.us.salam1@gmail.com Fb:Baitussalam book store

Mob: 0321-9350001, Tel:042-37361371,37320422

ریاض

لاہور